

ایمانی دستاویز

بجواب

تحقیقی دستاویز

مصنف

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد مدظلہ العالی

بی اے پنجاب یونیورسٹی



مرحبا اکیڈمی

یا اللہ مدد



ایمانی دستاویز

بجواب

تحقیقی دستاویز

بتائید تاریخی دستاویز

مصنف



بی اے پنجاب یونیورسٹی



نام کتاب .... ایمانی دستاویز بجواب تحقیقی دستاویز (تائید تاریخی دستاویز)

تالیف .... محقق اہلسنت مولانا مہر محمد اعلی اللہ مقامہ فاضل نصرت العلوم گوجرانوالہ

اشاعتِ اوّل .... اپریل ۲۰۱۲ء

تعداد ۱۱۰۰

صفحات .... ۸۰۰ . سائز ۲۰×۳۰/۸

عام ہدیہ .... ۹۵۰روپے . ہدیہ نٹ



☆ مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972

☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ☆ بخاری کتاب گھر نزد گھنٹہ گھر چوک سکھر

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی ☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

☆ دفتر خدام اہلسنت والجماعت مدنی مسجد چکوال ☆ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی

☆ مرکز اتحاد اہلسنت والجماعت ۸۷ چک جنوبی سرگودھا ☆ مکتبہ فریدیہ E/7 اسلام آباد

☆ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ ۱۷، اردو بازار لاہور

☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ ☆ مکتبہ رشیدیہ جی ٹی روڈ ساہیوال

☆ مکتبہ اہلسنت دکان نمبر 12 رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

☆ اسلامی کتاب گھر نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ شہید اسلام متصل لال مسجد اسلام آباد ☆ مکتبہ امدادیہ شیرانوالہ گیٹ ہری پور

☆ مکتبہ عثمانیہ اقبال مارکیٹ کمیٹی چوک راولپنڈی ☆ دارالکتاب اردو بازار لاہور

☆ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ ☆ مکتبہ الھادی غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

احقر الانام مجسمہ آثام خادم صحابہ کرام علیہم الرضوان اس تالیف کو اپنے اساتذہ کرام

امام اہلسنت ترجمان مسلک علماء دیوبند حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۰۰۹ء

مفسر قرآن ولی کامل حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ المتوفی ۲۰۰۸ء

قائد تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء فاتح قادیانیت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی المتوفی ۱۹۷۷ء

شیخ سلاسل اربعہ حضرت پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ شجاع آباد المتوفی ۱۹۷۷ء

خادم العلماء والمساجد والدِ مکرم میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ (عرف محمدی) المتوفی ۱۹۷۷ء

نور اللہ مرقدھم اجمعین

کے نام

جن کی خصوصی شفقت ومحنت ودعاؤں نے اس قابل بنایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام کے درجات کو بلند فرمائے۔

اور مراقد کو نور سے بھر دے۔ آمین ثم آمین...... از مؤلف

اولٰئک آباء ی فجئنی بمثلھم اذا جمعتنا یا جریر المجامع

گر قبول افتد............ زہے عزو شرف

☆ تقریظ............ متکلم اسلام وکیلِ احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com
Cell: 0300-4677615



مولانا محمد الیاس گھمن
خلیفہ مجاز
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ⚬ حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب

سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ⚬ مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان ⚬ چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

قال تعالیٰ: اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ (الآیہ)

اللہ تعالی نے دینِ اسلام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے لئے پسند فرمایا، اس کے نصاب قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا، اپنے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ھادی بنایا جنھوں نے ایک جماعت تیار کی، اس جماعت نے دین حق اقوام عالم تک پہنچادیا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تقدس، ناموس اور اوصاف ایمان پر خود کلام خدا اور کلام مصطفیٰ ﷺ شاہد ہیں لیکن روافض انہیں صفِ مؤمنین میں ماننے کی بجائے معاذاللہ دشمنِ اسلام اور دائرۂ ایمان سے خارج مانتے ہیں اور اس پر طرّہ یہ کہ تقیہ کی چادر میں گم ہو کر خود کو "مؤمن" گردانتے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے مذہب کے ان مکروہ عقائد ونظریات کو چھپاتے ہیں۔ جن کی بنیاد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض وعداوت پر ہے اور یہی چیز امت میں تفرقہ کا سبب ہے۔

حکومتی سطح پر ان کی حقیقت اور عقائد ونظریات تشت از بام کرنے کے لئے مورخ اسلام حضرت علامہ ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مکاتب فکر کے چارسو علماء کی موجودگی میں 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو ایک دستاویز بنام "تاریخی دستاویز" پیش کی جس میں مذہب شیعہ کے عقائد واعمال ان کی بنیادی کتب سے اور ان کے ثقہ مجتہدین، پاکستان، ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین ومصنفین کی کتب کے عکس مع مزید تا

درج تھے۔ جن سے ثابت کیا گیا تھا کہ شیعہ مذہب کے عقائد شرکیہ ہیں۔ یہ تحریف قرآن اور توہین انبیاء علیہم السلام کے مرتکب ہیں اور ان کے زہر آلود قلم سے انبیاء علیہم السلام، اہل بیت اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی عزت و عصمت محفوظ نہیں۔ '' تاریخی دستاویز'' ان سات ابواب پر مشتمل تھی۔

1: شیعہ اور عقیدہ توحید

2: شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

3: شیعہ اور عقیدہ رسالت ختم نبوت و توہین انبیاء

4: شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندانِ نبوت کی توہین

5: شیعہ اور عقیدۂ امامت

6: شیعہ اور صحابہ کرام اور خلفاء راشدینؓ

7: شیعہ اور متفرق مسائل۔

اس دستاویز کا منظر عام پر آنا تھا کہ شیعہ مذہب کی تقیہ کی چادر پھٹ گئی اور اُجلے لباس میں ملبوس شیعیت کا مکروہ چہرہ عوام کے سامنے آ گیا۔ عوام بھی ان کے عقائد و اعمال سے پوری طرح واقف ہو گئی۔ تو راولپنڈی سے ایک گمنام شیعہ (لطیفہ یہ کہ یہ پورا مذہب ہی بے چارہ گمنام رہنے میں عافیت سمجھتا ہے۔ امام غائب، کتاب غائب، ایمان غائب، نہ اہل مذہب، نہ اہل کتاب) جوادی صاحب اٹھے اور اپنی گمنام کمیٹی کے ساتھ مل کر اس تاریخی دستاویز کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی۔ ہم دیانت داری سے کہتے ہیں کہ حضرت فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ٹھوس شواہد و حوالہ جات کا جواب دینے کے لئے جوادی صاحب کی '' تحقیقی دستاویز بجواب تاریخی دستاویز '' سو فیصد ناکام ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ صرف گالیاں اور تبرے ہی ہیں۔

اس '' تحقیقی دستاویز'' میں سب و شتم اور بازاری زبان سے کام لیا گیا تھا جس کے جواب دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ شیعوں نے '' ظاہراً'' قرضہ چکانے کا عندیہ دیا تھا اس لئے ہمارے سنی حلقوں میں یہ پروپیگنڈا کیا کہ ہم نے حضرت فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دستاویز کا جواب دے دیا ہے۔ اس لئے بندہ نے اس کا جواب دینے کی ضرورت محسوس کی۔ اس مقصد کے لئے اپنے مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا کی علمی کمیٹی سے مشورہ کیا تو یہ طے پایا کہ اس کا جواب ایسا صاحب قلم دے جو سنجیدگی قلم کے ساتھ ساتھ اس فرقہ کی تمام کارستانیوں اور تحریفات سے بھی واقف ہو تو ہماری نظر مولانا مہر محمد صاحب دامت برکاتہم پر پڑی۔ موصوف مدظلہٗ حلقہ علماء میں علمی مقام رکھتے ہیں، منجھے ہوئے انسان ہیں۔ سنجیدہ قلم کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں کافی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ اس موضوع پر کافی کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ چنانچہ بندہ نے حضرت

کے ذمہ لگایا کہ اس کا جواب جلد از جلد لکھیں۔
حضرت موصوف مدظلہ نے مختصر عرصہ میں ''تحقیقی دستاویز'' کا جواب ''ایمانی دستاویز'' کے نام سے تحریر فرمایا۔
مخالفین کے مطاعن کا سنجیدگی سے جواب دیا، سب و شتم کے مقابلے میں طریق ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور راقم یا برملا
کہے گا کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کا حق ہے کہ اسے وسیع تر قارئین کا حلقہ میسر ہو تاکہ رافضیت کے پھیلائے ہوئے دجل و فریب
کی حقیقت ہر جسم بینا پر آشکارا ہو، بے شک یہ تحریر شیعیت کے پس منظر، پیش منظر اور تہ منظر کو خوب واضح کرتی ہے۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف دامت برکاتہم کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے اور حق یا
تک حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت و منقبت سے عالم کو منور فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم
والسلام محمد الیاس گھمن ۱۲/۴/۴ ۲۰۱۲ء

تقریظ و رائے گرامی

مشرقی و مغربی ممالک میں ترجمانِ اسلام کے شاہکار عظیم سکالر

حضرت علامہ زاہد الراشدی مدظلہ جانشین محقق العصر مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

نحمدہ تبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

اما بعد! حضرت مولانا حافظ مہر محمد صاحب میانوالی زید مجدھم ہمارے بزرگ ساتھی اور فاضل دوست ہیں اور اہل سنت کے عقائد کے تحفظ و دفاع کے لئے علمی محاذ پر ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں اور ان کی متعدد تصانیف مسلمانوں کے لئے ہدایت اور اہل علم کے لئے راہ نمائی کا ذریعہ بنی ہیں اور زیر نظر کتاب بھی ان کی اس علمی و فکری جدوجہد کا اہم حصہ ہے جس میں انہوں نے اہل سنت اور اہل تشیع کے اختلافات کے حوالہ سے اہل تشیع کی پیش کردہ ''تحقیقی دستاویز'' کا تفصیلی اور محققانہ جواب دیا ہے اور اس ضمن میں بہت بڑا علمی ذخیرہ اور اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مستدلات کو اچھی ترتیب اور وضاحت کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔
اہل سنت کے عقائد و مؤقف کی وضاحت اور تشریح کے لئے یہ بہت بڑی علمی خدمت ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے نفع بخش بناتے ہوئے مصنف موصوف کو دونوں جہانوں میں برکتیں اور سعادتیں نصیب فرمائیں۔آمین یا رب العالمین

ابو عمار زاہد الراشدی صدر مدرس جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۹ مارچ ۲۰۱۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اسلام کے دوست و دشمن

اللہ تعالیٰ توحید ورسالت کا کلمہ ایمان واسلام پڑھنے والے سب مومن مسلمانوں کو ایک اور نیک بنائے کہ اس آیت پر ہم سب عمل کریں۔ ''اللہ کی رسی (قرآن وسنت اتفاق امت) کو سب مضبوطی سے تھامو اور فرقے فرقے نہ بنو (پارہ 4 رکوع 2)'' اور فرقہ پرستی کے جرم سے خدا سب مسلمانوں کو بچائے جو یہود ونصاریٰ اور کفار کی ایجاد ہیں۔ لاتعداد آیات میں خدا نے شرک کرنے والوں اسباب عادیہ کے سوا غیر خدا کو مصائب وحاجات میں پکارنے والوں، پیغمبروں میں تفریق کرنے والوں قرآن و سنت اور مومنین کی راہ چھوڑنے والوں تلامذہ نبوت، گھرانہ نبوی اور جماعت رسول سے بغض رکھنے والے فرقوں اور منافقوں کو جہنمی بتایا ہے مومنین اگر لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرانے کا حکم ہے کیونکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ نیز ان سے ٹھٹھا کرنا نام بگاڑنا مومن کو فاسق کہنا بدظنی کرنا جاسوسی کرنا خفیہ عیب ڈھونڈنا، غیبت کرنا بڑا جرم بتایا ہے۔ توبہ کرنے خدا سے ڈرنے کا حکم دیا ہے تب تم خدا کی رحمت کے حقدار بنو گے۔ (پارہ 26 سورۃ حجرات)

صحابہ کرامؓ مہاجرین ہوں یا انصار مدینہ فتح مکہ کے ہزاروں مسلمان ہوں یا حجۃ الوداع کے سوا لاکھ سے زائد صحابی ہوں قریشی ہوں یا غیر قریشی آپ کے قریبی رشتہ دار اہل بیت کرامؓ ہوں یا باہر سے آکر ایمان واسلام کی دولت دربار رسالت سے پائی ہو خدا نے ان کو اپنی رضا اور جنت کی سندیں قرآن میں عطا فرمادی ہیں۔ ان سے بغض یا ان میں تفریق بدترین جرم ہے۔ خدا بعد میں آنے والوں کے ایمان کی شرط ہی یہ بتاتا ہے کہ وہ ان سے بغض نہ رکھیں دعائے خیر کریں ''اور جو لوگ بعد میں آئیں تو یہ دعا مانگیں اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان مسلمان بھائیوں کے بھی جو ہم سے پہلے ہو گذرے ہمارے دل میں ان مومنوں کا کھوٹ نہ آنے دے۔ اے رب آپ بہت مہربان اور شفیق ہیں۔ (پارہ 28 رکوع 4)

ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ان شعائر اسلام پر اپنا ایمان ویقین برقرار رکھے اور کفریات سے توبہ کرے۔

(1) اللہ کو اپنی ذات وصفات وحقوق میں وحدہ لاشریک مانے کسی نبی ولی امام صحابی کو بھی شریک نہ بنائے۔

(2) بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر حضرت محمد رسول اللہ کو ہی آخری حجت خدا صاحب وحی وعصمت، صاحب کلمہ وامت تا قیامت منبع ہدایت اور خدا کا نمائندہ ورسالت مانے کسی امام کو لوازم نبوت میں شریک نہ کرے۔

(3) ہر دور میں کلمہ اسلام کے دو جز ہے توحید اور وقت کے نبی کا اقرار۔ اب اور کسی کا نیا کلمہ بنانا اسے شرط ایمان بتانا بدترین کفر ہے۔ نئے کلمے والا الگ مومن فرقہ بنانے والا پوری امت کی تکفیر کرنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔

(4) آخری وحی کا شاہکار تا روز جزا صرف قرآن کریم ہے اسے سچا صحیح اور پورا نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔

(5) مسلمان کی نشانی ایک قبلہ صرف خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔ جو اماموں کے مزارات کی طرف منہ کر کے کچھ نمازیں پڑھے یا مسجد کے سوا امام کے لئے نئی عبادت گاہ بنا دے سوچئے وہ مسلمان رہا۔

(6) خدا فرماتا ہے "اسی کی طرف جھکو اسی سے ڈرو نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والے نہ بنو۔ جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا وَكَانُوا شِيَعاً اور کئی گروہ بن گئے۔ ہر فرقہ اپنی باتوں پر فخر کرتا ہے☆ جب انسانوں کو تکلیف آتی ہے تو صرف خدا کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتے ہیں۔ اور جب وہ ان کو اپنی رحمت چکھاتا (مصیبت ٹال دیتا) ہے تو کچھ لوگ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ ہماری نعمتوں کا انکار کر دیں☆ (پارہ 21 رکوع 7)

آیت مشرک فرقہ کی نشانی یہی بتاتی ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ اپنی بناوٹی بدعتوں پر نازاں ہیں۔ سوچئے اب جو لوگ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کے کھلے مخالف ہیں۔ وہ کیسے مسلمان ہیں؟

(7) اللہ نے اپنے سب سے بڑے اور آخری تاجدار رسالت کو اپنے مشن تعلیم و تبلیغ، تزکیہ و ہدایت میں کامیاب کیا۔ مدینہ اور مکہ کے بعد پورا عرب و یمن فتح میں دے دیا۔ قیصر و کسریٰ جیسی بین الاقوامی طاقتیں خلفاء راشدینؓ سے مٹا دیں اور سورۃ نور وغیرہ میں کئے وعدہ خلافت کو پورا کر دکھایا۔ اب جو لوگ انقلاب محمدی اور خلفاء راشدین کو برحق خلیفے نہ مانیں۔ سوچئے وہ مسلمان ہیں؟

(8) جن لوگوں کا ایمان و اسلام صرف اتنا ہو کہ حضور ﷺ کے سارے شاگرد اور صحابی منافق تھے۔ ایمان کے امتحان میں فیل ہو گئے۔ پیدائشی ہدایت یافتہ عالم لدنی حضرت علیؓ بھی 5 آدمیوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان نہ بنا سکے۔ یہ عقیدہ رکھنے والے کیا حضرت نبی و علی علیہما السلام کو سچا ہادی اسلام کہہ سکتے ہیں؟

(9) جو لوگ محمدی یونیورسٹی کے سوا لاکھ طلبہ و طالبات پر اہل بیت نبوی ازواج مطہرات پر بیٹیوں، دامادوں، سسروں، خوشدامنوں، سالوں سالیوں اور تمام اقارب نبوی پر امریکی ایٹم بم پھینک دیں۔ سوچئے یہ کیسے مسلمان ہیں؟

(10) قاضی نور اللہ شوستری کے بقول سوچئے اماموں نے سنت نبوی و حدیث تو معطل کر دی۔ ثقلین صرف قرآن و ائمہ کو مانا۔ مگر انہوں نے خود تقیہ کیا۔ قرآن کسی کو نہ دکھایا نہ پڑھایا امام العصر وہ لے کر 1200 سال سے غائب ہے۔ اربوں کھربوں دنیا گمراہی پر مرتی آ رہی ہے۔ کیا اسلام و قرآن پر اتنا بڑا ظلم اور فراڈ کسی اور فرقہ نے بھی کیا ہے؟ یا کتمان حق کی تہمت کسی اور نے بھی ائمہ اہل بیتؓ پر لگائی ہے؟

یہ 10 ان کے عقائد ہیں تقیہ کے بغیر ان کی تردید نہیں کر سکتے ان عقائد سے ہی کلمہ رسالت و کلمہ امامت کا ایمان و کفر نمایاں ہو جاتا ہے

وجہ تالیف

تیس سال پہلے پڑوسی ملک میں ان کا مذہبی انقلاب آیا۔ 79ھ تا 89ھ باہمی قتل وغارت 25 لاکھ تک جا پہنچی۔ اس جنونی طبقہ نے یہاں بھی ''فقہ جعفریہ نافذ کرو'' کا نعرہ لگا کر قتل وغارت کا بازار گرم کردیا۔ ردعمل میں مسلمان جاگے تو بہت زیادہ فریقین کا نقصان ہوا۔ فقہ جعفریہ کن نظریات اور اعمال کا نام ہے اس پر مفصل کتاب ''تاریخی دستاویز'' علامہ مولانا ضیاء الرحمٰن مرحوم نے لکھی تھی۔

اس طبقہ کو اپنی صفائی کا پورا حق حاصل تھا کہ یوں کہتے (۱) ''ہمارے یہ عقائد نہیں۔ جھوٹے الزامات ہیں۔ ہم بری ہیں۔ (۲) جو یہ عقائد رکھے وہ مومن مسلمان اور امامی نہیں ہے۔ (۳) یا سچے ہیں اور یوں قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ کہ (۴) ان کو نہ ماننے والے اور توحید ورسالت کا کلمہ پڑھنے والے 95% لوگ مسلمان نہیں ہیں''

اصحاب رسول کی بدگوئی میں رات دن لٹریچر چھاپنے والے ملک کے 24 ادارے۔۔ جن کے نام تاریخی دستاویز میں لکھے ہیں -- وہ اپنی صفائی میں نہ بولے البتہ راولپنڈی کے اس طبقہ کے علماء کی ٹیم اتھی محنت تو بہت کی کہ بہت سی معتبر غیر معتبر ضخیم کتابیں چھانیں۔ 5/7 سو صفحات کی ہر کتاب سے ایک دو جعلی عیوب صحابہ کے بنا کر اپنی تحقیقی دستاویز کے ہر صفحے پر دلآزار عنوان تو بنادیئے اور اپنے کفریہ عقائد خوب واضح کیے۔ مگر مولانا فاروقیؒ نے جو سینکڑوں حوالہ جات ان کی معتبر کتابوں سے ان کے کفریات پر پیش کیے تھے۔ بجز پیش لفظ میں 5 باتوں (جو جواب نہیں بلکہ محض الزام ہے) کے کسی کا نہ جواب دیا۔ نہ تردید کی۔ گویا اپنا کافر ہونا خود تسلیم کرلیا۔ پھر یہ الزامی 1200 صفحات پر گالیوں کا پلندہ بقول خود کا بینہ قومی اسمبلی اور افسران بالا تک پہنچادیا۔۔۔۔۔ ہمیں مدت بعد امانت ودیانت سے خالی اس بوگس پوتھی کا پتہ چلا۔ فریقین کی متفقہ حدیث نبوی ہے۔'' کہ جو عالم کسی بدعت کو ابھرتا دیکھے تو اپنے علم سے اس کا رد کرے ورنہ اس پر لعنت برسے گی''

تو ہم نے خدا کی رحمت پانے اور لعنت سے بچنے کے لئے 08-09ء میں رات دن محنت کی۔ فریقین کی کتب سے اسلام نبوی کی صفائی، ان کے جعلی مطاعن کا پورا توڑ کر کے قرآن وسنت خلفاء راشدین امہات المومنین اقارب نبوی، اہل بیت رسالت تمام صحابہ کرامؓ اور امت مسلمہ کی صداقت اور دفاع پر 800 صفحات کی ''ایمانی دستاویز'' حاضر کردی ہے۔

ہر طبقہ کے عوام علما افسران اور امن کوش انتظامیہ پڑھے۔ ایمان سے اپنے دلوں کو منور کرے کلمہ طیبہ اور مسلمانوں سے جدا رہنے والے فرقوں کا تحفظ نہیں۔ بلکہ قرآن وسنت کے اسلامی عقائد اور اسلامی شخصیات کے خلاف لکھے ہوئے لٹریچر کو بند کردے۔

یہ ایمانی دستاویز انتہائی دلآزار کتاب کا سنجیدہ علمی جواب ہے۔ دشمنوں کی تمام لغویات کو رد کیا ہے۔ سرکار پاک ﷺ کی نسبتی بہن پر متعہ کی تہمت سے ہم بہت دکھی ہوئے۔ اس لئے متعہ کا ذکر بار بار تفصیل سے آگیا اور ان کو متعہ باز کہا ہے۔ چند جملوں میں تلخ گوئی پر معذرت خواہ ہوں۔ کئی مطاعن بار بار تھے تو جواب میں تکرار آیا ہر بات میں امانت و دیانت کالحاظ رکھا ہے

خطاء و نسیان لازمہ بشری ہے۔ خدا معاف فرمائے۔

میں نے منصفانہ حیثیت سے کتب شیعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کا 1/10 حصہ بہت ہی پیارا ہے۔ اخلاق عامہ، فضائل صحابہ توحید الہی، منصب رسالت، اہل بیت کے عباد اللہ الصالحین ہونے پر مشتمل ہے اسے چھپانا اور تقیہ کرنا ان کو ہرگز روا نہیں۔ وہ اگر اسی پر اپنے عوام کو لگائیں۔ 9/10 حصے ابناء لا آزار دین تقیہ میں چھپائے رکھیں کہ کسی عالم مفتی کو پتہ نہ چلے تو اندر کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ان پر تکفیری فتویٰ کوئی نہ لگائے گا۔ سب مسلمان ایک نظر آئیں گے۔ جب ان کے عقیدہ میں ہر امام نے تزکیہ اصل دین چھپایا مگر کسی کو دکھ نہ پہنچایا اور اماموں نے تارک تقیہ کو بے دین ذلیل اور بے عزت بتایا ہے۔ اور یہ تقیہ تا ظہور مہدی ان پر فرض ہے۔ تقیہ نہ کرنے والے قانونی مجرم ہیں۔ ان کی ہر کتاب کا باب تقیہ و کتمان پڑھ دیکھئے۔ انتظامیہ ان سے تقیہ کرائے۔

ہمارا ایمان ہے

کہ امہات المومنین کے ساتھ گھرانہ علیؓ بھی اہل بیت نبوی اور مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ ان کے دشمن عرب مسلمان ہرگز نہیں۔ فارس کے وہ مجوسی منافق ہیں جو شہادت عثمانؓ سے شہادت علیؓ، حسنؓ و حسینؓ تک تمام خونی حادثات کے ذمہ دار ہیں۔ تاریخ سے ان کے کرتوت اور غداریاں آپ اس کتاب میں پڑھ کر یہ فیصلہ کریں کہ تمام اہل بیتؓ اور اقرباء نبیؐ تو سب مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ یہ دشمنی منافرت کی باتیں خود ان کی بناوٹی ہیں۔ یہ بات سمجھ آجائے تو س - ش نزاع کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور ہر جگہ امن وامان کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔ یہ کتاب اتحاد اہل سنت اور انقلاب اہل سنت کے جذبہ سے سرشار عوام کے علاوہ علماء طلبہ بھی پڑھیں۔ زبان آور اور حاضر دماغ مقررین مناظرانہ گر سیکھیں۔ اور شاگردوں مبلغوں کا حلقہ وسیع کریں۔ اسے علامہ ابن تیمیہؒ کی منہاج السنۃ اور شاہ عبدالعزیزؒ کی تحفہ اثنا عشریہ کی طرح جامع اور مدلل جانیں ہر جگہ تبلیغ و تحفظ کا فریضہ بجا لائیں۔ خدا سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اگر میرے کسی مخالف شخص کو یہ شبہ ہو کہ امامیہ عقیدہ اور حوالہ غلط بتایا گیا ہے تو وہ بخوشی لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ پڑھ لے۔ مگر اپنا عقیدہ و تقریر و تحریر اور ذرائع ابلاغ سے مثبت و منفی پہلو سے ضرور یوں ظاہر کرے "ہم حبداران اہل بیت قرآن کو کامل صحیح سچا، خدا کو وحدہ لاشریک، حضور ﷺ کو خاتم النبیین اور کلمہ توحید و رسالت کو پورا کلمہ ایمان و نجات، تمام صحابہ و اہل بیت کو برحق خلفاء صالحین کو سچے اور ان کے دشمن منافقوں کو جھوٹا اور جہنمی مانتے ہیں۔ اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اثنا عشری مومن و مسلمان ہرگز نہیں۔ بدترین کافر اور دوزخی ہے۔ جن کو حضرت علیؓ نے زندہ جلایا تھا"

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

اتحاد المسلمین کا داعی

وکھی مؤلف غفرلہ

وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ وخلفائہ الراشدین المھدیین اجمعین

تاریخی دستاویز 1995ء مرتبہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ہائی کورٹ لاہور سے ماخوذ

کمیٹی اتحاد بین المسلمین کے (16/11/1991) نواز شریف حکومت میں

چند علماء کرام

(1) سینیٹر مولانا سمیع الحق دارالعلوم اکوڑہ خٹک نوشہرہ سرحد
(2) مولانا عبدالتواب صدیقی اچھروی 636 سی عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(3) مولانا عبدالرؤف ملک (جو جڑمحلہ گوجرانوالہ خطیب رہے) 84 اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور
(4) مولانا عبدالمالک منصورہ ملتان روڈ لاہور
(5) پروفیسر ساجد میر صاحب 106 راوی روڈ لاہور
(6) صاحبزادہ حاجی فضل کریم جامعہ رضویہ فیصل آباد
(7) مولانا محمد شریف شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
(8) علامہ محمد تقی نقوی مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
(9) شاہ محمد تراب الحق میمن مسجد کھوڑی گارڈن کراچی
(10) علامہ مرزا یوسف حسین 5 ای - 3 - بی ناظم آباد کراچی
(11) علامہ ریاض حسین نقوی مرکز اثنا عشری جی/6/2 اسلام آباد
(12) جناب پیر شمس الامین صاحب پیر آف مانکی شریف نوشہرہ (سرحد)
(13) مولانا اشرف علی قریشی جامع اشرفیہ پشاور
(14) مولانا لقمان حکیم صدر اہل السنت والجماعت گلگت
(15) جناب پیر محمد فیض علی فیضی آستانہ فیضیہ 1056-بی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
(16) مولانا محمد عبداللہ خلجی ریکسانی سٹریٹ شلدرہ کوئٹہ
(17) مولانا محمد بشیر ڈاک خانہ راٹو تحصیل استور ضلع دیامیر گلگت
(18) جناب پیر محمد امیر شاہ قادری 1371 کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور

مذکورہ افراد نے 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء میں یہ سفارشات حکومت کو پیش کیں

(1) زندہ رہو زندہ رہنے دو کے اصول پر عمل کریں۔ ہر فرقہ اپنے مسلک پر رہ کر دوسرے پر تنقید نہ کرے۔
(2) مسلمانوں کے مرکز کا اتحاد اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضور ﷺ کی ذات ہے۔ فریقین اس نکتہ پر مرکوز رہیں ہر حال میں
کی ذات، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اکابرین ملت کا احترام کریں۔
(3) صحابہ کرام خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر پابندی لگا کر ضبط کیا جائے۔
(4) اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی ضلعی تھانے کی سطح پر قائم ہوں۔ اتحاد کی فضا بنا کر اختلاف کا سد باب کریں۔
(5) صحابہ کرام اہل بیت عظام اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے۔ ٹی وی، ریڈیو پروگرام نشر کرے۔
(6) تمام دینی درسگاہیں تعمیر اخلاق کا کام بھی کریں۔ عظمت اسلام اسباب زوال امت وغیرہ کو نصاب کا حصہ بنائیں۔
(7) فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کے لئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کا عملی نفاذ کرے۔
(8) ملک کے ممتاز علماء کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں ٹی وی، ریڈیو پر اتحادی تقاریر کا موقعہ دیا جائے۔

ضابطہ اخلاق کے چیدہ چیدہ نکات

(1) مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔ (2) دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔
(3) تقریروں، تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنا۔ (4) دل آزار بیانات سے بچنا۔
(5) قول و فعل میں ہم آہنگی مطابقت میل جول کی فضا بنانا۔ (6) ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں میں اخوت قائم کرنا
(7) وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب کے علماء اکٹھے ہوں۔ اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں آئندہ کا لائحہ عمل بنائیں۔
(8) ایسے مساعی عمل میں لائیں جن سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اتحاد و اعتماد بحال ہو۔
(9) حکومت کو ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔
(10) امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ، اولیاء امت تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا احترام کرنا۔
(11) تمام فقہوں والے اپنی اپنی فقہ پر عبادت گاہوں میں ضرور عمل کریں۔ لاؤڈ سپیکر پر خلاف سنت الفاظ، سڑکوں پر جلوس اور
نئی رسوم ہرگز نہ لائیں۔

ایمانی دستاویز کی فہرستِ مضامین

وحدت امت پر اہل بیتؓ کے 100 ارشادات

حرمت ماتم پر اہل بیتؓ کے ارشادات

تاریخی دستاویز کے باب دوم کا خلاصہ

عقیدہ تحریف القرآن الحکیم

عنوان	صفحہ
تحقیقی دستاویز کا تیسرا باب	
عقیدہ تحریف القرآن	

تاریخی دستاویز کا چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے اہل بیتؓ اور خاندان نبوت کی توھین

اس میں شیعہ کتب سے 26 کتابوں کے 36 حوالہ جات ہیں۔ جن کی تردید یا تحقیقی جواب شیعہ مجیب نے نہیں دیئے

تحقیقی دستاویز کا چوتھا باب

اہلبیت رسول کی توہین

تحقیقی دستاویز کا باب پنجم

ازواج نبیؐ کی توھین

چھٹا باب تحقیقی دستاویز

حضرات شیخینؓ اور عثمانؓ کی توہین

مطاعن صدیقی

تحقیقی دستاویز کا آٹھواں باب

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مواد

تحقیقی دستاویز کا نواں باب

متفرق مسائل

سخنہائے گفتنی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاھرین

پیارے مسلمان بھائیو! ارشاد الٰہی ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔اسلام خدا و رسول کی فرمانبرداری اور زندگی قرآن وسنت کے مطابق گذارنے کا نام ہے۔ محض اپنی خواہشات پر چلنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔

دعا کیجیے کہ ہم تمام مکاتب فکر کے کلمہ گوؤں کو اللہ اسلام پر ہی چلائے جو خدا و رسول کا پیش کردہ ہے۔ اور ان اہل کتاب کی ضد و بغاوت سے بچائے جنہوں نے اہل علم ہو کر بھی تفریق کی۔ کچھ باتوں کو مانا کچھ کو نہ مانا اور خدا نے ان کا انجام یہ بتایا ''اور جو کوئی اللہ کی آیات کا انکار کر کے کافر بنے گا تو خدا اس سے جلدی حساب لے گا'' (پارہ 3 رکوع 10)

۱ اسلام دنیا پر کیسے غالب آیا

یہ اسلام سابقون اولون مہاجرین وانصار نے قبول کیا۔ وہ 10 ہزار ہو کر مکہ مکرمہ پر 8ھ میں قابض ہوئے تو ان لڑنے والے قریشیوں کے دل اللہ نے محبت اسلام کے لئے پھیر دیئے اور ان کے ایمان کی یوں بشارت دی

''جب اللہ کی امداد آئی مکہ فتح ہو گیا۔ تو آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو رب کی خوبیوں کے ساتھ پاکی بیان کریں اور (اپنے یا ان کے لئے) استغفار کریں۔ اللہ توبہ بہت قبول فرمانے والے ہیں'' (سورۃ النصر، پارہ 30)

اسلام پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کے گناہوں کو تو نیکیوں سے بدل ڈالا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (آخر سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پس وہی تو ہیں جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے ولا ہے۔ (مقبول صفحہ ۴۲۷، سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

پھر حضور ﷺ نے انہی امویوں اور نومسلم قریشیوں کو بہت سے اموال غنیمت دے کر اور مکہ کے سرکاری مذہبی تمام عہدے ان کو دے کر خالی ہاتھ سب سے دل پاک ہو کر مدینہ چلے گئے ایسے ہر کسی کا جرم معاف کرنے والے رحمۃ للعالمین فاتح مکہ کی مثال

ہوں گے کہ سنت نبی کے مطابق ان سے دل پاک رکھیں۔ مومن خالص مانیں اور
کبھی نہ سمجھیں نہ دیں گی۔ ہم بھی مومن مسلمان تب ہوں گے کہ سنت نبی کے تاج بنے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں۔ کہ پھر بھی قریشی اموی عربی دنیا کے تاج بنے ہیں۔ کسریٰ وقیصر اپنے قبضے میں دیکھ کر ان کی فتوحات کی
جنگ خندق کے موقعہ پر آپ نے پتھر ٹوٹنے پر چمک میں یمن، کسریٰ وقیصر اپنے قبضے میں دیکھ کر ان کی فتوحات کی
پیشگوئی فرمائی یمن خود فتح فرمایا۔ اور وہ بین الاقوامی طاقتوں کی فتح تمام مسلمانوں سے برتر اور ان کے شیخ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ
(مسران پاک حرغیبر) کے ذمے لگا دی اور فرمایا: لوگو! میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا۔ (ترمذی ص ۲۰۷ مناقب ابی بکر)
تاریخ اسلام کا ذرہ ذرہ شاہد ہے کہ اسلام کے ان جیالے مجاہد حکمرانوں نے یہ بین الاقوامی سپر طاقتیں ختم کردیں۔ تمام
باشندوں کو مسلمان بنا دیا۔ آج بھی ایشیا افریقہ انڈونیشیا اور یورپ پر 58 ممالک اسلامیہ کی صورت میں نور اسلام ان سے چمک
رہا ہے۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ کا اسلامی جھنڈا ایک بڑی دنیا پر لہرا رہا ہے۔

۲ خدایا عالم اسلام کو کنارے بچائیے

گو ان میں حضرت علی المرتضیٰؓ کے شیخین کو مشوروں کے علاوہ حضرت عثمان کی افریقی فتوحات، حضرت امیر معاویہؓ اور
حضرت حسن المجتبیٰؓ کے اتفاق سے کچھ مغربی بحر شمالی تا کابل و روس عبقریت اسلام علم اتحاد المسلمین حضرت امیر معاویہؓ کی
فتوحات اور پھر 6 قریشی اموی حکمرانوں کی فتوحات کو بھی بڑا دخل ہے۔ جن کی حکومت تک ارشاد نبوی "لا یزال ھذا الدین
الاسلام عزیزا منیعا" اسلام غالب اور محفوظ ہی رہے گا۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۵۷ ونحوہ مسلم واللفظ لہ جلد ۲ ص ۱۱۹) کے
مطابق مسلمانوں کی شوکت و وحدت برقرار رہی۔ پھر منافق ابو مسلم خراسانی کی سازش سے ختم ہوگئی۔ فتوحات رک گئیں۔
سیاسی حکمرانوں، اسلامی افواج کے جرنیلوں اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں سے گذارش ہے کہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کی
فتوحات وبرکات سے حاصل شدہ اور تا حال قائم یہ تین براعظموں کے مسلم ممالک آپ کو محبوب ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو آپ لوگ
اپنی "متحدہ اقوام" کی تنظیم پاور کیوں نہیں بناتے خود "دولت مشترکہ" کیوں ظاہر نہیں ہوتے۔
بقول علامہ اقبال

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

امریکہ اور نیٹو افواج سے فلسطین، افغانستان، عراق تباہ کرانے کے بعد اب پاکستان کا نمبر کیوں لگا رکھا ہے کہ ان کے
اشاروں سے بھارت پھر تیسرا حملہ کر کے پاکستان کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ آخر مالی، عسکری، سیاسی وسائل میں ہمارے پاس کی
کس چیز کی ہے؟ دنیا کی روح تیل اور ایٹمی طاقت ہمارے پاس ہے۔ اگر کمی ہے تو صرف قوت ایمانی، اتفاق اور جہادی پالیسی
چھوڑ دینے کی ہے بے شک کسی ملک پر آپ حملہ نہ کریں اپنے ممالک کی تو حفاظت کریں جو بین الاقوامی حق ہے۔ نیٹو افواج باہر
نکلوائیں سامراجی دہشت گردی کا تحفہ اسے واپس کردیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں۔

سوچئے یہودی اسرائیل صرف 75 لاکھ ہیں۔آپ 200 گنا زائد 150 کروڑ ہیں۔ہم اس سے خائف ہیں وہ ہم سے خائف نہیں۔راز کیا ہے؟اپنی خامی سوچیں پھر ازالہ کریں آخر حضرت عمرؓ،معاویہؓ طارق بن زیادؒ، سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کسی جرنیل کو تو بناؤ اٹھاؤ اور دنیا پر اپنی کھوئی حکمرانی واپس لو۔

مسلمان علماء بھی سوچیں کہ ان کی ذمہ داری کیا ہے۔کیا ایک دوسرے کو ایمان اور اسلام سے خارج کرتے رہیں گے خدا کی صفات وحقوق میں شرک کرنے کے علاوہ حضور پاک ﷺ کی پاک بیویوں، بیٹیوں تمام رشتہ داروں صحابہ کرام وخلفاء راشدینؓ کو گالیاں اور تبرے ہی پڑھتے رہیں گے جس کی سزا کفار سے خدا ہمیں دلا رہا ہے۔

۳ مقام توحید

ہمارے پانچوں وفاقوں کے علماء دین اس طرز پر کیوں نہیں سوچتے کہ متحد رہنے اور ملک بچانے کی اسکیم بنائیں۔ہر فقہ والے کو اپنی اپنی عبادتگاہ میں رکھ کر قرآن وسنت اور اتحاد امت سے اسلامی دستور بنا کر دیں کہ ملک ترقی کرے شرور اعداء سے بچ جائے جب خدا کی ذات وحدہ لاشریک ہے۔جن وانس ملک مقرب پیغمبر صحابہ امام اولیاء بڑے چھوٹے کوئی بھی اس کے ذاتی یا عطائی شریک نہیں ہیں.قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ☆ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ☆ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ☆ صرف اسی کی نرالی شان ہے (تم کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) خدا و رسول کے محب ومحبوب حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے ستر خاص حبداروں کو زندہ آگ میں اسی لئے جلایا تھا کہ وہ آپ کو خدائی صفات وحقوق میں شریک بناتے رب کارساز خودمختار اور جنت ودوزخ کا مالک جانتے تھے۔

(بحار الانوار جلد 7 صفحہ 349) (رجال کشی ص ۱۰۷،۱۰۹)

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی غنیۃ الطالبین رد فرق باطلہ میں ایسے مشرکوں کو بدترین کافر کہتے ہیں۔ جب یہ مسلمانوں کے متفقہ اکابر توحید رب العالمین پر متفق ہیں ہر مسلمان خلوص دل سے نماز میں یہ پڑھتا ہے "اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور صرف تجھی سے مددیں مانگتے ہیں" (فاتحہ) التحیات میں کمال خشوع سے پڑھتا ہے التحیات للہ والصلوٰت والطیبات . کہ زبانی بدنی مالی سب عبادتیں صرف اللہ کی ہیں۔پیغمبر پاک ﷺ کو اور آپ کے اہل بیت صحابہ کرام اور عباد اللہ الصالحین کو ہم صرف سلام رحمت برکات اور دعاؤں کا تحفہ ہی دے سکتے ہیں۔آیۃ الکرسی اور دعائے قنوت میں بھی خدا ہی کی صفات خاصہ توحید ہیں اور اسی سے "امداد طلبی ،استغفار، ایمان توکل کی ہم درخواست کرتے ہیں۔صرف اسی کی عبادت کا اعلان کرتے ہیں اسی کی نماز پڑھتے صرف اسی کو سجدہ کرتے اسی کی طرف دوڑتے اور حاجات کی لجاجت کرتے ہیں۔ اسی کی رحمت کے امیدوار اور عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔جو کافروں کو ضرور ملنے والا ہے" نماز میں شیعہ دعائیں گو منفرد ہیں مگر وہ بھی توحید الٰہی خدا کی امداد وپکار سے بھری ہوئی ہیں۔کچھ نمونہ آپ کتاب کے اندر پڑھیں گے۔

اب سوچئے یہ شرک کہاں سے آگیا نئے نعرے صلاتیں آذانیں نکلے کہاں سے آگئے جو کسی فقہ میں لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ صرف سڑکوں پر ناچنے کودنے والے جاہلوں کا اپنا مذہب ہے۔ جو نماز و دعا کا ترجمہ اپنے عوام کو بتا ہی نہیں سکتے اور کسی فقہ کا عالم دین ان کی تائید نہیں کرسکتا۔

برصغیر کے اسی جاہلانہ مذہب کا رونا، ہر طبقہ کے مقبول شاعر علامہ الطاف حسین حالی نے یوں رویا ہے۔

کریں غیر گر بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائیں بیٹا خدا کا تو کافر
جھکیں آگ پہ بہر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانیں کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ جاجا کے نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جاجا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

۴ مقام رسالت:

خدا کے بعد سب سے بڑی ہستی آقاء نامدار سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین والمرسلین ﷺ کی ذات گرامی ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آنجناب کی ذات گرامی سب مسلمانوں کی محبوب ترین ہستی ہے کہ آپ کی محبت واتباع کے بغیر کسی آدمی کا ایمان معتبر ہی نہیں ہے اسی طرح آپ کی آل واولاد ان کی مائیں تمام اقارب نبوی اہل بیت رسول اور ہم مذہب۔ قرآنی اصطلاح میں آل داؤد، آل موسیٰ، آل ہارون، آل فرعون اس کے ہم مذہب۔ آل نبی ہیں۔ ہر مسلمان ان سے ایمانی محبت رکھتا ہے۔ حضور ﷺ اور آپ کی آل کی محبت پر کسی فرقہ کو اپنی تفریق اور اجارہ داری چلانے کی اجازت نہیں یہی فرقہ وارانہ جرم ہے کہ متفقہ چیز کو اختلافی بنا دیا جائے۔

امامیہ کے معتبر عالم شیخ صدوق کی اپنی مختصر کتاب حدیث "جامع الاخبار" میں یہ حدیث ہے۔

"من سبنی فاقتلوه ومن سب اصحابی فاجلدوه" (صفحہ 187)

(ترجمہ) جو مجھے گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے صحابہ (واہل بیت) کو برا کہے اسے کوڑے مارو۔

بین الاقوامی قانون ہے کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کا ہر عضو ناخن، بال تک پیارا لگتا ہے تکلیف سے نہیں کاٹتا۔ مل جائے تو تبرک سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے تمام متعلقین رشتہ دار احباب پیارے لگتے ہیں عقیدت سے دیکھے جاتے ہیں دل میں محبوب ہوتے ہیں۔ اس کے در و دیوار اور شہر و علاقہ سے بھی محبت ہوتی ہے۔ مجنون لیلیٰ کے در و دیوار کو دیکھ کر رویا کرتا تھا۔ آپ کو پتہ چلے کہ یہ ہمارے استاد صاحب، امام صاحب، شاہ صاحب اپنے معزز افسر کے اہل وعیال ہیں۔ عقیدت ومحبت سے

آپ کی آنکھیں شرما کر جھک جائیں گی۔ ان کو دیکھنے پہچاننے کی جرأت نہ کریں گے۔ جتنا بس میں ہوا ان کو سکھ اور آرام ہی پہنچائیں گے۔ کیونکہ محبوب کی عظمت کا تقاضا یہی ہے۔
کاش کہ سب کلمہ گو آپ ﷺ کو سچا اور مشن ہدایت میں کامیاب ہی مانتے۔ صحابہ واہل بیتؓ کو مومن اور تزکیہ شدہ پاک ماننے میں تفریق نہ کرتے۔

۵ مقام رسالت کی انتہائی گستاخی

مگر ایک طبقہ غیر مسلموں کی پھیلائی ہوئی، سادہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے والی یہ کتنی دلفریب بات کرتا ہے کہ خدا کی محبوب ترین ہستی کو بھی اختلافی بنا دو صرف ان کے چار رشتہ داروں اور ان کے صرف چار حبداروں سے تو حد سے بڑھ کر محبت رکھو باقی سینکڑوں ہزاروں متعلقین پر دشمنی کا میزائل چلا دو

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

جنگ عزت کا اسلامی بین الاقوامی قانون جب ہر مسلم و کافر کی عزت کا تحفظ کرتا ہے۔ تو ایک نام کا مومن فرقہ کائنات کی افضل ترین ہستی کو اتنا محروم کیوں مانتا ہے کہ وہ آپ کی کچھ بیویوں امہات المومنین پر چلتے پھرتے تبرے پڑھے کہ عرب کے دو قدیم الاسلام سردار حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے اپنے محبوب حضور ﷺ کو بیاہ کر کیوں دیں قرآنی لفظ وبناتک (آپ کی بیٹیاں) کا انکار کر کے ایک بیٹی اکلوتی بیٹی کی رٹ لگائے رکھے حضرت علیؓ کے گھرانہ کے سوا آپ کے تمام باقی رشتہ داروں کا احترام بالکل نہ کرے آپ کے شاگردوں، مریدوں، صحابیوں اور توحید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے سب دوستوں اور امتیوں سے دشمنی کو اپنے مومن ہونے کی نشانی بنالے کہ انہوں نے "ولایت علی" کا کلمہ نہ پڑھا تھا۔ سب منافق دشمن علیؓ اور دوزخی تھے (معاذ اللہ)
بھائیو! اگر قرآن میں یہ نیا تین پانچ جز والا کلمہ آتا اور حضور ﷺ دو لاکھ صحابہ وصحابیات کو پڑھا دیتے تو کسی کو کیا اعتراض ہوتا۔ مگر جب قرآن وسنت میں یہ کلمہ نہیں آپ نے اور آپ کے اہل بیتؓ نے تین صدیوں تک کسی مسلمان کو پڑھایا نہیں چوتھی صدی میں بنی بویہ غنڈوں کا گروہ مصر سے اٹھا بغداد میں لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے امریکی دہشت گردی کی طرح چلا دیا نبی کے کلمہ کو منافقانہ بتا دیا اور امامیہ کے بیسیوں فرقے آج بھی اسی مذہب وکلمہ کے گرد گھومتے ہیں قرآن وسنت اور آپ کے تلامذہ کو ہرگز معیار ہدایت نہیں مانتے۔

۶ قرآن سے منافقین کا تعارف

سورت منافقون کی یہ پانچ آیات کیا ان کو منکر رسول اور دشمن اصحاب رسول اور جھوٹے حبدار بتانے کے لئے کافی نہیں؟
"جس وقت منافق تمھارے پاس آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم ضرور اللہ کے رسول

ہو۔اور اللہ بھی یہ جانتا ہے کہ تم بے شک اس کے رسول ہو اور اللہ یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو سپر بنا لیا۔ پس لوگوں کو راہ خدا سے روکا بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ بہت ہی برا ہے یہ اس سبب سے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔اب اس کا ان کے دلوں پر چھاپا لگا دیا گیا تو وہ کچھ نہیں سمجھتے .... یہ وہی تو ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول خدا کے پاس جو لوگ ہیں (کئی صحابہ) ان پر اپنا پیسہ خرچ نہ کرو تا کہ وہ بھاگ جائیں حالانکہ آسمانوں کے اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں لیکن منافق (اتنا بھی) نہیں سمجھتے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پلٹ کر گئے تو جو زیادہ عزت دار ہے وہ مدینہ سے زیادہ ذلیل کو ضرور بر ضرور نکال دے گا حالانکہ حقیقی عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنین کی لیکن منافق (اتنا بھی) نہیں جانتے''۔(سورۃ منافقون، پارہ 28 رکوع 13 صفحہ 664 ترجمہ شیعہ مقبول)

سورۃ بقرہ بھی ان اصحاب رسول کے دشمنوں اور ان کو بے وقوف کہنے والوں کا تعارف یہ کراتی ہے۔(جو سات آیات ہیں)

''حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ خدا اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے ہی آپ کو دھوکہ دیتے ہیں ان کے دلوں میں (دشمنی کا) روگ ہے خدا ان کے روگ کو اور بڑھا دے اور ان کے لئے بوجہ (برابر) جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے عذاب مقرر کیا گیا ہے۔اور جب ان سے یہ کہا گیا کہ زمین میں فسادات نہ کرو (جیسے آج کے جلوس ہیں) تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تو اصلاح ہی کرنے والے ہیں۔خبردار رہو کہ یہ لوگ بلاشک مفسد ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور جب ان سے یہ کہا گیا کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ بے وقوف ایمان لے آئے۔ خبردار رہو یہ لوگ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں اور جب یہ مومنوں سے ملاقات کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب خلوت میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں ان سے تو ہم صرف ہنسی کرتے ہیں''(ترجمہ مقبول، پارہ 1، صفحہ 4-5)

مزید چند آیات سے بھی ان کی صحابہ دشمنی ازواج رسول سے بغض نافرمانی ورسول ملاحظہ فرمائیں۔

1- ''منافق بڑا چالباز باتوں میں لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے والا، اپنی باتوں پر خدا کو گواہ بنانے والا اور بدترین دشمن و جھگڑالو ہوتا ہے۔موقعہ پائے تو زمین میں فساد پھیلاتا جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کرتا ہے خدا کو اس کا فساد پسند نہیں جب اسے کوئی کہے خدا سے ڈر تو اپنے گناہ پر اکڑ جاتا ہے اسے جہنم کافی ہے''۔

(پارہ 2 رکوع 9)(اخنس بن شریق منافق کے بارے میں اتری)

2- ''اہل کتاب کے ایک گروہ یہود نے یہ کہا کہ جو کچھ ایمان لانے والوں پر نازل ہوا ہے دن کے اول حصہ

میں تم بھی اس پر ایمان لاؤ اور آخر حصہ میں اس سے انکار کر جاؤ شاید وہ اپنے دین سے پھر جائیں"۔
(پارہ3رکوع15)(تو منافق یہود کی پیداوار ہیں)

3۔"جب وہ تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تمہارے بر خلاف غصہ سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں.........اگر تم کو کوئی نفع پہنچتا ہے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو گے اور ان سے بچے رہو گے تو ان کا مکر تم کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا"(پارہ4رکوع3)

4۔"اپنے منہ سے وہ کہتے ہیں جو کچھ ان کے دلوں میں نہیں ہے حالانکہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اس سے خدا خوب آگاہ ہے "(پارہ4رکوع8)

5۔ "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں برائی کا حکم دیتے رہتے ہیں اور نیکی سے باز رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا بے شک منافق لوگ ہی نافرمان ہیں"
(پارہ10رکوع14)

6۔"اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے باز نہ آئے تو ہم ضرور تم کو ان کے در پے کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں تمہارے پڑوس میں نہ رہیں گے مگر بہت ہی کم ہر طرف سے ان پر لعنت ہوتی رہے گی وہ جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کئے جائیں گے جیسے قتل کئے جانے کا حق ہے"(پارہ22رکوع5)

۷ منافقین کی علامات

ان آیات سے جماعت رسول کے دشمن منافقوں کی یہ علامات معلوم ہوئیں۔

(۱) خود کو مومن کہنا مگر مومن نہ ہونا۔ (۲) مسلمانوں جیسا ایمان نہ لانا۔ (۳) ان کو بے وقوف کہنا۔
(۴) ان میں فتنے برپا کرنا۔ (۵) ان کے خلاف پروپیگنڈے کرنا (۶) ایمان والوں کو تقیہ کر کے دھوکہ دینا
(۷) اصلاح کے نام سے فساد و بدامنی پھیلانا۔ (۸) عہد نبوت کے تمام مسلمانوں کا دشمن ہونا۔
(۹) مسلمانوں میں مومن بنا لیڈروں میں ان جیسا ہونا۔ (۱۰) یہودیوں کے کہنے پر صبح مومن بنا شام کو مکر جانا۔
(۱۱) مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر غصے سے پورے کاٹنا۔ (۱۲) مسلمانوں کی فتوحات پر دکھی ہونا۔
(۱۳) احد وغیرہ میں تکلیف دیکھ کر خوش ہونا۔ (۱۴) آپ کی پاک بیویوں پر تہمت لگانا۔(توبہ و نور)
(۱۵) خود کو معزز سید کہنا امتیوں کو ذلیل جاننا۔

(۱۶) مہاجرین سے دشمنی رکھنا ان کا چندہ بند کرانا تا کہ مدرسہ رسول ختم ہو جائے تبھی تو یہ سب صحابہؓ کو منافق اور مرتد کہتے ہیں
(۱۷) حضور ﷺ کی عزت و سنت کو نہ ماننا آپ سے معافی نہ مانگنا۔ آپ کی بیوی، بیٹی اور تمام رشتہ داروں کو برا کہنا۔
(۱۸) ابو بکر کو دشمن جان کر زکوٰۃ نہ دینا اور ان سے لڑ کر نا ہو جانا وغیرہ

حضرت علیؓ تو حضرت ابو بکرؓ اور سب مسلمانوں کے ساتھ ہی تھے۔ سارے مسلمان اور انتظامی افسران یہ آیات منافقین پھر غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ ایسے چوہے کون ہیں پھر ان کو مار نہیں سکتے تو تقیہ کی بلوں میں بند تو کر دیں۔

قارئین کرام! عہد نبوت کے مدینہ شہر کے اور کچھ آس پاس کے بد منافقوں کا حال آپ نے قرآن پاک سے معلوم کر لیا کہ یہ مسلمانوں کے بدترین دشمن یہود کے ہی پیدا کردہ تھے۔ یہودیوں کی طرح ان کو اسلام کی ترقی حضور ﷺ کی وجاہت و محبوبیت اور اصحاب رسول کی روز افزوں کثرت اور ان کی فتوحات سے حسد اور دشمنی پیدا ہو گئی تھی۔ پہلے ہی تھوڑے چند فیصد تھے۔ کثیر التعداد لوگ مومنین ہی تھے۔ سورۃ بقرہ کی آیت صریح ہے "کہ اے کچھ منافقو! ایسے ایمان لاؤ جیسے سب لوگ ایمان لے آئے" پھر یہ یا تائب ہو کر سچے مسلمان بن گئے یا خدا کے عذاب کا شکار ہو گئے۔ جیسے سورۃ احزاب میں ارشاد ہے۔

"وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً"
(پارہ 21 رکوع 19)

(ترجمہ) اللہ چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ بخشنے والے مہربان ہیں

پھر جب کچھ تائب نہ ہوئے گھرانہ نبوی اور اہل مدینہ صحابہ کرام کے خلاف پروپیگنڈہ ہی کرتے رہے (جیسے آج تک روافض کر رہے ہیں) تو عہد صدیقی میں کھلے مرتد ہوئے زکوٰۃ کے منکر بنے بُری طرح قتل ہو گئے ان کا منظم وجود ہی نہ رہا کہ خلافت راشدہ میں شامل ہوتے۔ یا ان کا مقابلہ کر سکتے۔ قاضی نور اللہ شوستری نے ان کے غم میں مصائب النواصب میں بہت ماتم کیا ہے اور حضرت ابو بکرؓ کے خلاف خوب زہر اُگلا ہے مگر جماعت رسول کے ان دشمنوں کو تباہ کرنے کا خدائی وعدہ تھا۔ جو حضرت علیؓ و صدیقؓ کے ہاتھوں پورا ہوا۔ ان کا غم منانا اپنے آپ کو کافر کہنا ہے۔

۸ عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کی جماعت کی تاریخ

جس طبقہ سے ہم صحابہؓ کو گالیاں سنتے آرہے ہیں گو ان کے عقائد ان ہی منافقوں کے ہیں جن کو حضرت صدیقؓ و علیؓ نے ختم کر دیا تھا۔ مگر ان کا اصل باپ اور مورث اعلیٰ عبداللہ بن سبا یہودی ہے جس کا تعارف خود ان کی کتب رجال میں یوں ہے۔
"عبداللہ بن سبا یہودی تھا وہ مسلمان بنا تو حضرت علیؓ سے خاص محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے زمانہ میں غلو سے یہ کہتا تھا کہ حضرت یوشع موسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے۔ پھر یہی عقیدہ وصایت حضرت علیؓ کے متعلق بتایا کہ آپ حضور ﷺ کے وصی و خلیفہ

ہیں یہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؓ کی امامت کو فرض بتایا آپ کے دشمنوں (خلفاء ثلاثہؓ) سے کھلی برأت کی اور مخالفین (کے بے بنا کران) کو ننگا کیا اور ان کو کافر (غیر مومن) بتایا یہیں سے مخالفین کہتے ہیں۔"اصل التشیع ماخوذ من الیھودیۃ" کہ مذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت پر رکھی گئی ہے۔ (رجال کشی صفحہ 71 وغیرہ)

ان کے کفریہ شرکیہ اختلافات اور مسلم دشمنی کے عقائد کی ان کی عہد حاضر کی بڑی معتبر کتاب تنقیح المقال للمامقانی سے مقدمہ کے آخر میں ہم نے وضاحت کردی ہے۔ یہاں صرف چند حوالوں پر اکتفا فرمائیں۔

1۔لندن کی مشہور لیوزک کمپنی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب مذہب تشیع کے نام سے 1933ء میں شائع کی اس کے مؤلف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن ہیں یہ صاحب 16 برس مشہد ایران میں رہے۔ موصوف اپنی کتاب صفحہ 41 پر رقمطراز ہیں

"خلافت کے متعلق حضرت علیؓ کے دوائی کوان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاء قدر کی طرف سے ان کے مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ایک پر جوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی" (تاریخی دستاویز صفحہ 51)

2۔مولانا فاروقی شہیدؒ لکھتے ہیں اس وقت دنیا میں تقریباً 70 سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مستشرق ہنرلامن اپنی تالیف "اسلام معتقدات آئین" میں لکھتا ہے۔

"حضرت علیؓ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کردیا جو برابر ایک دوسرے پر سب وشتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم وفراست سے عاری رشک وحسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے"۔

(ترجمہ مسٹر ڈینس ڈائرکٹر شعبہ السنہ شرقیہ صفحہ 146 لندن یونیورسٹی)

9 یہ طبقہ صرف مسلم دشمنی اپنا مذہب رکھتا ہے

مجھے اس گالیوں سے لبریز کتاب تحقیقی دستاویز کا جواب مرتب کرنے کے لئے مختلف لائبریریوں میں جانا پڑا۔ جن میں سے اہل سنت کی لائبریری مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا بھی ہے۔ عرصہ پہلے وہاں امام اہل سنت مولانا احمد شاہ اجنالوی اور امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی کے شاگرد مناظر اسلام بانی سلسلہ اویسیہ نقشبندیہ مولانا اللہ یار خان صاحب التوفی 1984ء چکڑالہ ضلع میانوالی پندرہ روزہ رسالہ الفاروق نکالا کرتے تھے۔

یہاں سے شیعہ کی بڑی مستند طویل کتاب بحارالانوار مجلسی کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1- اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں جس نے نبی سے جنگ کی۔ (بحارالانوار جلد 8 صفحہ 364)

2۔امامت علی کے مخالف کے متعلق امامیہ میں اختلاف ہے کچھ کافر کہتے ہیں کہ نص جلی امامت کے منکر ہیں۔ (ایضا صفحہ 365)

3۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو امیر المومنین اور بعد کے ائمہ کی امامت کا انکار کرے وہ نبوت انبیاء کا منکر (کافر) ہے۔ گویا سب پہلے پیغمبروں کو مان کر آخری نبی کا انکار کر دیا۔ (یعنی امامت بھی نبوت والا عہدہ ہے) (ایضاً صفحہ 366)

4۔ جس نے ہمارے دشمنوں (صحابہ کرامؓ) اور ہمارے ظالموں (خلفاء ثلاثہ) کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

5۔ تبراء میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ 4 بتوں -- ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ -- اور 4 عورتوں عائشہ، حفصہ، ہند وام الحکم (حضرت امیر معاویہؓ کی والدہ اور بہن) سے تبرا کرنا واجب ہے اور ان کے ماننے والے سب تابعداروں سے یہ خدا کی (معاذ اللہ) بدترین مخلوق ہیں خدا اور رسول اور ائمہ پر ایمان واقرار پورا نہیں ہوتا جب تک ان کے 8 دشمنوں سے تبرا نہ کی جائے۔ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 366)

حالانکہ یہ حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ دار ہیں۔ دو بیویاں اور ان کے باپ دو خسر ہیں ایک دوہرا داماد ہے۔ ایک خوشدامن ایک سالا اور سالی ہیں۔ خدا نے ان کو نسبی رشتہ کی طرح معزز ذکر فرمایا۔ (مجوسیوں کی یہ کتنی بڑی کمینگی ہے کہ ان رشتہ داران رسول کو گالیاں دیتے ہیں) "خدا نے انسان کو پانی سے بشر بنایا پھر اس کا خاندان نسبی اور سسرالی بنایا"۔ (پارہ 19 رکوع 3)

6۔ محقق طوسی نے کہا شیعہ کے ہاں اصول ایمان 3 ہیں۔

(۱) خدا کی ذات کو وحدہ لاشریک اور عادل ماننا۔ (۲) حضور ﷺ کو سچا ماننا۔

(۳) ائمہ معصومین کو سچا ماننا۔ (یہ ختم نبوت کے ساتھ برابری گویا ختم نبوت کا انکار ہے) (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 367)

7۔ شیخ مفید کتاب المسائل میں فرماتے ہیں - یہ شیعہ کا بڑا مضبوط مجتہد اور مذہب کا چوتھا پایہ ہے - امامیہ اس بات پر متفق ہیں جو کسی امام کی امامت کا انکار کرے یا اس کی اطاعت فرض نہ مانے وہ کافر ہے گمراہ دائمی آگ کا حقدار ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ امامیہ اس بات پر متفق ہیں کہ بدعت والے سب کافر ہیں۔ امام (حاکم) قادر ہو تو دعوت دے کر ان سے توبہ کرائے۔ بدعت سے توبہ کر لیں۔ (شیعہ بن کر) ثواب کی طرف لوٹ آئیں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دے کہ مرتد ہیں۔ جو ان میں سے (غیر شیعہ عقیدہ پر) مرا تو وہ دوزخی ہے۔ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 366)

8۔ گو اہل سنت کو شیعہ اپنے مفاد کے لئے بظاہر مسلمان کہہ دیتے ہیں مگر عقیدہ میں کافر جانتے ہیں۔ "محقق طوسی وغیرہ کہتے ہیں ظاہراً مسلمان ہونے سے مراد یہ ہے کہ احکام شرعیہ ان پر صحیح مرتب ہوں شارع علیہ السلام نے شہادتین کے اقرار کو احکام شرع لاگو ہونے کے لئے درست بتایا ہے تاکہ نکاح حلال ہو وہ غسل وضو سے پاک ہو جائیں۔ ان کے خون جان اور مال محفوظ ہوں اور بہت سے فروعی احکام وغیرہ، حکمت اس میں یہ ہے کہ شیعوں کا اپنی ضرورت کے لئے ان سے ملنا مختلف اوقات اور جگہوں میں آسان ہو اور وہ ایسے کافر کو اسلام کی طرف جھکائیں۔ تو علماء امامیہ کی جو جماعت ان کو علانیہ کافر کہتی ہے۔ جب کہ اکثر ان کو بظاہر مسلمان کہتے ہیں تو یہ اختلاف لفظی ہے کیونکہ حقیقت میں تو وہ بھی ان کو کافر جانتے ہیں اسی لئے ان کے داخل جہنم ہونے پر

شیعہ کا اجماع نقل کیا ہے اور بظاہر بھی کافر کہیں تو ایسا نہ کریں کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔
"مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لاالہ الا اللہ نہ پڑھ لیں۔ (بحارالانوار جلد 8 صفحہ 368)

9. پھر مجلسی آخر میں خلاصہ یہ نکالتے ہیں۔

"کہ بظاہر ان کو مسلمان کہنا مجبوری ہے کیونکہ خدا کو تو پتہ تھا کہ ائمہ جور شیعوں پر مسلط رہیں گے ورنہ امام مہدی قائم تو (ڈیڑھ ارب) سب مسلمانوں پر کفر کا حکم لگائے گا یہ سب کفار کے ساتھ ہمیشہ آگ میں ہوں گے اس فیصلہ سے تمام روایات جمع ہو جاتی ہیں اسی کی طرف شیخ مفید اور شہید ثانی نے اشارے کئے ہیں" (بحارالانوار جلد 8 صفحہ 369)

10. گو شیعہ ہم کو ناصبی (سنی کتے سے زیادہ ناپاک) کہہ کر دل کو خوش کرتے ہیں مگر اتنا مانتے ہیں کہ یہ اہل بیت سے تو محبت رکھتے ہیں شیعوں کو صرف اس لئے برا کہتے ہیں وہ صحابہ کرامؓ کو تبرے کرتے ہیں۔

چنانچہ مسلمانوں کو کافر بتانے والے یہی شیخ مفید اور مجلسی لکھتے ہیں

"بہت سی معتبر سندوں سے امام جعفر کا فرمان آیا ہے کہ ناصبی وہ نہیں جو ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے کیونکہ ایسا ایک آدمی بھی نہ پاؤ گے جو کہے کہ میں محمد وآل محمد سے بغض رکھتا ہوں لیکن ناصبی سنی وہ ہے جو تمہارا دشمن ہو۔ اور وہ جانتا ہے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمن (تمام صحابہ) سے تبرا کرتے ہو اور تم ہمارے شیعہ ہو"۔ (بحارالانوار جلد 8 صفحہ 369)

۱۰ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

قارئین کرام!

"میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا"

مسلمانوں کی تکفیر کے متعلق ان کے اکابر کے یہ فیصلے اور عقائد آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہ الٹا الزام ہمیں دیتے ہیں کہ ان کو کافر کہتے ہیں ہم پر یہ صریح بہتان ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے دوست خدا (ولی اللہ) ہونے کے منکر ہیں یا آپ کے سچے محبوں اور تابعداروں کو اسلام سے خارج اور کافر کہتے ہیں۔ یا آپ سے دین خدا اور رسول سیکھنے سے منع کرتے ہیں ہم خود حضرت علیؓ اور آپ کے گھرانہ کے محب وتابعدار ہیں آگے مقدمہ میں اپنی 35 احادیث سے ان کے فضائل بیان کر دیئے ہیں۔ جب ہم مسلمان اس ترقی یافتہ دور میں بھی اپنے جھگڑوں اور لایعنی اختلافات کی وجہ سے جہاد سے محروم ہیں کفار سے بہت کم صرف 1/20 حصہ ایک ارب چالیس کروڑ ہیں۔ تو چند ممالک کے یہ 10/8 کروڑ ان کے بقول اگر قرآن وسنت اور حضرت علیؓ کے تابعدار ہوں تو ان کو اپنے سے خارج کر کے کافر کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ تندرست آدمی کو پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو وہ حتی الامکان آپریشن کرائے بغیر اپنا علاج کراتا ہے۔ مگر جب پوری جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو مجبوراً کینسر کا پھوڑا

کٹوانا پڑتا ہے۔اس کینسر کے جان لیوا جراثیم یہ ہیں۔

(۱) جب کوئی خدا کی ساری صفات وحقوق 14 معصومین کے سپرد کردے "ایسوں کو علیؓ نے جلایا" یہ مذہب علی نہ مانے۔

(۲) پیغمبروں سے بھی اماموں کو افضل مانے نبوت ورسالت کو حقیر جانے ہرگز ادب نہ کرے۔

(۳) نبوت کی سب اعلیٰ خصوصی صفات ان میں مانے تو ختم نبوت کا انکار ہے۔صرف اماموں کو نبی کہنا مکروہ جانے۔

(۴) قرآن کی صحت وسلامتی کا انکار کردے۔صحیح قرآن وہ مانے جو علی کو پیدائشی یاد تھا اب امام غائب کے پاس ہے۔

(۵) سنت وحدیث نبوی کو ہرگز حجت نہ مانے آپ کے بعد صرف امام کی حدیث حجت بتائے۔

(۶) حضور ﷺ کے گھرانہ پاک بیویوں کو مومنہ نہ مانے آپ سے نکاح پر بھی تہمت لگادے۔قرآن نے صرف مومنہ سے نکاح کرنا بتایا ہے۔(پارہ۲ رکوع ۱۱)

(۷) ان کو کافرہ منافقہ جان کر چلتے پھرتے تبرے پڑھے۔

(۸) حضور ﷺ کے سسروں داما دوں خوشدامنوں سالوں سالیوں پر لعنتیں بھیجے۔

(۹) آپ کی بیٹیوں پر بھی وبنا تک نہ مان کو بدنسبی کی معاذ اللہ تہمت لگائے۔

(۱۰) 4+4 کے سوا تمام صحابہ کرامؓ اور رشتہ داران نبوت کو منافق،مرتد اور دشمن علی دوزخی ہی جانے۔

تو ایسے کینسر کو کاٹ کر۔کافر کہہ کر۔اسلام اور مسلمانوں کی جان بچانی ہی پڑے گی۔اگر یہ باتیں غلط تہمت ہیں آپ کی کتابوں میں نہیں نہ آپ کا عقیدہ ہیں۔تو بے شک جھوٹے پر آیت لعنت پڑھیں مگر یہ صراحت بھی لکھ دیں۔ "شیعہ امامیہ کے یہ عقیدے نہیں جو یہ عقائد رکھے وہ پکا کافر ہے"

اگر میرے کسی ذمہ دار بھائی اور سینئر افسر کو یہ الفاظ ناگوار گذریں تو وہ ہم مظلوموں کو نہ بولنے دیں اپنا فرض خود سنبھالیں۔ناموس نبی،گھرانہ نبوی اور ناموس اصحاب رسول کے تحفظ کے لئے کابینہ،قومی اسمبلی اور صدر و وزیراعظم سے یہ بل منظور کرادیں "کہ جو بھی نیا کلمہ بنائے ختم نبوت کے اوصاف کسی امام میں مانے یا حضور ﷺ کے کسی مسلمان رشتہ دار یا بیوی،بیٹی کو برا کہے۔صحابہ کرامؓ کے ایمان عدالت وکردار نسب وعزت پر حملہ کرے اس کی سزا موت/14 سال قید ہے"

تو ہم سب مسلمان ایک ہوجائیں گے سڑکوں پر جلوس بھی نہ نکلیں گے متقروض ملک میں امن ہی امن ہوگا۔

۱۱ حضرت علیؓ اور ائمہ سے اس طبقہ کا بدترین سلوک

جس ہستی کی وجہ سے یہ سارے مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اس محبوب المسلمین کو بھی سارے نیک مسلمانوں کا دشمن جانتے ہیں اور ان کو سارے مسلمانوں کا مبغوض مانتے ہیں یہ خود ان کے بھی نافرمان غدار اور دشمن ہیں۔ہائے ان لوگوں نے ایک یہودی کے اکسانے پر حضور ﷺ کے دوہرے داماد حضرت عثمانؓ کو شہید کیا پھر دوسرے داماد کو قاتلوں سے بدلہ نہ لینے دیا خود

بدلہ چاہنے والوں کو جمل میں بعد از صلح دھوکہ سے شہید کیا پھر صفین شام پر چڑھ دوڑے 70 ہزار شہید کئے کرائے پھر حضرت علیؓ کے نافرمان بن کر آپ سے بھی لڑے۔ آپ کو شہید کیا۔ پھر امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ اس لئے کیا کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہؓ سے صلح کیوں کی -- پھر امام حسینؓ کو بلایا دیرینہ ارمان پورا کرلیا -- 32 آل رسول کا خون پی کر توانا اور خوب موٹے ہو گئے اور امام حسینؓ کا یہ قانون اسلام کسی حکومت کو نافذ کرنے نہیں دیتے۔ ''امام وہ مقتدر حاکم ہوتا ہے جو قرآن وسنت کو نافذ کرے اس پر خود بھی چلے لوگوں کو بھی چلائے'' (تاریخ اسلام) کیونکہ اگر کسی مسلمان حاکم نے قرآن وسنت کا قانون نافذ کیا ہے اورنگ زیب عالمگیرؒ نے کیا تھا تو ان قاتلوں کی خیر نہیں یا یہ اس کے خلاف بغاوت کریں گے۔ یہ لوگ اپنے کسی امام سے مومن اور جنتی ہونے کی سند حاصل نہ کر سکے ہر ایک سے لڑے بددعائیں لیں پنج وقتہ نماز کے بھی تارک رہتے ہیں۔

ان سے دکھی حضرت علی المرتضیٰؓ کے خطبات مذمت سے ان کی قرآن سے بھی مقدس کتاب نہج البلاغہ بھری پڑی ہے۔

نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو۔ (نہج البلاغہ خطبہ 117 صفحہ 346 اردو)

(۲) کاش تمہیں چھوڑ کر چلا جاتا تم کو کبھی طلب نہ کرتا تمہاری کثرت کا کیا فائدہ جب کہ تمہارے دل ایک نہیں۔

(نہج البلاغہ صفحہ 347)

(۳) خدا ایسے منافقوں کی مذمت میں فرماتا ہے ''تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ اس بے عقل قوم کے دل جدا جدا ہیں۔

(پارہ 28 رکوع 5)

(۴) مجلسوں میں تو کہتے پھرتے ہو ہم یہ کردیں گے وہ کردیں گے جب جنگ چھڑا دیتے ہو تو تم اس سے پناہ مانگتے ہو۔

(نہج البلاغہ خطبہ صفحہ 29)

(۵) میرا تم جیسوں سے واسطہ پڑا دل ہمیشہ بے چین ہے۔ تمہارے حیلے حوالے ہیں ہی غلط سلط، میں کیسے فتح پاؤں گا؟

(نہج البلاغہ خطبہ صفحہ 29)

(۶) شامیوں کا دستہ آتا ہے دروازے بند کر کے دبک جاتے ہو جیسے گوہ سوراخ میں بجو بھٹ میں۔ خدا کی قسم وہ ذلیل ہو گیا ہے جسے تمہارے جیسے مددگار ملے ہیں۔ (نہج البلاغہ صفحہ 247)

(۷) خدا تمہارے چہروں کو بے آبرو کرے اور تمہیں بدنصیب کرے جیسے تم باطل کے دوست ہو حق کے نہیں ہو۔ (ایضاً)

(۸) مفتی جعفر ان پر تبصرہ کرتا ہے۔ ''ان لوگوں سے کیا توقع کی جا سکتی تھی جنہوں نے صفین کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔

(نہج البلاغہ صفحہ 347)

(۹) صفین کے موقعہ پر آپ کے لشکری طغیان وسرکشی پر اتر آئے۔ 20 ہزار سپاہیوں نے بڑھ کر کہا اے علی جنگ بند کردے ورنہ

تیرا وہی حشر کریں گے جو ہم نے عثمان کا کیا۔تب علیؓ نے جنگ بند کی۔(نہج البلاغہ خطبہ 35 صفحہ 189)

(۱۰) حضرت علیؓ نے فرمایا میں شامیوں کے متعلق گمان کر چکا ہوں کہ وہ تم سے حکومت لے لیں گے اس لئے کہ وہ باطل مرکز پر اکٹھے ہیں اور تم مرکز سے منتشر ہو تم اپنے امام کے نافرمان ہو وہ اپنے امام کے فرمانبردار ہیں۔(نہج البلاغہ خطبہ 25 صفحہ 162)

(۱۱) معاویہؓ کے ساتھی امانتداری کا فرض پورا کرتے ہیں۔تم خیانت سے نہیں چوکتے وہ اپنے شہروں میں امن بحال رکھتے ہیں (تمام اصحاب رسول کو ماننے والا کوئی حاکم وافسر کاش کہ یہ فرمان علی سچ کر دکھاتا) تم شورشیں برپا کرتے ہو تم کو لکڑی کا پیالہ دوں تو اس کا کنڈا چوری سے توڑ لوگے۔(نہج البلاغہ خطبہ 25 صفحہ 163)

(۱۲) اے اللہ یہ مجھ سے تنگ دل ہیں۔میں ان سے تنگ آچکا ہوں۔مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عطا کر اور میرے بدلے میں برا حاکم دے۔(نہج البلاغہ صفحہ 163)

علامہ مجلسی نے اس بددعا کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ ان کے کفر، نفاق، غداری اور مخالفت سے تنگ آچکے تھے۔(جلاء العیون)
مخلص سیاستدان قاتلان عثمان کی ان عادتوں سے واقف تھے۔تبھی تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت امام حسنؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آپ سے کہا تھا کہ ان سے بیعت نہ لو الگ تھلگ رہو۔حضرت معاویہؓ اور دیگر عثمانی گورنروں کو ابھی معزول نہ کرو" (طبری) اس مشورہ پر عمل ہوتا تو 80 ہزار مسلمان نہ کٹتے تاریخ کا نقشہ اور ہوتا۔حضرت صفیہؓ کا بیٹا حضرت زبیرؓ موی حکومت ہرگز نہ آنے دیتا

حضرت امام حسنؓ نے اپنے ان غدار قاتلوں کے متعلق فرمایا

"خدا کی قسم میرے لئے معاویہ اور اس کی جماعت بہتر ہے ان شیعوں سے جو میری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں پھر مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا میری ران کاٹی میرا مصلی اور سامان سب چھین لیا اب میں مدینہ جا کر ٹھہروں گا"

(جلاء العیون حالات حسنؓ صفحہ 419 اردو)

امام حسینؓ نے ان صحابہ کے دشمنوں اور اپنے قاتلوں کو یہ بددعائیں دیں۔

"اے بے وفاؤ، ظالمو، غدارو تم نے مجبوری کے وقت ہم کو بلایا ہم جب تمہاری بات مان کر آگئے تو کینہ کی تلوار ہم پر چلادی تم پر اور تمہاری نیتوں پر لعنت ہو" (جلاء العیون صفحہ 391)

زین العابدینؒ نے فرمایا تم ہم پر ماتم کرتے رہو۔تو بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا۔(جلاء العیون صفحہ 391)

سیدہ زینبؓ نے فرمایا اللہ کی قسم بہت روؤ گے تھوڑا ہنسو گے یہ ذلت کا داغ کسی آنسو سے زائل نہ ہوگا۔(منتہی الآمال صفحہ 411)

سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ نے فرمایا تم نے ہم کو ایسے شہید کیا جیسے تم نے کل میرے دادا علی کو شہید کیا تھا۔ہمیشہ سے تمہاری تلواروں سے ہمارا خون ٹپک رہا ہے دنیا میں اپنے کرتوتوں سے تم اپنی ہی تلواریں اپنے اوپر چلاؤ گے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار

ہو گے۔ (جلاء العیون صفحہ 425 از ملا باقر علی مجلسی حالات کربلا)

چار اماموں سے شیعہ کا بد سلوک دیکھ چکے ہو باقی 8 ائمہ کے شیعوں پر بھی نظر ڈال لو۔

پنجم امام باقر کے بھی کوئی وفادار شیعہ نہ تھے ورنہ وہ ان کے متعلق یوں گوہر افشانی نہ کرتے

''ان میں چھانٹی ہوگی مذہب کی تبدیلی ہوگی ان کو پرکھا جائے گا۔ فنا کرنے والی قحط سالی ان پر مسلط ہوگی اور طاعون ان کو قتل کرے گا۔ (اصول کافی جلد 2 باب المومن وعلامتہ)

ششم صادق کے بھی 3 شیعہ مومن نہ تھے ورنہ وہ تقیہ حلال نہ جانتے اور کوئی حدیث نہ چھپاتے۔

(اصول کافی جلد 2 باب قلۃ المومنین صفحہ 242)

ہفتم موسیٰ کاظم کے کوئی شیعہ نہ تھے۔ کچھ اسماعیل بن جعفر کے اسماعیلی بن گئے جو گلگت، کراچی میں اب تک ہیں۔

ہشتم رضا کے کوئی پیروکار شیعہ نہ تھے ورنہ وہ ان کا رزلٹ یوں نہ سناتے۔ روضہ کافی صفحہ 228 پر ہے

''اگر آپ میرے شیعہ کی پہچان کریں تو سب کو نقل پائیں اگر ان کو پرکھیں تو سب کو مرتد پائیں اگر ان کی چھانٹی کریں تو ہزار میں سے ایک بھی نہ نکلے۔ اگر چھانی سے چھانیں تو کوئی بھی نہ بچے''۔

امام نہم ودہم، یازدہم کے بھی کوئی شیعہ اور تابعدار نہ تھے ورنہ ان کے خیر و شر کا کوئی ثبوت تو شیعہ لٹریچر سے ملتا۔ رہے امام العصر مہدی زمان غائب کے تو 255ھ سے تاہنوز علی اختلاف الروایات 3 - 17 - 30 - 313 شیعہ بھی بیک وقت نہیں ہوئے ورنہ حضرت امام باہر نکل کر ظلم وکفر کا خاتمہ اور توحید و عدل کا ڈنکا بجادیتے۔

اصول کافی باب التمحیص والامتحان جلد 1 صفحہ 370 میں ہے۔ ''کہ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ حضرت امام مہدی کے ساتھ کتنے شیعہ ہوں گے فرمایا۔ نفر یسیر۔ تھوڑے سے آدمی ہوں گے۔ راوی نے پوچھا۔ مہدی کی حمایت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں تو امام نے فرمایا

''یقینی بات ہے کہ شیعہ لوگوں کو پرکھا چھانٹا اور چھانا جائے گا۔ اور بہت سی مخلوق چھانی سے نکل جائے گی''

قارئین کرام!

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ۔۔۔ جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا۔

دو لاکھ صحابہ نبوی پر رات دن برسنے والے امامی لوگ سوچیں کہ ڈھائی صد سال میں ان کے ائمہ ہدیٰ کی یہی کمائی ہے کہ چند صد شیعہ مومنین بھی نہیں ہیں؟ اور آج خمینی سمیت ذاکر و مجتہد اپنے ہاتھ پر کروڑوں مومن بنالیتے ہیں 25 لاکھ ایرانیوں کے قتل عام پر سفاک خمینی گھمنڈ کر کے کہتا ہے۔ ''آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علی، اور صحابہ کرام کے دور سے افضل ہے'' معاذ اللہ۔ (تحریک نفاذ فقہ جعفریہ صفحہ 46)

۱۲ شیعہ، انتظامیہ اور عام مسلمانوں سے امن کی اپیل اور اتحاد امت کے لئے چند مطالبات

12 سال پہلے لکھی ہوئی شیعہ ٹیم کی کتاب ''تحقیقی دستاویز'' سرگودھا کے ایک عالم دین مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب صدر مرکز اتحاد اہلسنت پاکستان نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دی اسے گالیوں سے لبریز انتہائی دلآزار پاکر بھی سنجیدگی سے ہر بات کا قرآن وسنت اور کتب فریقین سے جواب لکھا۔ اور فریقین اپنے دفاع میں ایسی کتابیں لکھتے رہے ہیں ہاں چند باتوں پر عمل سے امن ہوگا۔

1- یہ ملک ہمارا ہے دشمن سر پر ہے ہم نے ہی اسے بچانا ہے۔ گالیوں تبروں والی کتابیں اب کوئی فرقہ نہ لکھے۔

2- اس کتاب کا جواب الجواب کوئی صاحب نہ لکھیں۔ ہم نے غلط اور جھوٹا الزام لگایا ہو تو مقدمہ کر کے سزا دلائیں۔

3- اور جو باتیں سچی ہوں وہ ان کے منکر ومخالف ہوں تو قانون کی سزا اپنے افراد پر بھی لاگو کرائیں تب امن ہوگا۔

4- ہر فرقہ کے جلوس بدعت اور فسادات کا ذریعہ ہیں کسی بھی فقہ میں مذکور نہیں انتظامیہ امن عامہ اور وحدت امت کیلئے بند کرائے۔

5- شرکت کے لئے پابند نماز اور باریش ہونے کی شرط لگائیں۔ انتظامیہ کے تحفظ کا خرچ خزانہ سے نہیں ان کی انجمنوں سے لیں۔

6- شیعہ نیک علماء امام بارگاہ کا منبر خود سنبھالیں جاہل بے شرع ذاکروں کو بے دخل کریں۔ ائمہ کی اخلاقی تعلیم عام پھیلائیں مجتہد محمد حسین ڈھکو کی ''اصلاح المجالس والمحافل'' پڑھیں پڑھائیں۔ ذاکروں سے حرام کام رکوائیں تب امن ہوگا صحابہ کرامؓ کے متعلق س۔ش کی کتنی متضاد سوچ ہے۔ آپ حکایات صحابہ اور حیات الصحابہ کی فہرست کا تحقیقی دستاویز کی فہرست سے موازنہ کرلیں۔

7- 28 ستمبر 1991ء میں نواز شریف نے اپنے دور میں سپاہ صحابہ اور فقہ جعفریہ کا تاریخ ساز اجلاس گورنر ہاؤس لاہور میں سرکاری طور پر جو کرایا تھا۔ اور فریقین نے تسلیم کیا ''کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے'' بحوالہ اخبار جنگ 19 ربیع الاول 1412ھ، 29 ستمبر 1991ء اتوار وہ موجودہ اسمبلی سے منظور کرا کر نافذ کیا جائے یہی ان کا تقاضا ہے۔

مؤلف

3 محرم 1430ھ۔ یکم جنوری 2009ء یوم الخمیس

ایمانی دستاویز کا مقدمہ

صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا تعارف

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم والصلاۃ و السلام علی رسولہ محمد خاتم النبین و المعصومین وعلی آلہ و اصحابہ وازواجہ واھل بیتہ و خلفائہ الراشدین المھدیین الذین قال اللہ فیھم ا ۔ھُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ☆ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ وَ اَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ☆ (پارہ۲۲رکوع۳) وقال تعالیٰ فی شان نبیہ و اصحابہ الظاھرین فی دینہ ۲ ۔ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ☆ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا☆ (سورۃ فتح)

ا ۔"وہ وہی ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر صلوات بھیجتے ہیں۔ تا کہ وہ تم کو (کفر و نفاق کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام ان کی اعلیٰ درجہ کی مدارات ہوگا اور خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بہت ہی اچھا اجر تیار کر رکھا ہے" (ترجمہ مقبول)

۲ ۔"وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور دیکھ بھال کے لئے اللہ کافی ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو بھی حقیقتاً ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں اور آپس میں رحم دل تم ان کو رکوع وسجود کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں ان کی علامتیں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یہ مثل تو ان کی تورات میں بیان کی گئی ہے اور انجیل میں ان کی مثل یہ ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی مضبوط ہو کر موٹی ہوگئی۔ اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے تا کہ ان کے ذریعے سے کافروں کو غصہ دلائے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیکوکار ہیں مغفرت کا اور بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے" (ترجمہ مقبول پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

قارئین کرام! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایمان دیا اور مسلمان بنایا ہمیں حضرت محمد ﷺ جیسے عظیم المرتبت نبی کی امت بنایا جن کے امتی ہونے کی تمنا انبیاء علیہم السلام بھی کرتے تھے۔ کیونکہ یہ امت سب سے بہترین امت ہے۔ جو سب لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی۔ پھر اس امت کے سب سے بہترین طبقے صحابہ کرامؓ کو خطاب ہے کہ تم اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر (وحدہ لا شریک لہ مان کر) ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ 4 رکوع 3)

پھر اسی امت کی شان میں فرمایا ''اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل منتخب امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہی دو (کہ وہ اپنے پیغمبروں پر ایمان لائے تھے) اور حضرت رسول تم پر گواہی دیں'' ۔ (کہ تم اپنے پیغمبر پر ایمان لائے تھے) پارہ 2 رکوع 1

اسی امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو ملت ابراہیمی بھی فرمایا ''اسی نے تم کو چن لیا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی روا نہیں رکھی یہ تمہارے باپ ابراہیم ہی کی ملت ہے اور اسی خدا نے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلم (مطیع و فرمانبردار) رکھا اور اس قرآن میں بھی وہی نام رکھا تا کہ رسول تمہارے اعمال و افعال پر گواہی دیں اور تم لوگوں کے اعمال و افعال پر گواہی دو پھر اب تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ پر پورا پورا بھروسہ رکھو وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ سب سے بہتر کارساز اور سب سے بہتر مددگار ہے۔ (پارہ 17 آخری آیت مع ترجمہ مقبول)

جو لوگ اپنی پیدائش سے ہی مسلمانوں کی منافق جانتے ۔ امت محمدیہ کو حقیر جان کر شب و روز ان کی بدگوئی میں مگن رہتے ہیں اپنے کو اماموں کا گروہ اور ان کی ملت کہلانے پر فخر کرتے ہیں وہ یہ آیت غور سے پڑھیں ۔ ان کے امام تو آپ کے امتی بن کر اس امت کی اپنے نبی سے یوں تعریف نقل کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کی تعریف اہلبیت کرامؓ کی زبانی (خود حضرت علیؓ حضور ﷺ سے نقل فرمارہے ہیں)

1- یہودیوں سے نہر کوثر کی تعریف میں آپؐ نے فرمایا وہ ایسی ایسی صفات والی ہے جو خدا نے مجھے اور میری امت کو دی ہے۔ چنانچہ فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یہودیوں نے کہا تورات میں بھی یہی لکھا ہے'' (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 237 اردو)

2- میرا نام خدا نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ خدا محمود ہے۔ میں محمد ہوں اور میری امت کے لوگ حامد ہیں۔ (ایضاً)

3- حضرت نوح علیہ السلام پر تھوڑے لوگ -- زیادہ سے زیادہ 80 مومن -- ایمان لائے میری مختصری مدت -- 23 سال -- میں میرے تابع اس قدر لوگ ہیں کہ نوح سے بہت زیادہ ہو گئے بے شک بہشت میں ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی۔ میری امت کی اسی ہزار صفیں ہوں گی اور باقی امتوں کی چالیس ہزار صفیں ہوں گی۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 238)

نوٹ: نیا کلمہ بنا کر جو لوگ صرف خود کو مومن کہتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والے لاکھ صحابہ کرامؓ اور پھر کروڑوں اربوں مسلمان کو کافر، غیر مومن اور دوزخی مانتے ہیں وہ غور سے سوچیں کتنی غلطی پر ہیں۔ کیا وہ اسی ہزار بہشتی صفوں میں آسکیں گے؟ یا کسی کو آنے دیں گے۔

4۔ خدا فرماتا ہے وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ ہم نے آپ کا ذکر اونچا کر دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ کلمہ، آذان، اقامت، نماز، عیدین مناسک حج اور ہر خطبہ یہاں تک کہ خطبہ نکاح میں بھی جہاں اخلاص سے اللہ کی گواہی دیتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ کا نام بھی لیتی ہے "(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 242)

یہاں سے پتہ چلا کہ ان مقامات میں صرف خدا و رسول کا نام لینا ہی ضروری ہے۔ اور کسی صحابی کا تذکرہ بدعت اور گناہ ہے۔

5۔ آیت لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ .... عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(ترجمہ) "آسمان وزمین کا سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے۔ جو کچھ تمہارے جی میں ہے۔ اگر ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں" (پارہ 3 رکوع 8)

خدا نے یہ آیت آدم سے لے کر امت محمدیہ تک پیش کی بھاری ہونے کی وجہ سے امت محمدیہ کے سوا کسی نے قبول نہ کی تو اللہ نے امت محمدیہ سے تخفیف فرمادی اور فرمایا: "حضرت رسول اور مومنین نے اپنے رب کا وہ سب کچھ مان لیا جو ان کی طرف اتارا گیا پھر آخر سورت میں ان کی 4 دعائیں منظور کر لیں۔

۱۔۲۔ غلطی خطا اور بھول پر اے رب ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ ۳۔ پہلی امتوں جیسے بھاری بوجھ ہم سے نہ اٹھوا۔

۴۔ جن کاموں کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ کروا۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما۔ آپ ہمارے مولیٰ ہیں اور کافروں پر ہماری مدد فرما۔ (پارہ 3 رکوع 8) (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 243)

6۔ آپ کی امت کے لوگ اپنے دشمنوں پر مسلط ہوں گے............ مجھ پر لازم ہے کہ تمہارے دین کو ادیان عالم پر غالب کر دوں یہاں تک کہ مشرق و مغرب کے ہر گوشہ میں تمہارا دین ہوگا اور کفار و مشرکین تمہارے ماننے والوں کو جزیہ دیں گے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 244) (معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین ان کی فتوحات اور تبلیغ اسلام کو سچا ماننا ضروری ہے)

7۔ آپ کی امت نیکی کا ارادہ کرے۔ تو عمل کے بغیر وہ لکھ دی جاتی ہے۔ اگر عمل کریں تو دس سے لے کر سات ہزار تک اور اس سے بھی زیادہ ثواب لکھا جاتا ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 245)

8۔ "اس امت کے 70 ہزار آدمی بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کے برابر چمکتے ہوں گے۔ کچھ کے ستاروں کے مانند ہوں گے ان میں باہمی دشمنی نہ ہوگی" ایضاً

نوٹ: اگر یہ صحابہ کرامؓ سے ہوں تو خلفاء ثلاثہؓ کے زمانے کے لوگ ہوں گے کہ ان میں دشمنی نہ تھی اور جنت تو مومنین کو ملے گی تو خلفاء ثلاثہؓ کو مومن اور برحق خلیفے ماننا جنت میں جانے کے لئے ضروری ہے۔

9۔ آنحضرت ﷺ کو مومنوں کے دل سے قریب اور ان کا محبوب قرار دیا ہے خود آپ کا ارشاد ہے کہ میری محبت میری امت کے خون میں ملی ہوئی ہے اور وہ مجھ کو اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جیسے خدا کا بھی ارشاد ہے "نبی مومنوں کو

اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہے اور اسکی بیویاں تو مومنوں کی مائیں ہیں" (پارہ 21 رکوع 17) حیات القلوب جلد 2 صفحہ 240

10- خدا امت محمدیہ کو بھوک سے نہ مارے گا۔ گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔ کفار ومشرکین کو ان پر مسلط نہ کرے گا سب کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔ طاعون میں مرنے والے شہید ہوں گے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 246)

بارہ ہزار جنتی امتی صحابہ کرامؓ

مہاجرین وانصارؓ اور صحابہ وتابعین کی فضیلت پر ۵ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں

حیات القلوب جلد 2 کا باب 57 ہے

1- ابن بابویہ نے بسند معتبر ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ خوشا حال اس کا جو مجھے دیکھے اور مجھ پر ایمان لائے یہی بات 7 مرتبہ ارشاد فرمائی۔

2- بسند حسن حضرت صادق سے روایت ہے کہ آنحضرت کے اصحاب (خاص) بارہ ہزار تھے مدینہ کے آٹھ ہزار مکہ کے دو ہزار اور دو ہزار آزاد کئے ہوئے تھے (جو کفر میں اسلام دشمنی کی وجہ سے قابل سزا تھے مگر فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ان کا اسلام قبول کیا جرائم معاف کر دیئے تو ان کو طلقاء یعنی آزاد شدہ کہتے ہیں ورنہ وہ غلام تو نہ تھے)

ان بارہ ہزار میں کوئی قدری نہ تھا جو خداوند عالم کے جبر کے قائل ہیں۔ اور نہ کوئی مرجی تھا جو کہتے ہیں کہ ہر ایک کا ایمان ایک قسم کا ہے۔ اور نہ کوئی حروری (خارجی) تھا جو امیر المومنین کو نا سزا کہتے ہیں۔ اور نہ کوئی معتزلی تھا جو کہتے ہیں کہ خدا کو بندوں کے عمل میں کوئی دخل نہیں۔ اور وہ خدا کے دین میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ اور وہ شب و روز گریہ کرتے اور کہتے تھے خداوندا ہماری روحوں کو قبض کرلے قبل اس کے کہ امام حسینؓ کی شہادت کی خبر ہم کو پہنچے۔

3- بسند دیگر جناب رسول خدا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوشا حال اس کا جس نے مجھے دیکھا اور کیا کہنا اس کا جس نے میری صحابی کو دیکھا ہو اور کیا کہنا اس کا جس نے میرے صحابی کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ (یہ حدیث مسلم شریف وغیرہ میں بھی ہے صحابہ، تابعین، تبع تابعین کو خیر القرون کہتے ہیں)

4- شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں تم کو تمہارے پیغمبر کے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کو گالی مت دو۔ اور تمہارے پیغمبر کے اصحاب وہ ہیں جو ان کے بعد دین میں کوئی بدعت نہ کئے اور نہ کسی بدعت کرنے والے کو پناہ دی ہوگی بے شک جناب رسول خدا نے ان کے بارے میں مجھ سے سفارش فرمائی۔

5- بسند صحیح محمد باقر سے روایت ہے کہ جناب امیر نے عراق کے لوگوں کے ساتھ نماز صبح ادا کی اور فارغ ہو کر لوگوں کو وعظ فرمایا اور روئے پھر سب کو خوف خدا سے رلا دیا۔ پھر فرمایا

"خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنے خلیل رسول خدا کے زمانے میں صحابہ کی جماعت کو دیکھا جو صبح وشام اس حال میں گذارتے تھے کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، غذا سے ان کے پیٹ خالی، ان کی پیشانیاں زیادہ سجدے کرنے سے بکریوں

کے زانوں جیسی تھیں، وہ راتیں عبادت الٰہی میں بسر کرتے تھے، کبھی قیام میں ہوتے کبھی رکوع میں اور اپنے پیروں اور پیشانیوں کو مشقت میں رکھتے تھے اور ہمیشہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے رہتے اور رو رو کر اس سے التجا کرتے تھے تاکہ ان کے بدنوں کو آتش جہنم سے آزاد فرمائے خدا کی قسم میں ہمیشہ ان کو اسی حال میں عذاب الٰہی سے خوفزدہ پاتا تھا"

6. یہ روایت شیعہ کی معتبر کتاب نہج البلاغہ وغیرہ میں بھی ہے۔

قارئین کرام! عربی مقولہ ہے۔ الکذوب قد یصدق. بہت جھوٹا کبھی سچ کہہ ہی دیتا ہے۔ یہ خاتم المحدثین ملا باقر مجلسی کی معتبر کتاب ہے۔ جو صحابہ کرام کے ارتداد، بدگوئی، منافقت کی تہمت، خلفاء راشدین کے انکار وغیرہ ہفوات میں مشہور ہے۔ شیعہ ایسی باتوں کو اپنا مذہب وایمان بنائے ہوئے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کہئے کہ یہ سارا جھوٹ کا ٹال جل کر راکھ نہ ہو گیا۔ کیا یہی ہزاروں خوش قسمت صحابہ کرام حضرات ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، حسنؓ، معاویہؓ وغیرھم کو خلفاء حقانی مان کر پوری دنیا فتح کرنے والے نہ تھے؟ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ (کیا تم میں سے ایک بھی سیدھی راہ پر نہیں؟)

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم کی روشنی میں

مخالفین کی مسلم اور مستند احادیث صحیحہ سے تواتر اور صحابہ کی فضیلت آپ پڑھ چکے قرآن بھی فرماتا ہے۔

1. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... اَجْرًا عَظِیْمًا (پارہ 26 رکوع 12) وہی خطبہ والی جامع آیت ہے۔ شیعہ ترجمہ بھی دیکھ چکے ہو شیعہ کی ضخیم ترین کتاب بحار الانوار جلد 72 صفحہ 92 میں یہ آیت پڑھ کر امام صادق فرماتے ہیں "یہ ان کی مثال انجیل میں ہے" تو تورات وانجیل میں یہ حضور ﷺ کی شان اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی شان بیان فرمائی ہے۔ ان کے منکر یہود کی مذمت یہ ہے "اللہ نے حضور ﷺ کو جو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے آپ کو پہچان کر پھر انکار کر دیا" جیسے اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے "جب وہ پیغمبر ان کے پاس آ گیا اور وہ اسے پہچان گئے تو اس کا انکار کر دیا" (سورۃ بقرہ، پارہ 1 رکوع 10) اعداء صحابہ کے مذہب کا بانی چونکہ یہودی ہے۔ تو انہوں نے تمام صحابہ کرام کو منافق مرتد اور کافر جان کر انکار کر دیا۔ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ان پر بھی اپنے پیشواؤں کی طرح صادق ہے۔

2. "لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا۔ اور کفر، گناہ اور نافرمانی کی نفرت تمہارے دلوں میں ڈال دی یہی لوگ تو سیدھی راہ رشد وہدایت پر ہیں یہ ان پر اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے۔ اللہ خوب جاننے والے اور حکیم ہیں" (سورۃ حجرات، رکوع 1 پارہ: 26)

3. "یہ تو اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور بر ضرور غالب رہیں گے یقیناً اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔ تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو گو وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے پوتے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ ہوں وہی تو ہیں کہ اللہ نے ایمان ان کے دلوں میں لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے روح ایمان سے ان کی تائید فرمائی ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

نہریں بہتی ہوں گی۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے وہی خدا کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ خدا کا گروہ ہی تو (پوری پوری) فلاح پانے والے ہیں (پارہ 28 سورۃ مجادلہ آخری آیت، رکوع 3، ترجمہ مقبول)

4- نیز یہ (مال فے) ہجرت کرنے والوں میں سے ان ضرورت مندوں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں سے بھی نکالے گئے اور اپنے مالوں سے بھی (الگ کئے گئے) تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کئے جاتے ہیں وہی تو سچے ہیں۔

5- اور (ان کا بھی حق ہے) جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں۔ اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں اور جو کچھ ان ہجرت کرنے والوں کو دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں خواہش نہیں پاتے اور گو ان کو خود ضرورت ہو تاہم اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کے حرص سے بچا لیا جائے تو ایسے ہی لوگ پوری پوری فلاح پانے والے ہیں۔

6- اور ان کا بھی حق ہے جو ان مہاجرین و انصار کے بعد یہ عرض کرتے ہوئے آئے کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے (گناہوں) اور ہمارے بھائیوں کے گناہوں کو جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ (پارہ 28 رکوع 4)

7- اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کئے اور جنہوں نے جگہ دی اور نصرت کی برحق مومن وہی ہیں بخشش اور عزت کی روزی انہی کے لئے ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کئے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ (سورۃ انفال، پارہ 10 رکوع 6)

8- اور جب آئی اللہ کی مدد اور فتح (ہو گیا مکہ) اور دیکھا تم نے لوگوں کو خدا کے دین میں گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں تو اب تم اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو اور اس سے طلب مغفرت کرو۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (سورۃ نصر پارہ 30)

9- یقیناً فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں، دعا کرنے والے مرد اور دعا کرنے والی عورتیں اور (اپنے قول و فعل میں) سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، گڑگڑانے والے مرد اور گڑگڑانے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے خدائے تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہے۔ (پارہ 22 ترجمہ مقبول صفحہ 506)

10- تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا اور جہاد کیا وہ درجہ میں کہیں بڑے ہوئے ہیں اور اللہ نے حسنیٰ (جنت) کا وعدہ تو سب سے کیا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو

اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(پارہ 27 رکوع 17)

قارئین کرام اسینکڑوں ایسی آیات سے یہ چند آپ کے سامنے ہیں۔ پھر غور سے ترجمہ دیکھ لیجئے۔تمام صحابہ کرامؓ کی قدیم اور مہاجر ہوں۔مدنی انصار ہوں۔جدید فتح مکہ کے موقع پر ہزاروں فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہونے والے ہوں سب کو اللہ نے مومنین، صادقین، مخلصین، راشدین، نمازی و مجاہدین، خدا سے راضی، ہدایت یافتہ، جنتی اور بخشا ہوا بتایا ہے۔ اب نبوت کے مقابل امامت ایجاد کر کے ان کو ایمان واسلام سے خارج یا دوزخی ماننا کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی ولایت کا کلمہ کیوں نہ پڑھا تھا۔ان کی بیعت کیوں نہ کی تھی۔ بہت ہی بڑا ظلم ہے۔قرآن ختم نبوت اور حضور ﷺ کے پڑھائے اور ہدایت پر پھیلائے ہوئے دین اسلام کا انکار ہے۔

خلافت واقتدار کی آیات خلفاء راشدینؓ پر پوری ہو گئیں

11۔آیت استخلاف -------- ان سب لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ضرور ان کو اس زمین میں جانشین (پیغمبر) بنائے گا۔جیسا کہ ان سے پہلوں کو جانشین بنایا تھا اور ضرور ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے ان کی خاطر سے پائیدار کر دے گا اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدلے گا اس وقت وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے گا پس نافرمان وہی ہیں۔

(ترجمہ مقبول صفحہ 427، پارہ 18 رکوع 13)

اس آیت سے چند باتیں یقینی ثابت ہو گئیں۔ (۱) خلافت اللہ کا وعدہ ہے جو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتا۔نہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔

(۲) عہد نبوت میں موجود صحابہ کرامؓ سے ہی وعدہ ہے۔

(۳) وہ خلفاء مومن و کامل ہوں گے نیک ہو کر نیک اعمال کی حکومت کریں گے شیعہ اور خارجیوں کے سب اعتراضات ختم ہو گئے

(۴) ان پر خوف نہ ہوگا وہ خدا کا پسندیدہ دین نافذ کریں گے۔تو حضرت علیؓ کی خلافت کے منکر شیعہ کا یہ خیال غلط ہوا "کہ علی کی حکومت برائے نام تھی وہ ڈر کی وجہ سے مذہب شیعہ نافذ نہ کر سکے" (مجالس المومنین، تجلیات صداقت از ڈھکو وغیرہ)

حضرت مقدادؓ حضور ﷺ سے راوی ہیں کہ (فتوحات خلافت راشدہ کی وجہ سے) زمین پر پکا یا کچا خیمے کا گھر بھی نہیں رہے گا مگر کلمہ اسلام اس میں اللہ تعالیٰ عزت یا ذلت کے ساتھ داخل کریں گے یا تو اللہ ان کو عزت دے گا اور اہل اسلام بنا دے گا یا ان کو عاجز کر دے گا تو وہ (جزیہ دے کر) اسلام کے آگے جھک جائیں گے۔(شیعہ تفسیر طبری جلد 3)

(۵) لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ ۔ تو وہ با اقتدار خلیفہ بن کر رہیں گے نہ وہ کسی سے چھینیں گے نہ کوئی ان سے چھین سکے گا۔ شیعہ عقیدہ میں نہ ان کے اماموں کو ایسی حکومت ملی نہ عوام کے دلوں میں ان کی عزت و عظمت کا سکہ بیٹھا یہ سب کچھ ان سے دوسروں نے چھین لیا۔تو امامیہ اپنے عقیدہ میں اپنے اماموں کے خود دشمن ہیں۔اور قرآن کے بھی منکر ہیں۔

(٦) شیعہ تفسیر صافی میں ہے "کہ ان کو اپنے نبی کے بعد خلیفے بنائے گا۔ تو امام مہدی ان میں داخل نہیں۔

(٧) شیعہ تفسیر طبری اور کاشانی میں ہے "کہ ان کو عرب وعجم کی کافر زمینوں کا خلیفہ و وارث بنائے گا" تو اللہ نے جزیرۃ العرب ممالک کسریٰ اور روم کے شہران کے حوالے کر دیئے۔

(٨) حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کو مشورہ میں فرماتے ہیں "یہی وہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے ظاہر و غالب کر دیا اور اس کا وہ لشکر ہے جس کو اس نے تیار کیا ہے اور وہ پہنچا جہاں تک پہنچ گیا۔ ہم اللہ کے وعدے پر ہیں اور وہ اپنے وعدے پورے کر رہا ہے اور اپنے لشکر کی امداد کر رہا ہے۔ (نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 40 طبع مصر) ---------- یہاں حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی خلافت کو اللہ کا دین لشکر فاروقی کو خدا کا بنایا ہوا اور منصور بتایا اور آیت کا وعدہ پورا ہو جانے کی خبر دی ہے۔

(٩) یہی کچھ شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام جلد 1 صفحہ 434 میں ہے۔

(١٠) اور ابن میثم بحرانی کی جلد 1 صفحہ 163-167 میں لکھا ہے۔ والفضل ما شهدت به الاعداء

12- آیت تمکین فِی الْاَرْضِ ---------- "مہاجرین وہ لوگ ہیں جن کو اگر ہم زمین میں تمکین (اقتدار) دیں گے تو وہ باقاعدہ نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے" (ترجمہ مقبول، صفحہ 403، پارہ 17 رکوع 13)

اس آیت میں مظلوم مہاجرین سے خلافت واقتدار کا وعدہ ہے۔ جو خدا نے پورا کیا۔

تفسیر مجمع البیان جلد 3 صفحہ 88 پر ہے۔ "اللہ سبحانہ نے یہ مہاجرین کا وصف ذکر فرمایا ہے کہ ان کو ہم ایسے کام کرنے کی طاقت دیں گے اور زمین میں حکمران بنائیں گے تو وہ تمام حقوق سمیت نماز ادا کریں گے اور فریضہ زکوٰۃ بھی ادا کریں گے"

13- آیت عمدہ ٹھکانہ ---------- "وہ لوگ جنہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا خدا کی خوشنودی کے لئے ہجرت کی ہم ضرور بر ضرور ان کو دنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہو گا" (پارہ 14، سورۃ نحل، رکوع 6)

سابقہ آیت کی طرح مہاجرین سے خدا نے دو وعدے فرمائے۔ دنیا میں باعزت مقام، اور آخرت کی کامیابی۔ دنیا کا باعزت مقام اور رتبہ تو خلافت نبوی ہے۔ الحمد للہ خلفاء کو لوگوں کے دلوں پر حکمرانی نصیب ہوئی۔

شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان پارہ 14 صفحہ 77 میں ہے (ا) "کہ اچھی جگہ مدینہ طیبہ ہے۔ از ابن عباس۔

(٢) یہاں اچھی حالت مراد ہے کہ نصرت وفتوحات حاصل ہوتی رہیں گی۔ تیسری تفسیر یہ بھی ہے۔ کہ جو شہر اور ممالک ان کے ہاتھ پر فتح ہوئے اچھے ٹھکانے سے وہ مراد ہیں۔ تینوں تفسیریں درست ہیں باہم تضاد نہیں۔

یہ آیات خلافت راشدہ کے وقوع اور حقانیت پر واضح دلائل ہیں۔ سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان پر ایمان لائیں خلافت راشدہ اور 4 خلفاء حق چار یار مان لیں۔ 13 آیات پھر پڑھ لیں۔

تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام سے متحد رہنے کی اپیل

حضرات گرامی! آپ دیکھ چکے ہیں کہ خاتم المرسلین ﷺ نے اس گنہگار اپنی امت کی کتنی تعریف کی ہے۔ خود خدا نے اس امت کے سب سے اعلیٰ اور سینئر طبقہ صحابہ کرام کی کتنی شان بیان فرمائی ہے پھر خدا و رسول کے محبوب اہل بیت عظام نے امت اور افسران و خلفاء امت کی کیسے منقبت سرائی کی ہے؟ کیا خدا و رسول اور آل نبی کا یہ طرز بیان ہم سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہم بھی ایک امت محمدیہ، خدا کے نیک بندے اور بھائی بھائی بن کر صحابہ و اہل بیت کی طرح شیر و شکر کی محبانہ زندگی گذاریں۔ ایک دوسرے کے حقوق پہچانیں کسی کی دلآزاری نہ کریں بالفاظ دیگر فرقہ وارانہ منافرت اپنی اپنی بناوٹی علامت ایک دوسرے کی تحقیر و مذمت چھوڑ دیں۔ خدا کا یہ حکم تو ہے ''ایمان والو! اللہ کی رسی (قرآن و سنت اور اتحاد امت) کو مضبوطی سے سب مل کر تھامو اور فرقے فرقے نہ بنو'' (پارہ 4 رکوع 2) مگر یہ حکم کہیں نہیں ہے کہ رسی کے بل کھول دو اور الگ الگ ٹولے بن جاؤ کہ ہر گروہ ایک ایک بل کو کچا کر کے پھر دھاگے بنا لے۔ اس تین شاخوں والی رسی کی مضبوطی یوں ہوگی کہ سب کو ایک سوچ کی بٹ کے ساتھ جوڑو اور بل دے کر خوب تھامے رکھو۔ مثلاً اس کی 3 شاخیں یہ ہیں۔

قرآن .... جو اللہ کا اتارا ہوا آئینی ضابطہ حیات ہے۔

حدیث و سنت .... جو اس آئین کی تشریح ہے۔

اجماع امت .... کہ امت مسلمہ نے اس آئین اور ضابطہ حیات کو عمل کر کے کیسے دکھایا ہے۔ ہم بعد والوں کا فرض ہے کہ یہ بل کھلنے نہ دیں۔ علیحدہ علیحدہ نہ کریں بلکہ متحد رکھ کر اس سے کام لیں۔ تینوں کو تھامے رہیں یعنی اتباع کرتے رہیں۔

فرقہ وارانہ سوچ کی چھ مثالیں

رسی کھول کر الگ الگ بان کے ٹکڑے کر دینے کی شکل یہ ہے۔

1- کہ ایک گروہ کہے صرف قرآن کو مانوں گا۔ صاحب قرآن رسول اللہ ﷺ تو خط لانے والے ڈاکیا تھے آپ نے کیا تشریح کی اسے ہرگز حجت نہیں مانتا۔ اب یہ منکر حدیث پرویزی بن کر خود اہل قرآن کہلاتا ہے۔

2- ایک گروہ کہے قرآن و حدیث دونوں حجت تو ہیں۔ مگر فہم قرآن اور فہم حدیث میری اپنی سوچ کے تابع ہے۔ حدیث قرآن کا مطلب بتائے وہ مجھ پر حجت نہیں۔ قرآن و حدیث کا مطلب و معنیٰ جو صحابہ کرامؓ بتائیں وہ مجھ پر حجت نہیں۔ فقہاء اور محدثین جو مطالب بیان کریں وہ میں نہیں مانتا کیونکہ یہ کسی پر اعتماد کرنا اور بغیر دلیل پوچھے اس کی بات مان لینا تقلید ہے اور یہ حرام ہے۔

3- اسی طرح ایک تیسری رائے یہ ہے کہ ایک ایک امام اور محدث فقیہ کو بڑا صاحب علم جان کر میں کیا مانوں۔ سب مل کر ایک فیصلہ سنا دیں کسی مسئلہ پر قرآن و حدیث کا اختلاف مٹا دیں تو بھی میں نہیں مانتا۔ اجماع امت حجت نہیں ہے۔ حجت صرف میری

منفرد رائے ہے جو میں آیت یا حدیث پڑھ کر اس کا مطلب بیان کروں وہی سب مانیں ورنہ وہ قرآن وحدیث کے منکر ہیں۔

4- ایک گروہ کہے صرف اہل بیت کو مانو وہی حجت ہیں کیونکہ وہ عالم لدنی اور پیدائشی ہدایت یافتہ تھے۔ علم وعمل اور ہدایت وایمان میں کسی چیز کے پیغمبر علیہ السلام کے محتاج نہ تھے۔

5- ایک گروہ کہے۔ امام وحاکم صرف خدا کی نص اور اس کے بنانے سے بنتا ہے۔ پنچایت سے رائے عامہ سے ہرگز امام وخلیفہ نہیں بنتا نہ پنچائت اور اسمبلی اسے معزول کر سکتی ہے یہ پوری امت سے الگ خارجی بن گیا۔

6- ایک کہے حضور ﷺ کی سنت واطاعت تو وقت کے بادشاہ کی طرح صرف زندگی میں تھی پھر صرف 12 میں سے ایک ایک امام 260ھ تک حجت رہا قرآن صرف اس کے پاس تھا۔ اب بارھواں امام تو قرآن سمیت غائب ہے۔ اب صرف ذاکر ومجتہد کے پیچھے چلو۔ یہ رافضی۔۔ ہر چیز چھوڑ دینے والا۔ مومن بن گیا۔

سب دلائل پر متفقہ چلنے والے اہل حق مسلمان کون ہیں

بھائیو! بطور نمونہ یہ مضبوط رسی کھولنے والے توڑنے والے ایک دو دلیلوں والے الگ الگ دھاگہ دکھانے والے گمراہ فرقوں کی مثالیں ہم نے بیان کر دی ہیں۔ مگر وہ اکثریتی مسلمان ہرگز فرقہ نہیں۔ جو پورا قرآن صحیح سالم مان کر اس کا مطلب ومعنی حدیث نبوی سے لیتے ہیں۔ جو آپ کی تمام صحیح احادیث کو مان کر ان کا مفہوم صحابہ کرامؓ سے پوچھتے ہیں۔ جو قرآن وحدیث کے دودھ، دہی سے مکھن۔ پھل سے مغز گودا یعنی تمام فقہ وقانون امت کے اکابر دین اور فقہاء مجتہدین سے نکلواتے ہیں۔ پھر دین کے سارے آٹھوں احکام فرض واجب سنت مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی تنزیہی پر عمل کر کے اہل السنت اور تمام صحابہ واہل بیت تمام محدثین وفقہاء کو مان کر والجماعۃ کہلاتے ہیں۔ ان کی نسبت مرکز علم یا منبع دین کسی شہر اور فقیہ کی طرف تو ہو سکتی ہے۔ جیسے ہر آدمی کی اپنے گاؤں، ضلع، والد و دادا کی طرف نسبت درست ہوتی ہے۔ مگر دین کی طرف ایک قسم دلیل کی طرف یوں نہیں ہوتی کہ وہ دوسری دلیل کا منکر سمجھا اور پہچانا جائے۔ جیسے اہل قرآن۔۔ حدیث کا منکر ہے۔ حدیث والا یعنی فقہ کا منکر ہے اصولی یعنی عام روایات کا منکر شیعہ عالم ہے وغیرہ

اگر آپ ان مثالوں سے فرقہ واریت کی نشانی دوسری دلیل کا انکار پہچان چکے تو بحمد اللہ یہ آپ کا خادم مؤلف کتاب ہذا کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اسلام کی ہر شخصیت کو مانتا ہر دلیل پر ایمان رکھتا اور اپنی پہچان کسی خاص نعرہ عمل اور علامت سے نہیں کراتا۔ اس لئے اصولاً۔ اختلافات کے باوجود کسی مسلمان فرقہ کو ایمان واسلام سے خارج نہیں بتاتا جب تک کہ وہ خود ضدی لڑکے کی طرح اپنے محسن کی بغل سے گر کر گندی نالی میں نہ جا گرے پھر پکڑنے بھی نہ دے۔

ہمارے سامنے وہی فقہاء کا اصول ہے '' کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے اور کسی کو گناہ کبیرہ کی وجہ سے۔۔ خوارج ومعتزلہ کی طرح۔۔ کافر یا ایمان سے خارج نہیں مانتے۔ (کتب علم عقائد)

تکفیر کرنے والے طبقہ کا تعارف

یہ ظلم صرف وہ گمراہ فرقہ کرتا ہے۔ جو قرآن وحدیث میں سینکڑوں مرتبہ ایمان وکفر کے تقابل میں خود تو مومن کہلاتا ہے اور باقی سب مسلمانوں کو غیر مومن یعنی کافر جانتا اور کہتا ہے تو بین الاقوامی قانون البادی اظلم پہل کرنے والا بڑا ظالم ہے۔
تکفیر مسلمین کا مجرم وہ ہے ہم مسلمان نہیں ہیں قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہے " هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ" (ترجمہ) اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے کچھ کافر ہیں اور کچھ مومن (اور مسلمان) ہیں۔ (سورۃ تغابن)
عہد نبوت سے تا حنوز سب مسلمانوں کو ایک طبقہ بے ایمان اور کافر جانتا رہا۔ مطاعن اور کفریات سے اپنا لٹریچر بھرتا آیا بڑی ملک میں 25 لاکھ کے قتل عام کے بعد وہ اُل فُل ننگا ہو گیا۔ نبوت کی ذات پر ناکامی کا داغ لگایا، نبوت ورسالت کو اپنی امامت سے گھٹیا بتایا۔ توحید ورسالت کا کلمہ پڑھنے والے ہر مسلمان کو منافق مرتد اور دوزخی ماننا نئے ولایت علیؑ کا کلمہ پڑھنے والوں کو ہی مومن جنتی بتایا نبی ﷺ کی طرف منسوب ہر چیز کے ساتھ دشمنی رکھی۔ دنیا میں مقدس رشتہ ماں کے بعد بیوی اور بیٹی کا ہوتا ہے۔ نہ آپ کی بیوی بیٹی قابل احترام چھوڑی نہ داماد وخسر، سالے خوشدامنیں نسبتی بہنیں، قابل عزت جانیں آپ کے ماموں، چچے، پھوپھیاں ان کی اولادیں اور دیگر اقارب --- حسنینؓ اور ان کے والدین ماجدین رضی اللہ عنھم کے سوا --- کسی رشتہ دار صحابی مخلص دوست اور خلفاء راشدین کو نہ چھوڑا ہر ایک کو معاذ اللہ علیؓ کا دشمن کہا، سب پہ تبرا کیا، اور کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے غیرت مند ایک طبقہ نے یہ کفریات جمع کر کے ''تاریخی دستاویز'' میں ان پر کفر کا فتوی لگایا تو یہ بھڑک اٹھے۔ ان گناہوں سے توبہ کئے اور اپنی صفائی اور معذرت کے بغیر گالیوں تبروں پر مشتمل ہی 12 سو صفحے کی ''تحقیقی دستاویز'' ہی لکھ ماری۔ ان کو حق حاصل تھا کہ وہ یوں لکھ دیتے'' یہ ہمارے عقائد اور نظریات نہیں جو یہ عقائد رکھے وہ مومن مسلمان شیعہ نہیں پکا کافر ہے'' مگر جب تک آسمان وزمین قائم ہیں یہ طبقہ اپنے کفریات سے توبہ کر کے اپنی صفائی میں کبھی ایسا جملہ ہرگز لکھ کر نہیں دے سکتا۔ نہ نبوت ورسالت کو حقیر جانتے ہوئے امامت سے افضل بتا سکتا ہے۔ نہ اصحاب رسول کو مومن اور ذاکر ومجتھد کے پیروکاروں کو غیر مسلم کہہ سکتا ہے۔ دراصل یہ قرآن وسنت اور تعلیمات اہل بیت کو نہیں مانتے صرف ذاکر ومجتھد اور ان کے بتائے ہوئے مذہب کو مانتے ہیں تبھی تو ہر نیک پابند شرع مسلمانوں سے لڑتے رہتے ہیں۔ مگر مونچھوں والوں کو تو جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اگر میرے کسی دوست کو اس سے اختلاف ہے تو وہ یہ ''ایمانی دستاویز'' توجہ سے پڑھ کر فیصلہ کر لے ''کہ میں خدا و رسول کی بات اور اہل بیت کا عمل صالح ہی حجت مانوں گا ان کے برخلاف ذاکر ومجتھد کی ہر بات چھوڑ دوں گا رواجی مذہب نہ مانوں گا'' تو ملک میں اتحاد ہو جائے گا۔ مسلمان پُرامن رہیں گے۔

بین الاقوامی لاء پر بھی سوچئے

چلئے آپ قرآن وحدیث سے احترام رسول اور اقارب رسول نہیں مان سکتے تو اپنی ذات سے لیکر بڑے کافر تک کے حقوق العباد پر غور کیجئے۔ کیا تعزیرات پاکستان سمیت دنیا کے ہر قانون میں کسی کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی، خسر، داماد، خوشدامن، سالی، سالے، نواسے، پوتے، بھتیجے، ماموں، خالائیں، پھوپھیاں، اور ان کی اولادیں واجب الاحترام ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور بھنگی عزت کا قانون ہر کافر ومشرک اور چوہڑے چمار تک کا محافظ ہے تو کیا وجہ ہے کہ دنیا وآخرت میں سب کائنات کے سردار سید المرسلین علیہم الصلوٰت حضرت محمد رسول اللہ سید الابرار علیہ السلام کو یہ حق حاصل نہیں کہ آپ کے ان اقارب کی عزت کا تحفظ ہو۔ آنٹی شمیم جیسیوں پر فریفتہ امریکی اشاروں سے سینکڑوں معصوم طالبات سمیت جامعہ حفصہ اسلام آباد کو تباہ کرنے والے افسران یہ قانون نہ بننے دیتے ہیں کہ ان کے سامنے تو ''ناموس رسالت'' کا بنا ہوا قانون بھی بے بس ہے کہ وہ ان بدگوؤں کو تو کجا غیر مسلموں کو بھی بچاتے ہیں۔ ''کہ آپؐ کے ان رشتہ داروں کو جو بھی برا کہے اور لکھے یا ان کے ایمان، کردار اور نسب عزت پر تملہ کرے تو اسے 100 درے لگا کر قتل کرایا جائے جیسے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنی امی عائشہ صدیقہ سلام اللہ علی زوجہا وعلیہا پر تنقید کرنے والوں کو جنگ جمل میں یہ سزا دی تھی'' دیکھئے تاریخ طبری، ابن کثیر، ابن خلدون وغیرہ۔

مسلم افسران بالا سے اتحاد کرانے کی اپیل

صرف اسلام کے لئے 10 لاکھ مسلمانوں کی قربانی کے بعد اپنی ہزار سالہ حکومت برصغیر میں سے صرف 1/5 حصہ خطہ پاکستان میں آج 65 سال بعد بھی عیسائی، مرزائی، رافضی سینئر افسروں میں اگر 5-10% مسلمان قانون ساز موجود ہیں تو میری 18 کروڑ مسلمانوں کی طرف سے پہلی اور آخری یہی اپیل ہے کہ وہ ''ناموس رسالت'' پر عمل کرائیں۔ آپ کی ازواج، بنات، مسلمان رشتہ داروں اور خلفاء وصحابہ کرامؓ کے لئے بھی دراصل احترام رسول کا شعبہ بنا کر تحفظ ایمان، کردار، نسب اور عزت کا قانون بنوائیں اور کابینہ اور قومی اسمبلی سے منوا کر نافذ کرادیں اور سنی شیعہ کا جھگڑا ہمیشہ کے لئے ختم کردیں۔ ہر گروہ اپنی عبادت گاہ میں عبادت کرے سڑکوں پر فرقہ وارانہ جلوس ہرگز نہ نکالے نہ نظمیں، نوحے لعنتیں، تبرے پڑھے۔ جلوس مجالس میں محافظ قانون انتظامیہ اس پر کڑی نظر رکھے کہ (۱) سٹیج پر مستند عالم یا شکل وسیرت میں پابند شرع وفقہ ذمہ دار ہو۔ فاسق گویا نہ ہو۔

(۲) وہ خدا کی توحید، ختم نبوت، قرآن کی سالمیت اور کلمہ میں وحدت کے خلاف کچھ نہ کہے۔

(۳) اہل بیتؓ پر مظالم میں صرف ان مجوسی غیر مسلموں کی نشاندہی کرے جو فارس سے آ کر عراق میں بس گئے۔ اور مسلمانوں میں فسادات کرانے اہل بیت سمیت ان کی خون کی ندیاں بہانے میں اصل ذمہ دار ہیں۔ عرب کے فاتحین اسلام اور حضور کی قریشی قوم مسلمان ذمہ دار ان میں شامل نہیں ہیں۔

(۴) شرک و بدعت اور مسلم دشمنی اسلام میں بڑے جرائم ہیں۔ ہر فرقہ اسے مانتا ہے۔ تو کوئی عالم یہ گناہ نہ کرے بلکہ جو لوگ یہ گناہ کریں ان کو روکے کیونکہ امر بالمعروف اور نہی از منکرات ہر نیک عالم کا حق ہے۔ انتظامیہ اس سے روک نہیں سکتی" کوئی فرقہ کسی فرقہ کو کچھ نہ کہے" یہ بات غلط ہے۔ یہی فرقوں کو پالنا۔ گھوڑا گدھا برابر کرنا اور اپوزیشن کو اپنے حق سے محروم کرنا ہے۔ البتہ عقائد اسلام۔ شخصیات اسلام۔ قرآن و سنت صحابہ و اہل بیت پر تنقید کا کسی فرقہ و اپوزیشن کو حق نہیں ۔ فرق مراتب کرنے کی زعبتی

امت کی وحدت اور فرقہ پرستی کی مذمت قرآن میں

1۔ یہود و نصاریٰ کی مذمت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا یہ مقولہ نقل فرماتے ہیں۔
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ☆ (سورۃ بقرہ، پارہ 1 رکوع 16) ہم اللہ پر اپنی طرف اتری ہوئی کتاب پر اور جو سب پیغمبروں پر ان کے رب کی طرف سے اترا اور ان کو ملا ہے ہم سب پر ایمان لاتے ہیں۔ کسی میں تفریق نہیں کرتے
سورۃ آل عمران پارہ 3 آخری رکوع میں ہے "ہم پیغمبروں میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے اور ہم خدا کو ماننے والے ہیں"

2۔ پارہ 6 کے شروع میں ہے "(امت محمدیہ کے) وہ مسلمان جو اللہ پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں کوئی تفریق نہ کی خدا ان کو ان کے اجر ضرور عنایت فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"
مسلمان اسی قرآنی اصول سے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں پیغمبروں کی طرح باہم فرق مراتب کے باوجود ماننے میں کوئی تفریق نہیں کرتے ان سب کو آفتاب رسالت کی نورانی کرنیں جان کر محبت سے بھرے دل کو ایمان سے منور کرتے ہیں۔ خدا سے اجر کی امید رکھتے ہیں کہ وہ غفور رحیم ان کی اور ہماری غلطیاں بخش دے گا۔

3۔ "بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی وَكَانُوْا شِيَعًا (شیعے بن گئے) اور گروہ گروہ ہو گئے تم کو ان سے کسی معاملے میں سروکار نہیں ان کا فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے پھر وہ ان کو ان کے کرتوت سے آگاہ کرے گا" (ترجمہ مقبول، صفحہ 178، پارہ 8 رکوع 7)

4۔ "اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہونا یعنی ان میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے ہر فرقہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہے اسی سے خوش ہے اور جس وقت آدمیوں کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے اسی سے دعائیں مانگتے ہیں پھر جس وقت وہ ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو انہی میں کا ایک گروہ یکا یک اپنے پروردگار کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے" (ترجمہ مقبول، صفحہ 488، پارہ 21 رکوع 7) (کہ مولا علی یا فلاں ولی نے ہم کو بچایا۔ منہ)

5۔ پھر جب وہ جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں خالص دل سے خدا کی اطاعت کا اظہار کر کے اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو یکا یک وہی شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کی تو ناشکری کریں۔ (ترجمہ مقبول، صفحہ 483، پارہ 21 رکوع 3) وکذا ترجمہ کنز الایمان
ان آیات کے تراجم سے معلوم ہوا کہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کا انکار کر کے آج بہت

سے لوگ جو غیر اللہ کو مصائب میں پکارتے ہیں۔ یہی شرک جلی اور ظلم عظیم ہے جو فرقہ واریت کی جڑ ہے۔ امام خمینی نے بالکل ٹھیک لکھا ہے ''چھٹا مقدمہ نماز کی حقیقت ہے۔ نماز پڑھنے والا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہنے میں سچا ہے۔ یہ آیت وہ پڑھے جو اپنی خواہش کا پجاری اور اپنے اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگا کرتا ہو۔ (تحریر الوسیلہ، جلد 1 صفحہ 155)

شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان طبری جلد 1 صفحہ 25-26 اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کی تفسیر میں ہے۔ یہ جملہ اس بات سے زیادہ خاص فائدہ دیتا ہے کہ تو کہے ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ کیونکہ اب ایاک کے ساتھ اس کا معنی یہ ہے کہ صرف تیری عبادت کرتے ہیں تیرے سوا کسی کی نہیں کرتے ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تیرے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے چھٹی صدی کے اس بزرگ کو پتہ نہ تھا کہ برصغیر کے شیعہ تو ہر مصیبت میں اور مشکل گناہ کے کام مثلاً مسلمان سے لڑتے وقت ''یا علی مدد'' کے نعرے لگائیں گے ورنہ خمینی کی طرح وہ کہہ دیتے کہ غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنے والا یہ آیت فاتحہ نماز میں نہ پڑھے۔

وحدت امت کی تاکید۔ شرک و بدعت اور فرقہ پرستی کی مذمت کتب اہل سنت میں

1- بروایت عائشہ حضورؐ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں وہ بات (ثواب جان کر) نکالی جو اس سے نہ تھی وہ مردود ہے (متفق علیہ)

2- بروایت جابرؓ آپ کا ارشاد ہے سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے سب سے بہتر چال محمد ﷺ کی چال ہے۔ سب سے بُرے کام نئی رسمیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

3- تین آدمی خدا کے بڑے دشمن ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا۔ اسلام میں جاہلیت کا طریقہ چلانے والا۔ ناحق مسلمان کا خون بہانے والا۔ (بخاری)

4- منکر کے سوا میرا ہر امتی جنت میں جائے گا۔ تو جس نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہوا۔ (بخاری)

5- جنت کے دسترخوان کی طرف بلانے والے محمد ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)
تو جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد پاک ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی تو محمد ہی لوگوں میں (کفر و اسلام کا) فرق بتانے والے ہیں۔ (بخاری)

6- چند نیکی کے بہت شوقین صحابہؓ نے حضور ﷺ کے اعمال صالحہ پوچھ کر کہا آپ تو بخشے بخشائے ہیں۔ ایک نے کہا میں تو پوری رات نفل پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہ کروں گا۔ حضور ﷺ باہر آگئے۔ تم نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ تو سنو! میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں اور گناہوں سے بچنے والا ہوں میں تو نفلی روزے رکھتا ہوں، نہیں بھی رکھتا۔ رات کو نمازیں پڑھتا ہوں تو سوتا بھی ہوں۔ عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے منہ موڑا (بدعت بنا کر زیادہ عبادت چاہی) تو وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

7- بے شک میں بشر ہوں جب تم کو دین کی بات بتاؤں تو لے لو اور جب تم کو اپنی رائے سے (دنیا کی بات) بتاؤں تو بے شک میں انسان ہی ہوں (دنیا کی بات تم مجھ سے اچھی جان سکتے ہو) مسلم مشکوٰۃ صفحہ 28

8- آخر زمانہ میں جھوٹے دجال (مذہبی پیشوا) وہ حدیثیں لائیں گے جو تمہارے باپ اور دادا ؤں نے نہ سنی ہوں گی تو تم ان سے بہت بچنا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں (کہ نیا فرقہ بنادیں) مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸

9- کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کی یہ دلیل کافی ہے کہ وہ سنی سنائی ہر بات بیان کرتا پھرے۔ (مسلم ج ا ص ۸)

10- جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اپنے ثواب کے علاوہ اس پر چلنے والوں کا ثواب بھی ان سے کم کئے بغیر اسے ملے گا اور جس نے گمراہی (بدعت) کی طرف بلایا اپنے گناہ کے علاوہ اس پر چلنے والوں کے گناہ بھی ان سے کم کئے بغیر اس کو مل جائیں گے۔ (مسلم)

11- اسلام کا آغاز غریبوں سے ہوا۔ پھر غریبوں میں آجائے گا۔ غریبوں کو مبارک ہو۔ (مسلم ج ا ص ۸۴)

12- سنو! مجھے قرآن ملا تو اس کے ساتھ (وحی خفی) حدیث بھی ملی وقت آئے گا مالدار آدمی ٹیک لگا کر لوگوں سے کہے گا تم صرف قرآن پر چلو حلال وحرام اسی سے لو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی (بحکم خدا) کچھ چیزیں حرام بتائی ہیں۔ گھریلو گدھے، چیرنے پھاڑنے والے کچلی دار درندے اور ذمی کافر کی گری پڑی چیز تمہارے لئے حلال نہیں ہاں یہ کہ وہ واپس نہ لے۔ جو آدمی کسی کا مہمان بنے تو وہ اسے کھانا کھلائے۔ (ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

13- بروایت عرباض بن ساریہؓ فرمایا۔ تم کو تقویٰ۔ سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں گو عالم یا حاکم حبشی غلام ہی ہو۔ میرے بعد بکثرت اختلاف دیکھو گے۔ تو تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اسے خوب تھامو۔ ڈاڑھوں سے پکڑو اور بدعات سے بچو۔ کیونکہ ہر نئی چیز (دین میں نکالی ہوئی) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ 30)

14- آپ نے ایک لمبا خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے اور خط کھینچے یہ (بدعات کے) سب شیطانی راہیں ہیں وہ جن کی طرف بلائے گا پھر یہ آیت پڑھی (پ 8 ع 6) بیشک میرا راستہ یہ سیدھا ہے تو اس پر چلو (احمد نسائی، دارمی)

15- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی چاہت میری شریعت کے تابع نہ ہوجائے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 30)

اجماعِ امت کی حقانیت

16- میری امت تہتر فرقے بن جائے گی۔ ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے۔ پوچھا گیا وہ کون ہوگا۔ قال ما انا علیہ و اصحابی (ترمذی) فرمایا جو میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا (حضورﷺ اور صحابہ کے خلاف رسمیں نکالنا گناہ ہوا)

17- میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (تو خلفاء راشدینؓ پھر حضرت امیر معاویہؓ پر امت کا اتفاق برحق ہے) اللہ کا ہاتھ جماعت (اتفاق امت) پر ہوتا ہے جو جماعت سے الگ ہوا آگ میں پھینکا گیا۔ (ترمذی)

18- تم سواد اعظم (علماء کی اکثریت) کی پیروی کرو جو ان سے الگ ہوا دوزخ میں ڈالا گیا۔ (ابن ماجہ)

19- اے بیٹے -- تو قادر ہو تو صبح شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے ساتھ دشمنی نفرت نہ ہو۔ اے بیٹے! یہی میری سنت ہے جو میری اس سنت سے محبت رکھے (فرقہ بن کر کسی مسلمان سے دشمنی نہ رکھے) تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا (ترمذی)

20- جس نے حلال کھایا اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زبان و ہاتھ کے شر سے بچے رہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ ایک آدمی نے کہا آج ایسے لوگ (صحابہ کرامؓ) بہت ہیں تو فرمایا میرے بعد کی امت میں بھی ہوں گے۔ (ترمذی)

21- (آج تو تمہارا معیار نیکی بہت بلند ہے کہ) جو 10% شریعت پر عمل نہ کرے ہلاک جانا جاتا ہے۔ پھر ایک زمانہ آئے گا (یہ معیار گھٹ جائے گا) اگر کسی نے 10% شریعت پر بھی عمل کیا تو وہ نجات پائے گا۔ (ترمذی)

22- جو قوم ہدایت کے بعد گمراہ ہو تو جھگڑالو بن جاتی ہے۔ جیسے عیسائی مناظرہ باز قوم تھی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)
پتہ چلا کہ مناظرہ اور جھگڑوں میں آگے رہنے والے گمراہ ہوتے ہیں۔ مشکوۃ شریف کی تیسری فصل کی ایسی چند احادیث یہ ہیں۔

23- شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ جیسے الگ دُور ایک طرف چلنے والی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے اسی طرح امت سے الگ رہنے والے کو شیطان گمراہ کر دیتا ہے تو تم گھاٹیوں سے علیحدہ ہونے سے بچو جماعت اور عام نیک لوگوں سے وابستہ رہو۔ (احمد)

24- جو جماعت سے بالشت بھر الگ رہا اس نے اسلام کا پٹہ گردن سے نکال لیا۔ (احمد، ترمذی)

25- میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ (موطا امام مالک، مشکوۃ صفحہ 31)

یار لوگوں نے سنت نبوی اور اہل سنت کو مٹانے کے لئے اس میں سنت کی جگہ اہل بیت کا لفظ رکھ دیا ہے ہماری کتب میں کمزور سندوں کے ساتھ اس روایت میں اہل بیت کی عزت واحترام اور خدمت کی تعلیم ہے الحمدللہ اہل سنت اس پر عامل ہیں۔ مگر ہر دور میں ان کی حکومت رہنا پھر اتباع کرنا مراد نہیں ہے۔ ورنہ حدیث سچی نہیں رہتی کیونکہ حضرت علیؓ کے سوا حکومت تو کسی کو نہ ملی اہل سنت نے آپ کو بھی خلیفہ راشد برحق مانا۔ پھر باقی حضرات کے اقوال واعمال کے پیروکار ہیں۔ نماز میں ان پر درود بھیجتے ذکر خیر کرتے ان کے گنہگار تک کا احترام کرتے ہیں۔ شیعہ دوستوں نے قرآن واہل بیت کو ساتھ ملا کر اور ثقلین کہہ کر اپنے عقیدہ میں پوری امت کو دونوں سے محروم کر دیا۔ کہ حضرت علیؓ کا پیدائشی یاد قرآن تو کسی نے لیا نہیں نہ ان 12 اماموں نے امت کے ایک فرد کو بھی پڑھایا تیسری صدی سے امام العصر تو غار میں نہ معلوم جگہ میں اصل قرآن لے کر غائب ہیں۔ تو قرآن واہل بیت سے کوئی ہدایت کیسے پائے؟ تو کتاب اللہ اور سنت رسول والی اسی سنی حدیث کو مان کر ہی ہدایت اسلام اور گمراہی سے بچاؤ کی دولت ملے گی۔ اے اللہ دونوں ہمیں نصیب فرما۔ یہ باب لمبا ہے۔ ہر مسلمان ان 25 احادیث کو غور سے پڑھے ان پر عمل کرے سنت اپنائے۔ بدعات، رسومات اور مسلم دشمنی سے اپنے آپ کو بچائے۔ وحدت امت کی یہی چیز ضامن ہے۔

سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت کتب شیعہ سے

مشکوٰۃ کی کتاب وسنت کی 55 احادیث سے بطور نمونہ ہم نے 25 احادیث بتائیں کتب شیعہ میں بھی اس موضوع پر بکثرت احادیث ہیں۔ سنت کی ضرورت اور بدعت کی مذمت کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ فریقین کے علماء متفق ہیں۔ حضور ﷺ بھی امت کا اجماع اور اتفاق پسند فرماتے ہیں۔ اصول کافی جلد 1 صفحہ 18 خطبہ الکتاب میں ہے تم تبع مایہ حدیث کے اد کہ جس پر سب کا اتفاق ہو وہ بلاشک (صحیح) حدیث ہے۔ دراصل بدعت اور ہر نئی کھیل تماشے والی بات کو جاہل عوام پسند کرتے ہیں وہ اس پر جاہ و مال بھی دکھا دیتے ہیں۔ تو دنیا پرست مولوی اس زیب و زینت پر فریفتہ ہو کر جواز وثواب بھی نکال لیتا ہے اور ایک دنیا کو گمراہ کر دیتا ہے۔ بصورت جلوس وشوکت یہ چیز سڑکوں پر گھن گرج سے آ جاتی ہے تو امن عامہ اور تحفظ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ یا پھر مقروض ملک کے اربوں روپے ان تماشائیوں کی حفاظت پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ ویسے تو ہر جائز بات کے اجتماع پر امن عامہ کے لئے دفعہ 144 لگ جاتی ہے۔ مگر جلوسوں پر یہ پابندی نہیں لگتی۔ امن پسند نافذ ملک انتظامیہ اسلامی سوچ سے یہ فیصلہ کر لے کہ جو عمل کسی مکتب فکر کی فقہ میں بھی مذکور نہیں۔ کتاب وسنت سے برآمد ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ خلاف شرع و بدعت ہے۔ بے شرع و بے نماز تماشائی لوگوں کو 100-50 سال پہلے انگریز کے لائسنس دینے سے وہ جائز اور شرعی مسئلہ کیسے ہو گیا کہ اس کی بندش سے تماشائی بدعمل لوگ ہنگامہ کھڑا کر دیں۔

بدعت چلانے سے پہلے ان لوگوں کی سنت و مذہب کی پابندی تو دیکھی جائے۔ اگر نیک جرأت مند افسر پیدائش و وفات کے معین دنوں کے فریقین کے جلوس پر یہ شرط لگا دیں کہ صرف وہی شخص شرکت کرے جو باریش اور پنج وقتہ نماز کا پابند ہو۔ تو فاسقوں کا یہ کھلاڑی غول ختم ہو جائے گا۔ آئندہ سال سڑکیں صاف اور تمام شہر و ملک امن کا گہوارہ بن جائیں گے۔ کیونکہ شرک و بدعت مسلم دشمنی بدامنی ہر فقہی مذہب میں نیز قرآن وسنت کی تعلیم اور صحابہ واہل بیت کے اعمال میں حرام ہی ہے تو پھر ایسے مسلم کش امن سوز گناہوں سے لبریز جلوس و رسوم نیک مسلمان کیسے نکال سکتا ہے؟ (چونکہ لوگ یہ رسوم حضرت نبی وعلی (علیہما السلام) سے عقیدت ومحبت کی وجہ سے کرتے ہیں تو بدعت وفضول خرچی کا رخ پابند شرع علماء دین ان کے جلسوں مجلسوں میں ان کی اتباع کی طرف موڑیں اس نیت ورک میں عوام کو نماز زکوٰۃ اتباع شرع وسنت ہی کی تعلیم وتبلیغ کریں شرک و بدعت کا گناہ ہونا بھی بتائیں)

بدعات تک بندی اور ڈھکوسلوں کی مذمت

بدعت کی تعریف قرآن سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ کام جو خود ثواب سمجھ کر کیا جائے خدا و رسول اور شریعت نے نہ بتایا ہو
"خدا کی رضا کے لئے ترک دنیا کی بدعت انہوں نے خود نکالی ہم نے تو ان پر نہ لکھی تھی" (سورۃ حدید، پارہ 27 رکوع 20)
چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ 1- حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''لوگو! فتنوں کے پڑنے کا آغاز وہ خواہشات ہوتی ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ نئے احکام تراشے جاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہوتے ہیں کچھ لوگ دوسروں پر صدر بن جاتے ہیں۔ جو ان سے اپنی منواتے ہیں۔ اگر باطل الگ ہوتا تو عقلمند سے چھپا نہ ہوتا۔ اور حق اس سے الگ ہو جاتا تو کوئی اختلاف نہ رہتا۔ لیکن کچھ کچی پکی گھاس ادھر سے اور کچھ ادھر سے لے کر ملا دی جاتی ہے اس (بدعت) سے شیطان اپنے دوستوں پر قابض ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن کے لئے اللہ نے بھلائی (جنت) پہلے سے لکھ دی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 54)

2- حضور نے فرمایا ہے جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم اپنا علم (ان کی مذمت کر کے) ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 54)

3- آپؐ نے فرمایا جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کا محل گرانے کی کوشش کی۔

4- خدا بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا کیونکہ اس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی ہے تو وہ توبہ کر کے کیسے نکالے۔

5- امام باقر و جعفر نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا راستہ جہنم پہنچاتا ہے۔

6- اے یونس بدعتی ہرگز نہ ہونا جو اپنی رائے سے مسئلے بنائے وہ ہلاک ہوا جس نے اہل بیت نبوت کی تابعداری نہ کی گمراہ ہوا۔ جس نے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کا فرمان چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 56)

7- حضورؐ کا فرمان ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔

8- حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ جس نے بھی بدعت ایجاد کی۔ سنت اس سے چھوٹ گئی۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 58)

(سوچئے آج جو کلمہ ولایت علی پڑھتا ہے وہ کلمہ رسالت کو ہرگز کلمہ ایمان اور کامل و نجات دہندہ نہیں مانتا۔)

9- امام باقر نے فرمایا اللہ کے (دین کے) سوا کسی اور بات میں مت گھسو مومن نہ رہو گے کیونکہ ہر سبب، نسب رشتہ داری، قرابت، باہمی تعلق، بدعت، شبہ قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا۔ صرف وہی بچ جائے گا جسے قرآن ثابت کرے گا (کافی جلد 1 صفحہ 59)

ہر مسئلہ کتاب و سنت کی طرف لوٹانے کا بیان

حلال و حرام اور لوگوں کی ہر ضرورت کی چیز قرآن و سنت میں آ گئی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

1- امام باقرؒ نے فرمایا: ''اللہ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کی آدمیوں کو ضرورت ہو مگر اسے کتاب میں اتارا ہے اور اپنے رسول کے لئے بیان کر دیا ہے۔ ہر چیز کی ایک حد رکھی ہے اور اس پر دلیل قائم کر دی ہے۔ جو شخص ان حدوں کو پھلانگے تو اس پر بھی حد (سزا) رکھ دی ہے''۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

2- امام جعفرؒ نے فرمایا کوئی چیز بھی نہیں مگر اس میں کتاب و سنت آئی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

3- کتاب اللہ میں تم سے پہلے کی اور بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے لئے فیصلے ہیں جو ہم جانتے ہیں (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

4۔امام ابوالحسن موسیٰ کاظم نے فرمایا ہر چیز کتاب اللہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 62)

سنت نبوی اور کتاب اللہ کے دلائل سے مسئلے لینے کا بیان

1۔جو ہماری حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو وہ لے لو جو کتاب اللہ کے مخالف ہو چھوڑ دو۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

2۔جو تم پر حدیث پیش ہو اور تم کتاب اللہ سے یا رسول اللہ کے فرامین سے اس پر دلیل پاؤ تو لے لو۔ ورنہ نہ لو۔ (جھوٹ بنا کر لانے والا اس کا حقدار ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

3۔امام جعفرؒ نے فرمایا: ہر بات کتاب وسنت کی طرف لوٹائی جائے گی۔ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ملمع سازی کی گئی ہے۔ (یعنی جھوٹ کو خوبصورت بنا کر ہمارا امام لے کر بدبختیوں نے چلا دی ہے)۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

4۔ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ خوبصورت جھوٹ ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

5۔حضور ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دے کر فرمایا مجھ سے جو حدیث تم تک پہنچے اگر کتاب اللہ کے مطابق ہو تو میں نے کہی ہے۔ اگر موافق کتاب اللہ نہ ہو تو وہ میں نے نہیں کہی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

6۔امام جعفرؒ نے فرمایا: "جو شخص کتاب اللہ اور سنت محمدیہ کا مخالف ہو وہ کافر ہے" (اصول کافی جلد 1 صفحہ 70)

تو کتاب اللہ کو بدلا ہوا اور سنت محمدیہ کو امامت کی وجہ سے متروک اور منسوخ ماننے والوں پر یہ کفر کا فتویٰ سپاہ صحابہ کا نہیں خود مذہب جعفری کے بانی امام صادق کا ہے۔

7۔ "پورا فقیہ کامل وہ عالم ہے جو دنیا سے زاہد اور آخرت کا شائق ہو۔ سنت نبی ﷺ سے وابستہ ہو" (ایضاً جلد 1 صفحہ 70)

(لاکھوں روپے مقررہ فیس پر مجالس پڑھنے والے ذاکر و مجتہد سوچیں وہ ایسے ہیں؟)

8۔بغیر عمل بات کچھ نہیں قول و فعل بغیر اچھی نیت کے کچھ نہیں۔ قول و فعل اور اچھی نیت تب معتبر ہو گی جو سنت نبوی کے مطابق ہو" (ایضاً جلد 1 صفحہ 70)

9۔ہر آدمی کو کسی بات کا شوق ہوتا ہے اور پھر وہ اس کے آگے رک جاتا ہے۔ تو جو سنت کے آگے رک جائے (عمل کرے) وہ ہدایت پا گیا اور جو بدعت کی طرف جھک گیا تو گمراہ ہو گیا۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 70)

10۔"جو سنت سے آگے بڑھے گا اسے سنت کی طرف لوٹایا جائے گا" (ایضاً جلد 1 صفحہ 71)

عاجزانہ اپیل

میرے محترم قارئین! ا س۔۔ش کی یہ احادیث پھر بار بار پڑھیں کہ کیا توحید و رسالت کے کلمہ میں اور کتاب وسنت کے ماخذ دین ہونے میں کوئی اختلاف ہے؟ اگر نہیں اور سب نے ہی دین قرآن وسنت سے ہی لینا ہے تو پھر نیا کلمہ اور نئے ہادی دین 12

امام تیسری صدی تک ماننے کی کیا ضرورت پیش آئی کہ جو ان کو نہ جانتا ہو وہ کافر ہے اگر سارے شاگردانِ رسول صحابہ ان کے عقیدہ میں نیل، منافق، مرتد تھے تو ان ائمہ ہدیٰ کے پیروکار شاگرد کیسے حجت بن گئے؟ پھر وہ اپنی کتابوں سے ہر امام کے کیا 10-20 ثقہ مومن شاگرد بتا سکتے ہیں؟ جو دنیا بھر میں پھیلے ہوں اور بلا تقیہ وکتمان نیا کلمہ اور نیا دین امامیہ پھیلایا ہو اگر یہ لوگ صرف اب ایران وعراق کچھ برصغیر اور لبنان وغیرہ میں تقیہ چھوڑ کر ظاہر ہو دیئے ہیں تو خاتم النبین ﷺ کی اربوں کھربوں امت کو کلمہ کون پڑھائے گا؟

سوچئے! ختم نبوت کے منکر اس مذہب سے تائب ہو کر قرآن وسنت اور مذہب اہل سنت سے ہی وابستہ ہو جایئے۔ واللہ الهادی

بدعات والا نیا امامی اسلام

گو وہ قرآن وسنت احادیث اہل بیت میں تو بالکل نہیں۔ مگر 98% جاہل عوام میں تو پولوس کے مسیحی تثلیثی غلط مذہب کی طرح پھیل چکا ہے آپ اس کا خلاصہ غور سے پڑھیں تائب ہوں سنت کو اپنائیں۔ پہلی بات اسلام وسنت کی ہے۔ پھر نہیں کے بعد والی رواجی غلط مذہب کی ہے۔

(1) نیا کلمہ ایمان علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل بنایا۔ جو دنیا کی کسی کتاب میں نہیں۔ ہر مولوی اپنی کتاب نماز میں کم وبیش لکھ لیتا ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے مجتہد محمد حسین ڈھکو نے اپنی نماز میں مسلمانوں کا کلمہ اسلام لکھ کر اپنا کلمہ ایمان صرف یہ لکھا ہے علی ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہ

(2) نئی آذان حضرت علیؓ کی شہادت و ولایت والی فرقہ مفوضہ نے چوتھی صدی میں ایجاد کی۔ شیعہ کے بڑے محدث علامہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی نے ان پر خوب لعنت کی ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 188 باب الاذان)

''مفوضہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے آذان میں یہ یہ کلمات بڑھا دیئے ہیں۔ حالانکہ وہ آذان نہیں یہ صراحت میں نے اس لئے کی ہے۔ تاکہ وہ لوگ پہچانے جائیں جو گمراہ ہو کر چپکے سے شیعوں میں گھس آئے ہیں اور شیعہ نہیں ہیں''۔

(3) نئی امت وملت جعفریہ۔ جو صرف خود کو جنتی اور تمام صحابہ وامت رسول کو جہنمی جانتے کہتے ہیں۔

(4) نئی آذان کے بعد نئی نماز کے اوقات بھی کم کر دیئے۔ کہ ظہر وعصر، مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں۔

(5) نئی زکوٰۃ۔ کہ تجارتی منافع پر پانچواں حصہ نکالنا ادا کروں، سیدوں کو دینا لازم کر دیا ہے اور اصل 1/40 حصہ زکوٰۃ تو صرف چند اجناس اور سونا چاندی پر رکھی ہے۔ چونکہ زمانہ ماضی وحال میں سونے چاندی کی کرنسی کی جگہ کاغذی نوٹ آگئے ہیں۔ تو نوٹوں پر زکوٰۃ نہیں نکالتے ساقط کر دی ہے۔ (6) نئے روزے جن کے مختلف سحر وافطار کے اوقات اخبارات میں چھپواتے ہیں۔

(7) نیا حج۔ جسے زیارات مقدسہ کہتے اور کرنے والے کو زوار حسین کہتے ہیں۔

ان کی لاتعداد روایات ہیں کہ زیارت ائمہ حج سے 20 گنا افضل عمل ہے اور شیعہ لوگ بے نماز زوار حسین کی۔ خانہ کعبہ کے حاجی

نمازی سے زیادہ عزت کرتے ہیں۔ حالانکہ مسجد نبوی اور روضہ اقدس کی زیارت وہ بھی تو کر کے آیا ہے۔

(8) نیا کعبہ اور نئی نماز جو صرف ائمہ کے مزارات کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔ (دیکھئے ان کی کتب فقہ)

(9) مسجد کے بالمقابل اماباڑے۔۔ نئی عبادتگاہ امام بن گئی۔ (10) بین و ماتم جاہلی شعار ہے۔ اب جلوس نکلنے لگے۔

(11) ذوالجناح کو جاہلی مجسمہ۔ یادگاروں یا بنی اسرائیل کے بچھڑے کی طرح پوجا جانے لگا۔

(12) حضرت نبی وعلی کے دور میں کھلے ہاتھ نماز نہ تھی۔ مذہب جعفری نے اپنی روایات سے بنالی۔

(13) زکوٰۃ وعشر مسلمانوں کے لئے یکساں تھا۔ شیعوں نے الگ نظام بنالیا۔

(14) جعفر طیار مظلوم شہید کا تعزیہ آپ کے قبر کی شبیہ عہد مرتضوی میں نہ تھی۔ اب باقاعدہ یہ پوجے جاتے ہیں۔

(15) اب سیاہ لباس، مکانوں پر جھنڈے اور تعزیوں پر ماتم ہوتے ہیں۔ عہد نبی وعلیؓ میں نہ تھے (16) جاہلیت کی طرح مرثیہ خواں ذاکروں اور پیشہ وروں کا ہر سال ٹولہ پہلے نہ ہوتا تھا۔ (17) شہدا کے یوم شہادت ہر سال عہد نبوت ومرتضوی میں نہ تھے

(18) متعہ حضرت علیؓ نے بند ہی رکھا۔ حالونہ کیا۔ تبھی تو حضرت علیؓ کی حکومت کو برائے نام کہتے ہیں۔

(19) جنگوں میں نعرہ تکبیر اور فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کے سوا کوئی نعرہ نہ تھا۔ اب یا علی مدد کا شرکیہ نعرہ لگتا ہے۔

(20) مسلمانوں کا گلہ حرام تھا۔ اب سب صحابہ پر اور آپ کے خاص قریبی رشتہ داروں پر تبرا ہوتا ہے۔

(21) اس وقت کلمہ طیبہ تو حید ورسالت پڑھ کر کافر مسلمان ہو جاتا تھا اب یہ پڑھنے والا منافق ہے "ولایت علی" کا کلمہ شرط ایمان ہے۔

(22) ذات وصفات اور افعال میں اللہ وحدہ لاشریک تھا۔ اب حضرت علی وائمہ بھی خدا کے شریک ہیں۔ کہ غیب دان، کارساز، موت وحیات سمیت ہر بات پر قادر ومختار ہیں۔

(23) خدا کی ذات اجزاء واولاد سے پاک تھی۔ اب 12 امام اجزاء خداوندی نور من نور اللہ بشری روپ میں ہیں۔

(24) خدا کا حکم ہے کہ ما فوق الاسباب دعائیں اور حاجات صرف خدا سے مانگو۔ مگر اب پنجتن کرامؓ کو مشکل کشا سمجھ کر خدا کی طرح پکارتے ہیں۔ (25) نذر نیاز منت عبادت اور خاصہ الٰہی ہے۔ اب تو علی وحسنین کے نام کی نذر ونیاز دی جاتی ہے۔

(26) بزرگوں کی یادگار (شکل انسانی) کی تعظیم وعبادت شرک ہے۔ مگر اب تعزیہ حسینؓ بنا کر اولاد مانگنا عین ایمان ہے۔

(27) منصب نبوت اعلیٰ اور انبیاء سب سے افضل ہیں۔ نہیں امامت اور امام سب سے افضل ہیں۔

(28) ہبوط وحی اور صاحب کتاب وصحیفہ ہونا خاصہ انبیاء ہے، نہیں ائمہ کو بھی وحی آتی ہے سنتے ہیں فرشتہ کو دیکھتے نہیں (اصول کافی جلد 1)

(29) غلبہ دین اور تمام دنیا کی ہدایت نبی آخر الزمان سے ہوئی۔ نہیں امام خمینی سے ہوئی یا امام مہدی سے ہوگی۔

(30) حضور اپنے مقصد میں کامیاب اور سرخرو ہو کر گئے۔ نہیں اس صدمہ سے رخصت ہوئے کہ علیؓ کو حکومت نہ ملے گی۔

(31) حضور نے تعلیم وتبلیغ سے لاکھوں مومن بنائے۔ نہیں بواسطہ علی 5-7 کے سوا کوئی مومن نہ بنا۔

(32) بنص قرآنی آپؐ نے ضلالت عرب کو ہدایت سے بدل دیا۔نہیں چند اہل بیت کے سوا کوئی کفر و شرک سے پاک نہ تھا۔
(33) تقیہ اور دین چھپانا مقاصد نبوت کے خلاف ہے۔نہیں پیغمبر بھی تقیہ کرتے تھے۔9/10 دین تقیہ میں ہے۔
(34) آپ پر نبوت ختم ہے نہیں تمام اوصاف نبوت ائمہ میں ہیں وہ معصوم مصدر شریعت ہیں صرف ان کو نبی کہنا مکروہ ہے۔
(اصول کافی ج ا ص ۲۶۸)
(35) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ تا قیامت ہے تو دین کے ثقلین کتاب اللہ اور سنت نبوی ہیں۔نہیں اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی اتباع سنت منسوخ یا ناممکن ہے۔ثقلین کتاب اللہ اور اہل بیت ہیں۔مگر دونوں مسلمانوں سے غائب ہیں۔
(36) تمام دنیا بشمول ائمہ اہل بیت ایمان و ہدایت میں حضور ﷺ کی محتاج ہے۔مگر شیعہ صرف ائمہ سے ہدایت لینے کے محتاج ہیں کیونکہ ان کے ائمہ تو عالم لدنی اور پیدائشی مومن تھے۔حضورؐ سے تو صحابہ کو بھی ہدایت نہ ملی تھی (یہی نبی ہادی کا انکار ہے)
(37) پیغمبر کے تمام اقوال و افعال برحق تھے۔نہیں صرف وہ برحق ہیں جن میں عترت کی تعریف ہو۔غیر عترت کی تعریف و مدح میں تقیہ، مصلحت اور ظاہر داری کا احتمال ہے۔
(38) موجودہ قرآن وہی اصلی ہے جو حضور ﷺ پڑھا کر گئے۔نہیں یہ تو صحیفہ عثمانی ہے اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے
(39) چند مقامات مشکلہ کے سوا قرآن آسان ہے۔نہیں مشکل ہے امام کے سوا کوئی قرآن نہیں سمجھ سکتا۔قرآن سے لوگ استدلال نہ کریں۔(مجالس المومنین)
(40) قرآن هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ اور هُدًى لِلنَّاسِ ہے مگر اس کی ہدایت کسی کے دل میں نہ بیٹھی صرف علی و ائمہ نے ہدایت پائی
(41) وعدہ حفاظت اسی قرآن سے ہے جو لاکھوں مسلمانوں کو یاد ہے۔نہیں یہ وعدہ امام مہدی کے پاس والے قرآن کے ساتھ ہے
(42) بنص قرآنی فرشتوں کا ماننا اصول دین میں سے ہے۔نہیں اصول دین 5 ہیں۔توحید، نبوت، امامت، قیامت، عدل۔
(43) بنص قرآنی ہر شخص اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھائے گا۔نہیں مسئلہ طینت یہ ہے کہ شیعوں کے تمام گناہ سنیوں پر لاد کر ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔(اصول کافی ج ا باب الطینۃ)
(44) ہر شخص کو نیک اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔نہیں سنیوں کے نیک اعمال شیعہ کو ملیں گے وہ جنت جائیں گے سنی محروم رہیں گے
(45) مسلمان کی کبیرہ گناہوں پر باز پرس ہوگی الا یہ کہ توبہ یا رحمت سے خدا معاف کردے مگر شیعہ ماخوذ نہ ہوں گے (مجالس المومنین)
(46) ارکان اسلام چھوڑنے پر نقصان ہوگا مگر شیعہ کو نہیں امام حسینؓ کی نماز کربلا سب کے گناہوں کا کفارہ ہے (عیسائیوں کی طرح)
(47) بلا ولی و گواہ وقت اور اجرت مقرر کر کے خفیہ جنسی تعلق زنا بالرضا ہے۔نہیں یہی تو متعہ ہے جو سب سے افضل نیکی ہے۔ایک، دو، تین، چار دفعہ متعہ کرنے سے بالترتیب حضرت حسن، حسین، علی، پیغمبر کا درجہ مل جاتا ہے۔(تفسیر منہج الصادقین پارہ ۵ ص ۴۹۳) پانچویں معصوم کا درجہ کس کو ملے گا؟

(48) خلاف ضمیر عمداً بات کہنا جھوٹ اور حرام ہے یہی تو حسب ضرورت تقیہ ہے تقیہ نہ کرنے والا بے ایمان ہے (کافی ج۲ ص ۲۱۷-۲۱۸)

(49) کسی مسلمان کو گالی دینا، لعنت کرنا کبیرہ جرم ہے۔ مگر چہارتن کے سواسب سے تبرا کرنا شرط ایمان ہے۔

(50) مکہ و مدینہ مقدس ترین مقامات اور ان کے باشندے واجب الاحترام ہیں۔ نہیں اہل مکہ خدا کے کھلے منکر کافر ہیں۔ اور مدینہ والے توان سے 70 گنا زیادہ پلید ہیں۔ (کافی کتاب الروضہ)

(51) کسی مسلمان کو زانی کہنا بڑا جرم ہے ثابت نہ ہونے پر 80 درے حد قذف لگے گی۔ مگر فرمان صادق ہے خدا کی قسم شیعہ کے سواسب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ (روضہ کافی ج ۸ ص ۲۸۵)

(52) حضرت علیؓ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کیا۔ نہیں ایسا نہ کیا کہ لوگ مخالف نہ ہو جائیں۔ اگر آپ ثابت قدم ہوتے تو کتاب اللہ اور تمام برحق شیعہ اسلام کو قائم کر جاتے۔ (فروع کافی)

(53) مسلمانوں کے ہاں حضرت علیؓ کی تابعداری سعادت و عزت ہے۔ مگر کسی بات میں اختلاف رائے کفر نہیں ہے۔ مگر شیعہ کے ہاں فرمانبرداری علی ذلت ہے اور نافرمانی خدا کا انکار ہے اختلاف کفر ہے کیا شیعہ کا علی سے الگ مذہب ان کو کافر نہیں بناتا؟

(54) خدا کا ارشاد ہے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو (پارہ 11 رکوع 4) مگر شیعہ حدیث یہ ہے کہ امام صادق سے ایک شیعہ نے کہا کہ فلاں فلاں (ابوبکر و عمر) کو امام ماننے والے بڑے امین سچے اور وفادار ہیں۔ مگر آپ کو امام ماننے والوں میں یہ سچائی امانت اور وفاداری نہیں۔ تو امام نے غضبناک ہو کر فرمایا جو پبلک کے ووٹوں سے بنے ہوئے امام مانے وہ بے دین ہے۔ اور جو خدا کے بنائے امام مانے (فرضی دعویٰ ہے ورنہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے تحت سچے لوگ سچوں کو ووٹ دے کر امام بناتے ہیں تو وہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں) اس پر گناہوں کی وجہ سے کوئی عتاب نہیں۔ (اصول کافی)

(55) مسلمانوں کے ہاں خدا کسی سے نہیں ڈرتا اس نے پورا قرآن اپنی مرضی سے اتارا ہے مگر شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے صاف طور پر سلام علی آل محمد والی آیت نہیں اتاری ڈرتا تھا کہ صحابہ اس کو قرآن سے نکال دیں گے۔ (احتجاج طبرسی) یہی کچھ خمینی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کشف الاسرار صفحہ 114 میں ہے کہ اگر ائمہ کے نام قرآن میں ہوتے تو وہ ان کو قرآن سے نکال دیتے بلکہ وہ قرآن کو پھینک دیتے۔ (معاذ اللہ)

(56) انبیاء ہر قسم کے گناہوں اور کفریات سے معصوم ہوتے ہیں۔ نہیں آدم نے حرص کا کفر کیا۔ (کافی جلد 2 ص ۲۸۹)

اند کے پیش تو گفتم حال دل ترسیدم
ورنہ دلبرا جائے سخن بسیار است

علماء سے اتباع سنت کرانے کی اپیل

محترم بھائیو! بدعات و کفریات کا یہ ایک نمونہ ہے۔ ورنہ ان کا سارا لٹریچر ان سے بھرا پڑا ہے۔ 30 سال پہلے 50 آیات قرآنی 25 احادیث نبوی 70 احادیث اہل بیت از کتب شیعہ 15 دلائل عقلیہ سے حرمت ماتم پر مفصل کتاب جو ہم نے

لکھی اسی کتاب مسئلہ عزاداری اور تعلیمات اہل بیت سے بھی کچھ لیا ہے۔مقصد نام کے مومنوں کو ان بدعات وجرائم سے روکنا ہے تاکہ ہم علماء اصول کافی جلد 1 صفحہ 54 میں مذکور اس ارشاد نبوی کی وجہ سے خود ملعون ہونے سے بچ جائیں۔''بدعتیں ظاہر ہوں تو علماء ان کا کھلا رد کریں جو ایسا نہ کرے وہ ملعون ہے'' شیعہ اصولی خالصی علماء کرام سے بھی یہی اپیل ہے کہ وہ اپنے شیخی جاہل ذاکری پرست عوام کو ان بدعات، ذریعہ فسادات سے روکیں۔حکومت اور سرکاری افسران سے اپیل کریں کہ وہ فقہ جعفریہ کی قرآن وسنت کے مطابق سچی تعلیم ان پر لاگو کریں۔بدعات چھڑا کر مسجد وعبادتگاہ میں ان سے خدا کی عبادت، حضور ﷺ کی اطاعت کرائیں تاکہ فرقہ وارانہ فسادات ختم ہوں۔اور ملک امن وامان سے مالا مال ہو جائے۔اگر کوئی وہابی قسم کا شیعہ یہ کہے کہ صاحب! یہ باتیں جاہل عوام کی ہیں۔شیعہ مذہب میں تو نہیں ہیں۔تو عرض یہ ہے کہ یہی کچھ ہم کہہ رہے ہیں کہ 97% شیعہ کے یہ رسوم واعمال نظریات بناوٹی ہیں۔قرآن وحدیث اور ائمہ کی تعلیمات کے برخلاف ہیں۔ان کی اصلاح کرنی چاہئے اگر شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو کا رسالہ اصلاح المجالس والمحافل، اصلاح الرسوم، تنقیح المسائل از علامہ الطاف حسین کا مطالعہ کیا جائے تو 100% ہماری تائید ہوگی۔رہا ان 56 باتوں کا آج شیعہ کا جزایمان ہونا تو یہ محتاج ثبوت نہیں کسی عام شیعہ سے پنجتن کی (غلط) قسم دلا کر پوچھے جا سکتے ہیں۔(کیونکہ وہ خدا کے نام کی غلط قسم تو اٹھا لیتے ہیں مگر ائمہ کے نام پر جھوٹی قسم عادۃً نہیں اٹھاتے)

وحدت امت کے لئے ہماری کوشش

الحمدللہ ہم نے آج تک تقریباً آٹھ ہزار صفحات میں چھوٹی بڑی 25 کتابیں اور مضامین لکھے ہیں وہ دفاعی ہیں۔یعنی ایک طبقہ نے -- کسی کافر پر نہیں -- صرف توحید ورسالت کا کلمہ پڑھنے والے صحابہ کرام، ازواج پاک، بنات طاہرات، دامادوں، آپ کے خسران محترم، نسبتی باپوں، بہنوں، بھائیوں، چچوں، پھوپھیوں، ماموں، خالاؤں تمام حضور ﷺ کے شاگردوں مریدوں اور خلفاء راشدینؓ پر ''کلاب حسین اور سگان حیدری'' کہلا کر سینکڑوں تہمتوں اور مطاعن کی بمباری کی خدا کے قرآن اور صحاح ستہ کی احادیث نبویہ کو بھی نہ چھوڑا۔ان کی وجہ یہ جھوٹا الزام ہے ''کہ وہ سب دشمن علی تھے حیدار صرف وہ ہیں جو ان سب کو برا جان کر متعہ کے بھی قائل ہیں''۔دلخراش اور اشتعال انگیز الزامات کے باوجود ہم نے سنجیدہ علمی زبان میں جوابات دیئے کسی کتاب کا جواب کسی حیدار نے نہ دیا۔ہم نے پُر امن تحریک سے سرحدات اسلام کی حفاظت یوں بھی کی کہ درج ذیل 5 رسالے ''اتحاد امت کے داعی'' ﴿۱﴾ ضروریات دین ہر مسلمان کی پہچان ہے۔﴿۲﴾ وحدت امت قرآن کی روشنی میں اپنائیے۔﴿۳﴾ اتحاد امت کے 10 قرآنی اصول۔﴿۴﴾ محبوب المسلمین امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؓ کے 40 ارشادات ﴿۵﴾ تعارف خلفاء راشدینؓ بصورت پمفلٹ اور چارٹ چھپوائے بڑے لوگوں، جامع مساجد اور امام بارگاہوں تک میں لگوائے اس امن پسندی کی مثال سڑکوں پر ناچنے گانے والا کوئی فرقہ تو پیش کر دکھائے؟ اس اہم کتاب میں بھی تین حاضر ہیں۔تاکہ کوئی ہم کو فرقہ پرست اور مخالف اہل بیتؓ نہ کہہ سکے۔اور ہر شخص کو صحیح عقائد اسلام معلوم ہو جائیں۔

ا۔ خصائص اھلسنت 1- مقام توحید الٰہی جل جلالہ

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر چیز کے خالق اور مالک ہیں۔ رازق، رحمٰن، رحیم، حی، قیوم، کائنات کے مدبر اور دونوں جہان کے بادشاہ ہیں۔ اپنی ذات وصفات، حقوق وکمالات میں یکتا اور لاشریک ہیں۔ ازلی، ابدی قدیم اور لافانی ہیں، حدوث، اجزاء اولاد اور بیوی سے پاک ہیں۔ ہر قسم کے عیب، نقص، کمزوری، جھوٹ ظلم اور وعدہ خلافی سے منزہ ہیں۔ جسم، مکان، جہت، حلول وعرض، حد بندی اور شکل و رنگ سے ماوراء ہیں۔ وہی سب کے آقا ومولا حاجت روا، مشکل کشا، مہربان مطلق اور معبود حقیقی ہیں۔ وہ سمیع، بصیر، ذی ارادہ متکلم اور قادر ومطاع ہیں۔ ہر چیز اس کی محتاج اور تابع فرمان ہے۔ وہ کسی کا محتاج اور فرمان بردار نہیں۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ اس کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے بھٹکا دے، جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے۔ جسے چاہے شاہ بنا دے، جسے چاہے گدا کر دے۔ سب اسی کی شانیں ہیں۔ اس کے سب کام عدل اور حکمت پر مبنی ہیں۔ اس کی مشیت، قضا اور تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس کی کسی صفت، قدرت، کمال اور حق میں کوئی فرشتہ، جن، انسان، نبی، ولی یا امام کوئی بھی عطائی یا ذاتی طور پر شریک اور ساجھی نہیں۔

اہل السنت والجماعت مسلمانوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ مذکورہ بالا عقائد کے مطابق خدائے پاک کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں۔ اور کسی قسم کے شرک کے قائل نہیں۔ کیونکہ شرک بہت بڑا گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرتے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کے مطابق صرف خدا سے مدد مانگتے ہیں۔ اولیاء وائمہ کو مدد کے لئے نہیں پکارتے۔

2- مقام مصطفیٰ ﷺ

سنی مسلمانوں کا بنیادی خاصہ یہ ہے کہ وہ خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے کے بعد امام الانبیاء، سرورِ کونین محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بھی اپنے مقام ومرتبہ میں بےنظیر اور لاشریک مانتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہی وجہ ہے کہ وہ کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد کسی اور کلمہ کا اضافہ نہیں کرتے۔ کیونکہ نبوت کی طرح کلمہ میں کمی بیشی بھی کفر ہے۔ اور ختم نبوت کا انکار ہے۔ ہم امت محمدیہ میں کسی اور امام کی امت بن کر اس کا کلمہ کیوں پڑھیں۔ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے بعد چار، بارہ یا چودہ بزرگوں کو معصوم مان کر شرک فی الرسالت اور ختم نبوت کا انکار نہیں کرتے۔ وحی خاصہ نبوت ہے۔ کلام الٰہی اور احکام شرعیہ صرف حضور علیہ السلام پر اترے ہیں تشریع اور حلال وحرام کرنے کا منصب جزو رسالت ہے۔ واجب الاطاعت آپ ہی ہیں۔ صرف آپ کے فرمان کا کھلا منکر کافر ہے۔ آپ کی آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پاک سیرت، اہل بیت نبوت تمام مومنوں کی مائیں اور واجب الاحترام ہیں۔ آپ کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

سرمایۂ ایمان ہیں۔صحابہ کرامؓ دین کے ستون اس کے راوی اور مبلغ ہیں پس مقام مصطفیٰؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کا خاصۂ نبوت یا کوئی وصف، بعد کے کسی بزرگ میں تسلیم نہ کریں اور جو لوگ ایسا شرک کریں کہ اہل بیتؓ کے چند بزرگوں کو انبیاؑ سے افضل اور آپؐ کے برابر مانیں یا حقوق نبوت انکو دیں یا صحابہؓ و اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ بغض وعداوت رکھیں ہم ان سے بائیکاٹ اور بیزاری رکھیں۔حضور ﷺ کی سنت اور طریقہ اصل دین ہے۔آپ سے بڑھ کر خدا کا پیارا اور عبادت گذار کوئی پیدا نہیں ہوا۔لہذا آپ کے طریقہ پر اضافہ کرنا یا ثواب جان کر کوئی نیا عمل ایجاد کر لینا بدعت ہے۔جو بڑا گناہ ہے۔ گمراہی اور فرقہ پرستی کی بنیاد غلو کر کے بنائی گئی یہی بدعات ہیں۔جو آج ہر فرقہ نے دین بنا رکھی ہیں۔اور ایمان وکفر کا فتویٰ انہی پر حاصل ہوتا ہے۔سچا مسلمان وہی ہے جو قرآن وسنت اور قانون شرع کی پابندی کرے۔بدعت سے اور مسلمان دشمنی سے بچے

3- مقام صدیق اکبرؓ

اہل سنت والجماعت تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس امت میں سب سے اشرف اور اعلیٰ حضورؐ کے بعد اولوالعزم، خلیفہ اول بلافصل حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مانتے ہیں کیونکہ مردوں میں سے آپ سب سے پہلے ایمان لائے سب سے پہلے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔سب سے پہلے تبلیغ کر کے اکثر عشرہ مبشرہؓ کو مسلمان کیا سب سے پہلے خطبہ دے کر کفار کے مظالم سہے حضور ﷺ کے دفاع میں لہولہان اور بے ہوش ہوئے۔سارا مال راہ خدا میں خرچ کر کے مسلمان غلاموں کو کافروں سے آزاد کرایا۔مکان کے سامنے چبوترہ بنا کر علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے۔کفار نے ہجرت پر مجبور کیا تو اپنے آپ کو خدا کی امان میں دے کر ڈٹے رہے پھر محبوبِ خدا کے ساتھ ہجرت کا شرف پایا۔یارِ غار بنے بدر، احد اور خندق و حدیبیہ میں رفاقت کا حق ادا کیا آپ کی زندگی میں قاضی، مفتی اور مبلغ اسلام بنے۔غزوہ بنو فزارہ اور خیبر میں کمانڈر بنے اور کامیاب ہوئے۔حضور ﷺ نے آپ کو 9 ہجری میں امیر الحج بنایا۔اور مرض وفات میں مصلیٰ اور خلافت آپ کے سپرد کر دی سب لوگوں کو آپ کی اتباع کا حکم دیا اور عام لوگوں نے آپ کی بیعت کی سب صحابہؓ آپ کو اعلمنا کہتے تھے۔زمانہ خلافت میں آپ نے دستورِ مصطفیٰؐ اور سنت رسول کو برقرار رکھا۔قرآن کو ایک کتاب میں مدون کیا لشکرِ اسامہؓ کے ذریعے فتوحات کا آغاز کیا۔مرتدوں، منافقوں، زکوٰۃ کے منکروں اور جھوٹے دعویداران نبوت کو تہ تیغ کیا اور اسلام کو از سرِ نو حیات بخشی۔پھر اپنے محبوب کے پہلو میں ہمیشہ کے لئے جنت کے مکین ہو گئے۔

خدائے پاک نے آپ کو اَلْاَتْقٰی (سب سے بڑا پرہیزگار) مصدق رسول، صاحب فضیلت اور مصاحب پیغمبر کا لقب دیا تو حضور ﷺ نے آپ کو ارحم امتی ، امن الناس (سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ سے احسان کرنے والا) حوض کا ساتھی، معمر جنتیوں کا سردار، اپنا بھائی اور جگری دوست، سب لوگوں سے پیارا، صدیق، عتیق اور مبشر بالجنۃ کے اعزازات سے نوازا اور حضرت علیؓ نے خیر الامۃ بعد النبی ابو بکر و عمر فرما کر آپ کی افضلیت کا فیصلہ دے دیا۔اس لئے شیخینؓ کو سب سے افضل نہ ماننے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔سنی اور حضرت علیؓ کا بھی تابعدار نہیں ہے۔

4- مقام فاروق اعظم ؓ

پھر اہل سنت مراد رسول، خسر پیغمبر، فاتح اعظم خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ کو تمام صحابہ کرام ؓ سے افضل مانتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غلبہ اسلام کے لئے آپ کو خدا سے مانگا۔ مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ مسلمانوں کو بیت اللہ میں آزادی سے نماز پڑھنے کا حق مل گیا۔ زمین خوش ہوئی، آسمان نے رقص کیا۔ اسلام معزز ہوا۔ خلافت نے خدا کی رحمت برسائی۔ فیصلہ رسولؐ کو نہ ماننے والے منافق کا سر قلم کر کے فاروق اعظم ؓ کا لقب پایا۔ اور منافقین کے تاہنوز بڑے دشمن اور مبغوض قرار پائے۔ بدر میں اپنے ماموں کو قتل کیا۔ اُحد میں خالد و ابوسفیان کو پسپا کیا۔ خندق میں ضرار بن خطاب کو بھگا دیا۔ سفر و حضر میں ہر دشمن رسول کو قتل کرنے کی تاک میں رہتے۔ اسی لئے قرآن نے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا لقب دیا۔ 20 سے زائد مقامات پر آپ کی آراء کے مطابق آیات نازل ہوئیں۔ پردہ کا حکم، حرمت شراب، مقام ابراہیم پر نماز کا حکم، برأت عائشہؓ، خدا کا مولائے رسول ہونا اور منافق پر جنازہ حرام ہونا اسی کی مثالیں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیروی کا حکم دیا۔ خلافت کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ صدیق اکبرؓ نے نامزد کیا۔ تمام صحابہ کرامؓ نے تائید کی۔ حضرت علیؓ نے بیعت کی۔ آپ کو مسلمانوں کا ملجأ و ماویٰ، قیم الامر، قطب عرب، والی و خلیفہ اور متبع سنت کہا۔ آپ کے مذہب کو دین اللہ اور لشکر کو جند اللہ فرمایا۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر 144) حضرت عمرؓ نے یا ساریة الجبل فرما کر اور دریائے نیل کے نام جاری ہو جانے کا رقعہ لکھ کر ہوا اور دریا پر حکمرانی کی مثال قائم کی۔

آپ کے اسلامی دبدبہ سے قادسیہ، جلولاء، حلوان، تکریت، خوزستان، ایران، اصفہان، طبرستان، آزربائیجان، آرمینہ، فارس، سیستان، مکران، خراسان، اردن، حمص، یرموک، بیت المقدس، مصر، طرابلس وغیرہ 22 لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ ایک ہزار قلعہ اور چار ہزار جامع مساجد تعمیر ہوئیں۔ ائمہ مساجد، مؤذنوں، قاضیوں، مفتیوں، فوجیوں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بیت المال سے مقرر فرمائیں۔ اسلام کی عدالت، نظام سیاست و عسکریت اور امور خلافت میں آپ سب دنیا کے امام اور ہادی ہیں۔ چادر کی برکت سے پورا محلہ آگ سے بچ گیا۔ مدینہ منورہ زلزلے سے تاقیامت محفوظ ہو گیا۔

ایران کی باندی شہزادی شہر بانو اپنے بیٹے کی بجائے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقد میں دے دی اور سادات سے تاقیامت اپنی خلافت کی حقانیت منوالی۔ قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی نشر و اشاعت کی اکابر صحابہ کرامؓ کو کابینہ کا ممبر بنایا۔ حسب ضرورت حضرت علیؓ کو نائب خلیفہ بنایا۔ 26 ذوالحجہ 24ھ کو ابولؤلؤ مجوسی ایرانی کے خنجر سے مسجد نبوی میں نماز پڑھاتے زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام کو رسول اللہ ﷺ کی آغوش جنت میں ہمیشہ کے لئے آرام فرما ہو گئے۔

5- مقام عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

پھر اہل سنت حضور ﷺ کی پھوپھی کے نواسے اور دوہرے داماد نبوی، امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ اموی، شہید مظلوم خلیفہ سوم، مبشر بالجنہ، یکے از عشرہ سے محبت کرتے اور سب سے افضل مانتے ہیں کیونکہ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ قبول اسلام سے آپ پر چچا اور خاندان نے بے پناہ مظالم کیے۔ اپنی اہلیہ سیدہ حضرت رقیہؓ بنت النبیؐ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی۔ پھر ہجرت مدینہ کی۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حدیبیہ میں رسولؐ خدا کے نمائندہ وسفیر تھے۔ حضورﷺ کے بغیر طواف وعمرہ نہ کیا۔ جب کفار نے زدوکوب کیا۔ اور شہادت کی افواہ مسلمانوں میں پھیل گئی تو حضورﷺ نے پندرہ سو یا اٹھارہ سو تمام موجود صحابہ کرامؓ سے آپ کی شہادت کا بدلہ لینے پر بیعت کی اور خدا نے ان کو اپنی رضامندی اور جنت کا پروانہ دیا۔ (پارہ 26) حضورﷺ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے اپنے ہاتھ پر خود بیعت کر کے آپ کو بیعتِ رضوان کی فضیلت میں شریک کیا۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد پھر حضرت ام کلثومؓ آپ کو بیاہ دی۔ حضور ﷺ اور اسلام پر مال خرچ کرنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد آپ کا نمبر رہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح میں آیات اتاریں تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو چھ مرتبہ جنت کی بشارت دی اور صفتِ حیا میں فرمایا: ''میں ایسے شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں'' جنت میں اپنا رفیق بتایا۔ جیشِ عسرت غزوۂ تبوک میں آپ نے دیناروں سے بھری تھیلی کے علاوہ جب چھ سو اونٹ غلہ سمیت دیئے تو آپؐ نے فرمایا: ''اس کے بعد عثمانؓ کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا'' بیرِ رومہ خرید کر وقفِ عام کر دیا۔ مسجد نبوی میں اضافہ کر کے اعلیٰ تعمیر کی تو جنت کی بشارت پائی جب آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو شہید ہونے کی بشارت دی تو یہ عہد لیا کہ ''خدا آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا۔ منافق لوگ اتروانا چاہیں گے تم ہرگز نہ اتارنا'' چنانچہ آپ اس عہد کے پابند اور مصیبت پر صابر رہے۔ تلاوتِ قرآن کی حالت میں 8 بے دین غنڈوں کے حملہ میں جان دے دی۔ مگر عہدِ رسولؐ پر آنچ نہ آنے دی اور طاقت ولشکر کے باوجود کلمہ گو منافقوں پر تلوار چلانے کی اجازت نہ دی۔ اس صبر کی مثال بجز انبیاؑ کی سیرتوں کے کہیں نہ ملے گی۔ رسول خدا نے عثمانؓ کو برحق کہا۔ اور مسلمانوں کو آپ کی حمایت کی وصیت کی۔ آپ سال بھر روزہ دار رہتے، ہر جمعہ غلام آزاد کرتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح عہد جاہلیت میں بھی شراب، زنا، بت پرستی وغیرہ قبائح سے پاک دامن رہے روزانہ ایک قرآن نفلوں میں ختم کرتے لغتِ قریش اور ایک قرآن نبوی پر لوگوں کو جمع کیا۔ تفسیری نوٹ یا قرأت شاذہ ومنسوخہ والے صحیفے ضائع کر دیئے اور قرآن کے لاتعداد نسخے کتابت کرا کر تمام دنیا میں پھیلائے اسی لیے آپ کو جامع القرآن بھی کہتے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت سندھ، کابل اور یورپ تک وسیع ہو چکی تھی۔ کامیاب بحری جنگوں کا آغاز آپ کے دور میں حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ نے کیا علم فقہ اور خصوصاً علم میراث میں آپ بہت ماہر تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کے علم وفضل کا اقرار فرمایا اور وزیر ومشیر بنے رہے۔ آپ کی شہادتِ فاجعہ سے خدا کی تلوار بے نیام ہو گئی سبائی شرارتوں سے مسلمانوں میں تفریق برپا ہو گئی شہادت کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

6- مقام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

پھر اہل سنت اپنے محبوب پیشوا خلیفہ چہارم عم زاد نبوی، خاوند سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ اور والد حسنین کریمینؓ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا سے محبت کرتے اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بعد تمام صحابہ کرامؓ سے آپ کو افضل جانتے ہیں۔ کیونکہ آپ بچپن میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ خاتم النبیینؐ نے خود تربیت فرمائی اور ان کو اپنا بھائی قرار دیا۔ عشرہ مبشرہؓ بالجنۃ میں شمار فرمایا۔ گھریلو کاموں میں خدمت نبویؐ کا شرف پایا۔ ہجرت کی رات بستر رسولؐ پر مزے سے سوئے کیونکہ آپ نے تسلی دی تھی کہ یہ تجھے کچھ نہ کہیں گے۔ چمکتی تلواروں میں تسلی سے سونا فرمان نبویؐ پر ایمان کا نتیجہ تھا۔ بدر میں بڑے بڑے سورماؤں کو تہ تیغ کر کے بڑے بہادر کا لقب پایا۔ فاسق کفار سے مقابلہ کرنے پر هَـٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا کی آیت آپ کی شان میں اتری۔ تبوک کے موقع پر حضورؐ نے آپ کو گھر والوں پر اپنا خلیفہ بنایا۔ منافقین کی طنز کے جواب میں حضرت ہارون علیہ السلام سے مشابہت بلا نبوت کا تمغہ ملا۔ انصار کی طرح آپؓ کے دشمن کو بھی آپؐ نے منافق بتایا اور دو قسم کے گروہوں کی بربادی بتائی۔ ایک وہ جو آپ کو حد سے زیادہ بڑھائے کہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی صفات خاصہ میں شریک بنا لے۔ دوسرا وہ جو آپ سے حد سے زیادہ دشمنی کرے کہ آپ کے ایمان، کردار اور شرافت نسبی پر حملہ کرے یا تقیہ ومظلومی کی آڑ میں آپ کو ایک باعزت اور خوددار مسلمان بھی نہ رہنے دے۔ اور تیسرے بڑے گروہ کو ناجی کہا جو آپ کے بارے میں معتدل عقیدہ رکھے۔ (انہی کو اہل سنت کہتے ہیں) آپؓ کو اپنے اہل بیتؓ اور آل عبا میں سے قرار دیا۔ تمام مومنین کا دوست اور محبوب بتایا۔ آپ کی دل کی پختگی اور زبان کی سلامتی کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ پھر دینی فیصلوں میں کبھی آپ کو تردد نہ ہوا۔ آپ شیخینؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح عہد نبویؐ میں بھی قاضی اور مفتی تھے۔

دفن نبوی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسرے یا تیسرے دن بیعت خلافت کی اور پورا تعاون کیا۔ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے مکمل معاون، پیروکار اور وظیفہ خوار رہے۔ کوئی مخالفانہ پالیسی نہیں اپنائی۔ آپ ان کے عہد میں قاضی، وزیر اور مشیر اور نائب ہوتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہترین قاضی اور اہم امور حل کرنے والا بتایا۔ قرآنی علوم میں یکتا تھے۔ عبادت وزہد میں یگانہ تھے۔ آپ کی خلافت برحق تھی۔ مخالفین کے الزام غلط تھے۔ اپنے عہد میں آپ کو شدید مشکلات پیش آئیں۔ مگر آپ کے سب سے بڑے مخالف وہ دوست نما دشمن تھے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے بظاہر آپ سے بیعت ہو گئے۔ مگر منافقت کی وجہ سے پے در پے مخالفت کر کے آپ کو اصل دوستوں سے محروم کر دیا۔ پھر خارجی بن کر علانیہ آپ سے لڑے اور ان کے ہی ایک بدبخت ابن ملجم نے آپ کو کوفہ میں جام شہادت پلا دیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

7- متفرق مسائل

پھر اہل سنت باقی عشرہ مبشرہ بالجنۃ حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو افضل ترین کہتے ہیں۔ نیز حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت عائشہ، حضرت خدیجہ، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت سلمان، حضرت ابوذر، حضرت مقداد، حضرت عمار، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت اُبی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل و کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قطعی جنتی مانتے ہیں۔ مہاجرین، انصار، اہل بدر، احد، اہل بیعت الرضوان اور مسلمانان فتح مکہ اور شرکاء حجۃ الوداع کو بالترتیب افضل کہتے ہیں۔ نیز تمام صحابہ کرام واہل بیتؓ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ کسی کا گلہ اور غیبت نہیں کرتے اور جو شخص یا گروہ صحابہ کرامؓ کے کسی فرد یا طبقہ سے دشمنی رکھے، اسے گمراہ سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کی مجالس، جلوس اور صحبت و رسوم سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

قبر کا عذاب و ثواب اور سوال و جواب برحق ہے۔ مسلمان گنہگار مغفرت کے دائرے میں ہیں۔ نیکوں کی سفارش سے فائدہ ہوگا۔ مگر کافر و مشرک کی سفارش و بخشش نہ ہوگی۔ اولیاءؒ کی کرامات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔ جنت میں اہل ایمان خدا کی بے کیف زیارت کریں گے۔ 5 ارکان اسلام کی پابندی ضروری ہے۔ امر بالمعروف، برے کاموں سے روکنا، ماں باپ کی خدمت کرنا، مظلوم کی امداد کرنا، جہاد کرنا، صدقہ فطر ادا کرنا، قربانی دینا، نماز عید پڑھنا، حلال خوری، راست گوئی، ایفاء نذر، وعدہ کی پابندی، پڑوسی سے اچھا برتاؤ، اساتذہ اور بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، جائز کاموں میں حاکموں کی اطاعت اسلام کے واجبات ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اتباع شریعت اور گناہوں سے نفرت نصیب فرمائے۔ (آمین یا رب العالمین)۔

۴۔ ضروریات دین ہر مسلمان کی پہچان ہے

حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ہے ایک
کچھ بڑی بات تھی جو ہوتے مسلمان بھی ایک
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کلمہ طیبہ: لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ (پارہ 26 رکوع 6، 12)

کلمہ شہادت کا ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں (ذات، صفات وحقوق میں) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے (معزز) بندے اور آخری رسول ﷺ ہیں۔

استغفار: استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

(ترجمہ) میں اللہ سے ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ایک تسبیح استغفار روزانہ پڑھنا سنت نبوی ہے)

متفقہ آذان سنت: وہی ہے جو اللّٰہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے البتہ اہل سنت مسلمان حکم نبوی کے مطابق آذان فجر میں الصلوۃ خیر من النوم اور امامیہ بروایت خود حی علی خیر العمل دو دو مرتبہ کہتے ہیں بقیہ اضافے قرآن وحدیث اور کسی فقہ میں نہیں ہیں۔ دین میں کمی بیشی گناہ اور بدعت ہے

اہلبیتؓ پر افضل درود شریف یہ ہے

"اللھم صلی علی محمد النبی الامی وازواجہ امھات المؤ منین وذریتہ و اھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید" (ابوداؤد ج ا ص ۱۴۸)

یہ وہی درود ہے جو فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کے اہل بیت حضرت سارہؓ پر پڑھا۔ کوئی بھی درود مسنون پڑھنے سے دس رحمتیں ملتی ہیں۔ دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور دس درجے بلند ہوتے ہیں قیامت کے دن آپ ﷺ کا قرب اور شفاعت نصیب ہوگی

تسبیح فاطمی:

ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

ضروریات ایمان 7 ہیں

۱۔ اپنی خوشی سے تمام امورِ شرعیہ کا زبانی اقرار، ۲۔ دل سے تصدیق، ۳۔ حقائق غیبیہ کو ماننا، ۴۔ علم غیب کو خاصہ خداوندی جاننا، ۵۔ خدا سے خوف و امید رکھنا، ۶۔ اسے تمام کائنات کا خالق و مالک، مختار، رازق، کارساز، معبود اور مستعان و رب جاننا، ۷۔ حلال و حرام کو قطعی ماننا، ایمان بسیط ہے۔ اعمال صالحہ اس کا نور حسن اور کمال ہیں۔ جو بغیر ایمان قبول نہیں اس لئے محدثین ان کو اجزاء ایمان کہتے ہیں۔

ایمانیات کے اصل عقائد تین ہیں

(1) توحید (2) رسالت (3) قیامت

توحید:

1- اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی دائمی زندہ اور کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آسمان اور زمین کی ہر چیز اسی کی ہے۔ ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہی مخلوقات کے سب اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے۔ وہ سب کسی چیز کے متعلق خدا کے علم سے کچھ نہیں جان سکتے ہاں جتنا وہ چاہے (کسی کو بتا دے) اور اس کی کرسی اور اقتدار نے سب زمینوں اور آسمانوں کو اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ان کی حفاظت کچھ بھی مشکل نہیں۔ وہی عالی شان بڑی بزرگی والا ہے۔ (آیت الکرسی) جو ہر نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔

2- بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس نے کل کیا کرنا ہے اور کہاں مرے گا۔ بے شک اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ (سورۃ لقمان، آخری آیت، پارہ 21)

رسالت محمدی ﷺ

1- آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (پارہ 9 رکوع 10)

2- ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (پارہ 17 رکوع 7)

3- بابرکت ہے وہ ذات جس نے قرآن اپنے بندے پر اتارا تا کہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائے۔ (پارہ 18 رکوع 17)

4- اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، ہدایت کا آفتاب عالمتاب بنا کر بھیجا ہے۔ (پارہ 22 رکوع 3)

5- اللہ نے مومنین پر بہت بڑا احسان کیا کہ ایک عظیم پیغمبر ان میں ان کی قوم سے ہی کھڑا کر دیا جو ان کو خدا کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو (کفر، شرک، نفاق، عیوب، گناہوں سے) پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر چہ وہ اس

سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(پارہ 4 رکوع 8)
6۔ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔(پارہ 22 رکوع 2)

روزِ جزا یعنی قیامت: (خدا جنت عطا کرے، دوزخ سے بچائے)

1۔ اور جب زمین میں زلزلہ آئے گا اور سب بوجھ (مردے) باہر نکال دے گی۔ اس دن زمین اپنے حالات بتائے گی کیونکہ رب نے اسے وحی کی ہوگی اس دن لوگ گروہ در گروہ لوٹیں گے تا کہ ان کو اپنے اپنے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔(پارہ 30 سورۃ زلزال)
2۔ قیامت آرہی ہے میں اسے مخفی رکھوں گا تا کہ ہر جی کو کمائی کا بدلہ دیا جائے۔(پارہ 16 رکوع 10)
3۔ کیا انسان کا گمان ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم تو اس کے پور پور جمع کرنے پر قادر ہیں۔ (پارہ 29 سورۃ قیامۃ) قبر قیامت کی پہلی منزل ہے اس میں سوال و جواب آرام وعذاب برحق ہے۔ جو دیکھا سنا نہیں جا سکتا۔ گنہگار مسلمانوں کو نیکوں کی سفارش کا فائدہ جنت میں ہوگا۔ اہل ایمان خدا تعالیٰ کی بے کیف زیارت کریں گے۔ دوزخی ہمیشہ جلیں گے۔ اللہ ہمیں بچائے۔

عقائد، اعمال، اخلاق

نیکی صرف اتنی نہیں کہ اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو (نماز پڑھ لو) لیکن بڑی نیکی اس کی ہے جو اللہ پر یقین کرے اور قیامت کے دن پر یقین کرے، فرشتوں پر آسمانی کتابوں پر اور پیغمبروں پر یقین لائے، اور رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو محبوب مال دے اور قیدیوں کو چھڑانے میں، نماز کی پابندی کرنے میں اور زکوٰۃ دینے میں اچھی طرح کاربند رہتا ہو۔ اور وہ لوگ جب عہد کریں تو اسے پورا کرنے والے ہوں اور بدحالی، تکلیف و بیماری کو برداشت کرنے والے ہوں، جنگ و جہاد میں ڈٹے رہنے والے ہوں یہی لوگ تو سچے اور یہی لوگ تو متقی ہیں۔(پارہ 2 رکوع 6)

چار آسمانی کتابیں: ﴿۱﴾ تورات ﴿۲﴾ انجیل ﴿۳﴾ زبور ﴿۴﴾ قرآن مقدس

چار مقرب فرشتے: ﴿۱﴾ جبرائیل ﴿۲﴾ میکائیل ﴿۳﴾ اسرافیل ﴿۴﴾ عزرائیل (علیہم السلام)

پانچ فرائض اسلام:

(۱) کلمہ: توحید و رسالت کا زبان سے اقرار کرے۔

(۲) نماز: پانچ اوقات میں پابندی سے پڑھے۔(فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) نماز سب سے بڑی عبادت ہے۔کفر و اسلام میں بڑا فرق نماز سے ہے۔اوراس کو اگر ادا نہ کیا جائے تو سخت گناہ ہے۔

(۳) روزہ: رمضان میں فرض ہے اور باقی نذر، کفارہ قضاء کے روزے بھی ضرور رکھے۔

(۴) زکوٰۃ: ضروریات اصلیہ کے علاوہ بقدر نصاب بچت مال پر 1/40 اور بارانی زمین پر 1/10 اورآبی زمین پر 1/20 عشر نکالنا فرض ہے

(۵) حج: صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔حج کے لئے جب گیا تو زیارت مسجد وروضہ نبوی ضرور کرے

واجبات اسلام

جہاد، صدقہ فطر، بقرہ عید کی قربانی ایفاء نذر، نماز عیدین، ایفاء عہد، پڑوسیوں سے اچھا سلوک، ماں باپ کا ادب، بیوی پر خاوند کی اطاعت وخدمت، اچھے کاموں کا حکم دینا، برے کاموں سے روکنا، اساتذہ اور بڑوں کی تعظیم کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، جائز کاموں میں حاکم کی اطاعت کرنا، سچ بولنا، حلال کھانا، اچھی طرح ملازمت کی پابندی کرنا، مشت برابر داڑھی رکھنا، ملک وقوم اور امانت کی حفاظت کرنا، ستر عورت، پردہ، دعوت دین، حلال کمانا، حقوق العباد ادا کرنا وغیرہ۔(نماز وتر واجب ہے)

معاملات اہل اسلام:

مال وراثت کی شرعی تقسیم نزاع میں جائز مقدمہ کرنا، اداء حقوق زوجین، امانتوں کی ادائیگی، لین دین میں درستی۔

آداب اسلام:

اچھے اخلاق، اچھی عادات، اچھی سیاست وحکومت، بہترین معاشرہ، پاکیزہ افکار، عمدہ تہذیب وتمدن۔

سنتہائے نبویؐ واسلام:

مسواک، خوشبو، جماعت کے ساتھ نماز، (12 سنتیں) صفائی، ناخن تراشنا، سرمہ لگانا، غسل جمعہ وعیدین، شادی، نماز تہجد، اشراق، اوابین، نماز تراویح، یوم حج اور عاشورہ کا روزہ، شوال کے 6 روزے، اعتکاف رمضان، ہر تکلیف پر صدقہ کرنا، نماز اور خدا سے دعا اور ذکر کی کثرت، درود شریف زیادہ پڑھنا، ہر جائز کام خدا کی امداد اور بسم اللہ سے شروع کرنا، شلوار یا چادر وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا، لباس سنت کے مطابق پہننا، سر پر ٹوپی، عمامہ، پڑوسی یا غیر کی بہن، بیٹی کی حفاظت کرنا، دعوت دینا اور کھانا، حلال تجارت، جائز خرچ، صحیح مشورہ، مخلوقات کے ساتھ بھلائی، چھوٹوں سے پیار اور شفقت، بڑوں کا ادب، راز چھپانا،

رسم، معانقہ، بیمار پرسی، شرکت جنازہ، خیر خواہی مسلم، ہنسنا، مسکرانا، جائز دل لگی مزاح، علاج، سواری، نیکی کا بدلہ، برائی کی معافی، شادی و غمی میں سادگی، نیچی نگاہ، زبان ہاتھ پاؤں سے تکلیف نہ دینا، مہمان نوازی، رات کو جلدی سونا، صبح کو جلدی اٹھنا، پابند شرع پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔ شرک و بدعت سے گریز کرنا، حسد، بغض، حرص، تکبر، حق تلفی سے نفرت، زیارت قبور سے موت کی یاد، بغیر رسم و ریا، میت کو ایصال ثواب اور دعاء مغفرت، ہر اچھے سنت کام پر خرچ کرنا، تنظیم بنانا، شریعت پر جمنا، مخالفت اور تکالیف برداشت کرنا، ظالم سے بائیکاٹ، مظلوم کی امداد، نیک و پابند شرع کو ووٹ دینا، قرآن و سنت کا قانون بنوانا، کافرانہ نظام اور یہودیت سے ملک و قوم کو آزاد کرنا، امین ہونا، صنعت و حرفت فوجی طاقت میں ٹیکنالوجی اور قومی ترقی میں کفار سے آگے بڑھنا وغیرہ (فاستبقوا الخیرات)

خدا و رسولؐ کی محبت اور اتباع

محبت عظمت کا عکس ہے۔ اور اس میں محبوب کی عادات اور مرغوبات کا خفیہ جال تنا ہوا ہے۔ محب ان سے نکل نہیں سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ "ایمان والے سب سے زیادہ خدا سے محبت کرتے ہیں" (پارہ 2 رکوع 4)

ارشاد نبوی ﷺ

(۱) "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک " میں " اسے والدین اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں " پھر اس کی نشانی اپنی سنت و اعمال کی اتباع بتائی۔

(۲) "جس نے میرے طریقے سے محبت کی در اصل اس نے مجھ سے محبت کی۔ مجھ سے محبت و اتباع کرنے والا میرے ساتھ جنت میں ہوگا " اس لئے خدا و رسول سے سچی محبت اور طلب جنت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی شریعت کی اتباع میں تمام خواہشات کو قربان کر دیں۔ اصلی مومن بنیں۔ انگریز کی تہذیب، غلامی، نقالی چھوڑ دیں۔ سیکولر نہ بنیں۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ "خدا و رسول ﷺ کا نافرمان اور محبت کا دعویدار؟ یہ تو بے عقلی ہے اگر تو سچا ہوتا تو تابعدار ہوتا۔ اس لئے کہ محب اپنے محبوب کا تابعدار ہوتا ہے" اسی لائن پر خلفائے راشدینؓ، اہل بیتؓ، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاؒ اور محدثینؒ اور لاکھوں اولیاء کرام چلے ہیں۔

اسلامی حدود اور سزائیں:

(۱) قتل کا بدلہ قتل یا رضامندی اور دیت۔ (۲) چور کا ہاتھ کاٹنا۔ (۳) ڈاکو کو قتل یا مخالف سمت سے ہاتھ پاؤں کاٹنا۔

(۴) کنوارے زانی کو سو درے اور شادی شدہ کو سنگسار کرنا۔ (۵) شرابی اور تہمت لگانے والے کو 80 درے مارنا۔

(۶) مرتد کو تین دن بعد تائب نہ ہونے پر پھانسی دینا۔ ان سب سزاؤں کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے۔ نہ ماننے والا یا ظلم کہنے والا ایمان سے محروم اور قابل سزا ہے۔

بڑے گناہ: جو بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے۔

قتل، زنا، چوری، ڈاکہ، تہمت زنا، ماں باپ اور خاوند کی نافرمانی، شرک کفر، دین کی مذمت یا مذاق، علماء اور دینداروں کی توھین، سود کھانا، رشوت لینا، شراب پینا، خنزیر کھانا، جھوٹی گواہی، غیبت کرنا، خصوصاً صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہ کی، یتیم کا مال ناحق کھانا، ظلم، دھوکہ، فریب، جادو، جوا، لاٹری اور انعامی بانڈز کمانا، جہاد سے بھاگنا، کاہنوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، مشت سے کم داڑھی کترانا، کفار کی وضع قطع اور رسوم پسند کرنا، ماتم و بین کرنا، نوحہ کی مجالس قائم کرنا یا ان میں جانا، قبروں کا طواف کرنا اور ان سے مدد یں مرادیں مانگنا، فرضی قبر یا روضہ بنانا، حصول مراد کے لئے غیر خدا کی منت ماننا، نیاز غیر کو کھانا، فلمیں، وی سی آر، ناچ گانے سننا دیکھنا کافروں سے مسلمانوں کو مروانا، ملک و قوم سے غداری کرنا، خلاف شرع کاموں کے لائسنس دینا، شریعت کی بات کو قابل سزا بنانا، کافروں کو خوش کرنا، مسلمانوں کے خلاف ان کو امداد دینا، قرآن و سنت یا خیر امت کی تصریحات کے خلاف مذہب و فرقہ بنالینا، خدا و رسول کو ناراض کرنا، روشن خیال ہو کر نماز روزہ، حج، زکوٰۃ احکام شرع کا تارک ہونا۔

اللہ والے کون ہیں:

''خدا کے نیک بندے اس سے خوب ڈرتے ہیں وہ علماء ہیں۔'' (پارہ 22)

''اولیاء اللہ پر کوئی خوف و غم نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مومن و پرہیز گار ہیں۔'' (پارہ 11) اولیاء اللہ کی کرامات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں یہ سب مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ ''اللہ اور اس کے رسول کے تابعدار قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ جن کی رفاقت بہت اچھی اور فضل الٰہی ہے'' (پارہ 5 رکوع 6)

زیارت نبوی ﷺ سے مشرف مسلمان:

صحابیؓ کہلاتے ہیں۔ ان کا تین پاؤ صدقہ دینا ہمارے اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ ان کے درجے اور مرتبے کو کوئی امام، ولی، غوث و قطب نہیں پہنچ سکتا۔ خدا نے ان کو 'صدیقین امت کے بہترین مومنین، متقین، جنت والے اپنے پیارے، ہدایت یافتہ، کافروں پر سخت آپس میں مہربان، رکوع اور سجود میں مشغول خدا کے فضل کے متلاشی، ان کی نیک مثالیں تورات و انجیل میں مذکور، حضور ﷺ کا لہلہاتا ہوا تیار فصل، سدا بہار باغ اور ان پر جلنے والوں کو کفار بتایا ہے۔ (پارہ 26 رکوع 12 سورۃ فتح) اس لئے ان سے محبت کرنا معیار حق و ہدایت جاننا اور عادل ماننا واجب ہے۔ گلہ، غیبت کرنا حرام ہے۔ ''خدا نے ان کی سیئات مٹادیں اور حالت درست فرمادی'' (پارہ 26 سورۃ محمد آیت 2) ہم مومن تب ہوں گے کہ ہماری تاریخ میں ان کی غلطیوں سے درگزر کریں۔ اور یہ دعا مانگا کریں کہ ''اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں (مہاجرین و انصار اور مسلمانان فتح مکہ) کو بھی جو ہم سے پہلے مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے دل میں ان مومنین کے متعلق کوئی

کینہ دشمنی نہ رہنے دے۔اے ہمارے رب تو بہت شفیق اور مہربان ہے۔(پارہ:28رکوع4)

خلافت علیؓ برحق ہے:

خلفاء ثلاثہ کے بعد فاتح خیبر شیر خدا امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت، امامت پر بھی سب مسلمانوں کا اتفاق ہے۔تمام مہاجرین وانصارؓ کی طرح حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، ام المومنین سیدہ عائشہؓ اور خال المومنین حضرت امیر معاویہؓ بھی آپ کو خلیفہ مانتے ہیں۔صرف یہ چاہتے تھے کہ آپ انہیں اپنے ماتحت امیر شام برقرار رکھیں اور قاتلوں سے بدلہ لے لیں۔ حضرت علیؓ نے ان سب کو اپنے مومن بھائی بتلاتے ہوئے یہ اعلان نشر عام کیا۔ ''ہمارا اور اہل شام کا ٹکراؤ ہو گیا حالانکہ کھلی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے۔نبی ایک ہے، دین ایک ہے، اسلام کی دعوت ایک ہے۔ہم ان سے کسی چیز کا اضافہ نہیں چاہتے نہ وہ ہم سے کوئی چیز زائد مانگتے ہیں۔الامر واحد اسلام اور ایمان کی ہر بات متفقہ اور مسلم ہے۔سوائے اس کے کہ ہمارا بدلہ عثمانؓ میں اختلاف ہو ہم ان کے الزام سے پاک ہیں۔(نہج البلاغہ مکتوب ۵۸ صفحہ ۷۸۳) جب آپ کے ساتھیوں نے شامیوں کو برا کہا تو فرمایا ''برا نہ کہو تم بدگو نہیں ہو یہ دعا مانگو اے اللہ ہمارے اور ان کے خونوں کی حفاظت فرما۔ہمارے اور ان کے درمیان صلح فرما اور ان کو ہدایت عطا فرما''۔ چنانچہ 38ھ میں صلح ہو گئی دونوں بزرگ اپنے اپنے علاقوں میں خدمت اسلام بجالاتے رہے۔ (تاریخ طبری) حتیٰ کہ نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسنؓ نے ارشاد نبویؐ کے مطابق صلح و بیعت کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کر دیا۔اور 20 سالہ دور امن وخلافت میں لاتعداد فتوحات ہوئیں۔اگر آج ہم سب مسلمان حسن المجتبیٰؓ کی صلح اور اتحاد کو اپنا نصب العین اور متفقہ پلیٹ فارم بنالیں تو سب کفار کو لوہے کے چنے چبوا سکتے ہیں۔(فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ)

شخصیات اسلام:

پانچ سب سے افضل اولوالعزم پیغمبر حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

پانچ سب سے افضل ترین خواتین:

حضرت آسیہ، حضرت مریم، حضرت فاطمۃ الزہراء، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن۔

چار یار خلفائے راشدینؓ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ

چھ عشرہ مبشرہ بالجنہ چار یار کے علاوہ:

حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ دس بعد از انبیاء تمام صحابہؓ سے افضل ہیں۔ پھر تمام مہاجرین اور انصار میں سے 313 اہل بدر، 700 اہل اُحد، اہل خندق، 1500 اہل بیعت رضوان، 10 ہزار فاتحین مکہ اور بعد والے ہیں۔ خدا نے سب سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ و کلا وعداللہ الحسنی' (پارہ 27 رکوع 17)

خلافت راشدہ کا قرآنی وعدہ:

تم میں سے اہل ایمان اور اعمال صالحہ والوں سے خدا کا وعدہ ہے۔ کہ یقیناً ان کو زمین پر جانشین نبوی بنائے گا۔ جیسے کہ پہلوں کو بنایا تھا۔ اور اپنے پسندیدہ دین پر ان کو پختہ اقتدار دے گا۔ ان کے خوف کو امن سے بدلے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ جو لوگ اس کے بعد ان کا انکار کریں گے وہ فاسق (دین سے خارج) ہیں۔
(پارہ 18 رکوع 13)

پوری تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد متصل جو خلیفے ہوئے تو وہی قرآنی وعدہ کا مصداق اور برحق خلیفے ہیں۔

یہ محبوب ہر دو، یہ مقبول داور ۔ ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
یہ تزئین مسجد یہ تنویر منبر ۔ بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
یہ معراج ایمان کے ہیں چار زینے ۔ یہ چاروں ہیں تاج شرف کے نگینے
مجلی ہیں انوار سے جن کے سینے ۔ سنوارا ہے جن کو جمال نبی نے

اقرباء رسول:

جن سے محبت واجب اور دشمنی حرام ہے۔ چار آل عباء رسول ﷺ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ۔ (مسلم از عائشہؓ) چادر میں لے کر خاص دعا فرمائی۔ اس حدیث کے مطابق اہلبیت نبویؐ ہیں۔

4 بنات طاہرات: حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ۔ (پارہ 22 آیت وبناتک)

چار ننھے صاحبزادے: قاسم، طیب، طاہر، ابراہیم

چار ننھے نواسے: حسن، حسین، علی ابن زینب، عبداللہ ابن رقیہ

چار آباؤ اجداد: عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم، عبدمناف

تین بہترین داماد: حضرت قاسم ابوالعاص بن ربیعؓ، (حضرت خدیجہؓ کے بھانجے) حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ

دو مومن چچے: سیدالشہداء حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ۔

دو مومن پھوپھیاں: حضرت صفیہؓ، حضرت عاتکہؓ

دو محسن اور مربی چچے: ابوطالب اور زبیر بن عبدالمطلب

دو بہترین خسر اور جنتی بزرگوں کے سردار:

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ (آپ نے فرمایا: لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا) ترمذی مناقب ابی بکر

دو جنتی نوجوانوں کے سردار: حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ

ایک سیدالسادات حضرت حسنؓ:

فرمان نبوی ﷺ ہے۔ یہ ہے میرا بیٹا سردار اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا (بخاری)

ایک ہادی: ہدایت یافتہ معاویہؓ۔ اللہ اس کے ذریعے ہدایت دے۔ (ترمذی)

ایک خاتون جنت: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا وعلی ابیہا

ایک ماموں: حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ (فاتح ایران)

ایک سفر ہجرت میں گر کر شہید مظلوم سب سے افضل بیٹی: حضرت زینبؓ (زوجہ حضرت ابوالعاصؓ)

گیارہ ازواج مطہرات:

جو بنص قرآنی امہات المومنین اور اہلبیت نبویؐ ہیں۔ فضیلت وتقویٰ میں کوئی خاتون ان جیسی نہیں۔

(1) ام المومنین حضرت خدیجہؓ بنت خویلد۔ (2) ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ۔ (3) ام المومنین حضرت حفصہ

بنت عمرؓ۔ (4)ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ ۔ (5)ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت سہیل (6)ام المومنین حضرت زینب دختر خزیمہ ۔ (7)ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث ۔ (8)ام المومنین حضرت صفیہ دختر حیی (9) ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ (10)ام المومنین حضرت جویریہ دختر حارث۔ (11)ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ۔ حضرت ماریہ قبطیہ اور ریحانہ دو باندیاں بھی حرم میں داخل تھیں۔ رضی اللہ عنہن اجمعین

بارہ ائمہ اہلبیتؓ:

حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت زین العابدینؒ، حضرت محمد باقرؒ، حضرت جعفر صادقؒ، حضرت موسیٰ کاظمؒ، حضرت علی رضاؒ، حضرت محمد تقیؒ، حضرت علی نقیؒ، حضرت حسن عسکریؒ، حضرت امام مہدی منتظر کبار اولیاء اللہ ہیں۔ فرقہ خاصہ صرف انہی کو اپنے پیشوائے دین مانتا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے ہاں بیسوں اور بھی سادات اولیاء ہیں۔

چار امام فقہ:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ۔

چھ امام حدیث:

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ

چار مرجع صوفیاء پیر:

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت بہاؤالدین نقشبندیؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ، حضرت شہاب الدین سہروردیؒ

دس مشاہیر اولیاء کرامؒ:

جن سے لاکھوں افراد فیض یافتہ اور مسلمان ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ، معین الدین اجمیریؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، جنید بغدادیؒ، جلال الدین رومیؒ، بہاؤالدین زکریاؒ، مجدد الف ثانیؒ، فریدالدین عطارؒ، نظام الدین اولیاؒ، سلطان باہوؒ۔

دس اکابر علماء صوفیاء:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ آپ کے چار بیٹے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، (والد حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ) مرزا مظہر جان جاناںؒ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت سید احمد شہید بریلویؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ذمہ داری لی ہے.........نہ اس کا بے انداز ذخیرہ ختم ہوتا ہے نہ اس کے اکرام وانعام کے خزانوں کو دنیا کی مانگیں ختم کر سکتی ہیں۔ (نہج البلاغہ صفحہ 340)

(5) اپنے لخت جگر محمد بن حنفیہ کو فنون حرب کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ''یقین رکھو کہ مدد فتح خدا کی طرف سے ہوتی ہے''۔ (نہج البلاغہ صفحہ 210)

(6) خدا کے بندو! اسی سے فتح وکامیابی اور حاجت روائی چاہو، اسی کی طرف دست سوال بڑھاؤ اسی سے بخشش کی بھیک مانگو تمہارے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں.........میرا ایمان ہے وہی اول وآخر ہے۔ میں اسی سے مدد چاہتا ہوں، اسی پر توکل کرتا ہوں، وہی مجھے کافی اور مددگار ہے۔ وہی قادر وتوانا ہے۔ (نہج البلاغہ)

(7) حضرت علیؓ توحید کی شہادت اور رب کی صفات یوں فرماتے ہیں۔ ''اللہ کے سوا کوئی خالق، رازق، معبود، نفع ونقصان دینے والا، کم وبیش کرنے والا، دینے اور روکنے والا، مصائب ٹالنے والا، بھلا پہنچانے والا، کام آنے والا، شفا دینے والا، آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا کوئی نہیں۔ مخلوق کا پیدا کرنا، اسے سنبھالنا اسی کا خاصہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ تمام جہانوں کا پالنے والا وہ رب بہت بابرکت ہے۔ (عماد الاسلام جلد 1 صفحہ 181)

(8) تفسیر صافی صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنینؓ نے رب کی یہی صفات بیان فرمائی ہیں۔ (از اصول الشریعہ صفحہ 163)

انبیاء علیہم السلام کی قرآنی تاریخ شاہد ہے کہ جن ہستیوں نے خدا کی یہ مخصوص صفات بتائیں ان کے جاہل عقیدت مندوں نے یہی خدائی صفات عطائی طور پر خود ان میں مان لیں پھر ان کے نام پر نذر ونیاز حاجت برآوری کے لئے دعا وپکار شروع کردی قوم نوحؑ نے حضرت ادریسؑ کے پانچ نیک صاحبزادوں.........ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر.........کے بت بنا کر پوجے حضرت ابراہیمؑ نے پھران کے یہ بت توڑے تو آپ کی جاہل اولاد قریش نے خود حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام اور لات، منات، ہبل وغیرھا کے بت بنا کر پوجے جن کو حضور ﷺ نے فتح مکہ کے وقت توڑا تھا۔ حضرت علیؓ جیسی باکمال ہستی اس ظلم وغلو سے بچ نہ سکی ان کو بھی جاہل یہود، مجوس نے غالی عقیدت ومحبت سے رب، ہر چیز کا خالق، مالک، کارساز اور حاجت روا بنا ڈالا اور مدد کا نعرہ لگایا جن کے 70 افراد کو آپؓ نے مرتد قرار دے کر زندہ جلایا۔ (رجال کشی ص ۱۰۶، ۱۰۹، مشکوٰۃ) مولانا فاضل مجتہد محمد حسین لکھتے ہیں. ''متعدد اخبار وآثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا۔ (ہفتم بحار صفحہ 349 اصول شریعہ صفحہ 27 وغیرہ)

اگر پاکستان میں حضرت علیؓ کا یہ قانون نافذ ہو تو ذرائع ابلاغ سے شرک کے اڈے خاکستر ہو جائیں۔ خدا کی ذات کے ساتھ حضرت علیؓ کی محبت کا یہ خاص معیار ہے کہ اپنے غالی حیداروں کو جلا دیا جب کہ حضرت عیسیٰؑ روح اللہ جیسی ہستی قیامت کے دن کہے گی ''اگر تو ان کو سزا دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے تو تُو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا

(غالی مشرک کو نہ بخشوں گا) اس دن سچے موحدوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ جن کے لئے ہمیشہ نہروں والے باغات ہیں۔ اللہ ان سے خوش وہ اللہ سے خوش یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (پارہ 7 رکوع 6)

خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت

ارشاد الٰہی ہے بے شک اللہ نے مومنین پر بڑا احسان فرمایا کہ ایک عظیم پیغمبر ان کی قوم سے ان پر مقرر فرما دیا۔ جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو (ہر قسم کے عیوب سے) پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وسنت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی جہالت میں تھے۔ (پارہ 4 رکوع 8) ہمارا ایمان ہے کہ حضرت امیر المومنینؓ پہلے دن ہی خدا و رسول ﷺ کے احسان مند ہوئے۔ اور ان چار کمالات میں آپ ﷺ کی شاگردی کا فخر پایا فرماتے ہیں۔

(9) خداوند عالم نے محمد ﷺ کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب کوئی شخص نہ تو کتاب پڑھتا تھا نہ نبوت کا دعویدار تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی رہنمائی فرمائی یہاں تک کہ انہیں اصلی مقام تک پہنچا دیا اور نجات کی منزل پر ٹھہرا دیا۔ آخر ان کے نیزے سیدھے ہو گئے۔ ان کے پتھر دل رام ہو گئے۔ بخدا جہالت و گمراہی کو بھگانے والوں میں، میں بھی تھا۔

پتہ چلا کہ حضور ﷺ اپنے مشن تعلیم وتزکیہ اور ہدایت میں کامیاب ہو کر گئے اور حضرت علیؓ سمیت آپ کے ہزاروں شاگرد کامل، ناجی اور جنتی ہوئے۔

(10) اور حضور ﷺ نے تم میں وہی کچھ چھوڑا جو اور انبیاء اپنی اپنی امتوں میں چھوڑ کر گئے تھے۔ پیغمبر ﷺ نے پروردگار کی کتاب تم میں یادگار اور خلیفہ چھوڑی ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 176-177)

معلوم ہوا کہ جیسے تورات کو خدا نے امام کہا (پارہ 12 اور 26 رکوع 2) اسی طرح قرآن بھی اربوں مسلمانوں کا امام اور پیغمبر ﷺ کا جانشین وخلیفہ ہے۔

(11) خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو ضیاء بخش نور، روشن دلیل، کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت کرنے والی کتاب کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کا قبیلہ بہترین شجرہ بہترین جس کی شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ جائے ولادت مکہ معظمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ ہے۔ وہاں سے آپ ﷺ کے نام کی شہرت ہوئی اور آوازہ ہر طرف پھیل گیا اور خدا نے آپ کو مکمل دلیل شفاء دینے والی نصیحت اور جہالتوں کو دور کرنے والا پیغام دے کر بھیجا۔ دین کی نامعلوم راہوں کو ظاہر کر دیا اور جو بدعتیں داخل تھیں ان کا قلع قمع کر دیا۔ (نہج البلاغہ صفحہ 488)

[بدعت (خدا و رسول کی نہیں) اپنی بناوٹی، پسندیدہ بات اور رسوم و اعمال کو کہتے ہیں۔ جو شرک کے بعد بڑا گناہ ہے ہر فرقہ اس سے پہچانا جاتا ہے]

(12) یہ کتاب اللہ (قرآن تمہارے درمیان خاموش نہیں) بولنے والا ہے اس کی زبان نہیں تھکتی اس کے ستون نہیں گرتے اور

اس کے مددگار بھی شکست نہیں کھاتے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 433)

(13) میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور برگزیدہ رسول ہیں۔ نہ ان کے فضل وکمال کی کوئی برابری کرسکتا ہے اور نہ ان کی رحلت کے بعد تلافی ممکن ہے۔ تاریک گمراہیوں، بے حد جہالتوں اور تند مزاجی کے بعد آنحضرت ﷺ کے نور ہدایت سے شہر کے شہر جگمگا اٹھے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 455)

(14) آپ نے اپنے فرمانبردار صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر اپنے مخالفوں سے جنگ کی آپ لوگوں کو کھینچ کر نجات کی طرف لا رہے تھے۔ قبل اس کے کہ ان پر موت آپڑے ان کی ہدایت کی طرف بڑھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ تھکے ماندوں کو بھی نجات کی سرحد پر پہنچا دیتے تھے۔ سوائے اس منکر کافر کے جس میں کوئی نیکی نہ ہو آپ ﷺ نے ان کو نجات کی منزل دکھا دی اور اس مرتبہ تک پہنچا دیا کہ ان کی چکی گھومنے لگی اور نیزوں کی کجی دور ہوگئی۔ (کہ انہوں نے فتوحات کرتے کرتے قیصر و کسریٰ کو بھی دارالاسلام بنا دیا تھا) (نہج البلاغہ صفحہ 375)

(15) خدا نے آپؐ کے ذریعے پرانے کینے دبا دیئے، آتش انتقام بجھا دی، بھائیوں کو آپس میں ملا دیا اور شرکین کے جتھوں کو منتشر کردیا حق کی پستی کو عزت بخشی اور کفر کی عزت کو ذلت سے بدل دیا ان (جماعت رسول) کا کلام، امر خدا کا پیغام اور خاموشی بولتی زبان تھی۔

غور فرمایئے حضرت علی حضور ﷺ کی بار بار تعریف تلامذہ نبوت کی کامیابی اور ان کے ہدایت یافتہ تابع ہونے کی شکل میں کررہے ہیں۔ دھوپ دن کی نشانی اور آفتاب کے چمکنے کی دلیل ہے۔ چند صحابہ کرامؓ کے سوا سب سے بغض آفتاب نبوت سے دشمنی ہے۔

کلمہ طیبہ ہی کلمہ اسلام ہے

(16) ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک اور یکتا ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ یہ دو شہادتیں ایمان کی بات کو اٹھاتی اور عمل کو بلند کرتی ہیں۔ جس ترازو میں یہ رکھی جائیں وہ ہلکا نہیں ہوتا جس سے اٹھالی جائیں اس کا وزن نہیں ہوتا۔ (نہج البلاغہ صفحہ 400)

معلوم ہوا کہ توحید و رسالت کا کلمہ ہی اصلی قرآنی اور ایمانی نجات دہندہ اور پورا کلمہ اسلام ہے۔ اسے ناقص جاننا کفر ہے۔

کتاب وسنت کی اتباع اور اہمیت

(17) خداوند عالم نے ایسی ہادی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر برائی اور اچھائی کو واضح کیا گیا پس تم بھلائی کی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ گے برائی سے منہ پھیر لوتا کہ سیدھی راہ پر چل سکو۔ (نہج البلاغہ صفحہ 166)

(18) اگر تم ثابت قدم رہے تو تمہارا حق ہے کہ تمہارے تصفیہ کے لئے ہم کتاب خدا اور سیرت رسول پر عمل پیرا ہوں ان کے حق

کو قائم اور طریقے کو بلند رکھیں۔(نہج البلاغہ صفحہ 509)

(19) تمہارے لئے رسول ﷺ کی تابعداری کافی ہے دنیا کے نقص وعیب اور اس کی رسوائیوں، برائیوں سے بچنے کے لئے آپ کی ذات تمہاری رہنما ہے پس تم اپنے طیب وطاہر نبی ﷺ کے نقش قدم پر چلو۔ کیونکہ آپ نے دنیا کا بقدر ضرورت ذائقہ چکھا کبھی اسے نظر بھر کر نہیں دیکھا آپ دنیا سے بھوکے نکلے اور بسلامت آخرت میں پہنچ گئے۔(مختصر نہج البلاغہ صفحہ 487)

بدعت کی مذمت

(20) کوئی بدعت عمل میں نہیں آتی مگر سنت چھوٹ جاتی ہے۔لہذا بدعت سے بچو اور روشن طریقہ سنت پر جمے رہو سب سے افضل وہ کام ہیں۔ جو شریعت سے ثابت ہیں اور سب سے بُرے وہ کام ہیں جو دین میں نئی ایجاد اور بدعت ہوں۔(نہج البلاغہ صفحہ 449) (مسلمان قرآن وسنت اپنائیں بدعتیں چھوڑ دیں، تو سب ایک ہو جائیں)

(21) پس تم فتنوں کی راہ دکھانے والے اور بدعتوں کے نشان نہ بنو جماعت مومنین (تلامذہ نبوت) کی گرہ اصول اور اطاعت کے پابند رہو۔(نہج البلاغہ صفحہ 449)

(22) اب قرآن وسنت کی آواز سے بہرہ ہی تا عمر رہے گا۔ اور اندھا ہی محروم رہے گا۔ جسے اللہ کی آزمائشوں سے فائدہ نہ ہو وہ کسی اور کے وعظ سے فائدہ نہیں پا سکتا کیونکہ آدمی دو قسم کے ہیں۔ ایک شریعت وسنت کے پابند اور دوسرے بدعتی جن کے پاس نہ سنت کی سند ہے نہ (آسمانی) دلیل اور برہان کی روشنی ہے۔(نہج البلاغہ صفحہ 526)

(23) اپنی جماعت سے خارج ہونے والے بد بخت ابن ملجم کے حملہ کے بعد وصیت فرمائی "کہ سارے عالم میں کسی کو خدا کا شریک نہ کرو اور حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کو ضائع نہ کرو۔ بس ان دونوں ستونوں۔۔ توحید وسنت۔۔ کو ہمیشہ قائم رکھو ان دونوں چراغوں کو جلائے رکھو۔ جب تک متحد رہو گے تم میں برائی نہ آئے گی.........کل تک تمہارا ساتھی تھا آج تمہارے لئے عبرت بنا ہوں اور کل میں تم سے جدا ہو جاؤں گا خداوند عالم تمہیں اور مجھے بخش دے۔(نہج البلاغہ صفحہ 455) (انا للہ وانا الیہ راجعون) پھر اپنی اولاد کو صبر کی وصیت کی جیسے حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو کی تھی۔(حضرت فاطمہؓ سے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے غم میں چہرہ نہ نوچنا، نہ پیٹنا، بال نہ بکھیرنا، بین نہ کرنا، ماتمی مجلس قائم نہ کرنا)

(فروع کافی جلد 3 صفحہ 527)

(24) حضور ﷺ کو غسل دیتے وقت فرمار ہے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ نے صبر کا حکم دیا اور رونے پیٹنے سے منع فرمایا ہے۔ تو ہم یقیناً اپنے سر کا پانی آپ کی وفات کی مصیبت پر رو رو کر خشک کر دیتے اور اپنا کوئی علاج نہ کراتے۔

(نہج البلاغہ وجلاء العیون صفحہ 67)

تمام نیک مسلمانوں سے حضرت علیؓ کی محبت

ارشادالٰہی ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آپؐ کے ساتھی کافروں پرسخت باہم مہربان ہیں تم ان کو رکوع وسجود میں دیکھے ہو وہ خدا کا فضل اوراس کی رضا چاہتے ہیں.........(وہ حضور ﷺ کو پسند ہیں) جیسے لہلہاتی تیار فصل کسان کو پسند آتی ہے صحابہ کرامؓ (کی ترقی اور کثرت) سے کافر جلتے ہیں اللہ نے ان ایمان واعمال صالحہ والوں سے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ الفتح آخری آیت پارہ26)

آگے سورۃ حجرات رکوع نمبر ایک میں ہے ''اگر ایمان والوں کے دوگروہ لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ مومن تو بھائی بھائی ہیں ان میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو'' حضرت امیرالمومنینؓ ان آیات کا مصداق تھے۔ ہر مسلمان سے صلح اور محبت کرتے تھے۔

نوٹ :

[(۱) قرآن وحدیث میں اہل بیت رسولؐ آپ کے گھر میں رہنے والی بیویوں، بیٹیوں، دامادوں اور نواسوں کو کہتے ہیں۔ اور

(۲) آل رسول ان کے علاوہ آپ ﷺ کے دین کے پیروکار نیک مسلمانوں کو کہتے ہیں جیسے قرآن نے فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے ہم مذہبوں کو آل فرعون کہا ہے۔ (پارہ1 رکوع 6)

(۳) اسی طرح آپؐ کے خونی رشتہ دار جو مسلمان ہوئے آل علی آل جعفر، آل عقیل، آل عباس اور آل حارث بن عبدالمطلب، جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں۔ سب اہل بیتؓ واجب الاحترام اور مسلمانوں کے محبوب ہیں]

(25) ہم اہل بیت کے پاس حکمت کے دروازے اور امر خدا کی روشنی ہے جس نے ان کو اختیار کیا تو کامیابی سے حق تک پہنچ گیا۔ جو ان کو چھوڑ کر رک گیا گمراہ اور پریشان ہوا۔ اس دن کے لئے عمل کرلو جس کے لئے نیک کاموں کے ذخیرے جمع کیے جاتے ہیں اور راز فاش کیے جائیں گے، اس آگ سے بچو جس کی حرارت سخت ہے اور گہرائی بہت ہے۔ جس کا زیور لوہا اور کھانے پینے کے لئے خون آلود پیپ ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 411)

(26) صفین میں حضرت حسنینؓ کے متعلق فرمایا کہ ان دونوں کو جنگ سے روک دو۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی نسل ختم نہ ہو جائے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 583)

(27) اپنے ہم زلف ذوالنورینؓ امام حسنؓ کے خسر محترم حضرت عثمان غنیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''وہ سب کچھ آپ جانتے ہیں جو ہم جانتے ہیں جیسے اسلام ہم نے سمجھا آپ نے بھی سمجھا جیسے ہم نے سنا آپ نے بھی سنا۔ حضور ﷺ کی محبت ورفاقت ہم نے پائی آپ نے بھی پائی ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر صدیقؓ) اور خطاب کے بیٹے (عمر فاروقؓ) حق پر عمل کرنے میں

آپ سے اولیٰ اور آگے نہ تھے حضور ﷺ سے خاندانی قرب اور خونی رشتہ داری میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے آپ زیادہ نزدیکی ہیں۔
(کہ عثمانؓ آپ ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب (اروی کی والدہ) کے نواسے تھے۔آپ نے رسول ﷺ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو وہ نہ پاسکے تو اپنی ذات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیجئے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 68 قسم دوئم)

(28) حضرت عثمانؓ سے پہلے ایک خلیفہ (حضرت عمرؓ) کے متعلق فرمایا خداوندا فلاں شخص کو کارگزاریوں کی جزا مرحمت فرما کہ اس نے کجی کو سیدھا کیا، مرض کا علاج کیا، فتنہ فساد کو پیچھے چھوڑ دیا، سنت کو قائم کیا۔پاک دامن اور کم عیب دنیا سے رخصت ہوگیا۔دنیا میں اچھائیوں کو پالیا اور شر سے آگے نکل گیا، خدا کی اطاعت کا حق ادا کیا اور کماحقہ خدا سے ڈرتا رہا۔خود چلا گیا اور لوگوں کو ایسے پراگندہ چھوڑ گیا۔جس میں گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کرسکتا۔

(نہج البلاغہ مترجم مفتی جعفر صفحہ 629 خطبہ 225)

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں　　بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

(29) حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابوبکرؓ و عمرؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا یہاں اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا۔(یعنی وہ خوب مستحکم اور مضبوط ہوگیا) [نہج البلاغہ ص ۹۵۲]

آپؓ نے خلفاء ثلاثہ کی اطاعت کی

لنظرت فی امری فاذاطاعتی قد سبقت بیعتی واذا لمیثاق فی عنقی لغیری

میں نے اپنے حال کو غور سے دیکھا تو میرا مطیع ہونا اپنی بیعت (لینے) پر غالب آچکا تھا اور اپنی گردن پر دوسروں سے عہد و پیمان پورا کرنا لازم تھا۔(نہج البلاغہ خطبہ ۳۷ ص ۱۹۴ اردو)

اتحاد المسلمین

(30) اتحاد المسلمین کے جذبہ سے جنگ جمل میں اعلان صلح کرتے ہوئے فرمایا "جاہلیت اور اس کے اعمال کی بدبختی کے ذکر کے بعد فرمایا اسلام اور مسلمانوں کی نیک بختی باہمی محبت اور ایک جماعت ہونے میں ہے اور بے شک اللہ نے اپنے نبی کے بعد مسلمانوں کو ابوبکر صدیقؓ پھر عمر فاروقؓ اور پھر عثمانؓ کی خلافتوں پر متفق رکھا پھر یہ (شہادت عثمانؓ کا) حادثہ ان لوگوں نے برپا کیا جو دنیا کے طالب ہیں اور اس فضیلت پر حسد کرتے ہیں۔جس کا اللہ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے یہ اسلام کے اعمال اور مسلمانوں کو پس پشت پھینکنا چاہتے ہیں اور اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے پھر فرمایا کہ میں صبح (مدینہ کو) کوچ کررہا ہوں اور تم بھی میرے ساتھ لوٹو وہ لوگ ہرگز میرے ساتھ نہ چلیں جنہوں نے کچھ بھی حضرت عثمانؓ کے قتل میں معاونت کی یہ گھٹیا لوگ ہیں

اپنے آپ پر پھٹکار کریں"۔ (تاریخ طبری، ابن خلدون وغیرہ)

ہائے مسلمانوں کی بد قسمتی! کہ انہی قاتلوں نے اس صلح میں اپنی موت دیکھ کر رات کو غداری سے جنگ بھڑکا دی پھر شام کے مقام صفین پر جا کر 70 ہزار شہید کیے کرائے۔ پھر خارجی بن کر شیر خدا سے ٹکرائے اور آپؓ کو شہید کر دیا اور پھر حضرت امام حسنؓ کو ناک کٹوانے والا، منہ کالا کرنے والا، ذلیل کرنے والا، کہہ کر ران سے کاٹا۔ وہ بچ گیا تو دور یزید میں امام حسینؓ کو بلایا پھر حسب سابق غداری کی، تین شرطیں مسترد کر دیں اور آپؓ کو شہید کر کے دیرینہ ارمان پورا کر دیا اور اہل بیتؓ کی بد دعاؤں کو اپنے گلے کا رنگین ہار بنالیا (لَعْنَتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ)

(31) آپ اپنے فوجیوں سے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کی شہادت پر بہت دکھی تھے ان پر پھٹکار کی، جہنمی بتایا اور یہ آیت پڑھتے تھے۔ "ہم ان صحابہؓ کو باہمی رنجشوں سے پاک کر کے جنت میں آمنے سامنے بھائیوں کی طرح باعزت بٹھائیں گے" (پارہ 14 رکوع 4)

اور حضرت طلحہؓ کا شل ہاتھ چوم کر روتے اور فرماتے اس ہاتھ نے احد میں رسول اللہ ﷺ کو شہید ہونے سے بچایا تھا۔ (تاریخ طبری، ابن عساکر)

شانِ صحابہ کرامؓ

(32) میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا میں تم میں کسی کو ان جیسا نہیں پاتا۔ وہ صبح کو جہاد کی دھول میں اٹے ہوتے راتیں سجدوں اور قیام کی حالت میں گزارتے۔ وہ اپنی آخرت یاد کرتے تو معلوم ہوتا کہ انگاروں پر کھڑے ہیں۔ (نہج البلاغہ جلد 1 صفحہ 71)

(33) وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو فوراً قبول کیا قرآن پڑھا تو اسے خوب اپنایا۔ جب انہیں قتال کی دعوت دی گئی تو تلواریں سونت کر ایسے میدان میں آگئے جیسے شیر خوار اونٹنی دودھ پلانے آتی ہے اور وہ جتھہ جتھہ ہو کر زمین میں پھیل گئے۔ اور جنگ کے لئے قطار در قطار ہو گئے اور کچھ شہید ہوئے اور کچھ غازی بن کر واپس آئے۔ (نہج البلاغہ)

(34) میں بھی مہاجرین کا ایک فرد ہوں جہاں وہ گئے میں بھی گیا۔ جہاں سے وہ پلٹے میں بھی پلٹا (یعنی پہلے تین خلفاء کی بیعت و حمایت پر ہم سب مہاجرینؓ متفق رہے) اور اللہ نے ان کو گمراہی پر جمع نہیں کیا تھا۔ (نہج البلاغہ)

(35) لوگو! سوادِ اعظم (مسلمانوں کی بڑی اکثریت) کا ضرور اتباع کرو کیونکہ اللہ کا دست نصرت جماعت پر ہے۔ تنہا پسندی اور علیحدگی سے بچو۔ کیونکہ جماعت سے الگ رہنے والا الگ بکری کی طرح شیطان بھیڑیے کا شکار بنے گا۔ (نہج البلاغہ صفحہ 195)

خلافت

(25) بے شک میری بیعت بھی اسی قوم مہاجرین وانصارؓ نے کی ہے انہی شرائط پر جن پر انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کی بیعت خلافت کی تھی اب موجود کو اختیار نہیں کہ وہ کسی اور کو خلیفہ چنے۔ نہ غیر کو بیعت رد کرنے کا حق ہے۔ یہ خلیفہ چننے والی مجلس شوریٰ تو مہاجرین وانصار کی ہے وہ اگر کسی پر اتفاق کر کے امام نامزد کر دیں تو وہی اللہ کا پسندیدہ (بنایا ہوا) امام ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ جلد 3 صفحہ 8 و تاریخ ندوی جلد 1 صفحہ 263)

(37) جب آپ کے ساتھیوں نے شامیوں کو برا کہا تو فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے والے بنو۔ لیکن تم ان کے اعمال واوصاف کا تذکرہ کرو تو اچھی بات ہے۔ برا کہنے کی بجائے یہ دعا مانگو ''اے اللہ! ہمارے اور ان کے خونوں کی حفاظت اور ہمیں باہم صلح عطا فرما اور ان کو ہدایت دے۔ (خطبہ صفحہ 204)

چنانچہ 38ھ میں پنچائیت کے فیصلہ سے دونوں کی خود مختاری ماننے کے بعد صلح ہوگئی تکمیل امام حسنؓ نے اپنے دور خلافت میں کر دی (تاریخ)

(چنانچہ امام حسنؓ نے بیعت کے بعد امیر معاویہؓ کے بھرے دربار میں اپنے بنو ہاشم اور اہل بیتؓ کو سناتے ہوئے فرمایا ''یقیناً مسلمانوں کا دین کی بہت سی باتوں پر اتفاق ہے اور ان میں کوئی جھگڑا، اختلاف اور فرقہ بندی نہیں ہے۔ ان متفق علیہ چیزوں میں سے کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول " کا اقرار اور آپ کو خدا کا بندہ ماننا ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور حج بیت اللہ (اسلام کے ارکان خمسہ) ہیں۔ خدا کی تابعداری میں ان کے علاوہ اور بھی متفق علیہ چیزیں ہیں جن کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ نیز مسلمان زنا، چوری، جھوٹ، خیانت اور بہت سے گناہوں کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ جن کو خدا ہی گن سکتا ہے۔ مسلمانوں کا اختلاف اگر ہے تو چند سنتوں کی بابت ہے۔ جن میں وہ باہم لڑائی کر کے فرقے بن گئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں۔ اور یہ اختلافی مسئلہ ''ولایت اور حکومت کرنے کا ہے'' جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر تبرے کرتے ہیں۔ اور قتل کرتے ہیں۔ ہر ایک کہتا ہے کہ ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ صرف ایک فرقہ اس اختلاف سے بچا ہے جو کتاب اللہ اور سنت نبوی کا پیروکار ہے۔ پس جو شخص ان باتوں کو اپنائے جن میں تمام اہل قبلہ کا اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہیں اور جن باتوں میں اہل قبلہ کا اختلاف ہے ان کا علم اللہ کے حوالے کر دے۔ (کسی پر کافر منافق اور غیر مومن ہونے کا فتویٰ نہ لگائے کیونکہ صرف خود کو مومن جاننا دوسرے کو کافر کہنا ہے خدا فرماتا ہے۔ ''هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ '' پارہ 28 رکوع 15) وہ دوزخ سے بچ جائے گا اور جنتی ہوگا

(احتجاج طبرسی صفحہ 147 طبع لکھنو، جلد 2 صفحہ 6 طبع ایران)

ہمیں یقین ہے کہ اگر خاص مومن اپنے امام دوم کا یہ عقیدہ وعمل اپنا لیں انتظامیہ قانون بنائے ذرائع ابلاغ ان کی اشاعت کریں تو سب فرقے ختم ہو کر مسلمان ایک قوم بن جائیں (آمین) منہ

(38) جمل میں آپؓ نے فرمایا کہ عائشہؓ دنیا اور جنت میں تمہارے نبیؐ کی بیوی ہیں۔ دو شخصوں نے اماں کہہ کر تنقید کی تو آپؓ نے ان کو سو سو درے لگا کر قتل کرایا۔ اب بھی ایسی سزا فرقہ پرستی کو مٹادے گی نیز امیر معاویہؓ اور سب شامیوں کو ایمانیات میں اپنے جیسا کامل بتا کر قتل عثمانؓ کے الزام سے خود کو بری فرمایا۔ (نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۲۵)

نیز ایک دفعہ یہ بھی فرمایا لوگو!

امیر معاویہؓ کی امارت کو برا نہ جاننا خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تم بھی کی طرح سر کٹتے دیکھو گے۔ (تاریخ)

(39) جب طلحہؓ و زبیرؓ نے آپؓ سے فوج میں شامل قاتلین عثمان سے بدلہ لینے کا مطالبہ کیا تو فرمایا:

''بھائیو! جو تم جانتے ہو میں بے خبر نہیں لیکن میرے پاس بدلہ لینے کی طاقت کہاں ہے جب کہ بلوائی انتہائی زور آور ہیں اور وہ اس وقت ہمارے مالک بنے ہوئے ہیں۔ ہماری ملکیت اور تسلط میں نہیں ہیں۔

(نہج البلاغہ خطبہ 166)

(40) دو فرقے میرے بارے (غلط عقائد واعمال کی وجہ سے) برباد اور جہنمی ہوں گے۔

1- محبت میں حد سے بڑھنے والا (کہ ناحق مجھ میں خدا و رسولؐ کی صفات مانے گا)

2- دشمنی میں حد سے بڑھنے والا اور مجھ پر جھوٹ وافترا باندھنے والا۔ (کہ قرآن وسنت کے مقابل نیا مذہب بنالے گا)

میرے متعلق بہترین عقیدہ وعمل والے وہ اکثریتی مسلمان ہیں جو درمیانی راہ چلتے ہیں۔ (مجھے برگزیدہ صحابی خلیفہ شاگرد رسول علیہ السلام مانتے ہیں) تم ان کی راہ پر چلو۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۵)

خلاصہ کلام

یہ سچا فرمان رسول ہے۔ (حضرت علیؓ سے سچی محبت واتباع مومن ہی رکھے گا اور دشمنی غداری مخالفت منافق ہی کرے گا (مسلم) متفقہ تاریخ شاہد ہے کہ آپؓ کو اور آپؓ کی اولاد کو دوست نما غداروں اور دشمن منافقوں نے شہید کیا ہے۔ ان کے شر یرعمل اور عقیدہ سے خدا ہر مسلمان اور افسر کو بچائے۔ آمین

وصلی اللہ علیٰ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

قرآن وسنت کے مطابق اہلبیت کا وہی مذہب ہے جس پر سب مسلمان عامل ہیں ان کا مذہب مسلمانوں کے خلاف اور ان سے دشمنی والا بتانا یہود ومجوس کی سازش ہے۔ 40 یہ اور 100 اگلے ارشادات پڑھ کر مسلمانوں سے مل جائیں۔

وحدت امت پر اہل بیتؓ کے 100 ارشادات

ا: توحید الٰہی   اسماء حسنیٰ میں اللہ وحدہ لاشریک اور منفرد صفات والا ہے

﴿1﴾امام صادقؒ فرماتے ہیں وہ اللہ رحمٰن ورحیم ہے، بادشاہ پاک پیدا کرنے والا، ڈھانچہ بنانے والا، تصویر بنانے والا، زندہ کائنات کو قائم رکھنے والا ہے، اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی، وہ بہت جاننے والا خوب خبر رکھنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکمت والا، زبردست طاقتور بڑائی والا، بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ اقتدار والا، قدرت والا، سلامتی والا، امن دینےوالا، حفاظت کرنے والا، باڑی بنانے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، پہلے پیدا کرنے والا، بلند شان والا، جلیل شان والا، غنی، رازق، زندہ کرنے والا، مارنے والا، پیغمبر بھیجنے والا اور ہر چیز کا وارث ہے۔ یہ اسماء حسنیٰ 360 تک پہنچتے ہیں۔(اصول کافی جلد 1 صفحہ 112)

﴿2﴾امام باقرؒ نے فرمایا صمد وہ خدا کی ذات ہے جو سردار ہے ہر کوئی تھوڑی بہت چیز میں اسی کا محتاج ہے۔(کافی صفحہ 123)

﴿3﴾امام رضا نے فرمایا وہ خدا باریک بین خبردار خوب سننے والا دیکھنے والا ایک بے نیاز ہے۔ اس نے نہ کسی کو جنا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اگر ایسا ہو جیسے شیعہ فرقہ کہتا ہے تو خالق مخلوق سے نہ پہچانا جائے۔(اصول کافی جلد 1 صفحہ 118)

نوٹ: یہ سب الفاظ قرآنی ہیں۔ ائمہ اہل بیت موحد تھے۔ شرک نہ کرتے تھے۔ خدا کی یہ صفات آج عطائی طور پر جاہل امامیہ جو چہاردہ معصومین میں مانتے ہیں۔ اور ان کو قادر ومختار جان کر مصائب میں پکارتے ہیں۔ وہ مذہب جعفریہ میں مشرک ہیں۔ الفقیہ جلد 1 صفحہ 309 وتر کی دعائے قنوت میں ہے "اے اللہ آپ بے قرار کی دعا قبول کرتے ہیں تکلیف ٹالتے ہیں۔ بیمار کو شفا دیتے ہیں۔ بڑی مصیبت سے بچاتے ہیں تیرے انعامات کا بدلہ کوئی نہیں دے سکتا"

ب: شانِ رسالت

﴿4﴾کافی جلد 1 ابواب التاریخ باب مولد النبی ﷺ و وفاتہ صفحہ 439 میں ہے

آپ اپنی بعثت سے 40 سال پہلے 12 ربیع الاول عام فیل بوقت صبح پیدا ہوئے۔ 13 سال مکہ میں رہے۔ 10 سال مدینہ میں 12 ربیع الاول 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے خدیجہؓ سے شادی کی تو بعثت سے پہلے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ یہ روایت بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف فاطمہ پیدا ہوئیں۔ طیب اور طاہر بھی پہلے پیدا ہو چکے تھے"(اصول کافی جلد 1 صفحہ 439 طبع دار الکتب الاسلامیہ تہران)

نوٹ: قرآن میں بھی ہے اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردہ کا حکم دیجئے۔(پارہ 22 رکوع 5) اب جو لوگ ضد میں ایک بیٹی مانیں قرآن اور اپنی احادیث کا بھی انکار کر دیں کیا وہ مسلمان ہیں؟

﴿5﴾ حضرت علیؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ 10 - 10 آدمی حضور ﷺ پر (جنازہ میں) درود پڑھیں پھر (حجرہ عائشہ سے) نکلتے آئیں۔(اصول کافی ج ۱ ص ۴۵۱)

﴿6﴾ امام باقرؒ نے فرمایا جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے سب مہاجرین و انصارؓ نے فوج در فوج نماز جنازہ پڑھی" (اصول کافی جلد 1 صفحہ 451)

﴿7﴾ حتیٰ صلی علیه اهل المدینة و اهل العوالی .سب اہل مدینہ اور آس پاس کے لوگوں نے آپ پر جنازہ پڑھا۔ ان جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے اماموں کو جھٹلا کر کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان نے جنازہ نہ پڑھا تھا۔کیا یہ مدینہ میں نہ تھے؟ (اصول کافی ج ۱ ص ۴۵۰)

ج: شانِ صحابہ کرامؓ

﴿8﴾ میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا بتلایئے کہ اصحاب رسول اللہ نے آپ پر سچ بولا یا جھوٹ کہا "قال بل صدقوا قلت فمابالهم اختلفوا" تو امام نے فرمایا انہوں نے حضور پر سچ بولا۔ان کی احادیث سچی ہیں تو میں نے کہا انہوں نے اختلاف کیوں کیا۔تو امام نے فرمایا۔تجھے پتہ نہیں کہ ایک شخص کو آپ اس کے سوال کا جواب دیتے تھے۔ پھر اس کے بعد کسی اور کو ایسا جواب دیتے جو پہلے کو منسوخ کر دیتا تھا۔تو یوں حدیثوں نے ایک دوسرے کو منسوخ کیا۔ (کافی جلد 1 صفحہ 65)

﴿9﴾ حضور کا ارشاد ہے جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کر دو اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارو۔
(شیعہ کتاب جامع الاخبار بحوالہ آیات بینات عدالت صحابہ صفحہ 195)

﴿10﴾ امام رضا سے حدیث اصحابی کالنجوم اور حدیث "میرے صحابہ کی بدگوئی چھوڑ دو" کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا دونوں صحیح ہیں۔(عیون اخبار الرضاء)

﴿11﴾ امام صادق نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ السَّكِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کی تفسیر میں فرمایا کہ سَكِیۡنَت سے مراد ایمان ہے اَیَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ سے مراد ایمان ہے اور اَلۡزَمَهُمۡ كَلِمَةَ التَّقۡوٰی سے مراد ایمان ہے۔
(اصول کافی جلد 2 صفحہ 15 باب الایمان والکفر)

یہ الفاظ سورت فتح کے ہیں جب عام مومنین کے بارے میں خدا کا یہ فیصلہ اور امام صادق کی تصدیق و شہادت آپ کے سامنے ہے تو ان 1500 اصحاب حدیبیہ کے سینئر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، بقیہ عشرہ مبشرہ بالجنہ اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے ایمان و اعمال صالحہ میں کیسے شبہ ہو سکتا ہے؟ میرے شیعہ حضرات خدا اور امام صادق کے یہ فرامین مان لیں تو سنی شیعہ کا اختلاف سمٹ جاتا ہے۔یہی لوگ تو خلافت راشدہ بنانے والے ہیں۔

۵: خدا و رسول کا کلمہ شہادتین ہی برحق ایمان ہے

﴿12﴾ من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 195-196 باب فی الاذان والاقامۃ میں ہے

(4 دفعہ) تکبیر کے بعد دو شہادتیں رکھی ہیں کیونکہ پہلا ایمان تو خدا کو ایک ماننا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کا اقرار ہے پھر حضور ﷺ کی رسالت کا اعلان ہے خدا و رسول کی اطاعت اور معرفت ملی ہوئی ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اصل ایمان تو دو گواہیاں ہیں اور یہ دو سب حقوق میں دو گواہوں کی طرح ہیں جب بندہ خدائے عزوجل کی توحید اور رسالت کا اقرار کرلے تو اس نے پورے ایمان کا اقرار کرلیا شہادتین کے بعد حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اس لئے رکھا گیا کہ وسط اذان میں یہ نماز کی طرف پکار فلاح اور خیر العمل کی طرف آواز ہوجائے آخر کو بھی اول کی طرح اپنے نام اَللّٰہُ اَکْبَر سے ختم کیا گیا۔

اس روایت سے بھی تیسری شہادت علی کی نفی ہوگئی۔ اور اس باب کے صفحہ 188 پر پوری آذان صحیح موجود ہے۔ اور اس پر مشرک فرقہ مفوضہ --- جو کائنات کا نظام 14 معصومین کے سپرد مانتے ہیں --- کا شہادت و ولایت علی کا اضافہ۔ ان پر شیخ صدوق کا لعنت بھیجنا ہم بیان کر چکے ہیں۔ اللہ شیعوں کو ہدایت دے ان پر لعنت کرنے والی اذان سے بچائے۔

﴿13﴾ الفقیہ جلد 1 صفحہ 210 تشہد کے ذکر میں ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ پھر آخری سطروں میں دوبار شہادتین کے ذکر کے بعد ہے۔ اللہ نے آپ کو قیامت تک بشیر ونذیر بنا یا حق دے کر بھیجا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنت و دوزخ حق ہے۔ قیامت بلاشک آنے والی ہے اللہ قبروں سے دوبارہ اٹھائے گا.......... سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ اے نمازی آپ کو تشہد میں دو گواہیاں کافی ہیں اور یہ تشہد سب سے افضل ہے کہ یہی عبادت ہے۔ (تیسری ولایت علی کی گواہی یہاں بھی نہیں ہے)

﴿14﴾ اللہ نے پھر وحی کی اے محمد لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کریں۔
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 3 فارسی)

﴿15﴾ اسلام کی بنیاد اور تعارف پانچ باتیں ہیں۔" ۱ کلمہ شہادت کی گواہی کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ۲ نماز قائم رکھنا۔ ۳ زکوٰۃ ۴ حج ۵ روزے (اصول کافی 2 صفحہ 24)

اس اسلام پر سب لوگ چلتے ہیں (ان کے خون محفوظ ہیں امانتیں دی جاتی ہیں۔ نکاح حلال ہوجاتا ہے) (مگر شیعہ عقیدہ میں) ثواب اس ایمان پر ملے گا کہ اس امر کو پہچانے اگر اسلام کا اقرار کیا اور امر امامت کو نہ پہچانا تو وہ گمراہ مسلمان ہوگا"

ہم نے دیانۃً اس صفحہ کی پوری بات نقل کر دی مگر یہ شیعی اضافہ حجت نہیں جب قرآن وسنت میں یہ بات موجود نہیں۔ اصول کافی جلد 2 صفحہ 31 پر ہے خدا نے آپ کو مکہ سے مدینہ جانے کی اجازت دی تو 5 باتوں پر اسلام کی بنیاد رکھی۔

کلمہ شہادت　نماز　زکوٰۃ　حج　رمضان کے روزے۔ (ان ۵ بنیادی ایمانیات میں امامت نہیں ہے۔)

﴿16﴾ حضرت علیؓ نے گشتی مراسلہ صفین کے بعد ان الفاظ میں مشہور کرایا۔ حالانکہ ظاہر ہے ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، ہماری اسلام میں دعوت ایک ہے۔ ہم ان سے خدا و رسول پر ایمان لانے میں زیادتی کا مطالبہ نہیں کرتے نہ وہ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ بجز دم عثمان میں اختلاف کے اسلام کی ہر بات میں ہم متفق ہیں۔ ہم قتل عثمان سے بَری ہیں۔
(نہج البلاغہ جلد 3 صفحہ 125)

آپ نے یہاں امامت کا اور اس پر ایمان لانے کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا کہ یہ خود ساختہ عقیدہ ہے۔

مسئلہ خلافت علیؓ: جسے نہ ماننے سے شیعہ تمام صحابہ اور مسلمانوں کو خارج از ایمان کافر جانتے ہیں۔ ایران کے مشہور شیعہ عالم سید ابوالحسن الموسوی اصفہانی کے پوتے ڈاکٹر موسیٰ الموسوی المولود در نجف اشرف 1930ء کی کتاب الشیعہ والتصحیح کا ترجمہ اصلاح شیعہ از ابو مسعود آل امام ہمارے سامنے ہے اس کے حوالہ جات اور گھویلو شہادت حرف آخر ہے۔

ح: ﴿17﴾ شوریٰ مہاجرینؓ وانصارؓ کا بنا ہوا خلیفہ خدا کا بنایا ہوا ہے

حضرت علیؓ اپنی خلافت کی حقانیت واجب البیعت والاطاعت ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں "بلاشبہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی انہی لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اس شرط پر کی ہے جس پر ان کی بیعت کی تھی اس لئے کسی حاضر کو تردد کا اور کسی غائب کو انکار کا حق نہیں ہے۔ اور بلاشبہ مشورہ مہاجرین وانصارؓ کا حق ہے اگر یہ حضرات کسی پر اتفاق کر لیں اور اسے امام بنا دیں تو یہ اللہ کی رضا کی دلیل ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان پر طعنہ زنی کرے اور نیا راستہ اختیار کرتے ہوئے ان کے احکامات سے روگردانی کرے تو ان کا حق ہے کہ مسلمانوں کا راستہ چھوڑنے کے سبب اس سے جنگ کریں
(نہج البلاغہ جلد 3 صفحہ 8)

یہ واقعی دلیل ہے الزامی نہیں ورنہ شوریٰ کی قائم کردہ خلافت کو خدا کی پسندیدہ نہ کہتے نہ ان کی اتباع کرتے۔ نہ آیت پیش کرتے۔

حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کی خلافتوں کو تسلیم کیا

﴿18﴾ جب آپ کو ابوسفیانؓ نے (ہمدرد بن کر) کہا کہ خلافت بنوتیم کے کمزور ترین خاندان میں کیوں چلی گئی۔ میں عرب کے لشکروں کو جمع کر لیتا ہوں۔ ہاتھ بڑھائیں اور بیعت لیں تو حضرت علیؓ نے ان کو ڈانٹ کر کہا کہ تم کب سے اسلام کے خیر خواہ بن گئے ہو۔ ہم نے ابوبکر کو اس منصب کا اہل سمجھا تو بنا دیا۔ فتنہ برپا نہ کرو۔ (نہج البلاغہ وعلی امام المتقین از شرقاوی)

واضح ہے کہ حضرت علیؓ کی خلافت بقول شیعہ منصوص نہ تھی کہ نبوت کی طرح نص رکھنے والا نہ دوسرے کو مان سکتا ہے نہ بیعت کرتا ہے وہ تو چاہتا ہے کہ حامی ملے تو ناجائز خلیفہ کو معزول کروں۔ جیسے امام حسینؓ نے یہ عمل بلا معاونین کر دکھایا۔

شیعہ شبہ کا ازالہ

شیعہ دوست بڑے طمطراق سے کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اور رسول نے حضرت علیؓ کی خلافت پر نص کردی تھی۔ مگر صحابہ نے نہ مانی۔ عرض یہ ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور خدا و رسول کو جھوٹا کہنا بڑا گناہ ہے۔ نص قطعی اس سچی خبر کو کہتے ہیں۔ جو اتنی سچی ہو کہ باقی سب خبریں کٹ جائیں۔ خدا کے قرآن میں خلافت علی کی کوئی نص صریح نہیں۔ حدیث نبوی میں بھی ایسی کوئی خبر نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا و رسول تو حضرت علیؓ کے خلیفہ ہونے کی خبر دیں مگر وہ جھوٹی نکلے۔ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ خلیفے بن جائیں سب دنیا ان کو مانے علیؓ کو کوئی نہ پوچھے اس سے بڑھ کر کسی فرقہ نے نہ جھوٹی بات کی ہے نہ خدا و رسول پر بہتان باندھا ہے۔ غدیر خم پر علی کے محبوب ہونے کی خبر تھی وہ آج تک سچی ہے اور سچی رہے گی ہر کوئی حضرت علیؓ کو محبوب جانتا اور درود بھیجتا ہے۔

﴿19﴾ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں دو شخصوں سے ضرور جنگ لڑوں گا۔

1- وہ جو ناحق خلافت کا دعویٰ کرے اور مقرر شدہ خلیفہ نہ ہو۔

2- وہ جو دوسرے کو حق سے روکے خلیفہ کی اتباع نہ کرے۔ (نہج البلاغہ) اس پر آپ نے پورا عمل کیا خلفاء راشدینؓ سے بنا کر رکھی جنگ نہ کی معاویہ کو اپنے اجتہاد کے خلاف سمجھ کر (حالانکہ وہ مخالف نہ تھے) جنگ کی۔

﴿20﴾ جب حضرت عباسؓ نے علیؓ سے کہا خلافت چاہتے ہو تو ہاتھ بڑھاؤ میں بیعت کرتا ہوں تب آپ نے فرمایا (میری خلافت کا وقت نہیں آیا) اب آٹا پتلا پانی ہے (روٹی نہیں پکے گی) وہ لقمہ ہے جو گلے میں اٹک جائے گا۔ وہ پھل ہے جو پکنے سے پہلے کاٹا جائے۔ دوسرے کا شتکار کی زمین ہے جس میں کوئی اپنا بیج ڈال دے۔ (نہج البلاغہ جلد 1 صفحہ 35 عربی)

آپ نے بدیہی مثالوں سے مسئلہ خلافت کیسے واضح کر دیا۔ کہ ابھی یہ میرا حق نہیں ہے دوسروں کا ہے ان کو کرنے دو۔ اگر خلافت منصوص ہوتی تو ایسا کبھی نہ فرماتے۔ نہ خلفاء ثلاثہ کو بننے دیتے نہ ان کی بیعت کرتے جیسے

﴿21﴾ اپنی خلافت کے وقت فرماتے ہیں۔

> مجھے چھوڑ دو اور کسی کو تلاش کرو ایسی صورت حال ہے جس کے لئے کئی رنگ ہیں جان لو اگر میں نے تمہارا کہا مان لیا تو اپنے علم کے مطابق تمہیں چلاؤں گا اور اگر تم نے مجھے خلیفہ نہ بنایا تو میں تم میں سے کسی ایک کی طرح رہوں گا جسے بھی تم امیر بنا لو گے میں اس معاملہ میں تمہارا حکم سنوں گا اس کی اطاعت کروں گا۔ انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا (نہج البلاغہ جلد 1 صفحہ 182) میں وزیر بن کر رہوں تو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم پر امیر بن کر رہوں۔

25 سال تجربہ کی کسوٹی پر یہ فرمان سچا نکلا آپ خلفاء ثلاثہؓ کے وزیر مشیر خیر خواہ بن کر رہے ان مشینوں کو ڈرائیور بن کر چلایا فتوحات ترقیات اسلام اشاعت دین کا خوب کام ہوا جب آپ کے ڈرائیور اور بن گئے تو ان نام کے حیدار بدخواہوں نے ترقیات ہی

بند نہ کرائیں۔ 80 ہزار مسلمانوں کا خون بہا کر مشین ہی شہید کر کے توڑ ڈالی۔ (لاالہٰ الا اللہ) رحم ہو گا۔

ان بدخواہ مجوسیوں کا تو آج تک یہ پروپیگنڈہ ہے کہ "ہر کوئی علی کا دشمن تھا۔ عثمان کا خون بہا کر اب ہزاروں مسلمانوں کا خون بہانے والے یہ شیر بہادر ہی علیؓ کے دوست تھے"۔ مگر یہ جھوٹ ہے ان کے علاوہ تمام مہاجرین و انصار کے حضرتؓ محبوب اور خلیفہ تھے۔ چند درجن اموی حضرات یا اکابر صحابہؓ جو آپ سے الگ رہے۔ وہ انہی کی سازش سے تھے کہ یہ ہمارے سر دربار خلافت میں مشیر نہ بن جائیں۔

حضرت علیؓ اپنی محبوبیت رعایا میں یوں فرماتے ہیں

﴿22﴾ اللہ کی قسم مجھے خلافت سے کوئی لگاؤ ہے نہ والی بننے کی خواہش تم نے خود مجھے دعوت دی یہ ذمہ داری بوجھ پر ڈالی۔۔۔ جس طرح ماں اپنے بچے کی طرف دوڑتی ہے اس طرح تم بھی میری بیعت کرتے ہوئے آئے میں نے اپنی مٹھی بند کر لی تم نے اسے کھولا میں نے تم سے ہاتھ چھڑایا تم نے خود اسے پھیلایا۔ (نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 20)

د: خلفاء ثلاثہ کی حقانیت خدا و حضرت علیؓ کے ارشادات

پارہ ۱۸ رکوع ۱۳ آیت استخلاف کی تفسیر میں مفسر طبری فرماتے ہیں۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ (یقیناً ان ایمان صالح والے مومنوں کو ضرور خلیفے بنائے گا) یعنی عرب و عجم کے کافروں کی زمینوں کا وارث بنائے گا اور ان کو وہاں کے ساکن اور بادشاہ بنا دے گا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ اور ان کے لئے ان کا دین خوب جما دے گا۔ جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے یعنی وہ دین اسلام جس کے ماننے کا ان کو حکم دیا ہے۔ تمکین کا معنی یہ ہے کہ ان کے دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے زمین سمیٹی گئی تو میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھ لیا جلدی میری امت ان ٹکڑوں تک پہنچے گی جو مجھے دکھائے گئے۔ (مجمع البیان طبرسی جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ پارہ ۱۸ آیت استخلاف سورت نور)

تو خدا کا وعدہ سچا ہوا اللہ نے خلفاء اسلام و راشدین کو قیصر و کسریٰ یورپ، افریقہ و ایشیا کے ممالک فتح کر کے دے دیئے، والحمد للہ

علامہ موسیٰ الموسوی آپ کے یہ ارشادات نقل کرتے ہیں۔

﴿23﴾ حقیقت یہ ہے کہ بیعت ایک ہی بار ہوتی ہے اور اس میں نظر ثانی نہیں کی جاتی نہ سوچ و بچار کی مہلت لی جاتی ہے اس سے نکلنے والا اپنے دین کو مطعون کرنے والا ہے اور اطاعت میں سستی کرنے والا مداہن ہے۔ (نہج البلاغہ جلد 3 صفحہ 8)

﴿24﴾ اپنے زمانہ کے شرانگیزوں کو حضرت علیؓ ڈانٹ کر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے اتفاق کو الفت کی ایسی رسی سے باندھا کہ جس کے سائے میں وہ چلیں اور اس کی پناہ میں واپس آئیں یہ ایسی نعمت ہے کہ اس کی قدر و منزلت مخلوق میں سے کوئی نہیں جان سکتا کیونکہ وہ ہر

قیمت سے قیمتی اور ہر خیال سے اونچی ہے جان لو کہ تم (عثمان کے قاتلو) ہجرت کے بعد پھر سے بدوی بن گئے ہو اور معاہدہ کے بعد پھر سے جماعتیں بن گئے ہو۔ اسلام کے ساتھ سوائے نام کے تمھارا کوئی تعلق نہیں اور ایمان کو ایک رسم کے علاوہ تم کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ (نہج البلاغہ جلد 3 صفحہ 154)

﴿25﴾ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا

اے ابوبکر تم پر اللہ کی رحمت ہو تم سب سے پہلے اسلام لائے تمھارا اخلاص سب سے بڑھ کر۔۔ یقین سب سے زیادہ قوی تھا۔ اور سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ تم نے پہنچایا۔ حضور ﷺ کا خیال تم نے سب سے زیادہ رکھا۔ خلق، فضیلت عادات واطوار میں نبی کے ساتھ مشابہت رکھنے والے تم ہی تھے۔ اللہ آپ کو اسلام رسول اللہ اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ تم نے اس وقت رسول اللہ کی تصدیق کی جب لوگ ان کو جھوٹا کہہ رہے تھے۔ تم اس وقت آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے جب لوگ بیٹھ چکے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ جو پیغمبر سچ لے کر آیا اور جس صدیق نے اس کی تصدیق کی یہی تو متقی ہیں۔ (پارہ 24 رکوع 1) اللہ کی قسم تم اسلام کے لئے قلعہ اور کفار کے لئے عذاب تھے تمہاری حجت ودلیل کم نہ ہوئی نہ تمھاری بصیرت کمزور پڑی نہ تمھارا حوصلہ پست ہوا تم پہاڑ کی مانند تھے جسے آندھیاں نہیں ہلا سکتیں۔ (الصدیق از عبدالرحمٰن شرقاوی بحوالہ اصلاح شیعہ صفحہ 88)

حضرت عمرؓ کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا

﴿26﴾ اللہ اللہ حضرت عمرؓ آزمائش سے کس طرح سرخرو نکلے۔ انہوں نے (لوگوں کا) ٹیڑھا پن نکال دیا۔ بیماری کا علاج کیا۔ فتنہ کو ختم کیا۔ سنت کو قائم کیا۔ اس حالت میں گئے کہ دامن صاف عیب نایاب تھا۔ خیر حاصل کی شر سے بالاتر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کی اور کما حقہ تقویٰ اختیار کیا اب آپ رحلت فرما گئے تو لوگ چوراہے پر کھڑے ہیں ناواقف کو راہ بھائی نہیں دیتی اور واقف یقین سے بہرہ مند نہیں تھا'' (نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 249) آپ اپنے زمانہ کی پریشانیوں پر حضرت عمرؓ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

حضرت عثمانؓ کو فہمائش کرتے ہوئے اپنے برابر کہا اور فرمایا

﴿27﴾ لوگ میرے پیچھے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا کہوں میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جس سے آپ ناواقف ہوں۔ کوئی بات ایسی نہیں بتا سکتا جو آپ نہ جانتے ہوں جو ہم جانتے ہیں آپ بھی جانتے ہیں۔ ہم کسی چیز میں آپ سے آگے نہ تھے کہ آپ کو اس کی خبر دیں ہم کسی بات میں منفرد نہ تھے کہ آپ تک وہ بات پہنچائیں آپ نے بھی ہماری طرح دیکھا سنا۔ ہماری طرح آپ نے بھی پیغمبری کی صحبت پائی۔ ابوبکر و عمر حق پر عمل کرنے میں آپ سے آگے نہ تھے رشتہ کے لحاظ سے آپ حضور

ﷺ کے زیادہ قریبی ہیں۔ آپ کو رسول اللہ کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہے جو ان کو نہ تھا پس آپ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں'
(نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 233)

﴿28﴾ حضرت امیر معاویہؓ اور اہل شام کا اسلام اور ایمانیات میں آپ کے اور اہل عراق کے برابر ہونا ہم نہج البلاغہ کے گشتی مراسلہ سے بیان کر چکے۔ یہاں حضور ﷺ کی طرح حضرت علیؓ کی بھی معاویہ کو حکومت و خلافت کی خوشخبری ملاحظہ فرمائیں۔ جنگ صفین کے بعد فرمایا ''لوگو! امیر معاویہ کی حکومت (آنے والی ہے اس) کو ناپسند نہ کرنا (پسند کر کے مان لینا) خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تم سے کی طرح سر کٹتے دیکھو گے۔ (نہج البلاغہ، طبری وغیرہ تاریخیں)

حضرت علیؓ و اہل بیتؓ کے فضائل

یہاں مناسب ہے کہ ہم حضرت علیؓ کی محبت اور فضائل سے اپنے ایمان کو منور فرمائیں۔

آج سے 40 سال پہلے 1968ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تخصص فی علوم الحدیث P.H.D کا جو مقالہ ''الکوفۃ وعلم الحدیث'' عربی میں لکھا تھا۔ اس سے حضرت علیؓ کے کچھ فضائل نقل کر رہا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ زمانے کا گرم و سرد چکھنے کے باوجود الحمدللہ اہل سنت والے ایمان اور محبت اہل بیتؓ میں کچھ فرق نہیں آیا۔ کوئی مجوسی کسی جملہ کو غلط معنیٰ پہنا کر ہمیں رفض، نصب و خروج سے متہم نہ کرے۔

﴿29﴾ ۱۔ تبوک جاتے وقت آپ کو حضور ﷺ نے گھر کا جانشین بنایا۔ آپ کو پیچھے رہنا پسند نہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: "انت منی بمنزلة هارون الا انه لا نبی بعدی" (مسلم جلد 2 صفحہ 278) تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر (وہ نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

﴿30﴾ ۲۔ بہت سے رواۃ نے کہا کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا

میں کل جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا تو حضرت علیؓ کو بلا کر جھنڈا عنایت فرمایا۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 525، مسلم جلد 2 صفحہ 278)(اللفظ لہ

فتح خیبر پر خاص نکتہ

نوٹ: واضح رہے کہ حدیبیہ والے 1500 اصحاب رسول سے اللہ نے جلدی فتح کی خوشخبری کا وعدہ فرمایا تھا۔ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ☆ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۔ (پارہ 26 رکوع 11) کہ اللہ نے (بلا عمرہ واپس لوٹنے کے صدمہ میں) ان کو فتح قریب اور بہت سے اموال غنیمت لینے کی بشارت دی تو 7ھ عمرۃ القضاء کے بعد اللہ نے صرف ان کو خیبر پر چڑھائی کا حکم

دے دیا۔ یہ 10 قلعے تھے۔ 9 تو صحابہ کرامؓ سے اللہ نے آسانی سے فتح کرادیئے آخری دسواں قلعہ قموص حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی انتھک کوشش کے باوجود بھی فتح نہ ہوا۔ (طبری) وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے اس جنگ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ حالانکہ وہ بیعت رضوان والے تھے۔ یہ شرکت ان کا بھی حق تھا۔ تو اللہ نے ان کو شریک کرنے کے لئے یہ بہانہ بنادیا۔ کہ آخری قلعہ فتح نہ ہونے دیا تاکہ علی بھی شریک ہوجائیں۔ تب آپ نے حضرت علیؓ کی شان میں یہ ارشاد فرمایا۔ آنکھوں میں لعاب لگایا وہ تندرست ہو گئے جھنڈا دیا، دعا دی۔ خدا و رسول کے محب و محبوب ہونے کی صفت واقعی ہے احترازی نہیں۔ کہ شیعہ اور صحابہ کو محب و محبوب خدا و رسول نہ مانیں دو یہودی پہلوان مرحب و یاسر بھائی تھے۔ عام روایات میں مرحب کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن مسلمہ انصاریؓ نے مرحب کو جہنم رسید کیا۔ یاسر کو حضرت زبیر عم زاد نبی و علی۔ داماد صدیق نے مردار کیا۔ بھاری دروازہ کو حضرت علیؓ نے اکھیڑ دیا۔ اور قلعہ فتح ہوگیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ پورا صحیح واقعہ بیان نہ کرکے رافضی فتح خیبر کو بددیانتی اور صحابہ و شیخین پر طعن آمیزی سے بیان کرتے ہیں (معاذاللہ)

﴿31﴾ ۳۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ آپ نے کہا میں تو فیصلے کرنا نہیں جانتا۔ تو آپ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور دعا دی۔ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت دے اور زبان کو پختہ کردے حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس دعا کے بعد کبھی دو آدمیوں کے فیصلہ میں بھی مجھے شک نہ پڑا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۵)

﴿32﴾ ۴۔ زر بن حُبیش کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ''اس خدا کی قسم جس نے دانا پھاڑا روح کو پیدا کیا۔ نبی امی ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن (شریعت کے مطابق) محبت رکھے گا اور مجھ سے صرف منافق دشمنی رکھے گا (ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۱۴ مکتبہ قدیمی)

منافق بظاہر حبدار ہوتا اور کہلاتا ہے اندر سے دشمن بن کر آپ کو آپ کی اولاد کو قتل کرتا آیا ہے۔ (تاریخ)

مومن سے بھی کامل ایمان دار مراد ہے۔ جو صرف حضرت علیؓ سے محبت کرے اور رشتہ داروں سے نہ کرے۔ شیخین سے بغض رکھے تو وہ مومن کامل نہیں۔ حضرت عائشہؓ علیؓ کی شان میں فرماتی ہیں۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ کو زیادہ کون پیارا تھا۔ فرمایا فاطمہ۔ پوچھا گیا مردوں سے؟ فرمایا اس کا خاوند۔ ایک روایت میں ہے کہ جتنا مجھے معلوم ہے وہ بہت روزے دار اور شب بیدار تھے۔ (ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۲۶)

﴿33﴾ ۵۔ حضور ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں علی بھی تھے۔ تو ام عطیہ راویہ حدیث کہتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ مجھے وفات نہ دینا حتیٰ کہ تو مجھے علیؓ دکھادے۔ (رواہ الترمذی جلد۲ صفحہ ۲۱۴)

﴿34﴾ ۶۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ ہم سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں اور ہمارے بڑے قاری اُبیؓ ہیں۔ (تہذیب التہذیب از ابن حجر صفحہ ۳۳۷)

﴿35﴾ ۷- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت معاویہؓ کے سامنے حدیث بمنزلۃ ہارون اور خیبر کے جھنڈے والی سنا کر تیسری یہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ تو حضور ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا تو یہ فرمایا۔ اللھم ھؤلاء اھلی ۔ اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔
(مسلم جلد 2 صفحہ 278)

﴿36﴾ ۸- حضرت علیؓ خیبر کے قلعہ کے پاس جا کر رک گئے پھر زور سے کہا۔ یا رسول اللہ! میں ان سے کس بات پر لڑوں تو آپ نے فرمایا اس بات پر لڑو کہ وہ گواہی دیں لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے مال اور جانیں تم سے بچ گئیں۔ مگر حق شرع میں سزا ہوگی اور ان کے اندر کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ (مسلم صفحہ 279)
(نئے کلمہ کا یہاں بھی ذکر نہیں ہے)

قرآن واہل بیتؓ کا احترام

﴿37﴾ ۹- حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک خطبہ میں فرمایا

"اے لوگو! میں بشر ہوں عنقریب میرے رب کا قاصد آجائے گا تو میں جواب دوں گا۔ (فوت ہو جاؤں گا) میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے تو اللہ کی کتاب لے لو۔ اسے خوب تھامو تو آپ نے کتاب اللہ پر خوب ابھارا اور شوق دلایا۔ اور پھر فرمایا میرے گھر کے لوگ۔ میں تم کو اپنے اہل خانہ کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے گھر والوں کے متعلق خدا کی یاد دلاتا ہوں تو ان سے حصینؓ صحابی نے کہا اے زید آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں آپ کے اہل بیت سے نہیں ہیں تو زید نے کہا آپ کی بیویاں (قرآنی) اہل بیت ہیں مگر (یہاں) اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ واجبہ آپ کے بعد حرام ہے۔ اور وہ حضرت علیؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ کی اولاد اور حضرت عباسؓ کی اولاد (اور حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد) ہیں۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 280)

ان سب (خونی رشتہ داروں) پر صدقات حرام ہیں (بیویاں تو امہات المومنین قرآنی اہل بیت سب کے لئے واجب الاحترام ہیں)

﴿38﴾ ۱۰- ابوتراب کی وجہ تسمیہ۔۔ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ یہ نام حضرت علیؓ کو بہت پیارا تھا۔ جب اس سے بلائے جاتے تو خوب خوش ہوتے۔ قصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ فاطمہؓ کے گھر آئے علیؓ کو نہ پایا تو پوچھا تیرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ فرمایا میرے اور ان کے درمیان ایک بات ہوگئی اس نے مجھے غصہ دلایا۔ تو باہر نکل گئے (میاں بیوی میں یا بڑوں میں ایسی بات

ہو جائے تو ہم کو ایک کا حامی بن کر تبصروں کی ضرورت نہیں کہ نواسی کو نانا سے بھی لڑا دیں) میرے پاس دوپہر کو آرام نہیں کیا تو حضور ﷺ نے آدمی بھیج کر پتہ کرایا تو آپ مسجد میں لیٹے تھے۔ چادر ایک طرف سے اتر گئی تھی مٹی بدن پر لگی ہوئی تھی تو فرمایا ابو تراب اٹھو۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 28) آگے شیعہ روایات میں ہے ''کہ گھر جاؤ بیوی کو خوش رکھو آپ کو پتہ نہیں کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا'' (جلاء العیون قصہ فاطمہ دلی)

حضرت فاطمہؓ کی شان

حضرت علیؓ نے ایک جگہ شادی کرنا چاہی فاطمہ ناراض ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا:

﴿39﴾ ا۔ فاطمہ میرے بدن کا حصہ ہے۔ جس بات سے اسے دکھ پہنچے مجھے بھی پہنچتا ہے۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 90)

﴿40﴾ ۲۔ حضرت فاطمہؓ بیٹی سے محبت رکھنے والی ماں عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہؓ کو بلا کر خفیہ بات کی وہ رو پڑیں پھر بات کی تو وہ خوش ہو گئیں۔ پھر حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رو پڑی دوسری دفعہ مجھے اپنے سے ملنے کی خبر دی تو میں ہنس پڑی۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 290)

یہ بھی حضرت فاطمہؓ کو اپنی موت کی اطلاع تھی۔ مگر فاطمہ محبت رسول میں سرشار تھیں اپنی موت بچوں کی یتیمی جان کر بھی برزخ میں حضور ﷺ سے ملاقات پر خوش ہو رہی ہیں۔ سلام اللہ علیہا وعلی ابیہا وعلی زوجہا

رافضیو اتم سے خدا سمجھے کہ اپنی لاکھوں کی فیس حلال کرنے کے لئے اس بتول زہراء پر تم تہمت لگاتے ہو کہ نانا نے باغ فدک بیت المال اور غریبوں کا حق بتایا اور وہ سب کچھ دینا کیا جو حضور ﷺ دیتے تھے تو فاطمہ ناراض ہو گئیں گالیاں دیں۔ (معاذاللہ) (تحقیقی دستاویز)

﴿41﴾ ۳۔ حضرت عائشہؓ بھی بتاتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہؓ سے فرمایا

کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ مومنین کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی جنت میں سردار بن جاؤ۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 29)

جنتی نوجوانوں کے سردار حضرات حسنینؓ کے فضائل

﴿42﴾ ا۔ بروایت حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ میں حسنؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور ان مسلمانوں سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿43﴾ ۲۔ از حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر آئے۔ تو پوچھا کیا چھوٹا (حسنؓ) ہے ماں اسے نہلا پہنا رہی تھیں۔ پھر وہ دوڑتا آیا دونوں چمٹ گئے تب آپ نے فرمایا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت کر۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿44﴾ ۳۔ حضرت براء بن عازبؓ نے حضرت حسنؓ کو حضور ﷺ کے کندھے پر دیکھا تو فرمایا اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿45﴾ ۴۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے شہباء خچر پر سوار تھے آگے پیچھے حضرت حسنؓ و حسینؓ بیٹھے تھے۔

﴿46﴾ ۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک دن آپ صبح نکلے آپ پر کالے رنگ کی کمبلی تھی۔ حسنؓ آئے تو اندر کیا۔ پھر حسینؓ آئے تو بھی اندر داخل ہو گئے پھر فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اندر داخل کر دیا پھر علیؓ آ گئے تو ان کو بھی داخل کر دیا پھر یہ آیت پڑھی (جس کا اول حصہ یہ ہے نماز پڑھو زکوۃ دو، اللہ اور اس کے رسول کی۔ اے امہات المومنین۔ پیروی کرتی رہو۔)

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (پارہ 22 رکوع 1، مسلم جلد 2 صفحہ 283)

(ترجمہ) بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے گندگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک صاف کر دے۔

آیت تو پورے رکوع میں ازواج مطہرات کے حق میں جمع مونث کے صیغوں کے ساتھ ہے وہ اصل اہل بیت نبوی ہیں مگر حضور ﷺ نے ان چاروں کو بھی اپنی محبت اور اہل بیت کی چادر میں داخل کر دیا۔ رضی اللہ عنہم ۔ گو اس روایت میں راویوں پر بہت کلام ہے مگر اہل سنت کا ان 4 کے اہل بیت ہونے پر ایمان ہے۔ حدیث کساء آپ کے سامنے ہے حضرت عائشہؓ راویہ ہیں سوچئے کیا وہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ان چاروں سے محبت رکھتی تھیں یا شیعہ عقیدہ کے مطابق ان اہل بیتؓ سے دشمنی رکھتی تھیں؟ معاذ اللہ

﴿47﴾ ۶۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ''حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔
(ترمذی صفحہ 539)

﴿48﴾ ۷۔ حسنینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے تھے تو فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کر۔ (ترمذی صفحہ 539)

﴿49﴾ ۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں اس کوفی (شیعہ) کو دیکھو مچھر مارنے کا مسئلہ پوچھتا ہے انہوں نے رسول اللہ کے بیٹے کو شہید کیا (تو مسئلہ نہ پوچھا) میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے حسن و حسین میری دنیا میں خوشبو ہیں۔
(ترمذی صفحہ 539)

﴿50﴾ ۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ اہل بیت میں سے آپ کو کون بہت پیارا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ حسن و حسینؓ پھر فاطمہؓ سے فرماتے تھے میرے دو بیٹے بلاؤ پھر ان کو سونگھتے چومتے اور گلے لگاتے تھے۔
(ترمذی صفحہ 540)

شیعہ لوگ ہر حدیث میں مفہوم مخالف لے کر صحابہ کی فضیلت کا انکار کر دیتے ہیں۔ کیا اس حدیث کا یہ مفہوم مخالف لینا صحیح ہے؟ کہ

حضرات حسنینؓ ہی حضور ﷺ کو بہت پیارے تھے حضرت علیؓ و فاطمہؓ پیارے نہ تھے۔ کسی صحابی کی تعریف سے دوسرے کی مذمت نہیں نکلتی

﴿51﴾ ۱۰۔ ابوبکرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ منبر پر بیٹھے تھے تو حسن کو گود میں بٹھا کر فرمایا:

"ان ابنی هذا سید یصلح الله علی یدیه بین فئتین". (حدیث حسن صحیح ترمذی صفحہ 540)

(ترجمہ) میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

الحمد للہ۔ حضور ﷺ کی پیشگوئی سچی ہوئی۔ جب امام حسن کو اہل عراق نے بیعت کر کے امام وخلیفہ بنا دیا پھر حسب سابق وہ شامیوں سے لڑانا چاہتے تھے حضور کو امن پسند تھا یہ جنگ پسند نہ تھی تو آپ نے حسن کی مجمع عام میں تعریف وفضیلت اوران کے اقدام صلح کی تائید کردی۔ سب مسلمان ایک ہوگئے۔ کفار پر یلغار کردی۔ کچھ شرپسند، مسلمان دشمن سبائیوں نے حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کردیا۔ مگر امیر معاویہؓ کے فوجیوں نے چھڑا لیا (تاریخ)

میرے اہل علم شیعہ دوست اور پولیس افسران مجتہدوں سے پوچھیں کہ آج حسنؓ سے تم کو بغض کیوں ہے کہ کارنامہ صلح اور کوئی بھی حسن کا اچھا عمل نہیں بتا سکتے؟ نہ حملہ آور قاتلوں کی مذمت کرتے ہیں کیا وہ معاویہؓ کے دشمن مومن تھے؟

آپ کی چار صاحبزادیاں ہیں

ہمارے دور کے شیعہ تو منکر ہیں ہی۔ ہمارے بھولے بھالے سنی بھی باقی بنات رسول کا کم ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ پڑھ کر اپنا ایمان بڑھائیں فحاشی کے قدیم مرکز ریاست اودھ لکھنؤ برصغیر کے شیعہ کا مذہب نرالا ہے تعزیہ پرستی جلوسوں کی نمائش مسلمانوں سے تصادم ایران وعراق میں بھی نہیں جو یہاں ہے انہی میں سے آپ کی 4 صاحبزادیوں کا انکار ہے ورنہ عربی فارسی کسی کتاب میں ہم نے آپ کی چار صاحبزادیوں سے کم نام نہیں پائے۔ ان کی مستند کتب سے 4 بنات طاہرات پر بیسوں حوالہ جات تحفہ امامیہ صفحہ 36 تا 57 پیش کردیئے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

﴿52﴾ ۱۔ خدا فرماتے ہیں اے نبی اپنی بیویوں۔ بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردے کا حکم دیجئے۔ (پارہ 22 رکوع 5) سب صیغے جمع کے ہیں۔ کسی سے ایک فرد ماننا قرآن کا انکار اور کفر ہے۔

﴿53﴾ ۲۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ خدا خدیجہ پر رحمت نازل فرمائے اس سے میرے طاہر مطہر۔۔ جس کا نام عبداللہ تھا۔ اور قاسم ہوئے۔ 4 صاحبزادیاں رقیہؓ، فاطمہؓ، زینبؓ، اورام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 87)

﴿54﴾ ۳۔ حسنینؓ کی فضیلت میں آپ نے فرمایا ان کی خالہ زینب رسول خدا کی بیٹی ہے۔ (جلاء العیون صفحہ 291/231)

﴿55﴾ ۴۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو کہتے ہیں آپ نے حضور ﷺ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ نے نہیں پایا (نہج البلاغہ صفحہ 494)

﴿56﴾ ۵۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو وصیت کی کہ میری بہن زینب کی بیٹی سے شادی کرنا (کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت کرے گی) (جلاء العیون صفحہ 153/149)

﴿57﴾ ۶۔ حضرت فاطمہؓ۔ منکرانِ دختران نبوی پر لعنت بھیجتی تھیں۔ اے اللہ رقیہ بنت نبی اور ام کلثوم بنت نبی پر درود نازل فرما اور ان کے منکروں تکلیف پہنچانے والوں پر لعنت فرما۔
(تہذیب الاحکام جلد 1 صفحہ 154، استبصار جلد 1 صفحہ 245، زاد المعاد مجلسی صفحہ 24 وغیرہ)

﴿58﴾ ۷۔ امام حسینؓ نے فرمایا میری شہادت کا دن اسی طرح غم کا دن ہوگا جس دن میری خالاؤں رقیہ، زینب اور ام کلثوم نے وفات پائی تھی۔ (جلاء العیون صفحہ 353)

﴿59﴾ ۸۔ اس دن کی طرح ہوگا۔ جس دن حضرت علیؓ فاطمہ، رقیہ، زینب اور ام کلثومؓ دختران پیغمبر دنیا سے رخصت ہوئیں۔
(منتہی الامال جلد 1 صفحہ 300)

﴿60﴾ ۹۔ بسند معتبر حضرت صادقؒ نے فرمایا۔ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو یکے بعد دیگرے بیاہ دیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 588)

﴿61﴾ ۱۰۔ شیخ عباس قمی منتہی الآمال جلد 1 صفحہ 108 فرماتے ہیں مشہور مورخین نے یہ لکھا ہے کہ ام کلثوم کی تزویج عثمان سے رقیہ کی وفات جنگ بدر 2ھ کے بعد ہوئی۔

﴿62﴾ ۱۱۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوالعاص (اموی زوج زینب) نے میری دامادی کا اچھا حق ادا کیا۔
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 382)

﴿63﴾ ۱۲۔ حضور ﷺ نے اپنی دو لڑکیاں (حضرت رقیہؓ وام کلثومؓ) حضرت عثمانؓ بن عفان کو بیاہ دیں۔
(مسالک الافہام تنقیح شرائع الاسلام صفحہ 532)

مناقب اہل بیت کی گاڑی یہاں روکتا ہوں 35 ارشادات آپ کے سامنے ہیں انہی پر ایمان و عمل ہے سعدی شیرازی کا عارفانہ کلام ہر مسلمان کے ایمان کو جلا بخشتا ہے میری سب کتابیں اسی کی آئینہ دار ہیں۔ کوئی سبائی ملاں الزام لگائے تو اس سے بیزار ہوں

درود ملک بر روان تو باد — بر اصحاب و بر پیروان تو باد
نخستیں ابوبکر پیر و مرید — عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید
خردمند عثمان شب زندہ دار — چہارم علی شاہ دلدل سوار

خدایا بحق بنی فاطمہؓ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

شیعہ حضرات سے حق مان کر مسلمانوں سے مل جانے کی اپیل

میرے سامنے اصول کافی جلد دوم کا کتاب الایمان والکفر کھلا ہے اس کی فہرست دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا اختلاف چند گندے اور غلیظ کفریہ عقائد کو چھوڑ کر بہت کم ہے ضد، تعصب، مسلم دشمنی کا برا ہو کہ ان چند کفریات کو تو بہت اچھالا جاتا ہے کفر و اسلام کی خلیج وسیع کی جاتی ہے۔ مگر مسلمانوں کو اپنے قریب کرنے ان سے ملاپ کرانے کی تجویز کوئی ذاکر مجتہد معتدل مذہبی قائد پیش نہیں کرتا میں اسی کوشش میں ہوں کہ کفر کے فتوے ایک دوسرے پر لگانے لگوانے کے بجائے ان کو قرآن و سنت اور ان کے مطابق تعلیمات اہل بیت فریقین اور غالیوں کے آگے پیش کروں اور وہ اپنے ایمان کو سنبھال کر ارکان اسلام کو سنوار کر ایک دوسرے کو گلے لگائیں۔ گلے، غیبتیں، تہمتیں، عداوتیں مٹا دیں۔ وباللہ التوفیق

نیک کاموں کی فہرست

ذرا فہرست ابواب پر ایک نظر ڈالیں

مومن کافر کی مٹی ایک ہے۔ خدا کو رب کارساز مشکل کشا مان کر توحید کا سبق درست ہوتا ہے۔ مومن کافر کی پشت میں ہوتا ہے۔ اخلاص سے شرائع اسلام کی پابندی ضروری ہے۔ مسلمان ہو کر جان و مال عزت کی حفاظت ہوتی ہے۔ ایمان کی طرف سبقت کریں۔ جیسے صحابہ مہاجرین و انصار اور ان کے تابعدار فتح مکہ والے مسلمانوں نے کی۔ تابعین نے کی اور یہ دروازہ تا قیامت مسلمانوں کے لئے کھلا اور جنت پہنچانے والا ہے۔ اسلام ارکان خمسہ کا نام ہے۔ ایمان ان کو سچا ماننا ہے۔ معرفت ایمان اہل بیت سے محبت اور ان کی اتباع کو کہتے ہیں ان کی پابندی مومن کی عادات اور پہچان ہیں کائنات کا نظام اللہ کے سپرد ہے۔ (چہاردہ معصومین کے سپرد ماننا تو گمراہ فرقہ مفوضہ کا عقیدہ ہے جس پر ہر شیعہ امام عالم مجتہد نے کھلا کفر کا فتویٰ لگایا ہے) اللہ پر بھروسہ اس سے ڈر، امید، حسن ظن، اپنے گناہوں کا اعتراف، تقویٰ پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا، پاکدامنی، محرمات سے اجتناب، فرائض ادا کرنا، عمل ٹھیک کرنا، اس پر پابند رہنا، خدا کی عبادت، نیک نیتی، عبادت میں میانہ روی، صبر شکر اچھا اخلاق، ہنس مکھی، سچائی امانت، حیا، معافی، غصہ پینا، برداشت کرنا، چپ رہنا، زبان کو غیبت جھوٹ بدگوئی سے بچانا ایک دوسرے کا لحاظ، نرمی، تواضع خدا ہی کے لئے محبت و بغض، دنیا کی مذمت، اس سے بے رغبتی، قناعت، کسی کو نقصان دینے سے زبان، ہاتھ کو بچانا، نیک کام میں جلدی کرنا، انصاف و عدل کرنا، لوگوں سے نہ مانگنا، صلہ رحمی ماں باپ سے نیکی، مسلمان کے کام کرنا نفع پہنچانا نفع پہنچانا خیر خواہ ہونا، بزرگوں کا ادب مومنین کی باہمی بھائی چارگی، مومن کا بھائی پر حق اور اس کا ادا کرنا، باہمی رحمت و مہربانی، بھائیوں کی زیارت ہاتھ ملانا، گلے ملنا، پیشانی چومنا، ایک دوسرے کا اچھا تذکرہ، مومن کو خوش کرنا، اس کی حاجت برآری، تکلیف دور کرنا، اسے کھانا کھلانا،

کپڑے پہنانا، مومن کی عزت و اکرام کرنا، خدمت، خیر خواہی، صلح کرانا، مدد دے کر زندہ کرنا ایمان کی دعوت دینا، زمانہ تقیہ میں مذہب کی دعوت نہ دینا، تقیہ کرنا، مذہب چھپانا، مومن کی علامات، صفات مومنین کا انگلیوں کے برابر کم ہونا، صبر کرنا، سخت آزمائش آنا، مسلمان فقیروں کی فضلیت، گناہوں کی تعداد، کبیرہ گناہ، گناہ کو معمولی جاننا، اس پر ڈٹے رہنا، کفر کے اصول وارکان، دکھلاوا، چودھراہٹ، دنیا کو دین سے ملا دینا، عادل کہلا کر غلط کام کرنا، جھگڑا، مقدمہ بازی اور لوگوں سے دشمنی کا براہونا، غضب، حسد، تعصب، تکبر، خود پسندی، دنیا کی محبت اور لالچ، کسی کی بے عزتی، بد خلقی، بیوقوفی، بدگوئی، کسی پر چڑھائی، فخر وتکبر، دل کی سختی، ظلم خواہش کی اتباع، مکر، فریب، دھوکہ، چال جھوٹ، دوغلا پن، تین دن سے زیادہ گفتگو چھوڑنا، قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، نسب کا انکار، مسلمانوں کو تکلیف دینا، حقیر جاننا ان کی لغزشیں ڈھونڈنا، عیب ظاہر کرنا، شرم دلانا، غیبت بہتان، طعنہ بازی، تکلیف پر خوش ہونا، گالی دینا، تہمت، بدظنی، خیر خواہ نہ ہونا، وعدہ خلافی، مسلمان سے روپوش رہنا، مدد مانگنے والے کی مدد نہ کرنا، رکاوٹ ڈالنا، ڈرانا، چغلی کھانا، عیب نشر کرنا، جلدی سزا، خالق کی نافرمانی، مخلوق کی غلط بات ماننا، برے اور گنہگاروں کی مجالس سننا بیٹھنا، کفریات کیا ہیں، اس کی قسمیں، کفر کے ستون اور شعبے، نفاق اور منافق کی پہچان شرک، شک، گمراہی، کمزور کی معافی، خدا کے سپرد لوگ، اعراف والے، تقدیر کے منکر، خارجی، مرجئہ، وہ اہل مکہ جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالی گئی اور مال دیئے گئے۔ خود غرضی، کنارے پر عبادت کرنے والا کون ہے، کم از کم کس بات سے آدمی مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے، کفر وایمان پر خاتمہ والے ان کی پہچان، دل کی بھول، دل کا بدلنا، منافق کے دل کی تاریکی، گناہوں کا اعتراف اور شرمندگی، کسی کے گناہ چھپانا، نیکی یا بدی کا ارادہ کرنا، توبہ کرنا، جھوٹے گناہ، گناہ کی تین قسمیں۔ بخشا ہوا نہ بخشا ہوا جس پر امید اور خوف ہو۔ گناہ پر دنیا میں سزا آخرت میں اچھائی ہے۔ گناہ نہ کرنا توبہ سے بہتر ہے۔ محاسبہ عمل ڈھیل، جو لوگوں پر عیب لگائے، جاہلیت کے اعمال اسلام سے معاف ہو گئے۔ کفر اور ارتداد سے تائب ہو تو پہلا نیک عمل مل جاتا ہے۔ امت سے جو اعمال معاف ہیں۔ ایمان کے ساتھ برائی نقصان دہ نہیں۔ کفر کے ساتھ نیک عمل نافع نہیں۔

کتاب الدعا

صرف خدا سے دعائیں مانگو (ائمہ سے نہیں) دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ مصیبت ٹالتا تقدیر بدلتا ہے۔ ہر بیماری کا علاج ہے، دعا منظور ہوتی ہے۔ دعا میں پہل یقین، توجہ، اصرار، حاجت بتانا، پوشیدہ دعا اوقات اجابت، رغبت ڈر، گڑگڑاہٹ یکسوئی، دل کا جذبہ پناہ اصول، رونا، دعا سے پہلے خدا کی تعریف اجتماعی دعا ہر کسی کے لئے دعا حضور ﷺ اور اہل بیت کرام پر درود شریف، ذکر، تسبیح، تحمید، تمجید، استغفار، بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا کس کی منظور ہوتی ہے۔ کس کی نہیں۔ بددعا، مباہلہ، رب کی بزرگی، مختلف قسم کے دعائیہ کلمات نمازوں کے بعد دعا، رزق کے لئے، دکھوں، غموں، پریشانیوں اور خوف سے بچنے کے لئے

مرض کے لئے وغیرہ۔ 300 میں سے کسی روایت میں نہیں کہ ائمہ نے غیر اللہ کو پکارا ہو۔ ان سے حاجت ودعا مانگی ہو۔ یا اس کی تعلیم دی ہو۔ کیونکہ یہ تو کھلا شرک ہے اور تبرا کی بددعا بھی نہیں ہے۔

نام کے مومنو! میرے جیسا فیاض کم کوئی عالم ہوگا۔ جو آپ سے گالیاں سنے اور آپ کی کتابوں سے سینکڑوں اچھائیوں کو ڈھونڈ کر آپ کے سامنے رکھ دے کہ یہ اپناؤ مسلمان بن جاؤ، تبروں والا مذہب چھوڑ دو۔ آپ یہ فہرست پھر غور سے پڑھ لیں۔ خط کشیدہ باتیں کیا آپ کو اپنے علماء بتاتے ہیں کہ ان پر عمل کرو؟ کیا یہ آداب واحترام رعایاتِ حقوق صرف شیعہ کہلانے والوں کے لئے ہیں خواہ وہ کیسے ہی دین سے دور ہیں؟ اور کیا ازواج پاک، بنات، اقارب نبی، اصحاب رسول پہلی صدی کے فاتحین دنیا مسلمان ان حقوق کے لائق نہیں؟ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی اپنے یہ حقوق مانگتا ہے تو سید الکائنات ؑ کو شیعہ علی یہ حقوق کیوں نہیں دیتے ان کی طرف سے آپ ؐ کے مقدر میں آپ کے متعلقین اور سب رشتہ داروں کو تبرے اور گالیاں ہی کیوں ہیں؟ وہ حضور ؐ سے سب عمر پڑھ کر مومن نہ بنے آپ ذاکر کے ڈوہڑے سن کر مومن بن گئے؟ اس پر غور فرمائیں تو مذہب شیعہ کو خیر آباد کہہ دیں۔

حرمت ماتم پر اہل بیتؓ کے ارشادات

یہی سب سے بڑا احرام کام ہے جسے حلال جان کر سڑکوں پر بدامنی پیدا کردی جاتی ہے

﴿64﴾ بدعت کی مذمت

حضور ﷺ کا فرمان ہے ”جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے (بدعت پھیلنے کا موقعہ دے) تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ 575)

﴿65﴾ امام صادق نے فرمایا: بدعتیوں کے پاس مت بیٹھو ان کی مجلس (عزا) میں مت جاؤ تم بھی ان جیسے بدعتی سمجھے جاؤ گے حضور ﷺ کا ارشاد ہے آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے مذہب پر ہوتا ہے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 375)

﴿66﴾ بروایت صادق حضور ؐ نے فرمایا جب تم اہل شک وبدعت کو دیکھو جو میرے بعد آئیں گے تو ان سے بیزار رہو برا بھلا کہو ان کے پیچھے ا؎ پڑھ کر ان کو خاموش کردو تاکہ وہ اسلام میں فساد ڈالنے کی امید نہ رکھیں۔ لوگ ان سے بچیں اور بدعات نہ سیکھیں اللہ تمہیں اس برأت از بدعت کے ذریعے نیکی دے گا آخرت میں درجات بلند کرے گا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 375)

﴿67﴾ امام باقر نے فرمایا تم بدعتی کو ذلیل دیکھو گے وہ خدا اور رسول اور اہل بیت پر جھوٹ بولتا ہوگا۔

(کافی باب الاخلاص جلد 2 صفحہ 16)

﴿68﴾ آپ کا ارشاد ہے جب بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم کو چاہئے کہ ان کے خلاف اپنا علم ظاہر کرے ورنہ اس پر لعنت ہو۔

ا؎ ہماری گذر وکاوش اسی فرمان رسول پر عمل ہے۔ کہ بدعات، فسادات، جلوس وکفریات بند ہوں۔ کاش کہ افسران بالا اس پر عمل کراتے۔

(کافی باب الاخلاص جلد 2 صفحہ 16)

﴿69﴾ بروایت امام صادق حضور نے فرمایا "میرے بعد جو بدعت نکلے گی اس کے ذریعے ایمان کو فریب دیا جائے گا تو میرے خاندان سے ایک شخص ہدایت پا کر اپنے ایمان سے بدعت کا دفاع کرے گا حق کا اعلان کر کے اسے منور کرے گا"

(کافی جلد 1 صفحہ 54)

الحمد للہ تمام سادات اہل سنت تھے کوئی بدعت نہیں نکالی۔ بدعات روافض کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

﴿70﴾ امام باقر و صادق فرماتے ہیں ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا راستہ ہے وہ جہنم پہنچاتا ہے۔ (ایضاً ص ۵۶)

﴿71﴾ امام ابو الحسن اول نے فرمایا:

اے یونس ہرگز بدعتی نہ ہونا جو اپنی رائے پر (تعلیم امام کے بالمقابل) چلے ہلاک ہو جاتا ہے جو نبی کے اہل بیتؑ (ازواج و اولاد و تبعین) کو چھوڑ دیتا ہے۔ گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور جو کتاب اللہ اور قول نبی کو چھوڑتا ہے کافر ہو جاتا ہے۔ (کافی ج ا ص ۵۶)

معلوم ہوا ثقلین دو ہیں۔ کتاب اللہ ارشادات نبویؐ

﴿72﴾ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بدعتی کے پاس آئے اس کی تعظیم کرے تو اس نے اسلام کی عمارت گرانے کی کوشش کی۔ (کافی، جلد 1 ص ۵۴)

حرمت ماتم پر احادیث نبویہ

﴿73﴾ سورت ممتحنہ کی آیت بیعت مومنات کے جملہ "وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ" کی تفسیر میں آپ نے فرمایا "کہ مصیبتوں میں منہ اور سینہ نہ پیٹنا اپنا منہ اور بدن زخمی نہ کرنا اپنے بال نہ اکھیڑنا اور نہ بکھیرنا اپنا گریبان چاک نہ کرنا ماتمی کالا لباس نہ پہننا ہائے فلاں ہائے فلاں کہہ کر بین اور شور نہ مچانا" یہ حدیث شیعہ کی بہت سی معتبر کتابوں میں ہے۔ مثلاً تفسیر مجمع البیان، تفسیر قمی، فروع کافی، حیات القلوب حاشیہ ترجمہ مقبول وغیرہ۔

ماتم جاہلیت کا شعار ہے

﴿74﴾ حضرت رسول خدا نے فرمایا: چار بری خصلتیں میری امت میں تا قیامت رہیں گی۔

۱: اپنے خاندان اور باپ دادے پر فخر کرنا، ۲: دوسروں کے نسب پر عیب لگانا،
۳: بارش ستاروں کے ذریعے ماننا، علم نجوم کو برحق جاننا، ۴: ماتم کرنا۔

یقینی بات ہے اگر بین کرنے والی توبہ نہ کرے اور مر جائے تو قیامت کے دن یوں اٹھے گی کہ پگھلے ہوئے تانبے کی شلوار اور تارکول

کی قمیص پہنی گی (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 677) (یہ چار گناہ آج روافض کا اشعار ہیں)

ماتم و بین کی سزا

﴿75﴾ شب معراج آپؐ نے ایک عورت عذاب میں دیکھی۔ کتے کی شکل تھی آگ اس کی دبر میں فرشتے ڈال رہے تھے جو منہ سے نکلتی تھی فرشتے اس کے سر اور بدن پر آگ کے گرز مارتے تھے۔ یہ گانے والی نوحہ کرنے والی اور حسد کرنے والی تھی۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 293)

ماتم سے آپ نے منع فرمایا

﴿76﴾ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ماتم و بین سے اور اس کے سننے سے منع فرمایا ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ 466)

﴿77﴾ امام باقرؒ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب میری وفات ہو تو ماتم میں چہرہ نہ نوچنا بال نہ بکھیرنا اور ہائے ہائے سے نہ رونا اور مجھ پر بین کرنے والیوں کو نہ بلانا پھر آپ نے فرمایا یہی وہ نیکی ہے جس میں مخالفت سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 527) اوپر والی آیت کا اشارہ ہے۔

﴿78﴾ حضرت امام حسینؓ نے اپنی بہن زینب سے فرمایا: ''تجھے میں قسم دیتا ہوں کہ جب ان ظالموں (کوفی مومنوں) کی تلوار سے عالم بقا کی طرف رحلت کر جاؤں تو اپنا گریبان نہ پھاڑنا منہ نہ پیٹنا نہ نوچنا اور زور سے نہ رونا۔ (جلاء العیون صفحہ 387)

﴿79﴾ حضرت زین العابدینؒ نے اپنی پھوپھی سے فرمایا

اے عمہ تو جانتی ہے کہ مصیبت کے بعد رونا پیٹنا نفع نہیں دیتا (نقصان دیتا ہے) (جلاء العیون صفحہ 424)

﴿80﴾ امام باقرؒ نے فرمایا

''بڑی بے صبری یہ ہے ہائے وائے کر کے چیخنا منہ سینہ پیٹنا پیشانی کے بال نوچنا جس نے مجلس ماتم و عزا قائم کی اس نے صبر چھوڑ دیا حرام کام میں لگ گیا (فروع کافی جلد 3 صفحہ 223)

﴿81﴾ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا میت پر چیخنا کپڑے پھاڑنا جائز نہیں لیکن لوگ یہ مسئلہ جانتے ہی نہیں والصبر خیر حالانکہ صبر ہی بہتر ہے۔ (فروع کافی صفحہ 226) اگلی روایت میں ہے پیٹنا ثواب برباد کر دیتا ہے''

خدا و رسول و اہل بیت کی نورانی تعلیمات آپ کے سامنے ہیں آپ ان کو مانیں حرام ماتمی مجالس میں جانا چھوڑ دیں یہ صرف شعلہ خانوں کے منبر ذاکروں مجتہدوں کا دولت کمانے کا مکروہ دھندا ہے۔ (معاذاللہ)

حضرات اہل بیتؓ کے قانونی اور اخلاقی ارشادات

﴿82﴾ امام جعفر نے فرمایا بدعتیوں کے پاس نہ جاؤ ۔ان کی مجالس میں نہ بیٹھو۔ تم بھی ان جیسے بدعتی بن جاؤ گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 642)

﴿83﴾ حضور ﷺ کے پاس ایک شخص آیا کہ مجھے وصیت کریں۔ تو فرمایا لوگوں سے اپنی محبت بڑھاؤ۔ پھر وہ تم سے محبت کریں گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 642)

﴿84﴾ امام حسنؓ نے فرمایا۔ قریب وہ ہے محبت جس کے قریب ہو۔ گو نسب دور ہو۔ دور وہ ہے جس سے محبت دور ہو گو وہ قریبی رشتہ دار ہو۔ (کافی جلد 2 صفحہ 643)

﴿85﴾ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کسی پر غصہ نہ کرو نہ اپنے اوپر غصہ دلاؤ۔ سلام پھیلاؤ۔ (یا علی مدد سے سلام دینا شرک و بدعت ہوا) اچھی بات کرو لوگ سوئے ہوں تو تہجد پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت پہنچ جاؤ گے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ خدا سلامتی والا، امن دینے والا مخلوق کو تھامنے والا، رزق دینے والا ہے (سورۃ حشر، پارہ 28)

کافروں کا سلام کیا ہے؟

﴿86﴾ امام باقر نے فرمایا۔ ابو جہل اور اس کے ساتھ قریشی کافر حضرت ابو طالب کے پاس آئے تو کہا تیرے بھتیجے نے ہمیں اور ہمارے خداؤں کو دکھ پہنچایا ہے۔ اسے بلاؤ اور کہو کہ ہمارے خداؤں سے باز آجائے ہم بھی اس کے خدا کو کچھ نہ کہیں گے۔ ابو طالب نے حضور کو بلایا آپ آئے تو گھر میں سارے مشرک بیٹھے تھے تو آپ نے یوں سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (حضرت ابو طالب نے کلمہ پڑھا ہوتا تو آپ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے سلام کہتے) پھر آپ بیٹھ گئے تو ابو طالب نے ان کو قریش کی بات بتائی تو آپ نے فرمایا کیا ان کے لئے کلمہ طیبہ سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہے کہ وہ پڑھ لیں تو سب عربوں کے سردار بن جائیں گے اور لوگ گردنیں ان کے آگے جھکا دیں گے۔ تو ابو جہل نے کہا وہ کون سا کلمہ ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی ہے۔ (پتہ چلا کہ خلافت راشدہ برحق تھی۔ اسی کلمہ اسلام کی بدولت سب دنیا فتح ہو کر ان کے آگے جھک گئی) (کافی جلد 2 صفحہ 649)

﴿87﴾ امام جعفرؓ نے فرمایا۔ لوگوں (کے عیوب) کی تفتیش نہ کرو۔ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔ (کافی جلد 2 صفحہ 652)

﴿88﴾ امام جعفرؓ نے فرمایا۔ معروف النفاق منافق تین لوگوں کا حق نہیں پہچانتا۔

۱۔ بوڑھے مسلمان کا (جیسے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ قدیم الاسلام اور بوڑھے ہو کر واصل بحق ہوئے)

۲۔ قرآن کے حامل حافظ و قاری کا۔ ۳۔ امام عادل کا" (اصول کافی جلد 2 صفحہ 658)

شیعہ حضرات سوچیں وہ آج بھی یہ تین کام کرتے ہیں؟

﴿89﴾امام باقرؒ فرماتے ہیں ''مجالس امانت ہیں۔(یہاں سے کسی کی نامناسب بات آگے نہ چلائی جائے) کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کی بات۔ جسے مالک چھپاتا ہو۔دوسرے کے آگے نقل کرے ہاں وہ ثقہ ہو یا اس کی اچھی بات بتائے''
(اصول کافی ج ۲ ص ۶۶۰)

شیعہ حضرات اس باقری فرمان پر ہی عمل کرتے تو مطاعن بر صحابہ کا مذہب چھوڑ دیتے لوگوں کے محبوب بن جاتے۔

﴿90﴾امام جعفرؒ نے حضرت علیؓ کے کتابچہ میں یہ پڑھا۔کہ حضور نے مہاجرین وانصارؓ اور آس پاس کے اہل مدینہ کو لکھا تھا پڑوسی اپنی ذات جیسا ہے اسے تکلیف نہ دی جائے گنہگار مشہور نہ کیا جائے پڑوسی کی اپنے پڑوسی کی ہتک عزت ماں کی عزت دری کی طرح ہے۔(اصول کافی جلد2 صفحہ 666 پڑوسی کے حق کا بیان)

کاش شیعہ حضرات حضور ﷺ کے پڑوسیوں اور مدینہ کے صحابیوں کو یہ حق دیتے تو اصول کافی تفسیر قمی، حق الیقین، عین الحیوۃ جیسی کتابیں نہ لکھتے۔

﴿91﴾امام جعفرؒ نے اپنے مرید کو وصیت کی۔اللہ سے ڈرو، امانت کا حق ادا کرو، سچ بولو، جس کے پاس بیٹھو اچھے (اصحاب) ساتھی بن کر بیٹھو، نیکی کی قوت تو اللہ سے ملے گی۔ (اصول کافی جلد2 صفحہ 669)

﴿92﴾حضرت نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ (علیہم السلام) کے ذکر کے بعد ہے پھر محمد ﷺ قرآن اس کی شریعت اور اس کا طریقہ لائے۔پس قرآن وسنت کے حلال کردہ کام قیامت تک حلال رہیں گے۔اور خدا و رسول کے حرام کردہ کام قیامت تک حرام رہیں گے۔(اصول کافی جلد2 صفحہ 17-18 باب الشرائع) معلوم ہوا قرآن وسنت ہی ثقلین ہیں۔

اگر ملک کے ذمہ دار افسر فریقین کے پابند شرع علماء کو جمع کر کے قرآن سے حلال وحرام کی فہرست بنوائیں۔ان پر لاگو کریں۔ سڑکوں پر کھیل تماشے اور منافرت کے جلوس بند کرائیں تو امن قائم ہو جائے گا۔

اہلبیتؓ کے شیعہ صرف خدا و رسول اور اہلبیت کے تابعدار نیک لوگ ہی ہیں

﴿93﴾''امام باقرؒ نے اپنے مرید جابر سے کہا کیا دعویدار تشیع کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کہے ہم اہلبیت سے محبت کرتے ہیں؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ تو صرف وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو، اس کا تابعدار ہو، یہ لوگ تواضع خدا خوفی امانت یاد خدا کی کثرت، نماز روزہ، والدین سے نیکی، پڑوسیوں محتاجوں، فقیروں، یتیموں، مقروضوں سے عمدہ سلوک اور سچ بولنے، قرآن پڑھنے، لوگوں سے زبان بند رکھنے سے پہچانے جاتے ہیں۔وہ امین ہوں گے لوگوں کے سامان کے محافظ ہوں گے جابر نے کہا اے رسول کے بیٹے آج ہم کی ایک شیعہ کو بھی (جب ائمہ کے دور میں ایسا شیعہ ایک نہ تھا تو اب کیسے ہو سکتے ہیں؟) ان صفتوں والا نہیں پاتے تو امام باقرؒ نے فرمایا اے جابر تجھے یہ مذاہب اس بات پر ہرگز آمادہ نہ کریں ''کہ ایک آدمی کہے میں علی سے محبت کرتا ہوں اور دوستی رکھتا

ہوں پھر شرع کے کام کرنے والا نہ ہو۔ اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ سے محبت کرتا ہوں حالانکہ حضرت رسول اللہ علیؑ سے افضل ہی تھے۔ (تو برابری کا دعویٰ یا برابر کا یقین غلط نکلا) پھر وہ حضور ﷺ کی سیرت پر نہ چلے۔ سنت پر عمل نہ کرے (اہل سنت اور آپ کے مذہب پر چلنے والوں کو بُرا جانے) تو اسے یہ رسول کی محبت بھی فائدہ نہ دے گی۔ تو تم اللہ سے ڈرو جو اللہ کے ہاں ہے اس کے لئے عمل کرو۔ خدا کی کسی سے رشتہ داری نہیں۔ اللہ کا سب سے پیارا اور معزز بندہ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اس کا زیادہ عمل میں فرمانبردار ہو۔ اے جابر خدا کا قرب صرف فرمانبرداری سے حاصل ہوگا۔ ہمارے پاس بھی دوزخ سے نجات کا پروانہ نہیں ہے نہ ہم کسی کے لئے حجت ہیں۔ جو خدا کا تابعدار ہو وہ ہمارا ہے اور جو خدا کا نافرمان ہو وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری محبت نیک عمل اور پرہیزگاری سے ملے گی'' (اصول کافی جلد 2 صفحہ 74)

﴿94﴾ امام باقرؒ نے غالی شیعوں کا تعارف یہ کرایا۔ کہ وہ ہمارے بارے وہ باتیں کہتے ہیں (کہ ائمہ حاضر ناظر عالم الغیب مختار کل ہر چیز کے مالک رزق و اولاد، مقدمہ میں فتح، جنت و دوزخ دینے والے کائنات میں کارساز ہیں وغیرہ) جو ہم اپنے بارے نہیں کہتے وہ ہم سے نہیں نہ ہم ان سے ہیں........ پھر فرمایا بدبختو! دھوکہ نہ کھاؤ، دھوکہ نہ کھاؤ ''

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 75-76)

غور کیجئے یہ سب باتیں ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے؟ یا اس میں آج شیعہ ہونے کی بھی کوئی نشانی ہے؟ اگر نہیں اور بالکل نہیں تو ان کے مذہب کے بناوٹی اور جھوٹا ہونے پر امام باقر کی یہ دو شہادتیں کافی نہیں؟

اگر فریقین کے نیک ذمہ دار افسر اسی اصول سے نیک شیعہ کی چھانٹی کریں باقی سب کے جلوس بند کرا دیں تو بڑا بھلا ہو۔

﴿95﴾ بروایت جعفر حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو دنیا و آخرت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں۔ وہ یہ ہیں جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو جو رشتہ توڑے تو اسے جوڑے تو اپنے سے برائی کرنے والے سے احسان کرے جو اسے محروم کرے وہ اس کو عطا دے۔ (اصول کافی جلد 2 باب العفو، صفحہ 107)

جو لوگ اہل بیت پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفوں سے یہ سلوک ہرگز نہ کرتے تھے ان کی کتابیں گالیوں سے بھری ہیں۔ یہی ان کے اعلیٰ اور سینکڑوں مطاعن ہیں۔ کیا وہ اہل بیت کے دوست اور ان کو خیر الخلائق کہہ سکتے ہیں؟

﴿96﴾ امام جعفرؒ نے فرمایا اے سالم! اپنی زبان بچا کہ بچ جائے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر (کہ شیعہ بدگو ہیں)

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 113)

﴿97﴾ حضورؐ نے وصیت میں فرمایا اپنی زبان بچا کہ تیرا برا ہو لوگوں کو دوزخ میں منہ کے بل صرف ان کی زبان کے کترے (گلے، گالی، غیبت، تہمت طعنہ، جھوٹ کے اعمال) ہی ڈالیں گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 115)

﴿98﴾ جس نے مومن مومنہ پر بہتان باندھا تو اسے خدا دوزخ میں بدکار عورتوں کی فرج سے بہنے والی پیپ سے نکالے

گا۔(اصول کافی جلد 2 صفحہ 358)

﴿99﴾ امام نے فرمایا جس نے مومن (میں عیب) کی بات دیکھ سن کر آگے بتادی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو بے حیائی کی بات ایمان والوں میں پھیلاتے ہیں۔ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(پارہ 18 رکوع 8، اصول کافی جلد 2 صفحہ 357)

﴿100﴾ چغلیاں کھانے والے، دوستوں کو جدا کرنے والے، پاک لوگوں پر عیب لگانے والے (قاتلان عثمان کی تصویر ہے) بدترین لوگ ہیں۔(فرمان رسول، اصول کافی جلد 2 صفحہ 369)

آخری اپیل

شیعہ احباب یہ 100 ارشادات سچے مان لیں اس پر عمل کریں۔خدا کی قسم سنی شیعہ نزاع ختم ہوجائے گا۔سب محفوظ ہو جائیں گے۔ملک پُرامن ہوجائے گا۔ آمین کاش تمام کے مسلمان امریکی غلام افسراسے قانون بنادیں۔

گالیاں ہی گالیاں

چونکہ یہ لوگ بروقت اپنے جرائم کا انکار کردیتے ہیں کہ ہم پر جھوٹا الزام ہے تو اب ہم جگر تھام کر بادل نخواستہ ان کی گالیوں کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔جو تاریخی دستاویز کے چھٹے باب شیعہ اور صحابہ کرامؓ خلفاء راشدینؓ کے پونے دوصد صفحات میں علامہ فاروقی شہیدؒ نے پیش کی ہیں۔ ؎ نقل کفر کفر نہ باشد مگر شیعہ نے تردید نہ کی۔آپ اور انتظامیہ افسران دکھی تو بہت ہوں گے۔آپ وزارت قانون، وفاقی شرعی عدالت، کابینہ قومی اسمبلی سے عہد نبوت کے ہر مسلمان پھر ائمہ دین کے تحفظ کے لئے قانون بنوادیں۔ کہ جو بھی ان کے ایمان کردار نسب اور عزت پر حملہ کرے اسے موت یا اتنے سال سزا دی جائے گی۔ایسے ادارے ہمیشہ کے لئے بند کردیئے جائیں گے۔

تو فرقہ واریت بھی بند ہوجائے گی۔ہم سب پُرامن ہوں گے۔اللہ آپ کو توفیق دے۔

1۔حضرت طلحہؓ و زبیرؓ عمہ زاد رسول کے متعلق گندے کلمات۔(کتاب الحجہ، اصول کافی جلد 1 صفحہ 345)

2۔خلفاء ثلاثہؓ اور سب مسلمان حضرت علیؓ کی بیعت نہ کرکے کافر اور مرتد ہوگئے۔معاذ اللہ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 420)

3۔ چار کے سوا سب مرتد ہوگئے۔ابوبکر گوسالہ اور عمر سامری کی طرح ہے۔(اسرار آل محمد صفحہ 43 از سلیم بن قیس)

4۔ابوبکر مرتے وقت کلمہ نہ پڑھ سکا۔ (اسرار آل محمد صفحہ 211 از سلیم بن قیس)

5۔جس نے مسجد میں ابوبکر کی سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا۔(اسرار آل محمد صفحہ 35 از سلیم بن قیس)

6۔حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے تو سب مسلمان کافر ہوگئے۔معاذ اللہ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 63)

7۔خلفاء ثلاثہؓ اور تمام مسلمان 4 کے سوا مرتد ہوگئے۔(الانوار النعمانیہ جزائری جلد 1 صفحہ 81)

8- حضرت علیؓ کی خلافت اول کے منکرین کافر ہیں۔ (الانوار النعمانیہ جزائری جلد 3 صفحہ 264)

9- الانوار النعمانیہ جزائری جلد 1 صفحہ 82 پر حضرت عمرؓ سے ام کلثوم کا نکاح بھی مانا ہے اور خلافت کو بھی دین کا انتظام سنت کا اہتمام بتایا ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے عمر کی خلافت کو احیاء الحق، موت باطل اور دنیا و آخرت کے فوائد کے لئے بنی کے نکاح کی قربانی دی''

10- ابوبکر و عمر شیطان سے بڑھ کر بدبخت تھے۔ گالیاں ہی گالیاں (حق الیقین جلد 2 صفحہ 509)

11- جہنم کے سات دروازوں میں سے ایک دروازہ ابوبکر و عمر ہیں۔ معاذ اللہ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 500)

12- زین العابدین پر الزام کہ وہ ابوبکر و عمر اور ان کے ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 522)

13- فرعون و ہامان سے مراد ابوبکر و عمر ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 364)

14- امام مھدی ابوبکر و عمر کو قبر سے صحیح سالم نکال کر خشک درخت پر سولی دیں گے وہ ہرا بھرا ہو جائے گا۔ اس کے پتے شاخیں نکل آئیں گے۔ ابوبکر و عمر کو ماننے والے بہت خوش ہوں گے پھر امام مھدی ان کو زمین پر اتاریں گے وہ قدرت الٰہی سے زندہ ہو جائیں گے۔ امام مھدی لوگوں سے کہیں گے جمع ہو جاؤ۔ (حق الیقین جلد 1 صفحہ 361 اثبات رجعت)

15- خلفاء ثلاثہ پر ظالم ہونے کا الزام۔ (تحقیق الیقین ترجمہ حق الیقین صفحہ 468)

16- ابوبکر عمر و عثمان معاویہ بت ہیں۔ (کیونکہ لوگ ان سے بہت محبت رکھتے اور ان کے تابعدار تھے) یہ بدترین مخلوق ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 519)

17- خلفاء راشدین معاذ اللہ منافق تھے۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 528 حالات جہنم)

18- شیخین اور ان کے ساتھی معاذ اللہ قیامت تک لعنت میں ہیں۔ (حق الیقین جلد 1 صفحہ 159)

19- شیخین کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے جائیں گے۔ (ترجمہ حق الیقین صفحہ 464)

20- شیخین کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے جائیں گے۔ یہ سزا امام مہدی دیں گے۔ (حق الیقین صفحہ 361 رجعت)

21- حضرت ابوبکر فرعون اور عمر ہامان تھے۔ (عربی ترجمہ حق الیقین صفحہ 89 نورانی کیفیہ رجعیۃ)

22- ابوبکر عمر و عثمان۔ نمرود، فرعون، ہامان کے ساتھ جہنم میں ہوں گے۔ (ترجمہ حق الیقین صفحہ 522)

23- ناصبی (کتے سے بدتر ہیں) جو ابوبکر و عمر کو علی سے افضل ماننے والے سنی ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 521)

24- تمام صحابہ کافر و مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 916 مترجم)

یہ پورا صفحہ باب 57 مہاجرین و انصارؓ کی فضیلت میں بھرا پڑا ہے مگر مترجم حاشیہ میں ان کو مرتد کہتا ہے۔ ہمارا تو یہ گمشدہ قیمتی سرمایہ ہے۔ گالیوں کی گندی نالی سے بھی لے اٹھالیں گے۔ حق چار یار۔ 4 روایات ملاحظہ فرمائیں۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ۴ احادیث

﴿1﴾ امام باقر یہ آیت نقل کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک ان کے درجے بہت بلند ہیں۔(پارہ 10 رکوع 9) پھر فرمایا ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو ان لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجرِ عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور بخشش و رحمت سے بھی نوازا ہے جنت کا وعدہ سب سے ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والے ہیں۔(پارہ 5 رکوع 11) پھر فرمایا ہے۔ وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال صرف کیا اور جہاد کیا گو جنت کا وعدہ سب سے ہے۔(سورۃ حدید، رکوع 1 پارہ 27)

﴿2﴾ شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ بے شک انصار دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ اگر ان سے غلطیاں ہو جائیں تو معاف کر دو اور درگزر کر دو اور ان کے نیک لوگوں کی مدد کرو(تو مہاجرین ان سے درجہ میں اول ہیں تو ان کی غلطیاں بھی معاف ہیں ہم بھی معاف کر دیں تب مومن بنیں گے)

﴿3﴾ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جوق در جوق (فتح مکہ کے وقت) رسول خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ازد کے قبیلے والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں (جاہلیت میں مسواک کرنے کی وجہ سے) تھی۔

﴿4﴾ شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں میان سے باہر نہیں نکلیں۔ اور ان کی صفیں جہاد میں اور نماز میں نہیں قائم ہوئیں۔ اور آذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی۔ اور قرآن میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نہیں نازل ہوا۔ مگر اس سے پہلے اوس اور خزرج کے لوگ مسلمان ہو گئے جو انصار ہیں (تو مہاجرین کے بعد انصار سابقین کی تعریف ہو گئی)

25- تین صحابہ کرام کے سوا سب مرتد ہو گئے۔(حیات القلوب مترجم اردو جلد 2 صفحہ 923 باب 58)

26- حضرت عثمانؓ پر زنا کا الزام معاذاللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 722)(حالانکہ بیوی سے بخشیش شدہ باندی سے صحبت کی تھی)

27- حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔ (تو مسلمان کافر ہوئے۔ جو آپ کو خسر رسول مانتے ہیں۔)
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 842)

28- حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے۔(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 1027)

29- نماز میں 8 حضور ﷺ کے سسرالی رشتہ داروں پر لعنت ضروری ہے۔(عین الحیٰوۃ مجلسی صفحہ 599)

30- ابو بکر و عمر و عثمان۔۔ 14 منافقوں میں سے تھے۔(تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 31)

31- ہائی بربادشیعہ فرقے 12 ہیں عمر نے ابو بکر کی بیعت کر کے اس دین کو برباد کیا۔(تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 36)

32- حضرت ابو بکر کو سامری سے تشبیہ۔(تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 33)

33- حضرت ابوبکر و عمر پر لعنت اور ان کی تکفیر۔(از بحار الانوار ہشتم مجلسی صفحہ 242)
34- بحار الانوار ہشتم مجلسی صفحہ 907 پر بھی خلفاء راشدین کی تکفیر ہے۔
35- ابوبکر و عمر کو قبروں سے نکالا جائے گا۔(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 635)
36- شیخین کو سالہ اور سامری سے بدتر ہیں۔(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 629 علامات ظہور قائم)
37- شیخین کو لات وعزی سے تشبیہ۔(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 629)
38- تین صحابہ کے سواسب مرتد ہوگئے۔(از بحار الانوار جلد ہشتم صفحہ 46)
39- امام مہدی شیخین کو پرانے درخت پر لٹکائیں گے وہ تازہ ہو جائے گا۔(بصائر الدرجات صفحہ 81)
40- خلفاء ثلاثہ کی یہی توہین کی ہے۔(بصائر الدرجات صفحہ 47)
41- ابوبکر و عمر کو لٹکانے سے درخت بڑا ہو جائے گا اور پھل دے گا۔شاخیں بلند ہو جائیں گی۔یہ کرامت سن کر ان کے ماننے والے سب جمع ہو جائیں گے۔امام مہدی کہیں گے ان کو نہ مانو وہ کہیں گے یہ تو اللہ کے پیارے ہیں۔الخ (ایضاً صفحہ 81)

42- امام مہدیؒ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعریف کرتے ہیں نانا رسول کی قبر پر پہنچ کر یہ تعارف کرائیں گے۔ "یہ آنحضرتؐ کے ساتھی ہیں۔تمام خلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں یہ کیسے دفن ہو گئے؟ لوگ کہیں گے کوئی اور ہوں گے۔مہدی آل محمد فرمائے گا یہاں اور کوئی دفن نہیں ہے وہی ہیں کیونکہ دونوں آنحضرتؐ کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ تھے یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے امام مہدی کہیں گے ان کو قبر سے نکالو تو ان کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی رنگ روپ بالکل درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو لوگ کہیں گے ہم جانتے ہیں کہ آپ کے نانا کی قبر میں ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے" بصائر الدرجات صفحہ 80 کی اور اس جیسی دسیوں کتابیں حضرت ابوبکر و عمر کی تر و تازگی، درخت کی نئی زندگی امام مہدی کا ان کو اپنے نانا کا ساتھی خسر بیویوں کا باپ اور دفن کا اہل ہونا بھی نقل کر رہی ہیں۔پھر یہ دشمنی کس قدر باعث تعجب اور قابل عقل ہے۔کہ وہ ان کو زندہ کر کے درے لگائیں کے انتقام لیں گے صرف ان کو اور ان کی بیٹیوں اپنی ماؤں کو امام مہدی ماریں گے۔شیعہ نے عقیدہ رجعت اسی لئے تراشا ہے۔اگر یہ معاذ اللہ مجرم قابل سزا تھے تو کیا قبر میں خدائی سزا مہدی کی دنیوی سزا سے زیادہ سخت نہ تھی؟

بسوخت عقل زحیرت ایں چه بوالعجبیست۔تو کیا زمانہ رجعت میں اور ایسے مجرموں کو بھی سزا ہوگی؟ ہینوا
43- ترجمہ مقبول صفحہ 707 سے ظلمات کا مصداق خلفاء ثلاثہ کو بتایا ہے۔
44- حاشیہ مقبول صفحہ 674 پر ابوبکر و عمر کو معاذ اللہ شیطان کے ایجنٹ کہا ہے۔
45 صفحہ 551 نحل کی آیت فحشاء منکر بغی کا حقدار خلفاء ثلاثہ کو کہا ہے۔

46- مقبول کے صفحہ 134 پر مقداد، سلمان اور ابوذر کے سوا تمام صحابہ کو مرتد بتایا ہے۔
47- کشف الاسرار صفحہ 119 میں خمینی نے عمرؓ کو کفر اور زندیقیت کی اصل بتایا ہے۔
48- چراغ مصطفوی از اشتیاق کاظمی صفحہ 18 میں ابوبکر کو شیطان کا مذہب قبول کرنے والا بتایا ہے۔
49- شیخ سقیفہ صفحہ 8 میں اکبر شاہ نے ابوبکر پر نفاق کی تہمت لگائی ہے۔
50- پھر اسی نے آپ کو صفحہ 10 پر آپ کو ہلاکو اور چنگیز سے تشبیہ دی ہے۔ پھر صفحہ 147-148-159 پر خوب گالیاں بکی ہیں
54- مصائب النواصب میں نور اللہ شوستری نے حضرت عمر پر فتوی کفر اور لعنت کی ہے۔ صفحہ ۲۴۳
55- زاد العاد مجلسی صفحہ 404 میں 9 ربیع الاول کو عمر کی شہادت بتا کر عید منائی ہے۔
56- اسی زاد العاد صفحہ 44 میں حضرت عائشہ اور عمر پر لعنت کر کے 22 رجب حضرت معاویہ کی وفات پر خوشی منائی ہے۔
57-58- تنزیہ الانساب میں حضرت عمر و عثمان کے نسب پر جھوٹے داغ لگائے ہیں۔ صفحہ ۲۳، ۶۶
59 تا 66- تحفہ حنفیہ کے 8 صفحات میں خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۶
67- چودہ ستارے صفحہ 584 میں کراروی نے حضرت عثمان پر طعن کیا ہے۔
68- فصل الخطاب صفحہ 21 میں قرآن پر طعن ہے۔ کہ ابولہب کے سوا 70 کافروں کے نام مٹائے گئے۔
69-70- حقیقت فقہ حنفیہ میں خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۲۷، ۲۵۰
71- بشیر انصاری نے اپنی تاریخ اسلامی صفحہ 397 میں بڑے 5 صحابہ کو منافق کہا ہے۔
72- مناظرہ مصر میں حسین بخش جاڑا نے ایمان ثلاثہ پر بکواس کیا ہے۔ صفحہ ۵۷
73- مناظرہ حسنیہ میں شیخ ابوالفتوح میں فاتحین اسلام کو خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۷۷
74-75-76- فتوحات شیعہ میں اسماعیل گوجروی نے خلفاء ثلاثہ کو گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۷۵، ۷۹، ۶۰
77- قاضی نور اللہ نے مصائب النواصب میں حضرت ابوھریرہؓ کو منافق کہا ہے۔ صفحہ ۵۱
78- تنزیہ الانساب میں صحابیات کی توھین کی گئی ہے۔ صفحہ ۱۴۶
79-80- تحفہ حنفیہ میں حضرت عائشہ اور عمرؓ کو برا کہا ہے۔ آگے باب کے خاتمہ تک گالیاں سو سے بھی بڑھ گئی ہیں۔ صفحہ ۲۶۸
تو بتاؤ ہر عقل مند انسان سوچے کیا یہی مذہب اہل بیت ہے کہ وہ خود تو اپنے اپنے دور میں 5-10 آدمی مومن مسلمان نہ بنا سکیں مگر متعہ کی فحاشی کے ساتھ بد اخلاقی اور گالیوں کی تعلیم اپنے شیعوں کو دے کر جائیں؟ اہلبیت کا خون پینے کے بعد ان کی کردار کشی کیا کسی اور کافر فرقہ نے بھی کی ہے؟ بینوا

(مقدمہ ایمانی دستاویز ختم شد)

اب یہاں سے تا آخر مخالف کی ہر بات کا جواب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شیعہ کے) ”آئینہ کتاب سے پہلے پیش لفظ“ وغیرہ پر ایک نظر

1- تاریخی دستاویز کے چیلنج کے جواب میں چند حوالہ جات کو غلط بتایا گیا ہے۔ چونکہ یہ 12-14 سال پہلے کا قصہ ہے۔ نشان زدہ حضرات مرحومین ہو چکے ہیں۔ ان کے انعام لینے دینے کی باتیں عالم آخرت سے وابستہ ہو چکی ہیں ہم اس پر فضول خامہ فرسائی نہیں کرتے۔ ہاتھ ڈالیں تو وہی کچھ ثابت ہوگا جو اس کتاب میں مذہب جعفریہ کی امانت و دیانت اور زبانی صفائی کا برعکس نمونہ پیش کیا جا چکا ہے۔

2- تشیع کا تعارف صفحہ 15 کا پہلا جملہ ہی بہت دلآزار اور جھوٹا لکھا ہے

”شیعہ مذہب زمانہ پیغمبر اسلام میں موجود تھا۔ جس نے پیغمبر اکرم علیہ السلام کی تعلیمات کو ان کے اہل بیت سے حاصل کیا جو کہ حصہ ہائے رسالت اور اجزائے نبوت ہیں“

الجواب: یہ جھوٹ ہے اگر یہ مذہب اس وقت ہوتا اور آپ پڑھاتے تو دبستان رسالت اور محمدی یونیورسٹی کے فضلاء شیعان محمد ہی کہلاتے آپ شیعہ ان کو مومن مانتے سب کو مرتد یا منافق تو نہ کہتے۔ چونکہ آپ خاتم المرسلین علیہ السلام کو کامیاب ہادی اور رہبر اسلام مانتے ہی نہیں۔ اپنی ہدایت کا منبع صرف عالم لدنی حضرت علیؓ کو مانتے ہیں۔ جن کو جلاء العیون جلد ا صفحہ ۳۱۸ وغیرہ میں مذکور شیعہ عقیدہ کے مطابق تورات انجیل زبور کا حافظ کہا کر پیدا ہوتے ہی ان پیغمبروں سے زیادہ یاد تھی اور قرآن بھی آپ پر اترے بغیر فر فر سنا دیا تھا“ حضرت علیؓ نے بلا واسطہ پیغمبر اپنے صرف تین چار دوستوں --- ابوذرؓ، مقدادؓ، سلمانؓ، عمارؓ-- کو دین پڑھایا جن کو شیعہ مانتے ہیں۔ چونکہ آپ حضرت علیؓ کو رسالت کا حصہ اور جزو نبوت مان رہے ہیں۔ تو یہ ختم نبوت کا انکار ہی نہیں نفس رسول کا بھی انکار ہے۔ کہ عہد نبوت کے چند شیعوں نے حضرت رسول سے نہیں اہل بیت سے دین حاصل کیا تھا۔

3- تشیع کے تعارف میں آپ آسمان و زمین کے قلابے تو ملاتے ہیں۔ ہر وقت اپنی خود سرائی اپنے اماموں کو انبیاء سے بھی افضل کہنے کی مبالغہ آرائی آپ کا شعار بن چکا ہے۔ اس کے خلاف قرآن و حدیث کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں اور وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ (ہم نے ہر پیغمبر کو سب جہانوں سے افضل بنایا ہے) کے آپ علانیہ منکر ہیں۔ حضرت رسول پاک کے بعد تو کوئی فرمان تم نہیں مانتے صرف امام کا فرمان حجت سمجھتے ہیں۔ تو ہم کن دلائل سے آپ کے جعلی پروپیگنڈہ کو توڑیں۔

شیعوں کے حضرت علیؓ پر مظالم

شیعہ خیر البریہ کہلانے والوں میں رتی بھر ایمان و دیانت ہوتی تو وہ گندے پانی میں ڈوب مرتے۔ مگر حضرت علیؓ کی شیعہ کے ہاتھوں یہ مصیبت دکھ درد اور دلآزاری ان کے اکابر علماء ہرگز نقل نہ کرتے ان کے خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

"بہت سی معتبر حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضرت علی اپنے ساتھیوں (شیعوں) سے نافرمانی منافقت کفر اور مخالفت سے تنگ دل ہو گئے اور معاویہ کا لشکر حضرت کے ملک پر یلغار کر رہا تھا اور حضرت کے ساتھی آپ کی مدد نہ کر رہے تھے (خود مشکل کشا ہو کر غیروں سے طلب مدد شیعہ کے لئے ایک معمہ ہے؟) تو آپ نے منبر پر فرمایا

اللہ کی قسم کھا کر دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے تم سے اٹھا لے اور جنت کے باغوں میں جگہ دے.......... پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں میں ان سے دل برداشتہ ہو گیا ہوں اور یہ مجھ سے دل برداشتہ ہیں۔ اے اللہ مجھے ان سے وفات دے کر آرام بخش اور ان کو ایسے شخص سے مبتلا کر کہ مجھے یاد کریں۔ (جلاء العیون صفحہ 184)

(بقول شیعہ زیاد کی ان کوفی شیعوں پر سختی حضرت علیؓ کی ان پر اس بددعا کا نتیجہ تھی۔ منہ)

نہج البلاغہ، فروع کافی، روضہ کافی وغیرہ کے جو خطبات ان شیعہ علی کی مذمت، غداری نفاق پر آپ نے دیئے ہیں یہاں ان کی تفصیل کا موقعہ نہیں صرف اتنا اشارہ کافی ہے کہ اور تو اور اُشتر نخعی جیسے خاص شیعہ علی و مصاحب کے متعلق بھی خود علماء شیعہ نے نفاق و تردد کا اظہار کیا ہے.......... قاضی نور اللہ شوستری لکھتے ہیں۔

"اُشتر کے ان اوصاف و کمالات کے باوجود سید عارف میر مختوم نے اُشتر کے متعلق تردد (نفاق) اور تزلزل کی نسبت کی ہے........ وہ شخص بڑا کمینہ ہے جو امتحان و آزمائش کے وقت پورا ثابت قدم نہ رہے۔ حضرت شاہ اولیاء سے ان کی زندگی میں اس قدر خوارق باتیں اور ظاہر زندگی کے کاموں میں کمزوری ظاہر ہوئی کہ آپ کے تمام دوستوں کے قدم ڈگمگا گئے (جنہوں نے غداری سے بعد صلح جمل میں سوئے ہوئے بارہ ہزار قتل کئے تھے۔ اب معاویہؓ پر شام میں ایک ہی حملہ سے جب منہ کی کھائی اب صلح کے بعد بھی حضرت علیؓ ان کو ابھارتے تو یہ نہ اٹھتے تھے۔ نہج البلاغہ) حتی کہ مالک اُشتر بھی بجز حضرت سلمان فارسیؓ کے (حالانکہ وہ 4 سال پہلے عہد عثمان میں وفات پا چکے تھے) جو آپ کے فرزند روحانی اور یکے از اسماء حسنیٰ تھے اور جو لوگ ولایت خاصہ کا دودھ نہیں پیتے وہ نفاق (وارتداد) سے محفوظ نہیں رہتے۔

(مجالس المومنین جلد ا صفحہ 289 فارسی)

نہج البلاغہ کے ایک خطبہ کے موافق آپ چاہتے تھے کہ اپنے دس دس فوجی دے کر معاویہ سے ایک ایک فوجی کا سودا کر لیں کیونکہ اس کے فوجی اور عمال وفادار و منتظم تھے اور حضرت کے بے وفا و نالائق تھے۔

(ونحوفی البدایہ، بحوالہ مؤلف کی تحفہ امامیہ صفحہ 231-232)

حضرت امام حسنؓ نے حکم رسول اور سنت علیؓ کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی اور سب مسلمانوں کو باہمی کشت وخون سے بچا کر ایک متحدہ طاقتور مسلم قوم بنالیا تو حسنؓ و معاویہؓ کے دشمن شیعوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ لشکر معاویہؓ نے آپ کو بچا لیا تب آپ نے دکھی ہو کر فرمایا:

"میرے لئے معاویہؓ اور اس کی جماعت بہتر ہے ان میرے شیعوں سے جنہوں نے مجھ پر حملہ کیا میرا مال ومصلی لوٹ لیا" پھر آپ عراق وکوفہ چھوڑ کر مدینہ جا پناہ گزین ہوئے۔ (جلاء العیون جلد ۱ صفحہ ۴۱۹ حالات حسن) حضرت امام حسینؓ کو بلا کر غداری سے شہید کرنا بددعائیں لے کر رونا پیٹنا شہرہ آفاق ہے۔ جلاء العیون کے سوا شیعہ کی "خلاصۃ المصائب صفحہ ۲۱۳" میں بھی ہے کہ ان قاتلوں میں کوئی شامی اور حجازی نہ تھا۔ سب کوفی تھے۔" شیعہ کے اہل بیت پر مظالم مزید دیکھنے ہوں تو جلاء العیون فارسی صفحہ 264 از ملا باقر مجلسی پڑھے

<u>شیعہ علی ہونے کا قرآن سے استدلال بدترین جھوٹ اور تحریف ہے</u>

1۔ جوادی نے "وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ" سے استدلال کیا ہے۔

عرض یہ ہے کہ لغوی معنی جماعت یا تابعدار ہونا مراد ہے۔ کہ حضرت ابراہیم بھی نوح کی طرح جماعت پیغمبروں میں سے تھے۔ یا آپ کے تابعدار تھے۔ بعد کا ایک سیاسی اصطلاحی معنی لے کر آپ کو شیعہ علی قرار دینا، قرآن کی تحریف اور بددیانتی ہے۔ جیسے مرزائیوں کا اصل عقیدہ چھپا کر کوئی ان کو مسلمان باور کرائے تو غلط ہے اسی طرح شیعہ کا منکر ختم نبوت اور قائل امامت ہونے کا عقیدہ چھپا کر خود کو شیعہ اور مسلمان کہنا دھوکہ اور کفر ہے۔ ہاں اب کوئی حضرت علیؓ اور قرآن وسنت کا تابعدار ہو ہمیں شکایت نہیں کیونکہ ہم خود الحمد للہ آپ کی تابعدار جماعت ہیں۔ مگر مروجہ فرقہ شیعہ کا علیؓ واہل بیت سے اتباع کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کی پہلے تین اماموں کی تابعداری نہیں غداری آپ کے سامنے ہے۔ باقی 9 ائمہ تو تابعدار، وفاداروں کے وجود کے لئے ترستے رہے۔ آخری امام العصر غائب 313 مومن شیعہ ہونے پر تشریف لائیں گے۔ خمینی اقتدار نے 25 لاکھ ایرانی مومن مارے مروائے اب جو عراق میں نوری مالکی شیعہ امریکہ سے تباہی کرا رہا ہے۔ ہم کیسے ان کو مومن شیعہ علی کہیں۔

یارو! پاکستان کے بہی خواہ ذمہ دار افسروں، دینی جماعتوں اور فقہ جعفریہ کے پابند علماء مجتہدین میں سے ایک بھی نہیں جو امام حسینؓ کے قاتلوں کی یادگار شر وفساد کے ذمہ دار، اسلام میں بدترین بدعت کے شاہکار فقہ جعفریہ میں بھی غیر مذکور کروڑوں روپے کا بیہ دنیوی کاروبار بند کرائے۔ ملک کو امن دلائے۔ خزانہ کو بچائے۔ جب کہ یہ شیعوں کے ملک ایران وعراق میں بھی نہیں

ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو فقہ جعفریہ کے اصول و فروع کے لحاظ سے شیعان علی کہا جا سکتا ہے؟ ذمہ دار افسر صرف یہ شرط لگا دیں کہ ن۔ش کے مذہبی جلوسوں میں صرف وہی افراد ہوں جو پنجوقتہ نماز کے پابند اور باشرع ہوں۔ ورنہ سرکاری مہمان کے طور پر جیل میں ایک چلہ گذارنا ہوگا پھر دیکھئے کیسے امن و امان قائم ہوتا اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے؟ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ

2۔بَلْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا۔۔اے رسول ان سے کہہ دو کہ ہم ابراہیم کے طریقہ پر ہیں۔ صفحہ 16

الجواب: گذارش یہ ہے کہ جب علی ولی اللہ کا نیا کلمہ پڑھنے والے محمد رسول اللہ کے کلمہ کو ایمان و ہدایت مانتے ہی نہیں۔ آپ کے ایک شاگرد کو بھی ناجی اور جنتی ماننے کے لئے تیار نہیں ہر وقت حضرت علیؓ کے گھرانہ اور ان کے محب تین چار اصحاب کے سوا ہر صحابی رسول، رشتہ دار رسول، بنات رسول اور تمام اقارب رسول کو غیر مومن اور برا بھلا کہتے رہتے ہیں ہم کیسے ان کو ملت ابراہیمی پر چلنے والا کہیں جب کہ ان کے عقیدہ میں حضرت علیؓ، خود ابراہیمؑ اور ان کی ملت مسلمہ سے افضل ہی ہیں تو افضل مفضول کی اتباع کیوں کرے جب کہ نشہ متعہ تقیہ ماتم تبرا اور مسلم دشمنی میں مگن رہنے والا ہر وقت فخر سے کہتا ہے ''ہم تو ملت جعفریہ ہیں'' عرب جاہل کو سید کہلاتے اور ابراہیم کی اولاد کہلانے پر فخر کرتے تھے مگر اس نسبی تفاخر اور شرک سے لت پت ہونے میں شیعہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہرگز نہیں بلکہ سادات قریش کے مذہب پر ہی ہیں۔ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنا اور حضور ﷺ سے ہدایت ملنے پر ایمان لانا۔ مذہب شیعہ میں ہرگز ضروری نہیں وہ حضرت ابو طالب، عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم، عبد مناف وغیرہم اکابر قریش کو، کلمہ نہ پڑھنے کے باوجود مومن جنتی تو مانتے ہیں مگر حضور ﷺ کے دست حق پرست پر لا الــــہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کسی قریشی، غیر قریشی مسلمان کو ہرگز مومن اور ناجی نہیں مان سکتے۔ کیا ان کے منکر رسول اور مخالف ملت ابراہیم ہونے میں اب بھی شک ہے؟ چونکہ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی اولاد کے جاہل عرب باپ بیٹے کے اور ان کی اولاد سے لات، منات، عزیٰ، اولیاء کرام کے بت بنا کر پوجتے تھے۔ آج شیعہ حضرت علیؓ و حسینؓ کے نام پر لکی تعزیہ، روضہ، ضریح، تابوت، ذوالجناح، براق وغیرہ یادگاریں بناتے اور 100% قریشی بتوں کی طرح ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو بت شکن، شرک سوز حضرت ابراہیمؑ کی ملت و مذہب سے شیعہ مشرکوں کا کیا واسطہ؟ بینوا

لفظ شیعہ کی مذمت قرآن میں

3۔حضرت موسیٰؑ کا قومی آپ کا شیعہ تھا (پارہ 20)

الجواب: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ لالٹین لے کر چوریاں کرنے والا بڑا بہادر ہے۔ اگر شیعہ میں ذرہ برابر ایمان و غیرت ہوتی تو حضرت موسیٰؑ کے بقول ''اس مجرم، فتنہ باز، صریح گمراہ'' کو شیعہ نہ کہتے جس نے حضرت موسیٰؑ سے مدد مانگ کر آدمی قتل کرا دیا پھر اس نے حضرت موسیٰؑ کو قاتل، جبار اور غیر مصلح بتا کر قتل کا راز افشاء کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو جان بچانے کے لئے وطن چھوڑنا پڑا (دیکھئے قرآن پارہ 20 رکوع 5 ترجمہ مقبول) ابھی حضرت موسیٰؑ کو پیغمبری نہ ملی تھی تو یہ آپ کا

اسرائیلی قومی مذہبی شیعہ موسوی کیسے ہوسکتا تھا؟ جس مفسر نے بھی اسے حضرت موسیٰ کی مشاعت کرنے والا شیعہ مذہبی کہا ہے بدلیۂ غلط ہے۔ قرآن میں لفظ شیعہ اس کی جمع شِیَع اشیاع آنے پر اتنا ہی ناز ہے تو ان شیعوں کو اپنا مذہبی پیشوامان کر سیدھے جہنم جائیں۔

(۱) ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی وَکَانُوْا شِیَعًا اور گروہ گروہ ہوگئے تم کو ان سے کسی معاملہ میں سروکار نہیں۔ (مقبول، پارہ 8 رکوع 7)

معلوم ہوا شیعہ کا حضور علیہ السلام سے اور حضورؐ کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲) اور مشرکوں میں سے نہ ہونا یعنی ان میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا وَکَانُوْا شِیَعًا اور گروہ گروہ ہوگئے۔ (سورۃ روم، رکوع 4، ترجمہ مقبول)

معلوم ہوا شیعہ لوگ فرقہ پرست اور مشرک ہوتے ہیں۔ کہ فقہ جعفریہ کے عنوان سے اور نصاب دینیات وکلمہ کی علیحدگی کے عنوان سے پیدائش سے لے کر مرنے تک تمام احکام و رسوم میں عام مسلمانوں سے علیحدگی پر زور دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ہفت روزہ ''شیعہ'' شمارہ جون 1979ء

(۳) کہہ دو کہ وہ (خدا) اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا یا تمہارے کئی گروہ بنادے اور ایک کی سختی دوسرے کو دکھائے۔ (سورۃ انعام، رکوع 8 پارہ 7)

معلوم ہوا شیعہ ہونا عذاب الٰہی کا شکار ہونا ہے۔ سب سے پہلا فرقہ یہی ہے جو خود ان کے اعتراف سے مسلمانوں سے لڑتا رہا آرہا ہے۔ کسی کافر سے آج تک نہیں لڑا نہ مرا اور اسے مارا ہے۔

(۴) ''اور بالتحقیق ہم نے تم سے پہلے اگلے گروہوں (فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ) میں بھی رسول بھیجے تھے وہ ہر رسول سے مذاق اڑاتے تھے'' معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کے مدمقابل شیعہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہ شیعہ علی بھی حضور علیہ السلام کے تمام اصحاب وخلفاء کو برا کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں۔ بیویوں بیٹیوں، دامادوں اور قریبی رشتہ داروں پر تبرے پڑھتے ہیں۔ سنت نبوی کو حجت نہیں مانتے۔

(۵) وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (سورۃ قمر) اور ہم تمہارے ہمسروں کو ضرور ہلاک کرچکے ہیں پس ہے کوئی نصیحت پانے والا؟ یہاں حضور کے زمانہ کے کفار گروہوں کو ان سے پہلے ہلاک ہونے والے شیعوں جیسا اور ہمسر بتایا یہ بھی ہلاک ہوئے اور شیعہ بھی اپنے آپ کو بڑا مظلوم جتلا کر ہر زمانہ کے حاکموں سے حضرت امام حسینؓ کی بددعا کی بدولت ہلاک ہونے والا بتاتے آرہے ہیں۔ ان کی مصائب النواصب از قاضی نور اللہ شوستری پڑھ دیکھئے۔

(۶) اور ان کے درمیان اور جن جن چیزوں کی ان کو خواہش ہوگی ان کے درمیان ایک آڑ کردی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے (باشیاعھم) گروہوں کے بارے میں کیا گیا ہے۔ بے شک وہ سب کے سب پریشان کردینے والے شک میں تھے۔

(پارہ 22 سورۃ سبا آخری آیت)

معلوم ہوا کہ شیعہ ہی اپنی مراد سے محروم عذاب میں گرفتار ہوتے بقول خود آرہے ہیں کیونکہ وہ اسلام و نبوت کی صداقت میں شک کرتے ہیں۔ اصحاب لغت و مفسرین نے اشیاع کا معنیٰ امثال کیا ہے لہذا شیعہ اور ابولہب یکساں مشرک ہیں۔

(۷) ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ......... الخ "پھر ضرور ہم ہر گروہ میں سے ان کو الگ کردیں گے جو خدا کے برخلاف زیادہ ضدی تھے" (پارہ 16 رکوع 8)

(۸) بے شک فرعون اس سرزمین پر غالب تھا اور اس کے باشندوں کو اس نے شیعا کئی گروہ بنادیا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا (پارہ 22 رکوع 4) معلوم ہوا کالا لباس پہننے والا فرعون سیاہ پوشوں کا موجد و بانی تھا۔

(۹،۱۰) پارہ 20 کے رکوع 5 میں اس فسادی شیعہ کا دو دفعہ ذکر ہے جو کھلا گمراہ اور مجرم تھا۔ تردید ہو چکی ہے۔

(۱۱) اس کو حضرت موسیٰؑ نے مجرم (گنہگار) اور صریح گمراہ کہا۔ (ترجمہ مقبول، پارہ 20 صفحہ 463)

(۱۲) اس نے حضرت موسیٰؑ کو جبار (بڑا سرکش) اور اصلاح نہ کرنے والا قاتل بتادیا۔ (ترجمہ مقبول، پارہ 20 صفحہ 463)

اثنا عشری حضرات! ان اپنے 12 پیارے الفاظ کا قرآنی مصداق دیکھ کر اس مذہب سے توبہ کریں اور حضور ﷺ کی سنت مذہب اسلام اور قرآن پر ایمان لے آئیں۔ تب ہی وہ ناجی حضرت علیؓ کے حامی و جماعتی کہلائیں گے۔

شیعہ خیر البریہ کی حدیث جعلی ہے

جوادی نے صفحہ 17 پر عنوان دیا شیعہ احادیث کی روشنی میں

پھر سورت بینہ پارہ 30 کی یہ آیت تفسیر ابن جریر طبری پارہ 30 سے پیش کی ہے کہ محمد بن علی (امام باقر) سے روایت ہے۔

"آپ نے فرمایا اولئک هم خير البريه انت يا علي و شيعتک سب مخلوق سے بہتر اے علی آپ اور آپ کے شیعہ ہیں"

الجواب: ہم نے اصل تفسیر ابن جریر جلد 10 پارہ 30 صفحہ 171 طبع دار الفکر بیروت دیکھی۔

اس کی سند یہ ہے حدثنا ابن حُمیُد قال حدثنا عیسیٰ بن فرقد عن ابی الجارود عن محمد بن علی

1۔ ابن حمید کا تو کتب رجال سے پتہ نہیں چلتا۔ چلئے امام طبری کے اساتذہ میں سے ہوگا۔

2۔ عیسیٰ بن فرقد مجہول ہے۔ تقریب التہذیب اور میزان الاعتدال میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ الاستیعاب الاصابہ، اسد الغابہ تو کتب رجال صحابہؓ پر مشتمل ہیں۔ تیسری صدی کا مجہول آدمی وہاں کیسے ملے۔

3۔ ابی الجارود اصل وضاع ہے جس نے یہ روایت بنائی ہے۔ میزان الاعتدال للذھبی میں ہے زیاد بن المنذر رحمدانی ثقفی نہدی بھی کہلاتا ہے ابوالجارود کوفی اعمٰی ہے۔

ابن معین نے کہا کذاب ہے۔ نسائی وغیرہ نے کہا متروک ہے۔ ابن حبان نے کہا کان رافضیا یضع الحدیث فی الفضائل

و المثالب۔ یہ رافضی تھا۔ حضرت علیؓ کے فضائل اور صحابہ کی برائیوں میں حدیثیں گھڑتا تھا۔ (دار قطنی کہتے ہیں کہ یہ منذر بن زیاد ہے جو متروک ہے۔ میزان جلد۴ صفحہ ۱۸۱)

دوسرے ناقدین کہتے ہیں کہ شیعہ کا جارودی فرقہ اسی کی طرف منسوب ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ سب صحابہ سے افضل ہیں اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے برأت کرتے ہیں اور عقیدہ یہ ہے کہ امامت حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں رہے گی۔ کچھ رجعت کے قائل ہیں اور متعہ کو جائز مانتے ہیں۔ ابن معین کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا دشمن کذاب ہے۔ (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 93-94) طبع مصر

قارئین! منقولات میں قدیم ام التفاسیر طبری صاحب التاریخ ام الملوک المتوفی 310ھ کی روایت کا مجموعہ ہی آپ نے جان لیا ہے۔ یہ بزرگ بڑے عالم مفسر اور مورخ ہیں۔ مگر سند سے سب روایتیں پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ کہ راوی کا حال کتب رجال سے دیکھ پڑھ کر صحت وضعف کا پتہ لگالیں ایسی روایتیں وضع کرنے اور کتب اہل سنت تک میں درج کرانے میں یہ شیعہ راوی بڑے ماہر ہیں۔ ابن جریر طبری ایسی روایتیں تفسیر یا تاریخ میں نقل کرتے ہیں بعد کے مصنفین بھی صحت وسقم کو جانے بغیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی محبت میں نقل کرتے ہیں۔ اور ہماری درجہ چہارم کی کتابیں ایسی روایات سے لبریز ہوتی ہیں۔ تو ان وضاعوں کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور شیعہ ان سے خوب فائدہ اٹھا کر اپنی بولی بولتے رہتے ہیں۔

روایت نمبر 2 جابر سے بروایت تفسیر در منثور وغیرہ، روایت نمبر 3 دار قطنی سے بحوالہ صواعق محرقہ اور روایت نمبر 4 طبرانی سے بحوالہ صواعق محرقہ، اور روایت نمبر 5 تفسیر در منثور سے اسی قسم کی کمزور روایات ہیں۔ کیونکہ ان کی سندیں کہیں مذکور نہیں ہیں۔

ان سب کا مضمون وہی بالا روایت طبری والا ہے "کہ علی اور ان کا گروہ ہی خیر البریہ اور جنتی ہے"

ہمارے اصول حدیث کے علماء ایسی کتب کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مثلاً خیر الاصول فی حدیث الرسول صفحہ 8 پر ہے۔

"تیسری قسم وہ کتابیں ہیں جن میں حسن صالح منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں پھر ان میں تفسیر ابن جریر، تاریخ ابن مردویہ، تفسیر ابن مردویہ، طبرانی کے معجم کبیر، معجم اوسط، معجم صغیر، سنن دار قطنی، غرائب دار قطنی، سنن بیہقی وغیرہ کا ذکر ہے۔ جن سے درجہ رابعہ کی روایات والا تیار ہوتا ہے۔

پھر بھی مختصراً ان پر ہمارا Remarks یہ ہے۔ دوسری روایت جابر بن عبداللہ والی میں یہ لفظ ہیں وشیعتہ ھم الفائزون یوم القیامۃ جواب یہ ہے کہ یہ شیعہ علی جب دنیا میں حضرت علیؓ کے نہ تابعدار بنے نہ ایسا کردار پیش کیا کہ وہ جنتی کہلائیں تو پھر قیامت کے دن کیسے کامیاب ہوں گے۔ مجالس المومنین صفحہ 289 کی روایت گذر چکی ہے کہ صرف سلمان فارسیؓ آپ کے فرزند روحانی تھے حالانکہ وہ عہد عثمان میں فوت ہو گئے تھے۔ تو عہد مرتضوی میں ایک بھی سبائی شیعہ مخلص ومومن نہ تھا۔ تیسری ابن عباس سے بروایت ابن نعیم ہے کہ قیامت کے دن شیعہ راضی اور مرضی ہوں گے۔ منہاج السنۃ جلد 4 صفحہ 70 پر علامہ ابن تیمیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں اس بات کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک ہمیں نہیں ہے۔ نقل صحیح ہونی چاہئے۔ ابن نعیم کی یہ روایت باتفاق

مسلمین حجت نہیں ہے۔ پھر دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ منقولات کو جاننے والے کہتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی اور موضوع ہے۔
چوتھی دارقطنی والی بھی ان ہی الفاظ سے ہے جو موضوع ہے۔ پانچویں طبرانی کی ہے کہ سب سے پہلے ہم چار جنت میں داخل ہوں گے۔ (نبی، علی، حسن، حسینؓ) ہمارے پیچھے ہماری اولادیں اور بیویاں ہوں گی۔ شیعہ جب سب اولاد نبی وعلی اور ان کی بیویوں کو جنتی نہیں مان سکتے تو شیعتنا کے لفظ بھی جھوٹ ہیں۔ چھٹی روایت درمنثور کمزور ترین کتاب کی بلا سند مذکور ہے کہ حوض کوثر پر آپ کے شیعوں سے ملاقات ہوگی' جواب یہ ہے کہ یہ وہی بدمذہب ہیں جو دھکیلے جائیں گے۔

درایت کے اعتبار سے بھی یہ روایات غلط ہیں

1۔ شیعہ کی واقعی تاریخ جو بیان ہو چکی وہ سب حضرت علی واہل بیت کو دوستی کے رنگ میں دکھ پہنچانے پریشان رکھنے اور منافقانہ کردار سے مملوء ہے نہج البلاغہ اور کتب تاریخ اس سے بھری ہیں۔ کوئی بھی امام ان سے خوش ہو کر نہیں گیا نہ ان کے کردار پر خراج تحسین پیش کیا نہ وہ خود سیاسی مذہبی لحاظ سے اپنی کتب سے ان کا ایسا کارنامہ بتا سکتے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں ہردلعزیز مقبول اور محبوب رہے ہوں۔ یہ تو کوئی معقول بات نہیں کہ آج ہر شیعہ کہے کہ ہم ہی صرف اہل بیت کے حبدار ہیں۔ باقی سب دنیا ان کی دشمن ہے۔ وہ بھی صرف ہم شیعوں کے دوست تھے۔ سب مسلمانوں کے معاذ اللہ دشمن تھے۔ تو جس طبقہ نے اہل بیت عظام کو ہمیشہ زک پہنچائی ان کو حضور ﷺ حضرت علیؓ کے شیعہ خیر البریہ اور جنتی کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جب کہ ان کی ساری History اصحاب رسول کی بدگوئی اور ہر میدان میں اہل بیت عظامؓ کی ناکامی ہی بتاتی ہے۔ اور شیعہ کا کفر و شرک ہر مسلمان پر عیاں ہے۔ ان کی تحقیقی دستاویز اسی سے لبریز ہے۔

2۔ ایمان واعمال صالحہ والوں کو اس آیت نے خیر البریہ کہا ہے۔ پھر ان کا بدلہ رضوان و جنت بتایا ہے۔ یہی تو حضرت علیؓ سمیت تمام اصحاب رسول کا تعارف ہے اور ان کے انجام خیر کا اعلان ہے۔ صیغے ماضی کے ہیں۔ سورت مدنی ہے تو ان کا مصداق مہاجرین وانصار اور دیگر صحابہ کرامؓ ہی ہیں۔ شیعہ ان میں کیسے گھس آئے جو بہت بعد کی پیداوار ہیں۔ اور ان کا انجام ہی کلمہ توحید و رسالت کی توھین اور ان صحابہ کرامؓ کی کردار کشی ہے۔

3۔ اس سے پہلی آیات میں یہود و نصاریٰ اور عرب کے مشرکوں کو شر البریہ بتایا ہے۔ وہ عام ہیں خاص طبقہ یا خاص فرد مراد نہیں ہے تو اس کے بالمقابل خیر البریہ کا مصداق بھی تمام صحابہ کرامؓ ہیں ان کا خاص طبقہ یا خاص فرد مراد لینا سیاق قرآن کے خلاف اور فرقہ پرستی کا شاخسانہ ہے۔ بعد کے لوگ اس میں تبھی آئیں گے۔ جب وہ بھی ایمان کی دولت سے سرفراز، شرک و کفر سے پاک، اعمال صالحہ سے مزین اور بدعت والحاد سے مبرا ہوں گے جیسے خدا فرماتا ہے "دین میں پہل کرنے والے مہاجرین وانصار سے اور ان کے نیکیوں میں پیروکاروں سے اللہ راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں ان کے لئے خدا نے جنات تیار کر رکھی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 2) تو سنی و شیعہ کا نزاع اور مسلم و کافر کا فرق بھی پہلے سے

یہی چلا آرہا ہے کہ مسلمان تمام مہاجرین وانصار کو مانتے اوران کی اتباع کرتے آرہے ہیں۔ شیعہ تمام مہاجرین وانصار کے دشمن ہیں کہ انہوں نے بالترتیب حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کو خلفاء راشدین کیوں مانا اور منتخب کیا ہے؟ شیعہ صرف حضرت علیؓ کو مسلمانوں سے الگ کر کے اس خاص عقیدہ سے مانتے ہیں۔ کہ وہ پہلے اور چوتھے نمبر پر بھی مسلمانوں کے محبوب ومطاع خلیفہ نہ تھے البتہ پیغمبروں سے افضل خدائی صفات والے امام اول تھے۔ تو یہ شیعہ، علیؓ کا نام لے کر مگر مسلمانوں سے الگ مذہب نکال کر کیسے خیر البریہ ہو سکتے ہیں؟

4- جب خیر البریہ اور شر البریہ کے الفاظ عام ہیں تو صرف حضرت علیؓ کو شیعہ بھی سب مخلوق سے بہتر نہیں مان سکتے۔ اندر کا یقین تو خدا ہی جانتا ہے مگر شیعہ بھی لفظاً تو خیر البریہ حضور ﷺ کی ذات کو مانتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کو حضور سے بھی افضل نہیں مان سکتے ورنہ ان کے مستند علماء ان پر کفر کا فتویٰ جڑ دیں گے؟ تو پھر آپ خود سوچیں کہ شیعہ کیسے خیر البریہ ہو سکتے ہیں جو حضور کے مخالف اور اپنے عقیدہ وکردار میں علیؓ کے نافرمان ہیں۔

5- تو اس آیت کی صحیح تفسیر مندرجہ ذیل مفسرین نے کی ہے اور تمام مومنین صالحین کو خیر البریہ کا مصداق کہا ہے۔

(۱) شیعہ تفسیر مجمع البیان جلد 5 صفحہ 524 پر ہے رضی اللہ عنہم۔ "کیونکہ انہوں نے اطاعت پیش کی اور پھر خدا نے ان کو ثواب دیا ہے"

(۲) تفسیر ابن جریر طبری جلد 10 صفحہ 171 پر ہے ھم خیر البریۃ کہ جس نے بھی خدا و رسول پر اخلاص سے ایمان، نماز وزکوٰۃ کی پابندی اور ہر امر ونہی میں خدا کی اطاعت کی تو وہی سب مخلوق سے بہتر ہیں"

(۳) تفسیر روح المعانی پارہ 30 صفحہ 206 میں ہے اولٰئک یہی لوگ ایمان وفرمانبرداری میں اعلیٰ شرف واتباع والے خیر البریہ ہیں۔

(۴) تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 538 پر ہے "بروایت ابوھریرہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو خیر البریہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا یارسول اللہ کیوں نہیں تب آپ نے فرمایا وہ مجاہد جو گھوڑے کی باگ پکڑ لے جب جنگ کی آواز آئے تو اس پر سوار ہو کر لڑنے لگے کیا میں تم کو خیر البریہ کا مصداق اور بتاؤں؟ پھر فرمایا وہ شخص جو بکریوں کے ریوڑ چراتا ہو تو نماز کا پابند ہو اور زکوٰۃ بھی دیتا ہو پھر پوچھا خیر البریہ کا مصداق بتاؤں وہ شخص مسکین جو خدا کا نام لے کر مانگے تو اسے کچھ نہ ملے (تب بھی صبر سے خدا کا شکر بجالائے)

شیعہ رافضہ غالی تو جہنمی ہیں

بلکہ بعد میں پیدا ہونے والے حضرت علیؓ کی طرف اپنی نسبت کرنے والوں کو حضور ﷺ نے جہنمی بتایا ہے۔

1- ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ میں فرمان نبوی ہے "جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو"

اور رافضی کہتے ہی اسے ہیں جو سب صحابہ کو چھوڑ دے ان سے تبرا کرے یہ لقب ان کو امام زید بن زین العابدین نے دیا تھا۔ جب انہوں نے آپ کو دادا حسین کی طرح حکومت کے خلاف ابھارا جب لڑائی شروع ہوگئی تو ان 40 ہزار کوفی غدار شیعوں نے کہا ہم جب تمہارے ساتھ ہوکر لڑیں گے کہ حضرت (ابوبکر، عمر، عثمان) سے تبرا کرو تو انہوں نے فرمایا وہ تو میرے نانا تھے۔ ان کے خلاف کیسے بکوں؟ تو یہ بولے رَفَضْنَاکَ ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو امام بولے ارفضتمونی فانتم الرافضۃ تم نے مجھے چھوڑا تو تمہارا لقب میں نے رافضی رکھ دیا ہے۔ تو ایسے غدار اہلبیت صحابہؓ کے دشمن جہنمی ہیں۔ (روضہ کافی)

2. فرمان رسولؐ ہے۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہنا۔ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے۔ تم ان کا جنازہ نہ پڑھنا، ان کے ساتھ مل کر نماز نہ پڑھنا، رشتے نہ کرنا، مجلسوں میں نہ بیٹھنا، بیمار ہوں تو پوچھنے نہ جانا۔ (الشفاء جلد 2 صفحہ 266)

3. طلحہ بن مصرف نے کہا بنو ہاشم کا بغض نفاق ہے اور ابوبکر و عمر کا بغض بھی نفاق ہے ابوبکر میں شک کرنے والا گویا سنت نبوی میں شک کرنے والا ہے۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول صفحہ 582)

4. اے علی تو اور تیرے تابعدار (مسلمان) جنت میں ہوں گے اور ایک قوم کا بدلفظ رافضی (سب کو چھوڑنے والا) ہوگا اگر تو ان کو پائے تو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ ہم محبت اہل بیت کے دعویدار ہوں گے حالانکہ وہ حبدار اہل بیت (شریعت کے مطابق) نہ ہوں گے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو برا کہتے ہوں گے۔ (ایضاً)

اس فرمان رسول پر حضرت علیؓ نے خوب عمل کیا۔ شیخین پر آپ کو فضیلت دینے والوں پر 80--80 درے لگائے (ازالۃ الخفاء) بدگو شرکوں کو مرتد قرار دے کر جلانے کی سخت سزا دی (تمام کتب تاریخ) یہ 70 غالی حبدار تھے (الصارم)

5. حضرت علیؓ نے فرمایا "ہمارے بعد ایک قوم ہماری محبت کی دعویدار بنے گی ہم پر جھوٹ بولیں گے (لٹریچر بنالیں گے) دین سے خارج (مارقین) ہوں گے۔ ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ (حضور کے سسروں) حضرت ابوبکر و عمر کو برا کہتے ہوں گے۔ (ایضاً)

6. بروایت ابوسلیمان ھمدانی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کا برالقب رافضی ہوگا وہ ہمارے شیعہ (جماعت) کہلائیں گے۔ حالانکہ ہمارے شیعہ (تابعدار جماعت) بالکل نہ ہوگی۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہوں گے تم ان کو جہاں پاؤ قتل کر دینا کہ مشرک ہوں گے (الصارم المسلول صفحہ 583 فصل صحابہ کو گالی دینے والے کا حکم)

کیا شیعہ ناجی فرقہ اور جنتی ہیں؟

آخری فیصلہ اور اس کا بطلان شیعہ کے سب سے بڑے مجتہد خاتم المحدثین باقر علی مجلسی سے ملاحظہ فرمائیں۔

"حضرت علی کی بیعت پھر قتل و غدر حضرت حسن کی بیعت پھر اہل کوفہ کا ان پر قاتلانہ حملہ حضرت حسین کی بیعت پھر مریدوں کے ہاتھوں ان کی شہادت یوں ہے کہ جن لوگوں نے (بواسطہ مسلم بن عقیل) حضرت حسین کی بیعت کی تھی فوراً انہی نے حضرت حسینؓ پر تلوار اٹھائی اور شہید کر ڈالا حالانکہ حضرت کی بیعت ان

کی گردن میں بھی اس کے بعد (بھی) سلسل ان لوگوں نے اہل بیت پر ظلم کئے اور ہم کو ذلیل کیا اور اپنے مالوں سے ہمیں محروم کیا ہمارے قتل کی کوششیں کیں ہم کو خائف اور ڈرنے والا بنا رکھا۔ ہم اپنے اور مخلص دوستوں کے خون سے مطمئن نہ رہے۔ (جلاء العیون صفحہ 264)

تمام مہاجرین وانصارؓ محبان علی اور جنتی تھے۔ سنی، شیعہ نزاع کا مکمل خاتمہ

تمام مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو برا اور غیر مومن بتانے والے اب اپنے مطلب برآری کے لئے ان کو شیعہ کہہ رہے ہیں۔ جوادی جیسا بے اصول عنوان باندھتا ہے ''صحابہ مہاجرین وانصار شیعہ علی تھے''
پھر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی 1239ھ کی تحفہ اثنا عشریہ سے یہ عبارت نقل کرتا ہے

''سب سے پہلے جس جماعت کو شیعہ کہا گیا ہے وہ جماعت صحابہ مہاجرین وانصار اور تابعین ہیں جب حضرت علی المرتضیٰ خلیفہ بنے تو صحابہ مہاجرین وانصارؓ نے ان کو خلیفہ مانا آپ کی پیروی کی اور اوامر و نواہی میں آپ کی اطاعت کی حضرت علی المرتضیٰؓ کے محاربین سے آپ کے ساتھ مل کر جنگ کی اور اسی جماعت مہاجرین وانصارؓ کو حضرت علیؓ کے مخلص شیعہ کہتے ہیں''۔
(تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 18 طبع سہیل اکیڈمی لاہور (تحقیقی دستاویز صفحہ 19)

الجواب دروغ گو کبھی سچ کہہ ہی دیتا ہے۔ ہم اسے سچائی پر آفرین کہتے ہیں۔

اے کہ آئی وبصد ناز آئی   بے حجابانہ سوئے محفل آئی۔

اس آخری دلیل نے تمام شیعہ اثنا عشری، امامی، اسماعیلی، جعفری، سبی، سبائی، رافضی مذاہب باطلہ کا خاتمہ کر دیا جن لوگوں کو تمام مکاتب فکر کے شیعہ رات دن برا کہتے اور ان کو، مومن و جنتی کہنے والی ایسی سینکڑوں آیات کو جھٹلاتے ہیں۔
آج وہ ان کو شیعہ علی اور جنتی بتانے پر گالیوں کا پلندہ ''تحقیقی دستاویز'' میں حضور ﷺ کی قیامت کے دن گواہی بھی رقم فرما رہے ہیں۔ والفضل ماشھدت بہ الاعداء دشمن کی گواہی زبردست فضیلت ہے۔ جب کہ خدا پہلے فرما چکا ہے'' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کئے اور جنہوں نے جگہ دی اور نصرت کی برحق مومن وہی ہیں بخشش اور عزت کی روزی ان کے لئے ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے وہ بھی ان میں سے ہیں'' (پارہ 10 رکوع 6)
اور یہی وہ مہاجرین وانصار ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ کی پھر عمر فاروقؓ کی پھر عثمان ذوالنورینؓ کی اور اب حضرت علی المرتضیٰؓ کی بیعت خلافت کی ہے۔ نہج البلاغہ میں یہی دلیل سنا کر حضرت علیؓ معاویہؓ کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ شیعہ تو مہاجرین وانصارؓ کو مانتے ہی نہیں تو یہ الزامی مخالف کا حوالہ ان پر حجت نہیں۔ گذارش یہ ہے کہ الزامی حوالہ اس وقت حجت نہیں ہوتا جب اپنے عقیدہ کے خلاف ہو۔ یہاں تو شیعہ عقیدہ کے مطابق ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی خلافت اور بیعت

مہاجرین وانصار پر خوش ہیں۔ خوشی پر ان کو اپنا اہم عقیدہ اور شیعہ بھائی کہہ رہے ہیں جنت کی شہادت حضور سے دلا رہے ہیں تو سنی شیعہ امامت علی پر متحد ہو گئے۔ ہر شیعہ، سید یا افسر بھی پانچ تن کے مبارک عدد میں 5 منٹ کے لئے اپنی آخرت ونجات کا سوچے کہ کیا سنی شیعہ نزاع کا خاتمہ نہ ہو گیا۔ جب ہر مہاجر وانصاری حضرت علیؓ کا دوست بیعت کرنے والا مخالف سے جنگ لڑنے والا اور حضور ﷺ سے جنت کی سند پانے والا حضرت علیؓ کا تابعدار ہے تو ان کو اس وجہ سے کافر منافق اور مرتد جاننا یا کہنا کہ انہوں نے پہلے خلفاء ثلاثہ کی بیعت واطاعت کیوں کی تھی۔ ان کے ساتھ ہو کر جہاد میں قیصر و کسریٰ جیسی بین الاقوامی طاقتوں کو ملیامیٹ کیوں کیا تھا؟ کیا یہ سوچ غیر مسلموں کی نہیں؟ جنہوں نے شکست کھا کر اپنے ایجنٹ اور نمائندہ ابن سبا یہودی سے یہ عقیدہ ایجاد کرایا اپنے دوستوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے اسے خوب نشر کرایا اور مسلمانوں کو 4 فرقوں میں بانٹ کر نبرد آزما کر دیا ہر سنی شیعہ عالم، مورخ اصولی مجتہد و نقیہ لکھتا چلا آ رہا ہے۔

''اہل علم کا بیان ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا مسلمان بن کر حضرت علیؓ سے (خاص) محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے دوران بھی غلو سے کہتا تھا کہ حضرت یوشع موسیٰؑ کے وصی ہیں۔ تو دوران اسلام حضرت علیؓ کے متعلق وصی و امام (بلا فصل) ہونے کا دعویٰ کیا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؓ کی امامت کو فرض (اور جزو ایمان) بتایا آپ کے سیاسی مخالفین (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلفاء اسلام) سے تبرا کیا ان کی (اور ان کی بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ) کی توہین کر کے ان کو کافر تک بتایا۔ یہیں سے مخالفین شیعہ کہتے ہیں۔

اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ (شیعہ کتاب معرفۃ الرجال للکشی صفحہ 71)

کہ مذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت سے لی گئی ہے۔ تاریخ طبری، ابن اثیر، ابن خلدون، ابن کثیر، التمہید والبیان لابن ابی بکر، ذہبی تاریخ ابن عساکر، روضۃ الصفاء والے شیعہ میر خواند اور اس کا بیٹا غیاث الدین صاحب حبیب السیر، مصری علما میں سے حسن ابراہیم، احمد امین فرید وجدی، بستانی محمد رشید رضا شیعہ کی فروع کافی۔ سب نے ابن سبا کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ تو شیعہ حضرات ابن سبا کا مذہب چھوڑ دیں خلفاء راشدین کو مان لیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں۔

شیعہ لوگو! اپنی اس حدیث کو تو سچا ثابت کر دکھاؤ کہ جس مسلمان کا میں دوست اور پیارا ہوں حضرت علیؓ بھی اس کے دوست اور پیارے ہیں۔ جب سب مسلمان درود ابراہیمی میں گھرانہ نبوی، امہات المومنین اور گھرانہ علیؓ سب پر صلاۃ و سلام بھیجتے ہیں تو یہ محبت علی ضامن نجات ہے تو کسی پابند شرع مسلمان کو علیؓ کا دشمن نہ جانو۔ علی وحسین کا دشمن تو وہ ہے جو ان پر ظلم کر کے فخریہ جلوس نکالتا ہے۔ ''کہ ہم زندہ ہو گئے'' پھر لاکھوں روپے کماتا اور بغیر عمل و ایمان آزاد و عیاشانہ زندگی گذارتا ہے۔ ''کہ ہم تو ہیں ہی پاک بخشے ہوئے'' جیسے دو ارب عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح نے قربانی دے کر ہمیں بخشوا دیا یہی عقیدہ آج ہر شیعہ کا ہے کہ امام حسینؓ نے قربانی دے کر ہم سب کو بخشوا دیا ہے۔

آخر صفحہ 20 پر لکھا ہے ''حضرت امام ابو حنیفہ'' بھی شیعہ تھے'' صحابہ مہاجرین وانصار ہوں۔ ائمہ اربعہ کے سرخیل امام اعظم ابو حنیفہ ہوں یا ان کے تابعدار آج تک ہمارے جیسے گنہگار اہل سنت ہوں۔ چونکہ ہم سب حضرت علیؓ کے محب تابعدار، اختلافات میں حضرت علیؓ کے حامی چلے آرہے ہیں۔ تو معنوی طور پر شیعہ یا سنی کوئی بھی ہم کو علیؓ کا حامی اور تابعدار کہہ دے ہمارا سر فخر سے الحمدللہ اونچا ہو جائے گا۔ کہ ہم خدا د رسول کے محبوب اور داماد رسول کو خلیفہ رابع مانتے ادب سے نام لیتے دین کی روایات لیتے۔ ان سے استدلال کرتے، تابعداری کرتے اور اپنے لئے ذریعہ نجات جانتے ہیں۔ تو ہمیں کوئی شیعہ کہہ دے ہم ناراض نہیں ہوتے۔ ہاں اصطلاحی اور رواجی فرقہ شیعہ ہرگز نہیں۔ جنہوں نے غدر کر کے آپ کو شہید اور اولاد پر مظالم اس لئے ڈھائے تا کہ ہر حکمران اور فاتح مسلمان کے خلاف پروپیگنڈہ کریں اور اپنے فرقہ وکفریات کو پالتے رہیں قرآن وسنت اور تعلیمات اہل بیت پر ہرگز عمل نہ کریں۔ اگر کوئی نیک مجتہد اور افسران کو راہ عمل پر چلائے تو فرقہ وارانہ نزاع ختم ہو جائے ہر فرد اپنی عبادت گاہ میں خدا کا پیارا بن جائے۔ تو شیعہ حضرات اگر دیانت سے کام لیتا تو حضرت امام زید کی حمایت میں اٹھنے والے اپنے مریدوں کو اٹھانے والے حضرت امام اعظمؒ کے حق میں یہ شیعہ اتنا بھی بتا دیتا کہ امام حسینؓ کی طرح حضرت زید کو حکومت کے خلاف اٹھانے والے کوفہ شہر کی اکثریت شیعہ تھی حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنے مرید ساتھ ملا دیئے۔ ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا جب امام حسین کے پوتے حضرت زید نے کوفہ کا چالیس ہزار لشکر اموی حکمران کے خلاف پیش کیا تو عین موقعہ پر حضرت علیؓ، حسینؓ اور زین العابدینؒ سے غدر کر کے شہید کرنے والے کوفی امامی شیعوں نے یہ مسئلہ اٹھا دیا کہ جب تک تم ابو بکر وعمر سے تبرا نہ کرو گے ہم تمہارا ساتھ نہ دیں گے'' حضرت زید بن زین العابدینؒ نے فرمایا وہ تو میرے نانا تھے ان کے خلاف کیسے بکوں؟ تو بہ یک زبان بولے ہم نے تجھے چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔ تو حضرت زید امام اعظم کے تھوڑی تعداد مریدوں سمیت شہید ہو گئے اور شیعوں کا نام رافضی مشہور ہے اور اب تک ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حضرت زید کو شہید کرانے والے شیعہ غداروں کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

''شیعہ کے پہلے بزرگوں کا چھٹا طبقہ وہ ہے جو حضرت زید کے خروج پر باعث ہوئے ان کے رفیق بنے جب نوبت لڑائی کی پہنچی تو ان کی امامت (اور حمایت) کا انکار اس حیلے سے کیا کہ وہ خلفاء ثلاثہؓ پر تبرا نہیں کرتے ان کو چھوڑ کر کوفہ میں گھس رہے اور اس امام زادہ مظلوم کو دشمنوں کے پنجے میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے اور واقعہ حضرت امام حسینؓ کا نئے سرے سے تازہ ہو گیا۔ بالفرض اگر یہ امام نہ تھے امام زادے تو تھے۔ اور اگر خلفاء ثلاثہ سے تبرا نہیں کرتے تھے تو کیا قصور تھا؟ سابق کلام فاضل کاشی میں ائمہ عظام سے روایات صحیحہ گذری ہیں'' کہ خلفاء کو برا کہنا نجات اور دخول جنت کے لئے ضروری نہیں ہے''

(تحفہ اثنا عشری مترجم صفحہ 188) (باب سوم ذکر اسلاف شیعہ)

جب اسلاف شیعہ کا ذکر آیا تو مناسب ہے کہ ان گمراہوں اہل بیت کے قاتلوں غداروں کا ذکر شر کیا جائے

1۔ سب سے پہلا طبقہ وہ منافقین ہیں جو مسلمانوں میں بغض و عناد پھیلانے کے لئے عبداللہ بن سبا یہودی صنعانی کے پیروکار ہوئے۔ پہلے حضرت علیؓ کی تفضیل پھر تکفیر صحابہ وخلفاء ثلاثہ۔ پھر حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہوئے

2۔ دوسرا طبقہ یہ منافق قاتل عثمان ہو کر حضرت علیؓ کے لشکر میں گھس آئے آپ کو بہت عزت سے ملتے۔ تملق صادق بن کر عہدے پاتے۔ پھر علیؓ کے نافرمان بنتے آپ کی بات نہ سنتے نہ مانتے غلط مشورے دیتے اپنی منواتے عہدہ پاتے تو ظلم وخیانت اور مخلوق خدا پر دست درازی کرتے اعداء صحابہ رافضیوں کی یہ جماعت پیشوا ہے نہج البلاغہ ان کی مذمت، غداری، نافرمانی اور حضرت علیؓ کی ان سے برأت پر بھری پڑی ہے۔

3۔ امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ان کا سرخیل مختار ثقفی تھا۔ جس نے آپ کا مال و مصلیٰ لوٹا تھا۔

4۔ کوفی مومن جنہوں نے امام حسینؓ کو بلایا غدر کیا واپسی کی 3 شرطیں نہ مان کر آپ کو شہید کر دیا اور بددعا سے پیٹتے ہیں۔

5۔ مختار اور اس کی پارٹی نے زین العابدین کو چھوڑ کر محمد بن حنیفہ کو امام مانا۔

6۔ امام زید بن علی کے غدار جن کا ذکر اوپر ہوا۔

7۔ ائمہ سے راوی حدیث مگر امام ان کو کافر اور جھوٹا بتاتے تھے۔ جیسے دو ہشام بن حکم شیطان الطاق میثمی ہشام بن سالم۔ زرارہ بن امین بکیر بن امین، سلمان جعفری محمد بن مسلم ابوبصیر وغیرہ جو امام باقر و جعفر سے اکثر احادیث کے مرکزی راوی بھی ہیں اور ائمہ نے ان کو جھوٹا لعنتی یہود و نصاریٰ سے بدتر بھی کہا ہے۔ (خلاصہ تحفہ اثنا عشری صفحہ 189)

اہل تشیع پر اعتراضات کا علمی جائزہ صفحہ 45 پر ایک نظر

موصوف نے تاریخی دستاویز میں کتب شیعہ سے شیعوں پر سینکڑوں اعتراضات کا تو کوئی جواب نہ دیا صرف الزامی طور پر 900 گالیاں بنا دیں جن کا ہم نے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ البتہ صرف 5 اعتراضات کو مشہور جان کر آغاز کتاب میں جواب کی خامہ فرسائی کی ہے۔

پہلا اعتراض :

کہ شیعہ قرآن میں ردوبدل کے قائل ہیں۔ صحیح قرآن امام غائب کے پاس ہے۔ پھر حضرت علیؓ سے امام جعفر صادقؒ سے اپنے مجتہد شیخ صدوق سے سید مرتضیٰ علم الہدیٰ سے صاحب تفسیر مجمع البیان طبرسی سے، علامہ طوسی سے، عراق کے نئے عالم شیخ محمد حسین کاشف الغطاء سے محمد حسین طباطائی کی تفسیر المیزان سے چند عبارات پیش کی ہیں۔ '' کہ شیعہ اسی قرآن کو مانتے ہیں''

الجواب : گذارش یہ ہے کہ جب ہم مسلمان ہیں قرآن وسنت ہی ہمارا سرمایہ ایمان ہیں۔ کلمہ خدا و رسول کو کلمہ ایمان نہ

ماننے والوں کو جب ہم کافر کہتے ہیں تو قرآن وسنت کے منکر یا ان کے الفاظ میں ردوبدل اور کمی بیشی کا اعتقاد رکھنے والوں کو ہم کیسے مسلمان مانیں کے۔ کم شدہ کا بھولا شام کو صحیح سلامت گھر آ جائے تو خوشی ہوتی ہے اسی طرح 1300 سال تک قرآن کی تکذیب اور اس کی تحریف کا عقیدہ رکھنے والے چودھویں صدی میں 1/2% علماء شیعہ صحیح قرآن کے قائل ہو جائیں تو ہم خوش ہوں گے۔ کم شدہ بچے ملن جانے پر اسے گود میں ہی اٹھائیں گے۔ چونکہ ہم تحریف قرآن کے باب سوم میں سات سو صفحات میں پر حاصل بحث کر چکے ہیں۔ کہ تقیۃً 4 علماء شیعہ کے سوا۔ جن کا حوالہ اور عبارات یہاں پیش کی گئی ہیں -- ہزاروں علماء شیعہ میں سے کوئی بھی صحت قرآن کا قائل نہیں۔ تحریف قرآن کا کوئی بھی منکر نہیں۔ مولانا فاروقیؒ نے دوسرے باب شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن میں 30 معتبر شیعہ کتابوں سے 49 حوالہ جات جو دیئے ہیں کسی کا جواب یا تردید شیعہ ٹیم مؤلف تحقیقی دستاویز نے نہیں کی نہ ان قائلین تحریف پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ تو یہاں تردید میں چند عبارتیں بھی محض تقیہ جھوٹ فراڈ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھ دی ہیں۔ تو وہ ہماری تائید میں ہیں۔ ہم ان ائمہ اہل بیتؓ کو صرف اہلسنت اسلام کا قائد و پیشوا مانتے ہیں۔ یہ عبارات 99% شیعہ قائلین تحریف قرآن کے خلاف ہم پیش کرتے ہیں۔ ”کہ تم قرآن اور جامعین قرآن صحابہ عظام کی دشمنی میں یہ عقیدہ کیوں ایجاد کر بیٹھے ہو اور اپنے ائمہ کے بھی منکر ہو چکے ہو“۔ ائمہ کی طرف منسوب جیسے صحابہ دشمنی کی سینکڑوں، ختم نبوت کے خلاف عقیدہ امامت کی ایجاد میں سینکڑوں اس طرح قرآن کی صحت کے خلاف تحریف قرآن کی سینکڑوں روایات سے کتب معتبرہ شیعہ بھری پڑی ہیں۔ اگر کثرت رواۃ اور متواتر ہونے کی بناپر وہ واجب الایمان اور صحیح ہیں۔ تو تینوں قسم کی صحیح ہیں۔ عقیدہ تحریف اب بھی شیعوں کو ماننا پڑے گا۔ اور اگر غلط ہیں کہ تینوں کی متواتر روایات یہود و مجوس کی جعلی ہیں۔ تو عقیدہ امامت اور صحابہ دشمنی کو بھی غلط ماننا پڑے گا ان تینوں گناہ کبیرہ سے تائب ہو کر مسلمانوں سے ملنا پڑے گا۔ اللھم آمین۔ تینوں عقائد کی روایات کے تواتر اور کثرت کو یک جان جاننا پڑے گا تفریق ہو ہی نہیں سکتی۔ ورنہ دنیا کا یہ سب سے بڑا دھوکہ ہوگا۔ شیعہ کی سب سے پہلی اور بڑی مستند کتاب کافی مؤلفہ ابو جعفر شیخ محمد یعقوب کلینی المتوفی 329ھ میں تینوں عقائد پر مستقل ابواب کے ساتھ یہ روایات موجود ہیں غلط ہیں تو سب غلط ہیں۔ کہ راوی سب کے ان کی کتب رجال میں شہادتوں کے بعد جھوٹے کذاب اور یہود سے بھی بدتر ہیں۔ (رجال کشی) اگر صحیح اور واجب الایمان ہیں تو تینوں شیعہ کا مذہب ہیں ایک امامت کو ماننا اور دو صحابہ دشمنی اور تحریف قرآن۔ کا آج انکار کرنا بدترین تقیہ ہے مسلمانوں اور ان کے افسروں کو دھوکہ دینا ہے۔ ”ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور“ والی بات ہے

چند علماء شیعہ کی صحت قرآن پر عبارات یہ ہیں۔

1- شیخ صدوق المتوفی 384ھ فرماتے ہیں ”ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جتنا قرآن خدا نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نازل کیا تھا۔ وہ انہی دوگتوں کے درمیان ہے اور وہ امت کے پاس موجود ہے۔ اس سے

زیادہ نازل نہیں ہوا اور جو شخص نسبت دے ہماری طرف اس بات کی کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن اس سے زائد تھا وہ جھوٹا ہے۔" (اعتقادات شیخ صدوق صفحہ 93، اوائل المقالات صفحہ 55 طبع نجف، عقائد الامامیہ صفحہ 54 طبع ایران) (تحقیقی دستاویز صفحہ 47)

راست گو پر آفرین ہو۔ مگر صاحب! جن سینکڑوں شیعہ علماء مجتہدین اور مؤلفین نے اس کے خلاف لکھا ان کو کاذب کہیں۔ اسلام اور مذہب امامیہ سے خارج کریں اور خدا سے جنت حاصل کریں۔

2- تفسیر مجمع البیان کے مقدمہ جلد 1 صفحہ 15 پر علامہ طبرسی سید علم الہدیٰ سے نقل فرماتے ہیں

"علماء اسلام نے اس کی انتہائی حفاظت فرمائی یہاں تک کہ قرآن کریم کے اعراب قرأت حروف اور آیات جن میں قدرے اختلاف پایا جاتا تھا ان کی مکمل جان پہچان کی اور صحت نقل کے بارے میں پر ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسا اس کے کلام خدا ہونے کا یقین۔ قرآن جس صورت میں اب ہے اسی صورت میں رسول خدا کے زمانہ ہی میں جمع اور تالیف ہو چکا تھا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 47)

گذارش یہ ہے کہ یہی ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے آپ اس کے خلاف لکھنے والوں کو علانیہ برغلط کہیں تحریف قرآن کا عقیدہ شیعہ باور کرانے والی کتب تلف فرمائیں۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو خراج تحسین پیش کریں کہ انہوں نے بعد وفات نبوی ہی تمام حافظوں کو اور صحابہ کرامؓ کے صحف مکرمہ کے نوشتوں کو گواہوں کے ساتھ جمع کر کے مرتب قرآن کی شکل دے کر محفوظ کر لیا۔ پھر ضرورت پڑنے پر محافظ قرآن حضرت عثمان بن عفانؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کی تصدیق کے ساتھ اس نسخہ سے مزید نقلیں کرا کر تاج کمپنی کی طرح سب دنیا میں پھیلا کر ایک امت کو ایک ہی قرآن پڑھنے والا بنا دیا۔ اور جو کچھ اختلاف قرأت پر خود آپ نے اس کتاب میں مطاعن کی بمباری کی ہے اس سے توبہ کریں۔ علامہ سیوطیؒ نے اتقان میں علوم القرآن ہی بتاتے ہیں۔ ان پر اعتراضات سے توبہ کریں۔

3- شیخ الطائفہ طوسی لکھتے ہیں

"جہاں تک قرآن میں کمی وزیادتی کے واقع ہونے کا تعلق ہے تو یہ بحث نہ ہوگی کیونکہ قرآن حکیم میں زیادتی کے عدم وقوع پر اجماع قائم ہے اور قرآن میں کمی وزیادتی واقع نہیں ہوئی"

(التبیان جلد 1 صفحہ 3، تحقیقی دستاویز ص ۴۷)

قرآن میں کمی وزیادتی نہ ہونے پر آپ امت کے اجماع کو برحق مانتے ہیں تو براہ کرم تمام شیعوں سے یہ عقیدہ منوائیں کہ جو کمی بیشی کا عقیدہ رکھے وہ اجماع امت کا منکر اور کافر ہے۔ اور اجماع امت برحق ہے اسی طرح خلفاء راشدینؓ کی درستی پر بھی پوری امت کا اجماع قائم ہے۔ بنص قرآنی پارہ 5 رکوع 14 مومنین کی راہ سے جدا چلنے والا جہنمی ہے تو جو بھی اجماع متفقہ سے ثابت

تین خلفاء راشدینؓ کو برحق نہ مانے وہ بھی منکر اجماع امت اور کھلا جہنمی ہے۔
سب شیعوں سے یہ عقیدہ منوائیں تاکہ ہم سب متفقہ امریکہ کے خلاف جہاد کے لئے اٹھیں جیسے خلفاء ثلاثہؓ کے دور میں سب مسلمانوں نے متفقہ کسریٰ وقیصر کا تاج تکبر وکفر روندا تھا۔ اور علم اسلام دنیا پر لہرایا تھا۔
4- شیخ محمد حسین کاشف الغطاء عراقی اصل الشیعہ واصولہا صفحہ 101-102 طبع نجف میں لکھتے ہیں

"(قرآن میں کمی بیشی نہیں ہوئی) اس نظریئے اور رائے پر تمام علماء کا اجماع ہے نیز وہ علماء یا فرقے جو تحریف یا قرآن میں کمی وزیادتی کے قائل ہیں وہ غلطی پر ہیں اور ان کے اس نظریئے کو یہ نص قرآنی مسترد کرتی ہے "ہم نے ہی یہ ذکر اتارا۔ ہم ہی اس کے محافظ ہیں" (تحقیقی دستاویز صفحہ 48)۔

گذارش ہے کہ کاشف الغطاء عام علماء کے اجماع کو برحق مان رہے ہیں۔ ردوبدل کو غلط کہہ رہے ہیں براہ کرم یہ دوباتیں ہم مسلمانوں کو الو بنانے کے لئے تحقیقی دستاویز میں ہی نہ لکھیں الگ "عقیدہ تحریف قرآن کفر ہے" رسالے چھاپ کر تمام اماریہ فرقوں میں پھیلائیں اجماع اور وحدت امت کا قرآنی سبق بھی عزاداروں کو اور امت سے الگ ذفلی بجانے والوں کو پڑھائیں۔
5- تازہ مفسر علامہ طباطبائی کی تفسیر المیزان سے بھی ایسی عبارت لکھی ہیں۔ تو براہ کرم شیعوں کا عقیدہ تحریف درست کریں۔

علماء اہل سنت کا اعتراف حقیقت تحقیقی دستاویز صفحہ 49 تا 55 عنوان دیا ہے

چونکہ علماء اہلسنت تحریف قرآن کے قائل نہیں نہ وہ ائمہ شیعوں کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں تو اس سے شیعہ نے یہ ناجائز استدلال کیا ہے کہ شیعہ کا ایمان بالقرآن ناقابل انکار حقیقت ہے پھر شیعہ لٹریچر اور عقائد سے ناواقف قدیم وجدید 10 علماء کرام کے نام اور ان کی عبارتیں پیش کی ہیں جیسے محمد غزالی مصری علامہ رحمت اللہ ہندی دہلوی، شیخ محمد مدنی، نجم الغنی رامپوری، علامہ شمس الحق افغانی، علامہ عبدالحق افغانی، حافظ اسلم جیراجپوری سالم نبھانی مصری، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شبلی نعمانی رحمہم اللہ اجمعین

الجواب: گذارش یہ ہے۔ ﴿1﴾ حافظ اسلم جیراجپوری آزاد خیال تھے کئی احادیث کے منکر ہو گئے جیسے محدث پاکستان مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے "انکار حدیث کے نتائج کے صفحہ 46 سے 63 میں ان کی ایسی عبارات لکھی ہیں۔ تو ان کی تحریر حجت نہیں۔ مع ہذا وہ غیر مسلموں کے مقابلے میں شیعہ فرقہ کا یہ عقیدہ دلا کر قرآن کا مختلف فیہ ہونا نہیں بتلانا چاہتے۔ اسی جذبہ سے پہلے 8 پیش کردہ علماء "انگریز مستشرقین" سے گفتگو کرتے ہیں اور ان غیر مسلم لا یعنی شیعوں کی ایسی عبارتیں نہ جانتے ہوئے یا جان کر ان کو غلط تصور کرتے ہوئے۔ کفار کے سامنے اسلام کا عقیدہ توحید، ختم نبوت، خلافت صداقت قرآن کو مجروح اور مختلف فیہ نہیں ظاہر کرنا چاہتے اب واقعی شیعہ مجرموں کو ایسا Part چالاک مجرم کی طرح ادا نہ کرنا چاہیے "کہ فلاں پولیس نے تو ہم کو جانتے ہوئے نہ پکڑا، نہ مقدمہ بنایا۔ اے فلاں تھانہ والو! تم کیوں پکڑتے ہو" یہ اس لئے پکڑتے ہیں کہ تم پنڈی کے ہو کر جرم سرگودھا میں کرتے ہو۔ تو سرگودھا پولیس ہی جرم اور شواہد دیکھ کر پکڑے گی مقدمہ چلائے گی۔ تم ہزار چیخو کہ پنڈی، جہلم،

گجرات پولیس نے ہم کو آتے دیکھا مگر گرفتار نہ کیا۔

﴿2﴾ حضرت شاہ عبدالعزیز کا حوالہ بھی دجل فریب ہے۔ کیونکہ وہ تحریف قرآن کے قائل شیعوں کو ان کے ائمہ سے صحت قرآن کا حوالہ دے کر لاجواب کر رہے ہیں۔ باب ہے تمہ الشیعہ در دلائل شیعہ کہ وہ چار ہیں۔ کتاب، خبر، اجماع اور عقل۔ پھر کتاب اللہ قرآن مجید کے متعلق شیعہ عقیدہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ قرآن ان کے ہاں قابل استدلال نہیں کیونکہ وہ ائمہ کے واسطے سے ان تک نہیں پہنچا صحابہ کے واسطے سے پہنچا ہے۔ صحابہؓ جب شیعہ کے ہاں معتبر نہیں تو ان کے توسط سے آیا ہوا قرآن بھی معتبر نہیں (ملخصاً تحفہ اثنا عشری صفحہ 234) حضرت نے یہ بحث 24 صفحات پر کی ہے۔ ایک جگہ شیعہ کے اس عقیدہ کو رد کرتے ہوئے شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ وہ کیسے اس قرآن کو نہیں مانتے حالانکہ ان کے ائمہ یہی پڑھتے تھے۔ نماز میں اسی کا پڑھنا بتاتے تھے پھر شیخ صدوق قمی کا عقیدہ لکھ دیا کہ وہ اسی قرآن کا قائل تھا'' (تحقیقی دستاویز صفحہ 54)

شیعوں کی بددیانتی پر تعجب ہوتا ہے کہ ہر بات میں اپنے موقعہ اور مفاد کو دیکھ کر پینترے بدلتے رہتے ہیں۔

1۔ ان کو کوئی کہے کہ قرآن پر عمل کیوں نہیں کرتے قرآن کے خلاف کیوں چلتے ہو تو سچے بن کر یہی کہتے ہیں کہ ہم پر حجت نہیں جیسے ان کی دو سو کتابیں یہی کہتی ہیں۔ مولانا فاروقی صاحب نے تاریخی دستاویز میں اور ہم نے ایمانی دستاویز میں ان کے تحریفی حوالوں کا انبار لگا دیا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے دشمن صحابہؓ نے یہ صحیفہ عثمانی دنیا میں پھیلایا ہے۔ ہمارا امامی اصل قرآن تو امام غائب کے پاس ہے۔

2۔ جب ان کو کہا جائے کہ تم منکر قرآن ہو کر مسلمان کیسے بنے پھرتے ہو تو مصعب جوادی بن کر کہتے ہیں کہ یہ ہم پر جھوٹا الزام ہے ہم تو یہی قرآن مانتے ہیں ان کی مثال شتر مرغ کی سی ہے نہ اڑ سکتا ہے نہ بوجھ اٹھاتا ہے۔ بہانہ بنا لیتا ہے۔

3۔ ان کو کہو کہ قرآن کو صحیح مانتے ہو تو قائلین تحریف پر فتویٰ لگاؤ کہ وہ کافر تھے تو کہتے ہیں کہ نہیں لگا سکتے کہ وہ تو ہمارے قائد اور بانی مذہب تھے۔

4۔ اگر کہو کہ جب یہی قرآن مانتے ہو تو اس کے عقائد و اعمال اپناؤ، مسلمانوں سے ملو اور ناشرین قرآن خلفاء راشدینؓ کو مان لو تو کہتے ہیں ہم کسی کو نہیں مانتے امام غائب اور اس کے قرآن کے منتظر ہیں۔ عجل اللہ فرجہ اللہ اسے جلدی نکالے ہمارا شب و روز کا ورد ہے''

باقی جن آئمہ علماء اہل سنت کا ذکر اور ان کی عبارتیں پیش کی ہیں ان ظاہر و باطن میں یکساں نیک بزرگوں کو پتہ نہیں کہ جس تقیہ باز جعفری فرقہ سے ان کو پالا پڑا ہے ان کا امام جعفر صادق بھی ایک بات میں 70 پہلو بدلتا تھا۔ (اصول کافی)

یہ صرف 4 اہل بیت کو ماننے والے ہر بات میں داؤ تقیہ سے کم از کم 4 پہلو بدلتے ہیں۔ سنی افسران کے سامنے کچھ بولیں گے۔ علماء اہل سنت کو کچھ اور سنائیں گے۔ اپنے خاص شیعوں کی مجلس عزا میں صدق دل سے کفر و شرک بولیں گے۔ اگلے نہاں خانہ میں

تو ال ٹل ہو کر جنت کی ٹکٹیں حاصل کر لیں گے۔ ''جھوٹی قسموں کو ڈھال بنا کر راہ خدا سے روکتے ہیں''۔(سورۃ منافقون)
یہ آٹھ علماء دین کافروں کے سامنے اسلام کی جامعیت یا وحدت امت محمدیہ کی بات کرتے ہیں یا اخلاص سے اتحاد المسلمین کا درس دیتے ہیں تو اس مقصد میں وہ شیعوں کا منکر اسلام محرف قرآن اور دشمن صحابہ ہونا کیسے بتائیں گے۔ پھر وہ کامیاب کیسے ہوں گے؟
ان کو معلوم بھی ہوگا تو ان نام کے مسلمانوں کے عیب چھپائیں گے یا عیوب کا ہی انکار کر دیں گے اسلام اور مسلمانوں کی صداقت پر حرف نہ آنے دیں گے۔ ہندوؤں کے مقابلے میں لاجواب کتاب اظہار الحق میں علامہ رحمت اللہ کیرانوی ہندی دہلوی نے یہی تو لکھا ہے۔ مگر کفار کے مقابلے میں ان کا یہ باتیں نہ بتانا، ظاہر نہ ہونے دینا یا معمولی لوگوں کی غلط اور حقیر باتیں جان کر نفی کر دینا یہ تو ثابت نہیں کرتا کہ شیعوں کے یہ جرائم یا مرزائیوں کے یہ کفریات کلمہ گوؤں میں ہے ہی نہیں۔ ان فرق باطلہ سے مباحثہ کا جس عالم کو واسطہ پڑے گا۔ وہ ان کا لٹریچر غور سے پڑھ کر ان کے ہفوات منہ پر مارے گا وہ اپنے فن میں ماہر ہوگا تو بین الاقوامی دستور کے مطابق ''ہر فن میں اس کے ماہر کی بات مانی جائے گی'' پر عمل کرے گا اور کرائے گا۔

شیعہ کے متعلق ماہر اکابر اسلام کے فتاوی جات بلاتردید تاریخی دستاویز صفحہ 60 تا 66 میں مذکور ہیں

1۔ دنیا کے سب سے بڑے ہادی اور کامیاب پیغمبر خاتم المرسلین ﷺ نے فرمایا
جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)
موحد اعظم حضرت علیؓ نے اپنے ایسے حبداروں کو مرتد کہہ کر زندہ جلا دیا جو آپ کو رب کارساز مشکل کشا، حاجت روا اور موجود در کے شیعوں کی طرح خدائی صفات والا مانتے تھے۔(ہفتم بحار الانوار صفحہ 349 اصول الشریعہ صفحہ 27)
2۔ آٹھویں امام حضرت علیؓ رضا نے فرمایا اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے۔(روضہ کافی کلینی جلد ۸ صفحہ ۲۲۸ طبع تہران)
3۔ امام شعبی تابعیؒ نے فرمایا ''میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔(منہاج السنہ جلد 1 صفحہ 6 مکتبہ سلفیہ لاہور)
4۔ امام مالک تابعی نے فرمایا لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے۔
(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۲۶۱، روح المعانی پارہ 26 رکوع 12)
5۔ بخاری کے استاد محدث ابو زرعہ رازی نے فرمایا ''جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ کے اصحاب میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 1 صفحہ 10)
6۔ امام ابن حزم اندلسی (پانچویں صدی ہجری) رحمہ اللہ نے فرمایا
پورا فرقہ امامیہ، متقدمین و متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں

نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے روافض مسلمان نہیں۔ (الملل جلد ۳ صفحہ ۱۱۵ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

7۔ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (چھٹی صدی ہجری) نے کتاب الشفاء میں فرمایا

"جو شخص ایسی بات کہے جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے اسی طرح اس کو قطعا کافر کہیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی یا زیادتی کرے اسی طرح ہم غالی شیعوں کو اس کے قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔

(کتاب الشفاء جلد 2 صفحہ 286-281-290)

8۔ امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (چھٹی صدی ہجری) نے غنیۃ الطالبین جلد ا صفحہ 156 میں فرمایا کہ شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ تمام صحابہ مرتد ہو گئے ان کا عقیدہ ہے امام عالم الغیب کلی ہے۔ امام کو دنیا اور دین کی تمام باتوں کا علم ہوتا ہے۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی۔ قرآن میں شیعہ تحریف کے مرتکب (قائل) ہوئے۔

9۔ امام رازی فخر الدین نے فرمایا رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کی تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۱ مکتبہ بیروت)

10۔ امام کمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ ساتویں ہجری نے فتح القدیر جلد 1 صفحہ ۳۶۰ طبع بیروت باب الامامۃ میں فرمایا

"اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو کافر ہے"

11۔ آٹھویں صدی کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا

"عصر حاضر کے ان مرتدین سے پناہ یہ لوگ کھلم کھلا اللہ اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں یہ حضرت صدیق اکبر اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں۔ اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق نے جنگ کی تھی" (منہاج السنۃ جلد 2 صفحہ 198)

اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے ان کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔ جو صدیق اکبر کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے رافضی کا ذبیحہ حرام ہے حالانکہ اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۴۲)

12۔ فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری) جلد 6 صفحہ 318 میں ہے

"حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے"

13- دسویں صدی کے علامہ ابوالسعود مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ فرماتے ہیں

رافضیوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اوران سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں ان کا کفر ایک سطح پر قائم نہیں رہتا بلکہ بتدریج بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ (رسائل ابن عابدین جلد 1 صفحہ 369)

14- حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ گیارھوی صدی۔ (مکتوب نمبر ۸۰ امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی حصہ دوم دفتر اول جلد ا صفحہ ۷۲)

صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبرؐ پر طعن کرنا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ پر ایمان لایا ہی کب؟

15- 500 علماء کرام کا مصدقہ "فتاویٰ عالمگیری" رافضی اگر شیخین کی شان میں گستاخی کرے اوران پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ ۲۶۴ طبع کوئٹہ)

16- بارھویں صدی کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی 1174ھ فرماتے ہیں "شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اس پر باطنی وحی آتی ہے پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ فارسی)

17- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی 1239ھ فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع قطعی کا منکر اور کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۲۷۷)

18- قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ شیخین کو برا بھلا کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ شیعہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں۔ وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

19- علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جو سیدہ عائشہؓ پر تہمت لگائے یا ابوبکر کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ (درالمختار جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

20- مولانا عبدالباری فرنگی محلی "جو اہل ہوا دعویٰ اسلام کے باوجود کبھی ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے غیر مستحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جیسے غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا و رسول کی تکذیب کرتے ہیں۔

(بینات خاص نمبر صفحہ 117)

21- شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا اذیت محبوبہ رسول اذیت رسول اللہ ہے۔ اور موذی رسول کافر ہے ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(ہدایت الشیعہ صفحہ 14 از مولانا رشید احمد گنگوہی" در تالیفات رشیدیہ ص ۵۹۲)

22۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری محققین کے نزدیک بھی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم جلد 1 صفحہ ۲۸۷ مکتبۃ الشیخ کراچی)

23۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی" رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ خواہ ان میں ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصریحات پر مطلقاً کافر ہیں۔ (رد الرفضہ بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۶۵)

پھر کفر اول یہ بتایا کہ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔ دوم یہ بتایا کہ ان کا ہر آدمی سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور اپنے دیگر ائمہ طاہرین کو انبیاء سابقین سے افضل بتاتا ہے ایسا شخص بہ اجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔ (ایضاً)

24۔ حضرت انور شاہ کشمیری" اکفار الملحدین صفحہ 51 میں فرماتے ہیں۔

"اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے"

25۔ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی" فرماتے ہیں

"شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما حقہ معلوم نہ تھی۔ بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے ان کی تکفیر نہیں کی تھی۔ مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سے سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے۔ اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور ان کے متاخرین سب کے سب تحریف کے قائل ہیں اور ان کی معتبر کتابوں میں زائد دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں تحریف قرآن پر۔ صریح الدلالۃ ہیں۔ شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف محل تردد نہیں ہے لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، جنازہ پڑھنا یا جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں"

اس فتویٰ کو سید حسین احمد مدنی، شبیر احمد عثمانی، عبدالرحمن امروہوی، مولانا اعزاز علی، مفتی مہدی حسن شاہ شاہجہانپوری، مولانا قاری محمد طیب، مفتی محمد شفیع، مولانا اشرف علی تھانوی اور متعدد اکابر علماء کی تصدیق و توثیق حاصل ہے" (تاریخی دستاویز ص ۶۶)

مذہب شیعہ کی کتب و عقائد جاننے والے 125 کابر امت کی ان تصریحات سے مصر کے آزاد خیال یا چند ان کے عقائد سے ناواقف علماء کی عبارات کا جواب ہو چکا جو صفحہ 49 تا 55 پیش کی گئیں۔ پھر

ایک نظر ادھر بھی

میں موصوف 9 حوالہ جات وہ پیش کرتے ہیں۔ جو اختلاف قرأت پر مشتمل ہیں۔ تحریف قرآن سے ان کا واسطہ نہیں اور ان کی حقیقت کتب فریقین سے جوابات ہم تحریف قرآن کے باب میں مفصل دے چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

پھر مؤلف شیعوں پر دوسرا اعتراض یہ قائم کر کے جواب مرحمت فرماتے ہیں

دوسرا اعتراض

اہل تشیع کے نزدیک اہل بیت کے سوا باقی لوگ (صحابہ کرام) لائق اعتبار نہیں بلکہ انہیں اہل ایمان میں شامل کرنا بھی درست نہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 58)

الجواب: راقم عرض کرتا ہے کہ یہ اعتراض نہیں مذہب شیعہ کا عین ایمان اور سب عقائد کی جان ہے۔ کہ وہ صرف علی و فاطمہؓ اور حسنینؓ اور صرف 4 ہی ان کے حبدار صحابہ، دراصل تلامذہ علیؓ کو مانتے ہیں باقی لاکھ سے زائد تمام صحابہ کرامؓ کو غیر مومن ہی نہیں ہر وقت معاذ اللہ ان کے عوام و خواص ان پر لعنت و تبرا کے وظیفے پڑھتے ہیں۔ ان کا ہر آدمی جاہل ذاکر ہو یا فاضل قم و نجف مجتہد قبلہ، آقاء مومنین ہو۔ گھر سے مجلس عزا پڑھنے تشریف لائے منبر حسینی و محمدی پر چڑھتے ہی سب صحابہ کرامؓ کو ظالم جان کر کہ خلفاء ثلاثہ کی بیعت کیوں کی ان پر یہ آیات لعنت پڑھے گا۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (ترجمہ) سنو اللہ کی لعنت بے انصافوں پر ہو۔

مگر اگلے دو جملے ہرگز نہ پڑھے گا "ظالم وہ ہیں جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے اور وہ آخرت کے (اپنے حساب و کتاب میں) منکر ہیں۔ (سورۃ ھود پارہ 12 رکوع 2)

کیونکہ پھر خود ان کی زد میں آجائیں گے کہ محمد رسول اللہ کے تمام شاگردوں کو کافر کہہ کر بعد رسول صرف امام کے برحق ہونے کی راہ خدا میں پیوند اور کجی ڈالی۔ اور اپنے ایسے لوگوں کو آخرت کے حساب کتاب سے بالکل بری کر دیا۔

کیا غضب ہے کہ حضور ﷺ کے دو خسروں ان کی دو بیٹیوں امہات المومنین کو مجلسی و خمینی جیسے لوگ فرعون و ہامان کی طرح ظالم جانتے اور لعنت والی آیات ان کی نیت سے پڑھتے اور ان کو ماننے والے سب مسلمانوں کو ظالم سمجھ کر معاذ اللہ لعنت سے پھٹکارتے ہیں۔ (دیکھئے حق الیقین جلد ۲ صفحہ 189 اثبات رجعت، بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 523)

مولانا فاروقی نے چھٹا باب "شیعہ اور صحابہ کرام و خلفاء راشدینؓ" باندھا ہے۔ اس میں 72 کتب شیعہ سے ایک سو تین حوالہ جات معاذ اللہ عام و خاص تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر ان پر تبرے اور لعنتوں پر پیش کئے ہیں اس کے 168 صفحات ہیں۔ کسی حوالہ کی جوادی نے تردید کی نہ اس کا جواب اور معذرت پیش کی۔ تو اس اعتراض کی صفائی کے لئے یہاں دس صفحات (58 تا 68) میں

آ ئیں بائیں شائیں ہی کی ہے۔ الثان کو منافق مرتد اور کافر ہی بتایا ہے، ظاہر و باطن میں اتنا بڑا تضاد کسی بدترین منافق میں بھی نہیں پایا جاتا۔ گویا شیعہ علی سے خارج ہونے والوں کا نعرہ(ان الحکم الا للہ امامت منصوص من اللہ) کہ اے علی تو اس لئے ایمان سے خارج ہے کہ تو امام کا خدا کی طرف سے بننا اور اس کا نص خداوندی سے ہونا (ہمارا عقیدہ) تو نہیں مانتا اور پنچائت کو حاکم مان چکا ہے) تو جوادی تمام مسلمانوں پر یہ فتویٰ لگا چکا ہے کہ علی سمیت تمام مسلمان آپ کو منصوص من اللہ نہ مان کر ایمان واسلام سے خارج ہیں"

موصوف اپنی جھوٹی صفائی میں پہلا جملہ یہ ارشاد فرماتے ہیں

"صحابہ کرامؓ کا احترام کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ اس میں الجھایا جائے اور امت مسلمہ میں اختلاف کا بیج بویا جائے" (تحقیقی دستاویز صفحہ 58)

تو محترم! آپ کے بانی مذہب ابن سبا یہودی نے عراق و مدائن کے فارس کے مجوسیوں کا جتھا بنا کر جو حضرت عثمانؓ مظلوم کو شہید کیا۔ حضرت علیؓ خلیفہ برحق کو تو اپنے سے انتقام نہ لینے دیا الٹا قتل اور حکومت ختم کرنے کی دھمکی دیدی اور آپ کو طالبین قصاص سے مجبوراً کہنا پڑا "میں ان سے کیسے بدلہ لوں" یہ تو ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں ہماری ملکیت میں نہیں۔" (نہج البلاغہ، طبری) پھر مسلمانوں کو باہم لڑا کر 90 ہزار کے خون بہائے تب سے ایک امت مسلمہ 4 فرقوں میں بٹ کر باہم نبرد آزما چلی آرہی ہے۔ اور سب کے قائد رافضی ہی ہیں۔ تاریخ کی حقیقت اور مولا علیؓ کا اعلان آپ کے سامنے ہے۔

براہ کرم ایسے موذیوں سے تبرا کریں۔ مسلمانوں سے مل کر اختلافات کی خلیج پاٹ دیں۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے اللہ آپ کو تشیع وافتراق سے تائب ہونے کی توفیق دے اور سب، مسلمانوں کو امام حسنؓ کے کارنامہ کی طرح ایک امت مسلمہ بنادے صفحہ 60 پر موصوف ایک شبہ کا علمی ازالہ لکھ کر روضہ کافی کی روایت "تین صحابہ کے سوا سب مرتد ہو گئے تھے" کو بے اعتبار کہتے ہیں۔ ہماری عرض ہے کہ جی بسم اللہ سر آنکھوں پر تو تکفیر صحابہ کے عقیدہ کو کفر مانیں۔ ایسے اعداء صحابہ اور ان کے ایمان کے منکروں کو علانیہ کافر کہیں۔ ایسے "سگان علی اور کلاب حسین" کہلانے والوں کو بدترین مرتد قرار دیں کیونکہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ "تمام صحابہ مومن ہیں" "ایک بھی کافر نہیں ہے" ان کو کافر منافق، دشمن اہل بیت اور مرتد و دوزخی جاننے والے کافر منافق قاتل اہل بیت مرتد اور دوزخی ہیں یہ اعلان کیجئے۔

موصوف ایک راوی حنان بن سدیر کو واقفی المذہب بتاتے ہیں (رجال کشی صفحہ 465) اور پھر امام رضاؒ کی حدیث یوں سناتے ہیں

"واقفی المذہب لوگ زندیق ہو کر مرتے ہیں اور یہ لوگ کافر مشرک اور زندیق ہیں"۔

دوسری روایت میں امام رضا فرماتے ہیں

الواقف عاندعن الحق و مقيم على سيئة ان مات بها كان جهنم مثواه

(ترجمہ) واقعی مذہب والا حق کا مخالف ہے اور ایسی بدکاری پر قائم ہے اگر اس کو اسی پر موت آجائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (شیعہ کتاب مقیاس الدرایہ فی علم الروایہ صفحہ 83 مطبوعہ ایران)

الحمد للہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں سال بھر کی محنت کا صلہ اسی کتاب تحقیقی دستاویز اور جوادی کے اقرار سے مل گیا کہ ہم واقعی مذہب شیعوں کو کافر مشرک اور زندیق کہتے ہیں۔ اور اصحاب رسول کو برا کہنے والوں کو مرتد اور منافق جاننے والوں کو حق کا مخالف، بدکار اور جہنمی ہی مانتے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء

ہاں اتنا واضح رہے کہ یہ روایت ارتداد خبر واحد نہیں بلکہ بقول علامہ مامقانی متواتر ہے اور شیعہ کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ دیکھئے

1- اصول کافی کتاب الحجہ صفحہ 420 خلفاء ثلاثہ اور صحابہ کرام ولایت امیر المومنین چھوڑ کر مرتد ہو گئے۔

تکفیر صحابہ پر شیعہ کی 14 روایات

2- کتاب سلیم بن قیس کوفی صفحہ 23 حدیث ارتداد اصحاب کہ چار کے سوا سب دین سے پھر گئے۔

3- انوار نعمانیہ جلد 1 صفحہ 81 ارتد الناس کلھم بعد النبی الا اربعۃ۔ سلمان، ابوذر، مقداد اور عمار۔

4- انوار نعمانیہ جلد 3 صفحہ 264 حضرت علیؓ کی خلافت کے منکرین کافر ہیں۔ مرتد ہونے سے مراد اسلام چھوڑنا ہے۔ دین شیعہ نہیں

4- حق الیقین صفحہ 159 حضرت ابو بکر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت۔

5- ناصبی (سنی) جہنمی ہے۔ ناصبی وہ ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 521)

6- مہاجرین و انصارؓ کی فضیلت کے باوجود پھر یہ کہہ دیا ہے کہ امیر المومنین کو امام اول نہ مان کر مرتد ہو گئے۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 916)

7- اسی کتاب کے صفحہ 923 پر عیاشی کی از محمد باقر روایت سے 3 کے سوا سب کو مرتد کہا ہے۔

8- حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے (تو سب مسلمان کافر ہیں) (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 842)

9- ابو بکر کی بیعت کرنے والے (سب مسلمان) منافق تھے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 1027)

10- نماز میں چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت ضروری ہے۔ (عین الحیات مجلسی صفحہ 599)

11- تین کے سوا صحابہ مرتد ہو گئے۔ (بحار الانوار صفحہ 46 جلد 8 از علامہ سید البشر الافضل (حالانکہ یہ صفت و منصب تو حضور ﷺ کا ہے مگر شیعہ نے اپنے ہی عالم کو دے دیا) محمد باقر مجلسی کو (گیارھویں صدی)

12- تین کے سوا صحابہ مرتد ہو گئے۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول دہلوی صفحہ 134)

13- خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرام کی تکفیر۔ مناظرہ مصر صفحہ 57 از حسین بخش جاڑا

14۔ صحابہ کرامؓ خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد وہدایت کیسے ممکن ہے۔

(حسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ 356 از ڈھکو طبع سرگودھا)۔

قارئین! یہ کفریات تمام صحابہ کرام اور ان کے ماننے والوں کو یہ ننگی گالیاں بادل نخواستہ آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں۔ اب جوادی یا کسی شیعہ کا یہ کہنا کہ ہم تو صحابہ کرام کو مانتے ہیں۔ تکفیر صحابہ کا ہم پر الزام جھوٹا ہے خود سوچیں کہ وہ اس معذرت میں بھی کتنے جھوٹے ہیں۔ یہ آفتاب نبوت کی شعاعوں سے بغض خود آفتاب کی نورانیت کا انکار ہے۔

مرتد کا مفہوم اور اس کی قسمیں

موصوف صفائی کے جواب میں بھی مرتد کا مفہوم صفحہ 62 پر یہ فرماتے ہیں:

کہ مرتد کی دو قسمیں ہیں۔ ﴿۱﴾ مرتد عن الاسلام کہ صاف طور پر اسلام کا انکار کر دیں۔

﴿۲﴾ مرتد عن الاستقامہ کہ صراط مستقیم سے دور اور اعمال صالحہ سے محروم ہو جائیں۔ صفحہ 63

یہ "سر کے پیچھے سے ہاتھ کر کے کان کو پکڑ لیا" کی مثال ہے۔ جب تمام صحابہ کو مرتد از صراط مستقیم واز اعمال صالحہ ہی مان لیا بات تو وہی ہو گئی کہ ان کے پاس اسلام نہ رہا وہ دوزخی ہو گئے اور اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ............ الخ کی سینکڑوں آیات معاذ اللہ جھوٹی ہو گئیں۔ پھر چھ صفحات میں ان کے ارتداد و منافقت جادہ حق سے پھر جانا۔ حوض کوثر پر دھکیلا جانا زٹلیات بیان کی ہیں۔ جن کا جواب ہم اپنی اپنی جگہ مطاعن میں دے چکے ہیں۔ کہ ان لوگوں پر اصطلاحی صحابہ کی تعریف صادق ہی نہیں آتی تو پھر مسلمانوں کو الزام کیوں دیتے ہو۔ اور جو لاکھ بھر صحابہ ان آزمائشوں سے بچے رہے حضرات خلفاء ثلاثہ کی قیادت میں انہوں نے ان مرتدوں، زکوٰۃ کے منکروں اور مسیلمہ کذاب کے فوجیوں کا صفایا کیا۔ پھر قیصر و کسریٰ کو فتح کیا آدھی دنیا میں اسلام پھیلایا۔ سبائی منافقوں کے 90 ہزار مسلمان کاٹنے کٹوانے کے باوجود اسلامی طاقت کمزور نہ ہوئی۔ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے پھر حضرت امیر معاویہؓ کی قیادت میں شمال جنوب مغرب مشرق میں اسلام کا جھنڈا 64 لاکھ مربع میل پر گاڑھ دیا۔ وہ فاتحین اسلام تو منافق اور مرتد نہ تھے۔ کیونکہ خدا نے تو قرآن میں منافقوں کے مارے جانے (پارہ 22 رکوع 5) اور مرتدوں کے محب و محبوب خدا و رسول لشکر مومنین کے ہاتھوں مقتول و برباد ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ (پارہ 6 رکوع 13) وہ پورا ہو کر رہا۔ یہی تو سبائی ایجنٹوں کو دکھ ہے کہ یہ صحابہ فاتحین اسلام کی قیادت میں نصف معلوم دنیا پر خدا کے وعدہ کے مطابق کیوں چھا گئے۔ ہمارے ایرانی آتشکدے کیوں بجھ گئے۔ عارضی جنسی تعلق کے اڈے قرآن وسنت اور حضرت عمرؓ نے کیوں ختم کر دیئے۔ ہم نے ان فاتحین اسلام کو بدنام کرنے کے لئے حضرت علیؓ و حسنینؓ کو خود شہید کر کے مظلومیت کا بڑا پروپیگنڈا کیا مگر مکمل کامیابی نہ ہوئی 95% مسلمان ہمارے دام تزویر میں نہ آئے۔ ہمارے مقدر میں تو پنجوقتہ نماز کا بھی تارک ہو کر سڑکوں پر رونا پیٹنا لہولہان ہونا مسلمانوں سے ہی لڑنا مرنا اور 4+4 کے سوا سب مسلمانوں کو گالیاں تبرے پڑھنا ہی آیا ہے۔

گستاخی معاف! اگر شیعہ مذہب وقوم کی یہ تصویر کشی درست ہے کہ محمد رسول اللہ کے پڑھائے پھیلائے ہوئے اسلام کو آپ ہرگز نہیں مانتے۔ عالم لدنی ائمہ کا نام لیکر ان کی تعلیم اور مسلمانوں سے تو بیزار ہیں مگر صرف تا تلان اہل بیت ہی کی ہر بات کو اپنا ایمان حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔ تو یہ مذہب مبارک ہو۔ مگر حضرت "محمد رسول اللہ" کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ تو نہ دیں ہائے جس محمد رسول اللہ کی نہ بہن پھوپھی چھوڑی نہ بیوی بیٹی نہ داماد و خسر چھوڑے نہ خوشدامن وسالیاں نہ کوئی خلیفہ ونائب چھوڑا نہ کوئی صحابی شاگرد اور مرید چھوڑا ہر ایک کو تبرا اور گالی ہے۔ چچے ماموں اور ان کی اولادیں بھی نہ چھوڑیں پھر بھی محمد رسول اللہ کو ماننے کا جھوٹا دعویٰ ہے؟

الجزائر یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر حامد حفنی داؤد کا سارا محاکمہ مذہب شیعہ ہی کی بیخ کنی کرتا ہے۔

وہ حسن بصریؒ کا قول برمحل نقل کرتے ہیں "یہ ایسے خون تھے جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو ملوث ہونے سے محفوظ رکھا تو ہمیں اپنی زبانوں کو بھی ملوث کرنے سے گریز کرنا چاہیے"

حفنی صاحب صحابہ کے متعلق سنی شیعہ کا موقف بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان میں اگر کوئی فرق ہے تو صرف علمی اور اخلاقی نہج پر ہے۔ اہل سنت بھی صحابہ کے بارے میں عصمت کے قائل نہیں بلکہ عدالت صحابہ کا مطلب صرف اخلاقی نہج ہے۔ اسی وجہ سے وہ ان کے معاملات اللہ کے سپرد کرنے کے قائل ہیں۔ اور کسی صحابی کے متعلق تنقیص کے قائل نہیں اور میرے خیال میں ان کے اس عقیدہ کی بنیاد خود آنحضرت ﷺ کا طریق کار ہے۔ جب عبداللہ بن سلول منافق کو قتل کرنے کے لئے اس کے بیٹے نے آنحضرت ﷺ سے اجازت طلب کی تو حضور اکرم ﷺ راضی نہ تھے اور فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ کہا جائے گا کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کر رہے ہیں۔ اور میرے خیال میں شیعہ مسلک مضبوط علمی نہج پر قائم ہے۔ وہ صحابہ کا معاملہ اللہ کے سپرد کرنے پر ان میں اثبات عدالت کو مقدم سمجھتے ہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 65)

احقر کو علمی منہج سے اتفاق نہیں۔ جب صحابہ کا معاملہ خدا کے سپرد نہ کیا۔ عیب جوئی اور تلاش عدالت ذاتی عناد سے کی تو دو لاکھ صحابہ وصحابیات میں سے 5-10 صحابہ بھی ان کے ہاں عادل اور مومن ثابت نہ ہوئے سب پر کفر کا امریکی ایٹم بم چل گیا۔ حوالے آپ پڑھ چکے۔ جبکہ خدا نے ہزار بھر آیات میں ان کو مومنین صالحین متقین اور جنتی کہا۔ احد و حنین کی غلطی کو معاف کر دیا، سب سے جنت کا وعدہ کیا تو شیعہ کا علمی مضبوط منہج (کہ وہ عادل نہ تھے) پاش پاش ہو گیا۔

تیسرا اعتراض :

کہ شیعہ صرف لفظی ختم نبوت کے قائل ہیں۔ لیکن ہدایت کا متوازی نظام صرف عقیدہ امامت میں ہے (صفحہ 68)

الجواب : میں موصوف امام جعفر صادقؒ اور علی رضاؒ سے جو دو حدیثیں پیش کرتے ہیں وہی ہمارا ایمان ہے اور کتب شیعہ میں ایسی سینکڑوں مفید اسلام اہل سنت روایات دیکھ کر ان کے ہم معتقد اور ان کو اپنے پیشوا ومحبوب مانتے ہیں۔ اور ان ہزاروں

روایات کی عقلاً نقلاً رجالاً تردید کرتے ہیں جن سے ان کا 90% لٹریچر بھرا پڑا ہے اور وہ محمد رسول اللہ کے لائے پڑھائے دنیا بھر میں پھیلائے ہوئے اسلام کی ضد ہیں اور وہ روایات سب مسلمانوں کو منافق اور صرف علی کا ہی دشمن بتاتی ہیں۔ مسلمانوں کے عقیدہ میں حضرت علیؓ حضور ﷺ کے محبوب ہوں۔ پھر ان دونوں کے تابعدار اور ان پر نماز وغیرہ میں درود و سلام پڑھنے والے 95% نیک مومنین تو علیؓ کے دشمن سمجھے جائیں اور ایمان و محبت کا تمغہ صرف متعہ باز جوڑے کو نصیب ہو یہی علیؓ سے بڑی دشمنی ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

﴿1﴾ حضرت محمد ﷺ کی شریعت قیامت تک باقی ہے جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا قرآن کے بعد ماننے کے لئے اور کتاب لائے تو ہر سننے والے پر اس شخص کا قتل مباح ہے۔ (تفسیر برهان جلد 3 صفحہ 101 طبع ایران)

نبی تو حبنی مسیلمہ کذاب کو عہد صدیقی میں حضرت وحشی، عکرمہ اور امیر معاویہؓ نے بعد میں ایمان لا کر قتل کیا۔ اور مسلمان ان کتابوں کو شرعاً ماننے کے لئے تیار نہیں جن میں قال الرسول کم اور قال الامام ہی زیادہ مثل وحی ہے۔

﴿2﴾ اللہ نے تمہارے نبی کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمہاری کتاب (قرآن) سے اور کتابیں ختم کر دیں تو ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی کتاب ہوگی۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 211 طبع ایران)

اس لئے مسلمان کسی فقیہ بزرگ اہل بیتؓ کو بھی نہ نبی کے برابر مانتے ہیں۔ اور افضل ماننا تو کفر جانتے ہیں۔ اور نہ ان کی احادیث کو حضور ﷺ کی احادیث کے برابر جانتے ہیں۔ پھر امامی احادیث ناسخ ہوں اور بعد نبی ان کی ہی تابعداری فرض ہو۔ آپؐ کے بعد حضور ﷺ کی احادیث عملاً منسوخ ہوں اور ہدایت صرف باقری، جعفری احادیث سے ملے یہ ہی ختم نبوت کا انکار اور مستقل کفر ہے۔

حضرت علیؓ نبی ﷺ سے شیعہ عقیدہ میں کیسے افضل ہیں۔

نبوت و امامت میں کمی بیشی ذرا شیعہ عقائد و اعمال کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) حضورؐ کے ہر صحابی شاگرد و مرید کو برا کہا جاتا ہے حضرت علی کے شیعہ اور مرید کے لئے جنت لازم ہے۔

(2) حضور ﷺ کی بیویوں کو علانیہ برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی 9 بیویاں تھیں کوئی غیر مومنہ اور بری نہ تھیں۔

(3) علی کے سوا حضور ﷺ کے دو داماودں سے دشمنی ہے۔ علیؓ کے 15 داماد تھے کسی سے دشمنی نہیں۔

(4) بنات آپ کی بیٹیاں، لفظ قرآن کے بھی منکر ہیں۔ ایک بیٹی کہہ کر حضورؐ کو تو گالی دیتے ہیں۔ حضرت علیؓ کو تو نہیں دیتے۔

(5) آپ کی سالیوں حضرت اسماء بنت صدیق، ام الحکم بنت ابو سفیان کو تو برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی کسی نسبتی بہن کو نہیں۔

(6) حضور ﷺ کی خوشدامنوں کو بھی برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی خوشدامنیں تو ماں کی طرح محترم ہیں۔

(7) حضور ﷺ کے سالوں حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ و حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تو برا کہا اور جانا جاتا

ہے۔حضرت علیؓ کے کسی سالے کو شیعہ برا کہتے ہوں مثال پیش کریں۔

(8) حضور ﷺ پر اتری ہوئی کتاب قرآن کو تو محرف مانا جاتا ہے حضرت علیؓ کی طرف منسوب الہامی کتاب ''نہج البلاغہ'' کو کوئی شیعہ محرف نہیں کہتا۔

(9) رات دن امت محمدیہ کو برا اور ذلیل کہتے ہیں۔ شیعان علی کو ہی اچھا اور نام کے علوی سید زادوں کو ہی سب سے افضل مانتے ہیں۔

(10) حضور ﷺ کو تعلیم و تربیت میں ناکام مشن میں فیل جماعت کو منافق، اور '' لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ '' بطور توحید و رسالت پڑھنے والے 150 کروڑ مسلمانوں کو دوزخی جانتے ہیں مگر 25 لاکھ کے قاتل چودھویں صدی کے امام خمینی کی دمادم تعریف ہی تعریف کرتے ہیں ان حقائق ناقابل انکار کے ہوتے ہوئے ہم کیسے مانیں کہ یہ محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کے قائل ہیں اور امام کو تابع مانتے ہیں۔(معاذ اللہ) پھر موصوف مرزا حیرت دہلوی کا حوالہ دیتے ہیں ''کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو حضرت موسیٰ وعیسیٰ سے افضل کہتا ہے۔جیسے ہم شیعہ اماموں کو انبیاء سے افضل کہتے ہیں''۔مگر یہ شخص سنی نہیں نالائق تھا ہم اپنی جگہ تردید کر چکے ہیں۔

پھر قسطلانی کے حوالہ سے کہا کہ معراج میں حضرت ابوبکر کی آواز حضور نے سنی جیسے شیعہ حضرت علیؓ کو معراج میں استقبال کرنے والا اور خوش آمدید کہنے والا مانتے ہیں۔مگر ہم ایسی جعلی روایات کو نہیں مانتے۔شیعہ روایت معراج یہ ہے ''امالی میں مرفوعا روایت ہے۔شب معراج میں (عرش پر) اللہ نے فرمایا محمدؐ مڑ کے تو دیکھو تو علی بن ابی طالب کو اپنے پہلو میں پایا''

(ضمیمہ جات مقبول صفحہ 538 طبع دہلی)

پھر 4 خلفاء راشدین کے نام حضرت نوح کی کشتی میں لکھا ہوا بتاتے ہیں کہ اس کو دیمک نہ لگے'' (قصص الانبیاء) اس کتاب کو بھی ہم اتنا معتبر نہیں مانتے۔اگر ہو بھی تو ان کے لئے باعث کمال ہے۔قرآن میں اگر تذکرہ انبیاء علیہم السلام میں ان کے نیک امتیوں، خلیفوں بادشاہوں کا ذکر آجانا عیب نہیں ''جب تم پر انبیاء مقرر فرمائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو تمام عالم میں سے کسی کو نہ دیا تھا'' (ترجمہ مقبول، پارہ 6 رکوع 8) تو کشتی نوح علیہ السلام میں خلفاء راشدین کا تبرکا لکھا ہوا نام توہین انبیاء نہیں ہے۔

خود تو'' ایک شیعہ راویوں والی کمزور روایت بار بار سناتے ہیں'' میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا'' (اور الحمد للہ ہم اہل سنت تمام ازواج تمام بنات اور ان کی اولادوں کو اہل بیت مان کر کشتی میں سوار اور ناجی جنتی ہیں) مگر شیعہ ہم کو نہیں مانتے اور ہمارے 4 خلفاء راشدینؓ کو بھی کشتی نوح میں لکھا ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ فیا للعجب

شیعہ کے 12 امام نبیوں سے بھی افضل ہیں

جہاں تک کتب شیعہ سے 12 اماموں کا نبیوں سے افضل ہونا عمل اور عقیدہ میں حضور ﷺ پر بھی فائق ہونا آپ جاننا چاہیں تو ان کی سب سے پہلی اور بڑی مستند جامع کتاب اصول کافی کتاب الحجۃ ہی پڑھ دیکھئے۔ سینکڑوں روایات اماموں کو افضل بناتی اور بتاتی ہیں۔ مگر حضور ﷺ کی منصوص تعریف وفضیلت میں تو 10 بھی نہیں ہیں۔

1۔ امام صادقؒ نے فرمایا امام رسول اللہ کے منزلت اور درجہ میں ہیں مگر وہ انبیاء نہیں اور ان کے لئے اتنی بیویاں حلال نہیں جو نبی ﷺ کے لئے تھیں ان کے علاوہ ہر بات میں وہ رسول اللہ کے برابر ہیں۔ (کافی جلد 1 صفحہ 270)

2۔ (امام پر بھی نبی کی طرح وحی آتی ہے) رسول تو وحی کی آواز سنتا ہے اور نیند میں دیکھتا ہے اور فرشتے کو آمنے سامنے پاتا ہے۔ امام وحی کی آواز سنتا ہے اور فرشتہ کو دیکھتا معاینہ نہیں کرتا۔ پھر یہ آیت پڑھی "ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نبی اور مُحَدَّث (وہ امام جس پر وحی نازل ہو) نہیں بھیجا۔ الخ" (پارہ 17 رکوع 4) یہ قرآن میں از خود اضافہ ہے لفظ محدث نہیں ہے تو یہ آیت بھی شیعہ کے ہاں تحریف شدہ ہے۔ مگر امام کا صاحب وحی بنام محدث ہونا تو بتا دیا۔

3۔ اگلی حدیث میں ہے "امام فرشتہ کا کلام (وحی) سنتا ہے مگر اسے دیکھتا نہیں ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 176 کتاب الحجۃ)

4۔ پیغمبروں سے بڑھ کر اماموں کی 10 صفات

امام باقر فرماتے ہیں امام کی 10 نشانیاں ہیں۔

(۱) پاک پیدا ہوتا ہے۔ (۲) ختنہ شدہ ہوتا ہے۔ (۳) زمین پر ہتھیلیوں کے بل گرتا ہے۔
(۴) جنبی نہیں ہوتا۔ (۵) اسے جمائی نہیں آتی۔ (۶) وہ انگڑائی نہیں لیتا۔
(۷) شہادتین کا (مسلمانوں والا) کلمہ بلند آواز سے پڑھتا ہے (۸) اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔
(۹) وہ جو کچھ آگے دیکھتا ہے پیچھے سے بھی دیکھتا ہے۔ (۱۰) اس کا پاخانہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوتا ہے۔
اور زمین اسے نگل جانے کی مکلف ہے۔ (یہ ساری صفتیں کسی نبی کی تو شیعہ روایات میں نہیں ہیں۔) کافی جلد 1 صفحہ 388

5۔ چہاردہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں۔

جلاء العیون جلد 2 صفحہ 29 مترجم میں ہے

"پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوی اللہ پر متصرف وغالب حاکم و بادشاہ اور ہادی وحافظ ہیں .... باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے پس جب کہ انبیاء وملائکہ یہ منصب وعہدہ نہیں رکھتے تو غیر معصوم جماعت کیونکر اس عہدے کو لے سکتی ہے۔" (خلفاء راشدین پر طعن ہے)

6-امام مہدی نئی شریعت لائیں گے

حضرت صادق ؒ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب امام قائم علیہ السلام اٹھے گا تو نئی شریعت اور نئے احکام لائے گا جیسے آغاز اسلام میں حضور ﷺ نے مخلوق کو نئی دعوت دی تھی۔ (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 547)

7-امام مہدی اپنے رسول ہونے کا اعلان کریں گے

حضرت صادق اور ان کے والد باقر ؒ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کھڑا ہوگا تو یہ آیت پڑھے گا
''میں تم سے ڈرا تو بھاگ گیا۔اب مجھے رب نے نبوت و شریعت بخشی اور مجھے پیغمبروں سے بنایا۔
(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 550)

یہی روایت بحار الانوار جلد 10 صفحہ 644 پر بھی ہے۔اس میں امام مہدی کا صراحتہً دعویٰ رسالت و نبوت ہے۔یہاں شیعہ ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے۔تو بقول خود واجب القتل ہیں۔(تفسیر برھان جلد 3 صفحہ 211 تحقیقی دستاویز صفحہ 69)

8-''ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علی علیہ السلام حضور ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء سے افضل ہیں۔(حضور کے علاوہ بھی مسلمانوں کو ایک دھوکہ ہے) اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے''
(ہزار تمہاری دس ہماری از عبد الکریم مشتاق صفحہ 52 بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 475 باب پنجم)

9-''اللہ نے ان ائمہ کو سب خلق پر گواہ بنایا ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا ان کے معاملات کو ان کے سپرد کر دیا تو جو چاہتے ہیں وہ حلال کرتے ہیں۔اور جو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے''
(اصول کافی کتاب الحجہ کی روایت جلد ۱ صفحہ ۴۴۱)

10-ابوالقاسم خوئی موسوی اور امام خمینی کی کتاب تحفہ نماز جعفریہ صفحہ 28 پر ہے۔
۴۔''امامت مخفی نہ رہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری و ساری ہے ....اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے جس کو اللہ چاہے نبوت و رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے اسی طرح امامت کے معاملہ میں کسی کو اختیار نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعے بحافظہ دین معین کر لیتا ہے''

11-اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزہ ہیں۔عمداً اور سہواً کوئی خطا ان سے سرزد نہیں ہوتی۔(تحفۃ العوام صفحہ 7)

12-اصول کافی میں ہے کہ حضرت علیؑ کو وہی مرتبہ شان فضیلت ملی ہے جو محمد کو ملی ہے۔اور حضرت محمد کو تمام مخلوق پر (علی کے سوا) فضیلت حاصل ہے۔اسی طرح باقی 11 ائمہ بھی یہی شان (نبوت سے افضل) رکھتے ہیں۔''

قارئین! نبیوں سے افضل 12 اماموں کے بارہ ارشادات آپ بار بار پڑھئے۔ ختم نبوت کے عقیدہ و عمل میں تضاد و انکار ملاحظہ فرمائیے۔ پھر جوادی کا اتنا بڑا جھوٹ بھی اس پر سچا کر دکھائیے۔ "یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ شیعان حیدر کرار آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو صرف کافر ہی نہیں کہتے بلکہ ایسے شخص کو واجب القتل سمجھتے ہیں" (تحقیقی دستاویز صفحہ 68)

چوتھا اعتراض:

شیعہ تقیہ کے قائل ہیں جس کے معنیٰ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا کے ہیں۔ صفحہ 70

اس کے جواب میں موصوف نے "تقیہ کا جواز قرآن و سنت کی روشنی میں "عنوان باندھا ہے۔ پھر آیت
اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ ۔ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً اور آیت رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
کی تفسیروں کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

پھر احادیث سے پہلے تین سال خفیہ تبلیغ، حضرت ابوذر کو تبلیغ چھپانے کا حکم دینا اور حضرت معاذ کو اظہار حدیث سے منع کرنا برائے دلیل تقیہ لکھا ہے۔ پھر فقہاء کے اس حکم سے استدلال کیا ہے کہ کسی آدمی کو قتل سے بچانے یا اس کا مال امانت بچانے یا کسی کو ایسے ظلم سے روکنے کے لئے جھوٹ بولنا واجب کہا ہے۔

الجواب: اسے کہتے ہیں "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" مسلمانوں کو شیعہ کے اس تقیہ سے اختلاف ہے جس کی تفصیل دین چھپانے ذاتی مفاد کے لئے خلاف واقعہ (جھوٹ) بات کہنے۔ کسی کو دھوکہ دینے کسی کے مال، ایمان اور جان پر ڈاکہ ڈالنے سے کی جاتی ہے۔ اور وہ ان کے ذخیرہ احادیث سے باب التقیہ، باب الکتمان وغیرہ میں موجود ہے اور عنقریب ہم پیش کرنے والے ہیں۔
اس بات میں سنی شیعہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ کسی کو کلمہ کفر کہنے پر قتل کی دھمکی، عزت و مال کے تلف کے خطرہ سے مجبور کیا جائے اور وہ اپنی جان، اپنی عزت، دوسرے کی جان و مال اور عزت بچانے کی خاطر مجبوراً خلاف واقعہ بات کہے تو وہ گناہ گار نہ ہوگا۔ آیات پر غور فرمائیں۔

1۔ آیت اکراہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ وعن ابویہ اجمعین کی شان میں اتری۔ جب اس کے ماں باپ کلمہ توحید پڑھنے کی وجہ سے یکے بعد دیگرے شہید کر دیئے گئے تھے۔ جب حضرت عمارؓ کو قتل کرنے کے لئے مجبور کیا گیا کہ انکار کر دو کلمہ کفر کہو تو حضرت عمارؓ نے جان بچانے کے لئے کلمہ کفر تو کہہ دیا دل مطمئن تھا جان تو بچ گئی مگر روتے ہوئے صورت حال حضور ﷺ کو آکر بتائی۔ آپ کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ آیت اکراہ نازل ہوگئی۔ تو فرمایا تیرے جیسے مجبور اور مکرہ لوگوں کے لئے اللہ نے رعایت دے دی۔ (الحدیث تفسیر ابن کثیر ص ۶۷۷ تحت سورۃ نحل صفحہ ۱۰۶)
2۔ دوسری آیت میں بھی کافروں سے دوستانہ تعلقات سے منع فرمایا بجز اس کے کہ ظاہراً جس کسی سے ان کا جوش عداوت کم کر کے

ان کے شر سے بچا جائے۔

3- رجل مومن والی آیت تو تقیہ شیعہ کی ضد ہے کیونکہ وہ یہ بتا رہی ہے کہ اس نے پہلے اظہار ایمان کی ضرورت نہ پائی مگر جب حضرت موسیٰ کے قتل کی سازش ہوئی تو اس نے ایمان کا کھلا اظہار کیا موسیٰ کا حامی بنا۔ قتل سے ان کو روکا اپنے کو خطرات میں ڈالا موسیٰ کو بچانے دعوت دین پیش کرنے شرک سے روکنے اور جان دینے پر چل پڑا۔ سورت مومن اسی مومن کے کارنامے بیان کرنے کے لئے اتری، دو رکوع میں اس کی تقریر خدا نے قرآن میں کیسٹ کر کے سنائی ہے۔ جس کا آخری جملہ یہ ہے۔ "میری بات تم یاد رکھو گے اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں تو اللہ نے اسے فرعونی برائیوں سے بچایا اور وہ خود عذاب میں آ گئے۔ (پارہ 24 رکوع 10) تعجب ہے کہ کوئی مومنوں کی طرح اپنی جانیں بچانے والے امام حسینؓ اور ان کے مظلوم ساتھی کی جانیں لینے والے اپنے گھناؤنے جرم و تقیہ کے استدلال کے لئے یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ کیوں نہ کریں ان کا بڑا ناصر آل حسین مختار بن عبید ثقفی، جو اپنے الٰہی چچا مسعود کو مشورہ دیتا تھا کہ ہم حسن کو معاویہ کے سپرد کر کے دولت کمائیں مگر اس نے اس پر لعنت کر کے اس کو چپ کرایا۔ (مترجم جلاء العیون جلد اص ۳۱۰) یہ شہادت حسینؓ کے دن اپنے ہزاروں مومنوں کو لے کر تقیہ خانہ میں چھپا رہا۔ کہ شہید ہو جائیں۔ تو انتقام کے بہانے اٹھوں گا اور قتل عام کراؤں گا، سیاست چمکاؤں گا۔ چنانچہ یزید کے دور میں تو کچھ نہ کر سکا۔ پھر امام زین العابدین کا منکر و مخالف ہو کر ان سے بدعا ئیں لے کر آپ کے چچا محمد بن الحنفیہ کی امامت کا قائل ہو کر انتقام کے بہانے اٹھا، چند نامی گرامی مجرموں کے علاوہ 70/80 ہزار بے گناہوں کا بھی خون بہایا تھا۔ سب شیعہ تقیہ کے کارنامے ہیں۔

کیا جو خون حسین کا شکوہ تو یہ جواب ملا   تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا   (کتب تاریخ)

اہل سنت کے ہاں تقیہ مجبور ہو کر جان بچانا ہے

ابتدا حضور ﷺ کو حکم ہی اعلان عام کے بغیر اپنے خاص دوستوں رشتہ داروں میں تبلیغ کا تھا۔ اسے شیعہ تقیہ سے تعبیر کرنا ناانصافی ہے کیونکہ آواز تبلیغ نہ چھپی تھی ابوبکر صدیق نے اپنے دوست عشرہ مبشرہ بالجنہ بنائے۔ عمرو بن عبسہ باہر سے آوازہ تبلیغ سن کر مسلمان ہونے کو آئے تو کہتے تھے وما معہ الا عبد و ابوبکر (بخاری) کہ آپ کے ساتھ زید بن حارثہ غلام اور ابوبکر سفید پوش آزاد دو آدمی ہی تھے۔ جن کو لے کر آپ حلقہ احباب و خواص میں تبلیغ کرتے تھے۔ تین سال بعد آیت "خدائی حکم بھانڈا پھوڑ کر سنایے اور مشرکوں سے اعراض کیجئے" (پارہ 14 رکوع 6) اتری تو صفا پہاڑی پر سب کو جمع کر کے توحید سنائی۔ حضرت ابوذرؓ نے کلمہ پڑھ کر کفار سے ماریں کھائیں یہی حضرت عمرؓ کے ساتھ ہو رہا تھا۔ تو بطور تقیہ نہیں بطور شفقت آپ نے اس ڈر سے کہا ادھر تبلیغ نہ کرو گھر چلے جاؤ وہاں تبلیغ کرو جب ہمارا غلبہ سن لو تو آ جانا یہی اس مرد مومن نے کیا فقہاء نے یہ حکم دوسرے کی جان مال بچانے کے لئے خلاف واقعہ بات یا جھوٹ بولنا واجب کہا ہے اپنی جان و مال بچانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب نہیں

کہا۔ وہ بول کر بچائے تو رخصت ہے۔ عزیمت نہیں۔ شیعہ رخصت وعزیمت کا تو کوئی فرق نہیں کرتے ہر وقت یا فرض کہتے یا ذاتی مفاد کے لئے کرتے ہیں۔ اہل سنت کے ہاں تقیہ رخصت ہے یعنی بحالت مجبوری اجازت ہے کو ثواب نہیں ملے گا۔ اور تقیہ نہ کرنا حق پر ڈٹ کر جان و مال کا نقصان اٹھالینا اصل اور عزیمت ہے۔ جو حضرت ابن زبیرؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبل نے کیا۔ شہادت اور بڑا ثواب ہے۔ حضرت معاذ بن جبل ہی کو آپ نے فرمایا۔ لا تترکن الصلوٰۃ وان قتلت او حرقت (متفق علیہ) تو نماز ہرگز نہ چھوڑنا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلایا جائے۔ اگر تقیہ واجب ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ حضرت معاذ کو داخلہ جنت کی حدیث بار بار سنانے کو جو آپؐ نے روکا جیسے عمرؓ نے بھی نہ سنانے کا مشورہ دیا تھا تو یہ تقیہ اور جان بچانے کا نہ تھا بلکہ اس لئے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر کے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور عمل کرنا چھوڑ نہ دیں۔ پھر تقیہ، پیغمبر کو، حقانی علماء کو، حق کو امام کو کرنا جائز نہیں۔ ورنہ حق و باطل کی تمیز ہی ختم ہو جائے گی۔ اس پر شیعہ سنی علماء کی صراحت ہے۔

امام خمینی اپنی فقہی کتاب تحریر الوسیلہ کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر میں لکھتے ہیں

”اگر اسلام میں بدعت پڑ جائے۔ علماء دین اور مذہب کے سرداروں کی خاموشی۔ اللہ ان کا کلمہ بلند کرے۔ اسلام کی ہتک عزت اور مسلمانوں کے عقائد کی کمزوری کا سبب بن جائے تو ان پر اس کا رد کرنا واجب ہے۔ خواہ کسی بھی ذریعہ سے ممکن ہو وہ انکار وتدبیر فساد ختم کرنے میں موثر ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح غلط کام بند کرانے میں ان کی خاموشی بھی جائز نہیں۔ اس میں ان کا نقصان اور تنگی نہ دیکھی جائے گی بلکہ ان گناہوں کی اہمیت کا ملاحظہ کر کے علماء دین کو اٹھنا اور بدعت کو مٹانا واجب ہوگا“ (تحریر الوسیلہ جلد 1 صفحہ 473 طبع قم ایران)

شیعہ کے ہاں تقیہ کیا ہے

ہمیں شیعہ کے باب التقیہ والی ان روایات وعادات سے اتفاق نہیں ہے۔

1۔ اصول کافی جلد 2 صفحہ 217 طبع ایران۔ آیت سے استدلال ہے ”کہ اہل کتاب کو ان کے صبر پر دوہرا اجر دیا جائے گا“ پھر تقیہ (مذہب چھپانے) کو نیکی بتایا اور اشاعت دین (اذاعۃ دین کا اعلان) برائی بن گیا“۔

اگر ایسا ہی ہے تو محرم میں جلوس وغیرہ جتنی بدعات آج اشاعت شرک ہیں ان کو برا جان کر حکومت بند کر دے۔

2۔ دین کے 9/10 حصے تقیہ میں ہیں تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے دو کے سوا ہر بات میں تقیہ کرنا فرض ہے۔ (صفحہ 217)

براہ کرم علماء اور انتظامیہ شیعہ سے تقیہ کرائے مکانوں پر کالے جھنڈوں سمیت کوئی بدعت مسلمانوں کو نظر نہ آنے پائے۔

3۔ امام صادق نے فرمایا اللہ کی قسم تقیہ اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا اے قافلہ والو تم چور ہو۔ خدا کی قسم انہوں نے کوئی چیز نہ چرائی تھی۔ ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں۔ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ (باب التقیہ صفحہ 217)

یہیں سے ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ شیعہ کے ہاں تقیہ کا معنی بلا اکراہ ومجبوری جھوٹ بولنا ہے جو حرام ہے۔ حضرت یوسف نے

بھائیوں کو چور نہ کہا بلکہ پیانہ تلاش کر کے نہ پانے والے نے اعلان کیا کہ تم چور ہو تلاشی لینے دو۔ (پارہ 13 رکوع 3) اور وہ اپنے خیال میں سچا تھا۔ حضرت ابراہیم کی طبیعت ناساز تھی۔ کافروں کے میلہ میں جانا پسند نہ تھا تو سچ کہا میں بیمار ہوں تو حضرت ابراہیم پر کسی کو جبر و اکراہ بھی نہ تھا۔ کہ جھوٹ کہتے۔

4۔ امام جعفر صادق" فرماتے ہیں " خدا کو تقیہ سے زیادہ زمین پر کوئی چیز پسند نہیں ہے اے حبیب! جو تقیہ کرے گا اللہ اسے بلند کرے گا اور جو تقیہ نہ کرے گا خدا اسے گرا دے گا۔ (باب التقیہ صفحہ 217)

5۔ امام صادق" فرماتے ہیں اپنے دین پر تقیہ کرو۔ اسے تقیہ کر کے چھپاؤ۔ جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔ (باب التقیہ صفحہ 218)

کھربوں روپے کے مقروض ملک کی حکومت اور انتظامیہ سے یہی اپیل ہے کہ وہ ان سے رسوم چھڑا کر تقیہ کرائیں تب یہ مومن ہوں گے۔

6۔ امام صادق" فرماتے ہیں اصحاب کہف تک تقیہ میں کوئی نہیں پہنچا وہ کفار کی عیدوں میں جاتے جنجو (ٹائی) باندھتے تو خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔ (باب التقیہ صفحہ 218) حالانکہ اصحاب کہف پر یہ تقیہ کا بہتان ہے جب وہ لا الــہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھ کر مسلمان ہوئے تو ہجرت کر کے غار پہنچ گئے (القرآن پارہ 15) تقیہ کر کے دین و کلمہ چھپاتے تو غار میں جانے کی ضرورت نہ تھی۔

7۔ امام صادق" فرماتے ہیں تم برے کام کر کے ہمیں عار نہ دلاؤ۔ ہر بری اولاد باپ کو برے اعمال سے بدنام کرتی ہے تم جن کے بن چکے ہو ان کی عزت بنو۔ برائی نہ بنو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ ان کی بیمار پرسی کرو۔ جنازوں میں جاؤ۔ وہ کوئی نیک کام نہ کرنے پائیں مگر تم وہ پہلے کر لو۔ (باب التقیہ صفحہ 218)

8۔ امام صادق" فرماتے ہیں تقیہ (مذہب چھپانا) میرے باپ دادا کا مذہب ہے جو تقیہ نہ کرے اس کا ایمان نہیں۔ (باب التقیہ صفحہ 218) یہی وجہ ہے کہ سوائے متعہ کے شیعہ کسی مسئلہ پر متفق نہیں۔

9۔ امام صادق" فرماتے ہیں تقیہ ہر ضرورت پر کیا جائے گا آدمی وہ موقعہ خوب جانتا ہے۔ (باب التقیہ صفحہ 218)
(معلوم ہوا شیعہ تقیہ کے لئے جان و مال کا خوف شرط نہیں ہے۔ سنی اکراہ و بچاؤ اور شیعہ تقیہ -- کہ بوقت ضرورت اپنا مفاد حاصل کرو -- میں یہی بنیادی فرق ہے۔)

10۔ امام صادق" فرماتے ہیں۔ تقیہ سے زیادہ میری آنکھوں کی کوئی ٹھنڈک کوئی چیز نہیں تقیہ مومن کی ڈھال ہے" (باب التقیہ صفحہ 218)

11۔ امام صادق" فرماتے ہیں جوں جوں ظہور مہدی کا زمانہ قریب آئے گا کان اشد للتقیہ تقیہ کی زیادہ ضرورت ہوگی۔

(باب التقیہ صفحہ 218) مگر اب تو معاملہ الٹ گیا شیعہ ایسی سینکڑوں روایات جھٹلا کر تارک تقیہ ہو گئے ایران میں اپنی حکومت بنالی
12۔امام صادق" فرماتے ہیں تقیہ ہر بات میں جائز ہے جس کی آدمی کو ضرورت ہوگی تو اللہ نے اس کے لئے وہ حلال کر دیا۔
(باب التقیہ صفحہ 218)
13۔امام صادق" فرماتے ہیں اے سلمان جس دین پر تم ہو جو اسے چھپائے گا باعزت ہوگا جو ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔(باب التقیہ صفحہ 218)
14۔امام صادق" فرماتے ہیں ہمارا راز (امامت کا عقیدہ) چھپا رہا۔ جب کیسان (مختار ثقفی) کی اولاد کے ہاتھ لگا تو انہوں نے اسے سڑکوں اور دیہاتوں میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔(باب التقیہ صفحہ 218) ۔(معلوم ہوا یہ جلوس و شہرت جعفری مذہب نہیں بے دین مختاری مذہب ہے۔) ان 14 مبارک احادیث سے شیعہ اپنے مذہب کو چھپائیں انتظامیہ چھپائے تب فرقہ وارانہ فسادات ختم اور شیعہ سنی کا اتحاد نمایاں ہوگا۔ یہ بحث اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

یہ بھی میرا قصور ہے کہ تم ہو دروغ گو　　یہ بھی میری خطا ہے کہ سچ بولتا ہوں میں

پانچواں اعتراض :

متعہ ایک خلاف شرعی فعل ہے۔

"پھر اسے قرآن کی آیت نکاح محرمات سے غلط استدلال۔ چند دن عارضی جواز متعہ والی احادیث اور دور علیؓ تک چند صحابہ کے جواز متعہ پر قائل ہونے سے استدلال کیا ہے" اور حضرت علیؓ کا عمرؓ کی طرح حرمت کے فتویٰ کو مشہور کرنا اور پھر سب کا حرمت پر اتفاق کر لینا ہضم کر گئے ہیں۔ فوا اسفا

الجواب: تیسری دفعہ بھی شیعہ نے اپنے محبوب شغل سب سے بڑا کار ثواب اور مذہب کی ترقی کا مایہ ناز ذریعہ متعہ کا ذکر خیر کر دیا۔ چونکہ کتاب کے اندر پھر آخر میں ہم اس پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں یہاں ہم تفصیلات میں پڑے بغیر صرف چند ارشادات خدا و رسول اور تعلیمات اہل بیتؓ پر اکتفا کریں گے۔ تاکہ قارئین کو یہاں پہلی مرتبہ متعہ کی حقیقت سمجھ آجائے۔ اور وہ ہر مجلس میں اس کی مذمت کر کے مولود متعہ کو دفن کرتے جائیں۔

{1} متعہ م ت ع سے بنا ہے۔ عربی میں اس کا ترجمہ نفع اور متاع کہلاتا ہے شیعہ کے ہاں بغیر ولی اور گواہوں کے وقت اور فیس مقرر کر کے جنسی نفع کا۔۔ غیر خاوند والی عورت سے۔۔ فائدہ اٹھانا متعہ کہلاتا ہے۔

سابق کسروی حکومت کے ساسانی اصول میں ایک عارضی جنسی تعلق کا نام زیان ہے

فتح کسریٰ اور ایران کے بعد جب فتوح البلدان بلاذری کے بیان کے مطابق "4ہزار درجہ علیاء کے سرکاری افسران جان بچانے کے لئے نام کے مسلمان بن گئے" اور عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعائی جیسا شاطر یہودی عالم ان کو قائد و معلم مل گیا تو وہ فاتحین اسلام سے دشمنی کے ساتھ مذہبی مسائل میں بھی اپنی قدیم عادتیں لائے۔ کہ اس عارضی جنسی نفع کو عقد منقطع اور متعہ کے نام سے مشہور کیا اور آج تک اس کے جواز کے قائل چلے آ رہے ہیں۔ ورنہ بغیر گواہوں کے یہ عقد جنسی اسلام اور جاہلی عرب میں بھی رائج نہیں رہا۔ گواہوں کے ساتھ عقد موقت تھا۔ جسے شیعہ نے متعہ بنا ڈالا۔ اسلام نے نکاح موقت اور جنسی نفع کو لاتعداد جاہلی رسوم کی طرح جب ختم کیا تو اسے بھی ختم کیا مگر شیعوں نے اسے حرام اور ختم شدہ نہ مانا مجوس کی طرح قائل چلے آ رہے ہیں اسلام میں دو طرح کا جنسی تعلق جائز ہے۔ 1- بیوی۔ 2- باندی۔

جو اب نہیں پائی جاتی اب صرف نکاح حلال دائمی سے بیوی کے ساتھ یہ تعلق ہوگا۔ بار بار ارشاد ہے۔

"جو بھی بیوی اور باندی کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں"۔ (سورۃ مومنون، سورۃ معارج وغیرہ)

جب کہ شیعہ 4 طرح جنسی تعلق کے قائل ہیں۔ 1- بیوی۔ 2- باندی۔ 3- متعہ۔ 4- تحلیل۔

اپنی باندی سے جنسی تعلقات کسی کے لئے حلال بتادے (فقہ و حدیث میں سب کتب شیعہ) اور قرآن نے ایسے تعلق کو بغاوبدکاری بتایا ہے۔ (پارہ 18 سورۃ نور رکوع 10)

﴿2﴾ قرآن نے نکاح محرمات کے بعد صرف غیر خاوند والی عورتوں سے نکاح اور باندی کو جائز بتایا ہے کافروں کی وہ عورت جو جنگ لڑنے آئے اپنے مردوں کے ساتھ قیدی بن جائے۔ کمانڈر انچیف کسی سپاہی کے نام لگادے تو بعد استبراء (ایک ماہ حیض کی انتظار کے بعد) اس سے عورتوں والا تعلق جائز ہے۔ نامزدگی خاص گویا نکاح ہے۔ پھر جواز شادی کی یہ شرط لگائی "کہ تم ان کو مال (مہر) کے بدلے لو۔ (گواہوں کی موجودگی اور دونوں کا مسلمان ہونا دونوں کی احادیث میں متفق ہے۔)

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ۔ کہ ان کو دائمی بیوی بنا کر رکھو۔ عارضی شہوت کا پانی نکالنے والے نہ ہو۔ اس سے متعہ حرام ہو گیا کیونکہ وہ عارضی شہوت رانی کا نام ہے۔ دائمی بیوی بنا کر رکھنے کا نام نہیں۔ پھر آگے لفظ فَمَا ہے اور ف کے معنی پس کے ہیں جو پہلی بات سے تعلق جتلاتا ہے۔ ما بے جان چیز یعنی عورت کے مقام خاص کی طرف اشارہ ہے کہ بعد نکاح دائمی بیوی کے مقام خاص (بہ) سے فائدہ جماع اٹھالو تو مقررہ مہر ادا کر دو" (پارہ 5 پہلا صفحہ دو آیت)

اب متعہ والوں نے قرآن پر دو ہرا ظلم یہ کیا کہ ف کا معنی پس کے بجائے اور نئی عورت متعہ والا کر دیا بہ کا ترجمہ کھا گئے۔ دوسرا ما کو مَنْ والا بنا کر عورت ممنوعہ بنا دیا اور اِسْتَمْتَعْتُم کا لغوی ترجمہ (تم نے نفع اٹھایا) نہ کیا۔ بلکہ اپنا اصطلاحی بناوٹی ترجمہ تم نے متعہ کیا۔ بنا ڈالا یہ تین غلط خیانتیں کسی لغت و قانون میں جائز نہ تھیں۔ مگر بد دیانت اور بے حیا کا

کوئی قانون نہیں ہوتا

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اگر یہاں لغوی کے بجائے اصطلاحی ترجمہ درست ہے تو اس آیت میں بھی یہی کرلو

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ فرمایئے خوب نفع اٹھالو (یعنی متعہ کرلو) ٹھکانا تو تمہارا دوزخ ہی ہے۔

(سورۃ ابراہیم، پارہ 13 رکوع 17)

﴿3﴾ رافضی کا یہ کہنا "نکاح کی دو قسمیں ہیں۔ 1- نکاح دائمی 2- نکاح منقطع جو متعہ کہلاتا ہے" (تحقیقی دستاویز صفحہ 77) جھوٹ ہے۔ کیونکہ دو نکاح بنانا یہ خود ان کی ایجاد ہے کسی لغت فقہ اور قانون میں یہ تقسیم نہیں ہے۔ پھر یہ کہنا "تمام شرائط و احکام جو نکاح دائمی میں ضروری اور لازمی ہیں وہ سب نکاح متعہ میں بھی ضروری ہیں" دوسرا صریح جھوٹ ہے کیونکہ نکاح دائمی میں دو مسلمان گواہ شرط اور اعلان عام کے مستحب ہونے کا اتفاق ہے (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 238 از خمینی)

خود مختار عاقلہ بالغہ عورت کا باپ دادا بھائی سے اجازتِ نکاح لینا بھی مناسب اور اچھا ہے (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 256 از خمینی) مگر متعہ میں ایسی کوئی بات ضروری نہیں۔ تنہا دو آدمیوں کا ایجاب و قبول۔ وقت اور فیس کا مقرر کرنا ہی شرط ہے (ہر کتاب شیعہ) فروع کافی جلد 5 صفحہ 455 باب شروط متعہ میں ہے "امام جعفر نے فرمایا متعہ میں صرف دو باتیں شرط ہیں۔

1- مدت مقرر کرنا۔ 2- اجرت مقرر کرنا (گواہ، اذن، خطبہ شرط نہیں) شیعہ کتاب الاستبصار جلد 3 صفحہ 148 طبع تہران باب "متعہ بغیر گواہوں کے" میں ہے امام جعفر نے فرمایا بغیر گواہوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں گواہ اس متعہ میں ہونے مناسب ہیں جب آدمی لڑکا (حلالی) چاہے (ورنہ اسے حرامی کہا جائے گا)

﴿4﴾ قرآن میں نکاح کا جہاں بھی ذکر ہے۔ یہ دس شرائط ہیں۔ ۱ دائمی بیوی بنانا، ۲ عارضی مستی نہ نکالنا آیا ہے۔ ۳ اولیاء سے اجازت مانگنا بھی آیا ہے، باندیوں سے اس وقت بتایا ہے کہ ۴ آزاد عورت سے نکاح کی طاقت نہ ہو یا ۵ زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو۔ ۶ پھر بھی صبر کریں باندیوں سے شادی نہ کریں تو بہتر ہے اللہ تو بخشنے والے مہربان ہیں۔ ۷ غیر شادی شدہ عورتوں غلاموں کو بیاہ دینے کی تاکید ہے۔ ۸ باندیوں کا غیر سے جنسی فعل کرانا۔ خصوصاً ان کو مجبور کرنا زنا بتلایا ہے۔ ۹ جو شادی کی طاقت نہیں رکھتے ان کو پاکدامن رہنے کی تلقین ہے حتی کہ ان کو اللہ مالدار کردے۔ ۱۰ کتابی عورتوں کے ساتھ نکاح بھی اس شرط پر ہے کہ ان کو دائمی بیوی بناؤ۔ صرف جنسی خواہش پوری نہ کرو۔

(دیکھئے پارہ ۵ پہلا صفحہ۔ پارہ ۶ رکوع ۸۔ پارہ ۱۸ رکوع ۱۰)

اگر شیعوں کا عقد متعہ قرآن میں جائز ہوتا تو خدا اتنی شرطیں کیوں لگاتا۔ صاف بتاتا کہ جب تم جنسی خواہش پوری کرنا چاہو تو ایک کپڑا یا دو مٹھی غلہ دے کر متعہ ہی کرلو۔ ؎ کم خرچ بالا نشین

حرمت متعہ قرآنی آیات کی روشنی میں

اب مقبول ترجمہ سے ہی یہ 10 شرطیں ملاحظہ کرلو

1-اس کے سواسب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں کہ تم اپنے مال خرچ کر کے بحالت پاکدامنی نہ بغرض بدکاری ان کی خواستگاری کرو۔(پارہ5 صفحہ 161 افتخار بک ڈپو لاہور)

2-اور جو تم میں سے اتنا مقدور نہ رکھتا ہو کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومن لونڈیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تمہارے ایمان سے خوب واقف ہے تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔(ایضاً)

3-تم پس ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور ان کو ان کے مہر نیکی کے ساتھ ان کو دے دو۔(ایضاً صفحہ ۱۶۲)

4-(بشرطیکہ) وہ عفیفہ ہوں نہ بدکاریں اور نہ چوری چھپی آشنائی کرنے والیاں" (ایضاً صفحہ ۱۶۲)

5-یہ تجویز (باندیوں سے نکاح) ان کے لئے ہے جو تم میں سے زحمت تجرد (گناہ) سے ڈرتے ہوں۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۲)

6-اور صبر کرنا تمارے لئے بہت ہی اچھا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔(سورۃ نساء، پارہ 5 رکوع 1 صفحہ ۱۶۲)

7-اور تم میں سے جو مرد بے زوجہ ہوں اور جو عورتیں بے شوہر ہوں ان کے اور تمہاری لونڈی غلاموں میں جو نکاح کے قابل ہوں ان کے نکاح کر دو اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔(پارہ 18 رکوع 10)

8-اور تمہاری لونڈیاں اگر پاکدامنی کی خواستگار ہوں تو ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو" (پاکدامنی کی شرط احترازی نہیں بدکاری کی گندگی جتلانے کے لئے ہے کہ وہ تو پاک رہیں تم برا کراؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) (ایضاً)

9- اور جن کو تم میں سے نکاح میسر نہ ہو ان کو عفت برتنی چاہئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ (سورۃ نور، رکوع10)

10-اور مسلمان پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جن کو تم نے پہلے کتاب دی گئی تھی۔(نکاح میں جائز ہیں) جس وقت کہ تم ان کے مہر دے دو۔ درآنحالیکہ ان سے نکاح کرنا منظور ہو نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق اور جو ایمان کا منکر ہو گیا تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں ٹوٹا اٹھانے والا ہوگا۔(پارہ 6 سورۃ مائدہ رکوع 1)

﴿5﴾ قرآن کی ان 10 آیات سے صراحۃً عارضی عقد نکاح موقت کا حرام ہونا جب واضح ہو گیا اور شیعہ اسے ہی متعہ کہتے ہیں تو وہ حرام ٹھہرا۔ متعائی عورت نہ بیوی ہے کہ اسے طلاق ملے۔ وراثت پائے، روٹی مکان کی مالک ہو، تہمت لگے تو لعان کر کے عزت بچائے۔ بیوی جیسی عدت گذارے اور عدت کا خرچہ پائے۔ 4 سے زیادہ بیویوں پر اس کا لانا ممنوع ہو، شیعہ روایات صریح ہیں کہ وہ بازاری عورت کے سوا اور کچھ نہیں۔ شیعہ کا بغیر گواہوں کے عقد کو متعہ کہنا گویا خنزیر کو بکرا کہنا ہے۔

شیعہ روایات میں متعائی عورت کا مقام

امام باقر فرماتے ہیں کہ وہ نہ چار میں سے نہ ستر میں سے صرف کرایہ دار عورت ہے۔ اجرت اور متعہ کرانے کے سوا کسی چیز کی حقدار نہیں ہے۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 451) الفقیہ جلد 3 صفحہ 294 میں ہے "کہ متعہ کی کم سے کم اجرت گندم سے بھری دو ہتھیلیاں ہیں" الفقیہ صفحہ 297 میں ہے ان المومن لا یکمل حتی یتمتع مومن تب کامل ہوتا ہے کہ متعہ کر لے صفحہ 296 پر ہے متعہ کی عدت 45 دن ہیں جب مدت ختم ہوئی تو بغیر طلاق کے جدائی ہوگئی۔

متعہ کا ثواب امام باقر سے پوچھا گیا تو فرمایا "جب صرف اللہ کی رضا اور منکرین کی مخالفت کے لئے کرے تو ہر بات کے بدلے نیکی، ہاتھ بڑھانے پر نیکی ملے گی۔ جب اس کے قریب ہوگا تو گناہ معاف ہو جائیں گے جب غسل کرے گا تو ہر بال پر پانی لگنے کے بدلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا سے چلا جائے اور حضور کی سنت پوری نہ کی ہو (یعنی بغیر متعہ کئے کرائے وہ مکروہ دنیا سے رخصت ہوا) الفقیہ جلد 3 صفحہ 295

تحقیقی دستاویز میں پیش کردہ حلت متعہ پر احادیث وآثار پر ایک نظر

خیانت سے پہلی روایات جواز تو نقل کی ہیں مگر پھر حرمت ونسخ والی روایات نقل نہیں کیں سوال کو اصل عبارت بنا کر لکھتے ہیں جواب نقل نہیں کرتے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پڑھتے ہیں وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى نہیں پڑھتے شیعہ اسی خیانت میں ممتاز ہیں۔ اسی خیانت سے امام حسینؓ کو بلایا۔ ان کی درخواست کے باوجود واپس نہ جانے دیا۔ خود ذبح کر کے تو امین بنے اب فخریہ جلوس نکالتے ہیں۔ کہ ہم زندہ ہو گئے۔ پہلی روایت حضرت جابر وسلمہؓ سے ہے کہ ایک لشکر و جنگ میں ہم کو حضور نے متعہ کی اجازت دی تھی۔ پھر اسی حدیث کے آخر میں ہے امام ابو عبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے انہ منسوخ کہ یہ اجازت بند ہوگئی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 767 طبع نور محمد کراچی)

اس باب کا نام بھی نکاح متعہ کا حرام ہونا ہے۔ پھر حضرت علیؓ کی یہ حدیث ہے کہ آپ نے ابن عباس سے کہا کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دنوں میں متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا ہے" ۔

پھر اگلی روایت میں ابن عباسؓ نے رخصت اس شرط کے ساتھ بتائی کہ آپؐ کے زمانہ میں سخت حالت میں عورتوں کی قلت کی وجہ سے یہ رخصت ملی تھی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 767)

قارئین! آپ نے شیعہ مؤلف کی تین خیانتیں دیکھ لیں۔

1۔ باب حرمت متعہ کا نام ہی نہیں لیا۔ روایت نقل کر دی۔

2۔ آخر حدیث بھی نقل نہ کی کہ حضرت علیؓ سے حضور ﷺ سے منسوخ ہونا بیان کیا تھا۔

3۔ حضرت علیؓ کی حرمت متعہ اور گدھوں کی حرمت بھی بیان نہ کی۔ اللہ کا فرمان سچا ہے وَاللہُ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ۔

دوسری روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے ہے کہ ہم نے خصی ہونا چاہا حضور نے منع فرمایا کہ ایک کپڑے پر بھی نکاح کے لئے عورت ملے تو نکاح کر لو مگر خصی نہ بنو۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 759)

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں مطلق نکاح کرنے کا حکم ہے متعہ کا تو لفظ ہی نہیں باب ہی "علیحدگی اور خصی ہونے کی کراہت کا ہے" بالفرض اپنی محبت سے شیعہ متعہ ہی مراد لیں تو اپنے محبوب علی کی اوپر والی حدیث پر بھی ایمان لائیں کہ حضور ﷺ نے حرام کو منسوخ کر دیا۔ حرام بتایا۔ اب اگر ایک حدیث منسوخ کو مانیں ناسخ کو نہ مانیں تو کیا خود غرضی اور بددیانتی یہود کی عادت نہیں "کہ کتاب کی ایک بات تو مانتے ہو تو دوسری بات سے کافر بن جاتے ہو۔ تمہارا بدلہ اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا میں تو رسوا رہو (پٹو اور لہولہان بنو) اور قیامت کے دن بدترین عذاب میں لوٹو" (القرآن پارہ 1 رکوع 9) مسند احمد کا حوالہ بھی غلط ہے۔ وہاں حضور ﷺ پر متعہ کی تہمت لگائی ہے۔ معاذ اللہ۔ آپ نے کس ہاشمی مطلبی اپنے کفو کی خاتون سے کیا؟ امام باقر صادق کی طرح اس سوال سے سب شیعہ مجتہدوں کا سر شرم سے جھک جائے گا۔ یہاں حضور ﷺ کا حج تمتع مراد ہے۔ کہ شیخین نے عارضی پابندی لگائی "کہ حج کرنے آتے ہو پھر عمرہ تمتع کر کے بیویوں کو جھاڑیوں میں لئے پھرتے ہو"

تیسرا حوالہ تفسیر مظہری کا دیا" کہ متعہ پر صحابہ وتابعین کا عمل تھا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 79)

جواب یہ ہے کہ حضرت علیؓ کے دوست کہلا کر 80 ہزار مسلمان کٹوا کر پھر جماعت علی سے نکل کر خارجی بننے والے آپ سے دلی لڑ کر پھر آپ کو شہید کر دینے والے یہ مومن روایتی خیانت کے یہاں بھی مرتکب ہوئے کہ علامہ مظہری نے 4 صفحات تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 272 تا 275 پر متعہ کی بحث کی ہے۔ ایک صفحہ پر موئید روایات نقل کر کے تین صفحوں پر ان کا جواب اور دیگر روایات تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ پھر آخر میں فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

"والاجماع منعقدة على عدم جواز المتعة و تحريمها و لا خلاف فى ذالک فى علماء الامصاء الا من طائف من الشيعة"

(ترجمہ) متعہ ناجائز ہونے اور اس کے حرام ہونے پر امت کا اجماع ہے سب ممالک کے علماء میں سے کسی کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں صرف شیعہ کا طائف (گروہ) اس کا قائل ہے (طائف کی جمع طوائف کنجریاں اس کا اردو ترجمہ بنتا ہے)

ناسخ 22 احادیث

ناسخ 22 احادیث ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے کچھ مطاعن کے اندر آ گئی ہیں۔ رجوع ابن عباس پر یہ روایات ملاحظہ فرمائیں۔

1- حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو ڈانٹا کہ آپ غلط راہ پر ہیں۔ (تاله)

2۔ بیہقیؒ نے زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اس وقت تک نہیں مرے جب تک جواز متعہ کے فتویٰ کا سے رجوع نہ کرلیا
3۔ ابوعوانہ نے اسے صحیح میں ذکر کیا ہے۔
4۔ ابوداؤد نے ناسخ میں اور ابن المنذر نے نحاس وغیرہ میں ابن عباس کے شاگرد عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا آیت طلاق نساء نے عدت کے ذریعے متعہ کو ختم کردیا۔
5۔ ابن مسیب نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ متعہ کو آیت میراث نے ختم کردیا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی وغیرہ)
6۔ جب تک ابن عباس نے رجوع نہ کیا تھا تو وہ حالت اضطرار میں مجبور کے لئے جائز کہتے تھے۔
(تفسیر ابن المنذر، بیہقی) تفسیر مظہری صفحہ 274-275
تو جواز پر جو صحابہ وتابعین کے نام لکھے ہیں وہ دھوکہ ہے کہ منسوخ کا ذکر کیا ناسخ روایات نہ بتائیں۔ تابعین کی جہالت ہم پر حجت نہیں۔

قائلین متعہ کو ابن حجرؒ کے جوابات

فتح الباری جلد 9 بھی سامنے کھلی ہے اس میں سے بھی شیعہ کی یکطرفہ کارروائی ہے۔ جو کچھ علامہ ابن حجر نے متعہ کی حرمت پر وقتی جواز کے بعد دائمی نسخ اور جوابات دیئے ہیں۔ ان کو شیعہ شیر مادر جان تک ہضم کر گئے ہیں۔ ابن حجر فرماتے ہیں "بہت سی احادیث صحیحہ صریحہ اس پر آئی ہیں کہ آپ نے اجازت کے بعد متعہ سے منع فرمادیا تھا۔ وفات سے پہلے بھی منع فرمایا جیسے ابوداؤد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ربیع کے والد سبرہؓ نے فرمایا آپ نے حجۃ الوداعؐ کے دن بھی متعہ سے منع فرمایا پھر جواز کے ایک راوی عبداللہ بن محمد بن علیؓ پر بڑی گہری جرح کی ہے۔
"کہ حسن بن محمد بن علیؓ ہم کو سب سے پیارا ہے۔ عبداللہ تو سبائی تھا۔ سبائی عبداللہ بن سبا کی طرف منسوب ہے یہ رافضیوں کا سردار تھا۔ مختار بن ابی عبید ثقفی بھی ابن سبا کی رائے رکھتا تھا۔ جب وہ کوفہ پر قابض ہوگیا اور امام حسینؓ کے قاتلوں کو تلاش کیا تو امام حسین کے حبداروں نے اس سے محبت کی پھر ان کی اکثریت اس سے الگ ہوگئی کیونکہ اس کے بہت سے جھوٹ نکل آئے۔ سبائیہ کی رائے میں محمد بن علی سے محبت تھی اور وہ اس کو امام مہدی جانتے تھے کہ وہ مرے گا نہیں آخر زمانہ میں نکلے گا۔ کچھ نے اس کی موت کا اقرار کیا اور یہ سمجھا کہ اب امام اس کا بیٹا ہاشم (بن محمد بن علی) ہے ہاشم سلمان بن عبدالملک کی حکومت میں 99ھ میں فوت ہوا۔ (فتح الباری جلد 9 صفحہ 72 طبع دار الریان قاہرہ باب نھی رسول ﷺ عن نکاح المتعۃ اخیراً)
پھر حرمت پر یہ احادیث بھی لکھی ہیں۔
1۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی اسے قیامت تک اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔
(جلد 1 صفحہ 74 ایک روایت میں ہے فتح مکہ کے سال ہم کو متعہ کی اجازت تھی پھر ہم نے مکہ فتح کرلیا تو مکہ (ومضافات) سے

نکلنے سے پہلے اللہ نے حرام قرار دے دیا۔ طاؤس بھی مضافات مکہ سے ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی تو متعارض روایات میں جمع یہی
صرف غزوہ فتح مکہ کے موقعہ پر متعہ چند دنوں کے لئے حلال کیا گیا تھا۔ غزوہ خیبر والی روایات میں بھی اہل علم کے ہاں کلام ہے
اور عمرۃ القضا میں تو کوئی روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ حسن بصری کی مراسیل سے ہے اور اس کی مراسیل کمزور ہیں کیونکہ وہ ہر کسی سے
روایت کرتے ہیں۔ بالفرض ثابت ہو تو ایام خیبر مراد ہیں۔ اور عمرۃ القضاء اسی سال (7ھ میں) ہوا تھا۔
(فتح الباری جلد 9 صفحہ 75 طبع بیروت)

پھر علامہ آخر میں صفحہ 79 جلد 9 پر فرماتے ہیں

"ثم اجمع السلف والخلف علی تحریمها الا من لا یلتفت الیه من الروافض وجزم جماعة من الائمة بتفرد ابن عباس باباحتها"

(ترجمہ) سلف وخلف (تمام صحابہ وتابعین اور ائمہ دین) کا اجماع ہے کہ متعہ حرام ہے ہاں روافض کی طرف توجہ نہ کی جائے گی وہ حلال کہتے ہیں ایک جماعت ابن عباس کو بھی منفرد مانتی ہے۔

پھر ابن حجر چند افراد کا نام لے کر جن کا ذکر صفحہ 79 پر شیعہ نے کیا ہے ایک ایک کی تردید کرتے اور جواب دیتے ہیں۔ ابن عبدالبر کا ان افراد کو قائل ماننا محل نظر ہے۔ ابن مسعود سے تو حرمت صریح اسماعیلی نے نقل کی ہے معاویہؓ نے بھی اباحت کے موقع پر معانہ سے کیا تھا۔ ابو سعید کی تو روایت بھی کمزور ہے۔ رہے ابن عباس تو ان سے مروی حرمت کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔ رہے سلمہ اور معبد دونوں کا قصہ ایک ہے کہ واقعہ متعہ ہونے میں ہی اختلاف ہے۔ جابر کا لفظ فعلنا ہے یہ تو عام صحابہ کو شامل ہے ان کا اپنا کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ واقعہ بھی حرمت سے پہلے کا ہے پھر حجت بر جواز نہ رہا۔ رہے عمرو بن حریث اور ان کا جابر سے روایت کرنا کہ تمام صحابہ تھے عجیب ہے۔ ایک صحابی کے کرنے پر بھی یہ لفظ سچا ہو جاتا ہے۔ پھر جو تابعین کا ذکر کیا ہے تو عمرؓ کے اعلان کے بعد کسی کا کرنا، حجت نہیں۔ پھر ابن حزم کچھ افراد کا ذکر کرنے کے بعد جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت تک متعہ کی حرمت ثابت ہے تو ہم (سب مسلمان) اسی پر ایمان رکھتے ہیں کہ حرمت نے متعہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ واللہ اعلم (فتح الباری جلد 9 صفحہ 79)

اب آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ کتاب میں پورا کیا ہوتا ہے اور یہ مطلب پرست سیاق وسباق کا حوالہ دیئے بغیر کیا نقل کر دیتے ہیں

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ پر تہمت

حضرت اسماءؓ پر جھوٹی تہمت لگا کر یہ دوسری مرتبہ ہمارا دل دکھا رہے ہیں۔ کاش یہ اپنی بہن بیٹیوں کو بھی اس کی اجازت دیتے۔

1- آپ غور فرمائیں کہ صرف حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی حضور ﷺ کی نسبتی بہن سالی اور آپ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر کی اہلیہ محترمہ پر یہ کتنی بڑی تہمت ہے ان کا تو ایک ہی نکاح حضرت زبیرؓ سے عمر بھر کے لئے ہوا تھا۔ یہ متعہ تو نہ

۔ آپ کی نسبتی بہن پر یہ جھوٹی تہمت بار بار لگائی ہے۔ ہم ان کو گالی تو نہیں دیتے۔ روافض کو متعہ بازی کہا ہے۔

تھا۔ خاوند والی تو متعہ نہیں کیا کرتی۔ وہ جواز متعہ کے دنوں میں عام مسلمان عورتوں کی نسبت سے جمع متکلم کا صیغہ بولتی ہیں۔ فعلناھا کچھ ہماری عورتوں نے یہ کیا ہے۔ بطور جھوٹ اور دلآزاری اس لفظ کا ترجمہ شیعہ نے کیا ہے "خود میں نے متعہ کیا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 79) ہمارے خیال میں یہ روایت ہی صحیح نہیں پھر سند کسی کتاب میں مذکور نہیں کہ ہم رافضی راویوں کے پرخچے علم رجال سے اڑاتے۔ کیا یہ بددیانتی اور خیانت نہیں۔ رسول پاک ﷺ کے گھرانہ بیوی اور بہن کے ان دشمن یہود و مجوس پر کیا اللہ کی لعنت نہیں برستی؟ مانا کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے ساتھ اتنی ہی دشمنی ہے جتنی شاہ کسریٰ ایران اور شاہ قیصر روم کو تھی کہ ان مسلمان خلیفوں نے ہماری بین الاقوامی سلطنتیں کیوں خاک میں ملا دیں۔ مگر اب تو وہ حضور ﷺ کے خسران محترم اور باپ کی طرح معزز ہیں ان کی دو بیٹیاں حضور ﷺ کے حرم محترم اور مومنین کی مائیں ہیں۔ نام کے مسلمان و مومن کہلانے والے فرقہ کو کچھ تو حضور ﷺ کے گھرانہ اور اہل بیت کی لاج رکھنی چاہئے۔ اور یوں یاوہ گوئی سے ہر دور میں حضور ﷺ کے علاوہ کروڑوں مسلمانوں کا دل نہ دکھانا چاہئے۔

کیا میں قسم اٹھا کر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ایسے ذاکر، مجتہد، عزادار دنیا بھر کے بدترین کفار یہود و مجوس سے بھی بدتر حضور ﷺ کے دشمن ہیں کہ کسی کافر نے بھی آپ کے گھرانہ کی معزز خواتین کی ایسی بے عزتی نہیں کی جو یہ رات دن تقریر و تحریر میں یاوہ گوئی کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کون شیر بہادر ہے کہ اس کی بہن، سالی، بیوی پر کوئی ایسی بکواس کرے اور وہ خوشی سے برداشت کرلیں؟

جمع متکلم کا صیغہ فرد واحد پر متکلم کے بغیر بولا جا سکتا ہے۔ فتح الباری جلد 9 صفحہ 174 پر ہے فعلناھا یہ تمام صحابہ کی تعمیم نہیں چاہتا بلکہ ایک شخص کے فعل پر سچا ثابت ہو جاتا ہے۔ نہج البلاغہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

"کنانقتل آباء نا و ابناء نا و اخواننا فی الاسلام و ما لزید الا ایمانا و احسانا.......... "الخ

(نہج البلاغہ جلد 1 صفحہ 100)

(ترجمہ) ہم اسلام کے لئے جہاد میں اپنے باپوں بیٹوں بھائیوں وغیرہم کو قتل کرتے تھے اس سے ہمارا ایمان و یقین اور بڑھ جاتا تھا۔

بتایئے حضرت علیؓ نے کونسا باپ قتل کیا۔ کونسا بیٹا مارا۔ کونسا بھائی ختم کیا تھا۔ اگر حضرت علیؓ کا یہ کلام اس لئے سچا ہے کہ دیگر صحابہ نے یہ بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ اور حضرت علیؓ اسے مسلمانوں کے لئے باعث فخر جانتے ہوئے جمع متکلم کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں تو تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوتی تو حضرت اسماء کا فعلناھا کا مطلب یہی جانیں نہ کہ خود ان پر متعہ کی تہمت لگا دیں۔ اللہ ان شیعوں کو ہدایت دے کہ وہ ایسی جھوٹی دلآزار باتیں چھوڑ دیں۔

آخر میں مولانا مودودی کا جواز متعہ پر حوالہ بھی شیعہ نے دے دیا ہے۔ ہم اس کی وضاحت کتاب کے آخر میں کر چکے ہیں۔

نیک مسلمان افسروں سے احقر کی اپیل

یہاں میں پاکستان کے خیر خواہ، قانون اسلام کے طالب، امن پسند، وحدت امت کے خواہاں باشرع یا کم از کم راست گو نمازی افسران بالا سے جو مولانا مودودی مرحوم کے عقیدت مند اور جو جماعت اسلامی سے وابستہ سینئر سرکاری ملازمین ہیں۔ ان سے عرض گزار ہوں کہ وہ خود غرض فرقہ کے مولانا مودودی کی تحریرات سے حوالے دیکھ چکے۔ مولانا مرحوم تو حضرت ابو بکرؓ کے اہل السنت کی طرح بڑے عقیدت مند تھے۔ ان کی ایسی بین الاقوامی خدمات پر تحریر کا تو کسی شیعہ نے آج تک حوالہ نہ دیا۔ نہ دے گا یہیں سے آپ سمجھ جائیں کہ ان کو آپ سے کوئی محبت نہیں وہ

سلام روستائی خالی از غرض نیست (دیہاتی کا سلام غرض کے بغیر نہیں ہوتا)

والے ہیں۔ آپ سے بس نئے لائسنس بنوالیتے ہیں۔ اور آپ ان کے ایرانی انقلاب کے آج تک مداح ہیں۔ حالانکہ اپنے اقتدار کے لئے تقریباً 25 لاکھ افراد مروانے مارنے والے نے وہاں اقلیتی 35 یا 25% یا زیادہ مسلمانوں کو اپنے حقوق تو نہیں دیئے کروڑ بھر آبادی کے تہران دارالحکومت میں ایک مسجد بھی نہ بننے دی پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے سفیر اپنے سفارت خانوں میں نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔ یہاں اسلام آباد کی سرکاری بستی میں ان کے بیسیوں امام باڑے بنائے جاچکے ہیں۔

تو اللہ آپ کو پاکستان میں اسلامی انقلاب قرآن وسنت کا نفاذ اور خلفاء راشدین کا عدالتی نظام زندہ کرنے کی توفیق دے۔ فقہ جعفریہ والوں کو ان کی فقہ میں ہی مذکور مذہبی باتوں کا صرف عبادتگاہ میں پابند کریں۔ بازاری بدامن جلوس رکوادیں۔ جو نہ ان کی فقہ میں ہیں نہ ایران وعراق میں نکلتے ہیں۔ اور وہ ناموس صحابہ اور مسلمانوں کے لئے بہت دلآزار ہیں لعنتیں، تبرے، نوحے پڑھتے ہیں۔ سنی مسلمانوں کو آوارہ، مغربی تہذیب کا دلدادہ اور ارکان اسلام سے آزاد بالکل نہ ہونے دیں۔ بدعات اور سڑکوں پر ہلڑ بازی سے جلوسوں پر قدغن لگائیں۔ کسی سرکاری ملازم کی ترقی فرض کی ادائیگی کے علاوہ نماز اور اسلام پر عمل سے بھی وابستہ کردیں۔ تو انشاء اللہ پاکستان امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

دنیا بھر میں غیرت وبہادری میں مشہور ہماری فوج امریکہ کے کہنے پر اپنے دیندار مسلم بھائیوں کو مارنے سے باز آجائے گی۔ اور پھر اس ایٹمی ملک پر تمام وسائل معاش سے آراستہ ریاست اور اسلام کے نام سے اپنے برصغیر کے صرف 1/5 رقبے اور مسلم آبادی پر کثیر مشتمل خطہ پاکستان عطیہ رحمٰن کو کوئی مغربی مشرقی بین الاقوامی طاقت بری نگاہ سے نہ دیکھے گی نہ دھمکی دے سکے گی نہ ہمارے وسائل پر عراق کی طرح قبضہ اور ایٹمی وسائل کا استعمال کرسکے گی۔ کیونکہ ہم وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا مصداق ہوں گے۔ جبکہ 2011ء کے آخر میں فوج پر امریکی حملے کے بعد وہ جاگ گئی اور پالیسی بدل دی گئی۔ اے اللہ نفاذ قوانین اسلام سے پاکستان اور مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ ان کو اپنے طاقتور قدموں پر براجمان فرما۔ آمین

متعہ بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی حرام ہے

دنیا بھر کا قانون ہے کہ ہر حکومت وشریعت کے احکام حالات زمانہ سے بدلتے رہتے ہیں مگر آخری حکم قانون بن جاتا ہے پہلے منسوخ اور ختم کر دیئے جاتے ہیں۔ اسلامی احکام مثبت ومنفی تدریجا آئے۔ مکہ میں توحید ورسالت، قیامت اور کچھ اخلاقیات کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ پنجوقتہ نماز 10 نبوت میں شب معراج فرض ہوئی اب اگر کوئی منکرین حدیث کی طرح 3.2 نمازیں مانے اور قرآنی آیات صبح وشام نماز پڑھنے والی پیش کرے تو اس کی غلطی ہوگی۔ شراب جواء، سود پہلے جائز تھے۔ مدینہ میں حرام ہوئے تو جواز پر پہلی آیات کوئی پڑھے تو گمراہی ہوگی۔ اسی طرح متعہ ایک دو جنگوں کے وقت ضرورت کے لئے جائز ہوا۔ پھر آپ نے منع اور حرام بتادیا اب کوئی شخص پہلی حلت والی روایات اور کچھ صحابہ کے اعمال تو بتائے مگر حرمت والی آیات اور صحابہ کا رجوع نہ مانے تو اس کی گمراہی میں کیا شک ہے؟ شیعہ فرقہ وارانہ تعصب سے ہٹ کر بین الاقوامی ترقی سے سوچیں تو ان کو سود، شراب کی طرح حرمت متعہ کا یقین ہو جائے۔

متعہ فطرت انسانی اور غیرت کے بھی خلاف ہے

کسی شیعہ کو آپ کہیں تم اولاد متعہ ہو وہ لڑ پڑے گا۔ کوئی شخص، چند گھنٹے، دن، ہفتے، ماہ، وقت معین کے لئے کسی سے رشتہ متعہ مانگے اس کی خیر نہیں۔ اگر کسی شیعہ کو پتہ چلے کہ اس کی مثلاً بہن، بیٹی محرم نے متعہ کرایا ہے وہ اسے مارنے پر تل آئے گا۔ کیونکہ اجازت تو اس کی ملی نہ تھی خفیہ کیا تو گھر والے زنا سمجھ کر مارنے پر آگئے۔ اس سے یہی بات معلوم ہوئی کہ شیعہ وسنی ہر غیرتمند اسے گناہ، فطرت کے خلاف اور غیرت کا قتل جانتا ہے۔

ائمہ سے شیعہ روایات دیکھیں تو وہ بھی اس حرکت کو بے غیرتی کہتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿1﴾ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آدمی کنواری سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا (نہ کرے) کہ اس کے گھر والوں پر عیب (بے غیرتی کا داغ) لگانا (مجھے) پسند نہیں ہے۔ (الفقیہ جلد 3 صفحہ 293 طبع بازار سلطانی تہران)

﴿2﴾ امام جعفر نے فرمایا۔ دوشیزہ متعہ نہیں کرا سکتی جب تک اسے باپ اجازت نہ دیدے۔ (ایضا)

تو کون سی حیادار لڑکی یہ اجازت مانگے گی۔ اور کون غیرتمند باپ اس کی اجازت دے گا؟ کوئی مجتہد بتادے۔

﴿3﴾ امام صادقؒ سے کنواری لڑکیوں کا متعہ کرانا پوچھا گیا تو فرمایا کیا متعہ صرف ان کے لئے بنایا گیا ہے؟ یہ (متعہ والوں سے) چھپ کر پردہ میں رہیں اور پاک دامن بن کر رہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد 3 صفحہ 297 فی المتعہ)

﴿4﴾ امام صادقؒ نے فرمایا کہ اللہ نے ہمارے ہر شیعہ پر نشہ حرام کیا ہے اور اس کے عوض متعہ دے دیا ہے (ایضا صفحہ 298)

تعجب ہے کہ شراب ونشہ کے مقابل گناہ زنا ہے وہ متعہ کے نام سے کیسے شیعہ کو بدلہ میں حلال بنا کر دیا گیا۔ منہ

﴿5﴾ امام جعفر نے فرمایا۔ مومنہ سے متعہ نہ کر تو اسے ذلیل اور بے عزت کر دے گا۔ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 143)
چونکہ یہ حدیث قائلین متعہ سب شیعوں کو ذلیل بتا رہی ہے تو علامہ طوسی کہتے ہیں کہ یہ مرسل اور سند کی روایت ہے بنا بر تسلیم اس سے مراد یہ ہے کہ عورت شریف گھرانے کی ہو تو اس سے متعہ نہ کرنا چاہئے کہ اس کے خاندان کی بے عزتی اور ذلت ہوگی۔ گر ممنوع اور حرام نہیں ہے۔
پتہ چلا کہ متعہ کے ترازو میں شریف اور رذیل مومنوں کے باٹ اور پیمانے جدا جدا ہیں۔ شریف گھرانے کی عورت سے متعہ نہ کرنا چاہئے۔ اور شریفوں کو کمین و غریب شیعوں کی عورت چھوڑنی نہ چاہئے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا امام کا فرمان ہے مومن کا ایمان تب مکمل ہوتا ہے کہ وہ متعہ کر کرا لے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 3 صفحہ 297 فی المتعہ)

﴿6﴾ امام صادق نے اپنے دو مریدوں۔۔ عمار اور سلیمان بن خالد۔۔ سے فرمایا میں نے اپنی طرف سے تم پر متعہ حرام کر دیا ہے اس لئے کہ تم دو (متعہ باز) میرے پاس بہت آتے جاتے ہو مجھے ڈر ہے کہ تم پکڑے جاؤ گے۔ فیقال ھؤلاء اصحاب جعفر تو لوگ کہیں گے یہ حرکت کرنے والے جعفر کے اصحاب شیعہ ہیں۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 467)

﴿7﴾ امام ابو عبداللہ نے فرمایا" کہ متعہ کرنا چھوڑ دو کیا تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ وہ بے عزتی کے مقام (مرکز متعہ چکلہ) میں دیکھا جائے تو اس کے نیک بھائیوں اور دوستوں پر یہ تہمت لگ جائے۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 453 کتاب النکاح)
مگر اب 2011ء میں امام خمینی کی حکومت نے ایران کے ہر شہر میں (بڑا کار ثواب جان کر) یہ جنسی اڈے کھول دیئے ہیں۔
(اخبارات نومبر 2011ء)

﴿8﴾ امام ابوالحسن (آٹھویں امام رضا) نے اپنے کچھ خادموں سے کہا متعہ پر اصرار نہ کرو صرف سنت (نکاح و بیوی) پر ثابت قدم رہو اپنی آزاد بیویوں کے بستروں سے الگ رہ کر متعہ میں نہ لگے رہو ورنہ بیویاں کافر ہو جائیں گی تم سے تبرا کریں گی (خادم سے تبرا کفر ہے) اور وہ ان لوگوں پر لعنت کریں گی جنہوں نے ان کو متعہ کرنے کا کہا تو لوگ ہم (اہلبیت) پر لعنت کریں گے۔
(فروع کافی جلد 5 صفحہ 453 کتاب النکاح)

﴿9﴾ زرارہ کا بیان ہے کہ امام باقر نے متعہ کو جائز ہونا بتایا ہے تو ایک مرید عبداللہ بن عمیر نے کہا
"ایسرک ان نساء ک وبناتک واخواتک وبنات عمک یفعلن قال فاعرض عنه ابو جعفر علیه السلام حین ذکر نسائه و بنات عمه" (فروع کافی جلد 5 صفحہ 449 ابواب المتعہ)
(ترجمہ) اے امام کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی عورتیں، بیٹیاں، بہنیں اور چچا کی بیٹیاں متعہ کرائیں تو (شرم کے مارے) امام باقر نے اس سے منہ موڑ لیا جب اپنی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر سنا۔

﴿10﴾ امام رضا سے محمد بن سنان نے پوچھا کہ یہودی عیسائی عورتوں سے ہم متعہ کریں فرمایا کوئی حرج نہیں میں نے کہا مجوسیہ

ہے؟ فرمایا اس سے متعہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 144)

﴿11﴾ امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا کہ متعہ والی 4 (بیویوں) میں سے ہے فرمایا (نہیں) تم ہزار سے متعہ کرلو کیونکہ وہ تو کرائے پرلی گئی ہیں۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 452 کتاب النکاح)

﴿12﴾ علی بن یقطین نے امام ابوالحسن سے پوچھا کہ مدینہ منورہ کی عورتیں (کیسی ہیں) فرمایا فواسق وہ بدکار ہیں۔ فلت لاتزوج منهن قال نعم کیا میں ان سے متعہ کی شادی کرلوں فرمایا ہاں۔ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 144 پہلی سطر)

﴿13﴾ تیرھویں امام غاصب امام خمینی بھی فرماتے ہیں

"زانیہ عورت سے متعہ جائز ہے۔ ناپسندگی کے ساتھ خصوصاً جب وہ کنجریوں میں سے ہو اور مشہور بدکارہ ہو۔ (امام کی ایک روایت میں ہے فهى الذ وہ تو بڑی لذیذ ہوتی ہے) اگر ایسی سے متعہ کرنے تو اسے بدکاری سے روک دے۔

(تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 292)

﴿14﴾ (اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مسلمان عورتوں کی عزت کنجروں سے بچائی۔ ہر کتاب کے باب متعہ میں یہ حدیث ہے امام نے فرمایا" ناصبی (سنی) اور خارجی عورتوں سے متعہ نہ کرو"

روایات متعہ پر تبصرہ

قارئین کرام اور شیعہ برادران! تیرہ اماموں کے 14 ارشادات بار بار پڑھیے۔ پھر اگر ذرہ عقل و غیرت اور شرم و حیاء ہے تو غور سے سوچئے "چور کی داڑھی میں تنکا" کی مثل سچی نہ ہوگئی؟ کہ ۱ اپنے مردوں کو کنواریوں سے متعہ کرنے کو روکتے ہیں۔ ۲ ان کو پس پردہ اور پاکدامن رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ۳ اپنے خاص لوگوں پر پابندی لگاتے ہیں کہ متعہ نہ کرو۔ کیونکہ ہمیں بدنام کرو گے۔ ۴ تمہاری بیویاں ہم اہل بیت کو بددعائیں دیں گی۔ ۵ شریف زادیاں متعہ نہ کرائیں۔ ان کی عزت کو بٹہ لگ جائے گا۔ ۶ امام متعہ کے لئے اپنی خواتین کا تو نام ہی نہیں سن سکتے شرم سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ کیا یہ وہی غیرت نہیں ہے کہ اللہ نے اس متعہ اور بے غیرتی سے روک دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے قانون نافذ کرلا گو کر دیا۔

خدا و رسول اور حضرت علیؓ نے متعہ سے روک دیا

"اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ". (سورۃ مومنون وسورۃ معارج)

(ترجمہ) صرف منکوحہ بیویوں باندیوں پر ستر کھولنے کی اجازت ہے جو اس کے سوا اور دروازہ شہوت

ڈھونڈیں وہی بدکار ہیں۔
حضور ﷺ نے اسی غیرت کو بچا کر حرمت کا اعلان حضرت علیؓ جیسے پاکدامن سے کرایا اور آپ نے ابن عباس کو ڈانٹ کر کہا
''جواز کا فتویٰ دینے سے رک جاؤ کیونکہ حضور ﷺ نے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے''
(بخاری و مسلم باب الجمعہ)

حضرت علیؓ کا یہ مذہب واعلان سنی شیعہ کا متفقہ ہے الاستبصار میں ہے
''عن زید بن علی عن آباء ہ عن علی علیہم السلام قال حرم رسول اللہ ﷺ لحوم الحمرا لا هلية و نكاح المتعه''
(ترجمہ) حضرت زین العابدین کے بیٹے امام زید اپنے باپوں اور علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ حرام کر دیا ہے (الاستبصار جلد 3 صفحہ 142)
گو مصنف طوسی التوفی 460ھ حسب عادت ہر مفید اہل سنت روایت کو تقیہ والی بتاتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت علیؓ جیسے بڑ بہادر کے لشکر نے قصاص کا مطالبہ کرنے والوں کو تو بھون دیا تقیہ نہ کیا۔ مگر متعہ کو حلال بتانے اور متعہ خانے چلانے میں تقیہ کرلیا؟ اسی لئے تو قاضی نور اللہ شوستری اور مجتہد ڈھکو سر گودھوی علیؓ سے ناراض ہیں۔'' کہ علی کی حکومت برائے نام تھی۔ مذہب شیعہ کی ایک بات بھی اپنے ظاہری دور خلافت میں نہ چلا سکے۔ مجالس المومنین، تجلیات صداقت وغیرہ شیعہ کتابیں یہی رونا روتی ہیں۔
اے عمر! تجھے کروڑوں سلام! تو نے خدا و رسول کی اس غیرت کو قانون بنا کر نافذ کر دیا اور لاکھوں غریب مسلمان عورتوں کی عزتیں بچ گئیں۔

شیعہ نے مذہب علی چھوڑ کر ابن عباس کا اپنایا

پھر اس بے اصول خود غرض قوم کی مثال اور کہیں نہ ملے گی۔ کہ خود کو تابعداران علی کہتے ہوئے نہیں تھکتے مگر اب متعہ میں علی کا مذہب حرمت متعہ چھوڑ چکے اور ابن عباس کا چھوڑا ہوا مذہب چلا دیا حالانکہ اس باپ بیٹا کو باقی رشتہ داران رسول کی طرح ننگی گالیاں دیتے ہیں۔ لاجواب رسالہ شیعہ حضرات سے سو سوالات صفحہ 72 پر ہے ''آپ کے محترم چچا حضرت عباس کو کیوں ضعیف الایمان، ذلیل النفس، خوار (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618) کے الفاظ سے بری گالیاں دی جاتی ہیں۔ آپ کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ حبر امت وترجمان القرآن کی امانت و دیانت پر کیوں حملہ کیا جاتا ہے۔ (رجال کشی صفحہ 35) ان دونوں باپ بیٹے کے متعلق یہ آیت کیوں پڑھی جاتی ہے۔
''جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)''

متعہ کی بحث کا خاتمہ

میں شریف وغریب شیعہ دوستوں سے اس اپیل پر کرتا ہوں کہ آپ اس کتاب میں بحث متعہ کو بار بار اپنی پاکدامنی اور مستورات کی عزت بچانے کے لئے پڑھیں۔ پھر یہ مذہب چھوڑ دیں جس میں شرفاء اور دین و دنیا میں اونچے شیعہ اپنے گھروں کو تو آپ سے بچاتے ہیں کہ ان کی بے عزتی نہ ہو۔ مگر وہ آپ کو حقیر کمین اور غریب وکمزور جان کر عزت پر بھی ایمان و جیب کی طرح ہاتھ صاف کر جاتے ہیں۔ جیسے ہندو برہمن اپنی شودر قوم کو حقیر اور کمینہ سمجھتے ہیں۔ اسلام میں یہ امیر وغریب، شریف ورذیل اور طاقتور وکمزور کی تفریق نہیں ہے۔ خدا کا فرمان سچا ہے" کہ یہ قوم و قبیلے تمہاری پہچان کے لئے ہم نے بنائے ورنہ خدا کے ہاں سب سے بڑا معزز وہ ہے جو تم میں سے خدا سے بہت ڈرنے والا ہے۔ (پارہ 26 رکوع 14)

اسلام میں مساوات کا اصول

چنانچہ بلال حبشیؓ جیسے کالے صہیب رومیؓ جیسے کمزور پردیسی قریش کے سرداروں سے افضل تھے۔ حضرت عمرؓ حضرت بلالؓ کو اپنا سردار کہتے تھے۔ حضرت صہیبؓ کے بارے فرمایا کہ میرا جنازہ یہی پڑھائیں۔ خلیفہ چنے جانے تک امامت بھی یہی کرائیں" مساوات مسلمین کی تعلیم دینے والے رسول پاک نے فرمایا جرم میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی یہ چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ سنی شیعہ متفقہ حدیث)

حجۃ الوداع کے سوا لاکھ مجمع عام وخاص میں فرمایا۔

"عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر تقویٰ کے سوا کسی چیز میں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں۔ قریش کو غیر قریش پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب اللہ کے بندے ہو (میرے امتی ہو) آدم وحوا کی اولاد برابر برابر بھائی ہو تم میں سے کوئی (بڑا بن کر) دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنے لگے" اسی سلسلہ میں فرمایا "اے لوگو! ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کی نعمتیں دیکھ کر حسد اور جلن نہ کرو۔ ایک دوسرے کے عیب بنا کر چغل خوری نہ کرو۔ تم سب اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ" نیز فرمایا "لوگو! اللہ سے ڈرو، متقی بنو اور گناہوں سے بچو، اور پانچ نمازیں (اپنے اپنے وقت پر) پڑھو ماہ رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے حاکموں کے تابعدار رہو، رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (رواہ الترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ کتاب الصلوٰۃ)

سنی شیعہ ہر شخص کو ان اعمال کی پھر جنت کی ضرورت ہے۔ آیئے توبہ کریں باہم حبدار بھائی بھائی بن کر رہیں۔ آمین

شیعوں کے ہاں متعہ بڑا کار ثواب ہے

ہم اس کا قرآن وسنت عمل اہل بیت اور عقل وغیرت کے خلاف ہونا بار بار بتا چکے مزید لکھنا باعث عار ہے مگر ہم مجبور ہیں کہ شیعہ لٹریچر سے نئے حسین چہرے ملیں تو وہ ہم آپ سے چھپا کر ان کو ناراض نہ کر دیں۔ یہ لوگ ہر دور میں اپنی جعلی روایات سے ایسی

کتابیں لکھتے آرہے ہیں۔ علامہ مجلسی کے رسالہ متعہ کا ترجمہ عجالہ حسنہ کتاب کے اندر ہم بتا چکے ہیں۔ یہ کوئی لاہور کے ابوالقاسم صاحب ہیں انہوں نے 1305ھ میں برہان المتعہ لکھ کر لاہور سے چھپوایا تھا ان کے ثواب متعہ میں کچھ روایات ملاحظہ فرمائیں

باب اول سے 1- امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ (14 احادیث متعہ تو آپ پڑھ چکے)

﴿15﴾ جو متعہ کرتا کراتی ہے تو ان کے غسل کے ہر قطرے سے 70 فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ جو تا قیامت اس کے لئے مغفرت کرتے ہیں۔ اور ان (شیعوں) پر تا قیامت لعنت بھیجتے ہیں۔ جو متعہ سے بچتے رہتے ہیں۔ (صفحہ 51)

﴿16﴾ شیخ علی بن عبدالعالی نے اپنے رسالہ متعہ میں تفسیر منہج الصادقین سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو ایک دفعہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ جو دو دفعہ متعہ کرے اس کے دو حصے اور تین دفعہ متعہ کرے پھر اس کا سارا بدن دوزخ سے آزاد ہوگا۔

(متعہ کئے کرائے بغیر مرنے تو دوزخ میں جلے؟) (برہان المتعہ ص ۵۱)

﴿17﴾ آپ نے فرمایا جو ایک دفعہ متعہ کرے خدائے جبار کی ناراضگی سے امن میں ہوگا جو دو دفعہ متعہ کرے نیکوں سے اٹھایا جائے گا۔ جو تین دفعہ متعہ کرے وہ جنتوں میں میرا مقابلہ کرے گا۔ صفحہ 51

باب دوم ''امامیہ کے ہاں متعہ بہت اچھا تاکیدی عمل ہے ایمان کی نشانی ہے کیونکہ اہل بدعت (اہل سنت) اور باطل پرست اس کو حرام اور بدعت کہتے ہیں۔ شریعت سے اس کا نام مٹا دیا ہے تو اسے زندہ کرنا رواج دینا ملت جعفریہ کو زندہ کرنے کا ثواب اور ایمان کی نشانی ہے۔ متعہ کے ثواب کی فصل میں چند احادیث یہ ہیں۔''

1- امام جعفر صادق'' کا فرمان ہے۔ جو رجعت (قیامت سے پہلے ایک قیامت) پر ایمان نہ لائے ہمارے متعہ کو حلال نہ جانے وہ ہمارا شیعہ نہیں۔ (برہان المتعہ صفحہ ۴۵)

2- کتاب ہدایت الامۃ میں مروی ہے کہ جو مومن شخص متعہ نہ کرے کرائے اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ صفحہ 45

3- امام باقر نے فرمایا شب معراج حضور ﷺ کو وحی آئی اللہ نے فرمایا'' میں نے آپ کی امت کی متعہ کرانے والی عورتیں بخش دی ہیں''۔ مصنف عورتوں کے ذکر کی خاص وجہ یہ بتاتے ہیں کہ وہ (شرم کے مارے) متعہ سے منہ موڑتی ہیں ورنہ مرد و زن بخشے ہوئے ہیں۔ صفحہ 47

4- ایک شخص نے امام جعفر سے کہا میں متعہ کبھی نہ کروں گا تو امام نے فرمایا جب تو نے اللہ کی اطاعت نہ کی تو نافرمان و گنہگار ہوگا'' (صفحہ 50)

5- آپ نے فرمایا جو ایک دفعہ متعہ کرے حسینؓ کا درجہ پائے گا جو دو مرتبہ متعہ کرے حسنؓ کا درجہ پائے گا جو تین دفعہ متعہ کرے علیؓ کا درجہ پائے گا جو چار دفعہ متعہ کرے وہ میرا درجہ پائے گا۔ صفحہ 52 (اور جو پانچ دفعہ متعہ کرے کیا خدا تو نہ بن جائے گا؟)

(بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 737)

شیعہ دوستو! اب تو اس مذہب سے توبہ کرو جو محمد و آل محمد کو معاذ اللہ کنجروں کے برابر کر چکا ہے۔ (معاذ اللہ)

(تحقیقی دستاویز سے) چند اشتباہات اور ان کا ازالہ

صفحہ 81 سے 93 تک موصوف نے پہلے اس شبہ کا ازالہ کیا ہے کہ سپاہ صحابہ والے صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والوں اور امہات المومنین کو برا کہنے والوں کی سزا موت، عمر قید یا کوڑے کی سزا یا تعزیر حکومت سے کیوں طلب کرتے ہیں۔ پھر یہ کہا کہ قرآن و سنت میں اس کی سزا موت مذکور نہیں۔ اور مختلف کتب حدیث اور جج صاحبان کے حوالے دیئے کہ وہ حضور ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل و موت کے سوا اور کسی کی سزا قتل نقل نہیں کرتے۔

الجواب میں گذارش یہ ہے کہ جب چاروں سزائیں مجرم کی پوزیشن پر ججوں کی صوابدید سے لکھی ہیں۔ تو ہماری طرح آپ کو بھی مان لینی چاہیئے۔ قبل از وقت یہ واویلا تو ایسا ہی ہے کہ گرفتار مجرم پولیس کو اپنا علم یوں بتلائے کہ تم مجھے جس دفعہ کی سزا مقدمہ بنا کر دلاؤ گے۔ آئین پاکستان اور ملکی دستور میں تو لکھی ہوئی نہیں ہے۔ تو یہی کہا جائے گا کہ آئین اجمالی ہوتا ہے تفصیلات اور سزائیں کتب قوانین و تعزیرات میں لکھی ہوتی ہیں۔ جب ہر فقہ و قانون اور علم کلام و عقائد کی کتابوں میں ان کی صراحت آجاتی ہے تو یہی ملکی قانون بن جاتا ہے۔ شکر ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کے ساب (گالی دینے والے) کی سزا قتل مان لی۔ اور ہماری کتب کے علاوہ کتب شیعہ میں بھی صراحت ہے۔ علامہ خمینی فرماتے ہیں۔

"فروع نمبر 1: جس نے العیاذ باللہ نبی ﷺ کو گالی دی تو سننے والے پر اس کا قتل کرنا واجب ہے۔ جب تک اسے اپنی ذات عزت دوسرے مومن کی ذات اور عزت ضائع ہونے کا خوف نہ ہو ورنہ جائز نہیں۔ اگر اپنے معقول مال یا بھائی کے معقول مال کا ڈر ہو تو بھی اسے قتل نہ کرنا جائز ہے" (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 476)

گو اس میں شیعہ تقیہ اور اپنے بچاؤ کا خاص ذکر ہے تاہم ساب نبی کا قتل درست ہونا تو ثابت ہو گیا۔

آپ کے رشتہ دار کو گالی بھی حضور ﷺ کو گالی ہے

اب آپ اپنی ذاتی عزت کے تحفظ کے لئے سوچیں کہ جو شخص آپ کو ماں کی، بیوی کی، بہن کی، بیٹی کی گالی دے گا جیسے پاکستان کا جاہلی معاشرہ 95% بھی بالواسطہ گالی دیتا ہے تو کتا خنزیر ہے کنجر ہے وغیرہ کم کہتا ہے آپ اسے ذاتی گالی سمجھتے ہیں اور ہتک عزت کے مقدمہ میں تعزیر پاکستان سے مجرم کو سزا دلاتے ہیں یا نہیں؟ کبھی اسی پر لڑائی اور قتل تک کی نوبت آجاتی ہے۔ آپ اگر اسے ذاتی گالی اور ذاتی ہتک عزت سمجھتے ہیں تو سب کائنات کی سردار اور ہم جیسوں سے کروڑوں گنا افضل سرکار خاتم المرسلین ﷺ کو یہ حق کیوں نہیں دیتے۔ کہ جو شخص آپ کی بیویوں کو برا بتائے بیٹیوں کو بدنسب کہے کہ وہ آپ کی بیٹیاں نہ تھیں کسی اور نامعلوم کی خدیجہ کے بطن سے زوجہ بننے کے بعد تھیں۔ کیا یہ بالواسطہ بیوی بیٹی کی پاکستانی معاشرہ کے مطابق پیغمبر پاک کو گالی

نہیں ہے؟ اور اس کے علانیہ مرتکب کو قتل کی سزا نہ ملنی چاہیے؟ ذرا غور کر کے بتائیں۔ اپنی عزت کو حضور کی عزت سے تو کم ہی جانیں جن کی ذات بابرکت کی عزت بچانے کے لئے سارا عالم قربان ہو سکتا ہے۔

آپ نے شفاء از قاضی عیاض مالکی کا حوالہ ٹھیک لکھا ہے۔ پس جس نے نبی کو گالی دی اس کا خون مباح ہے۔ (کتاب الشفاء جلد 2 صفحہ 325) حافظ ابن تیمیہ دمشقی کا حوالہ از صارم مسلول صفحہ 579 طبع مصر کا حوالہ بھی برمحل ہے۔
"کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی اور کو مطلق گالی دینا کفر نہیں کیونکہ کچھ لوگ آپ کے زمانے میں ایک دوسرے کو گالی دیتے دیکھے گئے۔ مگر کسی کو کافر نہ کہا گیا" تمام شیعہ دوست اس پر تو صاد فرمائیں کہ حضور ﷺ کی گستاخی اور گالی دینے والے کو قتل کیا جائے۔ جیسے "تحفظ ناموس رسالت" ملکی قانون بنا ہوا ہے اور آپ کی طرح عیسائی وغیرہ غیر مسلم چیختے ہیں۔ اب یہ جج صاحبان کا مجرم، اس کے الفاظ اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ ہوگا۔

1- کہ اس نے بیوی، بیٹی پھوپھی کے لحاظ سے آپ کی کیا گستاخی کی۔
2- دامادوں، سسروں، خوشدامنوں، نسبتی بھائی بہنوں کو برا کہہ کر حضور ﷺ کو کیا ایذاء پہنچائی۔
3- تمام صحابہ کرام کو غیر مومن منافق جان کر حضور کے مشن تبلیغ و ہدایت کو براہ راست کیا گالی دی۔
4- نامزد کردہ سب مسلمانوں کے محبوب و متفقہ خلفاء راشدین پیغمبر کو گالی دینے والے کی کیا سزا ہونی چاہیے؟
5- یا قرآن کی صحت تکمیل اور واجب الایمان نہ ماننے والے نے آپ کو کیا اذیت پہنچائی ہے؟

آپ کا خود سزا نہ دینا رحمت کا تقاضا تھا

رہا یہ کہ آپ نے کچھ صحابہ کرامؓ کی باہم تلخ گوئی میں کسی کو سزا نہ دی ایک کو ڈانٹ کر صلح صفائی کرادی تو رحمت للعالمین کا یہی تقاضا تھا۔ کیا آپ نے کسی جنگ میں کسی کافر کو قتل کیا؟ اگر بطور معجزہ صرف ایک خراش کی وجہ سے امیہ بن خلف بدر میں مرا تو محض آپ کا فرمان سچا ہوا "کہ تجھے میں قتل کروں گا" (کتب سیرت) پھر آپ اپنے صحابہ کو محض برے الفاظ کی وجہ سے کیسے قتل کراتے۔
رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بھی قتل کا حکم نہ دینا یا بیٹے نے قتل کی اجازت آپ سے چاہی تو آپ نے منع کر دیا اسی رحمۃ للعالمینی کا تقاضا تھا۔ افک کے موقعہ پر آپ دل سے چاہتے تھے کہ اس دشمن صدیقہ حبیبۂ حبیب رب العالمین کو کوئی ختم کردے۔ جب صحابہ نے کہا کہ حضرت آپ اشارہ فرمادیتے تو ہم جہنم رسید کر دیتے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کے مناسب نہیں کہ کن اکھیوں کے اشارے سے بھی ذاتی مجرم کو قتل کرائے۔ جبکہ آپ نے مدینہ میں کعب بن اشرف اور ابو رافع دو یہودی بدمعاشوں کو اس لئے قتل کرادیا تھا کہ وہ ذاتی نہیں تو ی مجرم تھے۔ اپنے گندے اشعار کی وجہ سے مسلمان عورتوں کو گناہ کی دعوت دیتے تھے۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 576-577) ان کا قتل بغیر جنگ و مقدمہ حاکمانہ بادشاہت کے تحت تھا۔ اسی سنت پر امیر معاویہؓ نے چند غنڈوں کو امن عامہ کے لئے سزا دی تو آپ کو بادشاہ کہا گیا۔

محسوس نہ کریں تو پوچھ سکتا ہوں کہ آپ لوگ 100 - 100 مطاعن آپ کے خسران محترم پر تو چلاتے ہیں۔ مگر اس ابن ابی موذی ازواج مطہرات اہل بیت رسول پر تو 10 مطاعن کر کے اپنے مومنوں کو نہیں سناتے تو کیا آپ ابن ابی کے ہی مذہب پر تو نہیں؟ جب کہ خدا اس موذی عائشہ ورسول بدترین منافق کے متعلق یہ فیصلہ سناتا ہے،

"اور جو ان میں سے (عائشہؓ کو ستانے سے) گناہ کا بڑا حصہ لے گا اسی کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(مقبول صفحہ 420 سورۃ نور آیت ۱۱)"

اسی سلسلے میں آگے فرمایا "حاشا و کلا یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو پھر کبھی نہ کرنا" صحابی کسی غلط فہمی سے دوسرے اپنے بھائی کو بتقاضاء بشریت برا کہہ ہی دے یا ادب رسول کا لحاظ کر کے کہے جیسے حضرت اسید بن حضیرؓ نے ایک ساتھی کو (ابن ابی کی حمایت کی وجہ سے ڈانٹا تو یہ اس کے ایمان کا تقاضا تھا۔ ابن ابی نرا فسادی تھا۔ مہاجرین و انصارؓ کو باہم لڑانے لگا حضور تشریف لائے۔ اور فتنہ رفع کرا دیا ابن ابی سے وابستہ ایسے نازیبا واقعات کے جو یہ جوادی حوالے دے رہا ہے کیا خود اس کا منافق ہونا ثابت نہیں کرتا کہ حضور ﷺ نے تو صلح کرا کر معاف کرا دیا اور یہ چاہتا ہے کہ حضور ان کی پٹائی کریں اور کرائیں اور ہم شیعہ صحابہ کو بدنام مشہور کر کے دنیا کو یہ باور کرائیں کہ محمد کے صحابہ ایسے غلط کار تھے۔ معاذ اللہ

جب حضور ﷺ صحابہ اور شاگردوں کو بیٹوں کی طرح جان کر خود معاف کرتے باہمی معاف کراتے تھے۔ جیسے ایک مرتبہ ایک صحابی نے دوسرے کی شکایت کی تو آپ فرمایا۔ میرے پاس شکایت نہ کیا کرو خود رفع دفع کر لو فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر (ابوداؤد) میں تو چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس ایسے آؤں جاؤں کہ میرا دل ہر کسی سے صاف ہو نفرت نہ ہو۔ تو ہم کو بھی سنت نبوی والی روش اپنانی چاہیے۔ حضرت عمرؓ بھی اسی جذبے سے صحابہ کا احترام کرتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے عبیداللہ نے حضرت مقداد بن اسود کندیؓ بزرگ صحابی کو نازیبا الفاظ کہے۔ حضرت عمرؓ نے اس کی زبان کاٹنا چاہی لوگوں نے چھڑا لیا تو فرمایا یہ صحابی کو برا کہتا ہے ایک بدو نے انصار کی مذمت میں اشعار کہے۔ حضرت عمرؓ نے پکڑ لیا اور خوب ڈانٹ کر کہا اگر تو صحابی نہ ہوتا تو تجھے بدترین سزا دیتا۔ تو حضور ﷺ کے صحابہ کو برا کہتا ہے حضرت امیر معاویہؓ کے ایک افسر نے حضرت علیؓ پر تنقید کی تو آپ نے اسے جھڑ کا عہدہ لے لیا کیا تو حضرت علیؓ جیسی بزرگ شخصیت کے متعلق ایسا کہتا ہے۔ (تاریخ ابن کثیر) حضرت علیؓ بھی فرماتے ہیں۔ "لوگو! اپنے نبی کے اصحاب کرام کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو کیونکہ حضور ﷺ نے ان کے متعلق (اچھا کہنے کی) تاکید کی ہے (الصواعق المحرقہ صفحہ ۷ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

ان واقعات اور احترام صحابہ کے جذبات کا تقاضا یہ ہے کہ حضور ﷺ تو خود کسی کو سزا نہ دیں احترام صحابہ اور مصالحت بین المسلمین کا ہی درس پڑھائیں جو آپ کے رحمت کائنات ہونے کا تقاضا تھا۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا پھڑا مراثی حضور ﷺ کے صحابہ کرام کو اس لئے برا کہتا پھرے کہ آپ نے کسی کو قتل نہ کرایا تھا۔ مگر صحابہ کا قانون بنانا سزا دینا تو

اپنی جگہ حقیقت ہے۔ اس رافضی نے الشفاء، الصارم المسلول، الطبقات الکبریٰ، امام نووی، شافعی، ملا علی قاری، درمختار، ابن حجر ہیثمی مکی کی صواعق محرقہ اور دیگر علماء دیوبند وغیرہ کے جو حوالے دیئے ہیں۔ "کہ ایسے مجرم کو سوائے حضور ﷺ کو گالی دینے کے نہ کافر کہا جائے گا نہ قتل کیا جائے گا" ہمارے حق میں مؤید ہیں۔ کہ گو کافر نہ کہا قتل کی سزا نہ دی مگر اور سزائیں دروں سے پٹائی قید بند اور تعزیرات تو ذکر کی ہیں۔ اور ان کا بیان ہم کرنے والے ہیں۔ مجرم بدگو صحابہ کو بری تو نہیں بتایا۔ شیعوں کو شرم آنی چاہئے۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق بدگوئی کن صورتوں میں کفر اور سزا قتل ہے

رافضی کی محولہ بالا کتاب الشفاء آخری فصل سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(1) آپؐ کے آل بیت ازواج پاک اور صحابہ کرام کو گالی دینا تنقیص کرنا حرام ہے ایسا آدمی لعنتی ہے۔ (صفحہ 266)

(2) مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو (اعتراضات کا) نشانہ نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی تو میرے ساتھ اپنی محبت کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی تو میرے ساتھ اپنی دشمنی کی وجہ سے رکھی۔ (یعنی ان کا محب میرا محب اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے) جس نے ان کو تکلیف پہنچائی تو مجھے تکلیف پہنچائی۔ جس نے مجھے تکلیف دی تو اس نے اللہ کو تکلیف دی۔ اللہ کو تکلیف دینے والا قریب ہے کہ خدا اسے پکڑ لے۔ (ایضاً)

(3) میرے صحابہ کو برا نہ کہو جس نے ان کو برا کہا تو اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

(4) میرے صحابہ کو برا نہ کہنا۔ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے تم ان کا جنازہ نہ پڑھنا ان کے ساتھ مل کر نماز نہ پڑھنا، رشتے نہ کرنا، مجلسوں میں نہ بیٹھنا بیمار ہوں تو پوچھنے نہ جانا۔

(5) مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچانا اور فاطمہؓ کے حق میں فرمایا میرے بدن کا حصہ ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچائے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔ (الشفاء صفحہ 266)

(6) امام مالک نے فرمایا جس نے حضور ﷺ کو گالی دی وہ قتل کیا جائے۔ جو آپ کے صحابہ کو گالی دے اسے سخت سزا دی جائے (تحقیقی دستاویز صفحہ 89) نیز فرمایا جس نے کسی بھی صحابی کو گالی دی۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ ہوں یا حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ ہوں۔ پس اگر یوں کہا کہ وہ گمراہ اور کفر پر تھے تو اسے قتل کیا جائے۔ اور اگر عام گالی جیسی گالی دے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے۔ (یہ بات بھی رافضی پوری نقل کر دیتا تو بہتر تھا)

"جو آدمی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کے بغض میں بڑھ جائے تو اس کی سزا بہت سخت ہے بار بار مارا جائے تا مرگ قید میں رہے"

(7) جس نے 4 خلفاء راشدین کو گمراہ اور کافر کہا تو بروایت ابن زید امام مالک نے فرمایا اسے قتل کیا جائے گا۔ (ایضاً)

(8) امام مالک نے فرمایا جس نے عائشہ کو برا کہا تو قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ آپ کو برا کہنے والا قرآن کا مخالف ہے۔ خدا نے فرمایا پھر تم ایسی بات کبھی نہ کرنا اگر تم مومن ہو تو جو ایسی تہمت لگائے وہ کافر ہو گیا۔ (الشفاء صفحہ 267) پھر یہ دو آیتیں لکھ کر قاضی

ابوبکر طیب مالکی کہتے ہیں کہ امام مالک کی ان آیات میں تصدیق ہے کہ ساب عائشہؓ کو قتل کیا جائے۔

(9) جو حضرت عائشہؓ کے سوا کسی اور ماں کو گالی دے اس میں دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ قتل کیا جائے۔ کیونکہ اس نے حضور ﷺ کی بیوی (مثلاً ام المومنین حفصہؓ) کو برا کہہ کر آپ کو گالی دی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ باقی صحابہ کی مانند ہے تو برا کہنے والے کو مفتری (بہتان باز) کی حد (80 درے) لگائی جائے۔ میں پہلی بات (قتل کی سزا) کہتا ہوں (الشفاء جلد 2 صفحہ 269)

رافضی کی دوسری محولہ کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول سے حوالہ جات

(1) اہل کوفہ وغیرہ کی ایک جماعت نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ اس شخص کو قتل کیا جائے جو صحابہ کو گالیاں دے اور رافضی کافر ہیں۔ محمد بن یوسف فریابی سے پوچھا گیا جو ابوبکر کو گالیاں دے فرمایا وہ کافر ہے۔ کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ فرمایا نہیں۔ وہ پڑھتا تو لا الہ الا اللہ ہے؟ تو کیا کریں فرمایا اسے ہاتھ نہ لگاؤ لکڑی سے دھکیل کر گڑھے میں ڈال دو۔ (صفحہ 570)
(542 طبع بیروت)

(2) احمد بن یونس نے کہا۔ رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا کہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے۔ (صفحہ 570) (542 طبع بیروت)

(3) ہماری بہت سی جماعتوں نے خوارج کو صراحۃً کافر کہا ہے جو حضرت علی و عثمان سے برأت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور رافضیوں کو بھی کافر کہا ہے جو تمام صحابہ کو برا فاسق اور کافر کہتے ہیں۔ (543 طبع بیروت)

(4) ابوبکر بن عبدالعزیز نے مقنع میں کہا رافضی اگر گالیاں (صحابہ کو) دیتا ہے تو کافر ہے رشتہ نہ دیا جائے گا (543 طبع بیروت)

(5) امام احمد نے بروایت ابی طالب اس شخص کے متعلق کہا جو حضرت عثمانؓ کو گالیاں دیتا تھا۔ یہ زندیق ہے (دشمن دین ہے) جو بھی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہے میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔ (یہ مروزی کی روایت ہے)
(543 طبع بیروت)

(6) قاضی نے کہا جس نے حضرت عائشہؓ پر وہ تہمت لگائی جس سے وہ بری ہیں تو وہ بلا اختلاف کافر ہے۔ (صفحہ 571)
(544 طبع بیروت)

جو علما صحابہ کرامؓ کے بدگو کو کافر اور قتل کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دلائل یہ ہیں

(7) لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کفار؛ صحابہؓ کے ذکر خیر ترقی اور فتوحات سے جلتے ہیں۔ کفر وہ عمل ہے جس پر مسلمان ناراض ہے۔ جب کافر بھی مسلمان پر ناراض ہوتا ہے تو تمام صحابہ پر ناراض جلنے والا ان کو برا جاننے والا کیوں کافر نہ ہوگا۔ امام احمد نے یہی کہا ہے کہ رافضہ کو میں مسلمان نہیں جانتا کہ وہ صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے اور ترقیات سے جلتے ہیں۔ (صفحہ 579)
(552 طبع بیروت)

(8) حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس نے دانا پھاڑا اور روح کو پاک کیا مجھ سے حضور ﷺ نے وعدہ لیا تھا کہ تم سے مومن ہی محبت (اتباع والی) رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی دشمنی رکھے گا (حیدار بن کر پھر دشمن کی طرح شہید کر دے گا) (مسلم)
ایسی ہی حدیث حضرت انسؓ سے حضرت براء بن عازبؓ سے بخاری و مسلم میں مروی ہے
کہ آپ نے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے دشمنی ہے" حضرت علیؓ کی طرح یہ الفاظ بھی ہیں" کہ ان سے صرف مومن محبت رکھے گا اور ان سے بغض صرف منافق رکھے گا" روایت حضرت ابو ھریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ میں یہ لفظ ہیں جو آدمی خدا اور آخرت پر ایمان لائے وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا" (الصارم صفحہ 581)
(554 طبع بیروت)
(9) طلحہ بن مصرف نے کہا بنو ہاشم کا بغض نفاق ہے اور ابو بکر و عمر کا بغض بھی نفاق ہے ابو بکر میں شک کرنے والا گویا سنت نبوی میں شک کرنے والا ہے۔
(10) اے علی تو اور تیرے تابعدار جنت میں ہوں گے۔ اور ایک قوم کا بدلقب رافضی (سب کو چھوڑنے والا) ہوگا۔ اگر تو ان کو پائے تو ان کو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ ہم اہل بیت سے محبت کے دعویدار ہوں گے۔ حالانکہ وہ حبدار اہل بیت (شریعت کے مطابق) نہ ہوں گے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر کو برا کہتے ہوں گے۔
(555 طبع بیروت)
(11) حضرت علیؓ نے فرمایا ہمارے بعد ایک قوم محبت کی دعویدار بنے گی۔ ہم پر جھوٹ بولیں گے (لٹریچر بنا لیں گے) دین سے خارج ہوں گے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہوں گے۔ (556 طبع بیروت)۔
(12) بروایت ابو سلیمان ھمدانی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کا برا لقب رافضی ہوگا وہ ہمارے شیعہ (جماعت) کہلائیں گے۔ حالانکہ ہمارے شیعہ (تابعدار جماعت) بالکل نہ ہوں گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو گالیاں دیتے ہوں گے تم ان کو جہاں پاؤ قتل کر دینا کہ وہ مشرک ہوں گے۔ (الصارم صفحہ 583 فصل صحابہ کو گالیاں دینے والے کا حکم)
(556 طبع بیروت)
(13) حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن سوداء (مذہب شیعہ کا بانی یہودی جو آپ کا لشکری تھا) حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے بغض رکھتا ہے تو آپ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جو آپ اہل بیت کی محبت (حسب عقائد شیعہ نہ بعقائد مسلمین) کی دعوت دیتا ہے تو آپ نے فرمایا (اسے جلا وطن کر دو) وہ میرے ساتھ کسی جگہ نہ رہ سکے گا۔ (الصارم صفحہ 584) (557 طبع بیروت)
(14) شباک کی روایت یہ ہے کہ آپ نے اسے قتل کرنا چاہا تو لشکر نے قتل نہ ہونے دیا تو آپ نے اسے مدائن کی طرف جلا وطن

کر دیا۔ابوالاحوص سے یہی محفوظ روایت ہے اسے نجادا بن بطہ لالکائی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے ابراہیم کے مراسیل عمدہ ہیں۔ حضرت علیؓ جسے قتل کرنا چاہیں تو اس کا قتل حلال ہی جانتے ہیں۔مگر اسے اس لئے قتل نہ کیا کہ اس کے قتل سے کوئی باہمی فتنہ کھڑا نہ ہو جائے جیسے خود حضور ﷺ بعض منافقوں کے قتل سے بچتے تھے۔کیونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے لوگوں کے دل پراگندہ تھے۔اور آپ کے لشکر میں قاتلِ عثمان فتنہ باز وہ بھی تھے جن کی قوم میں قبائل تھے اگر ان سے بدلہ لینا چاہتے تو وہ قبائل بھڑک اٹھتے اسی وجہ اور شبہ سے حادثہ جمل پیش آیا (کہ حضرت طلحہؓ وزبیرؓ وعائشہؓ نے قصاص کا دعویٰ کیوں کیا)(557 طبع بیروت)

صحابہ کو بُرا کہنے والے پر سزا ہونی چاہئے

الاصل تعزیرات اسلام کی کتابوں سے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے والوں کا شرعی حکم مختلف اقوال اور فتاوٰی جات سے ہم واضح کر چکے جیسے رافضی نے انہی کتب سے موت کی سزا کی نفی ثابت کی ہے ہم نے کفر اور قتل کی صورتیں بھی لکھ دی ہیں۔دراصل یہ سنی وشیعہ کا اپنا اپنا پسندیدہ فیصلہ نہ ہوگا۔بلکہ اسلام کا قانون عدل وانصاف، صحابہ واہل بیت کے ناموس کا تحفظ جب آرڈر کی شکل میں نافذ ہو جائے گا۔تو کسی بھی فریق کے مجرم کی حالت کے مطابق قاضی اسلام، مسلمان شخصیات کے مقام ومرتبہ کے مطابق فردجرم عائد کر کے اپنا فیصلہ سنائے گا۔اور سب کو تسلیم کرنا ہوگا۔

قرآنی عدالت کے 3 فارمولے

کیونکہ خدا ہی فرماتا ہے۔

1۔تم کو دوسری قوم سے دشمنی بے انصافی پر نہ ابھارے۔تم انصاف ہی کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ کو تمہارے اعمال کی خبر ہے۔(سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 6 آیت نمبر ۸)

2۔یہ بھی خدا کا حکم ہے کہ تم ایک دوسرے سے بھلائی کرو اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(پارہ 7 رکوع 2 وغیرہ)

3۔یہ بھی اسی کا ارشاد ہے ''اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرا دو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔تا آنکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے پس اگر رجوع کرے تو انصاف سے ان دونوں کے درمیان اصلاح کر دو اور عدالت برتو بے شک اللہ عدالت برتنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں۔پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(سورۃ حجرات۔آیت ۹/۱۰ پارہ 26 رکوع 13 شیعہ مقبول ترجمہ دہلوی)

مجرم فتنہ باز کی 10 علامتوں سے شناخت

میرے شیعہ دوست، جج صاحبان، انتظامی افسران قرآن کے یہ عدالتی فارمولے اپنا ایمان بنالیں فرقوں کو نہ دیکھیں بلکہ اسلامی

مسلمہ عقائد کو اپنا متفقہ Motto بنا کر مجرم فتنہ باز کی تشخیص یوں فرمائیں۔

(۱) جو بھی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات وصفات اور حقوق میں شریک بنائے۔اسے مجرم جانیں۔

(۲) جو بھی خاتم المرسلین ﷺ کے حقوقِ نبوت میں کسی کو شریک بنائے اسے مجرم جانیں۔

(۳) جو بھی کلمہ توحید ورسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں یا اذان میں کمی بیشی کرے اسے مجرم جانیں۔

(۴) جو بھی اہل بیت قرآنی میں تفریق کرے کچھ کو مانے کچھ کو نہ مانے اسے مجرم جانیں۔

(۵) جو بھی حضور ﷺ کے چاروں خلفا میں سے کسی پر طعن کرے اسے مجرم جانیں۔

(۶) جو بھی غیر معلوم النفاق کسی صحابی پر لعن طعن کرنے اسے مجرم جانیں۔

(۷) جو بھی چند نفوس کے سوا تمام صحابہ اور امت محمدیہ کو برا بتائے اسے مجرم جانیں۔

(۸) ہر گروہ اپنے فقہ میں لکھے مسائل پر ضرور عمل کرے دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالے ورنہ مجرم ہے۔

(۹) جو بھی قرآن وسنت حضرت علیؓ اور صحابہ خلفاء راشدینؓ کے خلاف نئی روش دین بنائے وہ مجرم ہے۔

(۱۰) جو بھی اپنی عبادت گاہ کے علاوہ گلی بازار میں غیر مسلموں جیسی عبادت اپنائے وہ مجرم ہے۔

ان دس اصولوں کو سامنے رکھنے سے دین اور کھیل تماشے کی رسوم دودھ پانی کی طرح الگ ہو جائیں گے۔اور سب مسلمان فقہی اختلافات کے باوجود One Unit مسلمان کہلائیں گے۔

غیر نبی علیہ السلام کو سب کرنے والوں کے متعلق شیعوں کا فیصلہ

امام خمینی تحریر الوسیلہ میں فرماتے ہیں۔

وكذا الحال فی سب بعض الائمة عليهم السلام وفی الحاق الصديقة الطاهرة بهم وجه بل لورجع الى سب النبی (ص) يقتل بلا اشكال. (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 477 بقیہ الحدود)

(ترجمہ) "یہی حال (قتل مباح) ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دینے کا ہے صدیقہ طاہرہ (حضرت فاطمہؓ) کو ان کے ساتھ ملانے کی بھی یہی وجہ ہے بلکہ اگر حضور ﷺ کے رشتہ دار کو برا کہنے سے گالی حضور کی طرف لوٹتی ہے تو اسے بلا اشکال قتل کیا جائے گا"

قارئین کرام! سوچیں جب شیعہ حضرات اپنے بارہ ائمہ کو بمع حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا وعلی ابیہا کو گالی اور گستاخی میں حضور ﷺ کے ساتھ ملا رہے ہیں۔اور فیصلہ ساب کو قتل کرنے کا ہے تو اہل سنت کے عقائد کی شخصیات کو بھی انصاف کا یہ حق دیجئے۔کہ جو شخص بھی خلفاء راشدینؓ ازواج پاک 4 بنات پاک ان کے خاوندوں، عام صحابہ کرام اور چاروں مکاتب فکر کے ائمہ دین کو نفی ایمان ونسب اور نفی عدالت وحسن کردار کی گالی دے اس کو بھی یہی سزائے قتل ملنی چاہئے

ایک فائدہ واقلیت کو ہوا اکثریت محروم رہے، جمہوریت کے ساتھ بڑا ظلم ہے۔
حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر اسی بحث میں لکھتے ہیں۔
جو ابوبکر صدیق کی صحابیت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ جس نے شیخین کی خلافت کو نہ مانا وہ بھی ایسا ہی ہے (شرح فقہ اکبر صفحہ 163) جس نے ان دو صحابہ کو معاذ اللہ کافر جان کر گالی دی تو اس کی سزا قتل ہے (ملخص بالمعنیٰ)
جب خلفاء ثلاثہ عقیدہ اہل سنت میں تمام صحابہ اور مابعد والوں سے افضل ہیں امہات المومنین بنص قرآنی "مومنین کی مائیں ہیں کوئی عورت تمہاری جیسی نہیں تم پاک اہل بیت نبوی ہو" (سورۃ احزاب) اور وہ اپنی بیٹیوں سے بھی افضل ہیں۔ تو ان کے بدگو گستاخ کو قتل کی سزا شیعہ قانون کے مطابق بھی کیوں نہ ملنی چاہئے؟ بینوا وتوجروا۔

وہ کفریات جن کی وجہ سے اہل سنت والجماعت ساب صحابہ کو سخت سزا دلانے پر مجبور ہیں

(1) تین (ابوذرؓ، مقدادؓ، سلمانؓ) کے سوا سب صحابہ مرتد ہو گئے۔ ان تینوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت تب کی جب حضرت علیؓ نے مجبوراً بیعت کر لی۔ (روضہ کافی جلد 8 صفحہ 245، تفسیر صافی صفحہ 305 جلد 1 طبع تہران، پارہ 4 آیت وما محمد الا رسول مامقانی نے ارتداد صحابہ والی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ عین الحیٰوۃ صفحہ ۳ ملخصاً، حق الیقین حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۷۶ وغیرہ)

(2) حضرت مقداد کے سوا یہ تین بھی مشکوک الایمان تھے "عمار بھی گمراہ ہو گئے تھے پھر پلٹے اگر تم وہ آدمی جاننا چاہو جس نے کوئی شک نہ کیا وہ حضرت مقدادؓ ہیں (رجال کشی صفحہ 8)

(3) حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کافر تھے اور جو کوئی ان کو مانے وہ بھی کافر ہے (حق الیقین صفحہ 522)

(4) یہ چار۔ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہؓ۔ دوزخ کے صندوق میں ہوں گے۔ (حق الیقین فارسی صفحہ 524، حال جہنم)

(5) حق الیقین صفحہ 342 پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کو فرعون وہامان کہا ہے اور صفحہ 259 پر حضرت عمرؓ کے حسب ونسب پر اشتعال انگیز تہمت لگائی ہے۔

(6) خمینی کشف الاسرار صفحہ 107 میں کہتا ہے "ہم ایسے خدا کی پرستش نہیں کرتے جو یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو امارت و حکومت سپرد کر دے (حالانکہ حکومت دینے لینے والا اللہ ہی ہے۔ پارہ 3 رکوع 11)

(7) کہتا ہے "جب میں فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلا میرا یہ کام ہوگا کہ حضور ﷺ کے روضہ میں پڑے ہوئے بتوں (ابوبکر، عمرؓ خسران وخلفاء پیغمبر) کو نکال باہر کروں گا (خطاب بہ نوجوانان فرانس صفحہ 1) ہاں غالباً 1982ء مکہ حرم کعبہ پر یلغار کی تو 300 لاشیں چھوڑ کر ایرانی بھاگ آئے۔ ابرھہ کو ختم کرنے والے خدا نے انتقام لیا خمینی نامراد مرا۔

(8) حضرت عائشہ صدیقہ وحفصہ امہات المومنین کو گالیاں۔

مجلسی لکھتا ہے ''جب ہمارا امام مہدی غار سے نکل کر قائم ہوگا تو عائشہ کو زندہ کر کے حد جاری کرے گا۔ حضرت فاطمہ کا بدلہ لے گا۔ (حق الیقین صفحہ 347) اس دشمن آل رسول نے پاک دامن حضرت فاطمہؓ پر بھی ماں سے تہمت لگوادی (معاذ اللہ)

(9) یہی مجلسی حرم رسول کو عائشہ غدارہ، حفصہ کو ساتھ ملا کر آن دو منافقہ عائشہ ملعونہ جیسے الفاظ میں گالی دیتا ہے۔
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 610/611)

(10) مقبول دہلوی حاشیہ قرآن پارہ 4 سورۃ آل عمران صفحہ 144 در ضمیمہ میں لکھتا ہے۔
مطلب حضرت کا وہی دو عورتیں ہیں۔ (عائشہ وحفصہؓ) خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے، (معاذ اللہ)
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 700)

(11) مجلسی حق الیقین صفحہ 519 پر لکھتا ہے '' تبرا اور بیزاری میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ 4 بتوں سے تمام شیعہ تبرا کریں۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور 4 عورتوں سے بھی تبرا کریں یعنی حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ ہند، ام الحکمؓ، اور ان کے تمام ماننے والے پیروکاروں (سنیوں) سے کیونکہ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔ اور خدا اور رسول پر اقرار ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کی جائے (سوچئے کوئی بھی مسلمان شیعہ کے یہاں مسلمان رہا؟)

(12) حضرت عقیلؓ وعباسؓ کو گالیاں۔ مجلسی حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618 میں لکھتا ہے۔

> ''دو مرد ضعیف ایمان والے اور ذلیل ذات والے تو مسلم رہ گئے جن کا نام عباس (حضرت نبی وعلیؓ کے چچا محترم) اور علیؓ کا بڑا بھائی عقیل ہے جو جنگ بدر میں قیدی ہو کر آزاد ہوئے ان جیسا ایمان کوئی طاقت نہیں رکھتا'' حضرت عباسؓ پر نسب بد کی تہمت لگائی کہ نتیلہ باندی سے مالک کی اجازت کے بغیر عبدالمطلب نے وطی کی تو عباس.......... پیدا ہوئے۔ (روضہ کافی صفحہ 260)

(13) حضرت علیؓ کو بھی گالیاں۔
''لوگو! تمہیں مجھے گالیاں دینے کے لئے بلایا جائے گا تو مجھے گالیاں دیتے رہنا۔ پھر مجھ سے برأت کا کہا جائے گا تو بیزاری نہ کرنا میں دین محمد پر ہوں یہ کہا مگر مجھ سے برأت نہ کرو یہ نہیں کہا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 219)

(14) پھر حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو یوں گالیاں دیں
''رحم میں بچہ کی طرح پناہ گزین ہو چکے ہو خائنوں (چوروں) کی طرح گھر بھاگ آئے ہو اس کے بعد کہ جہان کے بہادروں کو خاک میں ملایا اب ان نامردوں (حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ) سے مغلوب ہو چکے ہو (حق الیقین صفحہ 203)

دوسرا شبہ

"جو مسلمان حضرت عائشہ صدیقہ کو برے اعمال یا افعال کا ذمہ دار گردانتا ہے ان کے ایمان کا منکر ہے ان کو غیر مومنہ تصور کرتا ہے اور حد کا سزاوار جانتا ہے اسے مرتد قرار دے کر سزائے موت دی جائے"

جواب میں موصوف نے یہ جملہ لکھا ازواج رسول واقعی قابل احترام ہیں۔ لیکن تاریخی واقعات سے انکار کرنا کیسے ممکن ہے پھر اس دشمن ازواج مطہرات نے چھ صفحات اپنی بدگوئی اور بدعقیدتی سے پُر کر دیئے۔(صفحہ 94تا99 تحقیقی دستاویز)

الجواب میں گزارش ہے کہ ان آیات واحادیث سے غلط استدلال اور دشمنی کے اظہار کے رد میں ہم مطاعن ام المومنین عائشہ صدیقہؓ میں عقلی نقلی جوابات دے چکے۔ اختصاراً یہاں بھی کچھ ذرڈر کر کہتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی شان اور آپ کی ازواج پاک اہل بیت عظام کی شان سب دنیا کے گھرانوں سے افضل ہے تو کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ ہم ایسے گنہگار دفاع میں کیا کہہ سکیں گے؟ اس کے ناپاک استدلالات پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سورت تحریم کی آیات سے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ وحضرت حفصہؓ نے زیادہ محبت رسول کی وجہ سے یہ بات کہی کہ آپ کے منہ سے صغیر بوٹی کی بو آتی ہے جس سے بنا شہد آپ نے حضرت ام المومنین زینبؓ کے گھر سے پیا تھا تاکہ آپ زیادہ وقت ہمارے پاس گزاریں۔ چونکہ آپ کو ان دونوں بیویوں سے زیادہ محبت تھی۔ آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر دیا۔ بظاہر ان کا منصوبہ کامیاب رہا مگر حضرت زینبؓ کی حق تلفی ہوتی تھی۔ عادل اللہ نے ان تینوں کو مناسب تنبیہ کی اور ایسے عمل سے روک دیا بڑے گھرانوں میں بڑی ذات ہی دخل دے کر اصلاح کرتی ہے۔ ہم ایسے بے وقوف تو ذرہ تبصرہ کر کے ایمان سے محروم ہو جائیں گے۔ خدا نے پہلے حضور ﷺ کو تنبیہ فرمائی

"اے نبی جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو۔ کیا تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔ (پارہ 28 سورۃ تحریم پہلی آیت، ترجمہ مقبول صفحہ 670)

جیسے دشمنِ رسول کسی ہندو سکھ کو اجازت نہیں کہ وہ مسلمانوں کے آگے ایسی عتاب والی آیات پڑھ کر اپنا بغض رسول جتلائے اس طرح کسی یہودی، مجوسی بنام مومن کو بھی یہ حق نہیں کہ آپ کی بیویوں پر طعن کرنے کے لئے یہ آیات پڑھے کیونکہ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم دونوں کے ذکر کے بعد ہے۔ تو حضور ﷺ اور آپ کی پاک بیویوں کو مَغْفُوْر لہم نہ ماننے والا پکا رافضی ہے۔

(۲) لَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا کا ترجمہ "تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے" کیا ہے۔ یہ ترجمہ کوئی شیعہ کرے خود اس کے ٹیڑھے دل کی اور بغض ازواج پاک والے مذہب کے ٹیڑھے ہونے کی دلیل ہے۔ صغا یصغوا کا معنیٰ ایک طرف جھکنا مائل ہونا ہے ٹیڑھا ہو جانا نہیں۔ لغت کی کتاب المنجد میں ہے۔ صغا یصغو و یصغیٰ صغوا الیہ ادھر جھکے ستارے یا سورج چھپنے کے لئے۔ اصغیٰ الی حدیثہ اس نے اپنی بات کی طرف جھکایا۔ صاغیۃ الرجل اس کی وہ قوم جو اس کی طرف

جھکتی (اتباع کرتی) ہے۔ تو کہے گا اکرموا فلانا فی صاغیتہ تم فلاں کی عزت کرو اس کی طرف جھکے دربار میں۔ (المنجد صفحہ 439صغو) یہی کچھ سب لغات میں ہے کہیں "ٹیڑھا ہو جانا نہیں" ہے۔ یہاں یہ جھکاؤ نیکی اور توبہ کی طرف بھی ہو سکا ہے۔ کیونکہ ان تتوبا شرط ہے۔ فقد صغت اس کی جزا ہے۔ شرط و جزا کا باہم تلازم ہوتا ہے۔ جیسے والد اپنے بیٹے کو تنبیہ میں کہے۔ ان تخدمنی فانت ابنی اگر تو میری خدمت کرے (تو بہتر ہی ہے) تو تو میرا بیٹا ہی ہے۔ یہاں بھی مطلب و ترجمہ یہ ہے کہ اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو تو بہتر ہے کہ تمہارے دل اس کی طرف جھک چکے ہیں۔"

شیعی ترجمہ گناہ کی طرف جھکنا۔ اس شرط و جزا میں نہیں ہو سکتا۔ وہ اگلی شرط و جزا سے میل کھاتا ہے۔ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَ جِبْرِيْلُ......... الخ (ترجمہ) "اور اگر تم دونوں اس کے خلاف زور دکھاؤ تو اللہ اس کا مددگار اور جبریل اور مومنین ہیں۔" حضور ﷺ کو تسلی دلانے کے لئے حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ بولے تو اللہ نے وحی کے مطابق اتار دیئے ظاہر ہے کہ انہوں نے توبہ کی طرف جھک کر خدا و رسول کو راضی کر دیا۔ قصص الانبیاء صفحہ 875 از عبدالرشید تاکی میں ہے "اور جناب رسول اکرم ﷺ حضرات ازواج مطہراتؓ کی جانب تشریف لائے جنہوں نے اپنی غلطی پر توبہ کر لی تھی اور وہ عبادت الٰہی میں مصروف تھیں اور پھر روح الامین حضرت جبریلؑ جناب رسول کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لائے"۔ (جس میں ان ماؤں کی 6 صفات توبہ کرنے والیاں عبادت گذار مذکور ہیں) شیعہ اگر ماؤں سے اب بھی ناراض ہے تو اپنی یہ روایت دیکھ لے۔ بروایت صادق حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وحی بھیجی کہ فاطمہ سے کہو علی کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ اس کے غصہ سے مجھے غصہ آ جاتا ہے۔ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 185)

(۳) اگلی آیت کو بھی رافضی نے ازواج کی دشمنی کے رندے پر چڑھایا ہے۔ حالانکہ وہ ان دو کو ہی نہیں سب ہماری ماؤں کو "سب دنیا کی عورتوں سے افضل مسلمان، مومن عبادت گذار، توبہ کرنے والیاں، اطاعت کرنے والیاں، روزے دار، شوہر دیدہ اور کنواریاں" بتلاتی ہے۔ کیونکہ اس فرضی دھمکی کے بعد بھی حضور ﷺ نے ان کو طلاق نہ دی تو وہ جوں کی توں سب کائنات سے افضل رہیں۔ اب آپ ان محبوبات محبوب رب العالمین کو طلاق دے ہی نہ سکتے تھے۔ خدا نے دنیا کے بجائے رسول اور آخرت کو چاہنے والی ازواج پاک کے حق میں یہ سفارش کر دی۔

> "یہ خصوصیت اس سے قریب تر ہے کہ ان سب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنجیدہ نہ رہیں۔ اور جو کچھ تم نے ان کو دے دیا ہے اس سے وہ سب خوش رہیں.......... اس کے بعد نہ تمہارے لئے اور عورتیں حلال ہیں اور نہ یہ بات کہ تم موجودہ ازواج کے بدلے اور ازواج کر لو۔ گو تم کو ان کا حسن کتنا اچھا معلوم ہو" الخ

(پارہ 22 رکوع 3 مقبول صفحہ 508)

(۴) رافضی نے یہ جملہ لکھ کر ہمارا دل دکھایا ہے "حضرت عائشہ کا خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰؓ کے خلاف آمادہ جنگ ہونا اور عملاً

اس میں شامل ہوتا ہے کہ جب وہ اس واقعہ کو یاد کرتیں تو اتنا روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو جاتا تھا'' غرض یہ ہے کہ آپ تو حضرت علیؓ کو برائے نام ظاہری خلیفہ مانتے ہیں۔ عملاً خود مختار تقیہ سے پاک خلیفہ راشد مانتے ہی نہیں۔ ورنہ ابھی حکام کو لکھ کر اپنا یہ مطالبہ دیدو'' کہ علی کے دور خلافت کا اسلام ہم شیعوں پر نافذ کردو بعد کے تجاوزات اور بدعات سب واپس لے لو'' امن ہو جائے گا۔ پھر تم کو ہر عبادت صرف مسجد میں ادا کرنی ہوگی قانون حیدری یہی چاہے گا۔

حضرت عائشہؓ دشمن علی نہ تھیں

سب تاریخیں متفق ہیں کہ حضرت عائشہ صلح کرانے بصرہ آئی تھیں حضرت علیؓ کے بقول آپ کو حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ ساتھ لائے تھے۔ سب کا مقصد حضرت علی سے جنگ لڑنا نہیں بلکہ آپ کو سبائیوں سے الگ کر کے آپ کی حکومت کو تمام رعایا ساتھ ملا کر مستحکم کرنا تھا۔ ہر تاریخ والے آپ کا یہ جملہ نقل کرتے ہیں۔ '' کہ میں مسلمانوں میں صلح کرانے آئی ہوں۔ مگر جیسے قاتلین عثمان نے صلح کے بعد غداری سے جنگ اچانک سحری کو بھڑکا دی۔ ہزاروں بے گناہ سوئے پڑے مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد حضرت عائشہؓ کے اونٹ اور محافظین پر بھی حملہ کر دیا۔ اور یکطرفہ خون بہایا۔ اسی طرح ان ظالموں نے حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ پر بھی یہ جھوٹ باندھا اور اپنی جعلی تاریخ میں قلمبند کرادیا۔ کہ معاذ اللہ یہ تینوں حضرت علیؓ کے دشمن تھے۔ لڑنے آئے تھے۔ حالانکہ یہ حضرات بصرہ میں قاتلین عثمان کے مقابل اپنے حامیوں کا گروہ بنانے پھر حضرت علیؓ کے ساتھ قصاص میں تعاون کرنے آئے تھے۔ حضرت علیؓ کے مخالف ہوتے تو دارالحکومت مدینہ جاتے۔ ان پر تو وہاں سے آکر سبائی لشکر نے حملہ کیا تھا۔ پھر دنیا کی یہ انوکھی مثال کہیں نہ ملے گی۔ کہ ماں کا ایک حاکم بیٹا قتل ہو جائے دوسرا بیٹا حاکم بنے۔ ماں اس حاکم کے پاس آئے کہ تم اپنے بھائی مقتول کا بدلہ لو۔ جبکہ قاتل آپ کی فوج میں شامل ہیں گواہ مدعا علیہ مجرم سب آپ کے سامنے ہیں مگر تھانہ کا عملہ رپورٹ درج کرانے والی ماں پر حملہ کر دے۔ الٹا مشہور یہ کرے کہ ماں بیٹوں سے لڑنے آئی تھی۔ اسلام اور کفر کے ہر قانون میں ماں بیٹوں کی جنگ میں ماں کو حق دار اور لڑنے والے بیٹوں کو بُرا جانا جاتا ہے۔ مگر یہاں الٹ ہو گیا کہ قاتلین عثمان مقاتلین عائشہ ہو کر ماں کو بدنام کرتے آرہے ہیں۔

شکر ہے کہ اتنی سچی بات لکھ دی'' کہ وہ رو رو کر دوپٹہ تر کر دیتی تھیں'' یہی تو ان کے ایمان، تقویٰ، توبہ اور خدا خوفی کی دلیل ہے۔ لیکن صاحب! مسلمانوں کو مارنے والی نہ عائشہ تھی نہ آپ کا لشکر تھا۔ بعد از صلح دھوکہ سے مارنے والے تو یہی سبائی تھے۔ کیا ان کی توبہ اور رونا پچھتانا آپ اپنی، پرائی تاریخ سے ثابت کر سکتے ہیں؟ پھر علیؓ کے ان غداروں پر برسنے ان کے کفر و نفاق سے تنگ آنے پر تو نہج البلاغہ وغیرہ تاریخیں بھری پڑی ہیں مگر ان کی سازشوں سے 80 - 90 ہزار مسلمانوں کا آپ کے دور حکومت میں کٹ جانا تاریخ کا بہت بڑا المناک حادثہ ہے مگر آج رافضی اپنی تاریخ سے حضرت علیؓ کا رونا بھی بتا سکتے ہیں؟ کیا یہ قتل عام بڑا کار ثواب تھا؟ ہماری تاریخوں اور مدح علیؓ کے شذروں سے یہ خدا خوفی اور توبہ نہ دکھائیں۔ ہمت ہو تو اپنے لٹریچر سے دکھائیں؟

☆ موصوف بار بار لکھتے ہیں کہ تاریخی واقعات سے انکار کیسے ممکن ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 94)

☆ کیا صحیح بخاری کی درس و تدریس اور نشر و اشاعت بھی توہین کے زمرے میں آتی ہے۔ الخ

جب کہ اس میں امہات المومنین کے ایمان و اخلاق کو چونکا دینے والی یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے 3 مرتبہ یہ ارشاد فرمایا تھا

"یہی فتنہ کے ظہور کی جگہ ہے جہاں سے شیطان کے سینگ ابھریں گے" (تحقیقی دستاویز صفحہ 96)

الجواب۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے کہ مسکن عائشہ مراد نہیں اس میں تو حضور ﷺ خود رہتے تھے۔ شیطان یہاں سے کیسے طلوع ہو سکتا تھا۔ حجرہ عائشہ اور روضہ اقدس کی جگہ کو شیطان کا سینگ رافضی کافر کہہ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں۔ البتہ سمت مشرق مراد ہو سکتی ہے۔ جیسے کئی اور جگہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ کفر کا سر یہاں ہے۔ اشارہ مشرق کی طرف کیا کہ ربیعہ اور مضر کے قبائل سے شیطان کے سینگ یعنی فتنے ابھریں گے۔ چنانچہ پہلا فتنہ مالک بن ابراہیم اُشتر نخعی کا ہے کہ اس نے کوفہ سے سبائی گروہ لا کر حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ پھر یہی کوفی آکر بصرہ میں مسلمانوں سے لڑے جنگ جمل برپا ہوئی۔ پھر یہیں سے لاکھ بھر کا لشکر نکلا اور شام پر غارت گری کی۔ یہیں سے خارجی ابھرے حضرت علیؓ سے جنگ لڑی آپ کو شہید کیا۔ انہی لوگوں اور عبید اللہ بن زیاد کی وجہ سے حضرت امام حسینؓ عالی مقام کی شہادت ہوئی۔ مختار بن عبید ثقفی کا فتنہ یہیں سے اٹھا کہ 70 ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ یہی خلفاء راشدینؓ کے دشمن رافضیوں کا کھان اور گڑھ رہا۔ معتزلہ قرامطہ اسی سمت مشرق بصرہ اور کوفہ سے نمودار ہوئے۔ دجال اصفہان سے اسی سمت سے نکلے گا۔ حضرت عائشہؓ کے سفر بصرہ کو اس پر منطبق کرنا صحیح نہیں۔ کہ آپ کا حجرہ راس شیطان نہ تھا۔ یہ تو راس سید المرسلین تھا۔ پھر حضرت عائشہؓ مدینہ سے مکہ کو حج کرنے گئی تھی۔ اگر مکہ سے بصرہ آئیں تو پھر آپؐ مکہ کی طرف اشارہ کرتے کہ فتنہ کا سر وہاں سے ابھرے گا۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ماخوذ از تحفہ اثنا عشریہ مترجم صفحہ 696

☆ موصوف عنوان باندھتے ہیں حضرت عائشہ پر تہمت کس نے لگائی۔ پھر ابوبکر کے بھانجے مسطح حضرت حسان اور آپ کی سالی حمنہ بنت جحش کا نام تو لیا۔ (صفحہ 96) مگر اپنے پیر دشمن عائشہ و اصحاب رسول رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا نام نہ بتایا!

قارئین! کیا اب بھی آپ کو شیعہ کے منافق دشمن عائشہ اور دشمن صحابہ اور اہل بیت رسول ہونے میں شک ہے؟ قرآن نے صراحۃً وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ کہہ کر اسے جہنمی بتایا۔ یہ شیعہ اپنے گرو کا نام نہیں لیتا عقیدہ وہی رکھتا ہے۔ یہ تین صحابہ کا نام لیتا ہے۔ حالانکہ یہ اس کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے۔ حد قذف کی سزا پا کر گناہ سے پاک ہوئے۔ مگر شیعہ ہر دور میں ان کو ہی بدنام کر کے خود ناپاک ہوتا آرہا ہے۔

شدت غیرت میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بھانجے مسطح کی مالی امداد بند کی تو اللہ نے اس بدری صحابی کی سفارش کردی "اور تم میں سے فضیلت والے اور مالدار لوگ یہ قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین کو اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے اور ان کو چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" (پارہ 18 رکوع 9)

اس سے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت اور ماموں بھانجے کی بخشش نمایاں ہوگئی۔ ان کے دشمن کو چاہئے کہ چھریوں سے خودکشی کرلیں۔

☆ حضرت عمرؓ کی دخل اندازی کا لکھا ہے کہ اس نے حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ کو ڈانٹا تھا۔

تو گزارش یہ ہے کہ خدا کے بعد بڑے بڑے گھرانوں میں بڑے لوگ ہی دخل دیتے ہیں۔ اور مصالحت کراتے ہیں۔ کیا حضرت عمرؓ اپنی بیٹی اور بھتیجی کو ایسا نہ کہہ سکتے تھے۔

☆ بہت تنگ دل اور دکھی ہو کر عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور ان کی دو بیٹیوں ہماری ماؤں کو یہ شیعہ شاید گالیاں نہ دیتے اگر حضور ﷺ کے مانگنے کے باوجود سچا ابوطالب حضرت ام ہانیؓ کے رشتہ دینے کا انکار نہ کرتے۔ کہ میں تو بڑے چوہدری ھبیرہ بن ابی وہب کو دوں گا (تاریخ) جو بدترین کافر اور فتح مکہ کے دن واجب القتل رہا۔ حضرت علیؓ قتل کرنے آگئے حضرت ام ہانیؓ نے چھپالیا۔ پھر کہیں بھگا دیا پھر بھی حضور ﷺ نے چچا پر احسان کرنا چاہا کہ اس کی بیٹی کو امہات المومنین بنے کا شرف بخشیں مگر حضرت ام ہانیؓ نے کہا بچے دار ہوں اب اس جنجھٹ میں نہیں پڑتی۔ (کتب سیرت) رشتہ چچا نہ دے شیعہ گالیاں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور ان کی بیٹیوں کو اس لئے دیتے رہیں کہ انہوں نے رشتے کیوں دیئے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ حضور ﷺ کی محبوب بیویاں اور مومنوں کی مائیں کیوں بنیں۔ اس سے بڑھ کر بھی مجوسی سبائیوں کی دشمن رسول اور حاسد ہونے کی مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

☆ "حدیث سیرت تاریخ میں مذکور واقعات کا ہم شیعہ ذکر کیوں نہ کریں"

کا جواب اتنا ہی ہے کہ بڑے شوق سے کریں مگر ہر کام میں نیکی کا جذبہ کارفرما ہونا چاہئے۔ بدنیتی اور دشمنی سے کسی بڑی ہستی کا ذکر کرو گے۔ آپ کا ایمان مردار ہو جائے گا۔ جہنمی بن جاؤ گے نیک نیتی اور اچھائی سے کسی معمولی آدمی کا تذکرہ اپنا دوست رشتہ دار محبوب سمجھ کر کرو گے تو مومن کا ثواب مل جائے گا۔ راستے سے تنکا اٹھا دینا کار ثواب ہے۔ بڑا پتھر پھینک کر سڑک بلاک کردینا بدترین قومی جرم ہے۔

☆ شیعہ کہتے ہیں کہ 80% یہ عیوب والا لٹریچر اہلسنت اکثریت کے لٹریچر میں ہے۔ ہم کیوں نہ اس کی تشہیر کریں۔

گزارش یہ ہے۔

(1) کہ ہندو، سکھ، عیسائی، مستشرق ہر کافر قوم اسے پڑھتی ہے۔ وہ شیعوں کی طرح چند نفوس کے سوا دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو مرتد

اور برا کیوں نہیں کہتی۔

(۲) وہ حضور کے گھرانہ امہات المومنین کے عیوب کیوں جمع نہیں کرتی۔

(۳) وہ حضور ﷺ کے علی کے سواسب رشتہ داروں کو حضرت نبی و علیؓ کا دشمن کیوں نہیں مانتی۔

(۴) یہود و مجوس کی سازش سے وہ صحابہ کرام کے باہمی مشاجرات اور نقصانات پر شیعوں کی طرح خوشی کیوں نہیں مناتی۔

(۵) وہ سیرت پڑھ کر حضور کے انقلاب کے گن گاتی ہے۔شیعوں کی طرح حضورؐ اور صحابہ کرام کی کردارکشی کیوں نہیں کرتی۔

(۶) وہ چلتے پھرتے حضور کے قریبی رشتہ داروں پر لعنتوں کے وظائف کیوں نہیں پڑھتی۔

(۷) وہ قرآن کی صداقت اس کے اعجاز اور ہادیانہ تاثیر کا انکار کیوں نہیں کرتی۔

(۸) وہ حضرت علیؓ کو خدا کیوں باور نہیں کراتی۔

(۹) وہ آپ کو پیغمبروں سے افضل کیوں نہیں مانتی۔

(۱۰) وہ اپنے بزرگوں معبودوں کو منوانے کے لئے مسلمانوں سے شیعوں کی طرح کیوں نہیں لڑتی۔

یہ صرف اعداء صحابہ کے بھینگے پن اور کالی عینک کا اثر ہے۔کیا اب بھی ان کے بدتر از کفار ہونے کی مزید دلیل مانگی جائے گی۔

اہل بیتؓ اور گھرانۂ نبویؐ کی صفائی

سورت تحریم کے حوالہ سے ماؤں کی صفائی میں اتنا عرض کرتا چلوں کہ اگلے رکوع میں ہے

"اے ایمان والو خدا کے حضور میں اثر پذیر توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر دے۔اور تم کو اس دن ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی۔جس دن خدا تعالیٰ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔رسوانہ کرے گا ان کا نوران کے سامنے اور ان کے دائیں بائیں ہاتھ چلتا ہوگا۔اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمارے نور کو ہمارے لئے پورا کردے اور ہمارے گناہ بخش دے بے شک تو ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔اے نبی تم کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو......" الخ

(سورۃ تحریم ترجمہ مقبول صفحہ 672، پارہ 28 رکوع 20)

جب اللہ تعالیٰ نبی کے ساتھیوں صحابہ کرامؓ کو رسوانہ کرے گا تو آپ کے گھر اور بستر پر زندگی گذارنے والیوں -- کہ حضرت عائشہؓ کے بستر پر حضور ﷺ کو وحی بھی آجاتی تھی۔(بخاری، مسلم) کو بھی ہرگز رسوانہ کرے گا۔نوران کے آگے پیچھے ہوگا اور وہ مغفور کا ہوں گی جب حضور کو کافروں منافقوں سے جہاد کا حکم ہے اور آپ نے تو صحابہؓ اور بیویوں سے یہ جہاد نہ کیا۔آخر دم تک ساتھ رکھا ان کے گھروں میں وفات پائی۔ان کے باپوں کو اپنے ساتھ روضہ اقدس میں سلائے رکھا ہے۔تو ان کو معاذ اللہ منافق جاننا اور

دو کافرانہ بیویوں کو مومنوں پر فٹ کرنا کفر ہے

حضرت نوح ولوط کی بیویوں کو ان پر فٹ کرنا۔ اور منبروں پر ناچنا بدترین قرآنی تحریف، غلط استدلال اور گھرانہ رسول سے دشمنی کا اعلان ہے پہلے کافروں سے نکاح جائز تھا اب حرام ہے "مشرکات سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مومنہ نہ ہوں" (پارہ 2 رکوع 11) پھر آسیہ زوجہ فرعون کی مثال کس پر فٹ کرو گے۔ کیا خارجی یہی آیت معاذ اللہ........ پر فٹ نہیں کرتے۔ تاریخی روایات پر ناز کرنے والو! اپنی کتابیں -- مجلسی کی ہی نوشتہ -- پڑھو کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی کس تکلیف سے گذری روٹھ جاتی تھیں حضور صلح کرادیتے تھے۔ اور فرماتے فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے تکلیف پہنچائے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی' ہر آیت وحدیث کو اپنے شان نزول پر پہلے فٹ کیا کرو یہی امانت کا تقاضا ہے حضرت عائشہؓ وحفصہؓ پر برسنے سے پہلے اپنا گندہ لٹریچر بھی پڑھ لو۔ ہم مسلمان تو حضورﷺ اور آپ کی سب بیویوں سے جیسے محبت رکھتے ہیں اسی طرح حضرت علیؓ وفاطمہؓ کے مثالی جوڑے سے بھی محبت کرتے ہیں۔ رافضی، خارجی کسی بھی جوڑے کے دشمن پر یہ آیت پڑھتے ہیں۔

لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ .

تیسرا شبہ

جس نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت یا حضرت عمرؓ کی خلافت کے حق ہونے سے انکار کیا وہ کافر سمجھا جائے گا۔ پھر 10 صفحات اس پر سیاہ کیے ہیں۔ کہ ان حضرات صحابہ کرام نے بیعت نہ کی تھی جن میں حضرت سعد بن عبادہؓ اور ابوسفیان بن حرب کا نام بار بار لیا ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 99 تا 109)

اس سلسلے میں چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

اکثریتی فیصلہ سے خلیفہ بن جاتا ہے ووٹ نہ دینے والے پر اعتراض نہیں کیا جاتا

1- باب خلافت اور کسی کو رائے سے منتخب کرنے میں اکثریت کا فیصلہ تسلیم کیا جاتا ہے یہی آج عالمی جمہوری اصول بن چکا ہے۔ ایرانی مذہبی انقلاب میں بھی یہ طے ہو چکا ہے 6 نئی ایرانی حکومتیں آچکی ہیں۔ تو جو قلیل افراد کسی کو ووٹ نہ دیں تو ان کے دین ایمان اور وطن دوستی میں نہ کوئی حرف آتا ہے نہ اکثر رائے سے خلیفے چنے جانوں کی خلافت پر طعن ہو سکتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کو باضابطہ 98% مثلاً اکثریت سے چنا گیا تو حضرت مقداد بن اسود کندیؓ نے جو حضرت علیؓ کے پر جوش حامی تھے۔ اور فرمایا تھا "لوگوں کو ہدایت تو اہل بیت سے ملی مگر سب لوگوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ خلافت علی کے بجائے عثمان کو ملے" (ہر تاریخ اسلام) (حالانکہ حضرت عثمان بھی تو دوہرے داماد اور گھرانہ نبوی کے فرد تھے) پھر حضرت علیؓ سمیت سب نے حضرت عثمانؓ پر ہی اتفاق کیا۔ اور آپ مہاجرین وانصار کے مجمع علیہ خلیفہ بنے۔ تو چند ووٹ نہ دینے والوں کا نقصان ہوا نہ حضرت عثمان

ذوالنورینؓ کی خلافت پر حرف آیا۔ اسی طرح جب حضرت علیؓ کو بلا مقابلہ کثرت رائے سے خلیفہ چن لیا گیا تو آپ بھی متفقہ خلیفہ راشد قرار پائے۔ پاسداران انقلاب کچھ قاتلین عثمان کی سیف نمائی اور غلط کاری سے تقریباً 70 مہاجرین وانصار البدایہ النہایہ کے بیان کے مطابق آپ سے الگ رہے۔ مگر انکار و مخالفت بھی نہ کی۔ (کیونکہ وہ در حقیقت محبوب خدا ورسول حضرت علیؓ کے ہی حامی تھے) نہ حضرت علیؓ کی خلافت پر حرف آیا نہ ان پر منکر علی ہونے کا فتویٰ لگا۔ صحابہ کے باہمی سیاسی اختلافات اور کم و بیش خدمات پر ایسے فتوے نہ اسلام لگاتا ہے نہ کوئی جمہوری حکومت لگاتی ہے۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ پر 99% امت نے بعد از بیعت امام حسنؓ اتفاق کر لیا اور وہ متفقہ خلیفہ اسلام امیر المومنین قرار پائے۔ تو جن 1% حضرت علیؓ کے حامیوں نے ان کو نہ مانا ان پر کسی قسم کا فتویٰ لگایا گیا نہ باغیانہ کردار کے بغیر ان پر کوئی گرفت کی گئی۔ ہم بعد والوں کے فتوے ان پر لگانا ان کی شان کے خلاف ہے۔

شیخین کی خلافت متفقہ ا ہے

2- حضرات شیخین کا مسئلہ ان پچھلی 4 خلافتوں سے مختلف ہے کہ ان پر تمام امت کا 100% اتفاق ہوا حضرت عمرؓ کا تو واضح ہے کہ وہ ابوبکر نے نامزد فرمائے تھے۔ سب مسلمانوں نے اتفاق سے بیعت کی از اول تا آخر وہ فتوحات اسلام کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق بھی حضور ﷺ کے منتخب کردہ امام منبر و مصلی بنے۔ اور فرمان نبوی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر (بخاری و مسلم) سچا ثابت ہوا۔ 100% سب مہاجرین وانصار اموی وہاشمی تیسرے دن آپ کی خلافت پر متفق ہو گئے۔ جن دسیوں کتابوں کے اس رافضی نے چند حضرات کے بیعت نہ کرنے کے حوالے جمع کئے ہیں۔ انہی کے آخر میں ان کا ابوبکر کو مان لینا اور بیعت کر لینا بھی لکھا ہے۔ مگر یہ خائن زخم کرنا تو جانتا ہے۔ ہاں علاج و مرہم پٹی سے تندرست ہو جانا ہرگز ہرگز نہیں بتاتا۔ اور پوری امت سے علیحدگی مسلمانوں کی کردار کشی خون اہل بیت سے اپنی پیٹ پروری ہی اس کی پہچان ہے۔ تو سب کی متفقہ خلافت سے آج کسی کا انکار کرنا جمہوری نظام میں جرم ہے تو اسلام میں بھی یہ گناہ ہے۔ مسلم شریف جلد 2 صفحہ 126 پر یہ باب ہے "متفقہ مسلمانوں میں جو تفریق ڈالے اس کا حکم کیا ہے"

پھر حضرت عرفجہؓ سے یہ تین احادیث مروی ہیں۔ ایک یہ ہے

"حضور ﷺ نے فرمایا کچھ فتنے اور اختلافات ہوں گے جو آدمی اس امت کی متفقہ حکومت میں اختلاف ڈالے اسے تلوار سے مار دو کوئی بھی ہو ایک حدیث میں ہے جو شخص تم میں (اختلاف ڈالنے) آئے حالانکہ تم ایک پر متفق ہو چکے ہو وہ تمہاری لاٹھی توڑتا ہے، یعنی جماعت میں تفریق برپا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے قتل کر دو"

صحابہ کے باہمی مشاجرات اسی اصول پر تھے۔ ہر ایک کی نیت نیک تھی دونوں ماجور ہوئے۔ اتفاق اور کثرت رائے سے اتحاد کو

ا۔ ایک سنی عالم نے شیعہ تفسیر فرات کوفی صفحہ ۱۹ کا یہ حوالہ دیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔

توڑنا خدا نے بھی بڑا جرم بتایا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے "اور جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لئے کھل جائے رسول کی مخالفت اختیار کرے گا اور مومنوں کے (متفقہ) راستہ کے خلاف اور کوئی راہ اختیار کرے گا ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ نساء ترجمہ مقبول، صفحہ 115 پارہ 5 رکوع 14)

منکر خلافت شیخین رض کی سزا سخت کیوں ہے

شیخین کے مسئلہ خلافت پر اتفاق کے دلائل کتاب کے اندر بار بار آچکے ہیں۔ کہ حضور ﷺ نے ان سے ولیعہد کا سا برتاؤ کیا ترغیب بھی دی ان کی اتباع کا بھی بار بار حکم دیا سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ سارے مسلمان ان پر متفق رہے ان سے کسی قسم کا اختلاف نہ کیا ان محبوب المسلمین کو اب شیعہ صرف بت کہہ کر بغض کی بھڑاس نکالتے (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 588) اور برحق ہی نہیں مانتے بلکہ ان کو ایمان سے بھی خارج یا کافر جانتے ہیں۔ اور ان کو ماننے والے سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو اس لئے منکر خلافت شیخین کافر یا موت کی سزا کا حقدار ہے۔ بالفرض محال ان کے بقول ان چند صحابہ نے بیعت نہ کی تو وہ ان کا اپنا معاملہ تھا۔ غلط فہمی ہو گی جیسے جن صحابہ نے حضرت عثمان وعلیؓ کو ووٹ نہ دیا تو ان پر غلط فہمی کے سوا فتویٰ نہ لگا۔ اسی طرح بالفرض محال حضرت سعد بن عبادہ وغیرہ پر بھی غلط فہمی کے سوا اور کوئی فتویٰ نہ لگے گا۔ لیکن اب جب امت خلفاء راشدینؓ کی عظمت صداقت اور عدالت پر متفق ہے تو جو شخص امت کے اتفاق میں انتشار پیدا کرے اور بجز چند نفوس کے تمام صحابہ کے ایمان، کردار نیک نیتی پر حملہ کر کے قرآن کی لاتعداد آیات کا انکار کرے تو اس پر کفر کا فتویٰ یا قتل کا فیصلہ اس لئے آئے گا کہ وہ رافضی اسلام کے تمام اصول وعقائد اور شخصیات کو چھوڑ چکا ہے۔ فافھم

شیعہ کے پیش کردہ حوالوں میں "جسٹس ملک غلام علی کا خلافت وملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ سے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔
"لیکن کسی نے انہیں (حضرت سعد بن عبادہؓ) باغی قرار دے کر نہ قید کیا نہ قتل کیا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 108)
یہیں سے ہم کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کی "بیعت علی بشرط قصاص عثمان" کو مان لیا جاتا ان کو باغی قرار نہ دیا جاتا ان کو مذاکرات کی میز پر قائل کر کے شام پر لشکر کشی نہ کی جاتی تو تاریخ کا نقشہ اور ہوتا۔ صحابہ کرام کے معاملات میں اصول اہلسنت کے مطابق ہم دخل نہ دیں گے غلط فہمی کے سوا کوئی فتویٰ کسی صحابی تک ہمارا نہیں پہنچے گا۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت پر تمام صحابہ کرامؓ کا اتفاق

1۔ تمام انصار نے بیعت کر لی۔ تاریخ طبری جلد 2 مطبوعہ بیروت لبنان صفحہ 458 پر ہے۔
"کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ ابن الجراحؓ سقیفہ بنی ساعدہ۔۔ انصار کے کھلے میدان میں۔۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی طرف آئے تو حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ نے پہلے بیعت کر لی پھر ان دونوں نے یہ

دلیل دے کر کی کہ آپ سب مہاجرین سے افضل ہیں۔ ثانی اثنین اور آپ کے غار کے ساتھی ہیں۔ اور نماز پڑھانے میں حضور ﷺ کے خلیفہ ہیں۔ نماز دین کا سب سے افضل عمل ہے۔ اور کون ہے جو آپ سے افضل ہو اور خلافت کا حقدار ہو۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تا کہ ہم بیعت کر لیں۔ مگر ان سے پہلے بشیر نے کر لی تھی''

2- انصار کے اوس قبیلہ کے سردار حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا جو بارہ نقباء انصار میں سے ایک تھے۔
''لوگو اٹھو ابو بکرؓ کی بیعت کرو تو سب اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابو بکر کی بیعت کر لی''۔ (ایضاً)

3- اسلم قبیلہ کا سردار اپنی پوری جماعت کو لے آیا گلیاں ان سے پُر ہو گئیں۔ سب نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ جب میں نے اسلم کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ اللہ کی امداد آ گئی۔

4- پس لوگ ہر طرف سے آ گئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو رش کی وجہ سے بلتاڑ دیں۔ تو حضرت سعدؓ کے رشتہ داروں نے کہا کہ سعد کو بچاؤ نہ لتاڑو۔

5- و تتابع القوم على البيعة و بايع سعد. انصار قوم بیعت صدیقی پر ٹوٹ پڑی اور حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کر لی۔ یہ جاہلیت کے اچانک کاموں کی طرح اچانک کام ہو گیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ قرار پائے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 459) (پہلے سے کسی کا منصوبہ نہ تھا) اس روایت میں حضرت سعدؓ کی بیعت کرنے کی صراحت ہے۔ سب اہل سیر اس پر متفق ہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 562)

6- فقہ حنفی کی مشہور بڑی کتاب مبسوط سرخسی میں ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی تھی'' حضرت سعدؓ کی جلالت شان اور تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو جب قوم نے نہ چنا تو پھر قوم کے موافق ہو کر حضرت ابو بکر کی بیعت کر لیں۔ اور قوم میں تفریق نہ کریں آج بھی جو امیدوار صدر، وزیر اعظم یا ممبر نہ بن سکے اور وہ مقابل کامیاب امیدوار کی بیعت کر لے مبارک دے تو اس کی سنہری تاریخ بن جاتی ہے۔ تو طبری کی یہ عقل و نقل دیانت کے لحاظ سے بیعت سعد کی صریح روایت ان روایات پر راجح ہے جو رافضی نے دی ہیں۔ مگر اس کی حوالہ دی ہوئی جب اصل کتاب ہم دیکھیں تو اس خائن کی بد دیانتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس نے حاشیہ نبراس علی شرح العقائد صفحہ 494 طبع میرٹھ کا حوالہ دیا ہے۔ یہاں تو اصل کتاب کی یہ عبارت ہے۔

وقال سعد بن ابی عبادة لابی بکر نحن الوزراء وانتم الامراء فاخذ عمر بید ابی بکر فبايعه ثم المهاجرون ثم الانصار ....وما قيل ان سعد بن عبادة لم يبايعه و خرج من المدينة ....فلم يصح شئی منهما (نبراس صفحہ 495 طبع دین محمد لاہور)

(ترجمہ) حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ ہم وزیر ہیں۔ اور تم امیر ہو حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کر لی پھر مہاجرین اور سب انصار نے کی یہ جو کہا گیا ہے کہ حضرت سعدؓ

نے ان کی بیعت نہ کی تھی یا بیعت کے وقت ان کو لتاڑ کر قتل کیا گیا کچھ بھی صحیح نہیں۔
امام احمد بن حنبلؒ کی روایت سے حضرت سعدؓ نے یہی بات حضرت ابو بکرؓ سے کی ہم وزیر ہیں۔ اور آپ امیر ہیں۔
البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 6 طبع رشیدیہ کوئٹہ، اور جلد 5 صفحہ 247 اور صفحہ 248 پر ہے "کہ اللہ نے تم سب کو اپنے سب سے افضل پر متفق کر دیا ہے۔ تو بیعتِ سقیفہ کے بعد سب لوگوں نے مسجد نبوی میں حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔"
حضرت علیؓ نے بھی بیعت کر لی۔ اسی شرح عقائد کے متن میں ہے۔
بایع علی علی رؤس الاشهاد بعد توقف كان منه کہ حضرت علیؓ نے بھی کچھ دیر کے بعد سب کے سامنے بیعت کر لی۔
صاحب نبراس شرح میں فرماتے ہیں حضرت علیؓ کی بیعت کی روایات متعدد ہیں ایک یہ ہے کہ سب سے پہلے کر لی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سقیفہ کے اجتماع میں حضرت ابو بکرؓ انصار کے منبر پر چڑھ گئے۔ لوگوں کو دیکھا تو حضرت علیؓ نظر نہ آئے تو ان کو بلایا جب وہ آئے تو پوچھا اے حضورؐ کے چچا کے بیٹے کیا مسلمانوں میں تفریق چاہتے ہو تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے رسول اللہ کے خلیفہ مجھ پر کوئی گرفت نہ کریں۔ تو حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ اسے حاکم بیہقی نے روایت کیا ابن حبان نے صحیح کی اور یہ دیر بھی حضور ﷺ کے غسل کی وجہ سے تھی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی وفات کے بعد ۔ یعنی چھ ماہ بعد وفات نبویؐ ۔ حضرت ابو بکرؓ کی (دوبارہ) بیعت کی۔ رضی اللہ عنہا یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔
تیسری روایت ہی صحیح ہے کہ پہلے بھی سب لوگوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں کم آئے کیونکہ حضرت فاطمہؓ کی تیمارداری میں رہے پھر چھ ماہ بعد دوبارہ بیعت کی وجہ تاخیر خدمت حضرت فاطمہؓ ہی تھی۔ (صفحہ 496)
ایک روایت یہ بھی ہے کہ (حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کے ساتھ مل کر) حضرت علیؓ وجہ تاخیر یہ بتاتے تھے کہ اس اہم کام میں ہم کو کیوں شریک نہ کیا گیا ہم بھی رائے وغیرہ کے حقدار تھے۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اچانک معاملہ درپیش آ جانے کی وجہ مسجد نبوی کے مجمع میں بتا دی تھی)

مولانا عبد العزیز پرہاروی فرماتے ہیں تاخیر کی چاروں وجہیں درست ہیں۔ کسی میں کوئی تضاد نہیں۔ (نبراس صفحہ 496)
البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ 24 طبع بیروت، جلد 7 صفحہ 7 طبع کوئٹہ میں ہے کہ حضرت زبیرؓ کو اور پھر حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ نے کہا۔ کیا مسلمانوں کے اتفاق کی لاٹھی توڑنا چاہتے ہیں۔ تو ان دونوں نے کہا نہیں۔ لا تثريب يا خليفة رسول الله اے رسول خدا کے جانشین ہم پر کوئی گرفت نہ کریں۔" (ہم آپ کی بیعت کر چکے)
آگے علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں
"کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کی بیعت وفات نبوی کے بعد پہلے دن یا دوسرے دن ہو گئی اور یہی برحق بات

ہے کیونکہ حضرت علیؓ بن ابی طالب حضرت ابوبکرؓ سے کسی وقت جدا نہیں رہے آپ کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے بھی جدا نہیں رہے۔ جیسے ہم آگے بتائیں گے۔ حضرت ابوبکر کے ساتھ ذی القصہ میں بھی نکلے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق ننگی تلوار لے کر مرتدوں سے جہاد کرنے نکلے تھے۔

(البدایہ جلد 5 صفحہ 249، جلد 7 صفحہ 7)

کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت صدیقی پر 10 حوالہ جات

حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خلافت پر تبصرہ بھی اپنی تصدیق اوران کی صداقت پر دال ہے فرماتے ہیں۔

1- ''اس امارت میں حضور ﷺ نے ہم سے کوئی وعدہ نہ کیا تھا حتیٰ کہ ہم نے آپ کی رائے دیکھی کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا وہ شریعت پر قائم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا حتیٰ کہ جنت کی راہ چلے گئے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی رائے سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔ وہ دین پر ثابت قدم رہے۔ اور دوسروں کو بھی قائم رکھا حتیٰ کہ اپنی راہ پر چلے گئے یا یہ کہا کہ دین نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا یعنی خوب مضبوط ہو کر جم بیٹھا۔ (نہج البلاغہ، البدایہ جلد 2 صفحہ 250)

2- کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت۔ ناسخ التواریخ جلد 2 صفحہ 449 طبع تہران میں ہے۔
ثم مدیدہ فبایع حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف ہاتھ بڑھایا اوران کی خلافت پر بیعت کر لی۔

3- شیعہ کی سب سے مستند کتاب کافی کتاب الروضہ میں ہے۔ امام باقر فرماتے ہیں کہ 3 آدمیوں کے سوا سب لوگ (حضرت ابوبکر کی بیعت کر کے) مرتد ہو گئے۔ حضرت مقداد بن اسودؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ۔ امام باقرؒ نے فرمایا یہی لوگ ہیں جن پر چکی گھومی اور (حضرت ابوبکر کی بیعت سے) انکار کیا یہاں تک کہ امیر المومنین علیہ السلام کو لوگ لے آئے فبایعہ وبایعوہ جب حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تو ان تینوں نے بھی کر لی۔ (روضہ کافی صفحہ 245)

معلوم ہوا یہ تین حضرت علیؓ کی آمد کے منتظر رہے۔ جب آپ نے آکر بیعت کر لی تو ان محبان و حامیان علی نے بھی کر لی۔ کوئی اختلاف نہ رہا نہ مہاجرین انصارؓ، بنو ہاشم حامیان علیؓ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے پر متفق ہو گئے اب ان پر انکار یا ڈر اور تقیہ کا اتہام لگانا مسلمان کا کام نہیں۔

4- تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 75 طبع نور محمد کراچی میں ہے کہ حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی معذرت سن کر کہا ہم حضرت ابوبکرؓ کو ہی خلافت کا سب سے زیادہ حقدار جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے غار کے ساتھی ہیں۔ شریف اور سب سے افضل ہیں۔ رسول خدا نے آپ کو امام نماز بھی بنایا ہے''

5- یہی کچھ تاریخ اسلام جلد 1 صفحہ 239 از اکبر شاہ نجیب آبادی میں ہے۔

6- شیعہ کی احتجاج طبرسی جلد 1 صفحہ 110 طبع نجف اشرف پر ہے ثم تناول ید ابی بکر فبایعہ حضرت علیؓ نے اٹھ

کر حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی۔

7۔ حضرت علیؓ نے ابو بکر کی بیعت کر لی اور لوگوں کو بیعت سے نہ روکا تا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔

(کتاب الروضہ صفحہ 295 طبع تہران)

معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنا عین اسلام تھا۔ جو حضرت علیؓ نے پسند کیا۔ بیعت کا انکار کرنا ارتداد تھا۔ جس سے حضرت علیؓ نے روکا تو منکر حضرت ابو بکرؓ اب خود مرتد ہوئے۔

8۔ حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرو پس حضرت سلمان فارسیؓ نے بیعت کر لی۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 676)

9۔ حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی فرمایا ہاں اور یہ بیعت خلافت تھی۔

(احتجاج طبرسی جلد ا صفحہ 115)

10۔ شیعہ کی مجالس المومنین از قاضی نور اللہ شوستری جلد 2 صفحہ 566 میں ہے کہ مسلمانوں نے مطمئن ہو کر خوشی سے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی اور کہا کہ آپ کا مخالف بدعتی اور خارج از اسلام ہے۔ (بحار الانوار، روضۃ الصفاء وغیرہ)

حضرت ابو سفیانؓ حضرت علیؓ کے حامی تھے

جواری نے صفحہ 104 پر تاریخ طبری وغیرہ کے حوالہ سے عنوان باندھا ہے۔

"جناب ابو سفیان بن حرب" جو خود غرضی اور مطلب پرستی کی بدترین مثال ہے۔ جب تمام بنوامیہ کے تم دشمن ہو والد حضرت معاویہؓ ابو سفیان کو ڈر کر کلمہ پڑھنے والا کہتے ہو۔ مسلمان ہی نہیں مانتے تو اب حضرت ابو بکرؓ دشمنی میں ان کا ذکر "جناب" کے تعظیمی لفظ سے کیوں کر رہے ہو؟

اس میں اس کی حضرت ابو بکرؓ سے معاذ اللہ دشمنی نہیں بلکہ آپ کی قوم بنو تیم کو قلیل الافراد اور کمزور جتلاتا ہے۔ جس کا ترجمہ آپ بددیانتی سے ذلیل اور رذیل اردو معنوں میں کر رہے ہیں۔ رذیل تو آپ جیسے رذیل ہی کہہ سکتے ہیں۔ اور ذلیل بھی آپ لوگوں کی صفت ہے جب کہ قرآن میں لفظ ذلیل جمع اذلاء، اذلۃ صرف عدد کی کمی کمزوری کے لئے آیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔ اللہ نے تمہاری مدد بدر کے دن کی جب تم کمزور تھے۔ (پارہ 4 رکوع نمبر 4 سورۃ آل عمران صفحہ 123)

دوسری جگہ ہے۔

"اللہ کا انعام یاد کرو جب تم قلیل تھے زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے۔ اور تم ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں گے پس تم کو اللہ نے (مدینہ میں) ٹھکانہ دیا۔ اور اپنی مدد سے تم کو طاقتور بنایا۔ اور پاکیزہ رزق دیئے۔ تا کہ تم شکر بجالاؤ۔ (پارہ 8 رکوع 17)

تو حضرت ابو سفیانؓ آج کے شیعوں سے حضرت علیؓ کے زیادہ خیر خواہ تھے۔ وہ بنو ہاشم کو بنو تیم سے زیادہ طاقتور اور اپنا قریبی بھائی،

.. عبد شمس اور ہاشم.. سگے بھائی تھے۔ جتلا کر حضرت علیؓ کو ابھارتے ہیں کہ تم خلیفہ بننا چاہو تو عرب کے لشکر تمہارے لئے جمع کر کے لاسکتا ہوں۔

مگر اسلام کے خیر خواہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کو پسند کرنے والے حضرت علیؓ اس مخلص چچا کو ڈانٹ کر کہتے ہیں۔

''تم کب سے اسلام کے خیر خواہ بنے ہو۔ اگر ہم حضرت ابو بکرؓ کو خلافت کا زیادہ حقدار نہ جانتے تو نہ بننے دیتے''

یہ بات تمام ان تاریخی روایات میں ہے جن سے یہ بات آپ لیتے ہیں۔ مگر حضرت علیؓ کا جواب خیانت سے چھپا دیتے ہیں۔ اور یہ عالمی مثل آپ پر صادق آتی ہے۔ ''حب علی نہیں بغض معاویہ وصدیق'' ہے۔

ہم نے یہ حوالہ طبری عربی جلد 2، 11ھ کی روایات، پھر آپ کا درج کردہ جلد 3 صفحہ 203 اور البدایہ میں کافی تلاش کیا مگر نہ پایا۔ تاریخ الخلفاء عربی صفحہ 49 جو آپ نے صفحہ 104 دستاویز میں دیا اور متوقع مقامات میں دیکھا نہ پایا ہو بھی تو جب صحابہ نے کر لی تو ابو سفیان نے بھی علیؓ سے انکار اور ڈانٹ سن کر بیعت کر لی۔ سب لوگوں میں وہ بھی شامل ہیں۔ (طبری، البدایہ وغیرہ) دل کا حال تو اللہ جانتا ہے مگر ہمارے خیال میں یہ دعویٰ آپ کی شان کے مناسب نہ تھا خود عہدہ طلب کرنے والوں کو حضور ﷺ نے اچھا نہیں جانا۔ عملاً آپ نے دعویٰ خلافت نہ کیا نہ کسی نے بیعت کی اور یہ کہنا تو بڑی توہین ہے کہ آپ نے ابو بکر کے مقابل بیعت مانگی مگر 5 آدمیوں نے بھی نہ کی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ اپنے لئے خلافت چاہتے تھے۔ علیؓ کے لئے نہیں۔ ان کا حوالہ بھی آپ کو نہ دینا چاہئے تھا۔ نہ ان کی مدح کا آدھا صفحہ 103 آپ کے عقیدہ کی غمازی کرتا ہے۔ حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد، اور داماد حضرت ابو بکرؓ ہو کر آپ کے لئے ضرور خلافت چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے آگے جان خطرے میں ڈال دی ہے۔ مگر آپ تو حضرت علیؓ کے بھی دشمن اور حضرت علیؓ کے دوستوں کے بھی دشمن اس حد تک بن چکے ہیں۔ کہ ان کا نام ذکر خیر سے کبھی نہیں لیتے اور ان کے جہنمی قاتل عمرو بن جرموز سے کبھی تبرا نہیں کر سکتے۔ گو وہ حضرت علیؓ کے سامنے خودکشی کر کے جہنم رسید ہوا۔ آپؓ نے اس پر اور حضرت طلحہؓ کے قاتل پر پھٹکار کی۔ مگر شیعہ تو حضرت علیؓ کا یہ عمل خیر کرے کیا پسند ہی نہیں کر سکتا۔ اور نہ اپنے ان سبائی بھائیوں سے دوستی چھوڑ سکتا ہے۔ ابن جرموز سے تبرا کسی نے کیا ہو تو مجھے بتائیں۔

طالب علمی کا زمانہ بھی عجیب مستانہ ہوتا ہے۔ میں نے بانی تحریک نفقہ جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین گوجرانوالہ کی مترجم نہج البلاغہ پڑھی۔ حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ کا ذکر شر پڑھ کر طیش آیا کتاب لے کر ان کے قدیم مگر قیمتی ستھرے مکان واقع چوک نیائیں اردو بازار گوجرانوالہ پر چڑھ گیا۔ مفتی صاحب تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا آپ نے حضور ﷺ اور حضرت علیؓ کی پھوپھی کے صاحبزادے زبیرؓ اور پھر طلحہؓ کا یوں ذکر بہت غلط اور بغض سے کیا ہے۔ نہ کرنا چاہئے تھا۔ دشمن کی شرافت ماننی پڑتی ہے اس نے میری شکایت اور گرمی سن کر تبسم کیا مجھے ڈانٹا جھڑ کا بھی نہیں۔ اور اس پر تبصرہ یا جواب بھی کچھ مرحمت نہ فرمایا۔ اللہ ہر دشمن صحابہ کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ایسا ہی واقعہ لالوکھیت کراچی جو فتنوں کا گڑھ ہوتا ہے۔ تخصص فی علوم الحدیث کے دور 1968ء کا ہے۔ کہ شیعیت سے بگڑے خارجی محمود احمد عباسی سے ملنے گیا مباحثہ رہا مگر طبری کا قدیم نسخہ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر کا دو باپ بیٹوں پر لعنت کا جملہ دیکھ کر میں چپ ہو گیا'' کہ تم اس کو سنی کہتے ہو''

شیعہ دوستو! آپ جن چار صحابہ کو صرف محبوب مانتے ہیں تاریخ والے ان کی ابوبکر کی بیعت نہ کرنے کا ذکر نہیں کرتے صرف شیعہ کتابیں یہ بتاتی ہیں کہ ان چاروں کو علیؓ کی بیعتِ ابوبکر کا انتظار رہا۔ جب آپ نے کر لی تو انہوں نے بھی کر لی اور جو چند آدمیوں کا آپ نے بیعت نہ کرنا بتایا ہے۔ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ بیعت کرنے سے ایک دو دن پہلے منفی مثبت تبصرے ہر کوئی کرتا ہے۔ جب 51% ووٹ لینے والا کامیاب ہے بالفرض 22 میں سے 12 ہزار اہل مدینہ بیعت کرتے 10 ہزار نہ بھی کرتے تو ابوبکر کی خلافت برحق واجب التسلیم تھی۔ پھر شیعہ کا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ کے حامی تو صرف 10-12 حضرات تھے۔ 22 ہزار افراد نے تو بخوشی ابوبکر کی بیعت کر لی تھی۔ صرف 4 نے مجبور ہو کر کی۔ (دیکھئے احتجاج طبری صفحہ 48)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہود و مجوس کی بنام دوستی حضرت علیؓ سے دشمنی ہے ورنہ الیکشن کے قانون میں حضرت علیؓ کی زر ضمانت بھی ضبط ہو گئی۔ (معاذ اللہ)

جب یہ چاروں لیڈر حضرت سعدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوسفیان حضرت علیؓ سمیت حضرت ابوبکر کے مرید بیعت کرنے والے اور تابعدار بن گئے تو کیا مذہب شیعہ بدنامی کے گڑھے میں دفن نہ ہو گیا جن کا امام بھی غار میں غائب ہے۔ کہ وہ آج 5-7 عام آدمیوں کا بیعت نہ کرنا بڑی محنت سے نکالتے بتاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ ابوسفیان کا بیعت کرنا مذکور ہو چکا ہے جب کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پہلے خطبہ میں ارشاد فرمایا

''اللہ کی قسم میں امارت کا ایک دن رات بھی شوقین نہ رہا نہ اللہ سے خفیہ علانیہ اس کی دعا کی لیکن میں (انکار سے) فتنہ پڑنے سے ڈر گیا (اور قبول کر لی) ورنہ مجھے امیر بن جانے میں کوئی راحت نہیں مجھ پر ایک بڑے کام کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے جس کی مجھے اللہ کی طاقت دیئے بغیر کوئی طاقت اور ہمت نہیں ہے (تاریخ الخلفاء صفحہ 58-59 البدایہ، طبری وغیرہ) اس موقعہ پر حضرت علیؓ اور زبیرؓ نے فرمایا ہم صرف اس لئے ناراض ہوئے کہ ہم مشورہ سے لیٹ رکھے گئے۔ ورنہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ حقدار خلافت ہیں۔ کیونکہ وہ صاحب غار ہیں۔ اور ہم ان کا شرف و فضیلت پہچانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کا امام بنا دیا تھا۔ (ایضاً)

آخر میں صفحہ 109 پر جوادی صاحب نے یہ عنوان لکھا ہے '' خلافت راشدہ کی تقسیم۔ پھر بتایا کہ صرف شیخین کی خلافت ماننا خارجی مذہب ہے مودودی صاحب نے بھی خارجی عقائد یہ بتائے ہیں''۔

جواب: میں گذارش ہے کہ ہم مسلمان 4 خلفاء راشدینؓ کو برحق مانتے ہیں جو ان کو نہ ماننے میں اختلاف کرے اسے برغلط

کہتے ہیں خواہ وہ رافضی ہوں یا خارجی۔ سبائی ٹولہ نے حضرت امیر المومنین عثمانؓ کا انکار کیا۔ شہید کر کے حضرت علیؓ کے حامی بن گئے مطالبہ قصاص شرعی کرنے والے مسلمانوں سے خوفناک جنگیں لڑیں۔ پھر ان الحکم الا للہ امامت منصوص من اللہ کا نعرہ لگایا اور علی کے بھی دشمن خارجی کہلائے۔ چونکہ بعد میں ان کے صحابہ دشمن بھائی شیعہ روافض نے ابوبکر و عمرؓ کو بھی برا بتایا۔ تو خوارج نے علی کے ساتھ دشمنی رکھ کر شیعہ کے مقابل صرف حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بچایا اور باقی سب مسلمانوں کو کافر بتایا تو ہم مسلمانوں کی یہ تقسیم نہیں ہے۔ شیعہ سبائی خوارج کی اپنی تقسیم ہے ہم دونوں کو گمراہ بلکہ مسلم دشمنی اور مشرک ہونے کی وجہ سے کافر کہتے ہیں۔ کیا خارجیوں کا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ ماننا برا تھا تو کیا ان کا فاطمہؓ کو ماننا بھی برا ہے؟

چوتھا شبہ غیر صحابی کو صحابی پر تنقید کا حق نہیں ہے

پھر کہتا ہے کہ یہ خیال سراسر باطل اور جہالت کا حیرت ناک مظاہرہ ہے۔ دلائل میں صحابہ کا معصوم نہ ہونا اہل سنت کا مسلمہ اصول کہ غیر صحابی صحابی پر تنقید کر سکتا ہے۔ ائمہ دین نے صحابہ پر جرح و تنقید کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے ابوھریرہ، انس بن مالک اور سمرہ پر تنقید کی ہے۔ امام شافعی نے 4 صحابہ کی گواہی قبول نہ کی۔ محمد حسین نیلوی نے ابوھریرہ کی روایت نہ مانی مودودی نے خلافت و ملوکیت میں تنقید کی ہے۔ ملخصا

الجواب میں گذارش ہے کہ یہ موصوف کا صحابہ کرامؓ سے بغض کا مظاہرہ اہل سنت کے اصول سے جہالت اور اپنا خیال باطل ہے۔ بارہا کتاب میں بتایا جا چکا ہے کہ غیر معصوم ہونے کا معنیٰ یہ نہیں کہ ہر کہ دمہ ان کی برائی کرتا رہے۔ کیونکہ کسی کا عیب ظاہر کرنا غیبت ہے جو بدترین گناہ ہے۔ اہل سنت کا اصول ہی یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل، راست باز، سچے اور نیک نیت تھے۔ ورنہ ان سے دین ثابت نہ ہو سکے گا۔ ائمہ دین نے اختلافی مسائل میں کسی صحابی سے اختلاف کیا یا اس کے بجائے کسی دوسرے صحابی سے روایت لی اسے ترجیح دی ہے۔ تو اسے تنقید، عیب جوئی اور اس پر جرح نہیں کہتے۔ زمانہ حاضر کے نیلوی صاحب اور مودودی صاحب صحابہ پر تنقید کے بارے میں حجت نہیں ہیں۔ جو پہلی کتابیں روضۃ العلماء، کتاب اعلام الاخیار اور روضۃ المناظر امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ پر تہمت لگا کر اس عیب۔ گری کو بتاتی ہیں۔ نہ وہ اہل سنت کی ہیں نہ معتبر ہیں۔ یہاں صرف علماء کلام و عقائد اہل سنت کی کتابیں درکار ہیں۔ مثلاً مفتی اعظم پاکستان کی مقام صحابہ، راقم مہر محمد میانوالوی کی عدالت صحابہ، نور الحسن شاہ بخاری کی عادلانہ دفاع، امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی، علامہ دوست محمد قریشی، مناظر اسلام مولانا اللہ یار خان صاحب کی تصانیف، علامہ خالد محمود کی عبقات، بریلوی عالم مولانا محمد علی کی تحفہ جعفریہ، اہل حدیث کے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تصانیف معتبر ہیں۔ جن میں سب ائمہ صحابہ کی تعریف کرتے ہیں۔

شیعہ کی تنقید اور غیبت برابر ہے

جب انہوں نے اسے جائز مانا تو کیا ان کے بارہ اماموں کے سوا کوئی صحابی، رشتہ دار رسول، اہل بیت امہات المومنین و بنات نبوی کوئی ولی وامام ان کی تنقید عیب جوئی اور غیبت مسلم جیسے حرام کام سے بچا ہے۔ کیا کسی امام معصوم کا چچا، بیٹا، بھتیجا، جسے امام نہیں مانتے۔ بچا ہے۔ شیعہ کا سارا لٹریچر ہی سب مسلمانوں کے عیوب سے معمور ہے لغت کی کتاب المنجد میں ہے۔ نقد نقدا و تنقادا الکلام اظہر ما فیہ من العیوب او المحاسن .
دراھم کلام کسی کی ذات پر تنقید کی یعنی عمدہ سے ردی نکالے کلام کے عیوب یا محاسن ظاہر کیے پرندے نے کسی کو چونچ مار کر زخمی کیا نقدۃ الحیۃ .اسے سانپ نے ڈس لیا۔ نقد الضرس او القرن داڑھ یا سینگ نے کسی چیز کو توڑ دیا (المنجد صفحہ 905)
غیبت کے باب میں ہے۔ غابہ، غیبۃ واغتابہ، اغتیابا. عابہ وذکرہ بما فیہ من السوء . (المنجد صفحہ 593)
اس نے اس کی غیبت کی یعنی اسے عیب لگایا اور جو اس میں برائی تھی اسے ظاہر کیا۔ لغت میں دونوں لفظوں تنقید اور غیبت کے معنی ظاہر ہیں۔ کسی کا عیب ظاہر کرنا اسے توڑنا کا شاہی ہے۔

غیبت، طعنہ، عیب جوئی بڑے گناہ ہیں

اسلام نے حقوق العباد میں سوائے عدالت کی گواہی رپورٹ درج کرانے اور علاج میں اپریشن وغیرہ کے کسی شخص کے عیب بتانے ظاہر کرنے جسے تنقید عرفی کہتے ہیں۔ اسے بدنام کرنے بے عزت کرنے طعنہ دینے زخمی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بارہا سورت حجرات پارہ 26 رکوع 2 کی آیات ہم سنا چکے ہیں۔ پھر غیر معصوم جان کر بہتان تراشی اور اسے مذہب بنا لینے کو تو بہت بڑا جرم بتایا ہے قرآن ایسے عیب جو طعنہ باز کو جہنمی کہتا ہے۔

> "ہر عیب جوئی کرنے والے طعنہ دینے والے کے حال پر افسوس ہے جو مال جمع کرتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔
> گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا وہ ضرور بھسم کرنے والی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ الخ (ترجمہ مقبول صفحہ 719، پارہ 30 سورۃ ھمزہ)
> امید ہے صحابہ پر تنقید کرنے والوں کو جہنم میں داخلہ کے وقت یہ سند کام دے گی۔

پانچواں شبہ پاکستان سنی State ہے لہذا نفاذ فقہ جعفریہ کا مطالبہ ناجائز ہے

پھر موصوف نے 1951ء میں 31 علماء کرام کے 22 اسلامی نکات کا ذکر کیا ہے جن کے مطابق پاکستان میں اسلامی قانون بنایا اور نافذ کیا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں
"پاکستان میں اکثریت واقلیت کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ آئین پاکستان تو اقلیتوں اور غیر مسلموں تک کو آزادی دیتا ہے۔ اور آئین

پاکستان آرٹیکل نمبر 1 میں یہ کہا گیا ہے پاکستان ایک "Muslim Republic State" کے نام سے موسوم ہوگی۔
آئین کی شق نمبر 11 میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا State Religion ''اسلام'' ہوگا۔
جب کہ شیعہ ایک عظیم اسلامی فرقہ ہے آئین کی بعض دیگر دفعات میں بھی مسلمانوں کو اپنی زندگی قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالنے کا حکم دیا گیا ہے''

الجواب: گذارش یہ ہے کہ الحمدللہ ہم علماء کے اسلامی نکات کا بھی احترام کرتے ہیں اور پاکستان کے آئین کو بھی سرآنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔

آپ اگر واقعی شیعہ فرقہ اسلام بن جائیں قرآن وسنت کو مانیں اپنی احادیث ائمہ کو قرآن وحدیث نبوی کے مطابق تلاش کر کے لائیں اپنے عوام کو ان کے تابع بنائیں شرک و بدعات اور مسلم دشمنی چھوڑ دیں خلفاء راشدینؓ اور ان کے ماننے والے مسلمانوں کو مومن بھی جانیں تو ان شاء اللہ آپ اسلامی فرقہ شمار ہوں گے۔ آپ سے ایمان وکفر کا اختلاف اس وقت نمایاں ہوا جب آپ نے کلمہ اذان نماز سے لے کر مرنے تک ہر بات میں اپنے آپ کو مسلمانوں سے جدا کرلیا ان کو نام کا مسلمان مگر حقیقۃً منافق وکافر جانا خود اسلام کے ہر عقیدہ اور اسلام کی ہر شخصیت سے جدا ہو کر مومن بن گئے۔ صحابہ رسول ازواج رسول اقرباء رسول کو پانچ انگلیوں کے سوا مومن نہ جانا دوزخی مانا بڑی مسلم کشی کے بعد ایران میں یکطرفہ مذہبی انقلاب آیا تو آپ لوگوں نے قتل وغارت سے فقہ جعفریہ کو پاکستان میں نافذ کرانے کی دہشت گردی سے تحریک شروع کردی۔ لامحالہ مسلم اکثریت میں ہیجان پیدا ہوا۔ 1985ء میں ایک جماعت کھڑی ہوگئی اس کو کچلنے کے لئے آپ نے ایک سپاہ کھڑی کردی۔ پھر فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوگئے۔ اور ہوتے رہتے ہیں۔ بنیادی وجہ آپ کا ظلم اور نفاذ فقہ جعفریہ کا مطالبہ ہے جو کسی بھی توحید رسالت کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان کو مومن ناجی نہیں مان سکتے۔ سب پر تبرا کر کے اسے دوزخی اور دشمن علی جانتے ہیں۔
(معاذ اللہ)

فقہ جعفریہ اپنے اوپر نافذ کرائیں

پھر بھی اگر آپ کو فقہ جعفریہ نافذ کرانے کا شوق ہے تو بسم اللہ:

(۱) اپنے 5 فٹ کے وجود پر تو پہلے نافذ کرائیے شکل مشرع اور سنت نبوی کے مطابق بنائیے جیسے حضور پاک ﷺ اور ائمہ علیہم الرضوان کی تھی۔

(۲) کلمہ اسلام وایمان صرف حضور ﷺ کا سکھایا ہوا پڑھئے اضافہ جرم بتائیے۔

(۳) آپ کو ہی معصوم وحی وامت کا حقدار اور خاتم النبیین مانئے۔ ملت ابراہیمی محمدی کہلائیں۔ ملت جعفریہ نہ کہلائیں۔

(۴) قرآن وسنت کے علاوہ تعلیمات اہل بیت میں بھی 5 نمازیں اپنے اپنے 5 اوقات میں پڑھنا فرض ہیں۔ آپ نے پیار،

مجبور کی طرح اسے صرف 3 اوقات میں مختص کر دیا یہ شریعت پر بڑا ظلم ہے اسے ختم کرائیں۔

(۵) قرآن وسنت میں خدا و رسول کی ذات صفات حقوق میں شرک کرنا بہت بڑا جرم ہے آپ نے اماموں کو خدا کا شریک اور رسولوں سے بھی افضل مان لیا۔ براہ کرم اپنے عوام سے یہ شرک دور کیجئے۔

(۶) حضرت علیؓ کا قانون توان کو زندہ جلائے گا 70 کے ساتھ 2-3 زیر و اور بھی لگ سکتی ہیں۔

(۷) شرک کے بعد بدعت فقہ جعفریہ میں بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ تعزیئے، روضے، ضریح، جھنڈے تابوت پوجنا اسلام میں حرام ہیں۔ ایک قسم کی بت پرستی ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا انکار ہے براہ مہربانی اسے ختم کرائیں۔

(۸) اسلام میں خدا کی عبادتگاہ مسجد ہے امام بارگاہ اور نیا عبادت گانہ بنانا حرام ہے فقہ جعفریہ من بالکل نہیں ہے یہ شرک کے اڈے بند کرائیں۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ مسجدیں نماز کے لئے ترسیں اور امام باڑے بھرے رہیں۔

(۹) اسلام میں موسیقی اس کی دھنوں پر مذہبی گیت اور مرثیہ خوانی حرام ہے یہ گناہ مٹائیے۔ گاڑیوں میں سنانا جرم بنائیے

(۱۰) چیخ چیخ کر رونا پیٹنا، ماتم اور سینہ کوبی کرنا اسلام اور فقہ جعفریہ میں حرام ہیں۔ ختم کرائیے۔

(۱۱) یہ ماتمی جلوس تو فساد فی الارض ہیں مذہب کی ریاء ونمائش حرام ہے۔ ان کو بند کرائیں۔

(۱۲) کلمہ کی روح آذان بھی اسلامی شعار ہے اس سے وہ بناوٹی الفاظ نکالئے جو صدیوں بعد اڈالے گئے۔ اور شیخ صدوق جیسے اکابر علماء ومحدثین نے ان کو مفوضہ کہہ کر لعنت کی ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ 188)

(۱۳) اوامر ونواہی خدا و رسول کے احکام ہیں۔ مولویوں ذاکروں کے بنائے ہوئے نہیں۔ براہ کرم قرآن وسنت کے حلال وحرام مسائل بتائیں۔ بدعات ورسوم چھوڑیں۔ امر بالمعروف اور نہی از گناہان ومنکرات سے تقیہ چھوڑنا پڑتا ہے تو چھوڑ دیں۔

(۱۴) اسلام میں غیبت، بدگوئی، گالی تبرا، تہمت، طعنہ مسلم آزاری سب حرام ہیں۔

براہ کرم مسلمانوں میں قرآن وسنت پر عمل باہمی محبت و پیار امانت ودیانت، جھوٹ وفراڈ سے اجتناب کی فضاء بنائیے۔ ہماری تحقیق ومطالعہ میں یہی فقہ جعفریہ ہے جس کی جھلک ہم کتاب ایمانی دستاویز کے شروع میں دکھا چکے ہیں۔ براہ کرم یہ اپنے اوپر ضرور لاگو کرائیں۔ تاکہ مسلمان بن جائیں۔ 14 کے مبارک عدد میں یہ اسلام اور فقہ جعفریہ کے احکام حکومت سے مطالبہ کر کے اپنے اوپر لازم کرائیں۔ تارک فقہ جعفریہ پر تبرا کریں اور مخالف قرآن وسنت پر خود کفر کا فتویٰ لگائیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس فقہ جعفریہ کے نفاذ کی کوئی مسلمان مخالفت نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے کہ اقلیت واکثریت کے حقوق کا جو معیار ایرانی انقلاب میں رکھا گیا ہے۔ وہ یہاں ہو۔ اہل سنت کو پاکستان میں وہ مذہبی حقوق ضرور ملیں جو ایران میں شیعوں کو ملتے ہیں۔ اور یہاں ان کو وہ حقوق ملیں جو ایران میں اہلسنت کو ملے ہیں۔ (آمین)

چھٹا شبہ افسانہ عبداللہ بن سبا

پھر موصوف نے صرف بنوامیہ اور بنی عباس کی ظالمانہ حکومتوں اور دیگر مفسد اور فتنہ پرداز افراد کو ذمہ دار قرار دیا کہ انہوں نے شیعہ کو بدنام کرنے کے لئے یہ فرضی خیالی شخصیت گھڑی ہے پھر صرف عصر حاضر کے آزاد خیال طٰہٰ حسین مصری اسے فرضی آدمی اور عراق کے شیعہ عالم محمد حسین کاشف الغطاء اسے ہر لحاظ سے ملعون بتاتے ہیں۔(اصل الشیعہ واصولھا صفحہ 57)
تو جوادی صاحب اسے فرضی آدمی قرار دیتے ہیں۔(تحقیقی دستاویز صفحہ 113-114)
چونکہ مولانا فاروقیؒ نے تاریخی دستاویز میں اسے تاریخ طبری کے حوالہ سے مفصل ذکر کیا تھا۔تو موصوف نے اس کی پوری سند کی تضعیف کتب رجال سے نقل کی ہے۔(ملخصاً)

الجواب : چند باتوں پر توجہ فرمائیں۔

(1) یہ شخص تو شیعہ کی کتب حدیث میں پھر تمام علم رجال شیعہ کی کتابوں میں پایا جاتا ہے آج کے دو شخصوں کا اسے فرضی بتانا اپنے پورے لٹریچر کی تکذیب ہے۔

(2) اہل سنت کے علماء رجال بھی اس کا ائمہ اہل بیت کرام کی طرح ذکر شر کرتے ہیں۔مثلاً علامہ شمس الدین الذھبی، جس نے تاریخ طبری کے ایک راوی کو ضعیف کہا اور اس جوادی نے بڑی خوشی سے اسے نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں

”عبداللہ بن سبا من غلاۃ الزنادقۃ ضال مضل احسب ان علیا حرقہ بالنار“

(ترجمہ) عبداللہ بن سبا غالی زندیقوں سے ہے۔گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں سے تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ اسے حضرت علیؓ نے آگ میں جلا دیا تھا۔

جوزجانی کہتے ہیں۔اس کا خیال تھا کہ موجودہ قرآن 9 حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے پورے کا علم علیؓ کو تھا۔حضرت علیؓ نے اسے یہ بات کہنے سے روک دیا جب کہ اس نے اسے مشہور کرنے کا ارادہ کر لیا تھا(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 426 طبع مصر)

بنوامیہ اور بنو عباس سے مجوسیوں کا سلوک

(3) اسے بنوامیہ اور بنو عباس کی رقابت کا شاخسانہ اور شیعوں کو بدنام کرنے کا بہانہ بتانا بھی غلط ہے۔کیونکہ جب یہ شخص حضرت علیؓ کا غالی محب شیعہ تھا۔تمام علماء شیعہ اسے حضرت علیؓ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مسائل پوچھنا اور شیعان علی کو بتانا ان کو گمراہ کرنا حضرت علیؓ کا اس کو توبہ کرنے کا حکم دینا اس کا تقیہ کر لینا مگر توبہ نہ کرنا اور حضرت علیؓ کا اسے 70 مریدوں سمیت زندہ جلانا یا جلاوطن کر دینا لکھتے ہیں۔تو بنوامیہ اور بنو عباس سے اس ابن سبا کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ان دونوں کا اقتدار تو اس کے عہد مرتضوی میں جل چکنے کے بعد آتا ہے۔

یہ بات کہہ کر رافضی اپنے منہ پر خود طمانچہ مارتے ہیں۔'' کہ بنوامیہ -- جو بنوعبد مناف اور حضرت علیؓ و نبیؐ کے سب سے قریبی رشتہ دار اور بھائی تھے۔ وہ حضرت علیؓ اور اولاد علیؓ کے دشمن تھے'' شیعوں نے خود ان کو دشمن بنالیا اہل بیت کے ساتھ اپنے کربلائی کرتوت بھول گئے۔ بنوعباس تو حضرت علیؓ و نبیؐ کے چچازاد تھے۔ دور بنوامیہ میں اولاد علیؓ کے ساتھ رہے۔ دوسری صدی کے آغاز میں ابومسلم خراسانی ایرانی منافق نے ان کو بنوامیہ کے خلاف ابھارا۔ لاکھوں عربوں اور ہزاروں امویوں کو تہ تیغ کر کے اقتدار بنوعباس کو دلا دیا۔ مگر جب انہوں نے سوائے کچھ مامون کے شیعہ مذہب قبول نہ کیا تو انہوں نے بنوعباس کو بھی اولاد علیؓ کا دشمن مان لیا اور ان سے لڑ لڑا کر بنوعباس کو بھی معاذ اللہ اہل بیت کا (دراصل شیعہ کا) دشمن کہتے آ رہے ہیں۔ ورنہ تاریخ سے دلچسپی رکھنے والا ہر مسلمان غور کرے کہ ان مجوسیوں نے بنوعباس کے بغل میں رہ کر بقیہ ماندہ بنوامیہ کو تو عرب ریاست سے بھگا دیا اور وہ طارق بن زیاد کی صورت میں سات سمندر پار یورپ کے فاتح بن گئے اور اسپین، غرناطہ، اشبیلہ میں 800 سو سال مسلم حکومت قائم رکھی۔ سائنسی علم ایجاد کئے کہ انگریز سیاستدان ان کے آج تک مداح ہیں۔ کہ ہم نے ٹیکنالوجی کے اصول ان اموی مسلمانوں سے سیکھے مگر ایران پرست یہ تو بتائیں کہ بنوعباس سے انہوں نے کتنی فتوحات کرائیں۔ کیا چوتھی صدی میں عبیدی اسماعیلیوں سے بغداد و عراق کی تباہی نہیں کرائی؟ کیا ان کے وزیر ابن علقمی نے ساتویں صدی میں تاتاریوں کو بلا کر حملہ کرا کر انقلاب ایران کی طرح بغداد و دجلہ کو لاکھوں مسلمانوں کے سیلاب خون سے تباہ نہ کرایا ان میں ذرہ بھر شرم ہوتی تو بنوعباس کو ظالم نہ کہتے خود اپنے کو کہتے۔

ابن سبا کا تذکرہ تاریخ میں

(4) بانی مذہب شیعہ ابن سبا یہودی کا تذکرہ قدیم مورخ طبری التوفی 310ھ کے علاوہ درج ذیل مورخین نے بھی کیا ہے

(5) محمد رضا مصری التوفی 1354ھ السنۃ والشیعہ میں ابن اثیر جزری سے کیا ہے۔

(6) ابوالفداء التوفی 727ھ نے کتاب المختصر میں جزری سے ابن سبا کا حال بتایا ہے۔

(7) ابن اثیر التوفی 630ھ نے تاریخ الکامل میں اسے طبری سے مفصل نقل کیا ہے۔

(8) علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ جلد 6 میں حضرت عثمان کے خلاف بھڑکانے والوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(9) فرید وجدی نے دائرۃ المعارف نے واقعہ جمل میں اس کی شر انگیزی اور صلح کے بعد غداری کا ذکر کیا ہے۔

(10) استاد المورخین علامہ ابن خلدون نے بھی واقعہ جمل میں اس کی خباثت کا ذکر کیا ہے

(11) البستانی نے بھی دائرۃ المعارف میں ابن کثیر کے حوالہ سے اسے لکھا ہے۔

(12) مصر کے احمد امین نے مشہور کتاب فجر الاسلام میں اس کو مزدکی مجوسی دین کا بانی کہا ہے۔

(13) مصر کی یونیورسٹی کے پروفیسر ادبیات حسن ابراہیم نے ''تاریخ الاسلام السیاسی'' میں اس کے حضرت عثمانؓ کے خلاف

کرتوت بتائے ہیں۔

(14) میرا خواند نے روضۃ الصفا میں اوران کے بیٹے غیاث الدین نے ''حبیب السیر'' میں بواسطہ طبری ابن سبا کا ذکر کیا ہے مواد کے لحاظ سے گویا یہ دو کتابیں شیعہ کتب فکر کی ہیں۔

(15 تا 20) انگریزوں میں سے نین فلوئین، نکلس حوتسمین، ڈوایٹ ایم ڈونیلوڈیسن ذلہازن نے بیان کیا ہے۔

(21) طبری نے یہ واقعہ سری بن یحییٰ بن ایاس بن حرملة الشیبانی البصری ثقة اخطاء الازدی فی تضعیفه من السابعه مات 167ھ (تقریب التہذیب جلد 1 صفحہ 341 طبع قدیمی کراچی) سے اس نے شعیب بن ابراہیم سے اس نے سیف بن عمر سے اس نے عطیہ سے اس نے یزید فقعسی سے نقل کیا ہے۔ خود سیف بن عمر کی دو کتابیں ہیں۔ الفتوح والردۃ۔ الجمل وسیر عائشہ

(22) ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں۔

(24) ابن بدران التوفی 1346ھ نے خلاصہ تاریخ ابن عساکر میں۔

(25) ابن ابی بکر التوفی 541ھ نے اپنی التمہید والبیان سیف بن عمر تمیمی کی الفتوح والردۃ سے بیان کیا ہے۔

(26) ذھبی التوفی 748ھ نے بھی تاریخ اسلام میں ابن سبا کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ تحقیق میں نے گلگت سے شائع شدہ ایک شیعہ عالم کے رسالہ ابن سبا سے نقل کی ہے۔ پھر آخر میں راویوں کا ضعیف ہونا بتایا ہے

ابن سبا شیعہ کا راوی ہے اہلسنت کا نہیں

چونکہ یہ ابن سبا شیعہ رجال میں سے ہے انہوں نے ہی اپنی حدیث کی کتابوں میں اس کا ذکر دیکھ کر اس پر اپنا اچھا بُرا تبصرہ کیا ہے اصول شیعہ کی معتبر کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 213 میں ہے حضرت علیؓ نے فرمایا نماز پڑھ کر آدمی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ فقال ابن سبا یا امیر المومنین .... الخ شیعہ اگر کسی اصول کے پابند ہیں تو ان کو اس کا وجود مان لینا چاہئے۔ پھر خود اگر اس کے مذہب سے پاک صاف ہیں تو اس کے عقائد و مذہب سے تبرا کرنی چاہئے ایسے عقیدہ رکھنے والوں پر لعنت بھیجنی چاہئے۔ جیسے حضرت علیؓ اور امام جعفر صادقؒ نے اس پر اور اس کے عقیدہ و مذہب پر لعنت کی ہے۔ ان بزرگوں کا یہ عمل ان کو مسلمانوں کا پیشوا بتاتا ہے۔ شیعہ کا نہیں۔ کیونکہ وہ ابن سبا پر نہ لعنت بھیجتے ہیں۔ نہ اس کے عقائد سے تبری کرتے ہیں۔ نہ جوادی نے ایسا کیا ہے۔ یہ تو کوئی اصول نہیں۔ کہ اپنے کنوئیں میں پڑے اس کتے کو باہر نہ نکالیں نہ کنواں پاک کریں۔ اور سڑکوں پر یہ شور مچاتے رہیں ہم پاک ہیں۔ ہمارے مذہب اور کنوئیں کا پانی پاک ہے پھر اہلسنت پر تاریخی الزام لگادیں کہ انہوں نے جن تاریخی لوگوں سے اس کا ذکر کیا ہے وہ کمزور اور متکلم فیہ راوی تھے۔ اہل سنت نے رواۃ حدیث میں اس سند کا ذکر کیا ہے۔ تو کچھ کو کمزور بتایا ہے۔ مگر حدیث سے تاریخ کا معیار بہت کم ہے۔ وہی راوی تاریخ مغازی اور سیرت کے بیان میں بسا اوقات قابل اعتماد سمجھا

جاتا ہے ورنہ یہ فنون بالکل ناکارہ ہو جائیں۔ بشرطیکہ یہ راوی اسلامی عقیدہ اور شخصیات اور ائمہ دین کو مجروح نہ کریں۔

طبری کی سند اور راویوں کا حال

اب یہ شیعہ کہتے ہیں کہ طبری کی اس سند کے راوی یہ ہیں۔

سری بن یحیٰ　　شعیب بن ابراہیم　　سیف بن عمر　　عطیہ　　یزید بن نقعسی

ہم نے تقریب التہذیب، میزان الاعتدال وغیرہ سے تفتیش کی تو یہ معلومات حاصل ہوئیں۔

1۔ سری بن یحیٰ بن حرملة الشیبانی البصری ثقہ ہیں۔ ازدی کو اسے ضعیف بتانے میں غلطی لگی ہے (تقریب صفحہ 117 اس کی وفات 167ھ ہے۔ طبری اس سے متاخر ہے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایک سری بن مسکین مدنی ہے۔ جو مقبول (یعنی ثقہ قابل قبول) ہے۔ نویں طبقہ کا ہے۔ ملاقات ممکن ہے مگر والد کے نام میں شاید غلطی لگی ہو۔

2۔ شعیب بن ابراہیم، تقریب میں تو اس کا ذکر نہیں البتہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 275 میں کہا ہے۔

شعیب بن ابراہیم کوفی سیف کی کتابوں کا راوی ہے۔ اس میں جہالت ہے (یعنی تفصیلی حالات نہیں ملتے)

3۔ سیف بن عمر۔ تقریب میں ہے سیف بن عمر التمیمی کوفی کتاب الردة کے مصنف ہیں۔ حدیث میں کمزور ہیں۔ مگر تاریخ میں عمدہ ہیں۔ (تقریب صفحہ 142)

اس سند کا مرکزی راوی یہی ہے جو خود مصنف ہے اور اس کا مواد طبری تک پہنچتا ہے۔ ابن حجر اسے تاریخ میں عمدہ بتا رہے ہیں۔ تو ابن سبا کے تعارف شر کے لئے یہی توثیق کافی ہے۔ شیعہ کا خیالی محل زمین بوس ہو جاتا ہے۔

اب میں تفصیل نہیں بتا سکتا کہ اس سند کی طبری کی اکثر روایات میں معائب صحابہ کتنے ہیں؟ شیعہ وہ بھی نہ مانیں تو بہتر ہو ہمارا اصول تو یہ ہے کہ حدیث میں کمزور راویوں سے تاریخ لی جائے گی بشرطیکہ اسلام کے کسی عقیدہ اور شخصیت پر حرف نہ آئے۔ یہاں صرف ابن سبا کی برائی ہے۔ ضمناً صحابہ کرام کی صفائی ثابت ہوتی ہے۔ تو اسے ماننے میں نفع مسلمین ہے نقصان نہیں۔

4۔ عطیہ اس نام کے راوی بہت ہیں۔ دو ہو سکتے ہیں۔

(ا) عطیہ بن حارث ابو ورق ہمدانی کوفی ہیں صاحب التفسیر ہیں۔ صدوق ہیں۔ پانچویں طبقہ کے ہیں۔ (تقریب صفحہ 240) اگر یہ ہیں تو اس کے ثقہ ہونے میں شبہ نہیں۔

(۲) عطیہ بن سعید بن جنادہ عوفی جدلی۔ صدوق ہیں۔ غلطیاں بہت کرتے ہیں شیعہ مدلس تھے۔ تیسرے طبقہ کے ہیں۔ 110ھ میں وفات پائی (تقریب صفحہ 240) اگر یہ ہیں تو ابن سبا کے تذکرہ میں سونے پر سہاگہ ثابت ہوئے۔

5۔ یزید نقعسی کا تذکرہ ہمیں نہیں ملا۔ غالباً تابعی اور حضرت علیؓ کے ساتھی ہیں تو اس دشمن اسلام و علی کا قصہ سناتے ہیں۔ شاید ان کا حال کسی اور کتاب میں ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب اس سند کے اکثر راوی ثقہ اور اپنے فن تاریخ میں عمدہ مقبول ہیں تو ابن سبا کو برا

مانا جائے گا۔

ابن سبا کا تذکرہ شر کتب شیعہ سے

شیعہ تاریخ، ناسخ التواریخ جلد 2 صفحہ 524 میں ہے کہ ابن سبا یہودی تھا عہد عثمان میں مسلمان ہوا وہ پہلی کتابوں کا عالم فاضل تھا اسے حضرت عثمان کی حکومت پسند نہ آئی جس مجلس میں بیٹھتا حضرت عثمانؓ اور آپ کے عمال کی برائی بیان کرتا۔ حضرت عثمانؓ نے اسے مدینہ سے نکالا تو وہ مصر چلا گیا اور وہاں کہتا کہ جب عیسیٰ دوبارہ آئیں گے تو ان سے افضل محمد بھی آئیں گے اور عقیدہ رجعت بنایا، پھر کہا ہر پیغمبر کا وصی تھا محمد کے وصی علی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کا منصب غصب کیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی از منکر کے لئے اٹھو۔ اسے حکومت سے ہٹا کر حضرت علیؓ کو بٹھاؤ۔ چنانچہ خفیہ خطوط سے تحریک چلی اور لوگ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے آگئے.......... الخ (ملخصا صفحہ 525)۔

یوں تو اس کا ترجمہ رجال کشی، رجال طوسی، رجال نجاشی، ابن قولون ہر شیعہ رجال کی کتابوں میں ہے لیکن ہم اپنے پاس موجود سب سے بڑی جامع کتاب تنقیح المقال فی علم الرجال للعلامہ مامقانی (چودہویں صدی کے ایرانی محقق) سے نقل کرتے ہیں۔

"عبداللہ بن سبا یہ شیخ صدوق کے باب التعقیب کا راوی ہے شیخ فرماتے ہیں کہ یہ امیرالمومنین علیؓ کے اصحاب میں سے ہے۔ جو کفر کی طرف لوٹ گیا تھا اور غلو ظاہر کیا۔ انتہیٰ۔ خلاصہ قسم ثانی میں ہے اس غالی ملعون کو حضرت امیرالمومنین نے جلا دیا تھا۔ کیونکہ یہ کہتا تھا علی الٰہ ہیں اور وہ ان کی طرف سے نبی ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ حرفاً حرفاً یہ طوسی کی عبارت ہے۔ خلاصہ میں شیخ صدوق جیسے الفاظ ہیں۔ مگر ابن سبا کا لفظ نہیں لکھا ہے۔ اسی لئے مرزا نے کہا ہے کہ لفظ ابن سبا اس کی کاپی سے رہ گیا۔ ورنہ اس کی کتاب میں یہی عبداللہ بن سبا ہے جو کفر کی طرف لوٹا اور غلو (حضرت علیؓ میں خدائی صفات رب کارساز مشکل کشا کائنات کا مختار کل وغیرہ) ظاہر کیا تھا۔ ابن داؤد کہتے ہیں۔ یہ کفر کی طرف لوٹا اور غلو ظاہر کیا۔ کشی نے کہا یہ نبوت کا دعویدار تھا۔ حضرت علیؓ کو (آج اسماعیلیوں کی طرح) اللہ کہتا تھا۔ آپ نے اسے تین دن توبہ کرنے کی مہلت دی جب تائب نہ ہوا تو اسے اس کے 70 شاگردوں، مریدوں سمیت زندہ آگ میں جلا دیا۔ جو حضرت علیؓ کو خدا کی صفات والا مانتے تھے۔ کفر و غلو سے بھر اس کی کچھ روایات کشی نے یہ لکھی ہیں۔

مشرک ابن سبا پر چھ احادیث اور ائمہ کی پھٹکار

پہلی روایت: امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سبا نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت علی ہی خدا ہیں خدا کی ذات اس شرک سے بہت اونچی ہے۔ یہ بات امیرالمومنین کو پہنچی تو آپ نے اسے بلایا پوچھا تو اس نے اقرار کیا ہاں آپ ہی اللہ ہیں۔ میرے دل میں یہ عقیدہ بیٹھ گیا ہے کہ آپ اللہ ہیں۔ میں نبی ہوں۔ آپ نے فرمایا شیطان نے تجھ سے ٹھٹھا کیا ہے۔ تیری

ماں مرے توبہ کر۔تو آپ نے 3 دن توبہ کے لئے اسے بند کر دیا اس نے توبہ نہ کی تو جلا دیا اور فرمایا شیطان نے اسے گمراہ کیا ہے۔ وہی اس کے پاس آتا اور اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

دوسری روایت: امام جعفرؒ صادق اپنے ساتھیوں سے فرماتے تھے کہ وہ امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب کے رب ہونے کا دعویدار تھا امیر المومنین نے اسے توبہ کا حکم دیا اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے اسے آگ میں جلا دیا۔

تیسری روایت: امام صادق نے فرمایا عبداللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو اس نے امیر المومنین کو رب (روزی دینے والا) مانا۔ خدا کی قسم امیر المومنین (تو ایسے نہ تھے) اللہ کے فرمانبردار بندے تھے جو ہم پر جھوٹ بولے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ایک قوم ہمارے بارے ایسی باتیں کرتی ہے جو ہم نہیں کہتے اور کرتے۔ہم ان سے اللہ کے آگے بیزار ہیں۔

چوتھی روایت: امام زین العابدین نے فرمایا جو ہم پر جھوٹ بولے اس پر اللہ کی لعنت ہو میں نے جب عبداللہ بن سبا کو یاد کیا تو میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے اس نے بڑا دعویٰ کیا جس کا اسے حق نہ تھا۔اس پر اللہ کی لعنت ہو حضرت علیؓ تو اللہ کے نیک بندے اور رسول اللہ کے بھائی تھے کسی شخص کو بزرگی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر نہیں مل سکتی اور رسول اللہ ﷺ کو یہ مرتبہ اللہ کی فرمانبرداری سے ہی ملا ہے۔

پانچویں روایت: امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں ہم سچے اہل بیت بھی کذابوں سے خالی نہ رہ سکے ایک بڑا جھوٹا ہم پر جھوٹ گھڑتا ہے تو اس کے ہم پر جھوٹ (جھوٹی روایات) بولنے کی وجہ سے لوگوں کے ہاں ہمارا سچ ختم ہو جاتا ہے۔رسول خدا ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سچے تھے۔اور سب مخلوق سے زیادہ پاک لہجہ تھے۔مسیلمہ کذاب آپ پر دعویٰ نبوت کر کے جھوٹ بولتا تھا۔ حضرت امیر المومنین رسول اللہ ﷺ کے بعد ان لوگوں سے زیادہ سچے تھے جو اللہ کو وحدہ لاشریک جانتے ہیں۔اور جو شخص آپ پر جھوٹ بولتا ہے اور اپنے جھوٹ سے لوگوں کے ہاں ہماری سچائی کو جھٹلاتا ہے اور خدا پر (شریک بنانے) کا جھوٹ بولتا ہے وہ کالی مُسلّین کا بیٹا عبداللہ ہے۔اللہ کی اس پر لعنت ہو۔(تنقیح المقال جلد 2 صفحہ 184)

ابن سبا کا مذہب

چھٹی روایت: جو عبداللہ بن سبا کا پورا مذہب بتاتی ہے۔

محمد بن قولون نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ اہل علم (فقہا و محدثین شیعہ) کا بیان ہے کہ عبداللہ بن سبا (1) یہودی تھا۔وہ مسلمان بنا تو حضرت علیؓ سے (خاص) (2) محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے زمانے میں غلو کر کے کہتا تھا کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی (خاص راز دان) تھے تو اسلام لانے کے بعد حضرت علیؓ کو بھی بعد وفات نبوی (3) خاص وصی مان لیا۔تو یہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؓ کی امامت کو (4) فرض بتایا۔آپ کے دشمنوں (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) سے کھلی (5) برأت کی۔اور مخالفین (کے عیوب) کو ننگا کیا اور ان کو (6) کافر (غیر مومن) بتایا۔یہیں سے مذہب

شیعہ کے مخالف (مسلمان) کہتے ہیں۔

"ان اصل التشیع و الرفض ماخوذ من الیھودیۃ الی غیر ذالک من الاخبار"

(ترجمہ) کہ اہل تشیع اور روافض کے مذہب کی بنیاد یہودیت ہے اس کے علاوہ ایسی اور روایات بھی ہیں۔

(تنقیح القال جلد2 صفحہ 184 کلاں سائز)

طبری وغیرہ کی روایات سے ابن سباء کے مذہب کا خاکہ -- جو آج شیعہ کا ایمان وعمل ہے -- یہ ہے

"حضرت عثمان کے خلاف ۷ تحریک چلائی۔ گورنروں پر ۸ اعتراضات کی بوچھاڑ کی۔ حضرت عثمان کو ۹ شہید کرایا ان قاتلوں کو ۱۰ بے قصور اور برحق مانا۔ حضرت عثمان کو ۱۱ قتل کا مستحق اور علی کا حق ۱۲ خلافت چھیننے والا مانا۔ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو بھی غاصب وظالم ۱۳ خلیفے مانا۔ رجعت کا ۱۴ عقیدہ ایجاد کیا۔ کہ جیسے حضرت عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائیں گے (وہ اب عیسائیوں یہودیوں کو مسلمان کریں گے) اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی دوبارہ آئیں گے ۱۵ ظالموں سے انتقام لیں گے۔ حضرت علی وصی رسول (خاص خفیہ ہدایت والے) ہیں۔ جیسے حضرت یوشع موسیٰ کے خلیفہ وصی تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا دعویٰ کرو پھر تمام ۱۶ اصحاب رسول اور خلفاء اسلام کے والیوں پر اعتراضات کرتے رہو۔"

تنقیح القال کی چھ روایات ساتھ ملاؤ۔

تو حضرت علیؓ کو خدا۔ خدائی صفات والا۔ رب: ۱۷ کارساز ۱۸ حاجت روا ۱۹ مشکل کشا ۲۰ نور من نور اللہ ۲۱ عالم الغیب ۲۲ ہر جگہ حاضر ناظر و معبود۔ خالق کائنات ۲۳ مدبر ۲۴ منتظم ۲۵ مختار کل ۲۶ ہر چیز پر قادر ۲۷ ہر کسی کے دل کے حالات جاننے والا۔ اسی ابن سبا نے حضرت علیؓ کے لشکر کو باور کرایا آپؓ نے توبہ کرائی جو نہ مانے وہ 70 مومنین مریدین ابن سبا اپنے پیر سمیت حضرت علیؓ نے جلا ڈالے۔ یہی کچھ شیعہ کی معتبر کتاب الخصال لابن بابویہ قمی میں ہے۔ (اعلام خصال صدوق صفحہ 316 مطبوعہ ایران)۔

سب عیسائی پولوس کے مذہب پر اور سب شیعہ ابن سبا کے مذہب پر ہیں

میرا ہر شیعہ دوست غور سے سوچے کہ کیا نمبروار 27 عقائد ونظریات اس کے نہیں ہیں؟ کیا وہ حضرت علی کی ذات کے متعلق آخری 12 صفات کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ جن کے ماننے والوں کو خدا پرست موحد حضرت علیؓ نے اور اپنے ایسے 70 تا لا حیداروں کو جلا دیا۔ کیا آپ مولا علیؓ کے اس کارنامہ کی تعریف اپنی مجالس میں عوام کے سامنے ذرائع ابلاغ سے کبھی کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔ نہ کریں گے۔ کیونکہ عقیدہ توحید اور مذہب علیؓ کھل کر سامنے آجائے گا۔ جسے آپ نے تقیہ کے بٹوے میں نوٹوں کی طرح چھپا رکھا ہے۔ لوگ آپ کا شرکیہ مذہب چھوڑ کر قرآن وسنت والے مذہب علیؓ پر آجائیں گے۔ تفویضی، ذاکری اور شیخی العقیدہ 98% شیعہ کا شرکیہ مذہب فنا ہو جائے گا۔ خون اہل بیت کے تاجروں کی منڈی ختم ہو جائے گی۔

ان حقائق کے واشگاف ہو جانے کے باوجود کیا اب بھی ہمارا یہ دعویٰ سچا نہیں ہوا؟ کہ شیعہ مذہب کا بانی حضرت علیؓ نہیں ابن سبا یہودی ہے۔ جسے حضرت علیؓ نے غیرت سے جلا ڈالا۔ آج بھی عامی شیعہ خود کو لہولہان کرتا آگ میں چھلانگ لگا کر بھسم تو ہو جاتا ہے اس چیلی پر فخر کرتا ہے۔ مگر علی کا 1 مذہب نہیں اپنا سکتا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ توحید و رسالت کو ہرگز 2 کلمہ ایمان و نجات نہیں مان سکتا۔ پانچ وقتوں میں نماز کا 3 پابند نہیں ہو سکتا۔ 4 پوری زکوٰۃ نہیں نکال سکتا۔ 5 روزہ اوقات سنت کے مطابق نہیں رکھ اور کھول سکتا۔ 6 حاجی کو زوار سے افضل نہیں جان سکتا۔ 7 ابن سبا سمیت کسی کافر پر لعنت نہیں کیا کرتا۔ حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ داروں پر 8 لعنت کا ورد نہیں چھوڑ سکتا۔

اے اللہ ہر شیعہ کو یہودی مذہب سے بچا حضرت علیؓ کے مذہب پر چلا۔ (آمین)

ساتواں شبہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 116) پھر اس پر ابن تیمیہ ابوحیان سے ابن حزم سے ابن قیم سے محب اللہ بہاری سے اور جسٹس ملک غلام علی سے تنقید تضعیف اور غیر صحیح نقل کی ہے

الجواب: چند باتوں پر غور فرمائیں۔

1. گو اس کے متعدد راویوں، سندوں پر ماہرین نے گرفت کی ہے اور شیخینؓ کی اتباع والی صحیح حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کے مقابل جان کر اس کی تضعیف کی ہے۔ حالانکہ عام و خاص میں تغایر تضاد اور مخالفت نہیں ہوتی کہ ایک کو مانیں تو دوسری دوسری کو رد کرنا پڑے۔

2. شیخین کی اتباع خاص ہے کہ میرے بعد بحیثیت خلیفہ و حکمران ان کو مان کر ان کی اتباع کرنی ہوگی فرمان رسول پر عمل کر کے صحابہ کرامؓ نے ان کی اتباع و اقتداء میں کسریٰ و قیصر کی بین الاقوامی طاقتیں مٹا دیں اور نصف معلوم دنیا تک کلمہ اسلام کا جھنڈا لہرایا مگر حدیث بایھم اقتدیتم اھتدیتم عام ہے۔ کہ ان سے دین کی ہر بات پوچھو، سیکھو۔ پھر اتباع کرو۔ ہدایت تمہارے قدم چومے گی۔ کیونکہ وہ سب عادل، صادق راست رو اور دیندار ہیں۔

3. ان کی اقتداء ایسی ہے جیسے مہاجرین و انصارؓ کے ذکر خیر میں ان کے تابعداروں کو بھی اللہ نے سند رضا و جنت دے دی۔

> "دین میں پہل کرنے والے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے مہاجر ہوں یا انصار ہوں اور جو ان کے احسان و اخلاص میں یا نیک کاموں میں تابعدار ہوں ان سب سے اللہ راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ اور ان کے لئے جنتیں نہروں والی تیار کر رکھی ہیں۔ جن میں سدا رہیں گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے"
>
> (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 2)

اس آیت سے علامہ ابن حزم ظاہریؒ (غیر مقلد) کا قول غلط ہوا کہ ہر صحابی کی اقتداء جائز نہیں۔ کیا مہاجرین و انصار کے معرف

بلام صیغے ہر ایک کو اور ضمیر مفعول بہ کا صیغہ سب کو شامل نہیں ہے؟ اللہ فرماتے ہیں۔
جس نے واضح ہدایت آچکنے کے بعد رسول اللہ کی مخالفت کی۔ (پہچان یہ ہے) کہ مومنین کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلا تو اسے ہم جانیں دیں گے۔ جدھر جائے پھر اسے جہنم میں پھینکیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (پارہ 5 رکوع 14)
اس آیت سے اجماع صحابہ اجماع امت کی حقانیت جیسے واضح ہے عام صحابہ مومنین کی انفرادی اتباع بھی ثابت ہے۔ جسے عرف میں اس پر اعتماد کر کے اس کی نیک کام میں اتباع وتقلید کرنا ہے گناہ یا غلطی میں کوئی کسی کی تقلید نہیں کرتا۔

4- قرآن مجید کے علاوہ حدیث شریف بھی عموم ظاہر کرتی ہے۔ حجۃ الوداع کے سوا لاکھ مجمع میں جو آپؐ فرما رہے ہیں۔

"الا لیبلغ الشاھد الغائب فرب مبلغ اوعیٰ من سامع" (الحدیث)

(ترجمہ) سنو! جو تم میں موجود ہیں وہ غیر موجود تک یہ میرے احکام پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات وہ غائب اس سننے والے سے ان کو زیادہ یاد رکھے گا۔ (کہ اس کا دماغ اور قوت حافظہ زیادہ ہو سکتا ہے گو درجہ میں مجھے دیکھنے والا اور براہ راست سننے والا صحابی زیادہ شان رکھتا ہے)

اس صحیح حدیث سے جب سب سے پہلے اور سب سے آخر میں ایک ہی دفعہ حجۃ الوداع میں مسلم صحابی کو تبلیغ دین کی یہ سند اور ڈگری مل رہی ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو یہ احکام پہنچائے اور وہ ثقہ عادل معتبر واجب الاطاعت ہے۔ کہ ان سے غیر صحابی سننے والا یہ تو نہیں کہہ سکتا "میں تم کو معتبر نہیں مانتا تم جھوٹ بولتے ہو میں تو دین مدینہ جا کر صرف اکابر صحابہ خلفاء راشدینؓ سے یا اہل بیت کرامؓ ہی سے سیکھوں گا" کیونکہ اس سے دین کی تبلیغ واشاعت بہت محدود ہو جائے گی۔ نہ اہل بیت و اکابر صحابہؓ ہر شہر و گاؤں پہنچ سکیں گے نہ ہر آدمی ان تک پہنچ سکے گا تو روایت کے علاوہ عقل و درایت سے بھی ہر بڑے چھوٹے خوش قسمت زائر صحابی کا عادل ہونا۔ دین کی معلوم بات دوسرے تک پہنچانا اور عمل کر کے دکھانا ضروری ہے۔

5- تو بالفرض تعدد طرق اسناد کی وجہ سے اس حسن لغیرہ حدیث "جس کی تابعداری کرو گے ہدایت پاؤ گے" کو اگر کوئی صحیح نہ مانے تو اس کی مؤید صحیح احادیث کو مان کر معنوی لحاظ سے تو اس حدیث کو سچا جاننا ضروری ہوا۔

نجوم ہدایت کی مؤید احادیث

6- چند مؤید احادیث یہ ہیں۔ پوری تفصیل عدالت حضرات صحابہ کرامؓ میں دیکھ لیں۔
ا: آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔
ستارے آسمان کے امان کا سبب ہیں۔ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو وعدہ موعود (قیامت) آسمان کو بھی آپہنچے گا۔ میں اپنے صحابہ کے لئے امن وسلامتی کا سبب ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے صحابہ کو بھی وعدۂ موعود (اختلافات وفتن) آپہنچے گا۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں۔ جب یہ رخصت ہو جائیں گے تو میری

امت کو ان سے وعدۂ موعود آ پہنچے گا۔ (یعنی گمراہی و تفرقہ بازی) مسلم جلد 2 صفحہ 308 واللفظ لہ، جمع الفوائد جلد 2 صفحہ 492، مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 17 قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید

(بحوالہ عدالت صحابہ کرام صفحہ 126)

باعث برکت امن وہدایت ستاروں اور صحابہ کرام کا ذکر آمنے سامنے آپ نے کر دیا۔

ب: فرمان نبوی ہے۔ میرا کوئی بھی صحابی کسی زمین میں فوت ہو وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لئے قائد اور نور بن کر اٹھیگا۔ (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن)

اب اگر علاقہ والوں کے لئے وہ صحابی حجت نہیں ان کو اس کی تقلید میں ہدایت پانا ضروری نہیں۔ یا یہ غیر عادل ہے۔ اور ثقہ نہیں ہے تو پھر اس کا ان کا قائد اور نور ہدایت ہونا کیسے مانا جائے گا۔ حدیث نبوی غلط ہوئی معاذاللہ۔

ج: حضرت انسؓ مرفوعاً فرماتے ہیں۔ میری امت میں صحابہ کی مثال کھانے میں نمک جیسی ہے۔ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں ہمارا نمک جاتا رہا تو ہم کیسے درست ہوں گے۔ (رواہ ابویعلی، مشکوٰۃ صفحہ 554)

د: سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ (صحابہ) پھر جو انکے بعد ہوں گے (تابعی) پھر جو انکے بعد ہوں گے (تبع تابعی) پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی قسمیں گواہی سے پہلے ہوں گی۔ (جھوٹی گواہی دیں گے) ان میں موٹاپا (یعنی عیش و عشرت) آجائے گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 553/554)

ر: لوگو میرے صحابہ کی عزت کرنا وہ تم سے بہتر ہی ہیں پھر ان کے بعد کے لوگ پھر ان کے بعد کے لوگ اچھے ہیں۔ یہ سب احادیث بتا رہی ہیں کہ ہم ایسوں کو صحابہ کی عزت کرنا ان کی اتباع کرنا اور اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے اسی کا دوسرا نام اقتداء اور اہتداء ہے جو ان پر اعتماد پھر ان کی تقلید سے حاصل ہوگی۔

ز: قدیم الاسلام فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ لوگو! جو سنت پر چلنا چاہے تو وہ ان صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلے جو فوت ہو گئے۔ زندہ پر تو آزمائش کا خطرہ رہتا ہے۔ اور وہ اصحاب محمد ﷺ ہیں۔

(۱) وہ اس امت کے سب سے افضل لوگ تھے۔
(۲) ان کے دل بہت پاک اور نیک تھے۔
(۳) علم ان کا بہت گہرا تھا۔
(۴) بناوٹ وتکلف ان میں بہت کم تھا۔
(۵) اللہ نے ان کو اپنے نبی کی صحابیت اور دین قائم کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ تو تم ان کی فضیلت پہچانو۔ ان کے پیچھے چلو۔ حتی الامکان ان کے اخلاق اور ان کی عادات پر جمے رہو کیونکہ وہی سیدھی راہ ہدایت پر تھے۔ (رواہ رزین مشکوٰۃ صفحہ 32)

صحابہ کرامؓ نجوم ہدایت ہیں

متعدد سندوں سے یہ حدیث مروی ہے۔

''حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اپنے رب سے پوچھا تو اللہ نے مجھے وحی (خفی) کی کہ تیرے صحابہ میرے ہاں آسمان کے ستاروں جیسے ہیں روشنی میں اگرچہ کچھ دوسروں سے زیادہ ہیں مگر نور ہدایت ہر ایک میں ہے تو ان سے جو بھی دین کی بات حاصل کرے گا وہ میرے ہاں ہدایت پر ہوگا۔

(رواہ رزین بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ 554)

اور یہاں مشکوٰۃ میں یہ لفظ زائد ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تو تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند سے کفایہ صفحہ 46 پر اسے روایت کیا ہے

محدث سنجری نے ابانہ میں ابن عساکر بیہقی اور ابن عدی نے ریاض النضرۃ جلد 1 صفحہ 9 میں محب طبری نے بھی روایت کیا ہے

(حاشیہ جمع الفوائد جلد 2 صفحہ 492 نیز مسامرہ صفحہ 314 پر ہے کہ اسے دارمی ابن عدی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔)

الحاصل : اس کی متعدد اسناد ہیں جو جامع بیان العلم وفضلہ میں اور مجمع الزوائد وغیرہ میں مذکور ہیں۔ بعض میں اگرچہ کچھ کلام ہے مگر تعدد طرق کی وجہ سے یہ حسن لغیرہ ہے۔ معنوی لحاظ سے اس کی صحت مسلم ہے۔ چونکہ شیعوں کو تمام صحابہ کرام سے اس واسطے کا بغض ہے۔ کہ وہ حضور ﷺ سے دین کی بات کیوں نقل کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے بدعقیدہ فاسق و فاجر ذاکروں کو صحابہ سے افضل ماخذ دین مانتے اور مذہب کے نام سے ہر بات میں ان کی اتباع کرتے ہیں۔ مگر صحابہ نبوی سے بداعتمادی چلانے کے لئے راویوں کی بحث چھیڑ دیتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ماء کثیر دریا، نہر، ڈیم، بڑی ٹب اور تالاب میں جانور پانی پی کر پیشاب بھی کر دے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ یہاں اتنا واضح رہے کہ جس مسئلہ میں خلفاء راشدین کا اتفاق ہو۔ یا فقہاء صحابہ کا اجماعی مسئلہ ہو تو اس کے خلاف یا کسی صحابی سے غلطی یا گناہ ہو گیا ہو۔ یا اسے کسی بات کا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو یا وہ اپنی بات سے رجوع کر لے تو اس میں اس کی اتباع و تقلید نہ ہوگی۔ مگر اس بہانہ سے ان کی عدالت، ثقاہت اور عام اتباع ختم نہ ہوگی۔ فافہم

اصحابی کالنجوم شیعہ کے ہاں بھی مسلم ہے

یہ شیعہ کی کتب معتبرہ میں ہے چنانچہ ابوعلی حسن بن احمد حاکم کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ صوفی نے ان سے محمد بن موسیٰ نصر رازی نے اور ان سے انکے والد نے روایت کی ہے فرماتے ہیں۔

''سئل الرضا علیه السلام عن قول النبی ﷺ اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم وعن قوله دعولی اصحابی لقال صحیح عیون اخبار الرضا''

(ترجمہ) امام رضا سے حضور ﷺ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا گیا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے اور اس فرمان کے بارے میں کہ میرے صحابہ کو میرے لئے (برا کہنا) چھوڑ دو تو فرمایا یہ دو حدیثیں صحیح ہیں۔

اس کی تائید میں ایک اور روایت بھی ہے جسے ملا حیدر علی آملی نے جامع الاستفسار میں لکھا ہے۔

قال النبی ﷺ انا کالشمس وعلی کالقمر و اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

(بحوالہ آیات بینات وعدالت صحابہ) آپؐ نے فرمایا میں سورج جیسا ہوں علی چاند جیسے ہیں (تو علی کو حضور کے برابر یا افضل ماننا غلط ہوا) اور میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں۔ تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اس تفصیل سے ان سب حوالوں کا جواب ہو گیا جو روایت کو کمزور بتانے کے لئے لکھے ہیں۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر صحیح حدیث ہے۔

یہ ترمذی صفحہ 526 پر تین سندوں سے ہے راویوں کی توثیق یہ ہے۔

پہلی حدیث: حسن بن صباح البزار صدوق واہم ہیں۔ عابد فاضل دسویں طبقہ سے تھے۔ 249ھ وفات پائی۔

2۔ سفیان بن عیینہ ابو محمد کوفی پھر مکی ثقہ حافظ امام حجۃ ہیں۔ (تقریب صفحہ 128)

3۔ زائدہ بن قدامہ ابو الصلت ثقفی ثقہ اور ثبت ہیں۔ 160ھ یا بعد میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 105)

4۔ عبدالملک بن عمیر بن سوید لخمی ثقہ فقیہ ہیں۔ آخر عمر میں حفظ میں فرق آیا۔ (تقریب صفحہ 105)

5۔ ربعی بن حراش ابو مریم عیسیٰ کوفی ثقہ حافظ عابد مخضرم ہیں۔ 100ھ میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 105)

6۔ حذیفہ بن الیمانؓ صحابی جلیل سابقین، رازدار رسول ہیں۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے آغاز 36ھ میں فوت ہوئے۔

دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں۔ ہذا حدیث حسن۔ جو مشہور امام حدیث سفیان ثوری نے عبدالملک بن عمیر از مولیٰ ربعی بن حراش از حذیفہ نقل کی ہے۔ راویوں کی توثیق ہو چکی۔

تیسری حدیث کے راوی یہ ہیں۔

1۔ سعید بن یحیی بن سعید ابو عثمان اموی بغدادی ثقہ ہیں۔ کبھی غلطی کرتے طبقہ عاشرہ میں سے ہیں۔ وفات 249ھ میں پائی۔

2۔ وکیع بن جراح بن ملیح رواسی کوفی ثقہ حافظ نویں طبقہ کے کبار محدثین سے ہیں المتوفی 197ھ (تقریب صفحہ 369)

3۔ سالم ابو العلاء المرادی۔ یہ سالم بن عبدالواحد کوفی مقبول چھٹے طبقہ کے ہیں۔ شیعہ تھے۔ مدح صحابہ میں شیعہ راوی کی روایت معتبر حجت ہوتی ہے۔ والفضل ماشهدت به الاعداء

4- عمرو بن خرم ازدی بصری ثقہ چھٹے طبقہ کے ہیں۔
5- ربعی بن حراش عن حذیفہ کی کی ثقاہت بیان ہو چکی
یہ حدیث "میرے بعد ابوبکر وعمر کی پیروی کرنا" ابن ماجہ میں بھی ہے اس کے رواۃ کی توثیق یہ ہے۔
1- علی بن محمد بن علی ابی المضاء المصیصی قاضی اور ثقہ ہیں۔ گیارہویں طبقہ سے ہیں۔ (تقریب صفحہ 248)
2- وکیع بن جراح مشہور امام کی توثیق ہو چکی۔ ابن ماجہ کی دوسری سند میں۔
3- محمد بن بشار ہیں۔ جو ابن عثمان عبدی بصری ابوبکر بندار ہیں۔ ثقہ طبقہ عاشرہ سے ہیں المتوفی 252 ۔ (تقریب صفحہ 291)
4- مؤمل بن اسماعیل نزیل مکہ صدوق ہیں۔ بڑی یادداشت تھی۔ نویں طبقہ کے صغار میں سے ہیں۔ المتوفی 206۔
(تقریب صفحہ 353)

5- سفیان بن عیینہ یا ثوری۔
6- عبدالملک بن عمیر۔
7- ربعی بن حراش
8- حذیفہ بن الیمانؓ کی توثیق ہو چکی۔

اہل تشیع کے متعلق علماء اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات

موصوف نے یہ عنوان قائم کر کے تکفیر شیعہ کے الزام کی نفی کی ہے۔ کہ یہ لوگ شیعہ کو مسلمانوں کا فرقہ جانتے ہیں۔ ان میں میر سید شریف جرجانی، ابن اثیر جزری کے علاوہ مصر کے 4 عالم شام کے ابوعبدالفتاح کے حوالے ہیں۔ کہ یہ شیعہ کو کافر نہیں کہتے

شیعہ مؤلف نے مولانا فاروقیؒ کے کسی الزام اور حوالہ کی تردید نہیں کی

الجواب: گذارش یہ ہے کہ یہ آپ نے شیعہ کے کفریہ 55 عقائد از صفحہ 52 تا 59 تاریخی دستاویز کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے آپ کو چاہئے تھا کہ ان 55 عقائد کفر کی تردید کرتے۔ کہ
1- یہ ہمارے عقائد نہیں ہیں۔ ہماری طرف غلط منسوب ہیں۔
2- ہمارے عقائد کی کتابوں، فقہ وحدیث کے مرویات میں سے نہیں۔ کتابیں ہی غلط ہیں۔ ہماری نہیں۔
3- یا مانتے کہ یہ ہمارے عقائد ہیں۔ ہماری تفسیر، حدیث فقہ علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مگر قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ؛ اہلسنت کے مطابق یہ عقائد کفریہ نہیں ہیں عین اسلام ہیں۔ پھر دلائل سے ثابت کرتے۔

آپ نے کتاب تاریخی دستاویز کے سات بابوں کے مضامین کی طرح ان کے جواب میں بھی کچھ خامہ فرسائی نہیں کی۔
پھر علامہ فاروقی شہیدؒ نے صفحہ 60 تا 64 تک علماء اکابر اسلام پہلی صدی سے چودھویں صدی تک کے 22 فتاویٰ تکفیر لکھے ہیں۔ ان سے بھی آپ نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ صفحہ 65-66 سے 116 تک علامہ احمد رضا بریلوی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ، خواجہ قمرالدین سیالویؒ، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، دارالعلوم غوثیہ لاہور، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، اہلسنت بریلوی علماء کے علاوہ علماء دیوبند، انڈیا و بنگلہ دیش کے علماء کرام پاکستان کے آزاد کشمیر اور 4 صوبوں کے اکابر علماء کرام اور اہل حدیث علماء کرام کے 100 سے زائد تکفیر شیعہ پر فتاویٰ جات لکھے ہیں۔ ان کو آپ نے ہاتھ نہیں لگایا۔

آپ کی اس مختصر صفائی نامہ پر ہماری عرض یہ ہے

1۔ جہاں تک آپ کا خود کو فرقہ اہل اسلام کہنا مشہور ہے۔ تو جس عالم، محدث، مورخ، مفسر کو آپ کے پورے عقائد کا پتہ نہ ہوگا کیونکہ تقیہ، اندر سے کفر چھپانا، باہر سے مومن مسلمان ہونے کے نعرے لگانا آپ کا محفوظ قلعہ ہے۔ تو وہ آپ کو مسلمان ہی جانے گا۔ بلا ثبوت کسی کو کافر کہنا بہت خطرناک چیز ہے۔
2۔ فقہاء اہل قبلہ کو کافر کہنے میں بہت محتاط ہیں۔ اسی طرح علم کلام والے جن میں سید میر شریف جرجانی اور ابن اثیر جزری بھی ہیں مگر جہاں شیعہ کا کفر ان کو معلوم ہو جاتا ہے تو پھر تکفیر سے نہیں گھبراتے۔

کفریات شیعہ کی ایک جھلک

یہی لوگ حضرت عائشہؓ پر تہمت قذف اور صحابیتِ ابوبکر صدیقؓ کا انکار جان لیں تو فتویٰ کفر تمام روافض پر لگاتے ہیں۔ مثلاً علامہ عقائد تفتازانی، علامہ جلالی جرجانی عقائد کے باب میں لکھتے ہیں۔ جیسے شرح عقائد میں ہے" فسبھم والطعن فیھم ان کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشہ والا فبدعة "(نبراس شرح، شرح عقائد تفتازانی صفحہ 551 طبع لاہور) (ترجمہ) صحابہ کو برا کہنا اور ان پر اعتراضات کرنا اگر دلائل قطعیہ (قرآن وحدیث اجماع) کے مخالف ہو تو ایسا شخص کافر ہے۔ جیسے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائے ورنہ بدعت ہے۔
اس سے بڑا کفر شیعہ کا کیا ہوگا کہ تمام صحابہ کرامؓ کو غیر مومن کافر منافق اور دوزخی مانتے ہیں۔ قرآن میں سینکڑوں مرتبہ آمَنُوْا کَفَرُوْا، یَکْفُرُوْنَ یُوْمِنُوْنَ، کَافِرُوْنَ مُؤْمِنُوْنَ، اٰمَنَ فَلَا تَکْفُرْ کے الفاظ آئے ہیں۔ کفر و ایمان کا تقابل کیا گیا ہے اب جو 4+4 کے سوا تمام صحابہ کا انکار کر کے ان کو غیر مومن مانے تو وہ ان کو علانیہ کافر جانتا ہے۔ خود اسلام کے ہر عقیدہ اور شخصیت کا انکار کر کے مومن کہلاتا ہے۔ ارتداد صحابہ اور ان کی تکفیر کی شیعہ روایات متواتر ہیں۔ تو پھر شیعہ کیوں کافر نہیں۔ ملاحظہ ہو اصول کافی جلد 2 صفحہ 344 باب قلة عدد المومنین، تفسیر صافی صفحہ 389 پارہ 4 آیت " وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ " (تنقیح

التقال للمامقانی جلد 1 صفحہ 216، رجال کشی صفحہ 8، حق الیقین صفحہ 522، حیات القلوب جلد 2 صفحہ 982 حق الیقین
صفحہ 519۔ کہ ابوبکر و عمر فرعون وہامان ہیں۔ حق الیقین صفحہ 322/259) (معاذ اللہ)
کفریات شیعہ یہاں جمع کرنے کا مقام نہیں۔ ان کی کتاب تحقیقی دستاویز ہی اس سے بھری پڑی ہے آپ کے 900 سے زائد
مطاعن الزامات کفریات کا ہم نے جواب دیا ہے۔
جب وہ صحابہ کے علاوہ تمام اہل سنت مسلمانوں کو کافر جانتے اور کتے خنزیر سے بدتر کہتے ہیں۔ ہم ان کو کیسے مسلمان جانیں۔
ذرا جگر تھام کر پڑھیں۔
ملا باقر علی مجلسی (امام خمینی کا ممدوح) حق الیقین صفحہ 521 پر لکھتا ہے کہ
"شیعوں نے (امام 10) علی نقی سے پوچھا کہ ہم ناصبی کی پہچان میں کیا اس سے زیادہ کے محتاج ہیں۔ کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو امیر المومنین سے پہلے خلیفے (اور عالی رتبہ) سمجھتا ہو تو حضرت علی نقی نے جواب میں لکھا جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔"

ابوبکر و عمر کو خلیفے ماننے والے سنی ناصبی کتے سے بدتر ہیں

1۔ حضرت امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ
اے شیعو! وہاں غسل نہ کرو جہاں غسل کا پانی جمع ہوتا اور گرتا ہے کیونکہ وہاں ولد الزنا حرامی اور سنی کا دھوون ہوتا ہے اور سنی ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے کتے سے زیادہ بری کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور سنی خدا کے ہاں کتے سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔ (حق الیقین صفحہ 516)

2۔ "شیعہ کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 8 میں ہے۔ یہودی، عیسائی، ولد الزنا اور کتے کے جھوٹے سے وضو جائز نہیں سب سے زیادہ پلید پانی سنی مسلمان کا جھوٹا ہے" (معاذ اللہ) ناصبی سنی کو کہتے ہیں۔

اب آپ انصاف سے بتائیں کہ یہ عقائد مصر کے افسروں اور جامعہ ازہر کے شیوخ کو معلوم ہو جائیں تو وہ شیعہ کو مسلمان کہیں گے؟ حالانکہ وہ اب انگریزی تہذیب میں رنگے ہیں۔ غیر کے کفریات کا علم نہیں۔ داڑھی منڈواتے سگریٹ پیتے قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں۔ ان کو مرزائیوں کے کفریات اور ختم نبوت کے انکار کا پتہ نہ تھا تو انہوں نے تکفیر مرزا پر بھی جانے والے علماء برصغیر کا ساتھ نہ دیا۔ مفتی دیوبند کے فتویٰ کا جواب یہ ہے کہ وہ انتظامی لحاظ سے اور کلمہ گو مسلمانوں میں کفار کے مقابلے میں وحدت کا درس دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کافر جانتے ہوئے ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ کسی کا کافر اور حرامی ہونا اپنی جگہ حقیقت ہے۔ سب اور زباں اسے مشہور کیا جائے یا گواہی دی جائے یہ ایک انتظامی اور شرعی امن کا متقاضی بھی ہے۔

اہل قبلہ کی تکفیر میں فقہاء کی احتیاط

ورنہ وہ اسی عکسی صفحہ 127 پر صراحت فرمارہے ہیں ---------

''پس فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو ان ضروریات دین کا منکر ہو جو کہ نصوص معلومہ سے ثابت ہیں۔اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔فتح القدیر میں ہے''جو شخص قطعی یقینی ضروریات دین کا مخالف ہو کہ عالم کو قدیم کہے تو کافر ہے اسی ضمن میں شافی میں تصریح ہے'' کہ رافضی اگر حضرت علیؓ میں خدائی صفات کا قائل ہو (کہ وہ خدا کا نور ائمہ خدا کے ہاتھ پاؤں زبان منہ چہرہ وغیرہ ہیں جیسے کافی کتاب الحجۃ میں ہر عضو کے الگ الگ باب ہیں اور آج ہر شیعہ حضرت علی وحسین کو قادر ومختار عالم الغیب حاضر وناظر، شافی، رازق، حاجت روا، مشکل کشا مانتا ہے) تو وہ کافر ہے اور جو یہ کہے کہ جبریل نے وحی لانے میں غلطی کی (آج ہر شیعہ حضرت علی کو حضورؐ کا شاگرد محتاج دین نہیں مانتا وہ پیدائش سے ان کو عالم لدنی چاروں کتابوں کا حافظ وقاری مانتا ہے۔(جلاء العیون) حضور کے تمام شاگردوں کو غیر مومن (کافر) اور صرف شیعان علی ہی کو مومن جنتی کہتا ہے۔کیا یہ حضور کی نبوت اور وحی کو غلط کہنا نہیں ہے؟ منہ) یا صحبت صدیق کا منکر ہو یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائے تو وہ کافر ہے قطعی ضروریات دین کا مخالف ہے اس کے برخلاف اگر حضرت علی کو تمام صحابہ سے افضل کہتا ہو یا صحابہ کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ بدعتی ہے کافر نہیں'' (مگر تمام صحابہؓ کی تکفیر ان کا عقیدہ ہے اور وہ بار بار ہم بتا چکے تو کافر ہونے میں کیا شک ہے)

علماء دیوبند کا معتدل شیعہ سے عمدہ سلوک

محض کلمہ پڑھنے سے''سنی شیعہ بھائی بھائی'' کہہ کر ہمارے بزرگ فتنہ ختم کراتے امن دلاتے ہیں۔تو یہ ان کے کمال اخلاص اور وطن دوستی کی دلیل ہے۔ہم اسی کے قائل ہیں۔مگر مرزائیوں کی طرح ان کے کفریہ خفیہ عقائد کے ہوتے ہوئے مسلمان ہونے کی شہادت تو نہیں ہے۔قرآن نے سورت شعرا میں ہر پیغمبر کو ان کی کافر قوم کا بھائی کہا ہے۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ اَلَا تَتَّقُوْنَ (خاندانی) بھائیو!''تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے'' تو جو علیؓ کی محبت اور ہم جماعت ہونے کا نام لے ہم اسے کیوں برا کہیں ہم تو کافر اسی رافضی کو کہیں گے جو امہات، خلفاء راشدین سمیت سب صحابہ کو برا جانے

''شیعہ لیگی الطہر علی اور مظفر علی شمسی کا جنازہ علماء دیو بند نے پڑھایا''

گذارش ہے کہ یہ لوگ ختم نبوت کے خادم اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے عاشق تھے۔سنیوں کی طرح تولائے اہل بیت رکھتے تھے مگر تبرا نہیں کرتے تھے جب تبرا 1935Agitation ء میں لکھنو سے اٹھی اس کے مقابل مسلمانوں نے تحریک مدح صحابہ اٹھائی

15 تو ان دونوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ شیعوں کا نہیں۔ اطہر علی نے تو شیعوں کو لاہور کی عدالت میں خوب ڈانٹا تھا۔
(دیکھئے تاریخ ختم نبوت)
غضنفر علی بزرگ ابھی تک زندہ ہیں میں نے خط کے ذریعے رابطہ کیا تو جواب خوش کن آیا۔ مگر اب جوادی جیسے بکی لوگوں نے تعلقات توڑ وا دیئے۔

مرزائی اور رافضی اہل قبلہ کے زمرہ میں نہیں آتے

پھر موصوف صفحہ ۱۳۰۔۱۳۱ سے ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور متکلمین اور فقہاء کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں" کہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے"
فتویٰ اپنی جگہ درست ہے۔ امت مسلمہ کو خامیوں غلطیوں کے باوجود اکثریت کفار کے سامنے اقلیت مسلمین کو ایک متحدہ قوم بنا کر دکھانا بھی شرعی تقاضا اور معاشرتی ضرورت ہے۔ علماء دیوبند اور وارثان تحریک شاہ عبدالعزیزؒ نے سکھوں کے خلاف جنگ بالاکوٹ کے مقام پر لڑی اور 1100 پابند شرع مسلمان اپنے خانوں کی غداری سے شہید کیے گئے۔ پھر انہوں نے انگریز کے خلاف دہلی، شاملی، آگرہ دیوبند وغیرہ میں 1857ء میں اور اس سے پہلے آزادئ وطن کی جنگیں لڑیں جو اپنے وڈیروں، جاگیرداروں، چوہدریوں، مفاد پرستوں کی ملی بھگت سے ناکام ہوئیں۔ اور انگریز پورے ملک پر قابض ہو گئے۔ جیسے آج افغانستان، عراق اور اب پاکستان میں غداران وطن انگریز سے مل کر حامیوں کو مروار ہے ہیں۔ اور آزاد ملک پر 1857ء کے حالات آچکے ہیں۔ معاذ اللہ۔ پھر اسی خاص طبقہ کے مسلمانوں کو جن کو غداروں نے وہابی مشہور کیا انگریز نے ہزاروں کی تعداد میں ان کو درختوں پر سولی چڑھایا۔ مگر ان کے ایمان اور ہمت استقلال میں فرق نہ آیا۔
ایک مذہبی فتویٰ فروش طبقہ نے ان کے خلاف کفر کے فتوے داغے اور رسائل پر رسالے چھاپے۔ مگر ان مظلوم علماء دیوبند نے شرک سے بچنے اور کفار سے نمٹنے کی تلقین تو کی۔ مگر پوری قوم پر کافر مشرک ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا۔ زخم سہ کر مسلمان گروہوں کو متحد رکھنا اور اسلام کو بچانا۔ اسی اصول پر تھا" کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کریں" مگر اس کی بھی حدود ہیں۔ جو ان حدود سے تجاوز کر لے ختم نبوت کا انکار کر کے نیا نبی معصوم مرزے قادیانی جیسا بنا لے یا کچھ صحابہ و اہل بیت کو یہ مقام دے اور نبوت سے افضل بتائے وحی اور خفیہ نئے احکام کا مصدر منبع بتائے ان کے نام کا نیا کلمہ اور ملت بنا لے تو وہ حد سے بڑھ کر فتویٰ اپنے اوپر لگوائے گا۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اکفار الملحدین اسی مسئلہ تکفیر مرزائیت پر لکھی۔ اللہ فرماتے ہیں" اور جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے ذلت والا عذاب ہوگا۔
(سورۃ نساء آیت 14 ترجمہ مقبول صفحہ 94، پارہ 4 رکوع 13) تو خدا و رسول کی صفات میں کسی کو شریک بنانے والا، اہل قبلہ و کلمہ کو حد سے تجاوز کر گیا اور کافر بن گیا۔

غالیوں پر فتویٰ کفر ہر کوئی لگاتا ہے

حد سے تجاوز پر یہ کفر کا فتویٰ خود علیؓ نے اپنے حبداروں پر لگایا زندہ جلایا ذرا ترس نہ کھایا اور اسی طرح ہر شیعہ اپنے ۱ غالیوں پر ۲ سبائیہ فرقہ پر ۳ اسماعیلیہ پر ایرانی علماء شیخی ۴ احسائی فرقہ پر نبوت کے ۵ دعویدار فرقہ پر اثنا عشری دوسرے ۶ شیعوں پر غالی اصولی توحیدی شیعہ، شیخی ۷ تفویضی 98% سڑکوں پر ناچنے والے ۸ مشرک شیعوں پر لگاتے رہتے ہیں۔

ملا باقر علی کا فتویٰ حق الیقین صفحہ 537 سے ملاحظہ فرمائیں۔ ''اس شیعی ایمان کے مقابل کفر ہے اس میں تمام مذاہب باطلہ کے فرقے شامل ہیں۔ جیسے کفار، منافقین، مشرکین، اہل سنت اور فرقہ ۹ شیعہ کے سب فرقے جیسے ۱۰ زیدیہ، ۱۱ فطحیہ، ۱۲ واقفیہ، ۱۳ کیسانیہ، ۱۴ ناؤسیہ جو بھی اثنا عشری نہیں ہے کیونکہ یہ سب ہمیشہ کے دوزخی ہیں''۔ (بحوالہ عقائد الشیعہ صفحہ 68)

ہمارے سامنے الملل والنحل از عبدالکریم شہرستانی مطبوعہ قاہرہ مصر کھلی ہے۔

اس میں فصل سادس الشیعہ کے 30 فرقے صفحہ 146 تا 188 تک لکھے ہیں۔ تو علامہ ملا باقر علی مجلسی کا بالا فتویٰ اثنا عشریوں کے سوا باقی 29 امامیہ شیعوں کو کافر اور دائمی دوزخی بتاتا ہے۔ تو 29 +14= 43 شیعہ فرقے اثنا عشریوں نے کافر بنا دیئے۔

جوادی نے الملل والنحل صفحہ 146 سے فصل السادس الشیعہ سے پہلی لائن تو لکھ دی ہے۔

کہ شیعہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالخصوص حضرت علیؓ کی پیروی کی اور آپ کی امامت وخلافت کے قائل ہوئے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 131) مگر اس دیانتدار نے صفحہ 188 تک شیعہ کے 30 فرقے تو نہ بتائے جن کو مجلسی نے اثنا عشری کے سوا سب کو کافر اور دائمی دوزخی بتایا ہے۔ پھر اثنا عشریوں کو ان کے کون سے امام نے یا باقی شیعوں نے سچا اور جنتی بتایا ہے یہ شیعوں پر تا قیامت قرض رہے گا۔ جدت پسند اور شیعہ عقائد سے ناواقف مصری علماء ومصنفین کے کوئی حوالے مسلمانوں پر حجت نہیں ہیں۔

صفحہ 135 تا 137 سپاہ صحابہ پر غلط عقائد کے الزامات کا جواب ہم اپنی جگہ تفصیل سے دے چکے ہیں۔

شیعہ کی تحقیقی دستاویز کا جواب از اول مقدمہ تا آخر 9 ابواب الحمدللہ مکمل ہو چکا۔

اب ہم نے ایمانی دستاویز کے آغاز ومقدمہ میں اہل بیت کے فضائل اور 100 ارشادات ائمہ شیعہ پر بطور حجت پیش کر دیئے ہیں۔ ہمارے ''اثنا عشریہ سے 100 سوال '' بھی ملاحظہ کریں۔ اور ان سے ان کے واقعی جوابات... گالیاں نہیں۔ طلب کریں۔ اللہ ہر مسلمان کو ہدایت دے قرآن وسنت اور عِبَادُاللهِ الصَّالِحِیْنَ کی راہ پر چلائے۔ یہ شیعہ ٹیم اگر اپنے اوپر کفریہ الزامات کی ہی تردید کر دیتی کہ یہ غلط ہیں ایسے عقائد والوں کو ہم شیعہ کافر کہتے ہیں تو فتاویٰ کے ان 5 صفحات کی ضرورت نہ تھی علماء اہل سنت اپنے فتوے واپس لے لیتے توحید ورسالت کا کلمہ پڑھنے والے سب مسلمان ایک اور نیک بن جاتے۔ آمین

مؤلف غفرلہ الصمد

نقشہ ایمان واسلام

قرآن کریم اور سنت نبوی علی صاحبھا الف الف صلاۃ وسلام کے پابند ہم مسلمانوں کا سیدھا سادہ ایمان واسلام یہ ہے کہ خدا کو وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مانو پھر سب کائنات سے افضل انبیاء علیھم السلام کو مانو وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ (پارہ 7 رکوع 16) ان سب سے افضل سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو یوں مانوں۔ کہ آپ کے گھرانہ آپ کی جماعت صحابہ اور آپ کی امت کو سب پیغمبروں کے متعلقین سے افضل جانو۔ تمام مسلمانوں کے اتفاق سے جن ہستیوں کو اللہ نے آپ کے جانشین بنایا اور انہوں نے نصف معلوم دنیا فتح کر کے کلمہ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔ اور آج 58 ممالک کے ہم مسلمان ان کی فتوحات کے ذریعے عزت سے جی رہے ہیں۔ ان سب کو سچے خلفاء اسلام مانو کسی سے دشمنی عناد نہ رکھو۔ سب پیغمبروں کے سردار حضور ﷺ کو اپنے مشن تبلیغ وہدایت میں کامیاب اور سچا مانو ان کو ناکام فیضان ہدایت سے خالی اور مظلوم و مقہور ہرگز نہ مانو اسی طرح آپ کی آل اور جماعت کو بھی مشن ہدایت میں کامیاب وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ کا مصداق اقتدار میں اعلیٰ اور فاتحین اسلام مانو۔ محض اپنوں بیگانوں سے مغلوب ومقہور اور ہر کسی سے مار کھا کر مظلوم جتلا کر غیر مسلموں کے پروپیگنڈہ سے ان کی توہین ہرگز نہ کرو۔ خدا کا فرمان إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا [پارہ 24 رکوع 11] (ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا میں مدد کرتے آئے ہیں اور آخرت میں بھی کریں گے) کو بھی سچا مانو۔ باہم منافرت کی جھوٹی باتیں نہ پھیلاؤ۔ تب ہم سب مسلمان طاقتور اور متحدہ ہوکر رہیں گے"۔

بے شک خدا و رسول اور مسلمانوں کے محبوب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؓ اپنے وقت میں سچے برحق امام وخلیفہ ہیں۔ ان کو ہر کسی نے لائق خلافت مانا اختلاف صرف قاتلین عثمان نے ڈالا کہ آپ کو اپنے مجرموں سے بدلہ نہ لینے دیا۔ الٹا طالبان قصاص سے ٹکرا گئے اور زبردست خونریزی سے آپ کی سیاسی پوزیشن کمزور کردی پھر بھی ہم سب مسلمان آپ کے طرفدار ہیں۔ ''حضرت علیؓ اور کسی صحابی پر طعن نہ کرو '' اصول بنا کر لوگوں کا منہ بند کر دیا۔ اور آپ کے دور کے سب شہداء پر دعائے رحمت ورضوان بھیجتے آرہے ہیں۔ مگر ہم غالی اور سبائی بھی نہیں کہ آپ کو اور آپ کی ہزاروں نیک اولاد میں سے صرف 11 کو خود چن لیں۔ پھر ان کو پیغمبروں سے بھی افضل خدائی صفات والا مانیں اور 99% جو مسلمان ان کو ایسا نہ مانیں ان کو کافر اور دوزخی مان لیں اور ذرہ طاقت ملے تو کافروں سے نہیں ان کو مسلمانوں سے لڑاتے آئیں۔ کیونکہ ہمارے سامنے منبع ایمان حضرت علیؓ کا یہ سچا فرمان ہے۔ "ھلک فی رجلان " الخ میرے بارے دو گروہ حلاک (اور دوزخی) ہوں گے۔ ایک حد سے بڑھ کر محبت کرنے والا جو ناحق عقیدے بنائے گا۔ دوسرا حد سے بڑھ کر میری شان گھٹانے والا (خارجی) جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا۔ (مجھے حق گو شریف مسلمان بھی نہ رہنے دے گا۔ (نہج البلاغہ جلد 3 فرمان 469 مترجم مفتی جعفر صفحہ 953)

دوسری جگہ اس کے بعد یہ ہے میرے بارے سب سے اچھے اور معتدل عقیدے والے وہ اکثریتی (اہل سنت) مسلمان ہیں۔ جو درمیانی راہ چلتے ہیں (کہ وہ مجھے آپ کا بھائی معزز داماد شاگرد اور جانشین مانتے ہیں) ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں حضور ﷺ کی مثال ہزاروں مربع میل پر پھیلے ہوئے ڈیم اور حوض کی سی ہے جو وحی الٰہی کی بارش قرآن سے لبریز ہے۔ اہلبیت کرامؓ اور صحابہؓ کی مثال ان ٹونٹیوں کی سی ہے جو دنیا کے چاروں طرف تا قیامت یہ آب حیات سپلائی کر رہی ہیں۔ مانا کہ حضرت علیؓ کے گھر کی 4 ٹوٹیاں عمدہ سٹیل اور پیتل کی ہیں۔ مگر ان سے فائدہ تو صرف مدینہ اور کوفہ کے لوگ اٹھائیں گے جہاں وہ لگی ہیں۔ بشرطیکہ کوئی فرقہ ان پر اجارہ دار نہ بن جائے کہ ہم ہی ان کو مانتے ہیں۔ ان کا پانی صرف ہمارے گھروں میں آئے گا۔

اب سوچئے دنیا کے کروڑوں اربوں مسلمان اس ڈیم سے آب جنت و نجات کن پائپوں اور ٹوٹیوں سے پائیں گے؟ اگر مکہ، مدینہ، حجاز و عرب سے فیض نبوی پا کر یہ لاکھ سے زائد صحابہ کرام تبلیغ دین اور قرآن و سنت کی ترسیل میں عادل اور حجت نہیں تو دو شہروں کے سوا سب دنیا دین محمدی سے محروم رہ جائے گی۔ اگر آپ کہیں کہ کوفہ سے مزید ٹوٹیاں اور پائپ لائنیں حضرت علیؓ و اہل بیت نے چند ملکوں اور شہروں میں اپنے شاگردوں راویوں سے پہنچا دیں اور 5 - 7 فی ہزار ایسے حبدار ولایت علیؓ کے نئے کلمہ سے دین امامت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ گو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ابھی ہم بتائیں گے کہ شیعہ لٹریچر میں تو باب ''قلۃ عدد المومنین'' کا ہی پرچار ہے وہ پیغمبر سمیت دو ہاتھوں دو پاؤں کی انگلیوں کے برابر بھی شیعہ ناجی جنتی مومنین اپنے ائمہ کی تعلیم و ہدایت سے نہیں بتلا سکتے اور امام العصر تو 1200 سال سے 313 کی انتظار میں غائب ہیں۔ تو حضور ﷺ کی عمر بھر کے تربیت یافتہ تقریباً دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو کونسا کالا سانپ سونگھ گیا کہ وہ حجت اور معتبر نہ رہے۔ خدا کو نئی وحی ائمہ پر بھیجنی پڑ گئی اور نیا کلمہ ولایت چالو کر دیا آج لاکھوں روپے کی مقررہ فیسیں بٹورنے والے ذاکر و مجتہد توحید و رسالت کے کلمہ کو کلمہ ایمان و نجات نہ ماننے والے خیر العمل نماز تک کو حکم خدا و رسول سے 5 اوقات میں نہ پڑھنے والے کھل کر کیوں نہیں کہتے؟ ''کہ ہم محمد رسول اللہ کو کامیاب نبی ہدایت نہیں مانتے۔ ائمہ اثنا عشر کو ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ اگر حضرت علیؓ و ائمہ شیعہ عقیدہ میں عالم لدنی پیدائشی ہدایت یافتہ تھے۔ اور دین و ایمان کی کسی بات میں حضور ﷺ کے محتاج نہ تھے کہ ان کو تو پیدا ہوتے ہی تورات، انجیل، زبور، قرآن سب کچھ یاد تھا۔ (جلاء العیون ذکر علی) وہ تو صرف تصدیق کرنے آئے جیسے وزیراعظم یا صدر کسی کو صوبائی گورنر یا وزیراعلیٰ بنا کر بھیجے۔ اور تصدیق کر دے کہ ہمارا مقرر کردہ ہے اسے مان لو۔

اور اگر امامت کا یہ آب حیات کسی نئی وحی کی بارش سے اور نئے چشمہ ہدایت سے آ رہا ہے تو پیغمبر پاک کی رسالت کے ڈیم سے تو یہ نہ آیا۔ ختم نبوت و رسالت کا انکار ہو گیا۔ تو پھر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا منافقوں والا دھوکہ نہیں؟ میرے عام شیعہ دوست اس نئے کلمہ ولایت و ہدایت پر بار بار سوچیں اپنا دین و ایمان صرف قرآن و سنت اور شاگردان نبوت سے ہی وابستہ کر کے مسلمان بن جائیں۔ آمین۔

ایک طبقہ سے امن قائم کرانے کی اپیل

چونکہ ان کا ہر بے دین فرد تارک نماز بھی صحابہ کرامؓ ازواج رسول اقارب نبوی بلکہ قرآن پاک پر بھی 100- 100 مطاعن کی زبان درازی کرتا ہے۔ انگلش لاء کے بچاری افسروں نے تو ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ جو مرضی ہے کرو، بولو اور لکھو۔ ہم تمھارے مذہب میں رکاوٹ اور مداخلت نہیں کر سکتے نہ مسلمانوں کی دینی بڑی سے بڑی جماعتوں کے معزز افراد و علماء دین کی بات -- انئی شمیم جیسیوں پر فریفتہ، چینی دوشیزاؤں سے مالشیں کرانے والے، جامعہ حفصہ کو بموں سے اڑانے والے اکثر غیر مسلم سینئر افسران -- ہرگز نہیں سنتے گو ان کی حکومت جاتی رہے پھر ان سے بڑے امریکہ پرست خونخوار ہم پر مسلط ہو جائیں۔ ہم مسلمان خود پوچھیں تو لازماً فساد ہو جاتا ہے۔ افراد و بستیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ خون آشام افسر امن عامہ کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کرا سکتے۔ نہ ہر فقہ میں غیر مذکور، قرآن و سنت کی رو سے شرک و بدعت والی دلآزار رسوم و بدعات پبلک مقامات سے بند کراتے ہیں۔ تو پھر اب ہم انتہائی شرم سے ملک کی متقائی مومنات سے ہی یہ اپیل کرتے ہیں کہ قیام امن کے لئے تم ہی اپنے آشناؤں جنت کے ٹکٹ پانے والوں کو سمجھا دیا کرو کہ وہ اپنی زبان و قلم سے حضور ﷺ کی ذات کا آپ کے پاک اہل بیت امہات المومنینؓ کا بنات طاہرات کا آپ کے دامادوں رشتہ داروں خلیفوں اور صحابیوں کا ذکر بد نہ کیا کریں۔ ان کے ایمان و کردار اور نسب پر حملے نہ کیا کریں۔ صرف اپنے نام ماؤں کے نام سے لکھوایا کریں۔ جیسے انگریزی ممالک میں دستور ہے۔ انتہائی شرم سے یہ اپیل آپ سے اس لئے ہے کہ یہ نام کے مومن صرف آپ کی بات مانتے ہیں۔ خدا و رسول اہل بیت نیک افسروں اور شریف مسلمان کی ہرگز نہیں مانتے۔ شمیم اینڈ گرلز کو جب جامعہ حفصہ کی طالبات باعزت مدرسہ میں لے گئیں اور اسلامی عفت کی تلقین کی تو وہ گھور کر کہتی تھی ''میرے ہاتھ بڑے لمبے ہیں تم یاد رکھو گی'' افسوس کہ وہی بچی نکلی اس کے اشاروں پر ہزار ہا طالبات کو جامعہ حفصہ کی 4 منزلہ عمارت --5 ہزار طالبات کی دنیا میں واحد دینی درسگاہ -- سمیت زمین میں بغیر جنازہ اور قبروں کے ملا دیا گیا اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا نام امریکہ برطانیہ وغیرہ میں بڑا باوقار ہو گیا۔ (معاذ اللہ)

اب ہم مجبور ہیں کہ ان کے مطاعن کو بریک لگانے کے لئے آخر میں 100 سوال ان سے بھی کریں جیسے جوانی میں 100 سوال کا قرض ان کو دیا تھا اب بڑھاپے میں بھی حاضر ہے یہ قرض تو تا قیامت انشاءاللہ گالیوں کے بغیر یہ مومن ادا نہ کر سکیں گے۔ ہاں مولا علیؑ کا تابعدار یہ مزدور بن مزدور خدا سے جنت میں انشاءاللہ اپنا محل پالے گا وہ دیوانے ملنگوں اور دنیا دار ذاکروں مجتہدوں سے بنظر انصاف و ایمان غور سے ایمانی دستاویز کے مطالعہ کی اپیل کرتا ہے خصوصاً ان تینوں کے علاوہ 90% ان کے عقلمند عوام شیعوں اور افسروں سے باادب درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو حصول ایمان کے لئے بار بار دل کی گہرائی اور اہل بیت عظام کی سچائی حاصل کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ پڑھیں جوابات بھی خدا اور رسول اہل بیت عالمی اخلاق اور امن عامہ کی تعلیم دیتی ہو ضرور مان لیں۔ تاکہ آپ کو حق و ہدایت حاصل ہو جائے اور گویوں ناچوں شعبدہ بازوں کے ڈاکہ سے آپ کی جان مال عزت بچ جائے۔ آمین

اثنا عشری دوستوں سے 100 سوال

جو بظاہر تو سوال ہیں۔ مگر دراصل شیعہ لوگوں کو خدا و رسول اہلبیت اور مسلمانوں سے متحد رہنے کا پیغام ہدایت ہے۔

(1) توحید

سوال نمبر 1: موحد اعظم حضرت علی المرتضیٰؓ نے یہود و مجوس کے شر سے دین اسلام کو بچانے کے لئے اپنے 70 حبداروں کو آگ میں جلانے کی سزا دی۔ (بحار الانوار جلد 7 صفحہ 349، منہاج البراعہ جلد 4 صفحہ 357)
مسلمانوں کی مشکوٰۃ کتاب الجہاد میں ہے ان علیا حرق زنادقه کہ حضرت علیؓ نے زندیقوں کو جلا دیا۔
سوال یہ ہے کہ مہربان افسروں نے آپ کو ذرائع ابلاغ پر قبضہ تو دے دیا ہے۔ کیا آپ ان پر اور اپنی مجالس میں مولا علیؓ کے اس کارنامہ کی تعریف اور جلنے والے مشرکوں کی مذمت کرتے ہیں؟

سوال نمبر 2: یہ حبدار کیا مکہ مدینہ سے آئے تھے یا شام سے امیر معاویہؓ نے بھیجے تھے۔ یا فارس کے مجوسی تھے۔ جو عراق میں آکر بسے پھر ابن سبا یہودی نے ان کی ایسی تربیت کی کہ وہ جل کر دوزخ تو پہنچ گئے مگر اس عقیدہ شرک سے توبہ نہ کی آپ کا ان پر کیا تبصرہ ہے؟ کیا ہمارا یہ تبصرہ کافی نہیں کہ آج بھی ایسے حبدار امام حسین کی بددعا سے لہولہان ہو کر جان دیتے اور آگ پر ماتم میں مر جاتے ہیں۔ مگر عقیدہ شرکیہ سے باز نہیں آتے۔ جیسے کفر پر پکے کٹر مشرکوں نے کہا تھا "اے اللہ اگر یہ تیرا پیغمبر سچا اور تیری طرف سے ہے۔ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر دردناک عذاب بھیج دے۔ (سورۃ انفال رکوع 3 پارہ 9) مگر قاتلان حسین پر بھی مہربان خدا فرماتا ہے خدا ان کو عذاب نہ دے گا جب تک آپ ان میں ہیں یا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔ (سورۃ انفال رکوع 3 پارہ 9)

سوال نمبر 3: بڑے بڑے ذاکر اور فاضلان قم و نجف مجتہد صاحبان ہی بتائیں کہ ان غالی حبداروں کے جرائم کی لسٹ کیا تھی۔ کہ مہربان علیؓ کو اپنے ان عاشقوں پر ذرا ترس نہ آیا۔ اور کیا وہ جرائم اور شرکیہ صفات و کلمات آج کے ہر عزادار، ذاکر و مجتہد گلوکار میں نہیں پائے جاتے؟

سوال نمبر 4: سوچئے آج جو نام کا مومن اللہ رب العالمین کی صفات و ربوبیت میں ائمہ کو شریک جانے ان کو اپنا عطائی، رب، مالک، کارساز، مشکل کشا، حاجت روا، جنت و دوزخ کا مالک، خدا کے نور کا حصہ، غیب دان، ہر چیز پر قادر مختار کل، دل کے راز جاننے والا، مصائب ٹالنے والا، بیماری سے شفا دینے والا، کائنات خداوندی کا سب نظام انکے سپرد کر کے انکو قیوم اور مدبر الامور جانے۔ (دیکھئے آگے تاریخی دستاویز کا پہلا باب شیعہ اور عقیدہ توحید) تو ایسا گروہ کیوں غالی مشرک اور علیؓ کی سزا کا حقدار نہیں؟

سوال نمبر 5: جو گروہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (اے اللہ ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کا منکر و مخالف ہو۔ ہر وقت یا علی مدد کا نعرہ لگائے۔ جلوس نکالے۔ گھروں، گاڑیوں اور شرکیہ جھنڈوں پر یہ لفظ لکھے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے وقت تو نہیں ہر جائز، جائز مشکل کام حتیٰ کہ مسلمان سے لڑتے وقت بھی یا علی مدد کہہ کر آپ سے مدد مانگے۔ موحد اعظم حضرت علی اور آپ کے تابعدار ہم سنی موحد مسلمان اسے کیوں قابل سزا اور مجرم نہ مانیں؟

سوال نمبر 6: آج پکے شیعہ علی کی پہچان یہ باتیں ہیں۔ ۱ تعزیہ اور روضہ بنانا۔ ۲ قبر کی شبیہ بنانا۔ ۳ علم بنانا۔ ۴ اسے بلند رکھنا۔ جگہ جگہ اونچے بانس، لمبے اونچے ۵ کھمبے گاڑنا ان پر کٹے ہاتھ کا ۶ پنجا لٹکانا۔ ان کے آگے ۷ ہاتھ جوڑ کر، نیچے سے ۸ گذر کر مرادیں مانگنا، دُلدُل، ۹ ذوالجناح کسی گھوڑے کا نام رکھ کر اس کی بتوں جیسی تعظیم کرنا، نیچے سے گذر کر ۱۰ لید لے کر بدن پر تبرک ملنا، تعزیوں پر ۱۱ پیشانی ٹیکنا ۱۲ عرضیاں لٹکانا، اماموں کے نام پر ۱۳ منتیں ماننا، غیر اللہ کی ۱۴ نذر خوشی سے کھانا، یا علی مدد کہہ کر ۱۵ سلام دینا لینا وغیرھا لاتعداد شرکیہ امور ہیں جو ہر شیعہ کا ایمان ہیں۔ ہماری طرح قم و نجف کے فاضل اصولی خالصی علماء، جاہل شیعوں کی حرز جان ان سب باتوں کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔ دیکھئے علامہ محمد حسین ڈھکو کی اور مجتہد الفت حسین لکھنوی کی اصلاح الرسوم وغیرہ کتابیں۔ کیا یہ 15 باتیں قرآن و حدیث فقہ جعفریہ اور عقائد و کلام کی کسی کتاب میں مذکور ہیں۔ یا کسی مستند عالم نے ان کو جائز کہا ہے؟ بلکہ ان علماء اہل بیت نے چند سال پہلے جامعۃ المنتظر لاہور میں اس شرکیہ ذاکری مذہب سے اور عوام کو ان کی غلامی سے آزادی کرانے کی آواز بھی اٹھائی۔ مگر بے سود رہی، حل صرف یہ ہے کہ امام بارگاہ میں منبر و مصلّٰی تو خود یہ پابند شرع علماء سنبھالیں۔ شرکیہ رسوم سے بچانے کا حق پولیس کے سپرد کر دیں۔ امن عامہ اور اتباع فقہ جعفریہ کی یہ تجویز کیا ملک کے اعلیٰ علماء شیعہ اور امن پسند خیر خواہ ملک و دین افسروں کو منظور ہے؟

فرضی قبریں، روضے تعزیے بنانے تو حرام ہیں ہی۔ اصلی قبروں پر روضہ بنانا، چونا گچ کرنا زائد لیپا پوتی کرنا حرام ہے۔ از موسیٰ کاظمؒ باب النہی عن تجصیص القبر (الاستبصار جلد 1 صفحہ 217)

سوال نمبر 7: سر اللہ فی العالمین حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں۔

"میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ ایک حد سے بڑھانے والا (نام نہاد مومن دوست) اور دوسرا حد سے گھٹانے والا (بدبخت دشمن) خارجی۔ میں بارگاہ ایزدی میں ان لوگوں سے جو ہمارے متعلق غلو کرتے ہیں اور ہمیں ہماری حدود سے بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں جیسے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے نصرانیوں سے برأت کی تھی"

(عیون اخبار الرضا صفحہ 372-373) (جلد 2 صفحہ 201 عربی طبع تہران

یہی فرمان امام علیہ السلام نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 11 طبع مصر میں ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔

"خیر الناس فی النمط الاوسط فالزموہ" میرے متعلق قابل تعریف حالت درمیانہ روی اختیار کرنے والوں کی ہے تم اس طریقہ کو لازم پکڑو (بحوالہ اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 23 از علامہ ڈھکو)

جب یہ توحید مستند علماء اہل بیت اور مسلمانوں میں مسلم ہے تو اس کے مخالف 99% جاہل شیعہ عوام کیوں شرک نہیں چھوڑتے جب جاہل حبدار شیعوں اور بدبخت خارجی دشمنوں کے درمیان کی حالت ہر دور میں اوسطاً 95% سنی اکثریتی مسلمانوں کی ہے۔ تو قرآن وسنت کے مطابق اہل بیت کا عقیدہ رکھنے والے اہلسنت کو کیوں مومن برحق اور محب اہل بیت جنتی نہیں سمجھا جاتا؟ کیا محب اہل بیت جنتی کے لئے یہ ضروری ہوگیا کہ وہ علانیہ شرک وبدعت کرے۔ اور صحابہ وخاندان نبوی کے ہر فرد سے دشمنی رکھے۔ اور جنتی ہونے کی سند بھی متعہ کرنے کرانے سے پائے۔ بینوا

سوال نمبر 8: خدا کی ربوبیت کی صفات میں شیعہ اماموں کو کیوں شریک کرتے ہیں۔ حالانکہ ائمہ اہل بیت کے ارشادات سے وہ صرف خدا کا خاصہ معلوم ہوتی ہیں۔

"شرعی نقطہ نگاہ سے رب اس ذات کو کہا جاتا ہے جو خالق، رازق، مالک دو جہان اور ساری کائنات کا ناظم اور مدبر الامور ہے"

جیسے صافی صفحہ 20 میں حضرت امیر المومنین نے یہ معنیٰ بیان فرمائے ہیں۔

"یعنی ہر مخلوق کا خالق اور مالک ہے اور وہاں سے ان کو رزق پہنچاتا ہے جہاں سے ان کو گمان ہو یا نہ ہو تمام حیوانات کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ الٹا پلٹتا ہے۔ اپنے رزق سے ان کی غذا کا بندوبست کرتا ہے۔ اور اپنی حفاظت سے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اپنی صوابدید کے مطابق ہر ایک کی تدبیر کرتا ہے"۔
(علل الشرائع صفحہ 181)

آج کے غالی نیچی تفویضی شیعہ یہ سارے خدائی حقوق وصفات عطائی طور پر 12 اماموں میں مانتے ہیں۔ اپنی حاجات و ضروریات کی دعائیں ان سے مانگتے ہیں۔ تو وہ کیسے مشرک نہیں ہیں؟

مجتہد محمد حسین ڈھکو سرگودھوی اپنے ایسے مشرک شیعوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"کیا ان کو خدا یا رسول کہنے یا صفات خداوندی میں شریک قرار دینے میں ان کے حدود سے تجاوز نہیں؟ اور کیا یہ کھلا ہوا غلو نہیں؟ اسی طرح اگر یہ کہا جائے کہ ان کی عبادت کرنا روا ہے یا خدا ان میں حلول کرتا ہے یا یہ خدا کے اوتار ہیں۔ یا وہ خدا کے ساتھ متحد ہیں۔ یہ واضح تجاوز عن الحد نہیں ہے؟ نیز اگر ان کو مربوب کے بجائے رب، عابد کی بجائے معبود، مرزوق کی جگہ رازق، حادث کی جگہ قدیم، ممکن کی جگہ واجب الوجود کہا جائے تو یہ کھلم کھلا غلو اور ان کے حدود عبدیت سے تجاوز نہیں؟

اتنا تو ہمارے یہ مولوی صاحبان بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو بالذات خالق، رازق اور بالذات عالم الغیب کہنا غلو ہے۔ پھر ان کا

یہ کلیہ کہاں گیا کہ ان کے حق میں غلو ممکن ہی نہیں ہے۔ (اصول الشرعیہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 29)

سوال نمبر 9: ایسے غالیوں کے کافر ہونے پر سب علماء شیعہ کا اتفاق ہے "فقہا امامیہ کا غالی کے کفر اور اس کی نجاست پر اتفاق ہے جیسے کہ ان کی فقہ کے ابواب الطہارۃ شاہد عدل ہیں۔ شیخ عبداللہ مامقانی فرماتے ہیں۔ **اجمع العلماء علی کفر الغالی** (رجال مامقانی جلد 3 صفحہ 268)

سوال نمبر 10: خدا فرماتا ہے۔

"جب وہ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف خدا پر یقین کر کے اسے ہی پکارتے ہیں۔ جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر اتارتا ہے تب شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ (فلاں امام و ولی نے بچایا) [پارہ 21 رکوع 3]

مصائب میں پکارنے پر دنیا میں تین مذہب چلے آرہے ہیں۔

(۱) عام مشرک ہندو وغیرہ بر و بحر میں خدا اور اس کے خاص نیک بندوں کو معاً پکارتے ہیں۔ جو کھلا شرک ہے۔

(۲) جاہل بت پرست عرب خشکی میں دونوں کو سمندر میں صرف خدا کو پکارتے تھے۔ جیسے اوپر والی 4 آیات عرب مشرکوں کا یہ عقیدہ بتاتی ہیں۔ بڑے دشمن اسلام ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھاگ کر سمندری سفر میں تھا۔ طوفان آیا ملاحوں نے صرف خدا کو پکارنے کا حکم دیا۔ اس نے صرف خدا کو پکارا طوفان کیا تھم گیا۔ اسے عقیدہ توحید سمجھ آگیا۔ واپس آکر حضور ﷺ کے قدموں پر گرا مسلمان ہو کر حضرت وحشیؓ، حضرت معاویہؓ کے ساتھ مل کر مسیلمہ کذاب کے قتل جیسی بڑی خدمات بجالایا۔ (تاریخ)

(۳) خشکی سمندر ہر جگہ صرف خدا وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ کو پکارو اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کو سچا کر دکھاؤ۔ یہی عقیدہ اسلامی سب پیغمبروں کا تھا۔ انہوں نے ہی یہ سب امتوں کو سکھایا۔ شیعوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ مسلمانہ صرف خدا کو پکارنے کا ہے یا اماموں کو بھی بحر و بر میں مشکل کشا جان کر پکارنے کا ہندو مشرکانہ عقیدہ ہے؟ بینوا

سوال نمبر 11: خدا فرماتا ہے۔

فَادۡعُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۔

مسلمانو! صرف خدا پر یقین کر کے اسے ہی پکارو اگرچہ کافروں کو یہ بات بری لگے (مومن پارہ 24 رکوع 7)

حضرت علیؓ کی طرح خدا بھی مشرکوں کو آگ میں جلائے گا۔

سوال نمبر 12: شرک اعتقادی اور قولی کے بعد شرک فعلی خدا کے نیک بندوں کے نام پر نذر ماننا ہے۔ تاکہ وہ انکا ہوا مشکل کام کر دیں یا خدا سے کرا دیں۔ سورت انعام میں اس کی بڑی مذمت ہے۔ اور سورت بقرہ وغیرہ میں بھی ہے۔ "کہ بے شک اللہ نے مردار، ذبح کا خون خنزیر کا گوشت اور خدا کے سوا نذر مانی ہوئی ہر چیز کا کھانا حرام قرار دیا ہے۔" شیعہ اماموں کے نام پر نذر و نیاز کی چیزیں خود کھاتے جاہلوں کو کھلاتے ہیں۔ بتائیے یہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے؟

(2) مذمت شرک والحاد

سوال نمبر 13: قرآن نے شرک کو ظلم عظیم اور ناقابل مغفرت جرم بتایا ہے۔ (پارہ 21 ر 5)
بلا مبالغہ قرآن کا 3/4 حصہ اثبات توحید رد شرک اور مشرک قوموں کی تباہی پر مشتمل ہے۔
اصول کافی جلد 2 صفحہ 397 باب الشرک طبع ایران میں امام محمد باقرؒ نے مشرک کی تعریف یہ کی ہے۔
1۔ ''کہ کسی معمولی سی چیز پر اعتقاد جمالینا جس نے گٹھلی کو کہا یہ کنکری ہے۔ یا کنکری کو کہا یہ گٹھلی ہے پھر اس کو دین بنائے تو ایسا شخص مشرک ہوجاتا ہے''
شیخ بہائی حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ ''کہ کسی چیز پر عقیدہ دین بنالے اور وہ حقیقۃً عقیدہ کے لائق نہ ہو تو یہ ادنیٰ شرک ہے''
2۔ امام جعفرؒ نے فرمایا اس بات سے آدمی کم از کم مشرک ہوجاتا ہے کہ ایک نئی رائے اور بدعت بنالے تو اسی سے محبت کرے اور (لوگوں سے) اسی پر دشمنی رکھے۔ آج ہر شیعہ اپنی شرکیہ رسوم و بدعات پر اپنوں سے محبت کرتا اور پابند سنت مسلمانوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ شیعہ مذہب اور اس کے افراد چونکہ پہچانے ہی شرک و بدعت سے جاتے ہیں۔ ان کا امتیازی قول و وصف ایک بھی ایسا نہیں جو شرک و بدعت کی نجاست سے ملوث نہ ہو۔ ابھی توحید کے سوالات میں ان کی 15 باتیں اور مقدمہ ایمانی دستاویز میں 56 باتیں بطور نمونہ ہم بتا چکے ہیں۔ ہم شیعہ دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ نام لیوا تو حضرت علیؓ موحد کے ہیں۔ پھر یہ شرک و بدعت ہی آپ کے رگ ریشہ میں کس نے بھر دیا؟

سوال نمبر 14: آپ کہتے ہیں کہ سینکڑوں اہل بیت میں سے صرف 12 کو ہم امام مانتے ہیں۔ جو مظلوم ہی تھے۔ تقیہ کرکے خاموش زندگی گذاری تو ہم ترس کھا کر ان کی یادگاروں کی تعظیم سے اپنا ایمان بناتے ہیں۔
سوال یہ ہے کہ یہی دلیل بت پرست مشرکوں کی تھی۔ وہ ہابیل مظلوم کا یادگار مجسمہ بنا کر پوجتے اور جنگوں میں یا علی مدد کی طرح **اعل هبل وانصر** کا نعرہ لگاتے تھے (ہبل تیری شان بلند ہو ہماری مدد فرما) قابیل ظالم کو تو نہ پکارتے تھے۔ اسی طرح مکہ کے بت پرست حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ پیغمبروں، لات، منات، عزیٰ، ولیوں کے یادگار بت بنا کر پوجتے ہیں۔ آپ حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کے تعزیئے اور یادگاریں بنا کر پوجتے ہیں۔ انصاف سے بتایئے ناموں کے بدلنے کے سوا ان کے اور آپ کے شرک میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر 15: یہودی، عیسائی تورات و انجیل پر عمل نہ کرتے ہاں اپنے مولویوں پیروں کی بات کو ہی قطعی حجت مانتے اور شرک کرتے تھے۔ (پارہ 10 رکوع 10) آپ بھی قرآن و سنت اور احادیث ائمہ کو اپنے ذاکر و مجتہد کے قول و نقل کے خلاف ہرگز نہیں مانتے۔ بتلایئے یہود و نصاریٰ کے شرک سے آپ کا کیا فرق رہا؟

سوال نمبر 16: اصول کافی جلد 2 صفحہ 386 میں ہے من شک فی اللہ وفی رسولہ فھو کافر خدا و رسول کی بات

میں شک کرنے والا کافر ہے۔ پھر کفر کی پانچ قسمیں لکھی ہیں۔ انکار کرنا، خود سچ جان کر بھی انکار کر دینا، نعمت کی ناشکری کرنا، حکم سن کر نافرمانی کرنا کچھ مرضی کے مطابق باتیں ماننا، اور مرضی کے خلاف شرع کی باتیں نہ ماننا جیسے یہودیوں کی عادت تھی۔
''کیا تم کچھ باتوں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ باتوں کا انکار کرتے ہو۔ جو ایسا جرم کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہے۔ کہ دنیا میں رسوا ہو (خود پیٹ کر لہولہان ہو) اور قیامت کے دن تو بدترین عذاب میں لوٹائے جائیں گے۔ (سورۃ بقرہ پارہ 1 رکوع 9)

آپ عدلیہ والے کہلاتے ہیں۔ اپنے دل کے عدل وانصاف سے کہئے کہ ان پانچ کفروں کے آپ مرتکب ہیں؟ یا ایک دو کے؟ پھر حضرت علیؓ وائمہ اہل بیت آپ شیعوں کو ہر دور میں کیوں کافر کہتے آرہے ہیں۔ کہ آپ تو لاکھوں ہونے کے خود مدعی ہیں۔ مگر ائمہ چند/ چند کے سوا کسی کو مومن نہیں بتاتے قرآن نے تو ہزار سے زائد الفاظ میں کافر مومن کا تضاد و تقابل بتایا ہے۔ مومن مسلم کی تفریق خود شیعوں کی ایجاد ہے۔

سوال نمبر 17: خدا و رسول میں شک نہ کرنے کا مطلب قرآن وحدیث کو ماننا ہے۔ آپ قرآن کو نہیں مانتے صحیفہ عثمانی کہہ کر مشکوک اور بدلا ہوا مانتے ہیں۔ دیکھئے باب سوم شیعہ اور تحریف قرآن۔ پھر حدیث پیغمبر تا قیامت حجت ہرگز نہیں مانتے صرف ائمہ کی احادیث جعفری باقری حجت مانتے ہیں۔ تو فرمایئے ابھی بھی فتویٰ امام میں آپ کافر نہیں ہیں؟

کونسی احادیث حجت ہیں

سوال نمبر 18: آپ کا یہ بہانہ بھی غلط ہے ''کہ ہم حدیث رسول ائمہ کی سند سے مانتے ہیں''
وجہ یہ ہے کہ ہر فن کے اصولوں کے مطابق بات حجت ہوتی ہے۔ اصول حدیث میں آخری مرجع دین محمد رسول اللہ تک سند متصل اور مرفوع درکار ہے۔ ورنہ روایت مرسل، منقطع، معضل، غیر مسند اور مقطوع ہو جائیں گی۔ جو حجت نہ ہوگی۔ گو چھوٹے ہوئے سب راوی ثقہ اور امام ہوں۔ جیسے امامیہ کے ہاں سب ثقہ راویوں کا فرمان امام تک حدیث پہنچانا حجت اور ضروری ہے ورنہ بلا حجت ہے۔ اسی طرح ہم اہل سنت مسلمانوں کے ہاں ثقہ ائمہ اہل بیت کے ذریعے قال الرسول تک سند پہنچانا ضروری ہے۔ چنانچہ ہماری کتب اہل سنت میں پہلے آٹھ شیعہ اماموں کی سینکڑوں احادیث متصل سند سے ہی مذکور اور حجت ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حضرت امام باقر وجعفر نے قال الرسول تک آبا واجداد کی سند کیوں ذکر نہ کی۔ گو ایسی منقطع مرفوع احادیث نبویہ بھی 5 - 7% ہیں۔

سوال نمبر 19: اگر یہ اس لئے حجت ہیں کہ وہ آخری مرجع دین عالم لدنی امام معصوم ہیں جیسے ہم احادیث نبویہ میں قال ابراہیم وموسیٰ علیہما السلام کی بات صرف اس لئے حجت مانتے ہیں کہ ہمارے آخری مرجع دین محمد رسول اللہ سے مروی ہے ہم امت محمدیہ ہیں۔ اوپر کی سند ضروری نہیں۔ کیونکہ ہم امت ابراہیم وموسیٰ بھی نہیں کہلاتے اسی طرح شیعہ دوست ملت جعفریہ، باقریہ، امامیہ بطور فخر کہلاتے ہیں۔ اور آخری مرجع دین صرف ائمہ کو مانتے ہیں۔ امت محمدیہ ہونے پر فخر نہیں کرتے تبھی تو شیعہ آخری مرجع

دین ختم المرسلین کو نہیں مانتے۔ اسی سے شیعہ کا منکر ختم رسالت ہونا واضح ہو گیا۔ گو زبان سے ائمہ کو بھی نبی کہنا مکروہ بتاتے ہیں۔

(اصول کافی جلد 1 صفحہ 268 طبع ایران)

ہر سنی عالم ان کے منکر ختم نبوت ہونے کو دوسرے بتائے شیعہ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ فالھم والجع

سوال نمبر 20: شیعہ دوستو! آپ شرک کی تردید اور توحید سے پیارا اپنے محبوب علیؑ کے فرمان سے کیوں نہیں لیتے۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ہادی نہیں۔ (جو دلوں میں ہدایت ڈالے مطلوب تک پہنچا دے منہ) اور کائنات (کی سب چیزوں) کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خالق، رازق، معبود، نقصان دینے والا نفع دینے والا، قبضہ کرنے والا، کھولنے والا، دینے والا، روکنے والا، خیر خواہ، کافی، شافی، تقدیم، تاخیر کرنے والا نہیں ہے۔ پیدا کرنا اور حکم دینا اس کے قبضہ میں ہے۔ وہی برکت والی ذات تمام جہانوں کو پالنے والی ہے''۔ (عماد الاسلام صفحہ 181)

سوال نمبر 21 : اگر آپ توحید و سنت کو نہیں مانیں گے، بے علم اور بدعتی ذاکروں کے بتوں مرثیوں کو دین بنا لیں گے تو علامہ اعکو کی طرح مستند علماء شیعہ آپ کی یوں گوشمالی کرتے رہیں گے۔

کچھ جھوٹے ہیں کچھ سچے ہیں کچھ بڈھے ہیں کچھ بچے ہیں — کچھ فتنہ و شر کے بانی ہیں کچھ دین کے دشمن جانی ہیں
کچھ مفتی اور ملانے ہیں کچھ جاہل اور سیانے ہیں — کچھ ابن علی کے تاجر ہیں کچھ کاسہ لیس مہاجر ہیں
بولیں تو خطیب شہر بھی ہیں گھولیں تو سیاسی زہر بھی ہیں — کچھ موتی ہیں کچھ مالا ہیں کچھ دال میں کالا کالا ہیں
اب قوم کی خاطر مرتے ہیں اسلام کا بھی دم بھرتے ہیں (اصول الشریعہ صفحہ 61)

(3) شرک کے بعد بڑا گناہ بدعت اور خود دین سازی ہے

(شیعہ حضرات اپنے ایک بڑے عالم کی ہدایات پر عمل کریں)

بدعت کی تعریف خدا نے یہ کی ہے جو کام خدا کی رضا، ثواب جان کر از خود گھڑ لیا جائے (سورۃ حدید پارہ 27 رکوع 20) جب کہ دین خدا و رسول کی بات مان کر عمل کرنے کا نام ہے۔ ایجاد بندہ کا نام نہیں ہے وہ تو دین کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ ہم بدعت کی مذمت اور دین کو نقصان پہنچانے میں فریقین کی بہت سی احادیث مقدمہ صفحہ 62 تا 67 میں بیان کر چکے ہیں۔ یہاں صرف ایام محرم میں یہ بدعات دین محمدیہ کا کیسے استیصال کرتی ہیں؟ خود شیعہ عالم سے سنئے۔

مولانا محمد حسین ڈھکو صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان اصلاح المجالس والمحافل میں فرماتے ہیں۔

یہاں سوال نمبر سے مراد ان کی عبارت مختصر تبصرہ اور پھر اس سے شیعہ دوستوں کی اصلاح و توبہ فقط مقصود ہے۔

ایک شیعہ عالم کے ارشادات اور شیعہ سے ماننے کی اپیل

سوال نمبر 22: ''اب بالانصاف ناظرین فرمائیں کہ اس واقعہ سے ان تاجران خون حسین کی تردید ہوتی ہے یا تائید جواہل ایمان کی عورتوں کے زیورات تو کجا وہ تو کہتے ہیں خود اپنی عورتیں بھی فروخت کرنا پڑیں تو کرو مگر ہماری مقررہ فیس میں کمی نہ کرو ایک (حسینی) منبر کے اجارہ دار لکھتے ہیں''اگر کوئی شخص بطور خوشی نذرانہ نہ دے تو بطور جبرانہ وصول کیا جائے۔(ذاکری کا شرعی مقام صفحہ 47) سبحان اللہ -------- دین کے ایسے ہی تاجروں کے متعلق اقبال نے کہا ہے

گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ وچادر زہراؓ (صفحہ 37)
یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے

تبصرہ

آزادی کے اس زمانہ میں ''عورتوں کا فروخت کرنا'' ہماری سمجھ میں نہیں آتا شاید متعہ کے قائل اور اس پر لین دین کی حقیقت وہ خوب جانتے ہوں گے۔

میری شیعہ لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ اس بدعتی مذہب سے توبہ کریں جس میں جیب کے علاوہ عورتوں کی عزت بھی بیچنی پڑے۔آپ کو اہل سنت کی مساجد مدارس اور خانقاہوں میں ایسے ہزاروں درویش ابوذرؓ و اویسؓ صفت ملیں گے۔جو قوت لا یموت اور مزدور سے بھی کم آدھے روزینہ پر دین پڑھ پڑھا رہے ہیں۔قوم کے بچوں کو دیندار بنا رہے ہیں۔عوام کو صرف قرآن و سنت کا ہی درس وعمل سکھا رہے ہیں۔

آذان میں اضافہ بھی بدعت اور گناہ ہے

(۱) الاستبصار جلد 1 صفحہ 305-306 میں آذان کے جملے 18 اور اقامت کے 17 لکھے ہیں۔ان میں 4 مرتبہ اللہ اکبر کے بعد دو/دو مرتبہ توحید و رسالت کی گواہی اور پھر 4/4 مرتبہ حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کے کلمے ہیں اور پھر دو/دو مرتبہ حی علی خیر العمل اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ ہے۔چھوٹی بڑی 18 روایات ہیں کسی میں بھی ولایت علی کی شہادت نہیں ہے۔

(۲) فروع کافی جلد 3 صفحہ 302 تا 308 تک آذان واقامت کے باب اور الفاظ میں 35 روایات ہیں۔کسی میں ولایت علی کے کلمے نہیں۔دراصل ایک مشرک فرقہ مفوضہ کی چوتھی صدی میں یہ ایجاد ہے۔

(۳) چنانچہ اصول کی تیسری معتبر کتاب من لایحضرہ الفقیہ باب الاذان جلد 1 صفحہ 188 میں دو شہادتوں کے بعد تیسری کے مختلف الفاظ ذکر کر کے فرماتے ہیں مفوضہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے یہ الفاظ خود بنا کر بڑھائے ہیں اور یہ تفویض کی تہمت والے چپکے سے چھپ کر ہم شیعوں میں گھس آئے ہیں۔[صفحہ 189] (پتہ چلا 4 کتب اصول شیعہ میں یہ اضافہ نہیں ہے)

(اب علماء شیعہ کو چاہئے کہ یہ بدعتی قابل لعنت الفاظ بند کرا کر مسلمانوں سے مل جائیں)

سوال نمبر 23: موصوف لکھتے ہیں

''اخروی نجات یا بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنے کا معیار تقویٰ الٰہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد قدرت ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقَاکُمْ خدا کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا بڑا متقی ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی ہے جنت اس کی ہے جو اللہ کا فرمانبردار ہے اگرچہ حبشہ کا غلام (بلال) ہی کیوں نہ ہو۔ اور آگ اس کے لئے ہے جو خدا کا نافرمان ہے اگرچہ سید اور قریشی (مثلاً ابولہب) ہی ہو۔ (صفحہ 50)

تبصرہ

شیعہ دوستوں سے ہماری درخواست یہی ہے کہ تقویٰ اور جنت کی یہ دولت پیٹنے کی مجالس اور سڑکوں پر جلوسوں میں نہ ملے گی۔ سنت کے پابند مسلمانوں میں آئیں کلمہ طیبہ کو ہی کلمہ ایمان مانیں قرآن وحدیث کا درس سنیں نیک اعمال اپنائیں لعن وتبرا، طعن و تشنیع، ماتم نسب پر فخر اور مسلمانوں کی غیبت چھوڑ دیں، پھر جنت آپ کی منتظر ہے

سوال نمبر 24: ''مومن کی عیب جوئی اور گلہ گوئی بالاتفاق حرام ہے۔ خدائے قہار کا ارشاد ہے یقیناً وہ لوگ جو اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی باتیں رائج ہوں ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی (مقبول ترجمہ پارہ 18 رکوع 8)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام بھی فرماتے ہیں

> ''جو شخص اپنے مومن بھائی کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو اور اپنے کانوں سے سنی ہو۔ مگر وہ بات ایسی ہو کہ اس بندہ مومن کی عزت کو ٹھیس پہنچاتی ہو تو ایسا کرنے والا شخص انہی لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق خدا فرماتا ہے (جہنمی ہیں وہ لوگ) جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان کی برائیاں نشر کی جائیں الخ (اصول کافی)

اور جہاں تک مومن کی توہین کا تعلق ہے حدیث قدسی ہے جو شخص میرے کسی بندہ مومن کی توہین کرے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے۔ (جامع الاخبار) جو عالم دین کی توہین کرے اس نے میں نبی کی توہین کی'' (اصلاح المجالس والمحافل صفحہ 51)

شیعہ دوستو! آپ کے عالم نے سچی بات بتادی مگر یہ خود رات دن اصحاب رسول، آپ کی ازواج خلفاء اور تمام پابند شرع مسلمانوں کی توہین کر کے خدا و رسول سے لڑتے ہیں۔ براہ کرم اس مذہب سے توبہ کریں تمام مومنوں کی عزت کر کے مسلمان ہو جائیں۔

(4) جھوٹ اور نفاق کبیرہ گناہ ہیں

سوال نمبر 25: اس مدعا پر (کہ مجالس عزا گناہوں سے بھری ہوتی ہیں) چوتھا شاہد ناطق یہ ہے کہ اس گروہ کی اکثریت اپنی مجلس کی ظاہری کامیابی کے لئے اور بالخصوص رونے رلانے کی خاطر بلا تحاشہ کذب وافتراء (اور وہ بھی معصومین پر) ایسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتی ہے۔ جس کا عمداً ارتکاب کرنے والا بالاتفاق دائرہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے کذب تمام صفات رذیلہ کی جڑ ہے...... کذب کی مذمت میں آیات متکاثرہ اور روایات متواترہ (بہت ہی زیادہ) موجود ہیں...... مثلاً حدیث نبوی ہے کہ

(۱) خداوند عالم ایک جھوٹ کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ایسے ستر زنا کا عذاب لکھتا ہے جو اپنی محارم کے ساتھ کئے ہوں۔ (جامع الاخبار)

(۲) جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(۳) حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص ایمان کا مٹھاس نہیں پاسکتا جب تک وہ حقیقت اور مذاق میں جھوٹ نہ چھوڑ دے۔ (صفحہ 54 الخ)

شیعہ دوستو! عیاں راچہ بیاں۔ یہ جھوٹی مجالس چھوڑ دو مسلمانوں کی مساجد میں درس سنو جمعے پڑھو۔

سوال نمبر 26: جھوٹ کی مذمت میں موصوف مزید فرماتے ہیں ''گناہ کے اعتبار سے جھوٹ کے تمام اقسام میں سے وہ جھوٹ زیادہ سنگین ہے جو خدا و رسول اور ائمہ ہدیٰ پر بولا جائے اور اس کی مذمت کے لئے یہی امر کافی ہے کہ یہ جھوٹ روزہ کو باطل کردیتا ہے اور علی الاقوی قضاء وکفارہ دونوں واجب کردیتا ہے۔ (صفحہ 57 بلفظہ ملخصا)

مزید فرماتے ہیں۔

''ہر کہ دمہ کی نقل کردہ حدیث بیان کردہ صحیح ہو تو فریقین کا علم رجال اور علم درایۃ الحدیث اور اس کی بے شمار کتابیں ایک دفتر بے معنی ہوکر رہ جائیں گی اور ان کی مسائی جمیلہ ایک عبث اور بے کار فعل بن جائے گی'' (صفحہ 59)

ہماری عرض یہ ہے کہ غلو محبت میں فرقہ واحد کی یا دونوں کی ایسی جھوٹی حدیثیں ہی مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتی ہیں۔ ان سے ہر فریق بچے۔ قرآن وسنت اور محدثین کے اتفاق کے مطابق ہی روایات ماننے اور پھر اپنی ہستیوں کی اتباع شروع کرے۔

(5) حرام کام ہونے لگے تو مستحب چھوڑ دینا واجب ہے

سوال نمبر 27: موصوف فرماتے ہیں ''اگرچہ سردار سید الشہدا یا دیگر ائمہ ہدیٰ کے مصائب وآلام پر رونا یا ان کے فضائل ومحامد کا بیان کرنا بہت بڑا فعل جمیل اور موجب ثواب جزیل امر ہے۔ لیکن پھر بھی ہے تو بہر حال مستحب اور کذب وافترا اور غنا مسلمہ حرام ہیں۔ عقل سلیم اور شرع قویم اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی مستحب امر کی بجا آوری کسی حرام امر کے ارتکاب پر

موقوف ہو تو اس کے لئے حرام کو ہر گز حلال و جائز نہیں قرار دیا جا سکتا بلکہ اس صورت میں وہ حرام اس مستحب امر کو بھی لے ڈوبتا ہے یعنی وہ مستحب حرام ہو جاتا ہے۔(صفحہ 61)

میرے مومن نمازو دستو! ہم مسلمان بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ان مستحب مجالس عزا اور ان میں ہونے والے حرام کاموں کو چھوڑو۔ اہل بیت پر نماز میں اور باہر بھی درود شریف کافی جانوان کی اتباع کرو۔ ذاکری مذہب چھوڑ دو۔

''کیا خدا نے وہ ماننے کا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو(پارہ 11 رکوع 11، بحوالہ صفحہ 61) اگر فریقین کے علماء یہ مسئلہ نشر کرائیں پولیس اس پر عمل کرائے تو خدا اور رسول بھی راضی ہوں ملک میں امن ہو مقروض ملک کروڑوں کے اسراف سے بچ جائے

غناء وموسیقی سے مجالس عزا پڑھنا حرام ہے

سوال نمبر 28: ''پانچواں شاہد یہ ہے کہ روضہ خواں طبقہ کے اکثر بلکہ تمام ذاکرین اور بعض مقررین بھی بلاتحاشا غناء و سرود (گانے) کا استعمال کر کے مجالس خراب کرتے اور اپنی آخرت بھی برباد کرتے ہیں۔ غناء و سرود کی حرمت اسلام کا اجماعی مسئلہ ہے بلکہ ان ضروریات مذہب میں داخل ہے جن کا منکر دائرہ اسلام و مذہب سے خارج سمجھا جاتا ہے'' (صفحہ 62)

تبصرہ

ہم بھی کہتے ہیں کہ گانوں بجانوں پر مشتمل بے نمازوں کی ایسی مجالس پر حکومت پابندی لگائے۔ جو ایسی کیسٹیں ڈرائیوروں کو دیں دونوں کو پکڑ کر خوب سزا دی جائے ''مرثیوں میں گانا گویا مسجدوں میں زنا کرنا ہے'' (صفحہ 67)

سوال نمبر 29: موصوف مزید لکھتے ہیں کہ ہم تو کسی چیز کو حرام یا حلال - قرآن- سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کے فرمان سے بتاتے ہیں۔ مگر ہمارے کرم فرما تو سعدی شیرازی اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے حلت و حرمت کا ثبوت پیش کرتے ہیں.........

ایک غیر جانبدار شخص یہ امتیاز نہیں کر سکتا کہ قصیدہ پڑھا جا رہا ہے یا فلمی گانا گایا جا رہا ہے۔ پھر سید محمد سبطین المتوفی 1944ء کا مجالس پر تبصرہ یہ نقل کیا ہے'' کہ باہر سے سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ کسی تھیٹر یا سینما کا تماشا ہے یا بٹیرے لڑائے جا رہے ہیں''

(صفحہ 70-71)

ہم مسلمان بھی یہی کہتے ہیں کہ حسینی محبت رکھنے والو! ان تماشوں سے اہل بیت کو داغ نہ لگاؤ۔ متبع اہل بیت مسلمان بن جاؤ۔

سوال نمبر 30: موصوف مجالس عزا قائم کرانے والوں کی بے اخلاصی پر یوں رونا روتے ہیں۔

''ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مظلوم نینوا کے مصائب و آلام پر چند اشک غم بہانے کے لئے فضول تکلفات و رسمیات کی کیا ضرورت ہے کیا نوبت نقارہ اور پڑھنے والے کے راگ و سرور کے بغیر گریہ و بکا نہیں ہوتا۔ اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے تو کیا اس پر جو رنج و الم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ وہ مجلس سماع منعقد کر کے ڈھول بجانے اور راگ رنگ کرنے سے کیا جاتا ہے؟ (صفحہ 77)

ہم بھی کہتے ہیں کہ امن کی ذمہ دار انتظامیہ اس میں دلچسپی لے فریقین کے دیندار باشرع و پابند نماز علماء سے ایسے حرام کاموں کی فہرست لکھوالے۔ پھر عرسوں جلوسوں اور مجالس عزاء میں خلاف شرع امور ختم کرائے مجرموں کو سنگین سزائیں دے۔

بدعقیدہ فاسق مجلس نہ پڑھے

سوال نمبر 31: ''اگر یہ مجالس خالصاً لوجہ اللہ منعقد کی جائیں تو لازم ہے کہ بدعقیدہ اور بدعمل افراد کو حسینی اسٹیج کے نزدیک نہ آنے دیا جائے کیونکہ جب پڑھنے والا خود ۔ آں خویشتن گم است کرا رہبری کند کا مصداق ہے۔ تو اس سے افادہ و استفادہ کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ ضروری ہے کہ منبر پر آنے والوں کے عقائد اعمال شریعت مقدسہ کے عین مطابق ہوں ورنہ موذن حمص کی مثال بن جائے گی۔ جو خوش الحان یہودی تھا۔ رکھا گیا وہ اپنے عقیدہ کے مطابق کہتا تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ حمص والے (مسلمان) گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ہیں.........

اگر غیر عادل نماز نہیں پڑھا سکتا تو ہر کس و ناکس منبر رسول پر بھی قدم نہیں رکھ سکتا۔ (صفحہ 79)

تبصرہ

یہی تو ہم مسلمانوں کے دل کی آواز ہے۔ یہ دیندار علماء شیعہ آل پاکستان کی مؤتمر بلائیں یہ فیصلہ حکومت کو لکھ کر دیدیں کہ آئندہ کوئی فاسق بے نماز بدعقیدہ ذاکر منبر حسینی پر امام بارگاہ میں نہیں چڑھ سکتا۔ صرف باریش پنجوقتہ نماز کا پابند تو حیدی خالص ذہن کا مذہبی پیشوا ہی مجلس پڑھ سکے گا تو ملک میں انقلاب آجائے گا۔ س۔۔ ش کا تنازعہ نہ سڑک پر ہوگا نہ اندر کسی صحابی، آپ کی بیوی بیٹی اور رشتہ دار کا گلہ اور شکوہ سننے میں آئے گا۔ قرآن وسنت، تعلیمات اہل بیت امن عامہ کے خلاف جس کا قول و عمل ہوگا وہ گرفتار ہو کر سزا پائے گا۔

تارکِ نماز پر امام کا فتویٰ

(۱) امام صادق نے فرمایا نماز میں سستی نہ کر کیونکہ حضور ﷺ نے وفات کے وقت فرمایا جو نماز کو معمولی جانے وہ مجھ سے نہیں۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 269)

(۲) امام باقر کا فرمان ہے جو شخص بے وقت نماز پڑھے وہ کالی ہو کر اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ اور کہتی ہے اللہ تجھے برباد کرے جیسے تو نے مجھے برباد کیا۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 268)

(۳) امام صادق نے فرمایا 5 نمازیں فرض ہیں۔ جو ان کی حدیں قائم کرے اور پابندی سے اپنے اپنے وقت میں پڑھے خدا سے ملے گا تو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوگا اور جو حد بندی نہ کرے اپنے اپنے وقت پر پابندی سے نہ پڑھے خدا سے کوئی عہد پیمان نہیں وہ چاہے تو عذاب دے چاہے تو بخش دے۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 267)

(۴) ایک روایت میں ہے میری شفاعت اسے نہ ملے گی جو نماز میں سستی کرے۔(فروع کافی جلد 3 صفحہ 270)
(۵) اور قرآن میں ہے کہ بے نماز جہنم میں جائیں گے۔(فروع کافی جلد 3 صفحہ 270 باب نماز کی پابندی اور سستی)
مجالس والے عزادار اور ذاکر سوچیں کہ وہ کیوں بے نماز ہیں؟

سوال نمبر 32: ''بعض اوقات (مجلس) پڑھنے والے پڑھانے والوں کو جنت کی ٹکٹ بھی دے دیتے ہیں۔ہاں اگر کمی ہوتی ہے تو اس بات کی کہ ان حضرات میں سیرت وکردار حسین علیہ السلام کی جھلکیاں دکھائی نہیں دیتیں ان کے عقائد ونظریات اخلاق واطوار ائمہ اطہار کی سیرت وکردار کی بجائے کچھ اور لوگوں کے عقائد واعمال کی غمازی وعکاسی کرتے ہیں اور نہیں تو کم از کم بانیان مجالس کو نمازی تو ضرور ہونا چاہئے اور نمازی بھی مثالی نمازی'' (صفحہ 80)

شیعہ دوستو! سوچو کہ یہی کچھ ہم مسلمان کہتے ہیں کہ خدا کے حکم کے مطابق 5 نمازیں 5 اوقات ہی میں پڑھو جمع کرکے وقت سے پہلے نہ پڑھو۔نور خدا کا حق ضائع نہ کرو۔قرآن وسنت کے مطابق ائمہ اہل بیت کے عقائد واعمال اپناؤ۔گویوں کا مذہب چھوڑ دو کوئی تمہیں کافر نہ کہہ سکے گا۔

سوال نمبر 33: اب موصوف مجلس خواں گروہ کے 10 وظائف بتاتے ہیں۔

''عقیدہ توحید درست ہونا عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے ہی کافروں اور مشرکوں پر جنت حرام کی گئی۔آیت 1 اور جس نے بھی اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی۔(پارہ 6 رکوع 14) آیت 2 بے شک اللہ نے کافروں پر یہ حرام کردی ہیں (پارہ 8 رکوع 13) عقیدہ کی درستی قرآن وسنت اور علماء دین کی شاگردی سے حاصل ہوگی۔(صفحہ 82-83)

''قوم کی حالت زار اس کے اختلاف وافتراق کا یہ عالم ہے کہ آج جتنے مبلغ ہیں اتنے ہی عقائد ہیں۔اور جتنے افراد قوم ہیں اتنے ہی نظریات ہیں۔ایسے ایمان پر رونا چاہئے۔آج ملاؤں کے ذاتی اقتدار کے دنگل اور اکھاڑے دیکھ کر لوگ مذہب حق شیعہ سے بھی متنفر نظر آتے ہیں۔(صفحہ 85)

تبصرہ

ہر دور میں اہل تشیع کے (الگ الگ گروہ بن کر چلنے والے) بیسوں فرقے ہر محقق عالم نے بتائے ہیں۔جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ اس دور میں وہ متحد ہوکر صرف 7 گروہ ہیں مگر گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے آل پاکستان کا سب سے بڑا مجتہد ڈھکو بھی اندرونی اختلافات کا راز فاش کررہا ہے۔اور وہ سب بھانت بھانت کی بولیاں ہیں۔اس لئے ہم اہل سنت مسلمان شیعوں کو دعوت دیتے ہیں۔کہ وہ افتراق وتشیع چھوڑ کر مسلمانوں سے متحد ہوجائیں۔یہاں صرف قرآن وسنت کے 4 مجتہد ہیں ایک دوسرے کو سچا جانتے ہیں گمراہ نہیں کہتے۔امت کی آسانی ان کے فروعی اختلافات میں ہے آپ جسے سب سے نیک اور پارسا جانیں اسی کی تقلید کریں کلمہ صرف خدا و رسول کا ہوگا۔حدیث رسول کی ہوگی۔

جھوٹی روایات مجالس میں نہ پڑھی جائیں

سوال نمبر 34: موصوف اصلاح المجالس صفحہ 90 پر یہ عنوان قائم کرتے ہیں۔ ''غیر مجاز مجالس خواں کی مجالس میں شمولیت جائز نہیں پھر کتاب احیاء الشریعہ جلد 1 صفحہ 80-81 سے اپنے مذہب کی بگڑی حالت یوں بیان فرماتے ہیں۔

''یعنی کتب حدیث میں غالیوں کی بہت سی روایتیں گڈ مڈ کردی گئی ہیں۔ جو سراسر کفر ہیں۔ اور ہمارے اس زمانہ میں کچھ ایسے خطیب و واعظ پائے جاتے ہیں۔ جن میں علمی لیاقت و قابلیت ہوتی نہیں۔ (کہ وہ ردی قیمتی اور صحیح و غلط میں امتیاز کرسکیں) اس لئے وہ بلاتحاشہ ایسی کفریہ روایات کو منبروں پر بیان کرکے عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کی بات سننا ان کی مجالس و محافل میں شمولیت کرنا جائز نہیں۔ اور ان حضرات پر بھی ایسی روایات کا نقل کرنا حرام ہے'' (صفحہ 91)

تبصرہ

واضح رہے کہ مسلمانوں کے بالمقابل حب اہل بیت کے نام سے جعلی راویوں نے ہزاروں من گھڑت روایتیں امام باقرؒ و جعفرؒ کے نام سے بنا کر چلا دیں جن کا شکوہ علامہ محمد حسین اور مصنف احیاء الشریعہ کو بجا ہے۔ میری ان علماء سے گذارش ہے کہ جیسے مسلمانوں نے موضوع روایات کی چھانٹی کر کے ایسی موضوع و مکذوب روایات الگ کر کے کتابیں چھاپی ہیں۔ آپ بھی جامع الاخبار از شیخ صدوق جیسی اچھی احادیث مختصراً الگ کر کے موضوعات کو الگ چھاپ دیں۔ اور محقق علماء امامیہ سے تصدیق کرادیں۔ تا کہ جاھل ذاکروں کی کان بند ہو جائے۔ مسلمان متفقہ صحیح احادیث پر ایمان و عمل کی بنیاد استوار کر دیں۔

سوال نمبر 35: صفحہ 98 پر ہے ''مجلس خوانی میں سے چوتھا، پانچواں، چھٹا وظیفہ یہ ہے کہ وہ مجالس و محافل خوانی پر اجرت طے نہ کریں۔ نیز وہ ان مقدس مجالس عزا میں غناء و موسیقی ایسے گناہ عظیم کا ارتکاب نہ کریں اور ان مقدس روحانی اجتماعات کو کذب و افترا کی آلائش سے بھی ملوث نہ کریں۔

صفحہ 99 پر ہے ''ایسا نہ ہو کہ ذاتی منفعت کے لئے حق و باطل کے امتیاز کو پس پشت ڈال دیں اور باطل کی ترویج کا باعث بن جائیں مجلس عزا کو مناظرہ و مکابرہ کا دنگل بنا دیں۔ صرف اپنے گروہ (شیعہ) کو خوش کرنے کیلئے دوسروں کے بزرگوں (صحابہ ازواج بنات و دیگر اقارب نبوی) پر چوٹیں کریں ان کو ایثار کی صفت سے متصف ہونا چاہیئے''

تبصرہ

قبلہ! یہ جو عمدہ وظائف اپنے ذاکروں کو بتا رہے ہیں یہی کچھ ہم مسلمان شیعہ دوستوں سے۔۔ جب سے وہ پیدا ہوئے۔۔ کہہ رہے ہیں کہ وہ صرف نبوت کے مقابل امامت پر امت کی تفریق نہ کریں تمام صحابہ واہل بیت اور اقارب نبوی پر متحد ہو کر رہیں

جنت اتنی سستی نہیں

سوال نمبر 36: (واعظین وذاکرین نے) جنت کو اس قدر ارزاں کردیا ہے کہ آج ہر شخص جنت کا ٹھیکیدار نظر آتا ہے۔ایسے خوش فہم حضرات کو یاد رکھنا چاہئے کہ بہشت اور دائمی نجات کے پٹے ایسے ارزاں نہیں پڑے پکتے کہ اس طرح رائیگاں اور مفت میں ہاتھ آجائیں شفاعت ضرور برحق ہے۔مگر ہمارا مسئلہ شفاعت نصرانیوں کی طرح نہیں ہے۔کہ گناہوں کی گٹھڑی خدا کے بیٹے کے حوالے کردیں اور پھر مطلق العنان ہوکر جو چاہیں کرتے پھریں ارشاد قدرت ہے "جو بھی ذرہ بھر نیکی کرے گا دیکھ لے گا اور جو بھی ذرہ بھی برائی کرے گا دیکھ لے گا۔(سورۃ زلزال پارہ 30)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی   یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یہی کچھ ہم مسلمان شیعہ دوستوں کو سناتے آرہے ہیں۔مگر وہ خود خدا و رسول اور ائمہ اہل بیت اور ہم تمام صحابہ کرامؓ کے تابعداروں کی ایک بھی نہیں سنتے اپنی ایک جعلی حدیث سے جاہلوں کو خوش کردیتے ہیں۔

"حضرت علیؓ سے (نئے کلمہ کی) محبت وہ نیکی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی برائی نقصان نہیں دیتی۔اور اس کے بغیر کوئی نیکی کسی کو بھی فائدہ نہیں دیتی۔(اصول کافی جلد 2)(حالانکہ یہ گمراہ فرقہ مرجئہ کا عقیدہ ہے)

سوال نمبر 37: موصوف بحار الانوار جلد 7 صفحہ 461 پر علامہ مجلسی سے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں جسکا ایک حصہ یہ ہے

> "ہمارے فضائل میں تین قسم کی احادیث مخالفین نے بنائی ہیں۔ایک قسم غلو دوسری تقصیر اور تیسری قسم ہمارے دشمنوں کے مطاعن ومثالب کی تصریح اس طرح جب عام لوگ غلو والی حدیثیں سنیں گے تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور ان کے بارے میں یہ نظریہ قائم کریں گے کہ وہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں۔اور جب ہمارے حق میں تقصیر اور کوتاہی والی حدیثیں سنیں گے تو ان پر اعتقاد کرلیں گے اور جب ہماری طرف سے ہمارے دشمنوں کے مطاعن سنیں گے تو لوگ ترکی بہ ترکی اسی طرح ہمارے متعلق ناسزا کلمات کہیں گے۔خدا فرماتا ہے جو لوگ خدا کے علاوہ دوسرے معبودان باطلہ کی پرستش کرتے ہیں ان کو بھی سب وشتم نہ کرو ورنہ وہ خدا کو دشنام دیں گے۔اے فرزند ابی محمود جب لوگ گمراہ ہوں تو تم ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو۔جو ہمارے طریقہ کو پکڑے ہم اسے لازم پکڑیں گے اور جو جدا ہوا ہم اس سے جدا ہوجائیں گے"(صفحہ 106)

تبصرہ

کئی شیعہ فساد کیوں ہوجاتا ہے؟

اس کی وجہ سچے امام اہل بیت نے بتادی ہے کہ ہمارے نام لیوا جو دراصل عقیدہ وعمل میں ہمارے خلاف چلتے ہیں۔وہ تین قسم کی

حدیثیں خود بنا لیتے ہیں۔غلو والی کہ ہم کو رب باور کراتے ہیں۔تو لوگ ان پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے خود ساختہ عیوب والی تو وہ برداشت نہ کر کے ہمارے شیعوں سے لڑتے یا گالیاں دیتے دلاتے ہیں۔ حالانکہ کافروں اور ان کے معبودوں کو بھی گالی دینا جائز نہیں ہے یہ دو قسم کی روایات اہل بیت کے غالی دوست اور تمام صحابہ و مسلمانوں کے دشمن ہی بناتے چلاتے ہیں۔تیسری روایات بھی ان کی اپنی ہیں۔ جب ائمہ اہل بیت اپنے آپ کو خدا کا بندہ، تائب، عاجز خدا کے ہر بات میں محتاج، آدم زاد، غیر نبی کہتے ہیں۔تو یہ ایسی صحیح روایات پر تقصیر و کوتاہی کا الزام لگا دیتے ہیں۔

سوال نمبر 38: صفحہ 110 پر دوسرا ادب یہ لکھا ہے۔جن مجالس میں بعض امور شنیعہ مثل کذب و افترا علی المعصومین، توہین و ہجو مومنین اور غناء و سرور کے ساتھ ہتک دین کی جائے تو بانیان کرام اور سامعین اصلاح کریں ورنہ مقاطعہ کریں ان مجالس میں شریک نہ ہوں۔خدا بھی فرماتا ہے۔

"جب تم دیکھو کہ آیات خداوندی کا انکار اور ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے تو تم ان کے پاس نہ بیٹھو۔ جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہی کی طرح (کافر) سمجھے جاؤ گے" (پارہ 5 رکوع 17 صفحہ 110)

تبصرہ

شیعہ دوستو! انصاف سے سوچو کہ آپ کے عالم نے ذاکروں کی مجالس کو کیا کفر تک نہیں پہنچا دیا۔ بھلا جہاں شرک، کفر، جھوٹ، افترا، گانا، غنا، عقائد اسلام سے مذاق، گھرانہ نبوی آپ کے رشتہ داروں سے تبرا، جماعت رسول، تلامذہ نبوی، آپ کے سسر دل بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خوشدامنوں، نسبتی، بہنوں، بھائیوں پر لعن و تبرے ہی پڑھائے جاتے ہوں کیا وہ مرکز کفر چھوڑنے کے قابل نہیں؟ پس اپنے عالم کی باتیں تو مانیں اس کفر و شرک اور مسلم دشمنی والے مذہب سے توبہ کریں تاکہ جنت پہنچ جائیں۔ آمین

(6) ذاکری مجالس عزا سے دین کی تباہی کا دکھ

اپنی کتاب میں علامہ صاحب یوں ظاہر کرتے ہیں۔

سوال نمبر 39: امام صادق فرماتے ہیں ایک فرقہ نے ہم سے محبت کی ہماری باتیں سنیں ہمارے افعال کی پیروی میں کوتاہی نہ کی مگر یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ ہمارے ذریعہ سے لوگوں کا مال ہضم کر لے خدا ایسے لوگوں کا پیٹ آتش جہنم سے بھرے گا اور ان پر بھوک اور پیاس کو مسلط کرے گا۔ (معاذ اللہ) (تحف العقول صفحہ 25)

تبصرہ

پوری کتاب دین فروش دنیادار ذاکروں جو 99% شیعہ قوم کے جیب ایمان اور عزت پر قابض ہیں کے رد میں ایک دکھی شیعہ نے لکھی ہے۔فرماتے ہیں۔

"یہ افسوسناک امر بھی کسی مزید ثبوت کا محتاج نہ رہا کہ آج کل مجالس عزا میں قصائد اور مراثی بلکہ نوحوں کو بھی جن طرزوں اور دھنوں پر پڑھا جاتا ہے اس نے فلمی گانوں اور ریڈیائی گیتوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ (صفحہ 30)

واقعات شاہد ہیں کہ خود کوفی شامی ظلم بھی کرتے جاتے تھے۔ اور روتے بھی جاتے تھے (صفحہ 19)

شامی لکھنا غلط ہے کیونکہ خلاصۃ المصائب میں ہے لیس فیھم شامی ولا حجازی بل کلھم من اھل الکوفہ قاتل حسین سب کوفی تھے۔ شامی حجازی کوئی نہ تھا۔

؎ وہی قتل بھی کرے وہی لے ثواب الٹا

سوال نمبر 40: (عوام شیعہ) "ذاکرین، واعظین کی بھاری بھرکم فیسیں بھی ادا کرتے ہیں لیکن انصاف سے بتائیے کہ محمدی مشن اور حسینی مشن کا کون سا کام کرتے ہیں۔ ہمارے سارے کام یزیدی ہمارے سارے افعال یزیدی۔ کیا ایسی حالت میں ہم کو دربار محمدی یا سرکار حسینی سے کسی انعام کی امید رکھنی چاہئے محض رونے پیٹنے اور رسوم ظاہری ادا کرنے سے روح محمدی اور روح حسینی ہرگز خوش نہیں ہو سکتی جب تک حسینی مشن کی تکمیل نہ کریں۔ (مجاہد اعظم)

.........جن کی ڈیل ڈول سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ العیاذ باللہ کسی میلہ مسرت میں شریک ہیں نہ کہ مجلس عزا میں اور مومنات ماشاء اللہ اس سلسلہ میں مومنین سے بھی دو ہاتھ آگے دکھائی دیتی ہیں

؎ عشرت مے کنیم تعزیہ اش مے نہیم نام حاشا کہ رسم ورواہ محبت چنیں بود.

(مزے اڑائیں اس کا نام عزاداری ہو خدا کی قسم محبت کی راہ ایسی نہیں ہوتی)

لیکن رونے کا مقام تو یہ ہے کہ جہاں منبر رسول اور حسینی سٹیج پر جانے والے بعض نالائقوں کی حالت یہ ہو کہ عین ایام محرم الحرام میں وہ بجائے واعظ یا ذاکر حسین معلوم ہونے کے اپنی وضع و قطع، شکل و سیرت اور ڈیل ڈول سے کسی تھیٹر کے ایکٹر معلوم ہوتے ہوں وہاں اگر سامعین کی یہ حالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگی

؎ وزیرے چنیں شہریارے چنیں

شیعہ قوم کی بدعملی اور آخری اپیل

موصوف صفحہ 125 پر آخر میں بدعمل شیعہ قوم پر یوں آنسو بہاتے ہیں۔

"صرف فرائض ہی کو لیجئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس جمعہ تلاوت قرآن ہم میں کس قدر ہے؟ کس قدر شرم کی بات ہے کہ حافظ قرآن ہونا تو درکنار قاری قرآن بھی بہت کم ملیں گے نماز باجماعت اور نماز جمعہ سے تو غرض ہی کیا۔ عتبات، عالیات کی زیارات کو اگر 100 جائیں گے تو حج کو پانچ بھی نہیں امامباڑوں کی عمارتیں عالی شان ہیں مگر مساجد ویران پڑی ہیں۔ اول تو مسجد میں نماز کی پابندی ہی نہیں۔ کبھی ایک آیا کبھی ایک دو (تنہا پڑھ لی) مجالس کی ترتیب و روشنی اور تکلفات کی افراط ذاکرین کی خدمت اور شیرینی کی تقسیم

پر دل وجان سے روپیہ صرف کرنے کو تیار ہیں۔ مگر زکوٰۃ وصدقات سے سروکار ہی نہیں۔ ایسی حالت میں
ان کا ادعائے پیروی حسین اس شخص سے بلند درجہ نہیں جو مسلمان ہی نہ ہو' (اصلاح المجالس صفحہ 126)

تبصرہ

ہم نے پوری دیانت سے ''اصلاح المجالس والمحافل'' کا خلاصہ نقل کر دیا ہے جو جذبہ اصلاح قوم اس شیعہ عالم کو ہے وہی اس عاجز مسلمان کو ہے۔ مگر

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

(پہلی اینٹ ٹیڑھی ہو تو ساری دیوار (بلڈنگ) ٹیڑھی ہوگی) کا مصداق ہم دو علماء کا چیخنا بے سود ہے۔ س--ش کی متحدہ حدیث نبوی ہے کہ جس قوم نے جتنی بدعت نکالی اتنی سنت اس سے دور ہوگئی۔ (مشکوٰۃ، کافی)

جب خدا کی عبادت گاہ مسجد کے مقابل امام کی عبادتگاہ باڑہ بن گیا نبوت ورسالت سے بھی افضل امامت اپنے کلمے کے ساتھ معرض وجود میں آگئی نئی ملت جعفریہ قائم ہوگئی۔ جس نے پوری امت محمدیہ کو توحید ورسالت کے کلمہ سمیت ایمان وجنت سے خارج کر دیا۔ یا محسوس نہ فرمائیں تو بھدی مثال میں سمجھیں کہ ایک نیک آدمی کی بہن بیٹی اپنے سب سے حسین عمدہ شوہر کے ساتھ نہ بسی اس نے اپنی تسکین اور لذت کے یقین کے لئے نیا فرینڈ تلاش کرلیا۔ دو خاندانوں کی عزت تو خاک میں مل گئی۔ گو وہ زبان دراز اس بات میں سچی بن جاتی ہے ''کہ میرا خاوند تو یہی چچازاد ہے۔ اس کے مکان میں رہتی ہوں مگر ایمان وہدایت اور تسلی کی زندگی تو فرینڈ سے ملتی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ بھی خفیہ تقیہ سے رہنے دیجئے''

تیسری/چوتھی صدی میں پھر اس امام غائب کے بعد یہی کچھ ہوتا تھا۔ جس کی شکایت ہر طبقہ کے نیک عالم دین کو ہے۔ بدعت-- سنت اور دین کو مٹانے والی ہے۔ شہداء کے لئے ایسی یادگاریں، نئی عبادتگاہیں پھر جاہلی ماتمی رسوم اور جلوس اسلام ہوتے تو حضرت نبیؐ وعلیؓ خود نکال کر بتا جاتے۔ بدر و احد صفین کے شہداء سامنے تھے۔ جب خود ان کے اقرار کے مطابق 14 معصومین نے نہ ایسا کیا نہ کسی کو اجازت دی۔ نہ ایسی کوئی بات ان کی کتب حدیث وفقہ میں ہے چوتھی، پانچویں صدی میں مصری بنی بویہ نے اور فارس کے مجوسیوں نے امام کو غائب اور فضا ہموار پا کر شدید دہشت گردی اور لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد یہ نئے کلمے، امامباڑے، مجالس عزا کا مذہب جعفری چلا دیا۔ انگریز دور میں جلوسوں وغیرہ کے لائسنس بھی لے لئے قوم دین محمدی سے تو بیزار ہوگئی۔ مگر بدعات پر تو جانیں دینے لگی۔ فوا اسفا

میرے شیعہ دوستو! اور ذمہ دار افسرو! خدا و رسول وائمہ کی تعلیم اور فسادی ٹانگوں کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آجائے تو اچھا ہے۔ مرنے سے پہلے ان کفریات سے توبہ کرلو۔ بے دینوں پر پابندی لگا کر مجرموں کو تقیہ کے نہاں خانہ میں بند کر کے سب مسلمانوں کو امن دلا دو۔ دین قرآن وسنت کے اتباع اور سب نیک مسلمانوں سے اتفاق واتحاد ہی کا نام

ہے۔ شرکیہ رسوم جاہلی ماتم، بدعات، مسلم دشمنی کے جلوسوں کا نام دین نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ ہی خاتم المرسلین ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ
ونبیؓ اور ان کی اولاد خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کسی کے نام پر نئے کلمے اذانیں الگ نمازیں، زکوٰۃ کے بجائے آمدنی پر خمس نئے حج
مجالس عزا، جلوس، جھنڈے نعرے الگ فرقے اور ملتیں بنانا چلانا اور مسلمانوں کو تقسیم کرنا حرام ہے حرام۔ خوب سمجھ لو۔

(7) حادثہ کربلا میں اہل بیت کرامؓ پر ظلم ڈھانے والے کون؟

سوال نمبر 41: آپ خلاف شرع وفقہ جعفریہ جلوسوں میں اس پروپیگنڈہ میں بڑے شیر ہیں'' کہ ہم اور ہمارے ائمہ مظلوم ہیں۔ ہم یہ احتجاج کرتے ہیں'' ایمان وانصاف سے اپنے جھوٹ پر غور فرمائیں

(۱) حضرت امام حسینؓ نے اپنے ان شیعہ قاتلوں کو بددعا دی تھی ''تم پر وائے ہو خدا دونوں جہان میں میرا بدلہ تم سے لے گا۔ ایک نے پوچھا کیسے لے گا؟ حضرت نے فرمایا خدائے عالم ایسا حکم کرے گا کہ تم اپنی تلواریں ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے دنیا سے منتفع نہ ہو گے۔ اور تمہاری امید ہائے دل بھی حاصل نہ ہونگی جب جانب سرائے آخرت جاؤ گے وہاں عذاب ابدی تمہارے لئے مہیا ہے اور تمہیں بدترین بے دین کافروں کا عذاب ہوگا۔ (جلاء العیون مترجم جلد 2 صفحہ 251 طبع لاہور)

(۲) اے بے وفاؤ غدار و مجبوری کے وقت اپنی مدد کے لئے تم نے ہم کو بلایا جب ہم آ گئے تو کینے کی تلوار ہم پر چلا دی۔
(جلاء العیون صفحہ 391 فارسی)

سوال نمبر 42: حضرت زین العابدین، سیدہ زینب، حضرت سکینہ بنت حسینؓ نے بھی یہی بددعائیں دیں۔

(۳) جب شیعان کوفہ قتل کے بعد ماتم کرنے لگے تو زین العابدینؒ نے فرمایا'' تم ہم پر روتے ہو تو بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔
(جلاء العیون صفحہ 391 فارسی)

(۴) سیدہ زینبؓ نے فرمایا جب یہ گرگ ماتم کرنے لگے تم نے ہمیشہ کے لئے اپنے کو جہنمی بنایا تم ہم پر ماتم کرتے ہو جب کہ تم نے ہی خود قتل کیا ہے اللہ کی قسم یہ ضرور ہوگا کہ تم بہت روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ تم نے عیب اور الزام اپنے لئے خرید لیا یہ دھبہ کسی پانی سے زائل نہ ہوگا۔ (ایضاً صفحہ 424 فارسی)

(۵) سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ نے فرمایا اے کوفی غدار و اور مکار و ہمارے قتل کے بعد جلدی اپنے انجام کو پہنچو گے پے در پے آسمان سے عذاب تم پر نازل ہوں گے جو تمہیں برباد کریں گے اپنے کرتوتوں کی بدولت دنیا میں اپنی تلواریں اپنے آپ پر چلاؤ گے۔
(ایضاً صفحہ 525)

بتلایئے ظالم قاتل ان مظلوموں کی بددعا سے شیعہ خود نہ ہوئے؟ اگر تمہارا یہ پروپیگنڈہ سچا ہے کہ ہم پر ہر دور میں حکمرانوں نے سختی کی۔ قاضی نور اللہ شوستری کی مصائب النواصب اسی پر دال ہے۔ انصاف سے فرمایئے کہ قافلہ اہل بیت کی بددعائیں آپ پر سچی نہ ہو گئیں؟

شیعہ کتاب اعلام الوری صفحہ 219 قاتلین امام کی کیا خوب نشاندہی کی گئی ہے۔

سوال نمبر 43: ''کہ اہل کوفہ۔۔شیعہ مومنین۔۔ آپ کی بیعت کی نصرت کے ضامن بنے پھر بیعت توڑ دی اور آپ کو بے یار و مددگار دشمن کے حوالے کیا آپ پر خروج کر کے آپ کا محاصرہ کر لیا جہاں حضرت حسینؓ کا نہ کوئی مددگار تھا نہ جائے فرار (تعجب ہے کہ شیعہ عقیدہ کے مطابق نہ علی مشکل کشا کو حسینؓ نے پکارا نہ آپ نے قادر و مختار ہو کر اپنی مظلوم اولاد کی امداد کی) ان لوگوں نے آپ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا (نلکا تو نہ تھا۔ایک گھاٹ دشمن نے بند کیا۔تو دریا سے اور گھاٹ آگے پیچھے بنا سکتے تھے) پھر قدرت پا کر آپ کو اس طرح شہید کر دیا جس طرح آپ کے والد اور بھائی ان کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے''

انصاف سے بتائیے ظالم و قاتل اہل بیت یہی کوئی مومن نہیں؟ مکہ مدینہ اور شام سے تو نہ آئے تھے۔

قاتل رافضی ہی تھے

سوال نمبر 44: انصاف سے بتائیے آپ کا سر جدا کرنے والے شیعہ عقیدہ رکھتے تھے یا نہیں؟

''سنان بن انس شقی نے سر مبارک تن سے جدا کیا۔کہتا جاتا تھا میں جانتا ہوں کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور تمہارے مادر و پدر سب خلق خدا سے افضل ہیں'' (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 204 از مجلسی مترجم) مسلمان تو حضرت علیؓ کو پیغمبروں کے بعد چوتھا خلیفہ اور اپنے زمانے کے لوگوں سے افضل جانتے ہیں۔سب مخلوق سے نہیں ایک روایت میں خولی شقی تیسری میں شمر کا نام ہے مظہر یہ ہے کہ تینوں ملعون قتل امام حسینؓ میں شریک تھے۔(ایضاً صفحہ 204)

سوال نمبر 45: انصاف سے بتائیے کہ مخدرات پر غارت ڈالنے والے یہی کوئی مومن نہ تھے؟

''فاطمہ دختر امام حسین کہتی ہیں میں کم سن بچی تھی سونے کے دو پازیب میرے پاؤں میں تھے ایک بے حیا نے وہ دونوں اتار لئے اور روتا تھا میں نے کہا دشمن خدا روتا کیوں ہے۔اس نے کہا کیوں نہ روؤں جب میں دختر خدا کو لوٹ رہا ہوں میں نے کہا جب تو جانتا ہے کہ یہ پیغمبر کی بیٹی ہے تو لوٹتا کیوں ہے؟ اس نے کہا اگر میں نہ لوٹوں گا تو یہ اور کوئی لوٹ لے جائے گا۔[جلاء العیون جلد 2 صفحہ 206]

سوال نمبر 46: ذرا انصاف سے کہئے کہ اپنی حکومت اور اس میں عمل دخل کے لئے حضرت امام حسین کو بلانے والے کون تھے؟ وہی شیعہ مومنین نہ تھے۔جنہوں نے پہلے جمل میں غدر کر کے پھر شام پر چڑھائی کر کے مسلمانوں کے خون کے دریا بہائے تھے۔ اسی جلاء العیون صفحہ 129 میں ہے کہ اہل کوفہ نے بکثرت خطوط بلانے کے لئے لکھے۔18 ہزار کوفیوں نے مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر بیعت کر لی (صفحہ 143) پھر انہوں نے بے وفائی کر کے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا (صفحہ 151) یہی کوئی لشکر امام حسین کے لشکر کے ساتھ آپ کے پیچھے نمازیں پڑھتا تھا (صفحہ 165) انہی کو امام حسین نے فرمایا تھا میرے آنے سے بیزار ہو تو وطن واپس

جاتا ہوں (صفحہ 165) جب واپس جانے کا راستہ انہوں نے روک دیا (صفحہ 166) حضرت نے بضرورت راہ قادسیہ سے جانب چپ توجہ کی (صفحہ 166) تاکہ شام جا کر حاکم وقت سے خود ملیں۔
فرمایئے اگر حضرت امام حسین واپس آجاتے یا حاکم وقت سے مل کر حضرت حسنؓ وحضرت علیؓ کی طرح تصفیہ کر لیتے تو بہتر نہ تھا؟
انصاف سے بتایئے کہ پھر بھی کوئی منافق امام حسینؓ کے دشمن اور ظالم نہیں؟ جو آپ کی اور آپ کے 72 ساتھیوں کی جان کے لیوا ہیں۔ پھر خود شہید کر کے دوراندیشی سے حکومت بنوامیہ کو بدنام کرنے کا نیا منصوبہ مذہب نکالنے کا پروگرام بنالیا ہے
سوال نمبر 47: جب انہوں نے شام جانے سے روک دیا آزاد سرحدوں پر بھی نہ جانے دیا۔ مدینہ نہ آنے دیا گھیراؤ کر کے آپ کو گرفتار کرنے اور شیعہ ابن شیعہ ابن زیاد (کہ صفین میں شامیوں سے لڑے تھے) تک قیدی بنا کر لے جانے پر مجبور کیا تب آپ نے فرمایا "خدا کی قسم میں (ان خط لکھنے والے) منافقوں سے مقاتلہ کروں گا اور مر جانے کی مجھے پرواہ نہیں"

(جلاء العیون صفحہ 166)

آپ لوگوں میں اگر رتی بھر ایمان اور امام عالی مقام سے ذرا محبت ہو تو بتائیں کیا آپ کی جنگ ان شیعہ منافقوں سے نہیں؟ ابن سعد ابن زیاد یزید تو علانیہ سیاسی مخالف تھے۔ امام حسینؓ کا آنا پسند نہ تھا۔ واپس جانے پر خوش تھے۔ منافق کہتے ہی اس بظاہر دوست اور اندر کے بدخواہ دشمن کو ہیں۔ جو صلح صفائی کی کوئی بات نہ ہونے دے۔ حضرت علیؓ کو اس لئے شہید کر دے کہ تحکیم و صلح کیوں کی۔ حضرت امام حسنؓ پر اس لئے قاتلانہ حملہ کرے کہ ہمارے دشمن معاویہؓ سے صلح کیوں کی۔ اب امام حسین کو واپس جانے سے روکا اور شہید کر ڈالا کہ مسلمان ان کے زندہ رہنے پر پھر متحد ہو کر رہیں گے۔ ہر شیعہ اور ہر عقلمند مسلمان انصاف سے بتائے کہ واپس ہو جانے پر آل رسول اور مسلمانوں کو اتحاد امت کا فائدہ حاصل ہوتا تو بہتر تھا۔ یا کوئی ظالموں کے ظلم ڈھانے سے آل رسول اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچا؟ کہ وہ بدعمل ہو کر لڑتے مرتے آرہے ہیں۔
سوال نمبر 48: فریقین اپنی غلطی محسوس کریں کہ نوجوانان جنت کے سردار کی اتنی بڑی قربانی سے نیک باشرع حاکم لانے منتخب کرنے کی کا حقہ نہ مسلمانوں نے کوشش کی نہ سیاست کا ہی کو اڑانے والے آل مسلمانوں کو برا جاننے والے شاطر گروہ نے کی کہ وہ امام حسینؓ کے اس مقصد کو بروئے کار لاتے
"کہ امام وہی ہے جو در میان مردم خدا کی کتاب اور سنت نبوی کے مطابق عدالت قائم کرے اور شریعت مقدسہ سے باہر قدم نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے۔ والسلام نامہ امام حسینؓ بنام اہل کوفہ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 140)
یہ وہی پیغام اسلام ہے جس پر ان دو بھائیوں نے امیر المومنین معاویہ کو 20 سال پابند کئے رکھا اور خود حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے حق میں گواہی دی تھی" کہ حضور علیہ السلام کے بعد جو حاکم بنے وہ دین پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی دین پر ثابت رکھا حتی کہ اسلام کا اونٹ اپنی گردن ٹیک کر بیٹھ گیا۔ (مضبوط ہو گیا) (نہج البلاغہ تاریخ طبری تقریر اتحاد بموقعہ جنگ جمل

وغیرہ) قاتل امام حسینؓ گروہ تو مشن امام کا اتنا دشمن ہے کہ جس حاکم نے قرآن وسنت نافذ کرنے کی کوشش کی۔ جیسے مغلیہ دور میں عالمگیر نے نافذ کیا یہ مخالف ہو گئے پھر ضیاء الحق نے کی یہ سیکریٹریٹ اسلام آباد کا گھیراؤ کرنے جلوس نکال کر آگئے

"اسے بند کرو ہمیں نماز پنجوقتہ کا پابند نہ کرو۔ زکوٰۃ نہ لو۔ فقہ جعفریہ نافذ کرو متعہ اور تبرا کی اجازت دے دو"

سوال نمبر 49: کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ کا یہ نافرمان، خون کا پیاسا گروہ، ان دو بزرگوں کا خون پی کر امام حسینؓ کو کہتا ہے کہ حضرت حسن کا کانٹا تو ہم سے دور ہو گیا۔ اٹھو معاویہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرو۔ آپ نے دھتکار دیا پھر وہ آپ کے بہادر بھائی محمد بن حنیفہؒ سے ملے۔ اور یہی کہا اس نے جب امام حسین کو یہ بتایا تو حضرت امام حسینؓ نے کہا..... بھائی! ان کی بات ہرگز نہ سنو یہ تو چاہتے ہیں کہ ہمیں حکومت سے لڑا کر خود پیچھے ہٹ جائیں ہمارے خون سے کھیلیں اور پھر پروپیگنڈہ کریں۔ (جلاء العیون صفحہ 131 تاریخ طبری وغیرہ)

کیا یہ برمحل صداقت نہیں کہ ان اصل ایرانیوں پھر کوفیوں نے اپنے تین اماموں کا غداری سے خون پیا اور پھر پروپیگنڈہ سے جان بنالی

تینوں اماموں کا قاتل ایک ہی فرقہ تھا

سوال نمبر 50: میرا ہر شیعہ دوست غور سے سوچے اور جواب اپنے مجتہد سے پوچھے کہ ان تینوں اماموں کا قاتل ایک ہی سبائی ٹولہ نہیں؟ اگر ان کے یہ کام غلط تھے تو ذوالنورین عثمانؓ کا قتل، جمل میں بعد از صلح بارہ ہزار کے قتل کے بعد نماز کی حالت میں حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ کا قتل پھر شام پر چڑھائی اور 70 ہزار مسلمانوں کی تباہی کون سا اچھا کام تھا۔ کہ شیعہ اس پر فخر کریں اور حضرت علیؓ پر الزام لگا کر (معاذ اللہ) کہیں کہ ذوالفقار حیدری بے نیام ہو گئی تھی۔ انصاف سے بتایئے کہ ان تین اماموں کو شہید کرنے اور طالبان قصاص سے لڑ کر امت محمدیہ کو تباہ کرنے سے اسلام اور پیغمبر اسلام کو کیا فائدہ ملا؟ کیا کسی کو اپنا قاتل بنا بنا کر اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا بھی شریعت کا کوئی اصول ہے؟

سوال نمبر 51: ہم مانتے ہیں کہ شہادت حسینؓ سے شیعوں نے اپنے فرقہ وارانہ اغراض میں خوب فائدہ اٹھایا۔ لیکن دن لاہور، رات کراچی میں روزانہ بذریعہ ایرمیل، یا 5 دن لندن اور 5 دن نیویارک میں مجلسیں پڑھنے والے کروڑ پتی تاجران حسین ہی بتائیں کہ باقی 9 ائمہ نے امام حسین کی اس اعلیٰ شہادت کی سنت پر عمل کیوں نہ کیا اور شیعہ عقیدہ میں ہر امام نے جانتے بوجھتے زہر کا پیالہ پی کر کیوں شہادت پائی (جلاء العیون ذکر ہر امام)

ہاں آپ کے پوتے زید بن علی بن حسینؓ نے ایک اموی حاکم کے خلاف لڑ کر شہادت پائی مگر آپ کے بھائی باقرؒ اور بھتیجے جعفر صادقؒ نے ان کو غلط کہا۔ اثنا عشری شیعوں نے اسے اپنا امام بھی نہ مانا۔ کیونکہ کوفی ٹولہ نے ان کو ابھارا تھا۔ پھر عین موقعہ پر یہ 40 ہزار مومن الگ ہو گئے۔ کہ تم ابوبکر و عمر سے تبرا کرو تب تمہارا ساتھ دیں گے۔ تو امام زید نے فرمایا کہ وہ تو میرے نانا تھے، کیسے تبرا کروں پھر یہ ان کو تنہا شہید کرا کر رافضی کہلائے۔ (ہر شیعہ کتاب ذکر زیدؒ)

سوال نمبر 52: فرمائیے شہادت حسین سے اگر آپ کے بناوٹی اسلام کو اتنا فائدہ ہوا کہ آپ زندہ ہو گئے۔ تو امام زین العابدینؒ اسلام کے نقصانات پر کیوں روتے تھے۔ فرمایا ان کے قتل سے ایک عالم گمراہ ہو گیا، دین خدا ضائع ہوا، حضرت رسولؐ کی سنتیں مٹ گئیں، بنوامیہ کی بدعتیں ظاہر ہو گئیں۔ اس سبب سے روتے تھے۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رونا (باپ پر ماتم نہ تھا) خدا کے (دین ضائع ہونے) کے لئے تھا۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 254)

ابوبکر، عمر، عثمان پسران علیؓ کربلا میں شہید ہوئے

سوال نمبر 53: حضرت علیؓ کے 3 بیٹے ابوبکر، عمر، عثمان امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوئے آپ ان کا ذکر خیر و شہادت اپنی مجالس میں کیوں نہیں کرتے؟ بتائیں اگر حضرت علیؓ کو خلفاء ثلاثہ سے دشمنی تھی تو اپنے بیٹوں کے نام کیوں رکھے۔ پھر تم یزید و شمر، شان اپنے بیٹوں کے نام کیوں نہیں رکھتے۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) ''اول عبداللہ فرزند جناب امیرؓ کہ ان کو ابوبکر کہتے تھے۔ میدان کارزار میں شہید ہوئے۔

(۲) امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت عباس و جعفر و عثمان و عمر فرزندان جناب امیر جو صحراء کربلا میں شہید ہوئے ان کی مادر گرامی ام البنین دختر خرام کلابیہ تھیں۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 245)

تعارف مختار اور اس کی اہل بیت سے دشمنی

سوال نمبر 54: میرے شیعہ دوستو! عہد ائمہ میں تو کوئی شیعہ ان کا وفادار نہ تھا ان کے نام سے صرف لیڈری اور مسلمانوں سے دشمنی چکاتے تھے۔ مثلاً بڑا ناصر حسین، امیر مختار بن ثقفی جو مشہور بدنام ظالم حجاج بن یوسف ثقفی کا رشتہ دار تھا۔ اور مشہور شیعہ تھا۔ حادثہ کربلا کے وقت 18 ہزار شیعوں کو ساتھ ملا کر کوفہ میں چھپا رہا کہ امام حسین کو شہید ہونے دو پھر ہم انتقام کے لئے اٹھیں گے۔ چنانچہ یزید کے بعد امام زین العابدین کی امامت چھوڑ دی کہ وہ اسے مسلم کشی سے روکتے تھے۔ اس نے محمد بن حنفیہ کو امام مان لیا۔ غیر امام کو امام ماننا ہی مرتد ہو جانا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے سے سب صحابہ کو شیعہ مرتد کہتے ہیں۔ پھر کوفہ والوں کو باہم لڑایا۔ کہ چند قاتلان حسین کے علاوہ 70 ہزار بے گناہ بھی مارے گئے۔ اور اس پر امام زین العابدین نے لعنت کی۔ (تاریخ)

اب اس بے دین خود غرض کی امام حسنؓ سے دشمنی ملاحظہ ہو۔

''مختار اپنے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے پاس آیا اور کہا چلو امام حسنؓ کو ہم معاویہ کو دے دیں شاید معاویہ اس کے عوض ہم کو ولایت دیدے۔ سعد نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا بکتا ہے۔ میں حسن اور علیؓ کی طرف سے مدائن کا حاکم ہوں ان کا حق نعمت فراموش کر دوں اور فرزند رسول خدا کو معاویہ کے سپرد کر دوں (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 346)

پھراسی نے امام حسن پر قاتلانہ حملہ کیا مال لوٹا (یہی وجہ ہے کہ آج ہر شیعہ امیر مختار کو اپنا ہیرو مانتا ہے مگر امام حسن کا تو استاد دشمن ہے کر مظلومی کی کوئی تقریب ویادگار نہیں مناتا)

ایک شیعہ خاتون جلاء العیون کے مقدمہ میں لکھتی ہیں'' (شیعو!) ابھی تم نے امیر مختار جیسے جری اور نادر شاہ جیسے حکمران کو۔ جس نے مغلیہ دور کے آخر میں ایران سے آکر دہلی پر حملہ کیا اور 3 لاکھ تقریباً مسلمان ذبح کر کے کروڑوں کا خزانہ لوٹ کرلے گیا۔۔ اپنی گود میں پرورش کر کے ملت جعفریہ کی حفاظت کرنی ہے (جلاء العیون صفحہ 15) (اس کی مسلم کشی کی تعداد تاریخ ائمہ صفحہ 309 از علی حیدر نقوی پر 80303 لکھی ہے۔ مسلمان افسرو! اندازہ لگاؤ کہ ان کی خواتین بھی کیسے مسلم کش افراد تیار کرنا چاہتی ہیں۔

سوال نمبر 55: ہم اس حق میں نہیں کہ یزید کی برأت کریں۔ وہ اپنے زمانہ خلافت میں گندے اعمال کی وجہ سے فاسق جانا جاتا ہے اور اشرار کے علاوہ صلحاء امت کی بڑی تعداد بھی اس سے بیزار ہے تاہم اخلاقی طور پر جو اچھی باتیں۔۔ برے سے بدنام برا۔۔ باپ بیٹے سے ظاہر ہوئیں ملاحظہ فرمائیں۔

(پسر زبیر کو تو زندہ نہ چھوڑنا) لیکن امام حسین پس ان کا حضور ﷺ سے رشتہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بدن کا ٹکڑا ہیں۔ اور ان کے گوشت وخون سے پلے ہوئے ہیں میں جانتا ہوں کہ بے شک اہل عراق ان کو بلائیں گے۔ اور یاری ونصرت نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کو تنہا چھوڑ دیں گے لازم ہے کہ اگر تو ان پر ظفر پائے تو ان کے حق حرمت کو پہچاننا اور ان کے منزلت و قرابت جو رسول خدا سے ہے اس کو یاد کرنا اور ان کی باتوں پر ان کا مواخذہ نہ کرنا۔ اور جو روابط میں نے اس مدت میں ان سے محکم کئے ہیں ان کو قطع نہ کرنا اور ہرگز ہرگز ان کو کوئی صدمہ وضرر نہ پہنچانا۔ (جلاء العیون صفحہ 129-130)

کیا حضرت امیر معاویہؓ کی حضرت امام حسینؓ سے یہ محبت و وصیت ان کے مومن ہونے کی نشانی نہیں؟ مختار سے تو اچھا مانو۔

ماتم یزید کے گھر میں

سوال نمبر 56: فرمایئے آپ کے عقیدہ میں غم حسین میں ایک آنسو بہانے سے سمندروں کی جھاگ کے برابر گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (جلاء العیون) یہ معافی یزید اور اس کے گھرانہ کو ملے گی؟ ملاحظہ ہو۔

(ا) جب مخدرات اہل بیت عصمت وطہارت اس کے محل میں داخل ہوئیں۔ اس کی بیوی نے زیور اتار دیئے۔ اور ماتمی لباس پہن کر آواز نوحہ وگریہ بلند کی اور تین روز ماتم رہا۔ اس کی بیوی ہند بنت عبداللہ بن عامر پہلے امام حسین کی خدمت میں تھی اس نے پردہ کا خیال نہ کیا۔ یزید نے اس کے سر پر پردہ ڈال دیا اور کہا گھر میں چلی جا اور فرزند رسول خدا بزرگ قریش پر نوحہ وزاری کر ابن زیاد نے ان کے بارے میں جلدی کی میں ان کے قتل پر راضی نہ تھا۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 246)

یزید نے سر لانے والے قاتل کو قتل کرا دیا

(۲) کیا آپ مانتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ کا سر لانے والے کو یزید نے قتل کرا دیا کہ وہ اپنی شیعیت پر ناز میں کہتا تھا کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا جو سب سے افضل ہے۔ یزید نے کہا جب تو ان کو اتنا بڑا جانتا تھا تو کیوں قتل کیا پھر اس کے قتل کا حکم دیا۔
(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 248)

یزید اور قاتلوں کا معاینہ

سوال نمبر 57: کیا آپ دنیا کمانے والے اپنے یزیدیوں کو بھی کچھ کہیں گے۔ یا امام حسین کا غم منانے والے اور اچھے سلوک والے کو ہی برا کہتے رہیں گے؟

حضرت زین العابدینؒ اور قافلہ اہل بیت سے اچھا سلوک

"یزید نے زین العابدینؒ سے کہا ابن مرجانہ پر خدا کی لعنت اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو امام حسین جو کچھ مجھ سے طلب کرتے ان کو دیتا اور ان کے قتل پر راضی نہ ہوتا آپ ہمیشہ مجھ کو خط لکھا کریں جو حاجت ہو طلب فرمائیں۔ پھر تمام نقصانات کی تلافی کر کے قافلہ کے ساتھ مدینہ جانے والے نگہبان کو بہت اچھے سلوک کی وصیت کی اس وجہ سے سکینہ بنت الحسین نے کہا میں نے ناشکروں میں سے سب سے اچھے سلوک والا یزید سے بڑھ کر کسی کو نہ پایا۔ جب حضرت ابن زبیر نے اس حادثہ کے ردعمل میں یزید کے خلاف مدینہ میں تحریک چلائی تو امام زین العابدین نے اس سے ان کو منع کیا اور بغاوت میں کوئی حصہ نہ لیا۔ لشکر یزید نے مدینہ کی بہت بے حرمتی کی مگر زین العابدین اور گھرانہ اہل بیت کے متعلق جو یزید نے خاص حسن سلوک کی تاکید کی تھی۔ لشکر نے اس کا خیال رکھا۔ (جلاء العیون وغیرہ ہر تاریخ کربلا)

سوال نمبر 58: سوچئے کہ دونوں بھائیوں کو زہر دینے والے اور شہید کرنے والے بھی کوئی منافق نام کے مومن نہ تھے؟ ملاحظہ ہو

"ایک دن امام حسین بھائی حسن کو دیکھ کر رونے لگے۔ حسن کے پوچھنے پر فرمایا مجھے اس پر رونا آتا ہے کہ آپ سے منافقین کیا سلوک کریں گے امام حسن نے فرمایا مجھ سے جو سلوک کریں گے یہ ہے کہ زہر سے مجھے شہید کریں گے۔

(پتہ چلا کہ زہر خورانی کی نسبت معاویہ کی طرف جھوٹ ہے۔ یہی آپ پر صلح کے جرم میں قاتلانہ حملہ کرنے والے عراقی شیعہ اور مومن تھے) لیکن وہ دن مثل تمہارے دن کے نہیں اے برادر تم کو تیس ہزار ستمگار، جفا کار، مسلم کی بیعت کرنے والے (اور مختار کے ساتھ چھپے رہنے والے 18 ہزار بھی شامل ہیں) کہ سب دعویٰ تمہارے جد بزرگوار کی امت سے ہونے کا کریں گے۔

(جھوٹ ہے جب سب سے افضل امت صحابہؓ کے منکر ہیں۔تو خود امتی کیا بنیں گے ہاں خود کو مومن شیعہ کہتے ہوں گے۔اپنے کو مسلمان (نہیں مومن) کہتے ہوں گے) وہ تمہارے قتل وخونریزی و ہتک حرمت کرنے اور تمہارے فرزندان وزنان محترم کو اسیر کرنے اور مال لوٹ لینے پر آمادہ اور جمع ہوں گے.........الخ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 258)

سوال نمبر 59: پاکستان کے سب سے بڑے مجتہد علامہ محمد حسین ڈھکو کی کتاب اصلاح المجالس کا خلاصہ ہم پیش کر چکے ہیں۔ ان کا یہ جملہ بار بار پڑھیں۔"ہمارے سارے کام یزیدی ہمارے سب افعال یزیدی" ہیں۔

بھائیو! پھر آپ پچھتا کر مسلمان تو ہو جائیں ذاکر و مجتہد امام حسین کی خون فروشی سے رونے پیٹنے والے اور اتباع شرع سے بالکل آزاد جنت کے ٹکٹ پانے والے عوام اور عزادار صاحبان یہ مذہب چھوڑ کر امام حسینؓ کے مذہب پر آجائیں۔آپ کا قانون اپنے اوپر لاگو کرائیں۔فقہ جعفریہ کی اعلیٰ عملی اخلاقی اور وحدت امت کی ساری تعلیمات قانون بنوائیں اور یہ فقہ اہل بیت اپنے اوپر نافذ کرائیں۔سڑکوں پر جلوس ہلڑبازی مجالس میں گلہ وغیبت چھوڑ دیں پھر دیکھیں سب مسلمان ایک ہوتے ہیں یا نہیں کھربوں کے مقروض ملک کا خزانہ اربوں روپے کی فضول خرچی سے بچتا ہے یا نہیں۔

نے اصول محکم آید نے فروع　　　　شرم باید از خدا و از رسول

شہادت امام حسین پر خوش کون ہے؟

سوال نمبر 60: ذرا ظالم ومظلوم کی پہچان میں غور فرمایئے۔دنیا میں دشمنی اور قتل وغارت تو ہوتی آئی ہے۔مگر عالمی اصول کے مطابق مظلوم اور قابل افسوس وہ مقتول گنا جاتا ہے جو نہ لڑے نہ اس پر قصاص ہو نہ وہ دین سے پھرے۔پھر بھی ایک ظالم طبقہ اسے قتل کر دے شرع میں وہ شہید کہلاتا ہے۔جیسے حضرت عثمان کو اور پھر حضرت طلحہ وزبیر جیسوں کو بعد صلح شہید کیا گیا تاریخی حقائق کی رو سے حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اسی طرح مظلوم شہید تھے سبائیوں کے ہاتھ سے راہی جنت ہوئے اکثریتی مسلمان طبقہ کہتا ہے۔

"کہ امام حسینؓ سیاسی عزائم رکھتے تھے نہ لڑنے کے لئے کوفہ جانا چاہتے تھے۔بار بار کے اصرار و دعوت پر مجبور اگئے۔جب بلانے والوں کو حسب سابق جھوٹا اور غدار پایا تین شرطوں سے واپسی چاہی مگر بلانے والے منافقوں نے واپس نہ آنے دیا۔جنگ پر مجبور کر کے بلکہ پہل کر کے ظلماً شہید کر دیا"۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دوسرا اقلیتی طبقہ سیاسی عزائم کی یہ جنگ کہتا ہے۔

"کہ آپ اباجی کا تخت خلافت ہی لینے گئے۔جنگ لڑنا اور واپس نہ آنا ان کے لئے ضروری تھا ان کو بلانے والے پھر مارنے مروانے والے برحق مومن تھے گو بعد میں وہ توابین اور خاص مذہب کے بانی بنے"

اب آپ ہی عالمی قانون اور دل کے انصاف سے کہئے کہ جو کسی کو بلا کر قتل کرنا اپنی ضرورت جانے اور واپس نہ جانے دے کیا وہی گروہ ظالم اور قاتل نہیں؟ جب کہ وہ اس پر ناز کرتا فخریہ جلوس نکالتا اور اپنا زندہ ہو جانا برملا کہتا ہے کیا ان کا امام کو اپنی سیاست و ذات بنانے کے لئے مظلوم کہنا ماتمی جلوس جائز ماننا، احتجاج کرنا، بدامنی پھیلانا، اسلام کے ہر مسلمہ متحدہ اصول کلمہ طیبہ تک کو کلمہ ایمان، وحی الٰہی کو سچا قرآن، سنت نبوی کو واجب الطاعۃ تا یوم المیز ان امت محمدیہ کو صاحب ایمان ہرگز نہ ماننا۔ مسلمانوں پہ غلبہ ہونے اور قاتل اہل بیت بتانے کے لئے کافی نہیں؟ ہر مسلمان افسر اس پر غور کرے تاریخ شاہد ہے کہ 72 آپ کے ماتمی شہید ہوئے۔ اور مقابلہ کی کھلی جنگ میں 88 بلانے والے کوئی سردار ہوئے۔ کون مظلوم ہے؟ اور اب کس کو ظالم کہا جائے گا؟ کیا اسی شاطر ٹولہ کو نہیں جو بقول امام خمینی اس ظلم پر ناز کرتا ہے۔

خمینی اور دیگر شیعوں کے فخریہ کلمات دیکھئے اس کی کتابیں الٰہی سیاسی وصیت نامہ وغیرہ بر ظلم حسین سے ان کا لٹریچر پُر ہے۔

تاریخ کے جھروکہ میں

سوال نمبر 61: آپ نام کے مومن، ام المومنین عائشہؓ کے دشمن اور حضرت علیؓ کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ علیؓ کے فرمانبردار اور حضور ﷺ کے حبدار ہیں تو حضرت علیؓ کا یہ قانون نافذ کرا کر امن دلائیے تمہاری اصح التاریخ طبری جلد 3 صفحہ 544 حالات 36ھ کے باب ''علیؓ کا عائشہ کے پاس جانا اور گستاخوں کو سزا دینا'' میں ہے۔

ایک گستاخ عائشہ بولا: امی ہم تجھے بدلہ دیں گے جو نافرمان اپنی ماں کو دیتے ہیں۔

دوسرا بولا: اے ہماری اماں توبہ کر لے تو نے غلطی کی ہے۔

حضرت علی نے اپنے پولیس افسر حضرت قعقاع بن عمرو کو پکڑنے کے لئے بھیجا وہ ان کو پکڑ لائے تو آپ نے فرمایا

اضرب اعناقھما ثم قال لا نھکن ھما عقوبة فضربھا مائة مائة واخر جھما من ثیابھما.

(طبری جلد 3 صفحہ 544 والبدایہ والنہایہ وغیرہ)

(ترجمہ) ان کی گردن اڑا دو پھر فرمایا میں ان کو بدترین سزا دوں گا پھر ان کے کپڑے اتارے اور 100/100 درے بھی لگا دیئے۔

اپنی ماں کی عزت بچانے والے اے علی! تجھ پر اپنے نبی کے بعد لاکھوں درود و سلام ہوں تو نے قانون امن بنا دیا۔

ہائے! آج کوئی مومن مسلمان افسر و حاکم آپؓ کی ماں عائشہ کو بھونکنے والوں پر یہی اسلامی سزا جاری کر دیتا۔

سوال نمبر 62: اسی طبری جلد 3 صفحہ 499 میں ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے کوفہ کی جامع مسجد میں بصرہ کی جنگ میں حضرت علیؓ کے لئے لوگوں کو ابھارا تو فرمایا۔ تمہاری آزمائش آ گئی کہ ایک طرف حضور ﷺ کے چچازاد بھائی و داماد حضرت علیؓ ہیں۔ دوسری طرف تمہاری ماں عائشہؓ ہیں۔ جو اس دنیا میں اور آخرت میں بھی تمہارے نبی کی بیوی ہیں۔ کس کا ساتھ دو گے؟

لوگ حیران ہو کر خاموش رہے۔ پھر سبط النبی الحسن نے تقریر فرمائی تو لوگ ساتھ ملے پھر حضرت عائشہ بھی ایک اور اچھی بات سن کر حضرت عمار کو یوں خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

اے ابوالیقظان! اللہ کی قسم جتنا مجھے معلوم ہے آپ حق بات کہنے والے ہیں۔ عمار نے سن کر کہا سب تعریفیں اللہ کی ہیں۔

''کہ آپ کی زبان سے میرے لئے فیصلہ کرا دیا'' (طبری جلد 3 صفحہ 448)

شیعو! اگر آپ حضرت عمارؓ کو مانتے ہیں تو امی عائشہؓ کو جنتی بھی مانیں اور حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ کا حبدار بھی۔

سوال نمبر 63: آپ لعنتوں میں بڑے شیر ہیں۔ کفار تو محروم ہیں۔ مگر آپ سے نہ کوئی صحابی وخلیفہ بچا نہ کوئی عالم دکھائیدار۔ قاتلان عثمان پر حضرت علیؓ نے لعنت بھیجی ہے۔ آپ بھی ان سے دشمنی رکھ کر حضرت علیؓ کے تابعدار بنیں۔

(۱) حضرت علیؓ نے فرمایا۔

اے طلحہ آپ عثمانؓ کے قاتلوں کا بدلہ چاہتے ہیں۔ اللہ عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ [طبری جلد 3 صفحہ 514]

(معلوم ہوا حضرت طلحہؓ حضرت علیؓ کے مخالف و دشمن نہ تھے دونوں سبائیوں کے دشمن تھے)

(۲) اور طبری جلد 3 صفحہ 523 پر ہے۔

کہ حضرت علیؓ نے ایک شور سنا تو پوچھا لوگوں نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ ہیں وہ اور بصرہ کے لوگ عثمان کے قاتلوں اور ان کے حامیوں پر لعنت بھیج رہے ہیں۔ تو حضرت علیؓ بھی ان پر لعنت کرنے لگے۔

ویقول اللھم العن قتلة عثمان و اشیاعھم ۔ اے اللہ عثمان کے قاتلوں اور ان کے حامیوں پر لعنت فرما۔

شیعہ دوستو! اگر آپ واقعی حضرت علیؓ کے تابعدار ہیں۔ تو عثمان کو مظلوم جانیں۔ قاتلوں پر لعنت بھیجا کریں۔ اور یقین کریں کہ حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ و زبیرؓ میں سے کوئی بھی حضرت علیؓ کا مخالف نہ تھا۔ سب قاتلان عثمان کے دشمن تھے۔ جنگ ان کی سازش سے ہوئی۔

سوال نمبر 64: حضرت نبیؐ و حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ کو عمرو بن جرموز سبائی نے دھوکہ سے شہید کیا۔ ابن جرموز نے کہا آؤ نماز پڑھیں۔ حضرت زبیرؓ نے کہا ہاں نماز پڑھتے ہیں۔ ابن جرموز پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر پیچھے سے برچھا مار کر شہید کر دیا۔ آپ کا گھوڑا، انگوٹھی اور ہتھیار اٹھا کر (حضرت علیؓ کی طرف انعام لینے) چلا گیا۔ (طبری جلد 3 صفحہ 540) حضرت علیؓ نے فرمایا اس تلوار نے بہت دفعہ حضور ﷺ کی ذات کو بچایا اور وہ تلوار حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دی۔ (ایضاً) پھر اس نے حضرت علی سے انعام مانگا کہ آپ کے دشمن کو مار دیا ہے آپ نے فرمایا تجھے انعام تو حضور ﷺ نے جہنم کا دیا ہے گھبرا کر اس نے حضرت علیؓ کے سامنے خودکشی کر لی۔ آپ نے فرمایا حضور ﷺ نے سچ فرمایا ہمارے سامنے جہنم پہنچ گیا ہے۔ سبائیوں کی سازش اور صلح کے بعد غداری کی جنگ سے حضرت علیؓ و حضرت عائشہ دونوں پچھتائے۔ امی نے کہا کاش میں

20 سال پہلے مرچکی ہوتی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کاش میں بھی 20 سال پہلے مرچکا ہوتا۔ دونوں نے ایک ہی بات کہی۔
(طبری جلد 3 صفحہ 541-542)

شیعہ دوستو! انصاف سے بتاؤ۔ ابن جرموز کے ساتھی ہو۔ یا حضرت علیؓ، زبیرؓ و ای عائشہؓ کے؟ خدا ہی تم کو ہدایت دے۔

سوال نمبر 65: یہ تینوں حضرات علیؓ کو سبائی قاتلوں کے نرغہ سے چھڑانے اور باہم صلح صفائی کے لئے آئے تھے۔ ملاحظہ ہو

(۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم میرے اور علی کے درمیان اتنی بات ہوگئی جتنی دیور اور بھابی میں ہو جاتی ہے۔ وہ میرے ہاں انتہائی چنے ہوئے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

(۲) تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔

اے لوگو! اس نے سچ کہا اللہ کی قسم یہ بہت نیک ہے میرے اور اس کے درمیان اتنی ہی بات تھی جو اس نے بتائی دنیا و آخرت میں یہ تمہارے نبی ﷺ کی بیوی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کیم رجب 36ھ میں مدینہ کو رخصت ہوئیں حضرت علیؓ نے کئی میل تک رخصتی کی پھر بیٹوں کو ایک دن رات کے سفر تک ساتھ بھیجا۔

(طبری جلد 3 صفحہ 547)

(۳) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں۔

ہم مدینہ سے 700 آدمی بصرہ میں آئے (شہری نہ تھے باہر سے آئے ہوئے قاتلین عثمان تھے) کوفہ سے سات ہزار آگئے دو ہزار آس پاس سے بھی مل گئے .... محمد اور طلحہ کہتے ہیں لوگ اترے مطمئن تھے۔ حضرت علیؓ طلحہؓ اور زبیرؓ آپس میں ملے متفق ہوگئے۔ صلح سے بہتر اور جنگ سے روکنے کے سوا کوئی اچھی بات نہ پائی اپنے لشکروں میں لوٹ آئے۔ (طبری جلد 3 صفحہ 517)

سوال نمبر 66: ماں سمیت تینوں بھائیوں کی صلح تو اس بات پر ہوگئی کہ قاتلین عثمان سے بدلہ لیا جائے مگر قاتلین عثمان نے رات بری طرح کائی صلح توڑنے کے مشورے کرتے رہے۔ حضرت علیؓ کے لشکر کا کمانڈر انچیف مالک بن حارث اُشترنخعی جو باتفاق تاریخ حضرت عثمان کو شہید کرانے والا ان کا قائد تھا۔ بولا طلحہ و زبیر کا مقصد تو ہم جانتے ہیں (کہ ہم کو قتل کرنا چاہتے ہیں) مگر علیؓ کا مقصد تو ہم آج تک نہ جان سکے۔ فھلمو فلنثو انب علی علی فنلحقه بعثمان. آؤ سب علی پر اکٹھا حملہ کردیں اور عثمان سے ملا دیں۔ تو ابن سودا (یہودی) نے ڈانٹا کہ تو نے بری رائے دی۔ ایک بولا ہم لڑیں گے تو ابن سبا نے کہا تم 2500 ہو اور طلحہ والے 5000 ہیں تم کو کھا جائیں گے۔ سب کی سن کر پھر بولا میری رائے یہ ہے کہ تم کو غلبہ (بطور تقیہ) لوگوں میں مل کر رہنے سے ہوگا۔ جب لوگ صبح ملیں تم جنگ چھیڑ دو۔ ان کو سوچنے کا موقع نہ دو خدا طلحہ، زبیر اور علی کو باہم پھنسا

دے گا تم سے انتقام نہ لے سکیں گے یہ رائے مکمل طے کر کے وہ الگ الگ (لشکروں میں) چلے گئے اور لوگوں کو ان کی سازش کا پتہ نہ چلا (طبری جلد 3 صفحہ 507-508) پھر سحری کو دونوں لشکروں میں جا کر جنگ بھڑکا دی۔ (ہر تاریخ)

سوال نمبر 67: دنیا کے دانشورو اور منصف مزاجو! غور سے سوچو کہ غداروں نے جنگ چھیڑ دی حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کے ساتھی جوابی کاروائی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ ان کو روکتے ہیں کہ ہم تو ان کو صلح کی دعوت دے چکے ہیں۔ یہ نئی بات در پیش آ گئی ہے جو پہلے نہ تھی اس کام میں غدر کرنے والا قیامت کے دن خدا کے آگے کوئی عذر نہ کر سکے گا ہم تو ان سے صلح کر چکے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ صلح مکمل ہو گئی تم خوش خبری سناؤ اور (یہ حملہ) برداشت کرو۔ حضرت طلحہ نے اپنے ساتھی صبرہ بن شیما سے کہا ہم اور وہ مسلمان ہیں۔ آج سے پہلے ایسا معاملہ پیش نہیں آیا کہ قرآن اترے حضور ﷺ کی سنت سے مسئلہ حل ہو بات نئی ہو گئی ہے۔ (طبری جلد 3 صفحہ 508)

سوال نمبر 68: شیعہ حضرات سوچیں کہ غدر کون کر رہا ہے۔ اور طلحہ و زبیر نہیں لڑنا چاہتے۔ حضرت علیؓ بھی صلح جو ہیں وہ اس جنگ میں کمزور روایت سے ان کو غلطی جتلا کر اپنے ساتھ واپس لے جاتے ہیں۔ آپ کی طرف سے تو جنگ بند ہو گئی پھر بھی جنگ نہیں رکتی۔ اُشتر نخعی کا لشکر 5 ہزار سوئے ہوئے مسلمانوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پھر امی عائشہؓ کے اونٹ پر حملہ کر دیتا ہے بنو ضبہ کے لوگ امی کے تحفظ میں اونٹ کی مہار پکڑتے اور سر کٹواتے جاتے ہیں۔ تقریباً 5 ہزار سروں کی یہ وفاداری اور قربانی کی اور دشمن اہل بیت رسول و ذوالنورین، اُشتر نخعی کے ظلم کی مثال کہیں بھی نہ ملے گی پھر بھی ظالموں کی بناوٹی تاریخ میں احد پہاڑ پر شہادت و جنت کی خبریں سننے والے باغی ہیں۔ (معاذ اللہ) اور دنیا کا بدترین غدار و ظالم مومن وفادار بنا ہوا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام ۔۔۔ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

سوال نمبر 69: پھر یہ سبائی لشکر 50 لاکھ بصرہ کا سارا خزانہ ہضم کر کے 10 گنا مزید عراقی ساتھ لے کر اہل شام کو ختم کرنے چڑھ دوڑتا ہے کہ ہماری حکومت میں ہم سے قصاص کا مطالبہ عثمان کے بیٹے، حضرت معاویہ اموی اور دوسرے شامی کیوں کرتے ہیں۔ اس اپنے فتح کردہ صوبہ سے دربدر کیوں نہیں ہوتے مگر جمل کا بدلہ خدا وہاں دلاتا ہے یہ لشکر منہ کی کھاتا ہے پھر خود ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 70: میں نے عربی، فارسی، اردو میں نہج البلاغہ کی شروح دیکھیں مگر مولا علیؓ کے اس فرمان کی وجہ اور شرح کہیں نہ ملی وہ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ سے فرماتے ہیں "میں ان سے کیسے بدلہ لوں هم یملکو ننا ولا نملکهم (نہج البلاغہ اردو صفحہ 457، طبری وغیرہ) وہ قاتل ہمارے مالک بن گئے ہیں۔ وہ ہماری ماتحتی اور ملکیت میں نہیں" کیا کوئی مجتہد حضرت علیؓ کی مملوکیت اور قاتلوں کی مالکیت کی شرح کر سکتا ہے؟ بینوا

عدالت کی کھلی کچہری میں

سوال نمبر 71: دنیا کے ہر قانون میں کافر، مسلم، کمزور، طاقتور، اپنے، بیگانے سے مقتول کا بدلہ لیا جاتا ہے۔ آج قرآنی اصول توحید ۲ رسالت ۳ آسمانی کتابیں ۴ فرشتوں اور ۵ قیامت پر ایمان میں تغیر کر کے امامت اور عدل کے دو نئے اصول ڈالنے والے امامیہ اور عدلیہ کہلانے والے انصاف سے بتائیں کہ حضور ﷺ کی پھوپھی بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے یا نواسے حضور ﷺ کے دوہرے داماد خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کو بیدردی سے مدینہ طیبہ میں بروز جمعہ تلاوت قرآن پاک اور روزہ کی حالت میں جن منافقوں نے شہید کیا ان سے بدلہ کیوں نہ لیا گیا؟ کیا خدا کا حکم "تم پر مقتولوں کا بدلہ لینا فرض ہے" اور تمہاری زندگی بدلہ لینے میں ہے" (سورۃ بقرہ پارہ 2 رکوع 6) سبائی قاتلوں نے منسوخ کر دیا؟ یا سابق فرمانِ علی کے مطابق حکومت ہی ان قاتلوں کی تھی؟

سوال نمبر 72: اگر آپ کہیں کہ وارثوں نے مقدمہ درج نہ کرایا وہ رشتہ دار جان بچا کر شام بھاگ گئے تھے تو عرض یہ ہے کہ یہ معمولی قتل نہ تھا۔ خلیفہ وقت کا تھا۔ اب مدعی آپ کا جانشین حاکم ہی تھا۔ صرف وارث رشتہ دار نہ تھے۔ یہی بین الاقوامی قانون ہے گواہ۔ محمد بن ابی بکر اور اُشتر نخعی وغیرہ دربار میں معتمد علیہ اور ہر وقت موجود رہتے تھے مدعیہ آپ کی بیوی نائلہ نے مقدمہ درج کرادیا تھا۔ انصاف سے بتائیے۔ ان سے تفتیش کرنا اور مجرموں کو پکڑ کر سزا دینا۔ حاکم وقت کا کام تھا۔ یا صوبائی گورنر معاویہ کا فریضہ تھا؟ وہ تو بار بار بذریعہ خطوط مطالبہ ہی کرتا رہا۔ کہ مدعی قاتل گواہ، عدالت سب کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے ان سے بدلہ لیں پھر ہم سے بیعت لے کر عالم اسلام پر مستحکم حکومت کریں۔ (ہر تاریخ)

سوال نمبر 73: عینی گواہی تو کوئی نہیں دیتا بلکہ جب بلوائی قاتل بزور بازو حاکم وقت کو کہتے ہیں ہم سب عثمان کے قاتل ہیں۔ معاویہ آئے ہم سے بدلہ لے (ہر تاریخ در واقعہ صفین) تو اقبال جرم اور اقرار قتل بھی دنیا کے ہر قانون میں موجب قصاص بنتا ہے یا نہیں؟ وکیل و جج صاحبان ہی بتائیں۔ جب یہ حضرت علیؓ کو بھی دھمکی دیتے ہیں کہ بدلہ نہ لو ورنہ ہم تمہاری حکومت بھی الٹ کر تم کو عثمان سے ملا دیں گے (قول اُشتر نخعی کمانڈر انچیف لشکر مرتضوی) مشاجرات صحابہ کی بحث بہت نازک ہے۔ ہم مسلمان آگے مہر بلب ہیں۔ رات دن اصحاب رسول کو عوعو کرنے والوں سے کوئی مسلمان قاضی تو پوچھیں کہ خدا کا حکم پورا نہ کرانے میں یہ سبائی درباری کتنے بڑے مجرم تھے؟

سوال نمبر 74: آج آپ ظہور مہدی سے قبل تقیہ والی بیسیوں سچی احادیث ائمہ تو جھٹلا چکے بڑے مالدار بھی ہیں۔ اور تقیہ تو ذاتی مفاد میں خوف اور لالچ پر شیعہ کرتے ہیں۔ 10 / 9 حصے مذہب بھی چھپاتے ہیں۔ تو بلا تقیہ وخوف فرمائیے۔ کہ حضرت علیؓ نے اتنے بڑے مجرموں سے کیوں بدلہ عثمان نہ لیا۔ جب کہ اسی گروہ کے خارجیوں نے آپ کے ایک ساتھی کو قتل کیا تو قصاص لے لیا۔ (ہر تاریخ) اب دو ہی باتیں لازم ہیں۔

(۱) معاذ اللہ بقول شیعہ آپ حضرت عثمانؓ کے دشمن تھے۔ قتل پر خوش ہوئے۔ عازم قتل مجرموں کو نہج البلاغہ کے مطابق ''میں قتل کا حکم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں'' منع نہیں کیا۔ تعزیرات پاکستان اُس پر لاگو ہوتی ہے۔ جس کے حامی اس کے دشمن کو سامنے قتل کریں اور وہ طاقتور ہو کر نہ روکے شامیوں کے سامنے قاتلان عثمان نے آپ کا یہی کردار جتلایا اور معاذ اللہ وہ آپ سے اور لشکر سے بدلہ لینے اٹھے۔

(۲) **یا** پھر آپ بہت کمزور تھے۔ بدلہ نہ لے سکتے تھے۔ تو پھر آپ امام نہ بنے آپ کی اطاعت کسی پر واجب نہ تھی۔ حضرت علیؓ خود امام کا فرض یہ بتاتے ہیں ''خدا نے امام کو اس کا پابند کیا ہے کہ وہ وعظ، اجتہاد، خیر خواہی میں کوشش کرے سنت کو زندہ کرے خدا کی حدیں مجرموں پر جاری کرے۔ (اصول کافی، نہج البلاغہ عربی وغیرہ صفحہ 202) براہ کرم اس شبہ کا ازالہ فرمائیے۔

اصول کافی جلد 1 صفحہ 200 امام کی فضیلت اور صفات کے باب میں ہے ''امامت انبیاء کا درجہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی خلافت ہے...... دین کی باگ ہے مسلمانوں کا نظام اور درستی دنیا کی ہے مومنین کی عزت و غلبہ ہے امامت اسلام کا بلند سر اور اعلیٰ شاخ ہے امام سے نماز زکوٰۃ روزے حج اور جہاد کا کام پورا ہوتا ہے اور صدقات پورے ملتے ہوتے ہیں۔ حدود اور احکام پورے ہوتے ہیں سرحدوں اور کناروں کی حفاظت ہوتی ہے۔ امام خدا کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام کر کے دکھاتا ہے۔ اللہ کی حدوں کو قائم کرتا اور اللہ کے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ الخ (اصول کافی طبع تہران)

نوٹ: شیعہ دوست انصاف سے بتائیں کہ امام و خلیفہ کی یہ صفات خلفاء ثلاثہ میں پوری ہوئیں کہ سب مسلمان متحد نمازیں پڑھتے کفار سے جہاد کرتے حدود و قصاص قائم رکھتے۔ غنائم و صدقات وصول کرتے اور حقداروں میں بانٹتے تھے۔ یا شیعہ عقیدہ میں صرف علیؓ تھے کہ مسلمانوں میں نماز و زکوٰۃ کی وحدت نہ رہی 3 فرقے بن گئے کفار سے جہاد نہ ہوا لاکھ بھر مسلمان خانہ جنگی کی نذر ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے بدلہ نہ لیا گیا۔

سوال نمبر 75: انصاف سے بتائیے آپ کے بقول ان مجرموں کی آپ نے حمایت کی ان کو طالبان انصاف و قصاص پر چڑھا دیا ان سے حضرت علیؓ کو کیا فائدہ پہنچا۔ میں نے جیل میں ایک کتاب تاریخ اسلام پڑھی جو 50 سال پہلے سرگودھا کالج کے پروفیسروں نے لکھی تھی۔ ''کہ جنگ جمل حضرت علیؓ نے جیتی مگر اس کا فائدہ معاویہؓ کو پہنچا حضرت علیؓ کا سیاسی نقصان ہوا'' حالانکہ معاویہ اس جنگ سے غیر جانبدار ہے مثبت منفی کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ ان جنگوں کے علل و اسباب پر اور پھر نتائج پر منصفانہ رائے دیں۔ صرف صحابہ کرام کو ہی مطعون نہ کریں۔ سبائی قاتلوں پر بھی تبصرہ کریں۔

سوال نمبر 76: تاریخ طبری وغیرہ میں ہے کہ جب شہادت عثمان کے لئے بلوائی اپنے حامی بنانے صوبہ شام میں گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے انکوائری سے ان کے عزائم بھانپ لئے اور دھتکار کر نکال دیا تو انہوں نے گھور کر کہا معاویہ! ہماری حکومت آنے والی ہے ہم (عثمان کو شہید کر کے) تم سے نمٹیں گے۔ پھر یہ لاکھ بھر عراقی لشکر لے کر شام پر حملہ آور ہوئے حضرت

امیر معاویہؓ نے بھی جواب دیا۔ انصاف سے کہیے یہ دو دشمنوں کی جنگ بن گئی۔ پہل کرنے والا ظالم ہوتا ہے۔ آپ معاذ اللہ حضرت علیؓ کو درمیان میں کیوں لے آتے ہیں؟

سوال نمبر 77: مصلح المسلمین حضرت علیؓ کی ذات گرامی کا منصفانہ کردار ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 507 نزول امیر المومنین ذاقار میں ہے

کہ جب بصری کوفیوں کے پاس آئے۔ قعقاع حضرت ام المومنین اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنھم سے صلح کا پیغام لے آئے تو حضرت علیؓ نے ان کی مصالحت کے مطابق سب لوگوں کو جمع فرمایا اور کھڑے ہو کر خدا کی حمد وثنا اور حضور ﷺ پر درود وسلام کے بعد جاہلیت کے زمانے کی بدبختی اور اسلام کی نیک بختی میں یوں فرمایا۔ کہ اللہ نے اس امت کے حضور ﷺ کے بعد ایک جماعت ہونے پر یہ انعام فرمایا کہ ایک خلیفہ (ابوبکر) پر متفق کر دیا پھر اس کے بعد والے (عمر) پر پھر اس کے بعد والے (عثمان) پر سب کو جمع رکھا پھر یہ (اختلاف کا) نیا حادثہ درپیش آیا اور اس امت پر تو ان لوگوں نے مسلط کر دیا جنہوں نے یہ دنیا (عہدے) طلب کی اور جن کو خدا نے یہ (حکومت وفضیلت کے) عہدے دیئے تھے۔ ان پر حسد کیا۔ اور ان نعمتوں کو پس پشت ڈال دیا۔ اللہ اپنے کام پورے کرنے والا ہے۔ میں صبح (مدینہ) واپس جا رہا ہوں تم بھی چلو اور وہ لوگ ہرگز میرے ساتھ نہ چلیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں کچھ بھی حصہ لیا یہ بے وقوف اپنے آپ کو ملامت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ان سبائیوں کے خاص افراد اکٹھے ہوئے جن میں علباء بن ہیثم، عدی بن حاتم، سالم بن ثعلبہ عبسی، شریح بن ابی اوفی، ابن ضبیعہ اور اُشتر نخعی وغیرہ جو حضرت عثمانؓ پر چڑھ آئے تھے۔ زیادہ تر مصری (ابن سودا یہودی اور خالد بن ملجم (حضرت علیؓ کے قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم کا بھائی) تھے اور مشورہ کیا۔ کہ علیؓ ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کو دیکھتے ہیں اور عمل کے قریب ہیں۔ جو عثمان کے قاتلوں کو چاہتے ہیں۔ (تو یہ ہمارے قتل پر متحد ہو گئے) اب اپنے بچاؤ کی تدبیر سوچو آگے وہی امیر لشکر مرتضوی اُشتر نخعی کی رائے لکھی ہے۔ ''کہ علی کو قتل کر کے عثمان سے ملا دو۔ پھر وہ پرسکون ہو جائے گا'' الخ

ہماری خواہش اور اپیل ہے کہ آج بھی شیعان علی خلفاء ثلاثہ پر اتفاق واجماع کا یہ خدائی انعام اور قاضی امت حضرت علیؓ کا فیصلہ مان لیں تو سب مسلمان ایک ہو جائیں

سوال نمبر 78: شیعہ حضرات ہی انصاف سے بتائیں کہ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے قتل کا مشورہ (اپنی جان بچانے کیلئے) دینے والا یہ مالک بن حارث اُشتر نخعی اگر زندہ ہوتا تو خارجی بن کر یہی ابن ملجم کی جگہ آپ کو شہید نہ کر دیتا۔ جس کے 80 ہزار مسلمانوں کے قتل کرنے کرانے پر آج شیعہ کو ناز ہے اور اسے اپنا ہیرو مانتے ہیں حالانکہ شیعہ کی کسی کتاب میں اس کے مومن

ہونے کی صراحت ہم نے نہیں دیکھی۔

قاتلان عثمان ملعون ہیں

سوال نمبر 79: منصف مزاج شیعہ صاحبان غور فرمائیں کہ شہادت عثمانؓ کے وقت مدینہ کے تین بڑے لیڈر حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ مصر کے بلوائی حضرت علیؓ کے، بصرہ والے حضرت طلحہؓ کے اور کوفہ والے حضرت زبیرؓ کے عقیدت مند اور خلیفہ بنانے والے تھے۔ جب وہ ایک جھوٹے خط اور محمد بن ابی بکر کے قتل کا ڈرامہ رچا کر مختلف سمتوں سے ان تینوں بزرگوں کے پاس اکٹھے آ گئے۔ اور قتل عثمان کا متفقہ منصوبہ بتا دیا۔ تو ان تینوں نے حضور ﷺ کی زبان سے ان پر لعنت فرمائی۔

(۱) نیک لوگ جانتے ہیں کہ مروہ خشب اور اعوص کے علاقوں میں جمع ہونے والے لشکر پر حضرت محمد ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ دفع ہو جاؤ خدا تمہیں اپنا ساتھی نہ بنائے (فرمان علیؓ)

(۲) اہل بصرہ کو حضرت طلحہؓ نے ڈانٹ کر دھتکارا کہ مومن جانتے ہیں کہ یہ لوگ حضور ﷺ کی زبان سے ملعون ہیں۔

(۳) کوفی حضرت زبیرؓ کے پاس آئے تو آپ نے بھی ان کو دھکیلا اور فرمایا بے شک مسلمان جانتے ہیں کہ مروہ خشب اعوص والے لشکر حضور ﷺ کی زبان سے لعنتی ہیں۔ (تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 387 طبع بیروت) اس تاریخی حقیقت پر ہر مسلمان غور فرمائے۔ اور رافضی کا پروپیگنڈہ ہرگز نہ مانے کیونکہ

(۱) یہ تینوں بزرگ حضرت عثمانؓ کے حامی تھے۔ کوئی دشمن اور خواہش قتل نہ رکھتا تھا۔

(۲) یہ فسادی باہر کے 3 شہروں کے تھے مدینہ والے ہرگز ان کے ساتھ نہ تھے۔

(۳) ان پر حضور نے سب مسلمانوں کی شہادت سے لعنت فرمائی تھی۔ قاتلان عثمان کبھی سچے نہیں ہو سکتے۔

(۴) ان کے سارے الزامات خود ساختہ اور جھوٹے تھے۔ وہ غلط تاریخوں میں سازش سے درج کرائے گئے۔

سوال نمبر 80: حضرات حسنینؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے آپ کو رائے دی تھی کہ ان قاتلوں کو الگ رکھیں بیعت نہ لیں ابھی حضرت معاویہؓ کو معزول نہ کریں۔ حالات کو کنٹرول کریں۔ چونکہ حضرت امیر معاویہؓ کے ازلی دشمن اُشتر نخعی وغیرہ سبائیوں کا مشورہ مان لیا گیا (البدایہ والنہایہ، طبری) تو حضرت امام حسنؓ نے چیخ کر کہا ابا جی! "قد غلبک فلان و فلان کہ آپ سے اپنی منوانے میں فلاں فلاں غالب آ گئے ہیں" یہی وجہ ہے کہ آج بھی بڑے ذاکر، مجتہدوں کو ان سبائیوں سے پیار ہے اور نواسہ رسول جگر گوشہ بتول نوجوانانِ جنت کے سردار امن و صلح کے شاہکار امام حسنؓ نامدار سے بغض ہے کوئی انتظامی افسر صرف ایک گھنٹہ ہی امام حسنؓ کے کسی کمال پر تقریر کرا کر تو دیکھے۔ خطاء و نسیان آدم کی اولاد میں فطری ہے جو معاف کی گئی ہے مگر یار لوگوں نے یہ عقیدۂ عصمت اور خطاء نسیان سے بھی پاکی کا عقیدہ تراشا ہی اس لئے ہے کہ ان عظیم

حادثات کی ذمہ داری امام معصوم پر ڈال دیں۔ ہر عقل مند مسلمان سوچ کر بتائے کہ حضرت علیؓ کے جگر گوشوں اور بھائیوں کا مشورہ بہتر تھا۔ یا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا؟

عندالشیعہ صرف 14 معصومین کی دینی خدمات

اب ہم تاریخی حادثات اوران پر کھلی کچہری کے فیصلے بند کر کے ان کے اپنے 14 معصومین پر اتہامات کو نمایاں کرتے ہیں۔ آج ہر بے شرع تارک نماز، پنجتن پاک 12 امام، 14 معصومین کا نعرہ لگاتا پھرتا ہے ان سے خود دین کتنا پایا اور یہ اپنی نبوت، امامت اور ہادیت میں عندالشیعہ کامیاب ہو کر کیا دنیا سے رخصت ہوئے؟ عقیدہ شیعہ اوران کے لٹریچر پر یہ سوالات ہیں معاذ اللہ مسلمانوں کے عقیدہ میں ان محبوبان الٰہی پر ہمارے اعتراضات ہرگز نہیں ہیں۔

سوال نمبر 81: 25-30 لاکھ ایرانیوں کا قتل عام کر کرا کر آپ کو امام خمینی کے انقلاب پر تو ناز ہے صرف چند صد صحابہ کرامؓ کی شہادتوں کے بعد مکہ، مدینہ، عرب وعجم میں محمد رسول اللہ کے انقلاب اسلام پر بھی خراج عقیدت پیش کریں؟

سوال نمبر 82: آپ جب اپنے عقیدہ میں دو لاکھ صحابہ وصحابیات کو منافق، خلفاء ثلاثہ کو ماننے اور بیعت کرنے کی وجہ سے کھلے مرتد کہتے ہیں۔ صرف 4 صحابہ کو ہی حضرت علیؓ کے حبدار اور گویا ٹیوشن پڑھ لینے کی وجہ سے مومن مانتے ہیں۔ تو کیا ابھی بھی آپ منکر رسول اور دشمن نبی نہیں ہیں۔ اگر میری یہ بات غلط ہے تو کھل کر یہ کہیے لکھیے ''کہ جو بھی خلفاء ثلاثہ کو ماننے کی وجہ سے تمام صحابہ سے دشمنی رکھے وہ کافر کتا ہے۔ مومن مسلمان ہرگز نہیں ہے''

سوال نمبر 83: اپنے لٹریچر اور عقیدہ کی رو سے بتایئے -- سیرت نبوی، تاریخ اسلام اور سنی کتب سے نہیں -- کہ حضرت علیؓ کو رشتہ دینے کے سوا حضور ﷺ کے کس کارنامہ پر آپ فخر کرتے اور بتاتے ہیں؟ اور کیا ہادیت رسول اپنی مجالس میں سناتے ہیں؟

سوال نمبر 84: جب آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے خاص 8 سسرالی رشتہ داروں، 4 مردوں اور 4 عورتوں پر لعنت و تبرا کے سوا کسی شیعہ کا ایمان نہیں بن سکتا نہ خدا و رسول پر ایمان وکلمہ معتبر ہے۔ تو آپ کیا اس آیت کے منکر نہیں ''اسی اللہ نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور اس کے خاندانی سسرالی رشتے بنائے وہ ہر چیز پر قادر ہے'' (سورۃ الفرقان، رکوع 3 پارہ 19) جب خدا خاندانی رشتہ کی طرح سسرالی رشتوں کی بھی عزت واحترام کا سبق دے رہا ہے آپ حضور ﷺ کے ان سسرالی رشتہ داروں کے علانیہ دشمن ہیں۔ تو کیا حضرت علیؓ وحسنینؓ کے بھی ایسے 8 رشتہ داروں کے دشمن ہیں؟ بینوا

ملا باقر علی مجلسی، شیخ مفید، طوسی، قمی، صاحب اصول کافی وغیرہ تمام شیعہ کے اکابر علماء ومجتہدین اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

''تبرا میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ۔ جو بتوں کی طرح سب مسلمانوں کو محبوب تھے۔ (حیات القلوب جلد 2) سے اور 4 عورتوں عائشہ، حفصہ (حضورؐ کی بیویاں اہل بیت اور

مومنوں کی مائیں) ہند و ام الحکم (امیر معاویہ کی ماں اور بہن) اور ان کے تمام ماننے والوں سے ان کے تابعداروں سے تبرا کریں۔ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔ اور خدا و رسول پر شیعہ کا ایمان و اقرار مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ ان دشمنوں سے بیزاری اختیار نہ کریں۔
(حق الیقین صفحہ 539 بحار الانوار جلد 7 صفحہ 386 وغیرہ کافی)

اگر میرا شیعہ دوست مسلمان ہے اپنے نبی کے ان قریبی رشتوں سے تبرا نہیں کرسکتا جیسے حضرت علیؓ کے ان رشتہ داروں سے تبرا نہیں کرسکتا تو وہ کھل کر مسلمانوں کی طرح کہہ دے "کہ جو بھی حضور ﷺ کے ان رشتہ داروں سے تبرا کرے وہ کافر کتا ہے۔ شیعہ اور مومن مسلمان ہرگز نہیں ہے"

سوال نمبر 85: ہم سیدہ خاتون جنت کو بتولؓ۔ تارک دنیا۔ بھی مانتے ہیں اور آپ یہ آیت پڑھتے ہیں۔
"وہ خدا سے محبت کی بنا پر مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) تم کو خالص اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں۔ تم سے کوئی بدلہ شکریہ نہیں چاہتے" (سورۃ دھر، پارہ 29)

جب آپ کے نانا نے فرمان رسول آپ کو سنا دیا کہ یہ باغ فدک بیت المال کا حصہ اور غریبوں کے لئے صدقہ ہے" تو آپ کے عقیدہ میں فاطمہ اتنی ناراض کیوں ہوگئیں کہ عمر بھر گالیاں تبرے پڑھتی رہیں۔ بات کرنی چھوڑ دی وغیرہ۔ اپنی لاکھوں کی فیس حلال کرنے کے لئے آپ حضرت بتول خدا کی مقبول زاہدہ پر دنیا طلبی اور صریح گناہ کی تہمت کیوں لگاتے ہیں۔ اور فاطمہ کا بتول ہونا ہرگز نہیں بتاتے۔

شیعہ کتاب اصول کافی جلد 2 صفحہ 244 باب قلۃ عدد المومنین کے حاشیہ پر ہے کہ حضرت فاطمہؓ کا جنازہ صرف 5 آدمیوں نے پڑھا۔ سوچئے بتول پر مسلمانوں کے دشمن ہونے کا کتنا بڑا بہتان ان منافقوں نے لگایا ہے۔

سوال نمبر 86: حضرت علیؓ آپ کے عقیدہ میں پیغمبروں سے افضل اور پہلے امام تھے۔ حالانکہ ان کو پیغمبروں سے افضل کہنا غلو اور کفر ہے۔ شیعہ کتابوں میں ہے کہ عمان کے خارجیوں کی طرح وہ غالی شیعہ بھی کافر ہیں۔
"کہ ائمہ را خدا دانند یا بهتر از پیغمبران دانند یا گویند خدا در ایشان حلول کردہ است یا ایشان را خالق عالم دانند بنا بر بعضے از احادیث" (حق الیقین صفحہ 536 وغیرہ طبع ایران)
(ترجمہ) جو اماموں کو خدا مانتے ہیں (کہ وہ حاجت روا مشکل کشا ہیں) یا ان کو پیغمبروں سے افضل مانتے ہیں یا خدا ان میں رہتا ہے یا ان کو کائنات کا (عطائی طور پر) خالق مانتے ہیں۔ شیعہ کی ایسی کچھ احادیث کی وجہ سے۔
شیعہ حضرات بتائیں کہ وہ یہ غالی کفریہ عقیدہ تو رکھتے ہیں مگر اس امام اول نے اپنے دور امامت میں کتنوں کو مومن جنتی بنایا؟ ان کی

ــ اس لفظ پر معذرت خواہ ہوں جب ان کا ہر فرد آپ کے اہل بیت، بیویوں، دامادوں، مثل باپ خسروں کو بدترین مخلوق (کتا، خنزیر) کہتا اور جانتا ہے تو قرآن میں "برائی کا بدلہ برائی" سے یہ لفظ ہم مسلمانوں کا کہنا، مجبوری ہے۔ منہ

کتابیں خاموش ہیں۔ 25 سال حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے مشیر وزیر اور ہمنشیں بن کر رہے۔ شیعہ عقیدہ میں ان سے یہ دوستی کفر تھی۔ خدا نے بھی منع کیا تھا ''کہ تم ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ آگ پکڑے گی۔ (پارہ 12 رکوع 10 سورۃ ھود) پھر پونے پانچ سال اپنے ظاہری دور خلافت میں شوستری ڈھکو کے اقرار کے مطابق شیعہ اسلام تو نافذ نہ کیا۔ ہاں شیعہ کو 80 ہزار کے قتل مسلمین پر ہی ناز ہے۔

سوال نمبر 87: امام دوم حسن المجتبیٰ کے دست بالا پر ہی انگلیوں کے برابر مومنوں کی تعداد اپنی کتب سے دکھائیں؟

سوال نمبر 88: حضرت امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہونے والے 40 اہل مکہ اور 32 اپنے رشتہ داروں کے سوا کوئی مومنوں کی بھی 12-14 گنتی دکھائیں؟

سوال نمبر 89: تو پھر حضرت سجاد زین العابدین کا کوئی کارنامہ بتائیں کہ کتنے مومن شیعہ بنائے حالانکہ یزید سمیت ہر حکومت آپ پر مہربان تھی۔ تقیہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ چلئے دو، چار صد احادیث نبوی بھی اپنے لٹریچر سے بتا دیں؟ (سنی کتابوں سے نہیں)

سوال نمبر 90: حضرت باقرؒ و حضرت جعفرؒ کی بزرگی مسلمانوں میں مسلم ہے شیعہ دوستوں نے بھی کوفہ وعراق کے خاص راویوں سے -- جن کو امام نے کذاب، بدتر از یہودی، ملعون وغیرہ کہا ہے۔ (رجال کشی وغیرہ) -- ہزاروں احادیث ان سے روایت کی ہیں۔ جو ان سے خفیہ رات میں مل کر لیتے اور عراق میں جا کر مشہور کرتے تھے۔ (اصول کافی) مگر یہ دو بزرگ سابق اہل بیتؑ کی طرح مدینہ میں علانیہ درس حدیث دیتے ان سے سینکڑوں شاگرد احادیث لیتے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے تھے۔

تہذیب التہذیب وغیرہ کتب رجال اہل سنت میں سے ان کے شاگردوں کی تعداد بڑی معلوم ہوتی ہے۔ جن میں امام ابوحنیفہؒ اور مالک امام دار الھجرۃ کو بھی لکھا ہے۔ اور 3/4 امت ان کی تابعداری اور تقلید کرتی آرہی ہے۔ یہ مدینہ وغیرہ کے شاگرد قرآن وسنت کے برخلاف امام باقرؒ و جعفرؒ سے وہ روایات نہیں کرتے جو مسلمانوں کے خلاف عراقی راوی انکے نام سے بناتے ہیں۔

فرمائیے۔ ایسے مقبول عام شاگرد امام امت بن کر دین خدا و رسول اہل بیت سے بھی روایت کریں تو بہتر ہے یا ایسے چند لوگ جن کو ائمہ اہلبیتؓ بھی مومن نہیں کہتے اور شیعہ بھی ان کے نام نہیں بتا سکتے۔ تاریخ ائمہ صفحہ 357 میں وفیات میں بتلایا ہے کہ 150ھ میں مجتہد زمانہ ابوحنیفہ نے وفات پائی۔

''امام جعفر نے ابوبصیر سے کہا خدا کی قسم میں تم میں 3 مومن بھی نہیں پاتا جو میری حدیثیں چھپائیں ورنہ حدیث چھپانا اور تقیہ کرنا میں حلال نہ جانتا (اصول کافی جلد 2 باب قلۃ عدد المومنین صفحہ 242) دوسری روایت ہے کہ 17 افراد اگر میرے شیعہ ہوتے تو مجھے بیٹھ رہنا جائز نہ تھا۔ (میں ان کو لے کر حاکم وقت سے ٹکرا جاتا) بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں۔ اور ان عالموں پر یہ بہتان لگاتے ہیں۔

سوال نمبر 91: شیعہ دوست بتائیں کہ امام موسیٰ کاظم نے کتنوں کو مومن مسلمان بنایا اور ان سے کن راویوں پر شیعہ کو اعتماد ہے

سوال نمبر 92: آٹھویں امام رضا نے کتنے لوگوں کو دین پڑھایا اور وہ بااعتماد شیعہ بنے یہ روایت کیا واضح کرتی ہے؟ امام رضا نے فرمایا اگر آپ میرے شیعہ کی پہچان کریں تو سب کو نقیل پائیں۔ اور اگر آپ ان کو پرکھیں تو سب کو مرتد جانیں اگر ان کی چھانٹی کریں تو ہزاروں میں سے ایک بھی نہ نکلے اور اگر چھانٹی سے چھانیں تو ایک بھی نہ بچے بجز اس کے جو میرا ہو یہ مدت سے تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شیعہ علی ہیں۔ حالانکہ شیعہ تو صرف وہ ہے جو اپنے قول و فعل کو سچ کر دکھائے۔

(روضہ کافی صفحہ 228 طبع ایران)

سوال نمبر 93: نویں امام محمد تقی کے ہاتھ پر فیض پانے والے بااعتماد شیعہ ہمیں نہیں ملتے۔ ذرا وضاحت فرمائیں۔

سوال نمبر 94: دسویں امام علی نقی کے حالات میں بھی فیض پانے والے شیعہ مومنوں کی تعداد نہیں ملتی۔ نام تحریر فرمائیں۔

سوال نمبر 95: گیارھویں امام حسن عسکری کی حیات میں بھی ان کے خاص ثقہ شاگردوں کی تعداد نہیں ملتی۔ گو پہلے پارے کی ایک تفسیر ملتی ہے اور فضائل صحابہ میں ہم نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ یہ بزرگ صرف 12 کی گنتی میں ہیں۔ نہیں یہ اولیاء کرامؒ تھے۔ صاحب کرامت تھے۔ وقت کے عباسی بادشاہوں کے مقرب تھے۔ کلمہ حق بھی سناتے تھے۔ مالوں سے لوگوں کی حاجات پوری کرتے تھے۔ صالح شب بیدار تھے۔ مگر منصوص از خدا نہ تھے۔ نہ شیعہ نے ان سے اکی روایات کیں۔ کہ جو ان کا نام نہ جانے وہ پکا کافر ہے۔ (معاذاللہ)

امام مہدی کا تعارف

سوال نمبر 96: حضرت امام العصر والزمان۔۔ جو شیعہ عقیدہ میں 260ھ سے 5 سال کی عمر میں چچا جعفر کذاب کے ڈر سے عصائے موسیٰ اور اصلی قرآن لے کر ایک غار میں اس لئے غائب ہیں کہ ابھی تک 313 مومن نہیں ہیں۔ جب وہ بن جائیں گے تو امام ظاہر ہو کر اہل سنت مسلمانوں کا خاتمہ کریں گے اور شیعہ کے عدل و انصاف والی حکومت کریں گے۔ ہم اہل سنت مسلمانوں کے عقیدہ میں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے قرب قیامت میں پیدا ہو کر مکہ مکرمہ میں پہچانے جائیں گے اس وقت دجال بھی نکل آئے گا۔ سب دنیا میں فساد پھیلائے گا۔ خدا اس سے بچائے۔ ایران کے اصفہان شہر سے 70 ہزار کالے جھنڈوں والے اس دجال کا استقبال کریں گے۔ (علامات قیامت) حضرت عیسیٰ و مہدی شام میں اکٹھے ہوں گے۔ مہدی امامت کریں گے حضرت عیسیٰ یہود کے ساتھ جنگ میں دجال کو قتل کریں گے۔ 40 سال عادل حکومت قائم کریں گے۔ دوارب عیسائی یہودی نص قرآنی (پارہ 6 رکوع 2) کے مطابق مسلمان ہو جائیں گے۔ شیعہ بھی درست ہو جائیں گے اور بھی بہت سی قومیں مسلمان ہو جائیں گی۔ یہ غلبہ اسلام کی انتہاء ہوگی۔ جیسے غلبہ کا آغاز عہد نبوت اور عہد صحابہ میں ہوا تھا۔ شیعہ عقیدہ میں امام مہدی کے تا حنوز علی اختلاف الروایات 3-30-313 مومنین شیعہ بیک وقت نہیں ہوئے۔

اصول کافی باب التمحیص والامتحان جلد 1 صفحہ 370 میں ہے

کہ امام جعفر صادق سے سوال ہوا کہ قائم کے ساتھ کتنے لوگ ہوں گے فرمایا لـنفر یسیر تھوڑے سے لوگ ہوں گے راوی نے کہا۔ مہدی کی حمایت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں فرمایا یقینی بات ہے کہ شیعہ لوگوں کو پرکھا چھانٹا اور چھانا جائے گا بہت سی مخلوق چھانی سے نکل جائے گی'' (بحوالہ تحفہ امامیہ صفحہ 312)

شیعہ حضرات یہ 16 سوالات پھر سے پڑھیں کہ ان 14 ہستیوں نے دنیا میں کتنا اسلام پھیلایا؟ جو وہ آج ان کا صرف نام اور نعرہ لگا کر سڑکوں پر اودھم مچاتے ہیں۔

شیعو! مان لو کہ سچا اسلام وہی ہے جو حضور آفتاب رسالت وہدایت نے پڑھایا۔ تمام صحابہ واہل بیتؓ نے اسے دنیا میں پھیلایا۔ اور تا قیامت کم وبیش رہے گا۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ ومہدیؒ سے خاص بہار آئے گی۔ یہ نظریہ عقل ونقل کے خلاف اور خام خیالی ہے کہ امام غائب کی صرف معرفت ہی ایمان ہے ان کے وجود سے ہی دنیا قائم ہے ورنہ فنا ہو جائے۔ 1250 سال سے کوئی ان سے مل نہ سکے وہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی قرآن وامامت کی بچی تعلیم کسی کو نہیں سکھا سکتے نہ ملک عراق بچاتے ہیں۔ جب کہ نوری، مالکی شیعہ حکمران امریکہ سے 30-35 لاکھ عراق کی 1/4 آبادی تو فنا کرا چکا ہے۔ پھر کیا دنیا کو بچانے کے لئے خدا کافی نہیں۔ اگر آخری امام العصر کا ہونا پہچاننا ضروری ہے تو اس کا کلمہ پڑھنا کیوں ضروری نہیں۔ اگر پہلے امام کا کلمہ ولایت کافی ہے تو سید الرسل خاتم النبیین علیہم السلام کا کلمہ ہدایت کے لئے کیوں کافی نہیں۔ کیا وہ کلمہ نفاق ودوزخ کا ہے اور صرف امامت کا کلمہ ہی نجات اور جنت والا ہے؟ بینوا

مسئلہ امامت پر ایک نظر

سوال نمبر 97: شیعہ لوگ امامت کو رسالت ونبوت سے افضل کہتے ہیں۔ اگر چہ یہ بداہۃً عقل ونقل کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کے جانشین امام کو آپ کا شاگرد، مرید اور کم رتبہ ہونا چاہیے۔ وہ اگر رسول ونبی سے بھی افضل یا برابر ہو تو اصل اتباع اس کی ہوگی۔ نبوت ورسالت تا قیامت کی تو ختم ہوگئی۔ یہی ختم نبوت کا انکار ہے۔ براہ کرم اس کی وجہ بتائیں؟

سوال نمبر 98: آپ از خود اس پر دلیل یہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نبی تو پہلے تھے۔ پھر خدا نے آپ کو امام بنایا تو پہلے مرتبے سے افضل ہو گئے۔ جواب یہ ہے کہ یہ تو ایک ہی شخص کی دو حیثیتیں ہوئیں۔ جیسے BA کے بعد کوئی MA کر لے یا وزیر اعلیٰ سے وہ وزیر اعظم بن جائے۔ مگر جسے نبوت کا درجہ حاصل ہی نہیں ہے وہ نبی سے افضل امام کیسے بنے گا؟ یہ امامت ہدایت پیغمبروں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ خدا نے پیغمبروں کی امامت کے بارے فرمایا

''اور ہم نے ان کو ایسا امام بنایا جو ہمارے حکم کے بموجب ہدایت کرتے تھے۔ اور ان کی طرف ہم نے نیکیاں کرنے کی اور نماز پڑھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی وحی فرمائی اور وہ سب کے سب ہماری بندگی کرنے

والے تھے۔(ترجمہ مقبول صفحہ 392 سورۃ انبیاء)

پھر اس سے حضرت علیؓ کی ذات مراد لینا بھی قرآن کی تحریف ہے۔کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کلمات سے آزمائے جانے کے بعد امام یعنی مقبول عوام ہو گئے۔ہر موافق، مخالف نے مان لیا پھر آپ کو اور آپ کی اولاد کو پیغمبری کے بعد سیاست و حکومت بھی عطا فرمائی

"بے شک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ان کو بہت بڑی (حقیقی) سلطنت دی"

(ترجمہ مقبول صفحہ 103 پارہ 5 رکوع 5)

جب کہ شیعہ حضرت علیؓ کی مقبولیت عامہ کے منکر ہیں۔اور حکومت و سیاست نہ ملنے کی وجہ سے روتے پیٹتے اور ان کی مظلومی بتاتے ہیں۔(دیکھئے مجالس المومنین اور مصائب النواصب وغیرہ)

سوال نمبر 99: شیعہ کہتے ہیں کہ امام منصوص من اللہ ہیں۔یعنی اللہ نے ان کے امام ہونے کی نص (خبر) کر دی ہے۔خدا کی نص اور خبر تو کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔پھر ان کو امامت کیوں نہ ملی۔دوسرے کیسے غصب کر کے لے گئے؟ پھر قرآن میں ایسی ایک آیت بھی اشارہ و کنایہ سے نہیں۔خدا پر یہ بہتان بہت بڑا جرم ہے۔"اس سے بڑا ظالم کون جو خدا پر بھی جھوٹ باندھے"(پارہ 28 رکوع 9)

سوال نمبر 100: شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ غدیر خم کے موقعہ پر حضور ﷺ نے بھی نص اور خبر دے دی "کہ جس کا میں حاکم ہوں علی بھی اس کے مولی اور حاکم ہیں" یہ رسول خدا پر بھی بہتان ہے اور آپ کو جھوٹا کہنا ہے۔کیونکہ یہ ثقہ راویوں سے ثابت نہیں۔پھر مولیٰ کا لفظ مبہم اور 22 معنوں میں مشترک ہے۔خلیفہ، بلافصل، حاکم، امام اس کا ترجمہ کسی لغت کی کتاب میں نہیں۔ایجاد شیعہ ہے۔

سچا معنی صرف ایک اور یہ ہے کہ "جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں" دلیل اگلی دعا ہے "اے اللہ تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے" اور یہ خبر اس وقت سے اب تک اور تا قیامت سچی رہے گی۔ہر مسلمان آپ سے محبت کرتا اور درود پڑھتا ہے۔شیعہ اس سچی خبر کے بھی منکر ہیں۔وہ محبت صرف منہ بازی کو مانتے ہیں۔نیک مسلمان کو ہرگز محب علی اور ناجی نہیں مانتے۔امامیہ کو ان چار دلائل پر ناز تھا وہ بھی غلط نکلے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تاریخی دستاویز سے شیعہ کے کفریہ عقائد

پہلا باب

شیعہ اور عقیدہ توحید

17 کتابوں سے 30 حوالہ جات

نوٹ:-
ہم نمبروار یہ کفریہ باتیں مختصرا لکھتے ہیں۔ کہیں تبصرہ بھی کریں گے۔ شیعہ نے کسی کا جواب نہیں دیا ان کے 9 باب الزامی ہیں
1:- عقیدہ بدا (خدا کا جاہل ہونا) از اصول کافی لابی جعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی متوفی 329ھ طبع تہران 1388ھ

۱- سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول ما تنبابی قط حتی یقرلله بخمس خصال بالبداء والمشیئة والسجود والعبودیة والطاعة (اصول کافی جلد 1 صفحہ 148)
کہ ہر پیغمبر نے خدا کی پانچ صفتوں کا اقرار کیا۔ بدا۔ ارادہ۔ سجدہ۔ عبادت۔ اطاعت۔

۲- سمعت الرضا علیه السلام ما بعث الله نبیا قط إلا بتحریم الخمر وان یقرلله بالبداء (اصول کافی جلد 1 صفحہ 148)
(ہر نبی نے حرمت شراب اور بدا کا اقرار کیا) گو بداء کے اکثر شیعہ قائل ہیں مگر محققین خدا کی جہالت نہیں مانتے علامہ حلی بھی نہایہ، تہذیب اور کشف الحق میں اس بدا کا انکار کرتے ہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 236)

بداء یہ ہے کہ پہلے خدا ایک بات کہہ دے وہ وقت پر پوری نہ ہو تو شیعہ کہتے ہیں خدا کو بدا ہو گیا جیسے امام جعفر کے بڑے بیٹے اسماعیل کا امام ہونا خدا نے بتایا تھا۔ وہ زندگی میں وفات پا گیا۔ پھر بعد میں موسیٰ کاظم بن گیا۔ (کافی)
خود شیعوں نے امام سے پوچھا کہ امام اسماعیل کے متعلق خدا کی بات غلط کیوں نکلی تو امام نے فرمایا اللہ کو بدا ہو گیا تھا (ایضا)
اب دو باتیں لازم ہیں۔
(۱) کہ یا خدا کو اسماعیل کی موت کا پتہ نہ تھا۔ **یا**
(۲) پتہ تو تھا۔ مگر اسماعیل کے خلیفہ بننے کی بات جھوٹی نکلی
شیعہ مجتہد دلدار علی لکھنوی اساس الاصول صفحہ 219 پر لکھتا ہے

"بدا کا عقیدہ کوئی مسلمان نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔"

اہل سنت کے کلمہ طیبہ وشہادت کا ثبوت

2:-- کلمہ طیبہ کا بناء خمسہ سے انکار یا

۱۔ عن ابی جعفر کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ ولایت۔
اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا۔
(شافی ترجمہ کافی جلد 2 صفحہ 33 طبع کراچی)

۲۔ فقال ابو عبداللہ ۔ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ
توحید ورسالت کی گواہی دینا اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا
اور وہ ولایت آل محمد ماننا جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ (ایضاً)

3:-- خدا و رسول کی طرح اہل بیت سے محبت ایمان اور ان سے بغض کفر ہے

قال ابو جعفر حبنا ایمان و بغضنا کفر
ہم سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے۔ (اس پر غیر امامی مسلمان قائم ہیں۔ الحمدللہ)
پھر چھ ائمہ کا ذکر کیا ہے:
علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ پھر حسن امام ہیں ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ پھر حسین امام ہیں ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد آپ (باقر) امام ہیں ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے۔ (الشافی جلد 2 صفحہ 42)
شافی ترجمہ اصول کافی جلد 2 صفحہ 30 باب 12 اسلام کے ستون میں ہے

"کہ امام باقر نے فرمایا۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتیں ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت۔ کسی چیز کا اتنا اعلان نہیں ہوا جتنا ولایت کا ہوا"

قارئین! آپ نے دیکھ لیا۔ کہ خدا و رسول کا کلمہ یا نام لینا ضمنی چیز ہے۔ کسی حدیث میں ذکر ہے کسی میں نہیں۔ مگر ولایت علی کا ذکر ان کی سب حدیثوں میں ہے۔ حالانکہ قرآن میں خدا و رسول کے کلمہ اور ایمان کا ذکر 100 سے زائد آیات میں ہے۔

4:-- ائمہ بطور الٰہ ہیں

۱۔ جلاء العیون جلد 2 مترجم صفحہ 85 مطبوعہ شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور میں ہے
"محمد وآل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور یہ ان کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے......... لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر وناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد وآل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات

نہیں بلکہ عطاء الہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے" (پھر قبر میت میں آنا انکے متعلق سوال ہونا بتایا ہے)

۲۔ ساقی کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہے۔ انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی، معبود کی اور اللہ کی، جب آفات آئیں تو پکارا ہے (رب) علی کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنیٰ ہے مشکل کشا، پرورش کنندہ، نگہبان۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 66)

۳۔ حضرت علی فرماتے ہیں۔

"میرے پاس غیب کی کنجیاں ہیں رسول اللہ کے بعد میرے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا....... یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں قاسم جنت اور نار ہوں میں اول ہوں آدم و نوح سے جبار کی آیت ہوں میں سب رازوں کی حقیقت (جانتا) ہوں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں میں پھلوں کو پکانے والا ہوں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں نہروں کو بہانے والا ہوں علم کا خزانہ ہوں"

(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 60)

حیات القلوب جلد 3 باب دوم ایمان اہلبیت کی ولایت کا ہی نام ہے

"خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علی امیر المومنین ولی اللہ پر یہاں تک داخل توحید ہے اگر امامت امیر المومنین کا اقرار نہیں ہے تو خدا کی وحدانیت کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے" (حیات القلوب جلد 3 صفحہ 233)

آپ سوچئے کہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ خدا کی توحید اور حضور ﷺ کی رسالت سے متعلق سینکڑوں آیات ہیں ان کا ذکر نہیں کرتے۔ حضرت علیؓ کی امامت اور ولایت کے متعلق بھی ایک آیت نہیں بتاتے بس اپنی جعلی روایات سے بار بار یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ ولایت علی کو ماننا ہی توحید و رسالت کو ماننا ہے جو علی کا کلمہ امامت و ولایت نہیں پڑھتا وہ خدا اور رسول کا منکر ہے بلکہ مشرک ہے۔ (معاذ اللہ) کیا یہ علی کو خدا و رسول سے بھی افضل ماننا نہیں ہے؟

5:۔۔۔شیعہ کے لئے متعہ ہی سب سے بڑا کار ثواب ہے

از شیعہ کی معتبر تفسیر منہج الصادقین فی الزام المخالفین جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ فارسی تصنیف ملا فتح اللہ کاشانی مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ ایران حضور ﷺ کی طرف منسوب جھوٹی روایات پڑھ کر شیعہ کی عیاشی پھر جنتی ہونے کی داد دیں

۱۔ خدا نے تم پر متعہ لازم کر دیا ہے جو اس کا مخالف ہو وہ میرا مخالف ہے جو میرا مخالف ہو وہ خدا کا مخالف (منکر) ہے جو خدا کا مخالف ہو وہ پکا دوزخی ہے

۲۔ تم جان لو کہ متعہ وہ کام ہے کہ خدا نے مجھے اس کے ساتھ مخصوص کیا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ مجھے باقی سب پیغمبروں پر فضیلت

ہے جو شخص زندگی میں ایک دفعہ بھی متعہ کرے وہ بہشتی ہوگا (اور جس نے نہ کیا وہ مخالف رسول پکا دوزخی ہے)

۳۔ جب متعہ کرنے والا کرانے والی متعہ کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں تو ایک فرشتہ ان کی حفاظت کے لئے اتر آتا ہے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں وہ جو بات کریں گے وہ ذکر و تسبیح ہوگی جب ایک دوسرے پر ہاتھ ڈالیں گے ان کی انگلیوں کے سب گناہ معاف ہونگے جب ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے ایک بوسہ کے بدلے خدا حج اور عمرہ کا ثواب ان کے لئے لکھ دے گا۔ جب مزے لوٹیں گے تو ہر لذت و شہوت کے بدلے بڑے اونچے پہاڑوں جیسی نیکیاں خدا لکھ دے گا۔

۴۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے بتایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب متعائی جوڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے غسل کرنے کے لئے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں ان کا پروردگار ہوں اور یہ متعہ میری سنت ہے میرے پیغمبر پر تو میں اپنے فرشتوں کو کہتا ہوں کہ ان میرے بندوں کو دیکھو جو مجھے پروردگار مانتے ہیں میں نے ان کو بخش دیا ہے۔

۵۔ انکے ہر بال پر جو پانی کا قطرہ پڑتا ہے تو ہر بال کے بدلے خدا دس نیکیاں لکھتا، دس گناہ معاف کرتا اور دس درجے بڑھاتا ہے

۶۔ پس امیر المومنین اٹھے کہ میں آپ کو سچا نبی مانتا ہوں۔ حضرت یہ تو بتائیں کہ جو اس جوڑے کا دلال بنے اس کا ثواب کیا ہے؟

۷۔ فرمایا اس کو بھی متعہ کرنے کرانے والی کا ثواب ملے گا۔

حضرت علیؓ نے پوچھا متعائی جوڑے کو کیا ثواب ملے گا

۸۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جب یہ غسل کریں گے تو گرنے والے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا ہوگا کہ خدا کی تقدیس و تسبیح بیان کرے گا اور اس کا ثواب ان نہانے والوں کو ملے گا اور قیامت کے دن ان کے نامہ اعمال میں بڑا ذخیرہ ہوگا۔

۹۔ اے علی جو اس سنت کو معمولی جانے گا اور (متعہ نہ کر کرا کر) اسے زندہ نہ کرے گا وہ میرا شیعہ نہ ہوگا میں اس سے بیزار ہوں۔

۱۰۔ نیز روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا ایک دن صحابہ کرامؓ میں بیٹھے تھے ہر قسم کی باتیں ہو رہی تھیں متعہ کی بات بھی چل پڑی تو حضور ﷺ نے فرمایا اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ متعہ کی فضیلت اور ثواب کیا ہے؟

صحابہ نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جبریل ابھی مجھ پر آئے ہیں اور بتایا کہ خدا آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور درود بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنی امت کو متعہ کرنے کا حکم دو یہ نیک لوگوں کی سنت ہے۔ قیامت کے دن جو متعہ نہ کر کے آئے گا اس کی نیکیاں متعہ کے بغیر ناقص (نا قابل مقبول) ہوں گی۔

۱۱۔ اے محمد جو درہم متعہ میں مومن خرچ کرے خدا کے ہاں اس ہزار درہم سے افضل ہے جو اور کسی نیک کام (مثلاً زکوۃ، حج، خمس صدقات و خیرات وغیرہ) میں خرچ ہو۔

۱۲۔ اے محمد بہشت میں موٹی آنکھیں والی حوریں ہیں جو خدا نے صرف متعہ کرنے والوں کے لئے بنا رکھی ہیں۔

اے محمد جب مومن اور مومنہ متعہ کا پروگرام بناتے ہیں تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے خدا ان کو بخش دیتا ہے۔

بلفظہ از تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 494 سورت نساء آیت والمحصنات الخ تاریخی دستاویز صفحہ 150 عکسی صفحہ 494

تبصرہ:-
اب آپ ایمان سے سوچیں کہ اتنا بڑا جھوٹ خدا پر اور اس کے پیغمبر پر کوئی باندھ سکتا ہے۔ جو ان 12 روایات کے اثنا عشری فرقہ نے باندھا ہے اور خدا کے کلام کی تفسیر بنا کر چلا دیا ہے۔ یہ ثواب جب خدا کو وحدہ لاشریک ماننے، حضور ﷺ کو خاتم المرسلین ماننے اور 12 آئمہ کو سب کائنات سے افضل (شرکیہ عقیدہ) ماننے پر بھی کسی شیعہ محدث، مفسر، مجتہد نے نہیں لکھا اور اگر لکھا ہے تو صرف بغیر ولی اور گواہوں کے۔ وقت اور فیس مقرر کر کے متعہ کی جنسی لذت پر لکھ دیا ہے۔ ان کے ملک ایران و عراق میں تو ہر ہوٹل اور سرائے میں اس کا انتظام ہے جو پاکستانی مومن یہاں یہ جنت کا ٹکٹ حاصل نہیں کر پاتے وہ زواری کی نیت سے شاد کام ہو کر آتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنی مجالس عزا وغیرہ میں شیخی بگھارتے ہیں کہ ہم زوار حسین و علی خانہ کعبہ اور مکہ و مدینہ کے حاجیوں سے افضل ہیں کہ ہمارا متعہ پر لگا ہوا 100 روپیہ ان کے لاکھ روپے حج پر لگے ہوؤں سے افضل ہی ہے۔ (شاباش مذہب شیعہ زندہ باد)

تحفۃ العوام صفحہ 304 حصہ دوم باب بارہواں ثواب مباشرت و متعہ میں فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک دفعہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے مگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں (بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 724)

متعہ کا ثواب 70 حجوں کے برابر ہے:

1. علامہ مجلسی رسالہ متعہ صفحہ 15 میں فرماتے ہیں کہ سید عالم نے فرمایا کہ جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ (عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ طبع لاہور)
2. جاننا چاہئے کہ زن بالغہ عاقلہ اگرچہ باکرہ ہو تو بھی صحیح ترین اقوال کے مطابق اسے متعہ کرانے کے لئے اس کو اجازت ولی کی احتیاج نہیں۔ (عجالہ رسالہ متعہ صفحہ 22)

6:۔۔۔مذہب شیعہ کا بانی کون ہے اور اس کے فرقے کتنے ہیں

علامہ فاروقی نے شیعہ کا تعارف کرایا اور محدث جلیل سید نعمۃ اللہ موسوی جزائری المتوفی 1112ھ کی الانوار النعمانیہ کے صفحہ 234 کا عکس پیش کیا اس کے نچلے آدھے صفحہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"اسلامی فرقوں میں سے دوسرا بڑا فرقہ شیعہ ہیں۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حامی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہی رسول اللہ کے بعد نص کی وجہ سے امام ہیں۔ یا وہ جلی نص ہے یا خفیہ ہے (معلوم ہوا خود بھی شک میں ہیں کہ کوئی قرآنی آیت نص صریح اور حدیث نبوی نص صریح صحیح ان کی کتابوں میں بھی نہیں چنانچہ سینہ زوری سے یہ مذہب بنا لیا ہے۔ منہ) شیعہ کا

عقیدہ یہ ہے کہ یہ امامت حضرت علی اور ان کی اولاد سے باہر نہیں جا سکتی پس اگر نکل گئی (اور یہ حاکم و امام نہ بن سکے) تو غیروں کے ظلم سے ہوگی یا حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے کسی اور کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے نکلے گی (جیسے حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حسنینؓ نے باپ کے بعد امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی (کتب شیعہ و تاریخ) اور شیعہ کے 22 فرقے ہیں۔ اصولی سب سے بڑے فرقے تین ہیں۔ غالی۔ زیدی اور امامی۔ غالی تو 18 فرقے ہیں ایک سبائی ہیں (جس کا بانی عبداللہ بن سبا یہودی تھا اس نے حضرت علیؓ سے کہا آپ برحق خدا ہیں حضرت علیؓ نے (اسے قتل نہ کیا ورنہ آپ کا لشکر آپ سے بغاوت کر دیتا) مدائن کی طرف جلا وطن کر دیا۔ کہا گیا ہے کہ یہ یہودی تھا۔ مسلمان بنا تو یوشع بن نون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق (وصی ہونے کی) بات کہتا تھا اسی طرح حضرت علیؓ کو حضور ﷺ کا وصی بنا لیا۔ یہ قول ہے کہ حضرت علی کی امامت واجب ہونے کا قول اسی نے بنایا غالیوں کے اس وجہ سے کئی فرقے بن گئے۔ ابن سبا کہتا تھا کہ حضرت علیؓ مرے نہیں نہ شہید ہوئے ابن ملجم نے آپ کی شکل میں ایک شیطان کو قتل کیا ہے حضرت علی علیہ السلام تو بادل میں ہیں۔ گرج ان کی آواز ہے بجلی کی چمک ان کی روشنی ہے اس کے بعد وہ زمین پر اتریں گے تو وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے اور یہ بجلی کی گرج سن کر آپ کو سلام کہتے ہیں''

(انتہی عکسی صفحہ 234 از انوار النعمانیہ)

خود شیعہ علماء محققین کی صراحت اور تصدیق سے آپ کو معلوم ہو چکا کہ شیعہ مذہب کا موجد ابن سبا یہودی ہے۔ یہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کا اسی نے عقیدہ نکالا اور پھر بعد کے شیعوں نے کلمہ بنا کر چلا دیا ہے۔

7:۔۔ مسلمانوں کا رب اور نبی جدا ہے۔ شیعوں کا رب اور رسول جدا ہے

نعمت اللہ جزائری اسی کتاب انوار نعمانیہ میں ضد کی وجہ سے خدا اور رسول کا بھی انکار کر رہا ہے جلد 2 صفحہ 278 پر لکھتا ہے۔

''ہماری کچھ احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ۔ خدا، نبی اور امام پر بھی متفق نہیں ہو سکتے کیونکہ مسلمان تو کہتے ہیں کہ ان کا رب وہی ہے جس کے نبی حضرت محمد ﷺ تھے جس کے خلیفے بعد میں ابو بکر (عمر، عثمان و علی) بنے۔ اور ہم شیعہ اس رب کو اور اس نبی کو نہیں مانتے بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ وہ رب ہمارا نہیں ہے جس نے اپنے نبی کا خلیفہ ابو بکر کو بنایا اور نہ وہ نبی ہمارا نبی ہے''

اسے کہتے ہیں جحود وانکار اور کھلا کفر۔ حالانکہ بادشاہ بھی خدا بناتا ہے کوئی اسے مانے یا نہ مانے اس کی مرضی۔ ارشاد قدرت ہے۔

''کہہ دو اے اللہ سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو ذلت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ ہے'' (ترجمہ مقبول پارہ 3 رکوع 11)

8:- چودہ ستارے لکھنے والا نجم الحسن بھی تفویضی شیعہ ہے۔ وہ سارا نظام کائنات خدا کے بجائے ان کے حوالے کرتا ہے

"یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں یہ جب عالم نور میں تھے انہوں نے ملائکہ کو تسبیح و تحمید کا سبق دیا جبریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا آدم و حوا جو گرنے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت (معاذ اللہ) ہو چکے تھے انہیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا گمراہوں کو رہبری کا جادہ مستقیم بتایا جنت میں جانے کا راستہ دکھایا" (چودہ ستارے صفحہ 2)

قارئین اسی دروغ گو لفاظی اور ان کو شریک خدا بنا لینے سے وہ گھنٹوں میں لاکھوں روپے تو کماتے ہیں مگر ایک آنسو سے جنت کے ٹکٹ بانٹنے والوں سے خدا کا کوئی بندہ پوچھے کہ خاتم المرسلین علیہ السلام سے تمہارے عقیدہ میں کتنوں کو ہدایت ملی اور وہ جنت پہنچ گئے۔ حضرت علیؓ نے دور امامت میں کتنوں کو جنت پہنچایا۔ شیعوں کو ذوالفقار حیدری پر ناز تو 80 ہزار مسلمانوں کے کاٹنے کٹوانے پر ہی ہے مگر اپنی کتابوں سے 10 مومن جنتی ہی ثابت کر دکھائیں۔ حضرات حسنینؓ جنت کے سرداروں نے اپنے اپنے دور امامت میں کتنے خوش بختوں کو مومن اور جنتی بتایا۔ شرمندگی کے سوا اس کا جواب صرف اصول کافی باب قلۃ عدد المومنین سے یہ ہے کہ کسی کے پاس 20/10/4 مومن بھی نہ تھے

غالی شیخی اور تفویضی فرقہ کا تعارف اور ان پر امام جعفرؒ صادق کا فتویٰ:

بھلا ہوتے کیسے پورے مذہب اہل بیت پر قبضہ تو ابن سبا یہودی اور اس کے مریدوں نے کر لیا وہ برملا اپنی پیغمبری جتلاتا اور حضرت علی کی خدائی کا اعلان کرتا تھا۔ شیعہ کی رجال کشی صفحہ 71 پر ابن سبا کے ترجمہ میں ہے

سیدنا امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں

ان عبداللہ بن سبا کان یدعی النبوۃ ویزعم ان امیر المومنین ھو اللہ تعالیٰ

یہ عبداللہ بن سبا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور عقیدہ رکھتا تھا کہ امیر المومنین علیہ السلام اللہ تعالیٰ ہیں یہ خبر جب حضرت علیؓ کو پہنچی تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ "آپ اللہ ہیں اور میں نبی ہوں" آپ نے توبہ کا حکم دیا وہ نہ مانا پھر تین دن اس مرتد کو قید رکھا جب اس نے توبہ نہ کی تو اسے جلا دیا (رجال کشی صفحہ 70)

حضرت امام جعفر صادقؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

"خدا ابن سبا پر لعنت کرے اس نے علیؓ کو رب کہا حالانکہ امیر المومنین تو اللہ کے بندے تھے وہ تباہ ہو جو ہم پر

جھوٹ باندھتے ہم خدا کے آگے ایسے لوگوں سے بری ہیں یہ (ابن سبا کے تابعدار) ہمارے بارے وہ (شرکیہ صفات) بتاتے ہیں جو ہم نہیں کہتے ہم ان سے بری ہیں بری ہیں (معرفتہ اخبار الرجال للکشی صفحہ 71)

میرا اتمام شیخی العقیدہ و تفویضی یہ شرکیہ سبائیہ اعتقاد رکھنے والے 98% سڑکوں پر جلوس نکالنے والے شیعوں سے باادب یہ سوال ہے

(۱) کیا آپ نے ابن سبا پر لعنت کی۔

(۲) اس کے مذہب سے بیزاری کی۔

(۳) اس کے جو ستر افراد آپ نے زندہ جلائے ان سے تبرا کیا۔

(۴) جو اس نے نصیری فرقہ بنایا اور اس کی پوری قوم یہی عقیدہ رکھتی تھی کہ "حضرت علی رب ہیں کارساز مشکل کشا ہیں جنت و دوزخ اور ہر چیز کے مالک ہیں کائنات کا نظام وہ چلا رہے ہیں وہ مختار کل حاضر ناظر عالم الغیب اور نور من نور اللہ ہیں۔ ہر کسی کی سنتے مصائب ٹالتے اور رزق اولاد صحت فتح دیتے ہیں" آج آپ ان شرکیہ عقائد میں سے کس کا انکار کرتے ہیں؟

(۵) کیا خدا و رسول حضرت علیؓ و اہلبیتؓ کا جعفری مذہب رکھتے ہیں اور ان کو جلانے پر حضرت علیؓ کی تعریف کرتے ہیں؟ تو ریڈیو پر اعلان کریں اور حضرت علیؓ و آئمہ میں یہ صفات ماننے والوں کو مشرک بتائیں۔ اگر یہ شرک سے اعلان برأت آپ نہیں کرتے اور نہ آپ ہرگز ان شرک و کفر والے نظریات سے توبہ کر سکتے ہیں۔ نہ ایسے مشرکوں پر لعنت بھیجتے ہیں تو امام جعفرؒ صادق کا فتویٰ تو اپنے اوپر فٹ کرا دیں۔

۱۔ اللہ کی ان لوگوں پر لعنت ہو جو یہ کہتے ہیں کہ ہم پیغمبر ہیں (اب تو پیغمبروں سے بھی افضل مانتے ہیں) جو اس لعنت کرنے میں شک کرے اس پر بھی لعنت ہو (رجال کشی صفحہ 194)

۲۔ اس پر بھی لعنت ہو جو ہم کو خدا کا بندہ نہ مانے اسی نے تو ہم کو پیدا کیا ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ہماری پیشانیاں اسی کے قبضہ میں ہیں (رجال مامقانی جلد 3 صفحہ 236)

۳۔ امام صادق نے ایسے مشرک غالیوں کے متعلق فرمایا ان کے پاس بیٹھنا، کھانا، پینا، مصافحہ، وراثت میں حصہ ختم کر دو۔ (رجال کشی صفحہ 192، رجال مامقانی جلد 3 صفحہ 190، ہفتم بحار صفحہ 348 علامہ مجلسی ان کو مشرک کہتے ہیں)

۴۔ علامہ مجتہد محمد حسین ڈھکو اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 27 میں لکھتے ہیں متعدد اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا۔

(ہفتم بحار صفحہ 349، منہاج البراعہ جلد 4 صفحہ 357)

9:۔ قدیم شیعہ کی کتاب بصائر الدرجات صفحہ 22 سے بھی حضرت علیؓ کی خدائی کا کھلا کفر و شرک یوں باور کرایا؟

"میں اللہ کے اسماء حسنیٰ ہوں اس کی بلند امثال ہوں اور اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ کا

مالک ہوں بہشتی کو بہشت میں اور جہنمی کو جہنم میں ٹھہرادوں گا جنتیوں کی شادی میں کروں گا جہنمیوں کو عذاب میں دوں گا میری طرف تمام خلوق لوٹ کر آئے گی............ میں تمام مخلوق سے حساب لوں گا میں صاحب صفات (خدائی) ہوں اعراف پر میں اعلان کروں گا میں سورج کو نکالتا ہوں دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں..........الخ (منتخب بصائر الدرجات صفحہ 22 طبع ملتان)

اور خود خدا کیا کرتا ہے؟ اس کا جواب کوئی شیعہ نہیں دے سکتا۔ شاید یہ دے کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے خلافت چھین لی تو اس خدا نے امداد نہ کی۔ چوتھے خلیفہ تو آپ ہوئے۔ مگر معاویہ نے اٹھ کر خلافت چھین لی خدا نے کوئی مدد نہ کی پھر حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے ساتھ جو کوفی مومنوں اور دشمنوں نے سلوک کیا سب کو معلوم ہے مگر خدا نے مدد نہ کی حالانکہ وہ تو فرماتا ہے

" اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡہَادُ" ☆

ترجمہ:۔۔ بے شک ہم زندگانی دنیا میں اپنے رسولوں کی (بھی) مدد کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو ایمان لائے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہونگے۔ (پارہ 24 رکوع 11 ترجمہ مقبول)

کیا خون حسین کے کروڑ پتی تاجر یہ بتا سکتے ہیں کہ ان چودہ چھوٹے بناوٹی خداؤں کی دنیا میں بڑے خدا نے امداد کیوں نہ کی؟ اور شیعہ ان کو کامیاب ہادی ورہبر نہ بتا کر صرف 14 ہی کو دنیا کے مظلوم و کمزور ترین جتلا کر کیوں خود روتے پیٹتے آرہے ہیں؟ اَلَیۡسَ مِنۡکُمۡ رَجُلٌ رَّشِیۡدٌ. "کیا تم میں ایک بھی عقل والا نہیں" صرف خاص دنوں میں چھٹی کرا کر جرائم پیشہ مردوں اور عورتوں سے سڑکوں پر جلوس نکلوا کر سادہ لوح دین سے بیزار افسروں کو مرعوب کر کے مقروض ملک کے کروڑوں اربوں روپے اپنے اوپر خرچ کرانے میں ہی شیر بہادر بنے ہوئے ہیں؟

پھر اسی بصائر کے صفحہ 23 پر خدائی صفات کا علیؓ نے اپنے لئے یہ دعویٰ کیا ہے

"میں وہ ہوں جس کے بادل، رعد، بجلی، تاریکی، روشنیاں، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں میں وہ ہوں جس نے عاد، ثمود، اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل کیا ہے میں صاحب مدین ہوں فرعون کو میں نے ہلاک کیا موسیٰ کو میں نے نجات دی.........الخ (بصائر الدرجات صفحہ 23)

اب آپ سوچئے۔۔ کہ جس خدا نے وعدوں کے باوجود حضرت علیؓ اور ائمہ مظلومین کی بروقت امداد نہ کی اور ان سے خلافتیں چھین لی گئیں تو اس مغصوب علیؓ نے خدائی درجہ پا کر اللہ رب العالمین سے کیا شیعہ عقیدہ اور انتقام میں اس کا سب کچھ نہ چھین لیا؟

10:۔۔ ریاض المصائب صفحہ 78 طبع امامیہ کتب خانہ لاہور میں حضرت علیؓ کی علمبرداری بتا کر فرشتوں کی توھین یوں کرتے ہیں

"اور تیسری سطر میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" (شیعہ کا پورا کلمہ 5 جز والا بھی نہیں) لکھا ہوگا ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علم کو اٹھائیں جب کوئی ملک (فرشتہ) نہ اٹھا سکے گا تو دست قدرت سے آواز آئے گی این اسد اللہ الغالب اس کو وہ سن کر جناب مجمع محشر سے اٹھیں گے اور اس علم کو اٹھائیں گے"
(تاریخی دستاویز صفحہ 160)

11:--ڈھکو کی کتاب اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 422 "دسواں فرق کلمہ ولایت" کے تحت

مروجہ کلمہ شیعہ لکھا ہے
مگر قرآن سے حدیث سے اپنی کسی امامی کتاب سے 5 جزی کلمہ کا ایک حوالہ بھی نہ دیا۔ اگر ہوتا تو دیتے لطف یہ ہے کہ شیعہ پاکستان کے اس سب سے بڑے اصولی خالصی موحد مجتہد نے اپنی کتاب نماز میں بھی پورا کلمہ نہیں لکھا صرف اتنا لکھا ہے
ایمانی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حجۃ اللہ" او کما قال (آغاز نماز)

کلمہ ایمان و جنت توحید و رسالت والا ہی ہے

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ یہ بناوٹی کلمہ امامت خدا اور رسول پر بہتان ہے مرزا کی نبوت کی طرح اس کو ماننا کفر ہے جب کہ خود کتب شیعہ میں سینکڑوں روایات میں صرف توحید و رسالت کو کلمہ ایمان اور جنت کی ضمان بتایا گیا ہے

۱۔ خدا کی توحید بیان کرنے والے محمد ﷺ کی سورت میں یہی کلمہ توحید ہے
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پارہ 26 رکوع 6) ترجمہ: یقین جانو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (پارہ 26 رکوع 12) محمد کی سچائی بتانے والے خدا نے آپ سے اسی کلمہ رسالت کا اعلان کرایا
۲۔ خود آپ نے پہلے دن حضرت علی، خدیجہ، زید اور ابو بکر وغیرہ کو یہی کلمہ پڑھایا
تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ فقلت اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ (روضہ کافی صفحہ 298)
ترجمہ: آپ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو میں (ابو ذر غفاری) نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے پیغمبر ہیں۔
۳۔ اللہ نے وحی کی کہ اے محمد لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کریں۔ (حیات القلوب جلد 1 صفحہ 3)
۴۔ مکہ سے مدینہ کو آپ نے ہجرت کی تو اہل مدینہ کو بھی آپ نے یہی کلمہ پڑھایا۔

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔
۱۔ لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ و رسولہ کی گواہی ۲۔ نماز (پنجگانہ) کی پابندی ۳۔ زکوٰۃ ۴۔ حج
۵۔ روزے

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 46)

۵۔ خلعت نبوت سے سرفراز ہو کر غار حرا سے گھر پہنچے تو خدیجہؓ سے فرمایا
کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 263)

۶۔ فتح مکہ کے وقت بھی ابوسفیان سردار قریش اور سب لوگوں کو یہی کلمہ پڑھایا تو ابوسفیان وغیرہ نے کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 456)

۷۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ کو آپ نے اسی کلمہ کی ترغیب دی تو وہ بول اٹھے
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 657)

۸۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے یہی کلمہ پڑھا
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 655)

۹۔ حضرت امام حسنؓ نے ایک شخص کو مسلمان کیا تو یہی توحید خدا محمد کی عبدیت و رسالت کا کلمہ پڑھایا۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 248)

۱۰۔ حضرت امام باقر و جعفر" بھی فرماتے ہیں "جب بندہ خدا کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار کرلے تو اس نے پورے ایمان کا اقرار کرلیا (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 196)

۱۱۔ امام صادق" فرماتے ہیں اپنے مردوں کو توحید و رسالت کے کلمہ کی تلقین کرو (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 79)

۱۱۔ حضرت علیؓ نے وفات کے وقت یہی توحید و رسالت کا کلمہ پڑھا اور آنکھیں بند کرلیں۔

(کاروان اسلام صفحہ 199 از رئیس احمد جعفری)

اثناعشری دوستو! خدا و رسول اور اپنے سچے اماموں کی یہ 12 گواہیاں مان لو۔ توحید و رسالت کے کلمہ ہی کو کلمہ ایمان رحمت انوار اور جنت سمجھو ذاکر و مجتہد کا گھڑنتو کلمہ چھوڑ دو جو آپ کے ایمان، عزت اور جیب پر قابض ہو چکے ہیں۔

12:-،13:-،14:-۔۔ عبدالکریم مشتاق کے جعلی روایات کے حوالے ہیں۔

ایران و کمل کر خدا و رسول اور اہلبیت کے بتائے پڑھائے ہوئے کلمہ توحید و رسالت کو کلمہ ایمان اور قابل اعتبار نہیں کہتا۔ وہ لکھتا ہے

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے:

"میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کرلیا کہ جب سنیوں کا کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں..........لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو (شیعہ کو) قبول و مقبول ہو" (شیعہ مذہب حق ہے صفحہ 324)

الجواب:

اتنا واضح رہے کہ ایمان دل سے ماننے کا نام ہے۔ جب منافق "نَشْهَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللہ" زبان سے پڑھ لیں دل سے نہ مانیں اور خدا بھی رسول کے سچا ہونے کی گواہی دے کر 1 منافقوں کو ہی جھوٹا بتائے 2 ان کی نشانی جھوٹی قسمیں کھا کر (بطور تقیہ) جانیں بچانا بتائے 3 حضور کے پاس رہنے والے صحابہ کرامؓ کے نان ونفقہ کو بند کرنا بتائے۔ تاکہ وہ بھاگ جائیں مدرسہ رسول بند ہو جائے 4 وہ منافق ان مہاجروں کو مدینہ سے نکالنے کی تجویز کریں 5 خود کو معزز شاہ وسردار اور ان کو ذلیل و کمین بتائیں 6 پھر خدا نے ان کو جو عزتیں، غلبے اور فتوحات سے رزق دیئے۔ ان پر چڑیں، نہ مانیں اور دشمنی رکھیں ان کو ہی خدا نے سورت منافقون میں منافق بتایا ہے۔ آج 100% شیعہ کا مذہب ان منافقین کی صحابہ دشمنی والا ہے وہ صاف کہتے ہیں کہ "محمد رسول اللہ" کے کلمہ میں ایمان ونجات نہیں وہ تو علیؓ کے کلمہ ولایت میں ہے۔ محمد کے شاگرد تو سب منافق، مرتد اور دوزخی تھے صرف شیعہ جنتی ہیں تو ان کے کلمہ توحید و رسالت پڑھنے کا بقول خود اعتبار نہیں۔ اور ان کا خود ساختہ کلمہ ولایت علی بنانا چالانا تو اہل بیت کیلئے قابل اعتبار نہیں۔ ورنہ وہ حضرت علی اور حسنینؓ کی اپنے دور میں کچھ تو امداد کرتے دشمنوں سے بچاتے۔ حتیٰ کہ وہ بارہ کے بارہ ہی اپنے دور میں شیعوں کے وجود اور پھر ان کی حمایت سے محروم اور دشمنوں کے مغلوب و مقہور رہے یہاں تک کہ شیعہ عقیدہ میں بارھویں امام العصر اصلی صحیح قرآن کو بھی چھپا کر اس لئے روپوش ہیں کہ 313 مومن ہو جانے پر غار سے برآمد ہو کر یہ کلمہ و قرآن پڑھائیں گے۔ اور پھر بڑی قتل و غارت کے بعد ظلم کا خاتمہ کر کے انصاف کی حکومت لائیں گے۔

بھائیو! جب شیعہ کا یہ دیو مالائی عقیدہ ہے کہ نہ امام پاس ہے نہ قرآن پاس ہے۔ ایمان تو صرف ان سے حاصل ہونا تھا تو انہوں نے زمانے کا امام نہ پا کر اس کا کلمہ نہ پڑھ کر پہلے پیغمبروں کے منسوخ کلموں کی طرح پہلے امام کے فرضی کلمہ کو کلمہ ایمان ونجات کیسے بنالیا ہے؟ اس سے بڑھ کر بھی خود دلفریبی اور عوام کو دھوکہ دینے کی بات ہو سکتی ہے؟ بینوا وتوجروا

15:-- کلمہ طیبہ ان کے گھر کا ربڑ ہے جتنا کھینچیں بڑھائیں گھٹائیں کوئی پوچھنے والا نہیں خوشاب کے ایک مبلغ اعظم نے یہ لکھا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اید تہ بہ (تاریخی دستاویز صفحہ 168)

16:--مشتاق تو مفوضہ فرقہ کے علمبردار ہیں۔ لکھتے ہیں

''باقی دشمن جلے یا مرے میں تو یا علی مدد کہہ کر رزق، اولاد، صحت، فتح، حاجت برآری مولا مشکل کشا سے چاہوں گا۔ میں اسے شرک نہیں سمجھتا۔ علی سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیاء ما سبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے''۔ (ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور صفحہ 41)

اے خلانیہ شرک کرنے والے صاحب!

(ا) خدا تو نیک بندوں کی شان یہ بتائے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (فاتحہ)

(۲) نیک بندوں کو حکم دے ''کہ صرف اسی کو پکارو یقین رکھ کر اگرچہ کافر اسے برا جانیں'' (پارہ 24 سورۃ مومن رکوع 2)

(۳) خدا اپنے پیغمبر کو بھی یہ حکم دے ''پس اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو عذاب دیا جائے گا اور اپنے بہت قریب کنبہ والوں کو (اس شرک سے) ڈراؤ۔ (پارہ 19، سورۃ شعراء، رکوع 15) مقبول ترجمہ

(۴) حضرت علی حضور ﷺ سے یہ مسئلہ سیکھ کر اپنے غالی حیداروں۔ آپ سے رزق، اولاد، صحت، فتح، حاجت برآری، آپ کو مشکل کشا کہہ کر مشتاق کی طرح چاہنے والوں کو زندہ جلا دیں (بحار الانوار بمفتم اصول الشریعہ صفحہ 27) اور آپ خدا نبی وعلی کا مذہب نہ مانیں تو آپ کی مرضی! فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ جو چاہے مومن بنے اور جو چاہے کافر بنے (بے شک ہم نے نافرمان لوگوں کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے جس کے پردے ان کو گھیر لیں گے (پارہ 15 رکوع 16 مقبول)

17:--حیدر علی نقوی نے بھی مسلمانوں اور شیعوں کا کلمہ الگ الگ لکھا ہے۔ پھر طعنہ دے کر کہا ہے کہ ''قادیانی بھی یہ کلمہ پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا'' ادیان عالم اور فرقہائے اسلام صفحہ 172 (تاریخی دستاویز)

صاحب! یہی دلیل حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی سے افضل، صاحب کلمہ، صاحب ملت، صاحب وحی اور واجب الاتباع، نیا منصوص ہادی ماننے ختم نبوت کے انکار اور کفر کی ہے۔ مرزائی ایسا ایک مان کر کافر ہیں۔ آپ تو ایسے 12 مانتے ہیں تو کیسے کافر نہ ہوں گے؟

18:- مشتاق سے ''شیعہ مذہب حق ہے'' کی وہی رٹ ہے کہ توحید و رسالت کے کلمہ سے ایمان نہیں ملتا جواب ہو چکا

19:--بشیر انصاری کی تاریخ اسلام سے ہے

''بعض احادیث میں وارد ہوا کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے۔

اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ (شیعہ تفسیر) تفسیر روح البیان جلد 10 صفحہ 480 طبع استنبول میں ہے"

ان فارسی ایرانیوں کی عرب دشمنی ملاحظہ فرمایئے۔ خدا کی عربی باتوں اور قرآن کو تو سب عرب مسلمانوں پر غصے والا بنا دیا مگر فارسی کی ایرانیوں کے حق میں محبت آمیز رحمت کی باتیں شاید ان کے ایرانی باندیوں سے پیدا شدہ 9 اماموں پر فارسی زبان کی وحی میں خدا نے اتاری ہوں گی۔ فوا اسفا۔ (دیکھئے جلاء العیون حالات ائمہ مجلسی)

بدا کا مسئلہ:

20:۔ خدا کی طرف بداء۔ مستقبل سے جاہل ہونا۔ یا جانتے ہوئے جھوٹ بولنا۔ نجفی نے منسوب کیا ہے۔ پھر جواب و تاویل میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب نہ آنے کا ذکر کیا ہے۔

جواب یہ ہے کہ اس میں خدا کو بدا ہونے، حضرت یونس کو ان کے مرنے کا بتا کر پھر خبر کے جھوٹے ہونے کی بات ہی نہیں۔

مقبول ترجمہ صفحہ 262 پارہ 11 رکوع 14 کے حاشیہ پر ہے

"یونس۔۔ الجوامع میں ہے کہ یونس علیہ السلام کو علاقہ موصل کے قریہ نینوا کی طرف خدائے تعالیٰ نے مبعوث کر کے بھیجا تھا وہاں کے لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ ان سے خفا ہو کر چلے گئے مگر جب لوگوں نے پیغمبر یونس کو اپنے میں نہ پایا اور نزول عذاب کے آثار نظر آئے تو ڈرے کمبل کے کپڑے پہنے اور بہت روئے پیٹے خدائے تعالیٰ نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا"

یہاں سے پتہ چلا کہ حضرت یونس ان سے ناراض ہو کر چلے گئے۔ اس عذاب سے مارنے کی خدا نے یونس علیہ السلام کو کوئی خبر نہ دی تھی جسے بداء اور تکذیب خبر کہا جائے۔ بلکہ نافرمانی اور کفر پر عمومی عذاب کی خود یونس نے ان کو خبر دی تھی جیسے ہر پیغمبر شروع سے ہی اپنی قوم کو دیتا ڈراتا رہا ہے۔ مثلاً 900 سال بعد میں ڈوبنے والی قوم نوح کو حضرت نوح علیہ السلام نے شروع میں بتا دیا تھا۔ "ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو توحید کی تعلیم دے کر فرمایا میں ضرور تمہارے لئے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (پارہ 8 ع 12)

لغت میں بدا یبدو (دعا یدعوا کی طرح) ظاہر ہونا خدا کے لئے عیب ہے ابدیٰ یبدی باب انعال سے ظاہر کرنا خدا کے لئے کمال ہے۔ بدالہ۔۔ اس کے لئے/اس پر بات ظاہر ہوگئی جو پہلے پوشیدہ اور نا معلوم تھی۔ یہ انسانوں کے حق میں تو درست ہے کہ وہ آئندہ کے حالات نہیں جانتے مگر خدا کے لئے عیب، ناواقفی اور جہالت کا ثبوت ہے سوائے شیعہ روایات باب بدا کے قرآن و حدیث میں خدا کی طرف نسبت نہیں کی گئی۔ انسانوں کے حق میں بار بار آیا ہے۔ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا الخ

(ترجمہ مقبول) اور جو جو افعال وہ کیا کرتے ہیں ان کی برائیاں ان پر صاف کھل جائیں گی۔
"اور اللہ کی طرف سے ان کے بارے میں وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا وہ تصور بھی نہ کرتے تھے" (سورۃ زمر پارہ 24 رکوع 2)
"اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا" (پارہ 22 رکوع 2 مقبول)
حضرت یونس علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں تو بدا کا مفہوم یوں درست ہے۔ کہ وہ بظاہر کالے بادل آثار عذاب جان کر علاقہ سے دور چلے گئے۔ مگر خلاف توقع ان پر عذاب نہ آیا تو آپ پر پریشانی ظاہر ہوئی جس کا تصور نہ تھا کیونکہ آثار عذاب دیکھ کر قوم کے ایمان لانے کا ان کو علم نہ تھا۔ اور نہ پہلے سے اس کی توقع تھی تو خفگی بدا بن گئی۔

21:-- یہ کوئی کرپالوی صاحب ہے

جو آیت میثاق انبیاء کے الفاظ لتنصرنہ۔ اور اقررتم کے من مانے ترجمے کرتا ہے۔ اور حضرت علیؓ کو بھی اپنے ترجمے (اس پیغمبر کی مدد کرو گے) میں از خود لے آتا ہے۔ پھر تین جز والا کلمہ بنالیتا ہے پھر کہتا ہے۔

"اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی نہ بنتے نہ رسول تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تین اجزاء کا اقرار کرتا ہوگا.........لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے ساتھ ساتھ اس وقت حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے" (وسیلہ انبیاء صفحہ 179)

اسے کہتے ہیں بدترین تحریف قرآن -- اور "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" کی عجیب مثال ہے۔
آیت کا قطعی مفہوم و معنیٰ تو اتنا ہے کہ تمہارے دور میں وہ پیغمبر آیا تو اس کی مدد ضرور کرنا تم نے اقرار کرلیا ہے۔ مگر وہ تو پہلے گذر چکے تو یہود و نصاریٰ وغیرہ ان کی قوموں کو حکم ہے۔ وہ اس میثاق پر عمل کریں اور پیغمبر کی امداد کریں اگر شیعہ معنیٰ لئے جائیں تو پیغمبروں نے آکر حضرت علیؓ مشکل کشا کی کیوں مصائب میں امداد نہ کی؟ شیعہ کے لئے معمہ ہے۔

توحیدِ خدا اور صفاتِ الٰہی خود قرآن مجید کی روشنی میں

از ترجمہ شیعہ مجتہد مقبول دہلوی

قارئین کرام! اس پہلے باب توحید میں شیعہ جہلاء اور نیم ملاں خطرہ ایمان کے شرکیہ نظریات آپ کو پڑھ کر بہت دکھ ہوا ہوگا۔ اور ہم تو یہ شرک و کفر اور مسلم دشمنی کے تیر اور حملے سہ سہ کر دکھی رہنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ مولانا فاروقی شہیدؒ نے تو صرف ان کفریات کو نقل ہی کیا ہے۔ شیعہ کی ان سے برأت یا شرک سے پاک ثابت کرنے کی وضاحت مجیب شیعہ نیم کے ذمہ واجب تھی مگر چور مسروقہ مال کی نشاندہی نہیں کرتا۔ چھپاتا اور استعمال کرتا رہتا ہے۔ گویا ان عقائد کو شیعہ نے صحیح جان کر ہضم کرلیا

جواب کا ذکار تک نہیں لیا۔ ہم نے یہ مشقت اٹھائی کہ ساتھ ساتھ ان کا رد کرتے آئے ہیں اب ان کے ایک مستند ترجمہ قرآن سے ان شرکیہ عقائد کی تردید۔ اور خدا کی خود اپنی صفائی قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ خدائے وحدہ لاشریک اور علام الغیوب قادر مختار نے جگہ جگہ یہ فرمایا ہے۔

"سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ" ☆ (ترجمہ) اللہ کی ذات پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو شرک کرتے ہیں۔

1:- خدا کی معرفت پہچان

"رحمٰن ورحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(ا) کل عالموں کے پرورش کرنے والے خدا کے لئے ہر قسم کی تعریف خاص ہے جو رحمٰن ورحیم ہے (اور) فیصلے کے دن کا مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ خاص راہ حق پر ہم کو ثابت قدم رکھیو۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی" (سورۃ فاتحہ)

سب مسلمان دعا مانگیں کہ اللہ ہمیں صراط مستقیم انعام یافتہ لوگوں (پیغمبر، صدیق، شہید اور صالحین کی) راہ پر چلائے۔

(۲) "اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ اور قائم ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی حضور میں سفارش کرے وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہتا ہے اس کی کرسی آسمان وزمین کو حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند مرتبہ اور صاحب عظمت ہے" (آیۃ الکرسی)

2:- قادر مطلق اور مختار کل صرف اللہ ہے

(۳) "کہہ دو اے اللہ اے سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تمام خیر وخوبی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں اور تو مردے کو زندے سے نکال لاتا ہے اور زندے کو مردے سے جس کو چاہتا ہے تو بے حساب رزق عنایت فرماتا ہے" (سورۃ آل عمران پارہ 3 رکوع 3)

(۴) "اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کا ہے اور کارسازی کے لئے اللہ کافی ہے اے لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور بجائے تمہارے اور پیدا کر دے اور اللہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے" (پارہ 5 رکوع 16)

(۵) "تم اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ (اگر اماموں پر ایمان ضروری ہوتا تو ان کا ذکر خیر بھی ہوتا م) اور تثلیث کے قائل نہ ہو (تین خدا نہ مانو) اس سے باز آجاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اللہ تو وہی یکتا معبود ہے اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے کوئی بیٹا ہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی انتظام کے لئے کافی ہے" (پارہ 6 رکوع 3)

(۶) "کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو (خدا کی طرف سے میری طرف وحی کی جاتی ہے) تم کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔ (سورۃ انعام پارہ 7 رکوع 11)

3:- خدا اولاد اجزاء اور اعضاء سے پاک ہے

(۷) "تم کہو کہ وہ اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ (وہ خود) کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے" (سورۃ اخلاص)

(۸) "اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک جز (یعنی اولاد۔ اسی طرح نور من نور اللہ کا عقیدہ) بنالیا۔ بے شک انسان کھلا ناشکرا ہے۔ کیا جو کچھ وہ پیدا کرتا ہے اس میں سے بیٹیاں تو اس نے لیں اور بیٹوں سے تم کو نوازا"

(پارہ 25 رکوع 8)

(۹) "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ☆ (ترجمہ) کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہی خوب سننے والا دیکھنے والا ہے"

(سورۃ شوریٰ، پارہ 25، رکوع 3)

(۱۰) "بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہے حالانکہ مسیح نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اس پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا"۔ (سورۃ مائدہ پارہ 6 رکوع 14)

نوٹ:-

آج نام کے مومن مسلمان اپنے محبوبوں کو خدا کی اولاد تو نہیں کہہ سکتے۔ مگر نور من نور اللہ کہہ کر اس کے اجزاء اور حصے مانتے ہیں اور وہ خود اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ، منہ، چہرہ، آنکھ، ناک، کان، زبان اور دیگر اجزاء کہہ کر اس کے شریک بن جاتے ہیں۔

(اصول کافی کتاب الحجہ)

یہ بزرگان اہل بیتؓ پر مجوسیوں کا بہتان ہے اور خدا کے وحدہ لا شریک لہٗ اور اس جیسا کوئی نہیں" کا انکار ہے۔

4:- نذر و نیاز اور صدقہ کسی کے نام دینا اللہ کا خاصہ ہے غیر کے لئے حرام ہے

(۱۱) "اور جو کچھ بھی تم نے راہ خدا میں خرچ کیا اور جو کچھ بھی تم نے منت مانی وہ اللہ کو ضرور معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا" (پارہ 3 رکوع 5)

(۱۲) "اے میرے پروردگار جو میرے پیٹ میں ہے اس کو تیرے نام پر چھوڑ دینے کی منت مانتی ہوں پس تو میری یہ منت قبول

کر لے بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے" سورۃ آل عمران پارہ 3 رکوع 4)

(۱۳)" وَمَا تُنفِقُونَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ☆ (ترجمہ) تم نے جو خرچ کرنا ہے وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنا ہے"
(سورۃ بقرہ پارہ 3 رکوع 5)

5:- ذبح بغیر اللہ اور نذر لغیر اللہ حرام ہے

(۱۴)" اس نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور ذبیحہ جس پر خدا کے سوا اور کا نام لیا گیا ہو وہ حرام کیا ہے" (پارہ 2 رکوع 5)

نوٹ:-

یہاں خون والے ماکول حرام جانوروں کا ذکر تھا۔ تو مَا اُهِلَّ سے غیر خدا کا نام لے کر ذبح ہونے والا جانور مراد لیا گیا ورنہ اہلال کا اصل معنیٰ نذر ماننا ہے۔ اور وہ عام ہے ذبیحہ یا کھانے کی اور چیز دیگ وغیرہ تو گذرے ہوئے نیک لوگوں کو خوش کرنے اور ان سے مشکل یا اٹکا ہوا کام کرانے کی نیت سے ان کے نام پر کسی بھی چیز کی نذر ماننا نذر لغیر اللہ ہے جو اسلام میں حرام ہے۔
تو آیت میں بھی عام ہر چیز کی نذر کی حرمت مراد ہے

سنی، شیعہ کی مشترکہ حدیث ہے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی نذر مانی یا جانور ذبح کیا تو اس نے شرک کیا اور اس منذور چیز کا کھانا حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ، کافی)

آج بہت سے جاہل مزارات پر بزرگوں کے تھانوں پر تعزیہ، روضہ، علم، ضریح، تابوت، ذوالجناح وغیرہ یادگاروں پر اپنی حاجت برآری کے لئے امام حسینؓ وغیرہ اولیاء کرام کے نام پر نذریں مانتے دیگیں چڑھاتے اور جانور ذبح کر کے کھلاتے ہیں۔ یہ نذر و ذبح لغیر اللہ شرک کا گناہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے:

امام خمینی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 112 کتاب الایمان والنذور میں لکھتے ہیں۔

"لا ینعقد الیمین الا اذا کان المقسم به هو الله جل شانه اما بذکر اسمه العلمی المختص به کلفظ الجلالة ...... کالرحمٰن ..... ومقلب القلوب والا بصار...... کالرب و الخالق والباری.......... "الخ

(ترجمہ) قسم تب صحیح ہوتی ہے کہ اللہ جل شانہ کے نام سے اٹھائی جائے جو اس کا علم مختص ہو یا اس کا صفاتی نام رحمان وغیرہ سے ہو یا اس کے خاص افعال کے ساتھ ہو جیسے دلوں نگاہوں کے پھیرنے والے کی قسم یا جس کے قبضے میں میری جان ہے رب، خالق، باری وغیرہ

پھر مسئلہ نمبر 5 میں فرماتے ہیں۔ "اگر نبی ﷺ اور ائمہ علیہم السلام یا باقی پاک ہستیوں کے نام پر قسم کھائی تو قسم نہ بنے گی"
ان دو حوالوں سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے نہ وہ منعقد ہوتی ہے نہ اس کا پورا کرنا واجب ہے نہ اس پر کفارہ کی سزا ہے۔

6:۔ نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ ہے

(۱۵) "اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم اسی کی طرف خلوص سے متوجہ رہو اور یہ کہ تم ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا اور اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تم کو نفع پہنچائے نہ ضرر پھر اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اللہ تم کو کوئی ضرر پہنچائے گا تو اس کا دور کرنے والا سوائے خود اس کے کوئی نہ ہوگا اور اگر وہ تمہارے لئے کسی کار خیر کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کا دفع کرنے والا بھی کوئی نہیں" (پارہ 11 رکوع 16)

(۱۶) "اور اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو ان کو کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی ہیں" (پارہ 11 رکوع 7)

7:۔ صرف اللہ ہی کو مصائب میں پکارو

(۱۷) "اسی سے دعا کرنا برحق ہے اور جو اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کو کچھ جواب نہیں دیتے" (پارہ 13 رکوع 8)

(۱۸) "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ☆ (ترجمہ) اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں" (سورۃ فاتحہ)

(۱۹) "جب خدائے یکتا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کیا کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو اس پر ایمان لے آیا کرتے تھے سو اب تو حکومت خدائے بزرگ وبرتر ہی کی ہے" (سورۃ مومن پارہ 24 رکوع 7)

(۱۰) "پس تم اب اللہ ہی کے لئے دین خالص کر کے اسے پکارو گو کافروں کو برا لگے" (سورۃ مومن پارہ 24 رکوع 7)

8:۔ علم غیب خاصہ خداوندی ہے

(۲۱) "بے شک قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی یہ جانتا ہے کہ حمل میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل اس کے نصیب میں کیا ہے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور باخبر ہے" (سورۃ لقمان آخری آیت، پارہ 21 رکوع 13)

(۲۲) "اور وہ کون ہے جو آسمان وزمین میں تم کو رزق دیتا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ تم کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی

دلیل پیش کرو۔ تم یہ کہہ دو کہ جو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ان میں سے غیب کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اوران کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے" (سورۃ نمل پارہ 20 رکوع 1)

9:- ہر جگہ حاضر و ناظر اور مصیبت میں فریاد رس صرف اللہ ہے

(۲۳) "آیا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ دعا مانگے اور تکلیف کو رفع کر دیتا ہے اور تم کو زمین کا حاکم مقرر کرتا ہے۔ آیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اس کی نعمتوں کو تم کس قدر کم یاد کرتے ہو" (سورۃ نمل پارہ 20 رکوع 1)

(۲۴) "اے پیغمبر جس وقت ہم نے موسیٰ کا معاملہ طے کیا ہے تم تو طور کی غربی جانب موجود نہ تھے اور نہ تم اس معاملہ کے دیکھنے والوں میں سے تھے" (سورۃ قصص، پارہ 20 رکوع 5)

(۲۵) "اور اے رسول تم جس حال میں بھی ہوتے ہو اور جو حصہ قرآن کا بھی تم پڑھتے ہو اور جو عمل بھی تم کرتے ہو ہم ہر حال میں تمہارے پاس ہوتے ہیں خواہ تم کسی وقت بھی اس کا آغاز کرو اور تمہارے رب سے زمین و آسمان کی ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں ہوتی" (سورۃ یونس، پارہ 11 رکوع 11)

10:- انبیاء و حضور ﷺ بشر و رسول ہیں

(۲۶) "ان کے رسولوں نے ان سے کہہ دیا کہ ہم تو تم ہی جیسے آدمی ہیں۔ لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے" (سورۃ ابراہیم، پارہ 13 رکوع 2)

(۲۷) "تم جواب دے دو کہ میرا پروردگار اس سے منزہ ہے.......... میں تو صرف ایک انسان رسول ہوں (کچھ اور تو نہیں)" (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 10)

(۲۸) "اور آدمیوں کو جب کہ ان کے پاس ہدایت آچکی ایمان لانے سے روکا کس چیز نے ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہہ دیا کیا خدا نے کسی آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ تم یہ کہہ دو کہ اسی زمین میں اگر فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتہ ہی کو رسول بنا کر بھیجتے" (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 11)

(۲۹) "وہی ہے جس نے مکے کے رہنے والوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کے ظاہر و باطن کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور شریعت کی تعلیم دیتا ہے۔ گو اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے" (سورۃ جمعہ، پارہ 28 رکوع 11)

(۳۰) "اور ان ہی میں سے دوسروں کے لئے مبعوث فرمایا جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں۔ اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے" (سورۃ جمعہ، پارہ 28 رکوع 11)

ان سب آیات سے معلوم ہوا کہ خدا ذات و صفات و حقوق میں وحدہ لاشریک ہے اس کے منکر شیعہ مسلمان نہیں۔

دوسرا باب

شیعہ کا عقیدہ ختم رسالت وتوہین انبیاء علیہم السلام

تاریخی دستاویز میں جن شیعہ حوالہ جات کا جواب نہ دیا گیا ان کا خلاصہ یہ ہے

اس باب میں 30 کتب شیعہ سے 34 حوالہ جات ہیں

1:۔ اصول کافی جلد 1 صفحہ 53 سے تمام احادیث ائمہ تقیہ سے پر ہیں۔

قلت لابی جعفر الثانی . جعلت فداک ان مشائخنا رووا عن ابی جعفر و ابی عبداللہ علیہ السلام فی کتاب فضل العلم "کانت التقیۃ شدیدۃ فکتموا کتبھم ولم ترو عنھم فلما ماتوا صارت الکتب الینا فقال حدثوا بھا فانھا حق۔"

2:۔ من اصول کفر ۔ حرص، تکبر اور حسد میں سے آدم نے حرص، ابلیس نے تکبر اور ہابیل وقابیل نے حسد کیا۔

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 289)

3:۔ جلاء العیون مترجم جلد 2 صفحہ 59 پر ہے۔ آدم اور ان کی اولاد آل محمد کی جنس سے نہیں اور محمد وآل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آتے مگر یہ آئے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد وآل محمد علیہم السلام اور ہیں۔

4:۔ حضرت علی اور دیگر اہلبیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت (اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ الخ) کے ولی ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں...... اگر نبوت ورسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہلبیت نبی ورسول ہوتے (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 20)

5:۔ امام عصر کی پیدائش در جلاء العیون جلد 2 صفحہ 474 میں ہے کہ حضرت علی نقیؓ نے فرمایا کہ حمل ہم اوصیاء پیغمبران کا شکم میں نہیں ہوتا بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم اور راہ سے متولد ہوتے ہیں اس لئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں اس نے ہم سے چوک نجاست وکثافت کو دور کیا ہے

6:۔ واول کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعد ازاں علی (حق الیقین ازمجلسی صفحہ 340 طتہران خیابان ناصر خسرو) ترجمہ: امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت حضرت محمد وعلی کریں گے۔

۔ امام باقرؒ اور جعفرؒ سے کتاب فضل العلم سے یہ مروی ہے "کہ تقیہ بہت سخت تھا تو انہوں نے اپنی کتابیں چھپا دیں ان کے مرنے کے بعد کتابیں ہم تک پہنچیں تو امام ابوجعفر ثانی نے کہا وہ (تقیہ والی) احادیث سناؤ۔ برحق ہیں"

7:- حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ زیادہ تر علماء شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیر اور تمام ائمہ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایات کی ہیں (حاشیہ مترجم حیات القلوب جلد 2 صفحہ 787)

8:- یہی بات حیات القلوب جلد 3 صفحہ 10 باب 1 میں ہے۔

9:- تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 پارہ 5 میں (مطبوعہ ایران) فتح اللہ کاشانی ایرانی میں ہے کہ (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ 1-2-3-4- دفعہ متعہ کرنے والا بالترتیب حضرت حسینؓ، حضرت حسنؓ، حضرت علیؓ اور محمد کا درجہ پائے گا۔ اور انکار کرنے والا ناک کان کٹا قیامت کو اٹھے گا۔

10:- ولیھا ان یونس انکر ولا یۃ علی علیہ السلام فحبسہ اللہ فی بطن الحوت حتیٰ اقربھا

(البرھان فی تفسیر القرآن جلد 1 صفحہ 75 تہران)

11:- حضرت یونس نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا تب امامت علی کو مانا

12:- ائمہ خود ذات محمد اور ان کے ہمرتبہ ہیں اسی تفسیر برھان جلد 1 صفحہ 25 میں ہے۔

لانا کلنا واحد اولنا محمد وآخرنا محمد ورسولنا محمد . ہم سب (14 معصوم) ایک ہیں ہمارے پہلے آخری اور رسول محمد ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

13:- حاشیہ ترجمہ مقبول پارہ 11 صفحہ 434 "وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ" کی تفسیر میں ہے۔

پس سوائے علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کے اور کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جب حالت میں شب باش ہو اور جس کو یہ بات بری لگے تو اس کا راستہ یہ رہا۔ مترجم کہتا ہے کہ اشارہ نبوی یہ ہے وہ یہودی ہو جائیں جیسے معاویہ شاہی ہو جائے (ماشاء اللہ مسجد نبوی میں اولاد علی جماع کرے جنبی رہے۔ جو اسے برا جانے وہ معاویہ شاہی بن جائے۔ م ؟)

14:- امامت علی کا منکر۔ خدا کی توحید اور محمد کی رسالت کے منکر کی طرح ہے۔

"وفی الکافی عن الصادق ان من انکر الائمۃ منا کان کمن انکر معرفتہ اللہ و معرفۃ رسولہ" (مقدمہ تفسیر مراۃ الانوار ومشکوۃ الاسرار صفحہ 24 (از مجلسی غالباً)

15:- توھین رسول امام باقر نے فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے۔ اے رسول آپ نے اگر اپنے بعد علی کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دے دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ☆

(ترجمہ مقبول صفحہ 927 سورۃ زمر)

16:- حضور پر متعہ کا بہتان۔ برھان المتعہ از سید ابو القاسم صفحہ 46 پر ہے پنجم در صافی از فقیہ آوردہ

فقلت ھل تمتع رسول اللہ فقال نعم وقرء ھذہ الآ یۃ واذا سر النبی الی بعض ازواجہ

حدیثنا الیٰ قولہ تعالیٰ ابکارا (معاذاللہ)

17:- اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ حضرت عائشہ کی برأت میں ہے۔ مگر تفسیر قمی میں خاصہ (شیعہ) کی روایت یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ابراہیم بن ماریہ قبطیہ کے غیر حلالی ہونے کی خبر دی۔ حضرت علیؓ کو آپ نے حکم دیا کہ جریج کو قتل کردو۔ وہ بھاگ کر ننگا ہوگیا۔ حضرت علی نے اسے مقطوع آلہ دیکھ کر چھوڑ دیا اور آپ کو آکر بتلایا تو آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔ (ترجمہ القرآن المبین وتفسیر المتقین صفحہ 455 سورۃ نور پارہ 18)
(معلوم ہوا آپ کی ازواج مطہرات اہلبیت اور بدنامی سے پاک تھیں ان پر تہمت لگانے والے شیعہ خود ناپاک ہیں۔ منہ)
(تاریخی دستاویز صفحہ 307)

18:- حکومت اسلامی از امام خمینی میں ہے "کوئی بھی امام کے معنوی مقام پر نہیں پہنچ سکتا خواہ وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہو"

19:- اتحاد و یکجہتی امام خمینی کی نظر میں صفحہ 15 پر ہے جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے...... لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے یہاں تک کہ خاتم المرسلین جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے............ لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ (تاریخی دستاویز صفحہ 311)

20:- وسیلہ انبیاء صفحہ 90 از طالب حسین کرپالوی سانده کلاں لاہور پر ہے ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ (یہ خدا کے حکم کے برخلاف ہے۔ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعَالَمِیْنَ)

21:- چودہ مسئلے از عبدالکریم مشتاق صفحہ 173 پر ہے "لہٰذا علی سوائے حضور اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔

امہات ائمہ علیہم السلام از غلام حیدر رکلو مکتبہ الساجد ملتان میں ہے۔ "اب جب تمام خلق پر اہل سمٰوت پر ائمہ علیہم السلام حجت ہوں تو گویا سب کے حاکم ہوئے اور سب انبیاء وملائکہ محکوم تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہوں میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء وملائکہ آل محمد کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے زیادہ نہیں۔ (بجز سرور دو عالم ﷺ کے)

22:- المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ صفحہ 12 از حسین بخش جاڑا طبع دریاخان میں ہے۔
حضور نے فرمایا کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کرلیا۔ (برحان)

23:- ذکر العباس علیہ السلام صفحہ 92 (حضرت حسین کے صاحبزادے) از نجم الحسن کراروی میں ہے
حضرت عباس کو یہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔

احباب رسول بجواب اصحاب رسول صفحہ 23 از حسین بخش جاڑا پر ہے (جعلی احادیث کا پس منظر) کہ
خیر القرون قرنی۔ لا تسبوا اصحابی۔ اکرموا اصحابی۔ لاتجعلوھم غرضاً
یہ سب حدیثیں جھوٹی ہیں۔ معاذاللہ

24:- مقدمہ تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف از جاڑا صفحہ 19 پر ہے۔ لہذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں بلکہ تمام انبیاء سابقین سے بدرجہا افضل واشرف ہیں۔

25:- مسلم اول از طالب حسین کرپالوی صفحہ 59 پر ہے اسے چاہئے کہ وہ علی بن طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں ان کو جمع نہیں کیا۔

26:- معاذ اللہ حضور کی میت خراب اور پیٹ پھول گیا تھا۔ شیعہ کتاب تنزیہہ الانساب فی قبائل الاعراب وشیوخ الاصحاب مصنفہ محمد ماہ عالم (پتہ ندارد) صفحہ 10 میں ہے (اس وجہ (وفات نبوی کے بعد حکومت پانے کی خواہش کی وجہ سے) سے تمام مکانات بند اور ہڑتال ہوگئی تھی نہ سقہ میسر تھا نہ کفن نہ گورکن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچ کر خلافت کی بحث میں بدل معروف تھے اور دو دن دو رات سب وہیں رہے اور زہر خورانی کے سبب میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا جوں توں نہلا کر کفن تو پہنا دیا مگر.......... (صحابہ دشمنی میں اس نے کتنی بڑی تہمت آپ ﷺ پر لگا دی) انبیاء والے اوصاف اماموں میں ہوتے ہیں۔ صرف علیؓ کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی۔ (چودہ ستارے صفحہ 568)

27:- علی تمام کائنات سے افضل ہیں۔ دیکھو عمدۃ الطالب جلد 1 صفحہ 534 ترجمہ مناقب آل ابی طالب مطبوعہ مکتبہ الساجد 85 شمس آباد کالونی ملتان

28:- امہات ائمہ از ملک غلام حیدر کلو ناشر مکتبہ الساجد ملتان صفحہ 57 پر ہے (کہ حضور نے اقرار ولایت علی کے لئے والدین کو قبروں سے اٹھایا) خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں سے اٹھتے ہی شہادت توحید ورسالت ادا کرنے لگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری ہے کہ علی بن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فرداً فرداً اقرار ولایت کیا۔"

29:- اسرار آل محمد کتاب شیعہ سلیم بن قیس متوفی 90ھ کی تالیف ہے کہ حضرت امام صادق نے اس کے متعلق فرمایا جو ہمارے پیروکار دوستوں میں سے سلیم بن قیس کی کتاب نہ جانتا ہو اسے مسائل امامت سے کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ نہ ہمارے ذرائع سے آگاہ ہے۔ یہ کتاب شیعوں کے لئے اسرار آل محمد میں سے ہے" (اس کتاب میں حضور ﷺ کی حضرت علی اور عائشہ سے محبت کہو کہ سفر میں بھی ساتھ رکھتے تھے۔ یا توہین کہو کہ بستر ایک ہوتا تھا) ابان سلیم سے ناقل ہے کہ آیات پردہ سے پہلے حضرت ایک سفر میں تھے۔ خدمت گار حضرت علی بھی ساتھ تھے۔ آپؐ کے پاس لحاف ایک ہی تھا۔ عائشہ بھی ساتھ تھی۔ حضور ان دونوں کے درمیان سوتے تھے۔ جب آپ ضرورت کے لئے اٹھتے تو لحاف کو درمیان سے ڈھیلہ کر کے زمین پر لگا دیتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ (تاریخی دستاویز صفحہ 338)

30:- خلقت نورانیہ از طالب کرپالوی میں ہے" غرض یہ کہ حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں۔"

اس تیسرے باب توھین انبیاء کے بالمقابل

تحقیقی دستاویز میں دوسرا باب

عقیدہ رسالت ہے جو توھین پیغمبر اسلام ودیگر انبیاء علیہم السلام

میں صفحہ 178 سے 282 تک پھیلا ہوا ہے۔

اس میں تاریخی دستاویز کے 30 حوالہ جات کا تو جواب نہیں البتہ.........الزامی حوالہ جات یہ ہیں۔

تحقیقی دستاویز کے الزامی حوالہ جات کے جوابات

اعتراض :-1 نبی کریمؐ اور آپکے والدین گمراہ تھے۔حوالہ مفاتیح الغیب تفسیر کبیر امام رازی کا دیا ووجدک ضالاً فهدیٰ کے تحت

الجواب :- مگر یہ خیانت ہے یہ کلبی [1] اور سدی [2] کا قول ہے جو غیر معتبر اور گمراہ تھے۔فتح الباری جلد 8 سورۃ حج کی تفسیر میں ہے۔والکلبی متروک لا یعتمد علیہ جلد 8 صفحہ 254 کلبی اور سدی کو شیعہ بھی کہا گیا ہے۔

نجم الحسن کراروی نے اپنی تفسیر المتقین کے مقدمہ میں تحریف قرآن کے قائل 142 عدد شیعہ علماء میں۔کلبی کا نام بھی لکھا ہے۔

یہیں 5 سطر بعد میں ہے۔

واما الجمهور من العلماء لقد اتفقو علی انه علیه السلام ما کفر بالله لحظة کہ آپ نے ایک سیکنڈ بھی کفر نہیں کیا۔

---

[1] تقریب التہذیب صفحہ 298 پر ہے محمد بن سائب بن بشر ابوالنضر کوفی نساب مفسر جھوٹ سے متہم اور رافضی ہے۔ ۱۴۶ھ میں مرا۔شیعہ کی تنقیح المقال جلد 1 صفحہ 287 پر الحسن بن علوان کلبی (انسابہ) کے ترجمہ میں ہے۔خلاصہ (شیعہ رجال کی کتاب قسم اول میں) ہے۔

کلبی مولاھم کوفی ثقہ ہے یہ اور اس کے بھائی حسین نے جعفر صادق سے روایت کی ہے حسین سنی ہے اور حسن ہمارا پیارا اور خاص آدمی ہے پھر آخر میں ہے یہ کلبی تا وفات اہل بیت کے محبت کے مذہب پر تھا۔

[2] سدی نام سے 3 راوی تقریب میں ہیں۔(۱) اسماعیل بن موسیٰ فزاری صدوق خاطی اور رافضی ہے۔۲۴۵ھ میں مرا۔(صفحہ 35) (۲) اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی کوفی صدوق وھمی اور شیعہ ہے۔(صفحہ 34) (۳) محمد بن مروان سدی کوفی جھوٹ سے متہم آٹھویں طبقہ کا ہے۔(تقریب صفحہ 318) تو تینوں سدی جھوٹے اور شیعہ نکلے۔

پھر وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدٰی کی تفسیر میں یہ تین قول اسی صفحہ پر لکھے ہیں۔

1-ابن عباس، ضحاک، حسن بصری اور شہر بن حوشب نے کہا ہے کہ آپ کو نبوت کے ستونوں اور شریعت کے قانون سے بےخبر پایا۔ تو ان کی راہ سجھادی اللہ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے۔
مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَاالْکِتَابُ وَلَاالْاِیْمَانُ اور ارشاد الٰہی "وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ"

2- آپ اپنی دودھ پلانے والی ماں سے گم ہو گئے تھے جب وہ آپ کو دادا جان کے پاس لے جا رہی تھیں تو وہ ھبل (بت) کے پاس پہنچیں اور شکایت کی تو سب بت گر پڑے اس نے ان کی یہ آواز سنی کہ ہم تو اس بچے کی (ھیبت کی) وجہ سے ہلاک ہو گئے اس کی طویل کہانی ہے۔

3- آپ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں بچپن میں دادا عبدالمطلب سے گم ہو گیا قریب تھا کہ بھوک سے مرجاتا فھدالی اللہ اسے ضحاک نے ذکر کیا ہے اور آپ کے دادا کی غلاف کعبہ سے چمٹ کر یہ دعا نقل کی ہے۔

یارب رد ولدی محمدا اردده ربی واصطنع عندی یدا

(ترجمہ) اے پروردگار! میرا بچہ محمد واپس لوٹا دے۔ میرے رب اسے لوٹا دے اور میرے ہاں اسے طاقتور بنا۔
دعا مانگ رہے تھے۔ کہ ابوجہل اسے اپنے سامنے ڈاچی پر بٹھا کر لے آیا۔ اور کہا تجھے پتہ نہیں کہ اس بچے کا ہم نے کیا دیکھا ہم نے اسے پیچھے بٹھایا تو ڈاچی نہیں اٹھی جب آگے بٹھایا تو اٹھ کھڑی ہوئی گویا کہتی تھی کہ یہ تو امام ہے یہ مقتدی کے پیچھے کیوں ہو۔
ابن عباس نے کہا کہ اللہ نے آپ کو دشمن کے ہاتھ سے لوٹایا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو واپس کیا تھا"
کاش خائن شیعہ جمہور اہلسنت کا مذہب اور ضالاً کی تفسیریں اسی صفحہ سے نقل کر دیتا تو خود یہ کفر نہ کرتا۔

اعتراض :-2 مشکوٰۃ المصابیح سے روزہ کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار اور زبان چوسنا لکھا ہے۔

الجواب :- یہ ہے کہ بیان مسئلہ کے لئے کیا" کہ جس شخص کو اپنی ذات پر کنٹرول ہو کہ جماع نہ کر سکے گا وہ روزہ میں بوس وکنار کر لے ورنہ نہ کرے اس باب کی ساری احادیث میں یہ تفصیل آگئی ہے۔ زبان چوسنے سے لعاب منہ میں رہے گا۔ نگلا جائے گا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس محبوبہ بیوی اور اپنی امی سے شیعہ کا بغض خدا کی پناہ؟ شیعہ کی کافی جلد 4 صفحہ 104 پر بھی یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے۔

اعتراض :-3 رسول خدا اپنی بیوی عائشہ کو ناچ دکھلاتے تھے۔ معاذ اللہ جائزۃ الشعوری ترجمہ جامع ترمذی جلد 2 مناقب۔

الجواب :- دشمنی کی وجہ سے بھونڈی تعبیر ہے ورنہ حبشی عورت کا ناچنا ایک مباح فعل تھا۔ جو آپ نے دیکھا دیکھایا۔ ورنہ اسی صفحہ پر مترجم نے جواب دے دیا ہے" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت میں لہو ہو اگرچہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر

اس کی رمت ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرتؑ کو دیکھ کر نہ بھاگے تھے اور عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے؟ تو یہ
عجیب نہیں اس لئے کہ حضرتؑ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ
نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاضر ہوئی۔ الزاماً شیعہ بتائیں کہ حضرت فاطمہ کو
گدھے پر گھر گھر کیوں پھرایا گیا۔

اعتراض :- 4 سنن نسائی جلد 1 صفحہ 236 میں باب ہے۔"اللعب فی المسجد یوم العید و نظر النساء الی
ذالک" پھر اس حدیث میں ہے کہ "حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے پردے کے پیچھے چھپایا اور میں حبشیوں
کا جنگی کھیل مسجد میں دیکھتی تھی"۔

الجواب :- یہ فعل قابل اعتراض اس لئے نہیں کہ عام ناچ تماشہ نہ تھا۔ ایک جنگی جہادی طریقہ آپ مسجد میں خود ان سے
کرا رہے تھے اور دیکھتے دیکھاتے تھے۔ فوجی بینڈ گیت اور ایسے اچھلنے کودنے کے مظاہرے آج بھی فوج میں جائز ہیں۔ جواز
کی دلیل یہی حضور کا فعل ہے۔ خصوصاً یہ تو عید کا دن تھا حضرت عمر نے ڈانٹا تو ان کو بھی منع کیا کہ بنوارفدہ کو کرنے دو"

اعتراض :- 5 انبیاء کرام کی قبور سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھی اردو ترجمہ کتاب الوسیلہ صفحہ 51 از ابن تیمیہ

الجواب :- پورا صفحہ اور پھر یہ عبارت نقل کرتے تو قابل اعتراض نہ تھا۔ کیونکہ شیطان اپنی جگہ چالیں کرتا ہے اور اولیاء و انبیاء کی
کرامتوں معجزوں کا ظہور۔۔ جب خدا چاہے۔۔ اپنی جگہ درست ہوتا ہے ان میں تضاد نہیں اب پورا صفحہ تین عنوانات سے پڑھیں

(1) مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور

(2) جنات کو دور کرنے کا طریقہ

(3) نبی کریم ﷺ کا جنات سے مقابلہ

1- مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور.......... اس رائے پر کفر و ضلالت کا جس قدر غبار ہے کسی صاحب فرد سے
پوشیدہ نہیں بلاشبہ بتوں کے ذریعے جو کچھ شیطانوں کا تصرف ظاہر ہوتا ہے انسانوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب ہے قبر کو بت بنانا
شرک کی ابتداء ہے اس لئے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر نہیں آتا ہے
جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہوں مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہوگئی مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کیں معانقہ کیا اس طرح کی چیزیں
نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے بھیس
میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دیکھاتا ہے کہ میں فلاں.......... نبی یا شیخ ہوں۔ اس بارے میں متعدد واقعات مشہور ہیں
۔۔۔ لیکن مومن کامل جانتا ہے کہ وہ شیطان تھا۔

2- جنات کو دور کرنے کا طریقہ .... مثلاً سچے دل سے آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے اگر شیطان ہے فوراً غائب ہو

جائے گا یا زمین میں دھنس جائے گا اور اگر صالح انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن ہوگا تو اسے آیۃ الکرسی سے کوئی گزند نہ پہنچ سکے گا۔ جیسے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا جب سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تا کہ خدا محافظ رہے اور شیطان قریب نہ پھٹکے۔ حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا جھوٹے نے سچی بات کہی یا یہ کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ کہے۔

شیطان نبیوں کو بھی دکھ دیتے اور ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

3- نبی کریم ﷺ کا جنات سے مقابلہ.......... چنانچہ خود نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ جنات حملہ آور ہوئے جیسا کہ ابو التیاح سے روایت ہے کہ شیطان کے ہاتھ میں بھڑکتا ہوا شعلہ تھا اور آپ ﷺ کو جلا ڈالنا چاہتا تھا آپ خوفزدہ ہو گئے مگر فوراً حضرت جبریل آ گئے..........الخ

اعتراض :-6 شیطان نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر بتوں کی تعریف جاری کر دی (از غنیۃ الطالبین عربی اردو صفحہ 172) اسی طرح تفسیر کشاف، احکام القرآن جصاص، تفسیر ابن جریر طبری، ارشاد الساری قسطلانی شرح بخاری، ابن کثیر، جلالین اور فتح الباری سے نقل کی ہے۔

الجواب:- 1- لفظ امنیۃ اور قرائتہ آیا ہے اس کا ترجمہ ''زبان'' شیعہ معترض کی اپنی ایجاد ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ تو قرآن سے توحید بیان کر رہے تھے مگر اونگھنے کی کیفیت سے آواز میں نرمی تھی شیطان نے آپ جیسی آواز اونچی بنا کر بتوں کی تعریف میں اشعار پڑھ دیئے۔ مشرک بہت خوش ہو گئے کہ انہوں نے اسے آپ کی زبان سے سمجھا پھر جب آپ نے سورۃ نجم ختم کر کے سجدہ تلاوت کیا تو انہوں نے بھی ساتھ سجدہ کر دیا۔ مسلمانوں نے تعجب کیا کہ کافروں نے ایمان لائے بغیر ہمارے ساتھ سجدہ کیوں کیا۔ مشرکین نے تعجب کیا کہ روزانہ بتوں کی مذمت کرنے والے محمد (ﷺ) نے کیسے ان کی شان بیان کر دی مسلمانوں نے اس شیطانی آواز وکلمات کو حضور کی آواز سے ہرگز نہ سمجھا ورنہ وہ اس پر تعجب کرتے کہ کیوں بتوں کی تعریف ہوئی پھر وہ وجہ آپؐ سے پوچھتے ہاں مشرکین نے اس ہم آہنگ آواز کو حضور کی زبان سے سمجھ کر خوشی کی اور تعجب سے سجدہ کر دیا۔ اور بتوں کی تعریف میں خوب نعرے لگائے اور حضور ﷺ کی زبان سے بتوں کی تعریف کا خوب پروپیگنڈہ کیا (جیسے شیعہ ہر دور میں آج تک بطور اعتراض یہ پروپیگنڈہ کرتا آ رہا ہے) تو اللہ نے اس کے ازالہ کیلئے سورۃ حج میں یہ آیت اتار دی

''اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر وہ وحی الٰہی پڑھتا تو شیطان اس کی قراءت میں غیر وحی اپنی آواز ملا دیتا پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی آواز تو مٹا دیتا اور (پیغمبر کی زبانی) اپنی آواز کو مضبوط کر دیتا اور اللہ خوب جاننے والے حکمت والے ہیں'' (سورۃ حج پارہ 17 رکوع 13)

جب اللہ نے اس شبہ کا خود جواب دے دیا اور پیش کردہ درج ذیل تفسیروں نے بھی بتا دیا کہ یہ شیطانی آواز اس کی اپنی تھی حضور کے زبان سے نہ نکلی تھی تبھی تو مسلمانوں نے نہ سنی۔ اور شیطانی آواز حسب مرضی مشرکین نے سن کر خوشی سے سجدہ کر لیا اس شبہ

ترجمہ وتفسیر کے علاوہ اہلسنت کی تفاسیر بھی دیکھیں اب انہی کتابوں میں اس کی وضاحت اور جواب سنئے۔

2- غنیۃ الطالبین اسی جگہ ہے
"پس یہ دونوں کلمے کہ شیطان نے اپنی لے اور آواز میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی قراءت کے ساتھ آخر سورۃ میں طاغوتوں اور بتوں کے حق میں شریک کئے تو دونوں گروہوں نے تعجب سے حضور ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا یہاں سجع الشیطان وفتنتہ کے لفظ ہیں۔ لسان النبی کے الفاظ نہیں۔ یعنی شیطان نے شرارت سے اپنے لہجے اور زبان سے یہ الفاظ حضور کی قراءت میں گڈمڈ کردیئے" کہ یہ بت (لات، منات، عزیٰ) بڑی شان والے ہیں ان سے سفارش کی امید ہے"

3- تفسیر کشاف میں ہے کہ شیطان نے وسوسہ ڈالا تو بھول اور غلطی سے (بغیر نیت اور پروگرام کے) یہ الفاظ نکل گئے زمخشری معتزلی ہیں۔ سنی معتبر عالم نہیں کہ ہم پر حجت ہوں۔ تاہم وسوسہ تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ڈالا تھا اور بھول چوک بلا ارادہ غلطی بالاتفاق معاف ہے تو یہ شیطان نے حرکت کی۔ پیغمبر کی شان میں فرق نہ آیا۔

4- احکام القرآن جصاص میں اسی جگہ ہے" کہ شیطان نے آپ کی تلاوت کے دوران اپنے یہ الفاظ ڈال دیئے۔

تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ

یہ سن کر سب کفار نے کہا کہ محمد نے ہمارے خداؤں کی تعریف کردی اور یہ گمان کیا کہ حضور نے یہ الفاظ پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو باطل بتایا اور وضاحت کی کہ حضور ﷺ نے یہ الفاظ نہیں پڑھے بلکہ ایک مشرک شیطان نے یہ الفاظ کہے۔

(احکام القرآن للجصاص جلد 3 صفحہ 246)

5- تفسیر ابن جریر طبری المتوفی 310ھ صاحب تاریخ طبری جسے کچھ لوگ شیعہ بھی کہتے ہیں۔ پارہ 17 اس آیت کے تحت ہے۔
"اس کا سبب جس کی وجہ سے یہ آیت اتری کہ آپ جو سورت نجم خدا کی اتاری ہوئی پڑھ رہے تھے تو شیطان نے آپ کی زبان پر وہ الفاظ ڈالے جو اللہ نے نہ اتارے تھے۔ یعنی شیطان نے آپ کی زبان جیسی آواز بنائی کہ لوگ اسے حضور کی زبان سے سمجھیں۔ تو یہ بات حضور پر بہت گراں گزری بہت غمگین ہوئے تب اللہ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت اتاری۔ آگے تفسیر میں یہ فقرہ ہے" کہ شیطان نے یہ دو کلمے آپ (کی تقریر) پر ڈالے تھے"

6- ارشاد الساری شرح بخاری از قسطلانی مقام ہذا جلد 7 صفحہ 194 پر ہے۔ "القی الشیطان فی فتنتہ"
"کہ آپ کی بات میں شیطان نے اپنی بات ڈالی یعنی سکتہ۔ سانس لینے کی خاموشی کے دوران نبی ﷺ کی سُر جیسی آواز میں وہ الفاظ نکالے جو مشرکوں کی رائے کے موافق تھے تو انہوں نے سن کر حضور کی تلاوت

سمجھا حالانکہ حضور ﷺ اس خلط ملط کرنے سے پاک ہیں حق کو باطل سے نہیں ملاتے تو اللہ نے آپ کو اس سے بچایا ہے"

7۔ تفسیر ابن کثیر دمشقی جلد 3 صفحہ 229 اس آیت کی تفسیر میں ہے

"وکان ذالک من سجع الشیطان وفتنته" "اور سب نے سجدہ کیا تھا کہ یہ شرارت شیطان تھی کہ اس نے اپنے لہجے میں یہ دو کلمے کہے جو مکہ کے ہر مشرک کے دل میں بیٹھ گئے......

8۔ فتح الباری جلد 8 صفحہ 354 سورۃ حج کی اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

القی الشیطان علی لسانه تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتهن لترتجی.

تو مشرکین نے کہا اس سے پہلے تو اس نے ہمارے خداؤں کا اچھا ذکر کبھی نہیں کیا تھا تو سب سجدے میں پڑ گئے تو یہ آیت (آپ کی صفائی کے لئے) اتری پھر علامہ سند کے لحاظ سے تنقید کرتے ہیں گو یہ حدیث ابن عباس سے مروی ہے مگر بزار اسے موصول صرف امیر ابن خالد کی وجہ سے مانتے ہیں پھر فرمایا یہ کلبی از ابی صالح از ابن عباس سے مروی ہے۔

والکلبی متروک لا یعتمد علیه کلبی کی تفسیر وحدیث علماء نے چھوڑ دی اس پر کوئی اعتماد نہیں کرتا"

9۔ تفسیر جلالین صفحہ 284 اس آیت کے تحت ہے آپ ﷺ کے علم کے بغیر شیطان نے آپ کی زبان پر یہ دو کلمے ڈال دیئے۔ (یعنی آپ کی زبان جیسی آواز بنا کر لوگوں کو سنائے)

10۔ اہلسنت کی معتبر تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 229 طبع مصر میں ہے۔

"کہ اس واقعہ کے سارے طریقے مرسل ہیں ٹھیک سند کے ساتھ میں ایک سند بھی نہیں جانتا"

پھر صفحہ 229 پر اس واقعہ کی حقیقت یہ لکھتے ہیں کہ آیت

"اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ☆ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ☆"

آپ نے پڑھی تو شیطان نے بتوں کے پاس یہ آواز لگائی "کہ یہ اونچی شان والے ہیں ان کی شفاعت کی امید ہے" یہ شیطان کی آواز اور شرارت تھی ہر مکہ کے مشرک کے دل میں پڑ گئی اور یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ محمد اپنے دین سے قوم کے دین میں پلٹ آئے ہیں۔ طبری کی شیعہ تفسیر میں ہے "کہ تمنی کا معنی یا تو تلاوت ہے جیسے حسان بن ثابت نے کہا تمنیٰ کتاب الله اول لیلة. کہ پہلی رات اللہ کی کتاب پڑھی۔ یا دل کی تلاوت مراد ہے دونوں کا مفہوم یہ ہے کہ آپ سے پہلے رسول بھی جب (زبان یا دل سے) تلاوت کرتے تو کفار اس میں تحریف کرتے اور اس کی بات میں کمی بیشی کر دیتے۔ جیسے یہود نے کیا اور شیطان کی طرف نسبت اس لئے کی کہ اسی کے دھوکہ سے یہ ہوتا ہے۔ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ. یعنی شیطان کی ڈالی ہوئی آواز اللہ مٹا دیتے ہیں آپ ﷺ کی تسلی کے لیے یہ آیت اتری (مجمع البیان جلد 7 صفحہ 91) پھر اس باب کی روایات

یہ مفسر تنقید کرتے ہیں کہ یہ سب مطعون ہیں اصحاب حدیث کے ہاں چہائی ہوئی ہیں۔ ان سے حضور ﷺ کی ذات منزہ ہے یہ حضور ﷺ پر کیسے جائز ہے جب کہ اللہ تو فرماتے ہیں ہم آپ کے دل کو ثابت رکھیں گے اور فرمایا ہم آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہ بھولیں گے ہاں جو خدا چاہے"

اس شیعہ تفسیر اور سنی تفسیروں سے معلوم ہوا کہ روایات سب غلط ہیں۔ قرآن کا مطلب اور آپ کی صفائی اور دل کی تسلی متفقہ یہ ہے کہ یہ شیطان کے (آپ کی سر اور لہجہ سے ملا کر) الفاظ تھے۔ مشرکین نے حضور کی آواز سمجھا مگر مسلمانوں نے یہ لفظ سنا ہی نہ تھا۔

قارئین کرام! ہم نے معترض کی پیش کردہ تفسیروں سے پھر خود شیعہ تفسیروں سے یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ یہ شیطان کی آواز اور مشرکوں کا پروپیگنڈہ تھا اپنے اختیار اور زبان سے حضور ﷺ کا فعل ہرگز نہ تھا۔ مگر موصوف شیعہ اور سب مسلمانوں کو ان کے نبی کو اپنی بددیانتی سے آزار پہنچاتے آرہے ہیں۔

اعتراض:- 7 نبی کریمؐ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے (العیاذ باللہ) سنن ابی داؤد

الجواب:- یہ صرف زندگی میں ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک قوم کے ڈھیر گندی جگہ میں تھے بیٹھنے سے کپڑے وغیرہ خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ جنگل یا اور موزوں جگہ نہ ہوگی تو آپ نے کھڑے پیشاب کیا یہاں سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بصورت مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ جیسے انگریزوں کے ملک اور ماحول میں اب بھی باتھ روم نہ ملنے سے ایسا ہوتا رہتا ہے ورنہ سنت اور عام عادت طیبہ یہی ہے کہ حضور ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کھڑے کھڑے پیشاب نہیں کیا۔ چنانچہ اسی مسئلہ میں صحیح المسند ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرئنی المتوفی 316ھ میں باب ہے۔ باب ایشار ترک البول قائما۔ اور یہ اس پر دلیل ہے کہ کھڑے ہوئے پیشاب کرنا آپ کے دائمی فعل سے منسوخ ہے پھر حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے جب سے قرآن آپ پر اتارا گیا کبھی کھڑے ہوئے پیشاب نہیں کیا۔ (مسند ابی عوانہ جلد 1 صفحہ 198)

ابوداؤد اور مسند ابوعوانہ کی روایت۔۔ جس کے دو صفحے معترض نے عکس دیئے ہیں۔ اس میں وضاحت ہے باب 12 البول قائما۔ کہ (مجبوراً) کھڑے ہوئے پیشاب کرنا۔ پھر یہ الفاظ ہیں۔

"اتی سباطة القوم فبال قائما"۔ قوم کے گندے ڈھیر کے پاس آئے تو کھڑے ہوئے پیشاب کیا۔

یہ باب ان احادیث کے ارد گرد ہے جن میں پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی بہت تاکید ہے۔ ایک شخص کو قبر میں عذاب ہوتا اسی وجہ سے اور پھر غیبت کرنے سے۔۔ جیسے شیعہ صحابہ کرامؓ کی خوب بدگوئی اور غیبت کرتے ہیں ۔۔ بتایا ہے ایک صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اسی ڈر کے مارے بوتل میں پیشاب کر کے دور پھینک آتے تھے۔ تو دوسرے صحابی حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ اتنی سختی نہ کرو میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا ہے۔ شاید پیشاب کرنے کی جگہ نیچی ہوگی۔ قطرے پڑنے کا خوف نہ ہوگا۔

تیسیر الباری شرح بخاری از وحید الزمان میں بھی اسی بات کا ذکر ہے جس کو برائے اعتراض اس نے نقل کیا ہے۔

اعتراض :-8 حضرت ابوبکر پیغمبر اسلام سے بڑے عالم تھے؟ **ریاض النضرة فی مناقب العشرہ**

الجواب :- ریاض النضر ہ کے اس کے پیش کردہ دو صفحے 190-191 سامنے ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیوں اعتراض کرتا ہے یہاں ایک عبارت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ مختلف مسائل پر فتوے دیتے تھے۔ ثم یصدقه الرسول ﷺ۔ پھر آپ ﷺ اس کی تصدیق کر دیتے تھے۔ یہ وہ خصوصی حضرت ابوبکرؓ کا شرف ہے جو اور کسی کو حاصل نہیں۔ (ورنہ) حضور ﷺ کی زندگی میں تو 14 صحابہ کرام مفتی تھے اور فتوے دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوالدرداء، حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ۔ ہم شیعہ سے الزاماً پوچھتے ہیں کہ خمینی انقلاب میں ایرانی قوم کو صحابہ اور اصحاب علی پر کیوں ترجیح دی گئی۔

(اتحاد و یکجہتی صفحہ 15)

.........پھر مؤلف فرماتے ہیں حضور ﷺ کی موجودگی میں۔ جیسے ہم نے بتایا ابوبکر کے سوا کوئی فتویٰ نہ دیتا تھا۔ کیا شیعہ معترض یہاں سے یہ نتیجہ نکال رہا ہے کہ ابوبکر پیغمبر علیہ السلام سے بڑے عالم تھے؟

تو یہ سمجھ غلط ہے۔ کیونکہ ایک شاگرد استاد کے سامنے کسی کو مسئلہ بتاتا اور سبق پڑھا دیتا ہے۔ تو یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ شاگرد استاد سے بڑا عالم ہے۔ ہاں اس شاگرد کی مانیٹری اور باقی سب ساتھیوں پر برتری واضح ہو جاتی ہے۔

کئی مواقع پر صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں۔ "وکان ابو بکر اعلمنا به"۔ حضرت ابوبکر ہم سب سے زیادہ یہ مسئلہ جانتے تھے۔ حضور ﷺ کو بھی اپنے شاگرد کی علمی لیاقت کا یقین تھا۔ جب ایک خاتون نے آپ کی آخری عمر میں ایک مسئلہ پوچھا آپؐ نے بتا دیا۔ پھر اس نے کہا اگر میں اور دفعہ پوچھنے آؤں۔ آپ کو نہ پاؤں تو کس سے پوچھوں تب آپ نے فرمایا اگر تو (میری وفات کی وجہ سے) مجھے نہ پائے تو ابوبکر سے پوچھنا (بخاری جلد 1 صفحہ 516)

اسے ہی صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکر کی خلافت نبوی اور جانشینی پر دلیل بنایا۔

تعجب ہے کہ حضرت ابوبکر کی منقبت اور کمال علمی پر بھی شیعہ کو اعتراض ہے۔ کیونکہ اس کا تو مذہب ہی "میں نہ مانوں" ہے۔ اور اگر اعتراض اگلی عبارت پر ہے کہ ابوبکرؓ نے حضرت ابوطالب کے قاصد سے کہا "کہ جنت کی نعمتیں خدا نے کافروں پر حرام کی ہیں۔ پھر ابوطالب نے دوسرا قاصد خود حضور ﷺ کے پاس بھیجا تو آپؐ نے بھی یہی فرمایا ان الله حرمها على الكافرين یہ مرسل روایت حضرت ابوبکرؓ کے فضائل میں مذکور ہے (ریاض النضرہ صفحہ 191) اس میں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حضور ﷺ نے تائید کر دی۔ جیسے حضرت عمرؓ اپنی صوابدید سے کوئی اچھی بات کہتے تو خدا قرآنی آیات اسی طرح اتار دیتا۔

کاش شیعہ حضرات انصاف سے کام لیتے تو ایسے واقعات کو سن کر مانتے اور شیخین کی فضیلت کے قائل ہو جاتے۔

اعتراض :-9 رسول پاک نماز میں آیتیں پڑھنا بھول گئے۔(ابوداؤد صفحہ 350، صحیح بخاری صفحہ 58)

الجواب :- قرآن کلام اللہ ہے جو اللہ کی صفت ہے پیغمبر کی زبان سے اپنے بارے خدا فرماتا ہے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى ☆ (ترجمہ) میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔(سورۃ طہ پارہ 16 رکوع 2) جبکہ بھول چوک حضرت آدم علیہ السلام سمیت انبیاء علیہم السلام سے بھی ہو سکتی ہے۔اللہ فرماتے ہیں۔ہم آپ کو قرآن پڑھائیں گے آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔(پارہ 30 رکوع 12)

اگر چہ آیت نسخ شدہ آیات کے بارے میں ہے مگر الفاظ تو عام ہیں۔قرآن سمندر ہے معجزہ ہے۔اگر کسی وقت کوئی آیت ذہن سے اوجھل ہو جائے۔دوسرے سے سن کر یاد آجائے جیسے دوسری باتوں میں ایسا ممکن ہے۔قرآنی سمندر کی کسی لہر اور آیت میں ایسا عقلاً کیوں ممکن نہیں؟ مسلمانوں کے لئے ہر نیک اور فطری جائز بات میں سنت رسول ہونی چاہیے۔اگر صرف ایک دو مرتبہ آپ بھول گئے یا رکعتیں یاد نہ رہیں یا سجدہ سہو کی ضرورت پڑ گئی تو یہ سب کام امت کے لئے معیار اور نمونہ بنے۔دین پر چلنا آسان ہو گیا۔ حدیث "رفع عن امتی الخطاء والنسیان" سچی ہوگئی۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ جو لوگ خاتم المرسلین ﷺ کے منصب نبوت - تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و تزکیہ میں 100% آپ کو ناکام کہتے ہیں۔کہ سوا لاکھ شاگردوں مریدوں میں کسی کو بھی ہدایت و ایمان نصیب نہ ہوا سبھی منافق جاھل اور دوزخی رہے۔ صرف 3 صحابہ عالم، لدنی حضرت علیؓ کے شاگرد بن کر مومن ہوئے وہ ایسی باتوں سے اپنے جاہلوں کا دل بہلاتے اور تبرا ماتم اور مسلم دشمنی میں ہی ان کو مصروف رکھتے ہیں۔

اعتراض :-10 رسول خدا نے ایک نامحرم عورت سے کہا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کرو۔

الجواب :- پیش کردہ صحیح بخاری کے دونوں صفحے بتاتے ہیں۔کہ معترض نے حضور ﷺ پر بہتان لگایا ہے ورنہ "باب 58 من طلق کہ جو شخص طلاق دے اور کیا یہ ضروری ہے کہ مرد طلاق دیتے وقت اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہو" پھر حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جون کی بیٹی ۔ جس کا نام امیمہ بنت شراحیل تھا۔(نکاح ہو چکنے کے بعد) حضور ﷺ کے پاس لائی گئی آپ اس کے قریب ہوئے تو اس نے آپ سے اللہ کی پناہ مانگی آپ نے فرمایا تو نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے۔جا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا"

اگلی روایت جو اسید بن اسیدؓ سے ہے کہ جب حضور ﷺ اس کے پاس گئے تو فرمایا کہ اب تو (میری بیوی ہے) اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے اس نے کہا کیا شہزادی اپنے آپ کو بازاری کے حوالے کر سکتی ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ اس کے سر پر رکھ کر اسے تسکین دیں تو اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس ذات کی پناہ مانگی ہے

جس کی پناہ مانگی جاتی ہے"۔ پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا اے ابواسید اس کو دو رازقی۔ خاص قسم کا جوڑا پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دے" پھر راوی کہتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اس نے ناپسند کیا تو آپ نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے سامان مہیا کر دے اور دو رازقی جوڑے پہنا دے۔ (بخاری مترجم جلد 3 صفحہ 132)

ہمیں نا معلوم ہے کہ اس عورت کو معترض نے نامحرم کیوں کہا۔ جبکہ باضابطہ اس کا نکاح ہوا تھا اور وہ شادی میں دلہن بن کر لائی گئی وہ بدنصیب تھی نہ آپ کا ادب جانتی تھی کہ معاذ اللہ بازاری کہہ دیا۔ نہ آپ کو ہاتھ لگانے دیا اور اعوذ باللہ پڑھنے لگی۔ تو آپ کا یہ کہنا کہ اسے اس کے گھر واپس کر دو عملاً طلاق تھی۔ باب اسی لئے باندھا گیا مگر حضور ﷺ پر تو حرف نہ آیا۔ آپ سلیم الفطرت حیادار تھے۔ محض حسن پسند اور شہوت پرست نہ تھے۔ جیسے عیسائی، یہودی آپ پر اعتراض کرتے ہیں اور شیعہ بھی انہی کا راگ الاپتے ہیں۔ گھرانہ نبوی اور ازواج مطہرات کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔

شیعہ کی معتبر کتاب حیات القلوب مجلسی میں ازواج میں اس عورت کا یوں ذکر ہے۔

پانچویں اسماء دختر نعمان بن شراحیل ہیں جب حضرت نے ان سے نکاح تجویز فرمایا تو حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ نے ان سے حسد کیا.......... وہ بدنصیب ان کے فریب میں آ گئی اور جب آنحضرت اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضرت نے فرمایا تو نے بڑی مضبوط پناہ اختیار کی میں نے تجھ کو پناہ دی جا اپنے گھر چلی جا پھر حضرت نے اس کو طلاق دے دی" (حیات القلوب مترجم جلد 2 صفحہ 882)

کتاب شیعہ کی ہو اور حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ پر حسد کی جھوٹی تہمت یا اظہار دشمنی نہ ہو ناممکن ہے۔

چند امہات المومنین کا ذکر خیر:

مناسب ہے کہ امہات المومنین میں سے حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ کا تذکرہ خیر مجلسی سے کر دوں تا کہ بدگولوگوں کی زبان کچھ تو چپ رہے۔ شیخ طبرسی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ سب سے پہلی بیوی آپ کی حضرت خدیجہؓ تھیں جبکہ آنحضرت کی عمر مبارک پچیس سال تھی وہ پہلے عتیق بن عائذ مخزومی کی زوجہ تھیں ایک لڑکی اس سے ہوئی تھی۔ پھر ابو ہالہ اسدی نے ان سے نکاح کیا اس سے ہند بن ابو ہالہ پیدا ہوا پھر جناب رسول خدا نے (خدیجہ سے) نکاح کیا اور ہند کی پرورش فرمائی.......... اور سب سے پہلے جو فرزند ان سے پیدا ہوا عبداللہ تھے جن کا لقب طیب و طاہر تھا ان کے بعد قاسم پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ قاسم عبداللہ سے بڑے تھے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور جناب حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہما۔ (ہندو پاک کے جاہل شیعوں کا ان بنات کو پہلے خاوند کی بتانا جھوٹ ثابت ہوا)

آنحضرت کی دوسری زوجہ سودہ دختر زمعہ تھیں وہ حضرت سے پہلے سکران بن عمر کی زوجہ تھیں سکران مسلمان ہوئے اور

حبشہ میں رحمت الٰہی سے واصل ہوئے۔

تیسری عائشہؓ دختر ابو بکرؓ تھیں۔ حضرت نے ان سے مکہ میں نکاح کیا جب کہ وہ سات برس کی تھیں ان کے سوا کسی باکرہ سے آپ نے نکاح نہیں کیا مدینہ میں ہجرت کر کے آنے کے 7 ماہ بعد ان سے حضرت نے زفاف کیا وہ اس وقت 9 سال کی تھیں اور معاویہؓ کی خلافت کے زمانہ تک زندہ رہیں اور ان کی عمر ستر سال کے قریب تک پہنچی۔

چوتھی ام شریک تھیں جنہوں نے اپنا نفس جناب رسول خدا کو ھبہ کر دیا تھا ان کا نام عربیہ دختر ددران بن عوف بن عابر تھا (عام سیرت نگار اس کا ذکر نہیں کرتے۔منہ)

پانچویں حفصہؓ بنت عمر بن خطابؓ تھیں ان کا شوہر خنیس بن عبداللہ کو آپؐ نے بادشاہان عجم کی طرف سفیر اسلام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ اسی سفر میں مر گئے ان سے اولاد نہ ہوئی۔ حضرت حفصہؓ مدینہ ہی میں خلافت عثمان کے زمانہ تک رہیں۔

چھٹی بیوی ام حبیبہؓ دختر ابوسفیانؓ (معاویہؓ کی بہن) تھیں ان کا نام رملہ تھا وہ پہلے عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں۔ ہجرت حبشہ میں وہ عیسائی ہو کر مرا تو شاہ نجاشی نے حضور سے عمر بن امیہ کو وکیل بنا کر نکاح کر دیا۔ (حیات القلوب جلد دوم صفحہ 880/881)

حضرت ام حبیبہؓ نے مقام رسول کا پاس رکھتے ہوئے اپنے باپ کو حضور ﷺ کے بستر سے اٹھا دیا۔ مجلسی لکھتے ہیں۔

"شیخ طبرسی نے بسند موثق حضرت جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان دوبارہ معاہدہ امن کے لئے مدینہ آ کر حضور علیہ السلام سے ملے پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ تم قریش کو امان دو۔ ابو بکر نے کہا تم پر وائے ہو بغیر حضرت کی اجازت کے کون امان دے سکتا ہے پھر وہ عمر کے پاس گیا وہاں بھی ایسا ہی جواب ملا آخر میں اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہؓ کے پاس گیا جو رسول خدا کی زوجہ تھیں اور بستر پر بیٹھنا چاہتا تھا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے بستر کو اٹھا دیا اور نہ چاہا کہ وہ حضرت کے فرش پر بیٹھے۔ ابوسفیان نے کہا۔ بیٹی! اس فرش کو مجھ سے بہتر سمجھتی ہو؟ اس نے کہا ہاں یہ وہ فرش ہے جس پر رسول خدا بیٹھتے ہیں میں پسند نہیں کر سکتی کہ تم اس پر بیٹھو جب کہ تم مشرک اور نجس ہو۔

پھر ابوسفیان سیدہ فاطمہؓ کے پاس آیا۔ اے سید عرب کی بیٹی قریش کو امان دو جناب فاطمہؓ نے فرمایا جس کو رسول خدا امان دیں گے تو میں دوں گی۔ اس نے کہا کہ حسنینؑ کو کہیے کہ وہ قریش کو امان دیں فرمایا وہ بھی اپنے نانا کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے پھر وہ امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا تم قریش کے سردار ہو مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ میں قریش کو امان دیتا ہوں پھر چلے جاؤ۔ وہ اپنی طرف سے امن کا اعلان کر کے مکہ چلا گیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا کر کے آئے اس نے کہا میں نے محمدؐ سے گفتگو کی پھر ابو بکر و عمر کے پاس گیا ان سے بھی کوئی بات نہ بن سکی پھر حضرت فاطمہؓ کے

پاس حاضر ہوا کچھ نہ بنا آخر حضرت علیؓ کے پاس پہنچا تو ان کے کہنے پر عمل کیا اور واپس آ گیا قریش نے کہا علیؓ نے تجھ کو بے وقوف بنایا تو خود قریش کو امان دیتا ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 694-695)

نوٹ :- یہاں سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1- ابوسفیان کے کافر ہونے کے باوجود بنو ہاشم نے اسے برادری طرز پر ملاقات کا موقع دیا یہ معیوب نہ تھا۔

2- حضرت ام حبیبہؓ نے کمال حضورؐ سے محبت و ادب کا ثبوت دیا اور باپ کے بدمذہب ہونے پر نفرت کا اظہار کیا۔

3- حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ صرف شیخین صحابہ ہی نہ تھے بلکہ اہل بیتؓ کی طرح آپ کے قریب ترین مشیر و وزیر بھی تھے۔ تبھی تو ابوسفیان حضور ﷺ کے بعد ان سے ملا اور کسی سے نہ ملا۔

اعتراض :-11 کہ حضور کے گھر میں شیطانی ساز بجائے جاتے تھے۔

الجواب :- اتنی بات نہیں جس کا بتنگڑ بنایا گیا ہے اور نہ یہ الفاظ حضور ﷺ کے ہیں شیعہ حضرت ابوبکرؓ کو تو مانتے نہیں۔ دراصل آپ ﷺ معتدل مزاج تھے۔ عید کے دن ہر کوئی خوشی مناتا ہے تو یہ رزمیہ جنگی اشعار غیر پیشہ ور انصار کی بچیاں پڑھ رہی تھیں حضرت ابوبکرؓ آپ کے گھر کا بہت ادب کرتے تھے اس لئے بیٹی کو ڈانٹ کر کہا یہ حضور کی موجودگی میں شیطانی گیت کیوں۔ تب حضورؐ نے فرمایا یہ بات جانے دو۔ جب حضور ﷺ کی توجہ ابوبکر کی طرف ہوئی میں نے بچیوں کو اشارہ کیا کہ چلی جاؤ وہ چلی گئیں۔ عید کے دن سوڈانی حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے میں نے ان کا کھیل دیکھنا چاہا تو آپ نے مجھے پیچھے کھڑا کر دیا اور بنی ارفدہ کو کہا کہ کھیل (مسجد و عیدگاہ) میں دکھاؤ۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 393 باب الحراب والدرق یوم العید "عید کے دن ڈھالوں برچھیوں سے کھیل کا بیان")

پورا باب اور حدیث آپ کے سامنے ہے۔ جو کام آگے پیچھے گانا یا کھیل تماشہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور لوگ بچے ہیں عید کے دن آپ نے خاص خوشی یا جنگی تربیت کے لئے وہ کام جائز سمجھے اور کرائے حضور ﷺ کا فعل حجت ہوا۔ اسی بات کے لئے یہ باب باندھا گیا۔ ان گیتوں میں آلات گیت طبلہ سرنگی ڈھول وغیرہ کچھ نہ تھا جیسے آج ہم نعتیں سننے کے بغیر آلات عادی ہیں۔ اور حبشیوں کا کھیل تو جنگی تربیت تھی کہ ایک دوسرے کو برچھا مارتا اور وہ ڈھال آگے کر کے بچاؤ کرتا تھا۔ ہم کو ساز سے گانے بجانے والے قوالوں، اداکاروں، ذاکروں، گلوکاروں اور مغنیوں نے بدمست اور جہادی رزموں سے بالکل بیگانہ کر دیا ہے تو ہم کو یہ باتیں اچنبی اور قابل اعتراض نظر آتی ہیں۔ خصوصاً حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ پر برسنے کے لئے بہانہ چاہیے شیعہ حوالہ یہ ہے کہ فروع کافی جلد 5 میں یہ باب ہے عید کے دن کھیل اور گیت کے جائز ہونے کا بیان۔ ہم نے دوسری جگہ احادیث بیان کر دی ہیں۔

اعتراض:- 12رسول پاک کا سینہ چاک کر کے ایمان سے بھر دیا گیا۔(بخاری باب المعراج)

الجواب:- ہم جیسے لوگ اپنی عقل نارسا سے یہ بات نہیں سمجھتے۔سائنسی ذھن بنا کر انکار کر دیتے ہیں۔واقعہ معراج اور اس کے تمام امور معجزہ تھے۔سب مسلمانوں کا اتفاق چلا آرہا ہے۔موجودہ سائنسی دور میں صرف عقل پرست، مرزائیوں،نیچریوں، کمیونسٹوں اور منکرین حدیث نے جسمانی معراج کا انکار کر دیا ہے۔مسلمانوں کے دشمن روافض کو تو بہانہ چاہیے۔غیر مسلم مسلمانوں اور ان کے عقائد کے خلاف جو آوازہ نکالیں گے یہ اس کا سپیکر بن جائیں گے۔ورنہ چھت کا پھٹنا، براق کا آنا، مکہ سے بیت المقدس تک رات کے ایک حصہ میں سب سفر ہونا، ساتوں آسمانوں تک بالترتیب پہنچنا گزرنا، پیغمبروں سے ملاقاتیں کرنا،عرش معلیٰ تک پہنچ کر خدا سے ہم کلامی کا شرف پانا، جنت و دوزخ کے نظارے دیکھنا، پھر 50 نمازوں کا تحفہ لے کر اترنا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بار باران کو کم کرانے جانا۔پھر 5 کا رہ جانا، واپسی پر بیت المقدس میں تمام انبیاء کرامؑ کی امامت کرا کر امام الانبیاء کہلانا، رات بھر کی سیر کائنات آکر صبح لوگوں کو بتانا تو کفار کا انکار کر دینا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟اور کافروں کا ابوبکر صدیقؓ کو طعنہ دینا کہ اب بھی تم اپنے صاحب وساتھی محمدؐ کو سچا مانو گے تو ابوبکر کا صرف ان سے سن کر مان لینا کہ جو پیغمبر روزانہ وہاں کے حالات بذریعہ وحی سناتا ہے آج خود دیکھ آیا ہے کیوں نہ مانوں؟ تو دربار رسالت سے"صدیق اکبر" کا لقب ملنا۔سب باتوں پر سب مسلمانوں کا ایمان ویقین اور عقیدہ ہے۔کیونکہ یہ قرآن، حدیث، سیرت، تاریخ سے ثابت اور مسلمانوں کے مسلمہ عقائد میں شامل ہے۔تو آپ کے دل کا آب زمزم سے دھویا جانا اس میں خاص قسم کا نور ایمان اور جذبہ ایمان بھرا جانا کیوں قابل انکار ہے؟ان سب امور کا تعلق ہمارے عینی مشاہدہ اور جسمانی اعمال صالحہ سے نہیں بلکہ ایمان بالغیب سے ہے۔خدا نے آغاز قرآن میں ہی متقین مومنین کی تعریف یوں کی ہے"اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کی راہنما ہے جو ان دیکھے حقائق پر ایمان لاتے پابندی سے (5 وقت) نمازیں پڑھتے ہمارے دیئے رزق سے کچھ خرچ کرتے آپ پر اور پہلے پیغمبروں پر اتارے ہوئے کلام کو مانتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی تو اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ اور کامیاب ہیں(سورۃ بقرہ ع 1)

کتب شیعہ سے معراج کے ان واقعات کا ثبوت ملتا ہے۔مجلسی نے حیات القلوب میں معراج میں حضورؐ کا جبریل کو اصل شکل میں دیکھنا، بیت المعمور جانا، براق پر سواری، آپ کی اقتداء میں انبیاء علیہم السلام کا نماز پڑھنا لکھا ہے۔مالک موکل دوزخ نے آنحضرتؐ کو جہنم کی جھلک دکھائی۔اگر عذاب سے بھرپور آگ سے لبریز جہنم کا دیکھنا ممکن ہے توھین پیغمبر نہیں تو آغاز سفر سے پہلے سینہ میں خدا کی معرفت ایمان کا بھرا جانا ٹی وی کی طرح مقامات سفر پہلے سے دیکھ لینا دل کا ان کے شوق میں منور ہو جانا، خدا سے گفتگو یا ملاقات کے لئے دم بخود ہو جانا کیسے توھین ہوئی۔جبکہ حیات القلوب اردو جلد 2 صفحہ 149 میں بھی ہے کہ فرشتوں نے سینہ چاک کر کے سیاہ نقطہ نکالا۔

اعتراض :-13 کہ حضور ﷺ نے بھول کر چار رکعتی نماز دو رکعت پڑھا دی۔ (بخاری، ابوداؤد)

الجواب :- پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ بھول عمداً خدا کی جانب سے کرائی گئی تا کہ امت کے لئے دلیل بنے اور نہ یہ شان پیغمبری کے خلاف ہے۔ خود قرآن پاک میں آپ کو خطاب ہے

''اور کسی چیز کے متعلق ہرگز نہ کہئے کہ میں کل یہ کروں گا اِلَّآ اَنْ یَّشَـآءَ اللّٰہُ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کریں اور کہئے کہ جلدی ہی خدا مجھے اس سے بہتر بات سمجھا دے گا''۔ (سورۃ کہف پارہ 15 رکوع 4)

دوسری آیت خدا کی شان میں یوں ہے ''تمھارا پروردگار تو وہ ہے جو نہ بے خبر ہوتا ہے نہ بھولتا ہے''۔ (سورۃ طٰہٰ پارہ 16 رکوع 1)

بھول چوک نادانگی غیر خدا بندوں کی صفت ہے پیغمبروں تک کی طرف خدا نے نسبت کر دی ہے حضرت یوشع بن نونؑ پیغمبر فرماتے ہیں مجھے وہ جگہ (مقام خضر) یاد آنے سے شیطان نے بھلا دی جہاں مچھلی نے زندہ ہو کر پانی کی غار میں ڈبکی لگائی۔

(پارہ 15 رکوع 20)

ہمیں مسئلہ سمجھانے کے لئے خدا حضور ﷺ سے مخاطب ہیں۔

''اگر تمہیں شیطان کوئی بات بھلا دے۔ تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھیں''۔ (پارہ 7 رکوع 14) یہ نماز میں بھولنا کافی جلد 3 صفحہ 355 اور تہذیب الاحکام جلد 3 صفحہ 180 پر بھی ہے۔

قبر پرستی جائز نہیں

اعتراض :-14 پیغمبر اسلام کی قبر ایک بت ہے۔ (شرح الصدور بتحریم رفع القبور از محمد بن عبدالوہاب)

الجواب :- سوا دو سو سال پہلے کے اس حنبلی بزرگ بہادر عالم دین سے ہمیں کئی باتوں میں اختلاف تو ہے اور تعبیر مسئلہ میں ہم اس سے زیادہ مؤدب ہیں۔ مگر نفس مسئلہ تو قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ کہ قبروں پر سجدے نہ کرو ان سے مدد یں نہ مانگو۔ ان کو کائنات میں متصرف اور عطائی خدا مستعان، رب حاجت روا، کارساز سب کچھ جاننے والے ہر جگہ ہر وقت موجود سب کچھ کر سکنے والے یا کرا سکنے والے نہ مانو ان کے نام کی نذر و نیاز مت دو۔ نہ ان کو مصائب میں پکارو کیونکہ ہمارے ان اعمال سے یا خدائی صفات کا انکار ہو جائے گا۔ یا ہم ان کو خدا کا شریک بنا لیں گے۔ ہم روزانہ 40 مرتبہ نمازوں میں اپنا یہ عمل بتاتے ہیں۔ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" (ترجمہ) اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں'' تو ہم کو خدا کے آگے تو جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔

سورۃ زمر پارہ 23 رکوع 1 میں ارشاد ہے

''سنو! صرف اللہ ہی کی پکار دین خالص ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب کر دیں گے۔ اللہ ان کے درمیان

فیصلے کرے گا جن میں یہ (پیغمبروں سے) اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ جھوٹے ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا"۔

علامہ خمینی تحریر الوسیلہ جلد 1 صفحہ 155 نماز کے باب میں لکھتے ہیں۔

"وان یکون صادقا فی مقالة اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ "۔ (اے اللہ ہم صرف تجھے پوجتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کہنے میں سچا ہو۔ وہ آدمی یہ کہنے میں سچا نہیں ہوسکتا جو اپنے خواہش کی عبادت کرے اور اپنے محبوب خدا کے سوا کسی اور سے مدد مانگتا ہو۔ (مثلاً کسی نبی، ولی، امام کو مدد کے لئے پکارتا ہو) اور وہ تکبر، حسد، خود پسندی، غیبت، حقوق واجبہ اور زکوۃ نہ دینے سے بھی بیچارہ ہے"۔

موطا امام مالک میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی

"اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد" (ترجمہ) اے اللہ میری قبر کو بت نہ بننے دینا کہ لوگ پوجنے لگیں۔

امام جعفر صادق نے بھی قبر پرستی کی فرضی مزار بنا کر پوجنے کی بہت زیادہ مذمت کی ہے۔ مثلاً اصول کافی جلد 2 صفحہ 397 باب الشرک میں ہے "کہ امام باقر نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ کم از کم کس بات سے آدمی مشرک ہوجاتا ہے۔ تو فرمایا۔ جس نے گٹھلی کو کہا کہ یہ کنکری ہے اور کنکری کو کہا کہ یہ گٹھلی ہے پھر اس کو مذہب بنالیا" شیخ بہائی اس کی شرح میں کہتے ہیں" کہ دین میں کوئی غلط اعتقاد رکھا اور اس پر جما رہا تو بھی ادنیٰ شرک ہے" اس لئے قبر، مزار، تعزیہ، تابوت پرستی شرک ہے۔

مجلسی بروایت راوندی نباتات کے معجزات کے تحت لکھتے ہیں ایک بدو نے یہ کلمہ پڑھا "اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ" پھر اس نے گواہ مانگا تو ایک درخت آپ کے حکم سے زمین چیرتا ہوا آیا اور شہادتین کی گواہی دی۔ تو بدو نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ حضرت نے فرمایا "خدا کے سوا کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں ورنہ میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں غرض وہ مسلمان ہوگیا۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 346)

مرض وفات میں آپ نے فرمایا اللہ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو کہ انہوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان یہود و نصاریٰ کی کارروائی سے ڈرا رہے ہیں۔ (بسند عائشہ وابن عباس مسند احمد جلد صفحہ 275)، بخاری جلد 1 صفحہ 189، مسلم باب النھی عن بناء المساجد علی القبور۔ نسائی جلد 2 صفحہ 40-41 باب النھی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذالصور علیھا بحوالہ محلی ابن حزم جلد 2 صفحہ 348

چونکہ عوام کالانعام محض تماشائی ہیں اپنے علماء دین کی۔ خواہ سنی ہوں یا شیعہ اصولی ہرگز ان کی زبان سے قرآن، حدیث اور تعلیمات خلفاء راشدین واہل بیت کرام کو ماننے کو تیار نہیں اس لئے تعزیہ، روضہ، مزار، ضریح، فرضی قبریں بنا کر پوجتے ہیں۔ 100% قبر کے پجاری اور تعزیہ، تکیہ کے عابد وہی کچھ کرتے ہیں جو بت پرست اپنے بزرگوں، پیغمبروں کے ناموں اور صورتوں پر بنے ہوئے مجسموں اور بتوں سے کرتے ہیں۔ اللہ ہی ان کو ہدایت دے۔ کاش کہ یہ موحد اعظم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سے یہ پوچھ لیتے کہ حضرت آپ نے ہمارے 70 مومن حبدار بھائیوں کو کیوں زندہ آگ میں جلایا تھا۔ اس لئے تو ہم آپ کے اس فعل کی مجلسوں میں تعریف نہیں کرتے تو حضرت فرماتے کہ انہوں نے مجھے رب، کارساز، حاجت روا، عالم الغیب، مختار کل، نور من نور اللہ ہر جگہ موجود مان کر خدا کا شریک بنالیا تھا۔

اعتراض :-15 نبی کریم نے معاذ اللہ مسجد میں شراب نوش فرمائی۔ (مسند احمد)

الجواب :- بکواس محض ہے جذب القلوب کے پیش کردہ صفحہ 125 پر تو یہ لکھا ہے۔

کہ حضرت ابوایوب اور کچھ صحابہ اس مسجد کی جگہ -- مسجد بننے سے پہلے -- بیٹھے تھے اور فضیح جو ایک قسم کا شراب ہے استعمال کررہے تھے۔ جب حرمت شراب والی آیت نازل ہوئی تو یہ خبر سنتے ہی انہوں نے صراحی کا منہ کھولا اور سب شراب یہیں گرادی۔ بعد میں اس جگہ مسجد بننے پر اس کا نام ہی ''شراب والی جگہ پر مسجد'' بن گیا۔ مسند امام احمد بن حنبل سے ابن عمر والی حدیث دیکھی جائے۔ ہم نے گھر کے کتب خانہ میں مسند احمد قدیم مصری باریک چھاپہ کی جلد دوم مسندات عبداللہ بن عمر کی تقریبا دو ہزار احادیث دیکھیں۔ سرسری نظر سے حدیث بالا نظر نہیں آئی۔ ہوگی ضرور مگر اس کا یہ مطلب کہ آپ نے شراب پی'' رافضی اپنی عادت بیان کررہا ہے۔ ورنہ جذب القلوب کی عبارت کی طرح بیان واقعہ ہے۔ کہ جس جگہ حرمت شراب سے پہلے لوگ شراب پیتے تھے۔ اور حرمت شراب والی آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے صراحیوں کے منہ کھول کر مٹکے گرا توڑ کر سب ضائع کردی پھر اسی فضیح جگہ پر ایک مسجد تعمیر کردی گئی۔ تو حضور علیہ السلام کے شراب پینے کا الزام رافضی کا بہتان وبکواس ہے۔

اعتـــراض :-16 قبر نبی پر صلاۃ وسلام عرض کرنا شریعت میں ممنوع ہے۔ ہدایۃ المستفید ترجمہ کتاب التوحید، ترجمہ وتفہیم از عطاء اللہ ثاقب مطبوعہ لاہور۔ (یہ عطاء اللہ ثاقب غیر مقلد ہیں ہم پر حجت نہیں۔)

الجواب :- یہ وہ بات ہے جسے پہلے ہم نے ذکر کیا۔ کہ اس سے اختلاف ہے ہم صلاۃ وسلام کے قائل ہیں جیسے علماء دیوبند کی تصریحات آپ دیکھیں گے۔ یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

"لا تتخذوا قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا" کہ میری قبر پر میلہ (معین دن میں عرس کی طرح حاضری) نہ لگاؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ۔ کہ وہاں نفل نمازیں بھی پڑھنا چھوڑ دو۔ (مسند احمد جلد 2 صفحہ 367)

ان کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں غلو نہ کرو کہ ہر نماز پڑھ کر صلاۃ وسلام کرنے جانا ضروری جانو کیونکہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے کاروبار کے لئے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے صحابہ کرامؓ کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلاۃ وسلام جو ہم نے نماز میں پڑھا ہے وہ کامل اور افضل ترین ہے اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

گویا یہ عام باشندگان مدینہ کے لئے ہر نماز کے وقت حاضر نہ ہونے کی سہولت ہے۔ جہاں تک بیرونی احباب کا مسئلہ ہے جو آٹھ دن وہاں نماز پڑھنا نفاق سے برأت نامہ جانتے ہیں تو ان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ بار بار حاضری دیں دل کی حسرت اور

شوق محبت پوری کریں۔ گو فرض ایک ہی مرتبہ تھا ورنہ خاص حج کے دنوں میں تو تمام نمازیوں کو ہر وقت موقع اور قرب نصیب نہیں ہو سکتا۔ تاہم نماز کے وقت کے علاوہ دن رات میں حاضری ایمان کا شعار ہے۔

اعتراض :-17 رسول پاک دوران نماز بچوں کو اٹھاتے اور بٹھاتے تھے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ 353)

الجواب :- یہ بھی بات کا بتنگڑ ہے ورنہ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ نفلی نماز میں گھر میں بچہ اٹھانے کو ضد کرے یا خود کندھے پر سوار ہو جائے۔ تو اس عمل کے ساتھ نماز درست ہے۔ اسے اتارنا چڑھانا عمل کثیر نہ ہو تو درست ہے۔ یہ عمل چونکہ حضور ﷺ کی نواسی امامہ بنت زینب زوجہ ابوالعاص سے محبت کا ہے تو رافضی نے اعتراض جڑ دیا۔ ورنہ حسنینؓ کا عمل بھی پیار لینے اور پیار کرانے میں امامہ سے کم نہ تھا وہ بھی نماز میں آپ پر چڑھ جاتے کندھے پر بیٹھے ہوتے۔ (چودہ ستارے صفحہ 180) معترض وہاں تو حضور ﷺ کے عمل پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ ان کی شان نمایاں کرتا ہے۔ مگر حضرت عبداللہ بن عثمان ہوں یا امامہ کی طرح علی بن زینب ہوں تو ان کے ذکر خیر سے اسے سانپ سونگھ جاتا ہے۔ الٹا حضور ﷺ پر اعتراض کر دیتا ہے۔ خدا ایسی نفرت اور تعصب کی بیماری سے بچائے۔

اعتراض :-18 نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کو مجنوں اور چوپایوں سے تشبیہ ازحفظ الایمان

الجواب :- کسی چیز کی دوسرے سے تشبیہ معمولی نے وصف کی وجہ سے بھی دے دی جاتی ہے اس میں دونوں کی برابری یا ایک کی توہین مقصود نہیں ہوتی کسی نیک آدمی کو کہو کہ تو شیر اور چیتے جیسا ہے۔ اور وہ لڑ پڑے کہ تو نے مجھے جنگلی درندے اور حیوان حرام جیسا کیوں کہہ دیا میں تو افضل ترین مخلوق حضرت انسان ہوں جسے اللہ نے بہترین تقویم اور ڈھانچے میں بنایا ہے تو تشبیہ دینے والا اتنا کہہ کر اپنی صفائی حاصل کرلے گا کہ تو بہادر اور لڑاکا ہے ہر کسی پر حملہ کر دیتا ہے اور یہ صفت تجھ میں شیر چیتے جیسے درندے کی ہے بلکہ باز اور بھیڑیا بھی یہ صفت رکھتا ہے اب اگر اس کا مقصد صرف اس کی بہادری لڑاکا پن اور دوسرے کو مارنے نقصان پہنچانے اور خود نقصان نہ اٹھانے تک ہے تو اسے اس کی توہین نہ سمجھا جائے گا بلکہ بسا اوقات وہ ان الفاظ کو اپنے حق میں اچھا سمجھے گا لیکن ان جانوروں کے ساتھ تشبیہ سے اگر اس کا مقصد اسے ظالم بے رحم خونخوار اور سفاک ثابت کرنا ہے تو یہ مذمت بن جائے گی۔ تو پتہ چلا کہ ایک ہی شخص کی ایک جیسے جانوروں کے ساتھ تشبیہ میں اس کی نیت اور طرز ادا سے اچھے اور برے الگ الگ مفہوم نکل آتے ہیں قائل اور مقول بہ کی پوزیشن اس کے مطابق مراد ہوگی۔ بسا اوقات قاعدہ کلیہ یا اہم شخصیت کو بچانے کے لئے کمزور الفاظ سے دوسروں کو۔ خواہ وہ کتنے بڑے ہوں۔ یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی توہین مقصود نہیں ہوتی مثلاً ایک شہر کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ 10 ہزار روپے کا ہے اس کے پاس 9800 روپے ہیں تو ٹکٹ دینے والا یہی کہے گا میاں! خواہ تم امیر ہو یا غریب۔ جیب میں 100 روپے ہے یا پونے دس ہزار میں پوری رقم لئے بغیر ٹکٹ نہ دوں گا اس جملے سے اس بڑی شخصیت کی توہین نہ ہوئی۔

اس مثال کو قرآن کریم سے بھی سمجھئے کہ خدا کے آگے سب کمزور ہیں۔

"اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا" ☆ (سورۃ مریم پارہ 16 رکوع 9)

(ترجمہ) آسمانوں اور زمین میں جو بھی (فرشتے، انسان، جنات) ہیں سب کے سب رحمان کے آگے عاجز ہو کر آئیں گے۔

اب اس میں ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی معاذ اللہ نہ توہین ہے نہ مقصود ہے صرف مالک یوم الدین کی خدائی کا اعلان ہے۔

عامۃ الناس میں شرک کیسے آتا ہے؟

اب مجھے ایک تاریخ دان کی حیثیت سے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہر دور میں جاہل لوگوں نے اپنے پیارے نیک لوگوں کو حد سے بڑھا کر یوں مانا کہ وہ خدا کا نور اور حصہ ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جانتے ہیں۔ جو چاہیں کر سکتے ہیں ہر قسم کی خدائی طاقت اور صفات ان کو عطائی طور پر حاصل ہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہمیں دیکھتے ہماری سنتے اور بلائیں ٹالتے ہیں۔

حضرت ابراہیم کی اولاد مکہ کے یہ بت پرست یہی عطائی عقیدہ رکھ کر تلبیہ میں کہتے۔

"لاشریک لک الا شریکا تملکه انت وما ملک" (مسلم جلد 1 صفحہ 376)

(ترجمہ) تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہی جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک (اپنا بھی) نہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام اسی شرک کی صفائی کے لئے تشریف لائے اپنی مشرک قوموں سے تکالیف اٹھائیں۔ کچھ مومن ہوئے اور زیادہ ضدی اور کافر رہے۔ پھر وہ خدا کے عذابوں کا شکار ہوئے 3/4 قرآن اسی تاریخ سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے آقا نامدار سرور کونین خاتم الرسلین علیہ السلام بھی یہی پیغام توحید و رسالت لے کر آئے۔ آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے بڑی قربانیوں کے بعد عرب، یمن، تمام متحدہ امارات کے علاقوں ایران و روم کی بین الاقوامی جبار طاقتوں اور افریقہ و روس وغیرھم ممالک کو فتح کر کے نصف معلوم دنیا تک پرچم اسلام ایسے لہرایا کہ

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (ترجمہ) تاکہ اللہ اپنے پیغمبر کو سب پر غالب کر دے۔ (پارہ 26 رکوع 12) کا وعدہ پورا ہوا۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ☆ تم مومن ہی سب دنیا پر غالب رہو گے (پارہ 4 رکوع 5) مومنین سچے ہوئے

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے (اقبال)

یہود و مجوس نے شرک پھیلایا:

مسلمانوں کی آزمائش کہو یا بدقسمتی۔ کہ خلفاء ثلاثہ راشدینؓ کی ان برق رفتار فتوحات سے جل کر کچھ یہودی مجوسی منافقانہ طرز سے مسلمانوں میں گھس آئے۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو بے دردی سے مدینہ پاک میں شہید کر دیا پھر خلیفہ راشد رابع مولائے کل المسلمین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے سے بدلہ عثمان تو لینے دیا مگر مسلمانوں کو قصاص عثمان کے مسئلہ پر باہم لڑا کر 90 ہزار مسلمانوں کے خونی دریا بہا دیئے اور امت مسلمہ کو مسلمان۔۔ سبائی رافضی اور خارجی تین گروہوں میں بانٹ

دیا۔ جو فتوحات صحابہ کے مشن کو چھوڑ کر باہم دست بگریباں چلے آرہے ہیں۔ پھر یہ شرک و بدعت اور تبرا اسی گروہ کے کارنامے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے ایسے غالی 70 حبدار سبائی سرداروں کو بطور کافر و مرتد زندہ آگ میں جلایا۔

(رجال کشی مشکوٰۃ) ہفتم بحار صفحہ 349 منہاج البراعۃ جلد 4 صفحہ 357 (بحوالہ اصول الشریعہ صفحہ 27 از محمد حسین ڈھکو)

شیعہ کے محقق طوسی المتوفی 460ھ فقہ میں اپنی کتاب المبسوط کی فہرست فصل کتاب المرتد میں باب باندھتے ہیں۔ غالی کا مرتد ہونا اور حضرت علی علیہ السلام کی سبائیوں کو سزا دینے کی سیرت صفحہ 335، پھر صفحہ 281 پر فرماتے ہیں کہ

ایک قوم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا آپ تو خدا ہیں۔ (یعنی خدائی صفات والے رب، رازق، مالک، مشکل کشا، حاجت روا ہیں) تو آپ نے آگ کے بھٹے جلائے اور ان میں ان کو جلا دیا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر میں (خلیفہ) ہوتا تو ان کو تلوار سے قتل کرتا۔ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ تم اللہ کا عذاب نہ دو جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو۔ حضرت علیؓ جوش توحید میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ جب میں نے برا کام دیکھا تو قنبر کو بلایا اور آگ بھڑکا کر (مشرکوں کو) جلا دیا۔ (مبسوط جلد 7 صفحہ 281) یہ اپنے مشن شرک و کفر میں اتنے پکے تھے کہ جلتے وقت کہہ رہے تھے اے علی ہمیں یقین ہے تو ہی ہمارا رب، کارساز، مشکل کشا، غیب داں، متصرف کائنات اور جنت و دوزخ کا مالک ہے کیونکہ آگ کا عذاب سوائے رب اور خدا کے کوئی نہیں دیتا۔

رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔

جیسے تورات وانجیل اور تاریخ کے اتفاق سے پولوس یہودی نے مسیحیت میں گھس کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدا پرستی والی تعلیم مٹائی اور ان کو تثلیث۔۔ کہ خدا تین ہیں۔ خدائے آسمان، جبرئیل، حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے۔۔ سکھائی اسی طرح سبا کالی یہودیہ کے بیٹے عبداللہ بن سبا۔۔ جو ٹھگنے قد کا بڑا شاطر زبان دراز یہودی عالم تھا۔ نے حبدار علی بن کر امامت، رجعت، انکار قرآن اور عداوت خلفاء راشدینؓ کا نیا مذہب نکالا۔ گو اسے حضرت علیؓ نے زندہ جلایا یا سامری کی طرح اسے بددعا دے کر جنگل میں بھگا دیا تھا۔ اور وہ درندوں کا لقمہ اجل بن کر جہنم رسید ہوا مگر اس کا مذہب تو اس کے ہم خیال ہر دور میں پھیلاتے اور مسلمانوں سے نبرد آزما چلے آرہے ہیں سب دنیا کے فاتح صرف اہلسنت والجماعت میں بھی آج شرک و بدعت یا باہمی منافرت کی بیماری ان کی ہی پیدا کردہ ہے۔

فرقہ مفوضہ کے عقائد:

شیعہ کا ایک فرقہ مفوضہ ہے۔ مُفَوِّضَہ (سپرد کرنے والا) کہتا ہے کہ اللہ نے مخلوق کا انتظام ائمہ کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر اللہ نے کچھ نہیں پیدا کیا بلکہ ہر چیز کی تخلیق اور انتظام کی قدرت رسول اللہ ﷺ کو عطا فرما دی۔ اور حضرت علی کے متعلق بھی ان کا اس طرح کا خیال ہے ان میں سے بعض لوگ تو ابر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ علی اس میں ہیں۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 130 مترجم)

پھر محبوب سبحانی عارف ربانی امام الاولیاء لاثانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس غالی فرقہ پر برستے ہوئے فرماتے ہیں۔

رافضیوں میں غالیہ فرقہ تو حساب اور حشر کا بھی منکر ہے۔ رافضیوں کا یہ بھی خیال ہے کہ امام ہر گذشتہ اور آئندہ چیز کو جانتا ہے خواہ وہ کوئی دنیوی چیز ہو یا دینی یہاں تک کہ کنکریوں بارش کے قطروں اور درختوں کی پتیوں کی تعداد سے بھی واقف ہے۔ (عالم الغیب کلی ہوتا ہے)......... غالیہ گروہ تو یہ بھی کہتا ہے انبیاء کی طرح ائمہ کے ہاتھوں سے بھی معجزات ظاہر ہوتے ہیں...... اور علی تمام انبیاء سے افضل ہیں......... جن لوگوں سے علیؓ نے جنگ کی وہ کافر ہیں......... وہ اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ علی الٰہ تھے۔ اللہ ملائکہ اور تمام مخلوق کی قیامت تک ان پر لعنت ہو اللہ ان کی آبادیاں برباد کرے ان کی کھیتیاں اجاڑے زمین پر ان کی کوئی بستی نہ چھوڑے انہوں نے غلو کی حد کر دی کفر پر جم گئے اسلام کو چھوڑ دیا ایمان سے الگ ہو گئے اور انبیاء اور قرآن کے منکر ہو گئے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 128-129 مترجم اردو)

پیر جیلانیؒ کا سنی مذہب حق ہے:

میرے عاشق رسول سنی بھائی گیارھویں شریف والی سرکار کے صحیح عقیدہ کو دیکھیں اور اپنائیں۔ اعلیٰ حضرت نے جو ان غالیوں کے عقائد اپنا کر اور نیا مذہب بنا کر اپنے مخالفوں پر جو بڑے بڑے فتوے لگائے ہیں۔ ان پر امانت سے غور فرمائیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مذہب حق اہلسنت والجماعت ہر دور میں وہی ہے جو حضرت محبوب سبحانیؒ نے پیش کیا ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی ہستی کو ذات صفات حقوق وعبادات اور نذر و پکار میں شریک نہ کرو تمام خلفاء راشدینؓ کو برحق خلیفے بالترتیب مانو اور اس ترتیب سے افضل جان کر ان سے پوری پوری محبت واتباع کرو نعرہ تحقیق حق چار یار تو لگاؤ مگر نعرہ حیدری کسی اور فرقہ کی ملاوٹ جانو اور حضرت حسن المجتبیٰؓ کی حضرت معاویہؓ سے صلح و بیعت کے بعد ان کو بھی برحق خلیفہ مانو ان کی برائی بدگوئی سے بچو (غایۃ غنیۃ) پھر گذشتہ چودھویں صدی کے ان اکابر اہلسنت کی روش اور فتووں کو اپناؤ جو تقویٰ اور اعمال صالحہ میں اساطین امت تھے۔ علماء دیوبند کو اپنے جیسا ہم عقیدہ علماء اہلسنت مانا۔ تکفیر نہ کی بلکہ اعلیٰ حضرت سے کھل کر اختلاف کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

1- حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ رئیس وشیخ الجامعہ بہاولپور
2- مولانا مشتاق احمد صاحب حنفی چشتی انبیٹھویؒ
3- مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ
4- آپکے صاحبزادے سید محی الدین صاحب گولڑویؒ
5- پیر کامل حضرت مولانا میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ
6- مولانا دلدار علی صاحبؒ سابق خطیب مسجد وزیر خان لاہور
7- حضرت خواجہ پیر قمر الدین صاحب سیالویؒ
8- مولانا غلام محمد صاحبؒ پپلانوی ضلع میانوالی (رحمہم اللہ)

ان کا پورا تعارف اور علماء دیوبند کی تعریفات "عبارات اکابر" از حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

علماء دیوبند پر اتہامات کا جائزہ:

اب آپ سمجھئے کہ یہاں شیعہ مؤلف نے جو چند اعتراضات علماء دیوبند کی کتابوں سے معاذ اللہ حضور ﷺ کی توہین نقل کیے۔ان کا پس منظر ایک صاحب کا غلو اور فتویٰ بازی ہے اور دوسری جانب کے علماء نے مسئلہ کی قرآن وسنت سے وضاحت اور اپنی صفائی پیش کی ہے۔خدا کی صفات مختصہ میں آپ کو شریک نہ مان کر معاذ اللہ آپ کی توہین نہیں کی جیسے حضرت جعفر طیارؓ نے بادشاہی دربار حبشہ میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے بندہ خدا ہونے۔نور من نور اللہ اور ابن اللہ نہ ہونے پھر کائنات کے انتظام میں شریک نہ ہونے کا قرآنی آیات سے ذکر فرمایا۔تو سب عیسائی درباری چیخ اٹھے اور بادشاہ کو بڑا کہا کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کر دی خدا نے بادشاہ کو ھدایت دی تو اس نے ایک تنکا زمین سے اٹھا کر سب درباریوں سے کہا ”خدا کی قسم جو کچھ قرآن نے ان کی شان میں بتایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکا کے برابر زیادہ نہیں ہیں“ (کتب سیرت)

یا کرتوہین نہیں۔بلکہ خدا کی توحید اور عیسیٰ علیہ السلام کی بندگی اور بے بسی کا اعلان ہے۔تو میرے بریلوی اور شیعہ دوست! علماء دیوبند کی ایسی عبارات کو توہین نہ جانیں ہاں خدا کو وحدہ لاشریک مانیں ان عبارات کو اصل سیاق وسباق کے ساتھ اور ہمارے پیش کردہ دلائل اور مثالوں کے بعد پڑھیں تو کوئی ان کی توہین محسوس نہ ہوگی۔ہاں کوئی دشمنی کا عقیدہ بنالے تو ڑ موڑ کو توہین بنالے اور خود بڑی شخصیات پر چسپاں کر دے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں۔خدا کی عدالت میں ہوگا۔

حفظ الایمان صفحہ 8 سے پیش کردہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر "لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ"

(ترجمہ) کہ آسمان وزمین میں رہنے والے سب لوگ غیب نہیں جانتے مگر صرف اللہ جانتا ہے۔(پارہ 20 رکوع 1) اور "وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ" الخ

(ترجمہ) اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو سب بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف پیش نہ آتی میں تو صرف ماننے والی قوم کو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔(پارہ 9 رکوع 13)

اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی و ربی کہنے سے نہی اسی وجہ سے وارد ہے۔اس لئے حضور سرور عالم ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا.......

......پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد

بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا (جزی) علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔

..........اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے (کہ حضور ذرہ ذرہ کا علم غیب رکھتے ہیں) تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بے شمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت "وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ" میں اور نفی کرنا آپ سے علم تعین قیامت کی (يَسْئَلُوْنَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ (سورۃ اعراف پارہ 9 رکوع 13) آپ سے یوں قیامت کا وقت پوچھتے ہیں گویا آپ بھیدی ہیں کہئے اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے) اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات (نفی غیب کے) ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے پورے عکسی صفحہ کی عبارت پڑھ لی خدا لگتی کہئے کہ اس میں معاذ اللہ حضور ﷺ کی توہین ہے؟ یا کمتر مثال دے کر علم غیب کلی کی نفی کی گئی۔ یہ شور تو ایسا ہے کہ جب اللہ نے غیر اللہ کے مکھی اور مچھر کے خالق نہ ہو سکنے کی مثال پیش کی تو مشرک بت پرستوں نے جلوس نکال دیا کہ اتنی بری مثال خدا نے کیوں دی تب یہ آیت اتری۔

"إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا" (سورۃ بقرہ پارہ 1 رکوع 3)

(ترجمہ) اللہ اس سے نہیں شرماتے کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر حقیر مکھی کی مثالیں قرآن میں بیان کریں۔

اعتراض :-19 دیوبندی نبی اکرمؐ کے استاد ہیں۔ (براھین القاطعہ)

الجواب :- خواب کا واقعہ ہے جو تعبیر میں اصل سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے اس پر اصل کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ نہ احکام مرتب ہوتے ہیں۔ واقعہ یوں لکھا ہے "کہ ایک صالح بزرگ فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو کلام کرتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا" صفحہ 26

استاد کا لفظ شیعہ نے خود ایجاد کیا ہے۔ وہ تہمت کے ایجاد اور از خود بات بنانے میں دنیا کے استاد ہیں۔ کیا کسی کا دوسرے ملک میں آنا جانا ہوا اور وہ زبان بولنے لگے تو ان کا شاگرد کہلائے گا؟

اعتراض :-20 نبی اکرم کا نہیں بلکہ شیطان کا علم ثابت ہے۔ (معاذ اللہ)

الجواب :- بددیانتی ہے۔ کسی خاص بات کا مجرم، شیطان، گنہگار وغیرہ کو علم ہونا اور پیر فقیر نیک حتیٰ کہ پیغمبر کو اس غلط اور گناہ کی بات کا علم نہ ہونا۔ کسی مذہب میں غلط اور پیر پیغمبر کی توہین نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ علم نہ ہونا کمال اور باعث نجات ہے۔ ورنہ پولیس دھرلے گی تفتیش ہوتے ہوئے کباڑہ ہوجائے گا۔ شیطان جرم کرتا کراتا ہے جن ہوکر ساری زمین پر پھرتا ہے۔ قرآن میں ہے

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ☆

(ترجمہ) بے شک وہ شیطان اور ان کی پارٹی تم کو دیکھتی ہے۔ جہاں تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا مددگار (گناہ کرانے والا) بنایا ہے۔ جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔

(سورۃ اعراف پارہ 8 رکوع 3)

حدیث میں ہے کہ شیطان انسان میں ایسے چلتا ہے جیسے خون (بخاری جلد 1 صفحہ 464)

اب مشرکوں کی زیغ قلبی اور کور باطنی دیکھئے کہ وہ حضرت نبی وعلی کو علم غیب کلی میں خدا کا شریک بناتے ہیں مثال خود دیتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کا علم اور گردش در دنیا اتنا وسیع ہے تو ان کی کیوں نہیں ہے؟ جیسا اہل حق مسلمان اس باطل عقیدہ اور قیاس فاسد کی تردید میں یہ کہتے ہیں ان کی جنس اور ہے ان کا مقصد پیدائش اور کار حیات اور ہے جو ان کو خدا کی نص سے ملا ہے۔ تو شور مچا کر کتب و رسائل چھاپتے اور جلوس نکالتے ہیں کہ حضور ﷺ کے علم کو شیطان سے کم کہہ کر توہین کر دی حالانکہ توہین انہوں نے خود کی کہ شیطان کے علم گناہی سے حضور کے علم شرعی کا موازنہ کر دیا (معاذ اللہ) جب کہ ہر دور کے گناہوں کی ایجاد کا ان کے اڈوں کا وہاں پر فاسق کارندوں اور ان کے مینجروں کا علم ہونا۔ اس دور کے نیک آدمی کے لئے باعث عیب ہے چہ جائیکہ یہ نام کے مسلمان قرآن وحدیث کے صریح منکر ان شیطانی علوم کو حضور ﷺ کے لئے باعث کمال بتادیں دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ عمدہ شعر گوئی ہے۔ ہم اقبال، سعدی، حالی کی اسی لئے عزت کرتے ہیں۔ مگر خدا اس سب سے بڑے کمال کو حضور کے لئے عیب بتاتا اور شعر جاننے کی نفی کرتا ہے۔

"وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ" ☆ (سورۃ یٰس رکوع 4)

(ترجمہ) ہم نے اپنے پیارے کو شعر کہنا نہیں سکھایا نہ یہ اس کی شان کے لائق ہے۔ یہ تو ذکر خدا اور کھلا قرآن سکھاتا ہے۔

کاش کہ پیدائش و وفات کے دنوں میں غیر مسلموں کی نقالی کرنے والی اور سڑکوں بازاروں میں ناچنے کودنے والی بے نماز بے شرم قوم قرآن وحدیث کا دین سیکھتی اس پر عمل کرتی، مساجد و مدارس دینیہ کو آباد رکھتی، حضرت نبی وعلی (علیہما السلام) کی پیروکار بنتی تو گویوں، ناچوں قوم کا ایمان جیب اور عزت لوٹنے والے مذہبی پیشواؤں سے نجات پاتی اور سیدھی جنت چلی جاتی (آمین)

علم غیب خاصہ خداوندی ہے:

شیعہ، بریلوی مستند علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

(1) سورۃ لقمان کی آخری آیت میں علامہ طبرسی فرماتے ہیں۔

"وقد روی عن ائمة الهدیٰ علیهم السلام ان هذه الا شیاء الخمسة لا یعلمها علی التفصیل والتحقیق غیره تعالیٰ"

(ترجمہ) ائمہ ہدایت اہل بیت نے فرمایا۔ کہ ان پانچ باتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے اور ان پانچ باتوں کو تفصیل اور تحقیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (تفسیر مجمع البیان جلد 8 صفحہ 324)

امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ کہ ان پانچ باتوں پر نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہے اور نہ کوئی رسول و نبی (امام)۔ نہج البلاغہ صفحہ 497 میں حضرت علیؓ کا بھی یہی ارشاد ہے

(2) تنویر المقیاس تفسیر از ابن عباس (صفحہ 87 طبع مصر قدیم) میں ہے

"میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے، فصلیں، پھل، بارشیں اور عذاب ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں کہ تم پر عذاب کب آئے گا اور تم سے یہ نہیں کہتا (بشر نہیں ہوں) آسمان سے فرشتہ بن کر آیا ہوں" الخ

اس آیت کے تحت کنز الایمان کے حاشیہ میں علامہ نعیمی مراد آبادی لکھتے ہیں۔ "خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو (جزوی) علم غیب اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے"۔ (تفسیر قرآن صفحہ 492)

یہ تو سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ معجزات و کرامات برحق ہیں مگر وہ خدا کا فعل ہیں ہر وقت ہر کسی پر ہر معاملہ میں ظاہر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جب چاہیں کسی شریعت کے پابند بندے پر ظاہر کر کے اس کی بزرگی بڑھا دیتے ہیں۔ منہ

اعتراض :- 21 نبی اکرم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے۔ (تحذیر الناس)

الجواب :- نافہمی یا دشمنی سے یہ طعن کیا جاتا ہے۔ ورنہ حضرت نانوتویؒ سب بزرگوں سے بڑھ کر حضور ﷺ کی ختم نبوت اور ہمہ گیر شان رسالت بیان فرمانے والے ہیں۔ دراصل یہ حضرت ابن عباسؓ کا اثر، حدیث موقوف بر صحابی بیان کرتے اور اس کو سچا مان کر بھی حضور کی ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیتے۔

ختم نبوت اور 7 زمینیں:

وہ اثر یہ ہے کہ سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں بھی ہیں جیسے قرآن کی ایک آیت ہے۔

"اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْماً۔ (سورۃ طلاق پارہ 28 رکوع 18)

(ترجمہ) اللہ نے سات آسمان بنائے اور اتنی زمینیں بھی جن میں خدا کا حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۷ زمینوں کی مفسرین نے کیا تشریح کی ہے۔ ہم یہاں اس کی بحث نہیں کرتے صرف یہ بتاتے ہیں کہ اگر اثر ابن عباس صحیح ہے تو بظاہر آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ الفاظ ابن عباس یہ ہیں کہ "وہاں بھی انسان ہیں۔ تمہارے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ﷺ کی طرح وہاں بھی انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں ہیں۔" اب اس بات کو ختم نبوت کے مخالف جان کر بریلوی کج فکر نے تو انکار کر دیا حضرت نانوتوی نے اسے صحیح جان کر حضور ﷺ کی ختم نبوت ایسے بیان کی کہ ان سب پر بھی آپ کی برتری اور عظمت و فوقیت ثابت ہو جائے۔

ــ یہی وہ بات تھی جس کا افسانہ کر دیا۔

حضرت نانوتوی نے تحذیر الناس اور مناظرہ عجیبہ وغیرہ میں شان ختم نبوت پر جو کچھ فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ختم نبوت کی تین قسمیں ہیں

(۱) رتبی (۲) مکانی (۳) زمانی　　ان سب میں حضور ﷺ سب پر فائق ہیں۔

رتبی کا معنی مرتبی ہے۔ یعنی حضور ﷺ سب سے پہلے پیغمبر بنائے گئے۔ کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد ۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کا روح اور بدن نہیں ملا تھا۔ (مشکوٰۃ) پھر باقی پیغمبروں کو نبوت آپ کے طفیل ملی۔ گویا وہ آپ کے شاگرد، نبوت میں محتاج اور خوشہ چین ہوئے۔ اور آپ کا مرتبہ سب سے اوپر رہا۔

مکانی کا مطلب یہ ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے علاقوں، قوموں اور محدود رقبوں اور زمانوں کے لئے بھیجے گئے اس پر لا تعداد آیات ہیں۔ مگر حضور ﷺ دنیا کے تمام رقبوں سب ممالک بلکہ سات زمینوں والوں کے لئے بھیجے گئے اور ان کے پیغمبروں نے آپ کا خاتم النبیین ہونا ان کو بتایا ہوگا۔ جیسے یہاں حضرت موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام نے حضور کے آنے کی بشارتیں اپنی قوموں کو سنائی تھیں۔

"وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ" (سورۃ صف پارہ 28 رکوع 9)

(ترجمہ) میں (عیسیٰ) خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے بعد ایک عظیم پیغمبر آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس موضوع پر تمام (تین سو تقریباً) آیات کا احاطہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی پھر کراچوی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ختم نبوت کامل تین حصے میں کر دیا ہے مثلاً

۱۔ "قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا"۔

(ترجمہ) فرمائیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

2- "نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا"۔

(ترجمہ) اللہ نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تا کہ وہ سب جہانوں کو ڈرانے والا ہو۔

3- "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا"۔

(ترجمہ) آپ کو ہم نے سبھی لوگوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مسئلہ کی تشریح سے پہلے ہم فرقہ پرست مسلمانوں کا ختم نبوت کا حق ادا نہ کرنے کا تاریخی لطیفہ سن لیں۔ . . .

مسلمانوں کی محکومی اور قلت کی وجہ ولطیفہ:

یہاں تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام محسوس نہ کریں تو اپنا درد دل بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ قیامت کے دن خدا صحابہ کرام و تابعینؒ کے بعد اگر تمام بادشاہوں سے قرآن وحدیث واجماع امت کے خلاف بنے چلنے والوں فرقوں سے اور ایک دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرنے والے لیڈروں سے سوال کرے کہ "سب دنیا کے ہادی اتنی بڑی شان والے پیغمبر کا دین تم نے غیر مسلموں تک کیسے پہنچایا کہ وہ تو تم 7/14000000 ارب سے (5 گنا) زیادہ ہو کر کفر پر جمے رہے تم سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد، دیوبندی، بریلوی بن کر ایک دوسرے کو ایمان سے محروم اور اسلام سے خارج بتاتے رہے تم نے پہلی صدی ہی میں یہود ومجوس سے مل کر اپنے دو راشد خلیفے (عثمان وعلی) شہید کیے۔ جمل وصفین میں مالک بن حارث بن ابراہیم اشتر نخعی کے ہاتھوں 80 ہزار کی تباہی پھر منافق عراقیوں سے حادثہ کربلا کرا چکنے کے بعد برائے قصاص مختار بن عبید ثقفی کے ہاتھوں 80 ہزار کی بربادی پھر معز الدولہ اور تاتاریوں اور نادر شاہ سے بغداد و مصر دہلی میں کئی لاکھ مسلمانوں کے تباہ کرانے پر ہی راضی نہ رہے بلکہ خلفاء ثلاثہؓ کے بعد موجودہ اسلامی ممالک کو فتح کر کے دینے والے بنوامیہ کے خلاف سازش کی۔ اور بنو عباس نے ایرانیوں کے پیشوا ابومسلم خراسانی جیسے سفاک کو ساتھ ملا کر اموی عرب لاشوں کا ڈھیر لگایا پھر ان پر میزیں بچھا کر ناشتے کیے۔ فتوحات کا دروازہ ایسے بند کیا کہ اگر امویوں نے سپین سے یورپ کی طرف یا ترکی عثمانیوں نے اپنے دور میں کھولنا چاہا تو صفوی ایرانی 40 لاکھ سنت کے پابند مسلمانوں کو ذبح کر کے ان پر حملے کر کے اپنے قائد وامام یورپ کو بچاتے رہے۔ جب خلفاء راشدینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو ماننے والے افغانی مسلمانوں نے محمد بن قاسم کے بعد سلطان محمد غوری، سلطان محمود غزنوی، خلجی ایبک، غلامان اور شاہان مغلیہ نے ہند کو فتح کر کے 800 سال مسلمان حکومت تو بنائی مگر اولیاء کرامؒ اور چند علماء وفقہاء دین کے سوا کسی نے ہندوؤں، بدھ مذہب والوں کو مسلمان بنانے کی کوشش نہ کی یورپ سے بھیک کو اپنی بھوک کا علاج جانا۔ فرانسیسیوں کے بعد برطانیہ کو بھی صنعت وحرفت اور تجارت میں ملانے کے بعد سیاست بھی ان کے حوالے کر دی۔ انہوں نے ہندوؤں کو ابھار کر جمہوریت کا سبق پڑھایا ہم نے ان کے جھانسے میں آ کر 22 میں سے صرف 5 اکثریتی مسلم صوبے لئے پھر سازش سے سندھ، پنجاب اور بنگال بھی آدھے آدھے

کشمیر سمیت ہم سے نکل گئے۔ یہاں نفاذ اسلام کے لئے 10 لاکھ مسلمانوں کی قربانی اور کروڑ بھر کی بے دعلی اور ہجرت کے بعد ہم نے حسب وعدہ قرآن وسنت کا تو نہیں بلکہ صرف انگریزی لاء ہی نافذ کیا۔ اب اکیسویں صدی کے عشرہ اول سے انگریز کے اشاروں پر ہی ہم اپنے ہر نیک مسلمان کو دہشت گرد کہہ کر مار مروا رہے ہیں۔ نیٹو افواج سے افغانستان وعراق کو تباہ کرا چکے ہیں ہمارے سب حکمران صرف انگریز کے آگے جھکتے اور اسے سجدے کرتے ہیں۔ مکہ، مدینہ والے اور خدا، رسول کے قانون کا نام لینا نہیں چاہتے"

کیا خدا کے دربار میں اپنی یہ تاریخ اور فاتح دنیا اصحاب رسول ﷺ کے دشمنوں کے ہاتھوں اپنی تباہی سنا کر ہم سرخرو ہو جائیں گے؟

اے سب مسلمانو! ابھی توبہ کا وقت ہے۔ اپنی روش بدلو۔ قرآن وسنت کے بعد خلافت راشدہ، صحابہ واہل بیت کرامؓ کے اعمال صالحہ کو اپناؤ۔ جدا جدا فرقہ وارانہ رسوم کو چھوڑ دو تا کہ خدا کا قانون قرآن وسنت نافذ کر کے پھر دنیا کے فاتح بن جاؤ۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اب اصل مسئلہ ختم نبوت کی طرف آیئے:

میں نے تحذیر الناس دیانۃً پوری پڑھ لی۔ کتاب انتہائی غامض مشکل انداز میں فلسفہ ومنطق کی عام فہم مثالوں سے لبریز اور عشق محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سمندر میں غوطہ زنی کراتی ہے۔ تعجب ہے کہ معترضین 3 مختلف مقامات سے چند سطروں کو نکال کر اپنی مرضی تکفیر کے مطابق ایک مربوط عبارت ظاہر کرتے ہیں (جیسے کوئی تین اموات کے سر، ٹانگیں، دھڑ علیحدہ علیحدہ کر کے پھر ایک نئی بیہودہ باڈی بنالے اور کہے کہ یہ میت اور اس کی شکل کتنی بری لگتی ہے) اعلیٰ حضرت اپنے کمالات سے جانے پہچانے اور تکفیر بازی میں مشہور ہیں۔

اب حضرت نانوتوی کی تحذیر الناس سے چند عبارات پڑھیئے پھر خود انصاف سے فیصلہ فرمایئے۔

1- زید کے اس سوال کہ اثر ابن عباس سے سات زمینیں ان میں 7 انسانی قومیں پھر ان کے اتنے پیغمبر عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں؟

جواب :- بعد حمد وصلاۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام ------- انبیاء کرام اور رَاسِخُونَ فِی العِلْم عوام نہیں خواص ہوتے ہیں----

(قاسم العلوم نمبر 1 مکتوب دوم صفحہ 4)----

کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخیر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (جیسے کسی لشکر کا قائد وامام اس کے پیچھے،

آگے یا درمیان میں چل پھر سکتا ہے) پھر مقام مدح میں "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" (لیکن اللہ کے پیغمبر اور تاجدار ختم نبوت ہیں) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر صفحہ 3)

2-سو اسی طور پر رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض جیسے آپ نبی اللہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔

3-اور یہی وجہ ہوئی کہ شہادت "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ" الخ اور انبیاء علیہم السلام سے ایمان لانے اور آپ کے اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا۔ ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میرا اتباع کرتے۔ علاوہ ازیں بعد نزول حضرت عیسیٰ کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ 4)

4- "کہ نبوت کمالات علمی میں سے ہے اور آپ جامع العلوم ہیں اور انبیاء باقی جامع نہیں غرض جو بات حدیث عُلِّمْتُ علم الاولین (مجھے پہلے پیغمبروں کے علوم دیئے گئے) سے ثابت ہوئی مع شئ زائد آیت مذکورہ (بالا) سے ثابت ہے"۔ (تحذیر الناس صفحہ 6)

5-سو وہ یہ ہے کہ تقدیم تاخیر یا زمانی ہوگا یا مکانی یا رتبی یہ تین نوعیں ہیں۔ باقی مفہوم تقدم وتاخر ان تینوں کے حق میں جنس۔ اور ظاہر ہے کہ مثل چشم وچشمہ وذات وغیرہ معانی لفظ عین کی قسمیں ہیں (یعنی لفظ عین کے عربی میں تین معنے ہیں۔ آنکھ، پانی کا چشمہ، کسی شخص کی ذات۔ ان میں تقدم وتاخر ہو سکتا ہے تو زمانی، رتبی، مکانی ختم نبوت میں تقدم وتاخر سے آپ کی ذات پر حرف نہیں آتا آپ اول ہوں درمیان میں ہوں سب سے آخر میں ہوں سب پر آپ کی برتری فوقیت اور جامعیت ہے آپ سب کو گھیرے ہیں۔ اگلے پچھلے آپ کے پیچھے ہیں۔ ظاہر چھپے سب آپ کے تابع ہیں۔

ختم نبوت زمانی پر ایمان------اور منکر کے کافر ہونے کا اعلان یوں فرماتے ہیں۔

6-سو اگر (معنی خاتم النبیین میں) اطلاق وعموم (دلیل مطابقی سے) ہے تب تو ثبوت ختم نبوت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور پھر بتصریحات حدیث نبوی مثل "انت منی بمنزلة هارون الا انه لا نبی بعدی" اے علی آپ میرے ہارون کی طرح بھائی ہیں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔

......جیسا کہ ان (رکعات نماز) کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس (ختم نبوت زمانی) کا منکر کافر ہے (تحذیر الناس صفحہ 9)

7-اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور آپ پر ختم ہوگا۔ (تحذیر الناس صفحہ 13)

8- بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں...... بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت خاتمیت ہے معارض ومخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ:

بعض مخالف روایت ثقات ہے۔(تحذیرالناس صفحہ 24) طبع کراچی عکس 1355ھ
از شاذ

قارئین کرام! ان سب عبارات میں غور فرمایئے وہ کشیدہ 3 عبارات بھی آگئیں جن کو ایک جگہ مربوط بنا کر اعتراض کیا ہے نہ تو آپ کا منکر ختم نبوت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔نہ مرزائیوں کو اجراء ختم نبوت کا عقیدہ تراشنے کی گنجائش ہے۔وسیع، جامع اور سب سے افضل ختم نبوت کی شان فرضی مثالیں دے کر نمایاں کی گئی ہے فرضی اور واقعی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔اللہ تعالی اپنی قدرت جتلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔"اے سب لوگو! اللہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور دوسروں کو لے آئے خدا اس پر قادر ہے"(پارہ 5رکوع 16) "وَلَئِن شِئنَا لَنَذهَبَنَّ بِالَّذِیٓ اَوحَینَآ اِلَیکَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ بِہٖ عَلَینَا وَکِیلًا ☆ اِلَّا رَحمَۃً مِّن رَّبِّکَ اِنَّ فَضلَہٗ کَانَ عَلَیکَ کَبِیرًا" ☆(سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15رکوع 10)

(ترجمہ) اور اگر ہم چاہیں تو وہ وحی ہم آپ سے واپس لے لیں جو ہم نے آپ کو دی (بالفرض نبوت لے لیں) تو آپ اپنے لئے ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پائیں گے۔ہاں یہ تو آپ پر رب کی مہربانی ہے بے شک آپ پر اس کا بڑی طاقت کا فضل ہے۔

اس کو آپ ایک حسی مثال سے یوں سمجھیں کہ ایک ارب پتی صنعت کار کے چھوٹے بڑے بہت سے بیٹے ہوں وہ سب کو فیکٹریاں بنا کر دیتا ہے۔پھر ان سب سے محبوب اور لائق کو سب کا قائد اور انچارج بنا دے اور یہ کہہ دے کہ پورے ملک اور دنیا میں ان کی ہی پروڈکشن اور پیداوار سپلائی ہوگی۔نئی فیکٹری، کارخانہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا۔بالفرض بعد میں کوئی سپلائی کا گودام، سٹر منڈی مارکیٹ بنائے اور منیجر بن کر پورے ملک میں ترسیل کرے تو نہ اس کی اس پر مہر لگے گی نہ خود وہ اس کی شکل اور ماڈل بنا سکے گا وہ صرف تنخواہ دار سرکاری ملازم ہو کر ملکی صنعت کی بڑی ملوں کا مال سپلائی کرے گا اپنی مہر نہ لگائے گا جیسے کوئی ملازم ملکی کرنسی پر اپنا نام اور مہر نہیں لگا سکتا۔اس سے آپ کو"علماء امتی کعلماء بنی اسرائیل"(الحدیث) کی حقیقت بھی سمجھ آ گئی ہوگی

تحذیرالناس کی تائید سب علماء نے کی:

جب تحذیرالناس چھپی اور اعلیٰ حضرت نے شور سے اپنی شہرت بنائی تو سب کے محبوب اور پسندیدہ شہر لکھنو کے مستند علماء نے اس عبارت کی وضاحت اور حضرت نانوتوی کی ثقاہت یوں بیان فرمائی۔

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث ابن عباس صحیح و معتبر ہے اور اس سے طبقات تحتانیہ میں وجود انبیاء ثابت ہے اور بسبب بطلان لاتناہی سلسلہ کے ہر ایک طبقہ میں ایک آخر انبیاء بہ نسبت اس طبقہ کے ہونا ضروری ہے لیکن مطابق عقائد اہل سنت یہ امر ہے کہ دعوت ہمارے حضرت (محمد رسول اللہ) کی ہی تمام مخلوقات کو شامل ہے پھر اس امر کا اعتقاد کرنا چاہئے طبقات باقیہ بعد عصر نبویہ نہیں ہوئے (بالفرض) ہوئے یا ماقبل ہوئے یا ہم عصر اور بر تقدیر اتحاد عصر وہ متبع شریعت محمدیہ ہوں گے اور ختم ان کا بہ نسبت اپنے طبقہ کے اضافی ہوگا اور ختم ہمارے حضرت کا تام ہوگا۔تفصیل ان سب امور کی میں نے کیا تھا اپنے دو رسالوں میں ایک مسمیٰ بالآیات البینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات دوسرے مسمیٰ بہ دافع الوسواس

ابوالحسنات محمد عبدالحی (المتوفی 1304ھ) لکھنوی واقعی زید بوجہ اس تحریر کے کافر
فی اثر ابن عباس میں کی ہے.........مہر ابوالجیش محمد مہدی..........اور عدم تکفیر و تفسیق بشمول خروج پر
یا فاسق نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب
نے اتفاق کیا۔ (بحوالہ تحذیر الناس صفحہ 40 مطبوعہ 1355ھ)
علماء دیوبند، سہارنپور، گنگوہ، الہ آباد، آگرہ اور سورت نے اتفاق کیا۔
بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم و پیر خواجہ قمر الدین سیالوی بھی حضرت نانوتوی کی حمایت کرتے ہیں۔
میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری
حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے
وہاں تک معترضین (خان صاحب بریلوی وغیرہ صفدر) کی سمجھ نہیں گئی۔ قضیہ فرضیہ کو قضیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے
(ڈھول کی آواز صفحہ 116) ماخوذ از عبارات اکابر صفحہ 37

تکفیری گن چلانے والے سورت طلاق کی اس آخری آیت
آیت وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر کا تو یہ موقعہ نہیں تاہم علماء دیوبند پر
کی تفسیر دیکھیں پھر ترمذی مسند احمد مشکوۃ باب بدء الخلق تیسری فصل دیکھیں تو پتہ چل جائے گا کہ بروایت ابو ہریرہؓ خود حضور
ﷺ نے اس زمین کے نیچے تہ بتہ 7 زمینوں کا اور یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ سے مراد نزول وحی کا ذکر کیا ہے اسی طرح شیعہ تفسیروں میں
بھی بروایت امام رضا 7 آسمانوں کا پھر ہر آسمان کے نیچے بالترتیب 7 زمینوں کا ذکر کیا ہے۔ اور امر سے حضور ﷺ کی ذات
مراد لی ہے دیکھئے تفسیر البرھان بحرانی جلد 4 صفحہ 350 مطبوعہ ایران۔
گو ہم خود ان کی واقعی تفصیل وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ کے سپرد کرتے ہیں۔ مگر گالی تبرا اور توپ فتویٰ کے عادیوں کو
یوں شرفاء و علماء دین پر نہ برسنا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اعتراض :-22 نماز میں حضور ﷺ کا خیال آنا برا ہے۔

الجواب :-اس اعتراض سے بھی عوام کو خوب بھڑکایا جاتا ہے۔ مگر مسئلہ کی حقیقت اور سیاق و سباق کو چھپایا جاتا ہے۔ صراط
مستقیم فقہ کی کتاب نہیں کہ اس میں آپ کے خیال آنے کو اس لئے برا کہا ہو کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ تصوف خدائے تعالیٰ سے
انتہائی یکسوئی اور محبت نیز خالص خدا کی طرف عبادت میں دھیان ہونے کے لئے یا ایسی توجہ پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔
جیسے حدیث جبریل میں آپ نے فرمایا ہے "اعبدوا الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك"
(بخاری جلد 1 صفحہ 12 و مسلم جلد 1 صفحہ 27)

(ترجمہ) اللہ کی عبادت یوں کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو ورنہ وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔
اب ہر مسلمان خدا کے بعد سب سے زیادہ محبت حضور ﷺ سے رکھتا ہے۔ خدا کی عبادت میں آپ کو بھی شریک کرنا باتفاق
مسلمین ممنوع ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت آپ کی طرف دھیان اور اظہار محبت سے صلاۃ ضروری ہے تو اسے سبب سے آخری

نذہ میں رکھا ہے جب تمام ارکان ادا ہو جاتے ہیں۔ جب ایک شخص نماز میں عمداً حضور کا خیال لائے گا تو اس کی توجہ خدا سے ہٹ کر آپ کی طرف مبذول ہو گی۔ تو اخلاص اور عبادت میں خلل اور نقصان ہو گا۔ جب کہ کمترین جانور کے خیال کو آدمی برا سمجھ کر نہ لائے گا نہ دھیان جائے گا تو عبادت خدائی کے لئے وہ اتنا برا نہیں جتنا غیر خدا مقدس محبوب ہستیوں کا خیال لانا یا آنا برا نقصان دہ ہو گا۔ محسوس نہ کریں تو آپ کی نفسیات کے مطابق مثال دیتا ہوں۔ آپ کسی بڑے تاجر وغیرہ سے لین دین کی بات کر رہے ہوں تو اس وقت جو تاجر خریدار بلا اجازت یا اچانک آجائے تو آپ کو بہت برا لگے گا۔ لیکن معمولی آدمی یا جانور آنے سے آپ کو کوفت نہ ہو گی۔ میاں بیوی تنہائی میں پس پردہ قول و فعل کر رہے ہیں کہ اچانک ان کے ماں باپ میں سے کوئی آجائے تو ان کو بہت برا لگے گا باہمی توجہ پیار ختم ہو جائے گا جب کہ ناسمجھ بچہ یا کتا بلا آجائے تو وہ اتنے پریشان نہ ہوں گے۔ بس یہی نفسیاتی مسئلہ خدا کے بعد محبوب ترین ہستی اور رذیل جانور کی مثال دے کر ولی کامل سکھوں کے ہاتھوں بالاکوٹ جہاد میں شہید اور حضرت شاہ اسماعیل بن عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ نے سمجھایا ہے اور نیک مسلمانوں کے گلہ و غیبت کو حلال جاننے والے دو فرقے ایمان بیچ کر خوب دولت کماتے آرہے ہیں۔

میں اپنی مثال سے سمجھاتا ہوں کہ میں 86-87ھ میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تخصص فی علوم الحدیث کا طالب علم تھا ہمارے انچارج و استاد حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی تھے جو مولانا بدر عالم میرٹھی مؤلف فیض الباری علی البخاری کے چھوٹے بھائی تھے۔ پاکستان کی محبوب ترین شخصیت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ بانی ادارہ ہذا شاگرد خاص حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، امیر مجلس ختم نبوت و فاتح قادیانیت بر تکفیر از قومی اسمبلی پاکستان 1974ء عصر کی نماز کے بعد ایک سبزہ زار میں کھلے بیٹھتے۔ عوام اساتذہ اور طلبہ 100 سے بھی زائد یہاں بیٹھتے ارشادات سنتے تھے۔ ہماری دلی تمنا اور دعا ہوتی تھی کہ اس مجلس خاص میں استاد محترم مولانا ادریس رحمہ اللہ ہمارے پاس آکر نہ بیٹھیں کہ وہ ہماری توجہ بنوریؒ سے ہٹا کر اپنی طرف کھینچیں گے۔ جب کہ وہ کلاس میں ہم سے درسی خطاب فرماتے تو ہم چاہتے تھے کہ کہیں حضرت بنوریؒ نہ آجائیں کہ ہماری توجہ اپنی طرف راغب کر دیں گے۔ تو اس تجربہ کا حاصل یہ نکلا کہ ایک بڑی شخصیت دوسرے بڑے کی مجلس میں اچانک آکر حاضرین کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ عابد و معبود کا خاص رابطہ ایسی ہی محفل عبادت ہے کہ اس میں حضور ﷺ کا خیال آنا بلند برا نہیں یہی نکتہ حضرت شاہ محمد اسماعیلؒ نے سمجھایا ہے۔ جیسے خود فرماتے ہیں۔

"اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (تعلق و لگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ

کرلے جاتی ہے۔حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انسان کو چاہئے کہ آگاہی حاصل کر کے کسی مانع کے ساتھ اللہ عزوجل کے حضور سے نہ رکے اور نہ پیچھے ہٹے اور اس موقعہ پر اس خلل کا علاج اس طرح سے بیان کرنا مقصود ہے کہ ہر کس و ناکس کو سمجھ آسکے"۔

(صراط مستقیم صفحہ 95-96-97)

(ترجمہ کتاب الوسیلہ از ابن تیمیہ)

اعتراض :-23 شیطان آپ کی شکل میں آکر کیسے امداد کرتا ہے۔

الجواب :- اس کے بڑے سائز کے صفحہ 41 کا عکس آپ نے دیا ہے اور چھوٹے سائز کے صفحہ 55-56 ہمارے سامنے ہیں اس میں آپ کا اشتعال انگیز جملہ "شیطان نبی پاک کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے" ثابت نہیں ہوتا، ترجمہ آیت سے صفحہ کا آغاز یوں ہے۔"اور جب وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کہ یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے وہ (فرشتے) کہیں گے پاک ہے تو اے خدا تو ہی ان کے سوا ہمارا مددگار ہے وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر جنوں پر ایمان رکھنے والے ہیں"۔(سورۃ سبا رکوع 5 پارہ 22 رکوع 11) ترجمہ قرآن کے بعد وہ تفسیری عبارت یہ ہے جس پر آپ کو اعتراض ہے۔ فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ زندگی میں اور نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں ہاں کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلاں شیخ، طریقت ہوں، اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی فلاں شیخ یا خضر ہے۔حالانکہ وہ سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی گواہی دیتے ہیں۔

"جنات بھی انسانوں کے مانند ہیں ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم، باغی اور جاہل ہیں جبکہ دوسرے مسلمان صالح عبادت گزار اور مطیع و فرمانبردار ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں ان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور بیابانوں میں دکھائی دیتے ہیں آنے جانے والوں کو کھانا پانی دیتے راستہ بتاتے اور ہونے والے واقعات کی خبریں دیتے ہیں۔دیکھنے والا دھوکہ کھاتا اور یقین کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے"۔کیونکہ ملائکہ شرک بہتان گناہ اور ظلم میں کسی کی مدد نہیں کرتے خدا فرماتا ہے۔"تو کہہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم اختیار والے سمجھتے ہو ان کو پکارو پھر وہ تم سے تکلیف نہ دور کر سکیں گے۔جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کا قرب چاہتے ہیں کہ کون خدا کے زیادہ قریب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔واقعی خدا کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے"۔(پارہ 15 رکوع 6)

شیعہ بریلوی حضرات خود سوچیں؟ کیا ان آیات میں انبیاء و ائمہ اولیا کی توہین ہے؟ یا ان میں خدائی صفات نہ ہونے کی بات اور اس کی نفی ہے۔

اعتراض :-24 قبرنبی کے پاس دعا مانگنا بدعت ہے۔ از نیج المقبول مصنفہ نورالحسن غیر مقلد مطبوعہ بھوپال

الجواب :- یہ صاحب بنام اہلحدیث غیر مقلد ہیں۔ ان کو چھوٹے شیعہ بھی کہا جاتا ہے مگر عقیدہ توحید میں متشدد ہیں۔ ہم چند باتوں میں ان سے اختلاف بھی رکھتے ہیں جن میں عند القبر دعا از خدا اور استشفاع از رسول ہم جائز کہتے ہیں۔ یہ صاحب بھی محبت رسول آداب زیارت رسول بطریقہ سنت بیان کرتے ہیں اور عکسی صفحہ 43 کے آخر کا ترجمہ یہ ہے۔

"نماز در مسجد نبوی پڑھ چکنے کے بعد حضور ﷺ کے ہاں حاضر ہو اور سلام پڑھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ یوں سلام پڑھتے تھے۔

السلام علیک یا رسول اللہ .السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابت

اس کے باوجود اگر آپ ﷺ کی شان وصفات میں اضافہ کرے۔ جیسے

السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلقہ یا اکرم الخلق علی ربہ یا امام المتقین

وغیرہ یہ تمام صفات آپ کے لئے ثابت ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ امداد طلبی جائز نہیں اور صلاۃ وسلام تو ان باتوں سے ہے جن کا حکم دیا گیا ہے۔ چہرہ آپ کے حجرہ مبارک کی طرف اور پشت قبلہ کی جانب کرے۔ (حجر اسود کی طرح) ہاتھ اٹھانا حجرہ کو بوسہ دینا ثابت نہیں۔ طواف کرنا اور آپ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں اور قبر مبارک کے پاس اپنے لئے دعا کرنا نئی بات ہے"

برائے زیارت نبوی علماء اہل سنت دیوبند کے حوالہ جات بکثرت ہیں جن میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، اور شیخ الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ کی مستقل کتابیں ہیں۔ ان میں خدا سے دعا اور آپ ﷺ سے استشفاع جائز لکھا ہے۔

اعتراض :-25 نبی پاک نے بغیر عدت کے نکاح پڑھ لیا۔

الجواب :- آپ پر بہتان ہے۔ حضرت زید نے اپنی منکوحہ زینب (جن کے متعلق خدا نے فرمایا زوجنا کہا ہم نے وہ آپ کو بیاہ دی)۔ سے وطی نہیں کی تھی تو عدت واجب نہ تھی اسی واقعہ کے بعد ہے۔ "ایمان والو! اگر تم مومنات سے نکاح کرو اور ملاپ سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر عدت نہیں" (سورۃ احزاب رکوع 6) اسی عکسی صفحہ پر بھی بلغۃ الحیران میں حضرت مولانا حسین علیؒ نے لکھا ہے حکم نمبر 13 "اے مومنو! اگر نکاح کرو مومنات کے ساتھ خواہ حبشی کی عورت ہو یا اور قبل الدخول طلاق دے دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی" (بلغۃ الحیران صفحہ 227)

یہ حضرت کو غلطی لگی جو جمہور علماء کے خلاف ہے۔ مگر وہ اپنی تحقیق میں قرآن سے استدلال کرتے ہیں"۔ جب دخول نہ ہو تو عدت گزارے بغیر نکاح درست ہے اور علماء مفسرین طلاق کے بعد عدت گزارنے کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً تفسیر معالم التنزیل بغوی المتوفی 516ھ میں ہے "کہ مغیرہ بن ثابت حضرت انس سے راوی ہیں" کہ جب آپ نے ان کے دروازہ کی طرف پشت

کر کے پیغام دیا اس نے کہا خدا سے استخارہ و مشورہ کروں گی۔ چنانچہ گھر کی مسجد گاہ میں استخارہ کیا۔ تو قرآن میں زوجنا کہا والی آیت اتری۔ زینب ہم نے آپ کو بیاہ دی (کہ اس نے مشورہ ہم سے کیا) تو آپ بغیر اجازت ان کے گھر چلے گئے۔ اور بہت بڑا ولیمہ (بکری ذبح کر کے) صحابہ کرامؓ کو کھلایا۔ (تفسیر بغوی جلد 3 صفحہ 532)

تفسیر بیان القرآنؒ تھانوی جلد 3 صفحہ 176 میں ہے۔

''پھر جب زید کا جی اس (زینب) سے بھر گیا یعنی طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی تو ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا''۔

تفسیر جلالین کی شرح کمالین جلد 5 صفحہ 148 اس آیت احزاب کے تحت ہے۔

''آخر کار پیشگوئی کے مطابق حضرت زید نے طلاق دے دی اور عدت سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ کا نکاح حضرت زینب سے معروف طریقہ کے برخلاف صرف اللہ کے حکم سے قرار پا گیا''

شیعہ تفسیر طبرسی جلد 7 صفحہ 360 پارہ 22 میں ہے۔

''اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی نکاح سے دل بھر گیا تو اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت گزر گئی...........تو ہم نے وہ آپ کو بیاہ دی'' الخ

تفسیر المقباس از ابن عباس میں ہے ''یقول اذا خرجت من عدتها من زيد زوجنا كها'' الخ
کہ جب حضرت زید سے طلاق پا کر عدت سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ سے نکاح کر دیا۔

تفسیر طبری جلد 8 صفحہ 11 اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

''کہ حضرت زید کے طلاق دینے اور اس سے جدا ہو جانے (عدت کے بعد) کے بعد زینب کی آپ سے شادی کر دی''

تفسیر کبیر رازی جلد 25 صفحہ 212 میں ہے۔ ''کہ جب زید نے اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت ختم ہو گئی (تو ہم نے آپ کو بیاہ دی تاکہ مومنین پر اپنی متبنیٰ بہو کے ساتھ نکاح کرنے میں حرج نہ رہے)

اسی طرح تفسیر بیضاوی، مدارک۔ خازن، ابن کثیر، فوائد قرآن از عثمانی میں طلاق کے بعد عدت گزارنا پھر آپ کی زوجیت میں آنا لکھا ہے۔ بلکہ صحیح مسلم اور نسائی میں بھی عدت کا گزرنا لکھا ہے۔ (ہدایۃ الحیران صفحہ 225)

حضرت کی غلطی خدا معاف فرمائے۔ شیعہ کا اعتراض تو غلط ہوا کہ اہلسنت ناجائز نکاح یا بلا عدت شادی کے قائل ہیں یہاں شیعہ تفسیر طبری وغیرہ میں ایسی روایات ہیں جو پیغمبرانہ منصب کے منافی ہیں۔ ہم ایسی روایات کی نقل سے حتی الامکان بچتے ہیں شیعہ کی طرح نہیں کہ بات کا بتنگڑ بنا کر یا بغض کا عقیدہ رکھ کر حضور ﷺ کی یا آپ کے محبوب قطعی جنتی صحابہ کرامؓ کی غلط اور جعلی روایات سے یا صحیح روایات کو بددیانتی سے دشمنی کا جامہ پہنا کر ان محبوبان خدا کی کردار کشی کرتے رہیں جیسے کتب شیعہ اس گندگی سے پُر ہیں۔

سرور کائنات سے زیادہ ایک لاٹھی فائدہ مند ہے۔(الشہاب الثاقب)

اعتراض :-26 سرور کائنات سے زیادہ ایک لاٹھی فائدہ مند ہے۔ (الشہاب الثاقب)

الجواب :- خیانت ہے کہ گمراہ فرقہ کی بات اہل دیوبند کا عقیدہ بنا کر لکھدی ورنہ حضرت مدنیؒ نے اس کا رد ہی لکھا ہے۔ یہ ایسے ہے کہ کوئی غیر مسلم کفار کی کوئی بات بحوالہ قرآن لکھ دے۔ اور قرآن کا جواب نہ لکھے۔ اسی عکسی صفحہ 47 پر ہے۔

"شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لارہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام .... الخ

اب اس کے مقابلے میں ان حضرات ہمارے اکابر کے اقوال و عقائد کو ملاحظہ فرمایئے۔

یہ جملہ حضرات ذات پرنور ﷺ کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا ہے اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں .... الخ"

راقم مؤلف وجیب یہاں اگر یہ کہے۔ کہ رافضی شیعہ، ہادی برحق اور آفتاب رسالت کی شان میں گستاخی سے سب سے بڑھ کر ہے تو بے جا نہیں۔ کہ وہ اپنے عقیدہ میں ائمہ کو عالم لدنی پیدائشی ایمان و ہدایت یافتہ اور آپ پر قرآن اترنے سے پہلے ہی لوح محفوظ والے اصل قرآن کا حافظ مانتے ہیں۔ اور دین کی کسی بات میں حضور ﷺ کا محتاج نہیں مانتے (دیکھئے جلاء العیون باب دوم در شان علی) اسی لئے بزعم خود شیعان علی کی ہر وقت مدح میں رطب اللسان ہیں۔ اور سوا لاکھ اصحاب رسول کو معاذ اللہ مرتد کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت پر اتفاق کیوں کیا تھا؟ (اصول کافی وغیرہ)

حضرت عمرؓ سے شیطان کا ڈر:

اعتراض :-27 شیطان رسول پاک ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت عمرؓ سے ڈرتا تھا۔(ترمذی)

الجواب :- کیونکہ چور اچکے امام مسجد عالم اور معزز بادشاہ تک لوگوں سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا پولیس تھانے دار اور ایس پی سے ڈرتے ہیں۔ عکسی صفحہ پر پوری حدیث لکھی ہے۔" کہ ایک کالی حبشن نے حضور ﷺ کے ایک غزوہ پر صحیح سلامت واپس آنے پر نذر مان رکھی تھی کہ آپ کے سامنے دف ڈھولکی بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی

ہے تو بجا ورنہ نہیں تو اس نے بجانی شروع کی۔ (آپ کی اس اجازت سے وہ ناپسند عمل اب جائز ہو گیا تھا۔ کہ جائز و ناجائز کا مسئلہ آپ کے فرمان و عمل سے ہی ثابت ہوتا ہے۔) اتفاقاً حضرت ابوبکر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کی تشریف آوری سے وہ نہ رکی حضرت عمرؓ کے آنے سے رک گئی ڈھولکی سرین کے نیچے چھپالی اب حضور ﷺ نے فرمایا "اے عمر تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے" (ترمذی ابواب المناقب صفحہ 698)

اب اس مدح عمر میں فرمان رسول پر شیعہ نے اعتراض کر دیا۔ جبکہ گانے بجانے والا خاص طبقہ حضرت عمرؓ کے نام سے آج بھی جلا ڈرتا اور فتوحات عمری اور آپ کے کارناموں کے ذکر خیر سے بھاگ جاتا ہے اسی باب کا دوسرا فرمان رسول بھی سچا ہے۔ "جس گلی (مجلس) میں عمر ہو۔ شیطان راہ چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے"۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 276، بخاری جلد 1 صفحہ 520 وغیرہ) اس فرمان رسول کی صداقت بھی واضح ہے کہ عہد نبوت میں یہود کی سازش سے مدینہ میں کچھ منافق شیطان ظاہر ہو گئے تھے مگر ناکام رہے۔ پھر یہی عہد صدیقی میں مرتد منکر زکوٰۃ اور متنبی کذاب بن کر سامنے آئے تو چھ ماہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صفایا کر دیا اور فتوحات شروع ہو گئیں۔ پھر عہد عمر میں کوئی شیطان ظاہر نہ ہو سکا اور 22 لاکھ مربع میل ممالک آپ نے فتح کیے۔ پھر فتوحات حضرت عثمانؓ کے دور میں بھی بہت ہوئیں۔ مگر آخر میں شیطان منافق ظاہر ہوئے اور آپ کو شہید کر دیا۔ پھر عہد مرتضوی میں ان شیطانوں نے 80 ہزار مسلمانوں کو شہید کرا کر خود آپ کو بھی شہید کر دیا۔ (لعنھم اللہ) اور ان کی سازش سے آج تک امت تین فرقوں میں لڑتی آ رہی ہے۔ منہ

اعتراض :- 28 رحمۃ للعالمین رسول اللہ کی صفت خاصہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 218)

الجواب :- ایک ہے کسی خوبی اور صفت سے کسی کا موصوف ہونا۔ ایک ہے بطور لقب و علم کسی خاص پر بولا جانا۔ مولانا گنگوہیؒ نے سوال کے مطابق یہی فرق بتایا کہ رحمۃ للعالمین بطور لقب و علم تو آپ پر بولا جائے گا کہ خدا نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ☆ (سورۃ انبیاء پارہ 17 رکوع 7) کہ ہم نے آپ کو رسول بنا کر تمام جہانوں پر مہربانی کی ہے۔ مگر مہربانی اور ذریعہ ہدایت و رحمت صفت کے لحاظ سے ہے تو عام دیگر انبیاء وغیرہم پر بتاویل بولنا جائز ہے فرماتے ہیں جواب "لفظ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں کوئی اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط" لفظ تاویل بتاتا ہے کہ بطور لقب آپ کا خاصہ ہے۔

اعتراض :- 29 حضور ﷺ کے والدین کے ایمان کی بحث

الجواب :- اس نازک مسئلہ پر آپ نے ہماری دکھتی رگ کو دبایا ہے اور 4 کتابوں کے حوالے دیئے ہیں تو عرض یہ ہے کہ ایک ہے قرآن و سنت سے کسی نفس مسئلہ کا ثبوت اس پر اجمالی ایمان لانا کافی ہے۔ جیسے قرآن میں بار بار آیا ہے۔ "کہ خدا زندہ کو مردا

سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے" اس کی حسی مثالوں میں مرغی سے انڈا اور پھر انڈے سے زندہ چوزہ ذکر کیا جاتا ہے۔ اور معنوی مثالوں میں حضرت آدمؑ سے قابیل، حضرت نوحؑ سے کنعان، آزر سے حضرت ابراہیمؑ اور حضور ﷺ کے کلمہ نہ پڑھنے والے چچوں پھوپھیوں کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جنہوں نے آپ کا زمانہ نبوت پایا اور دعوت کے باوجود کلمہ نہ پڑھا اس سلسلے میں حضرت ابوطالب کی مثال سنی و شیعہ کتب اور سیرت سے واضح ہے۔ انڈیا کے انتہائی دلآزار اور متعصب ترین شیعہ مقبول دہلوی اپنے مترجم قرآن آیت "اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ" پارہ 20 رکوع 9 صفحہ 469 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

"تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب عم رسول خدا کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ آنحضرت ان سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ چچا جان لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے کہ میں قیامت کے دن اس کے ذریعے آپ کو نفع پہنچاؤں گا اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ پیارے بھتیجے میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں پھر جس وقت ان کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب نے جناب رسول خدا کے سامنے شہادت دی کہ حضرت ابوطالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہہ لیا آنحضرت نے فرمایا میں نے تو ان سے سنا نہیں مگر مجھے یہ امید ہے کہ قیامت کے دن ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤں گا۔ نیز یہ ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں مقام محمود میں کھڑا ہوں گا تو اپنی والدہ کے حق میں اپنے والد ماجد کے حق میں اور ایک بھائی کے حق میں ....ضرور شفاعت کروں گا" کہ پھر اس چچا پر غمگین ہوئے تو اللہ نے تسلی کے لئے یہ آیات اتاری۔

"اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ"☆

(ترجمہ) آپ کو جس سے پیار ہے اسے راہ ہدایت پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہی ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (پارہ 20 رکوع 9)

"اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ"☆

(ترجمہ) آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے اور ھدایت پر چلنے والوں کو وہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ (پارہ 14 رکوع 22)

پھر حضور ﷺ کو اور سب صحابہ مومنین کو اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے لئے دعائے مغفرت سے بھی خدا نے روک دیا۔ "حضرت نبی ﷺ اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ شرک کرنے والوں کے لئے استغفار کریں اگر چہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ اس کے بعد کہ ان کے لئے کھلا فیصلہ ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 3) اس لئے خدا کے فیصلہ کے سامنے حضور ﷺ اور مومنین بے بس ہیں۔ گو طبعاً غمگین ہیں جیسے اپنا آدمی طبعاً وفات پا جائے یا رشتہ دار قانونی سزا پا جائے۔ تو غمگین ہونا فطری ہے۔ اور قرآن کے مطابق ایسا یقین بھی ضروری ہے۔ اس سے ان حضرات کا جواب ہو گیا جو روایات کے مطابق عدم ایمان کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

ایمان والدین پر بحث نہ کی جائے:

مگر متاخرین اکابر اہلسنت خاص والدین کے متعلق ایمان اور عدم عذاب کے قائل ہیں۔ انہی روایات کی کتابوں اور شروح میں وضاحت ہے۔

1-2-اس فقہ اکبر کے شارح علامہ ملا علی قاری کچھ تنقید اور ناپسندیدگی کے باوجود مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

"رہا ابن حجر کا قول (ایمان والدین) اور حدیث "ان کو خدا نے زندہ کیا اور وہ حضور پر ایمان لائے پھر وفات پاگئے" حدیث صحیح ہے تصحیح کرنے والوں میں امام قرطبی اور حافظ ناصر الدین بھی ہیں مگر صحت حدیث ماننے کے باوجود یہ مسلم شریف کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 4 صفحہ 113)

3-مسند ابی حنیفہ کی شرح میں بڑی تفصیل یوں ہے۔ علامہ محمد حسن سنبھلی" فرماتے ہیں۔

"یہ اور اس جیسی حدیثوں میں ان کے غیر مسلم ہونے پر وفات کا ذکر ہے۔ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ متقدمین تو ظاہر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور متاخرین نے ان کا آگ میں نہ ہونا بتایا ہے اور اس پر خوب اصرار و مبالغہ کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس پر مستقل 3 رسالے لکھے ہیں اور اس پر احادیث نبویؐ اور آثار صحابہؓ سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ ملا علی قاری اس پر خوش نہیں............ مگر یہاں ادب کا مقام احتیاط اور مسلک معتبر یہی چاہتا ہے۔ متاخرین نے ان پر کفر کا اطلاق ناجائز بتایا ہے۔ اور عذاب نہ ہونے میں 3 مذہب ہیں۔

1-ان کو زندہ کر کے مسلمان بنایا گیا۔ یہ کمزور ہے۔ جنہوں نے ان روایات کو صحیح کہا ہے وہ حضور ﷺ کا یہ خاصہ جانتے ہیں۔ ورنہ ہر کسی کا آخری ایمان بوقت موت قبول نہیں ہوتا۔

2-فترت۔ پیغمبر نہ ہونے کے زمانہ میں عذاب نہیں ہوتا جب کہ وہ خدا کو مانتے ہوں۔ پیغمبر سے ضد اور مقابلہ نہ کرنے والے کافر کو عذاب نہیں ہوتا۔ (جس نے پیغمبر کا زمانہ نہ پایا ہو) عذاب تو اس پر ہے جو سامنے جھٹلائے اور پیٹھ پھیر دے۔

3- وہ قدیم ملت ابراہیمی حنیفیہ پر تھے (جیسے حضرت سعید کے والد زید بن عمرو بن نفیل کو آپ نے ایسا اور جنتی بتایا ہے، منہ) (معین)

4-شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے۔

کہ علماء فرماتے ہیں کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا پھر وہ ایمان لے آئے تو اللہ نے وفات دے دی۔ آپ کا ان کی زیارت کر کے استغفار سے روکا جانا پہلے کی بات ہے جو منسوخ ہو گئی اور متاخرین نے آپ کے آباء کو کافر کہنا منع قرار دیا ہے۔

(مسند ابی حنیفہ مع شرح عربی صفحہ 332)

علماء دیوبند بھی خاموش ہیں:

1۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے یہ مسئلہ گلدستہ توحید میں لکھا تھا تو امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اسے کٹوا دیا کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ نہیں۔ چنانچہ وہ آج تک نہیں چھپتا۔

2۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

ج۔ یہ مسئلہ بہت نازک اور حساس ہے محققین نے اس میں گفتگو سے منع فرمایا ہے امام سیوطی نے 3 رسائل اس مسئلہ پر لکھے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کا ایمان ثابت کیا ہے۔ اگر کسی کو ان کی تحقیق پر اعتماد نہ ہو تب بھی خاموشی بہتر ہے۔ ان محترمہ سے کہئے کہ ان سے قبر میں اور حشر میں یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کے بارے میں ان کا عقیدہ کیا تھا اس لئے وہ اس غلط بحث میں پڑ کر اپنا ایمان خراب نہ کریں اور نہ اہل ایمان کے جذبات کو بے ضرورت مجروح کریں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 1 صفحہ 25 شائع شدہ روزنامہ جنگ)

راقم گنہگار عقلی دلیل یہ دیتا ہے کہ کفر انکار کرنے اور نہ ماننے کا نام ہے۔ جب والدین آپؐ کے بچپن میں فوت ہو گئے انہوں نے نہ نبوت دیکھی نہ کلمہ و قرآن سنا تو کس چیز کے انکار پر کافر ہونا کہا جائے گا۔ ہاں رواجی مذہب تو بت پرستی تھا اور اسے وولت عبدالمطلب کہہ دیتے تھے۔ مگر یقینی طور پر بت کے سامنے سجدہ اور نذر و استمداد کی شہادت کے بغیر ہم کیسے مشرک یا جہنمی معاذ اللہ کہہ دیں۔ جب کہ ایسے عربوں کا خدا پر یقین ہم مسلمانوں سے زیادہ تھا۔ حضرت عبدالمطلب کا ابرہا کے سامنے کعبہ کا محافظ خدا کو کہنا بڑی بات تھی۔

ہمارے شیعہ دوستوں کو اس مسئلہ سے اتنا اہلسنت پر نہ برسنا چاہئے۔ خود ان کی اصول کافی جلد 3 صفحہ 21-22 مترجم فارسی میں ''کتاب الکفر والایمان'' میں یہ باب ہے۔ ''کہ مومن (انبیاء و ائمہ سمیت) کافر کی پیٹھ میں ہوتا ہے پھر امام جعفر صادقؒ نے فرمایا۔ بے شک مومن کا نطفہ مشرک کی پیٹھ میں ہوتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا، حتیٰ کہ جب مشرک ماں کے پیٹ میں آجاتا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی جب وہ اسے جن دیتی ہے تو بھی اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس پر قلم چل جاتی ہے۔ (بالغ ہو کر اعمال لکھے جاتے ہیں) پھر اس کی فارسی شرح میں جواد مصطفوی صاحب فرماتے ہیں۔ ''یہ اس کا ظاہری حکم ہے اس کے واقعی ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی سے ولد الزنا کا حکم بھی کھل جاتا ہے۔ کیونکہ جب ماں باپ کا کفر و شرک اولاد کے ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا تو ان کا گناہ و فسق بدرجہ اولیٰ اسے نقصان نہیں پہنچاتا'' (یعنی ماں باپ کے گناہ کا اسے طعنہ دیکر گالی دینا یا مومن ناجی نہ ماننا خود گناہ ہے۔ اور یہ طعنہ آج ہر جنتی بطور بہتان و گالی بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کو اپنی جھوٹی روایتوں پر دیتا ہے۔ معاذ اللہ

اعتراض :-30 انبیاء کرام خطا کار اور گنہگار ہیں (شرح مسلم الثبوت)

الجواب :- اپنے سب شیعوں کی طرح یہ صاحب بھی بددیانتی اور بہتان تراشی میں اپنی جان پہچان آپ ہیں۔ سہو اور نسیان سے نادانستہ کوئی خطاء اور غلطی ہو اسے گنہگار کہا جائے۔ یہ کسی کا مذہب نہیں خود قرآن میں ہے۔

"وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا"۔

(ترجمہ) تمہارے اوپر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ بھول چوک سے غلطی کر بیٹھو ہاں گناہ تب ہوگا کہ جان بوجھ کر دل کے ارادہ سے کرو اور اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (سورۃ احزاب، پارہ 21 رکوع 17)

چنانچہ علامہ بحر العلوم عبد العلی لکھنوی شرح مسلم الثبوت میں اس عکسی صفحہ 359 پر یوں مسئلہ سمجھاتے ہیں

"کیا تم اہل حق اہلسنت والجماعۃ کثر اللہ سوادھم کو دیکھتے نہیں کہ وہ (بلا علم وارادہ) انبیاء سے بھول چوک خطا جائز مانتے ہیں جیسے بدر کے قیدیوں کے چھوڑنے میں انبیاء کے سردار علیہ السلام سے ہوا آپ کی آل ازواج اور اصحاب پر درود ہو اور حضرت داؤد علیہ السلام سے کھیت کے فیصلہ میں اور دو عورتوں میں سے ایک کے حق میں جس کا ذکر صحیحین میں ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون کے ساتھ (داڑھی پکڑ کر) کیا جو کچھ کیا۔ اور جس وقت آپ سے کسی نے پوچھا کہ تم سے کوئی بڑا عالم بھی ہے تو فرمایا نہیں تو اللہ نے وحی بھیجی کہ ہمارے بندے خضر کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح کی بچے کو غرق ہونے سے بچانے کی دعا۔ حدیبیہ میں خواب کی تعبیر قبل از سال بتانا۔ پھر صحابہ اور آپ پر آزمائش آنا۔ اور بڑا رتبہ پانا وغیرہ ولکن لمالم یکن الا نبیاء مقرین علی الخطاء واللہ اعلم لیکن انبیاء کو ان غلطیوں پر قائم نہیں رکھا جاتا (پاک ہو جاتے ہیں)"۔

یہ سب واقعات قرآن میں ہیں شیعہ بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ہم ان کی طرح منکر قرآن نہیں۔ جو تو جیہ وہ خود کریں ہماری طرف سے وہی کر لیں مگر نا بینا کو بینا پر اعتراض نہ کرنا چاہئے شیعہ خود تو اصول کفر بھی انبیاء علیہم السلام پر مانتے ہیں۔

چنانچہ ان کی معتبر ترین کتاب اصول کافی جلد 2 صفحہ 289 کتاب الایمان والکفر میں ہے (مطبوعہ تہران)

"کہ کفر کی بنیاد تین باتیں ہیں۔ حرص، تکبر اور حسد۔ حرص تو آدم نے کیا کہ لالچ سے گندم کا دانہ کھایا۔ تکبر شیطان نے کیا کہ آدم کو سجدہ نہ کیا اور حسد آدم کے دو بیٹوں نے کیا جب ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا"۔

شیعہ کی مستند کتاب حیات القلوب جلد 2 صفحہ 994 امت محمدیہ کی فضیلت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بسند صحیح از حضرت علی کہ میری امت سے نو باتیں اٹھائی گئی ہیں۔ (جو گناہ نہیں) (1) وہ کام جو غلطی اور نادانی سے کریں۔ (2) جو بھول جائیں (3) یا دوسرے لوگ ان پر جبر و سختی کریں (4) وہ بات کریں جو نہ جانتے ہوں۔ (5) وہ امر جس کی طاقت نہ رکھتے ہوں (6) وہ امر جس سے مضطر ہوں۔ (7) حسد جس کا اظہار نہ کریں۔ (8) نیک و بد کا جو شگون ان کے دل میں گزرے اور اس

بھروسہ نہ کریں۔(9) لوگوں کی وہ بری بات جو دل میں آئے مگر کسی پر ظاہر نہ کریں۔(غیبت نہ کریں)''
ان باتوں سے جب امت پر الزام نہیں تو انبیاء تو سب کے ہاں معصوم الزام سے پاک ہیں۔

اعتراض :-31 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔(بخاری)

الجواب :- جھوٹ واقعی برا عیب ہے۔انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں جھوٹ اور تقیہ کا الزام انبیاء اور معصومین پر مانا اور لگایا جائے تو دین کا کوئی مسئلہ صحیح ثابت نہیں ہوسکتا اور حضرت ابراہیم تو صِدِّيقًا نَّبِيًّا تھے۔اب آپ کی ذات کو اس عیب سے بچانے کے لئے واقعات کی توجیہ اور تعبیر ایسے کی جائے کہ آپ کی ذات بے عیب اور بے قصور ثابت ہو۔
چنانچہ عکسی صفحہ 266 مترجم بخاری پر حضور ﷺ حضرت خلیل اللہ کی صفائی یوں بیان فرماتے ہیں۔
''کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلاف واقعہ بات جسے مخاطب ایسا سمجھے کبھی نہیں کی۔ہاں صرف 3 دفعہ ہوئی۔دو دفعہ تو اللہ عزوجل کی ذات کے لئے تھی

1۔ کہ بیمار ہوں۔یعنی طبیعت خراب ہے کہ تمہاری بتوں کی تعظیم والی عید میں میرا دل پریشان ہے۔شریک نہ ہوں گا۔
2۔یہ ''تمہارے بتوں کی توڑ پھوڑ کی ہے(کسی کرنے والے نے) بڑا گدھے پر کلہاڑا لٹکائے یہ کھڑا ہے۔اس سے پوچھ لو
3۔اپنی بیوی حضرت سارہ کو دین میں اپنی بہن ہونے کی نیت سے بھائی کہہ دیا اور بطور معجزہ اس کی عزت بچ گئی۔تو بظاہر حضور ﷺ نے ان کو خلاف واقعہ امور کہا ورنہ حقیقت میں وہ توریہ دل کا حال اور راز چھپانے کے لئے تھے واقعی دل بیمار تھا۔واقعی گدھے کے برابر بڑے بت نے آپ کو ان کی تباہی پر اکسایا کہ وہ اس کی طرف رجوع کر کے بے جان اور بے بس بتوں کی پوجا سے باز آ جائیں۔صرف خدا کو پوجیں اسی مقصد کو آپ نے اللہ کی ذات کے بارے میں کہا۔
اور ہم تو کہتے ہیں کہ بَلْ فَعَلَهُ پر وقف ہے۔آپ فعلہ کہہ کر رک گئے۔فعل کی نسبت بت کی طرف بظاہر بھی نہیں کی۔بلکہ كَبِيرُهُمْ هَذَا یہ بڑا کھڑا ہے۔(اس سے تو پوچھو) مستقل جملہ اسمیہ خبریہ اسے بنا دیا۔
تیسری بات بھی سچی ہے۔کہ اس وقت آپ اور حضرت سارہ کے سوا کوئی مومن نہ تھا تو ہم مذہب کو خاص نیت سے بہن بھائی کہنا جائز ہے۔جیسے حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو، عمرؓ کو، علیؓ اور پوری جماعت صحابہ کرامؓ کو اخی، اخوانی میرے بھائی فرمایا ہے۔
پھر کذب کا معنی جھوٹ عمداً غلط بات کہنا ہی نہیں ہے لغت میں بھولنا، چوکنا، خطا کرنا بھی آتا ہے۔اور ایسی نسبت کسی کے لئے گناہ اور عیب نہیں۔اور حضرت ابراہیم کو عیب سے بچانے کے لئے دوسرا معنی لینا ایمان کا تقاضا ہے۔المنجد صفحہ 867 وغیرہ کتب لغت میں ہے۔کذبت العین آنکھ نے دھوکہ کھایا۔کذب الرای رائے غلط ہوگئی۔کذب السیر چلنے میں کوشش نہ ہوئی۔
کذب القوم السری لوگ رات کو نہیں چل سکے۔ قرآن میں بھی واقعہ معراج میں یہ معنی بیان ہوا ہے۔

''مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ☆ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى مَا يَرَى'' ☆ (سورۃ النجم، پارہ 27 رکوع 1)

(ترجمہ) دل نے جو کچھ دیکھا غلطی نہ کھائی۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تمہیں شک ہے؟

پھر تعجب ہے کہ یہ معترضین شیعہ اپنے گھر کی خبر تو لیتے نہیں خود ہی اسی قصہ کو خلاف واقعہ جھوٹ اور تقیہ کا ہم معنی بنادیا ہے۔ ابوابصیر امام جعفر صادقؓ سے راوی ہے کہ آپ نے فرمایا تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔ میں نے اسے (جھوٹ کا ہم معنی جان کر) تعجب سے پوچھا۔ یہ اللہ کا دین ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم یہ دین ہے بے شک یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے قافلہ والو تم یقیناً چور ہو! اللہ کی قسم انہوں نے کوئی چیز چوری نہیں کی تھی۔ اور بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں بیمار ہوں۔ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے'' (کتاب الکفر والایمان باب التقیہ جلد 3 صفحہ 308 اصول کافی مطبوعہ بازار شیرازی، تہران)

اب آپ کو پتہ چل گیا کہ خلاف واقعہ بات کہنے کا نام ہی تقیہ اور جھوٹ ہے۔ اور (شیعہ عقیدہ میں) یہ اللہ کا دین ہے۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

اعتراض :-32 کہ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ کی توہین ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے بت پرست کے دودھ سے پرورش پائی۔ (کتاب شہادت)

الجواب :- یہ مرزا حیرت دہلوی آزاد خیال صحافی تھے۔ جیسے ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری تھے۔ با قاعدہ عالم دین یا کسی خاص گروہ کے قابل اعتماد اور مرجع نہ تھے۔ غیر مقلد تھے۔ ان کی کوئی بات ہم پر حجت نہیں۔ یہ واہیات حضرت موسیٰ و عیسیٰ کی بے ادبی کرے کہ وہ دین کی تعلیم و تبلیغ میں ناکام ہو کر گئے تھے۔ جیسے شیعہ کہتے ہیں۔ '' کہ حضور جس مقصد ہدایت و تبلیغ اور انقلاب اسلام کے لئے آئے۔ تمام پیغمبروں کی طرح آپ بھی ناکام گئے۔ (پیغام بر جشن امام مہدی مطبوعہ 1980ء) تو خمینی کی طرح ہم اسے بھی نہیں مانتے۔ یہ اگر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی غالیانہ تعریف کرتا اور حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہم السلام کے مقابلے میں کامیاب بتاتا ہے جیسے شیعہ حضرت علیؓ و حسینؓ کو حضور ﷺ کے مقابلے میں کامیاب بتاتے اور ان کی ہی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں تو ہم اسے نہیں مانتے۔ خدا فرماتا ہے۔

"تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ " کہ جن پیغمبروں کو ہم نے فضیلت ایک دوسرے پر دی۔

وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ☆ (کہ سب پیغمبر تمام جہانوں سے افضل ہیں) تو وہ خود ایک دوسرے پر بھی فوقیت اور فضیلت رکھتے ہیں۔ تو ہمارے نزدیک خمینی ہو۔ عام شیعہ ہوں مرزا حیرت دہلوی ہو جو بھی پیغمبران اولوالعزم کا ذکر تنقیص شان سے کرے اپنے محبوبوں کو ان پر ترجیح دے تو وہ بدترین گمراہ ہے۔

رہی بت پرست ماں (حضرت حلیمہ سعدیہ) کے دودھ سے حضرت نبی کریم کی پرورش یہ بھی جاہلوں کو بھڑکانے کے لئے ذاکری اور دین محمدی سے بیزاروں کی ایک تکنیک اور فن تقریر ہے۔ ورنہ از روئے انصاف شیعہ ہی بتائیں کہ باتفاق سنی شیعہ تاریخ و سیرت آپ نے 4 سال حضرت حلیمہ کے ہاں پرورش پائی تو 12 میں سے کسی امام نے ان کو مومنہ بتایا؟ اگر نہیں تو ...

ائمہ سے پوچھو کہ بت پرست عورت سے پرورش پانے والے پیغمبر کی تم اولاد اور جانشین دین کیسے بن گئے؟ جب کہ امام بائدیوں سے ہیں۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 362)

سوال نمبر 27 کے تحت امام جعفر صادقؒ کی حدیث گزر چکی ہے کہ ''مومن کا مشرک ماں کے بطن میں رہنا اسے کچھ نقصان نہیں دیتا پھر وہ جنے اور (دودھ پلا کر) پرورش کرے بلوغ تک اسے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

(ملخصاً اصول کافی جلد 3 صفحہ 22 باب مومن کا مشرک کی پشت میں ہونا)

کس قدر تعجب اور ظلم کی بات ہے کہ جو لوگ پنجہ دکھا کر ہر مسلمان کے منہ پر پنجا مارتے ہیں۔ کہ اس پیغمبر کے ہاتھ پر تو 5 آدمی بھی مومن جنتی محب علیؓ نہ بنے تھے وہ ایسی لایعنی باتوں سے جہلا کو بہلاتے دولت سے جیبیں بھرتے پورا سال متعہ خانوں میں بڑے عیش سے گزارتے نا سمجھ افسروں کو اپنا ہموا بناتے سنت وشریعت کے پابند مسلمانوں کو ان سے مرواتے یا جیلیں بھرواتے اور ان کی بیٹیوں کو امریکی ڈالروں سے خوب ترقی دلاتے ہیں۔

اعتراض :- 33 ران پر آدم اور حوا کا نام لکھیں تو احتلام نہیں ہوگا۔ (الرحمت فی الطب والحکمۃ)

الجواب :- یہ علامہ سیوطی کی مذہبی فقہی کتاب نہیں۔ علم طب اور حکمت میں ہے۔ ایسی کتابوں میں شریعت کے خلاف چیزوں کی خصوصیات برائے علاج لکھ دی جاتی ہیں مثلاً شراب کے یہ فوائد ہیں فلاں گندی چیزیوں استعمال کرو تو یہ بیماری چلی جائیگی وغیرہ ان چیزوں کا حرام اور نا جائز ہونا اپنی جگہ یہی علماء دین وفقہ بیان کرتے ہیں۔

اب اس عکسی صفحہ کے باب 150 پر وسوس کا علاج ہے۔ تین صورتیں بتائی ہیں ایک سے ہم کو اتفاق نہیں۔ باب 151 احتلام دفع کرنے کے متعلق ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ سوتے وقت سورۃ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ .... حَافِظٌ تک پڑھے پھر صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وکذب الشیطان وعدہ کہے تو کبھی احتلام نہ ہوگا۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنی دائیں ران پر حضرت آدمؑ کا اور بائیں پر حوا کا نام (بلا سیاہی) انگلی پھیر کر لکھے تو احتلام نہ ہوگا۔

اب اگر خالی انگلی پھیر کر لکھے جیسے کفن میت پر روشنائی بغیر چند آیات واحادیث کچھ علماء لکھنے کی اجازت دیتے ہیں تو اس میں بے ادبی نہ ہوگی۔ ہاں روشنائی سے بے ادبی ہے نہ لکھے۔ گناہگار ہوگا یہ ہم ناجائز کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ بے ادبی شیعہ کرتے ہیں تحفۃ العوام صفحہ 289 باب الاطفال میں ہے ---- برائے وضع حمل ---- حسب ذیل نقوش عورت اپنی داہنی ران پر لکھ کر باندھے پھر سات دفعہ علی علی 7 دفعہ لہٗ لہٗ خدا کی ضمیر پھر خدا کے ذاتی صفاتی نام اور کلمہ طیبہ درود شریف لکھ کر باندھنا لکھا ہے۔

شیعہ کی کتاب تحفۃ العوام صفحہ 289 باب الاطفال میں ہے۔

1۔ جس کی اولاد نہ ہوتی ہو........ سورۃ فجر 11 مرتبہ پڑھ کر آلہ تناسل پر دم کرے۔

2-بحق لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ الطاہرین یہ شکل (پہلے الفاظ سمیت) لکھ کر راست ران پر حاملہ کے باندھ دیں با آسانی بچہ ہوگا۔ظاہر ہے بچہ ہونے تک یہ تعویذ چمٹا رہے گا۔کافی وقت بے ادبی رہے گی۔

اعتراض :-34 پیغمبر اسلام ایک گنوار کے ہاتھوں دہشت زدہ اور بے حواس ہو گئے۔(تقویۃ الایمان)

الجواب :-جولوگ خدا کی عظمت وشان اور ساری دنیا پر اس کی بادشاہت کا اعلان نہیں مانتے بلکہ صرف 14 معصومین کا پورا کرنا مانتے ہیں۔پھر ساری کائنات کی تخلیق ان مخلوقات کا نظم ونسق رزق وحاجت برآری اور نگہبانی صرف اپنے ائمہ یا حضور علیہ السلام کے سپرد مانتے ہیں ان کو تفویضی فرقہ کہتے ہیں۔گو حضرت علیؓ نے اس کے پہلے گروہ کو زندہ جلایا۔تمام معتبر علماء شیعہ اور اصولی مجتہدوں نے ان کو کافر بتایا ہے(اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از محمد حسین ڈھکو وغیرہ)

مگر آج ہمارے ناسمجھ افسروں کی مہربانی سے وہ 95% ہو کر سڑکوں پر مشرکانہ نعرے لگاتے ہیں اور کئی جاہل بے عمل سنیوں کو بھی اپنا ہمنوا بنالیا ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان سے خوب چلتے اور اس کی خوب مذمت کرتے ہیں۔مگر کسی معترض نے 200 سال سے آج تک اعتراض کی عبارت کا آگا پیچھا یا وہ آیت وحدیث ہرگز بیان نہیں کی جس سے حضرت شاہ شہید نے یہ مسئلہ نکالا اور لکھا ہے۔ورنہ اس عکسی صفحہ 139 کی عبارت خود اعتراض کا جواب دے دیتی ہے۔

''سو جب یہ کہا اللہ کو سفارشی ہم نے پیغمبر کے پاس ٹھہرایا سو گویا اصل مختار (سب کچھ کر سکنے والا) پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں''

توحید کی حقیقت جاننے والے اولیاء کرامؒ خدا کے سامنے سب مخلوق کو اس سے بھی سخت الفاظ میں تعبیر کرتے ہیں۔جیسے حضرت سہروردیؒ عوارف المعارف میں مرفوع حدیث لکھتے ہیں'' کہ آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک سب مخلوق کو اونٹ کی مینگنی کی طرح نہ جانے''۔اور حضرت نظام الدین اولیاء کے ملفوظات میں بھی یہی الفاظ ہیں۔مگر یہ سارے خدا کے مقابل مخلوق کی عاجزی،کمزوری،بے بسی بتاتے ہیں۔ورنہ مخلوق کے مقابل آپ اشرف المخلوقات۔انبیاءؑ سب سے افضل اور اولیاءؒ سب کے محبوب ہیں اسی تقویۃ الایمان کی فصل دوم حقیقت ایمان میں ہے''یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ماں باپ،اولاد اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے ان کی محبت سب سے زیادہ دل میں رکھے۔(تقویۃ مع تذکیر صفحہ 139 طبع لاہور)

توحید الہی کی ایک جھلک:

حاصل یہ ہے کہ ہم آپ کی خدا سے سفارش اور خدا کی آپ کے ہاں سفارش سے دعا کراتے ہیں۔کہ اللہ بارش دے سو یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آ گئے۔اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگوں کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے۔پھر ان کو سمجھایا کہ کسی کو جو کسی کے پاس اپنا سفارشی ٹھہرائے تو یوں ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اس کے اختیار میں ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ کام کر دے سو جب یہ کہا کہ اللہ کو ہم نے سفارشی پیغمبر کے پاس

ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی۔ سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ کہ سارے آسمان و زمین کو اس کا عرش قبہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے اس شہنشاہ کی عظمت نہیں تھام سکتا بلکہ اس کی عظمت سے چڑ چڑ بولتا ہے......... پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اسکی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت۔ وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام کرتا رہتا ہے وہ کس کے روبرو سفارش کرے اور کس کا یہ منہ کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی (غلط) بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک اللہ کی جو عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے (یہ سب عرش کے چڑ چڑانے والی حدیث کی شرح ہے)

میرا شیعہ دوست خدا کی عظمت اور مخلوق کی بے بسی اور اس کے پیارے مقربین کا اس کے سامنے گم سم رہنا اور خلاف توحید کلمہ سن کر بے حواس ہو جانا اگر اپنی دنیا پرست عقل نارسا سے توہین جانے تو چوتھے امام زین العابدین کا صحیفہ کاملہ پڑھ دیکھے بحار الانوار کتاب التوحید سے حضرت صادقؑ کے ارشادات پڑھ لے۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا نہج البلاغہ سے کلام موجب ایمان دیکھ لے تو شاید ہم مسلمانوں کی جان ان گویئے مشرکوں کی زبان درازی سے بچ جائے۔

ہم چند آیات سے اس اعتراض کا خاتمہ کرتے ہیں۔

1۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ریزہ ریزہ (اپنی آبادی سمیت) ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ انہوں نے رحمٰن کے بیٹا ہونے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ رحمٰن کے شایان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے جب کہ آسمان و زمین کی تمام مخلوق اس کے سامنے عاجز بندے بن کر آئے گی۔ (سورۃ مریم، پارہ 16 رکوع 6)

2۔ اے سب لوگو! تم اللہ کے فقیر ہو اور محتاج ہو۔ وہی غنی اور ستودہ صفات ہے وہ اگر چاہے تو تم سب کو ختم کر دے اور نئی مخلوق لا بنائے اور یہ بات اللہ کے آگے کچھ مشکل نہیں۔ (سورۃ فاطر پارہ 22 رکوع 3) کیونکہ

3۔ اس کی طاقت یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو کُنْ کہتا ہے اور سب کچھ ہو جاتا ہے (یٰس آخری آیت)

میرے شیعہ اور سنی دوست ان آیات پر غور کریں۔ یہود و نصاریٰ والے مشرکانہ عقیدے نہ اپنائیں۔ کہ خدا نے چہاردہ معصومین کو سب خدائی اختیارات عطا کر دیئے وہ (بیٹوں کی طرح) بااختیار نور من نور اللہ عالم الغیب مختار کل ہر جگہ حاضر و ناظر اور مخلوقات کے لئے کارساز حاجت روا ہیں۔ بلکہ وہ خدا کا منہ، چہرہ، ہاتھ، پاؤں، اعضاء رئیسہ سب کچھ ہیں (دیکھئے اصول کافی کتاب الحجہ وغیرہ) یہ سب غالیانہ شرکی عقائد ہیں جن میں 98% ذاکری، سبائی تفویضی شیعہ مبتلا ہیں۔ علامہ ڈھکوان کی تردید سرکار مجلسی کی بحار الانوار جلد 8 صفحہ 365 طبع تبریز سے۔ ترجمہ کر کے یوں کرتے ہیں۔

کن کن صورتوں میں غلولازم آتا ہے:

''جاننا چاہئے کہ نبی وامام علیہم السلام میں کئی طرح غلو متصور ہو سکتا ہے۔
1-ان کو خدا(کی صفات والا) تصور کیا جائے۔
2-یا معبود مانا جائے۔(جیسے مصائب میں ان کو پکار کر عبادت دعا میں ان کو شریک کرتے ہیں)
3-خالق ورازق ہونے میں ان کو خدا کا شریک قرار دیا جائے۔
4-یا یہ کہا جائے کہ خدا ان کے اندر ہے۔(حلول کیا ہوا ہے) اور یہ خدا کے اوتار ہیں۔(جیسے ہندو اپنے بڑوں کو مانتے ہیں)
5-یا خدا ان کے ساتھ متحد ہو گیا ہے۔
6-یا یہ نظریہ قائم کیا جائے کہ وہ وحی والہام کے بغیر خود بخود غیب جانتے ہیں۔
7-یا ان کو انبیاء تسلیم کیا جائے۔(تو ان کو پیغمبرانہ صفات والا کہنا یا پیغمبروں سے بھی افضل جاننا بڑا کبیرہ گناہ ہوا)
8-یا یہ اعتقاد کیا جائے کہ ان کی روحیں ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔(یا کائنات میں پھرتی اور حاضر ناظر ہیں)
9-یا یہ کہ انکی معرفت تمام عبادات الٰہیہ سے بے نیاز کر دیتی ہے(کہ ہر شیعہ بغیر عبادت کئے اور گناہوں سے بچے قطعی جنتی ہے)
10-اور جب انکی معرفت حاصل ہو جائے تو گناہ ترک کرنےکی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔(اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 31)
11-انہی سرکار سے منقول ہے کہ جو کہے ہم انبیاء ہیں تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو اس مسئلہ میں شک بھی کرے تو اس پر لعنت ہے۔(رجال کشی صفحہ 194)

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔''اس شخص پر لعنت ہو جو ہمارے بارے وہ بات کرے۔جو ہم اپنے بارے نہیں کہتے اور ہمیں اس خدا کی بندگی سے ہٹائے جس نے ہمیں پیدا کیا اور پھر اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہماری جانیں اور پیشانیاں ہیں''۔(رجال مامقانی جلد 3 صفحہ 236)

12-حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں''جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ خداوند عالم نے پیدا کرنے اور رزق دینے کا معاملہ ائمہ کے سپرد کیا ہے وہ تفویض کا قائل ہے۔جبر کا قائل کافر اور تفویض کا قائل مشرک ہے۔(اصول الشریعہ صفحہ 24-25)

ان تفصیلی حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شاہ اسماعیل شہید گستاخ نہیں بلکہ اس میں ائمہ اہل بیت ان کے شریک ہیں۔اور خود شیعہ غالی مشرک ہیں۔

(باب دوم ایمانی دستاویز ختم شد)

تاریخی دستاویز کے باب دوم کا خلاصہ

عقیدہ تحریف القرآن الحکیم

کتنی تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان کہلا کر خدا کی ذات وصفات وحقوق میں اوروں کو شریک کریں۔ مومن کہلا کر آپ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبیوں سے افضل 12 اشخاص اور آپ کے برابر مانیں ایماندار کہلا کر خدا کے قرآن پاک کو اس لئے صحیح تبدیلی سے پاک اور پورا مکمل نہ مانیں اور اسے کم وبیش بدلا ہوا اعتقاد کریں کہ یہ تو معاذ اللہ ظالم غاصب خلفاء ثلاثہؓ نے جمع کیا تھا۔ انہوں نے اس سے شان اہل بیت کی آیات اور ان کے نام نکال دیئے اپنی تعریف کی آیات ڈال دیں۔ (معاذ اللہ)
خلفاء دشمنی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے حکم سے حضور علیہ السلام کی تعلیم وتربیت اور یاد کرانے کے مطابق لکھا ہوا اور سب دنیا میں پھیلایا ہوا یہ قرآن مقدس بھی غلط اور بے اعتبار مانا گیا اور اپنے لوگوں کو ڈوہڑوں، مرثیوں، ٹپوں، گیتوں اور مذہبی گانوں، نوحوں سے بہلایا جاتا ہے جب کہ خدا کا تو ارشاد ہے ''اعلان کر دو کہ سب جن وانس بھی اکٹھے ہو کر اس جیسا قرآن بنانا چاہیں تو وہ ہرگز بنا کر نہیں لا سکتے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 9)
مولانا فاروقی شہیدؒ نے تاریخی دستاویز میں دوسرا باب شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم قائم کیا۔ اور اس میں 30 شیعہ کتابوں سے 49 حوالہ جات پیش کئے۔ مجیب نے ان کا تحقیقی جواب تو کچھ نہ دیا نہ ان حوالہ جات کی تردید وتغلیط کی نہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر کوئی فتوی لگایا۔ ہاں اپنی جبلت کے مطابق کتب اہل سنت سے الزامی حوالے اور کچھ عبارات لکھیں کہ تم بھی ہماری طرح قرآن نہیں مانتے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ تحریف میں سنی وشیعہ کے 7 فرق:

ان عبارات کا تفصیلی بالترتیب جواب اور مغالطوں کا حساب لینے سے پہلے ہم یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ سنی اور شیعہ کا اس مسئلہ میں فرق 7 وجوہ سے ہے۔
1۔ ہم قرآن کو صحیح مکمل تغیر سے پاک مانتے ہیں۔ وہ اسے بدلہ ہوا مانتے ہیں۔
2۔ ہم اسی پر ایمان رکھتے اسی سے مسائل نکالتے ہیں وہ ایمان وعمل کے قابل اماموں کے پاس ایک اور غائب قرآن کو مانتے ہیں
3۔ ہماری کتابوں میں تحریف والی آیات نہیں۔ وہ ایسی صریح ہزاروں روایات اپنی بتاتے ہیں۔

(ان کے بطور تقیہ 4 علماء کے سوا) سب قرآن کے محرف ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔
4۔ہم تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے۔وہ کافر نہیں کہتے اسے اپنا مومن بھائی مانتے ہیں۔
5۔ہم قرآن میں ازخود ترمیم وتبدیلی کے قائل کو کافر کہتے ہیں۔وہ کافر کہتے ہیں۔
سیر اعلام النبلاء جلد 11 صفحہ 321 شریف مرتضٰی کے ترجمہ میں ہے "ابن حزم نے کہا تحریف کا قائل کافر ہے"۔
6۔ہمارا جامعین قرآن خلفاء راشدینؓ پر ایمان ہے۔وہ جامعین اور خلفاء راشدینؓ کو کافر کہتے ہیں۔(معاذ اللہ)
7۔ہمارا یہی قرآن ہے جو حضور ﷺ پر 23 سال میں آہستہ آہستہ اتارا گیا۔ان کا قرآن وہ ہے جو حضرت علیؓ کو حضور ﷺ پر اترنے سے پہلے یاد تھا۔وہ جمع کر کے آپ نے خلفاء کو پیش کیا۔انہوں نے کہا ہم نے حضور ﷺ پر اتارا ہوا قرآن جمع کر لیا ہے تمہارا نہیں لیتے تو آپ نے غصہ سے فرمایا اب تم قیامت سے پہلے اسے نہ دیکھ سکو گے۔میرے ذمہ تو یہ تھا کہ اپنا جمع کردہ قرآن تم کو دکھلاؤں تا کہ تم پڑھو۔(اصول کافی جلد 4 صفحہ 444 کتاب فضل القرآن مترجم فارسی)

علامہ مجلسی کی کتاب جلاء العیون جلد 1 باب سوم فضائل علیؓ اس قرآن کا یوں تعارف کرا دیتی ہے۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔
"جب میں پیدا ہوا تو حضور ﷺ مجھے گھٹی پانے آئے۔تو میں نے اس وقت پہلے پیغمبروں کے تمام صحیفے پڑھ سنائے کہ ان سے زیادہ یاد تھے۔پھر تورات پڑھ سنائی کہ موسیٰ سے زیادہ یاد تھی۔پھر زبور سنائی پھر انجیل بھی جو حضرت داؤد وعیسیٰ سے بھی زیادہ یاد تھی (شاید حضرت علیؓ نے ان سب پیغمبروں سے آسمانی کتابوں کا امتحان لیا ہوگا اور غلطیاں نکالی ہوں گی تبھی تو خود کو ان سے زیادہ جاننے اور یاد رکھنے والا بتا رہے ہیں۔منہ)
پھر وہ قرآن جو حضور ﷺ پر بعد میں اترا سب پڑھ سنایا۔پھر حضور ﷺ نے مجھ سے اور میں نے آپ سے ایسی باتیں کیں جو پیغمبر اور وصی کرتے ہیں۔" ہمارے خیال میں یہی وہ بروایت کافی 17 ہزار آیات والا قرآن ہے جس میں ایک سورت بینہ میں بھی 70 قریشیوں کے مذمت شدہ نام بمعہ ان کے احباب وآباء کے تھے (شاید آپ کو نبوت کا ووٹ نہ دینے والوں کی فہرست تھی) تو حضرت عمر وصحابہؓ نے قبول نہ کیا۔تو وہ کتاب حضرت علیؓ نے چھپالی کسی کو پڑھائی نہیں اماموں سے ہوتی ہوئی اب امام مہدیؑ کے پاس ہے وہی آ کر پڑھائیں گے۔(اصول کافی کتاب فضل القرآن باب النوادر جلد 4 صفحہ 444 مترجم فارسی)

اس امامی نئے خفیہ قرآن کے تعارف کے بعد اب ہم تفصیل سے وجوہ فرق بیان کرتے ہیں

فرق نمبر 1:- خود قرآن اپنے آپ کو تبدیلی سے پاک اور محفوظ بتاتا ہے۔
ا: "یہ وہ غالب کتاب ہے جس میں باطل آگے پیچھے سے (اور دائیں بائیں سے) آ ہی نہیں سکتا۔حکمت والے قابل تعریف خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے"۔(پارہ 24 آخری صفحہ)
ب: "اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کی راہنما ہے۔جو غیبی چیزوں پر بن دیکھے ایمان لاتے ہیں" (پارہ 1 آیت 1)

ج: "ہم نے ہی یہ قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" (سورۃ حجر، پارہ 14 رکوع 1)
(کہ کروڑوں اہلسنت کو بچپن میں حفظ کراتے آرہے ہیں)
د: "آپ کے رب کے کلمے سچائی اور عدل میں پورے ہو گئے ان کلمات (قرآن) کو کوئی بدل نہیں سکتا" (پارہ 8 رکوع 1)
ہ: "بے شک ہمارے ذمے ہی اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہے جب ہم اسے پڑھ لیں (کہ جبریل آپ کو سنا دے) تو ہماری پڑھائی کے پیچھے چلیں" (پارہ 29 رکوع 18)
(یعنی خاموش رہ کر ہم سے سن لیں پھر پڑھیں کہ ہم نے آپ کے دل میں جمع کر کے یاد کرا دیا ہے)
ز: "ہمارے کلمات میں کوئی ردو بدل نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے" (سورۃ یونس، پارہ 11 رکوع 11)

شیعہ فرقہ جو تحریف و تبدیلی قرآن کا قائل ہے وہ ہرگز یہ آیات حفاظت نہیں لکھتا اور نہ بتاتا ہے۔ تیسری صدی (مذہب شیعہ کے آغاز و بچپن) سے شیعہ فرقہ (بقول ان کی کتابوں کے 4 علماء کے سوا) تحریف قرآن کا قائل چلا آرہا ہے۔ تا اختتام پندرہویں صدی یہی عقیدہ رہا۔ بیسیوں مستقل کتابیں لکھی گئیں۔ سینکڑوں کتابوں میں باب تحریف قرآن باندھ کر ہزاروں امام باقر و جعفر کی احادیث جمع کی گئیں۔ ہندو پاک ہو یا ایران و عراق ہزاروں مرتبہ مسلمانوں اور شیعوں میں مناظرے ہوتے رہے مگر اب پندرہویں صدی میں 20 لاکھ سے زائد ایرانیوں کی قربانی و ہلاکت کے بعد جو امام خمینی انقلاب لائے۔ انہوں نے یہ عقیدہ ممنوع قرار دیا۔ الانوار النعمانیہ مصنفہ سید نعمت اللہ جزائری المتوفی 1112ھ اور فصل الخطاب فی کتاب رب الارباب مصنفہ حسین بن محمد نوری طبرسی المتوفی تیرہویں صدی جیسی کتابوں پر پابندی لگا دی۔ اور قرآن کے غیر محرف ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب بتایا۔ نجف سے "اصل و اصول شیعہ" میں یہی عقیدہ بتایا گیا۔ پاکستان میں اسی صدائے بازگشت میں یہ تحقیقی دستاویز بظاہر صحت قرآن کا عقیدہ بتاتی ہے۔ خدا کرے یہ انقلاب عقیدہ تقیہ کا ہیر پھیر نہ ہو۔ "اور صبح کا بھولا شام صحیح سلامت گھر لوٹ آئے" تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی مگر قائلین تحریف کو کافر تو کہنا ہوگا۔ کیونکہ کفر و گناہ سے توبہ تب سچی اور قابل قبول ہوتی ہے کہ
۱۔ پہلے کفر و گناہ کو جرم مان لے ۲۔ پھر پچھتائے ۳۔ اور نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔ (آمین)

قرآن کی صحت فضیلت اور جامعیت از احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

فرق نمبر 2:۔

حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

1۔ قال رسول اللہ ﷺ خیر کم من تعلم القرآن و علمہ هذا حديث حسن صحيح باب ماجاء في تعليم القرآن (ترمذی صفحہ 583)

(ترجمہ) آپ نے فرمایا تم میں سے سب سے بہتر اور افضل وہ شخص ہے جو خود قرآن پڑھنا سیکھے اور پھر دوسروں کو تعلیم دے۔

یہ حدیث حضرت علیؓ سے بھی اسی صفحہ پر مروی ہے۔

2۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا

"کہ قیامت کے دن قرآن والا حافظ (وعالم) آئے گا تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر اسے بزرگی والا جبہ پہنایا جائے گا۔ پھر اعلان ہوگا کہ رب اس سے راضی ہے۔ پھر کہا جائے گا تو قرآن پڑھتا جا اور ہر منزل پر چڑھتا جا۔ ہر آیت کے بدلے اس کی اچھی شان بڑھتی جائے گی"۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی صفحہ 583)

3۔ امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

"اے قرآن کے قاریو! اللہ سے ڈرو اس بات میں کہ اس نے اپنی کتاب کا تم کو عہدہ دیا ہے۔ مجھ سے پوچھ ہوگی رسالت کی تبلیغ میں اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میری کتاب وسنت اٹھانے کی سعادت پا کر تم نے کیا ذمہ داری پوری کی تھی"۔ (اصول کافی جلد 4 صفحہ 408 مترجم فارسی)

4۔ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن (جنتی) مسلمانوں کی کل 120 ہزار (بڑی) صفیں ہوں گی۔ 40 ہزار پہلے سب پیغمبروں کی امتوں کی ہوں گی اور 80 ہزار صفیں صرف میری امت کی ہوں گی جو قرآن پڑھنے والے ہوں گے۔ (اصول کافی جلد 2 عربی صفحہ 618 فضائل القرآن)

5۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں

"خداوند عالم نے ایسی ہادی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر برائی اور اچھائی کو واضح کیا گیا پس تم بھلائی کی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ گے برائی سے منہ پھیر لو تا کہ تم سیدھی راہ پر چل سکو۔ (نہج البلاغہ صفحہ 166)

چونکہ ہم وحدت امت کے جذبہ سے تمام صحابہ کرامؓ کی طرح تمام اہل بیت کو بھی مانتے ہیں تو قرآن وسنت کی فضیلت میں شیعہ روایات بھی نقل کردی ہیں۔ تو یہ سب قرآن کو صحیح کامل اور واجب العمل بتاتی ہیں۔ ان کتب میں تحریف قرآن کا عقیدہ بعد کی چیز اور غلط ہے جو یہود ومجوس نے حب دار اہل بیت بن کر نکالا ان کے نام سے ایسی روایات بنا کر دراصل مسلمانوں کو اہلبیتؓ کے مذہب سے دور کردیا۔ یہ بھی پتہ چلا کہ قرآن کے بعد بڑا دینی ماخذ سنت نبویؐ ہے امام واہل بیت تو اسی قرآن وسنت کے پابند تھے تب ان کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو قرآن وسنت کو صحیح ماننے اور ان کے تابعدار صحابہ واہل بیت سے محبت عطا فرمائے یہ بھی پتہ چلا کہ حافظین قرآن کی یہ 80 ہزار صفیں اہلسنت کی ہی ہوں گی کیونکہ شیعہ تو حافظ بننا اور تراویح میں سنانا عیب جانتے ہیں۔ اس تفصیل سے فرق نمبر 2 بھی نمایاں ہوگیا کہ مسلمان تو اسی قرآن پر ایمان رکھتے اور مسائل نکال کر عمل کرتے ہیں۔ جب کہ تحریف کے قائل رافضی اس قرآن سے مسائل نہیں نکال سکتے وہ کہتے ہیں کہ یہ خاموش ہے۔ امام بول کر

اس کے مطلب بتائے تو ٹھیک ورنہ حجت نہیں ہے۔ اصل قرآن تو علی کا لکھا ہوا امام مہدی کے پاس ہے۔ ہدایت اس سے ملے گی
قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں "یہیں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن صامت ہے۔ حجت نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں کہ امام
بھی اس سے استدلال اس طرح کرے کہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے"۔ (مجالس المومنین) نیز شیعہ احادیث میں تعارض کا
اعتراف شوستری نے یوں کیا ہے "کہ آج سنی و شیعہ سب کا دین محرف اور غیر منزل من اللہ ہے"۔ (بحوالہ تحفہ امامیہ صفحہ 256)

ہماری کتب میں قرآن کی بابت دو قسم کی آیات ہیں

فرق نمبر 3:-

1. جو کچھ احکامی آیات کا منسوخ ہونا بتاتی ہیں۔ اخبار و واقعات میں نسخ نہیں ہوتا اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ دلیل یہ قرآنی آیات ہیں

(1) سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ (پارہ 30)

(ترجمہ) ہم آپ کو جلدی قرآن پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے ہاں جو خدا چاہے۔

(2) مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ☆

(ترجمہ) ہم جو آیت منسوخ کریں گے یا بھلائیں گے تو اس سے بہتر یا اس جیسی لائیں گے کیا آپ جانتے نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (پارہ 1 رکوع 13)

نسخ سے تبادلہ کو تحریف نہیں کہتے یہ تو خدا کا اپنا فعل ہے۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

2. دوسری قسم کی روایات سے اعراب میں تبدیلی یا کسی حرف اور لفظ میں فرق ہے اسے سات قرأتوں جو متواتر ہیں پر محمول کیا جاتا ہے۔ سنی و شیعہ کی حدیث مشہور ہے۔ "انزل القرآن علی سبعة احرف" (تفسیر مجمع البیان طبری)
کہ قرآن کے کچھ الفاظ و حروف سات شکلوں میں اتارے گئے اور مختلف پڑھے گئے تو اسے تحریف نہیں کہتے۔

تاریخی دستاویز میں کتب شیعہ سے لاجواب 50 روایات تحریف کا خلاصہ

فرق نمبر 4۔ ہم تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ شیعہ رکھتے ہیں مولانا فاروقی شہیدؒ نے 30 کتب شیعہ سے جو 49 حوالہ جات پیش کیے۔ اور شیعہ مجیب نے تحقیقی دستاویز میں ان کا جواب نہیں دیا۔ وہ اجمالاً ہم پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ عقیدہ خوب نمایاں ہو جائے۔

(1) شافی مترجم اصول کافی کا ہے کہ اصل قرآن میں 17 ہزار آیات ہیں۔ (اصول کافی جلد 4 صفحہ 446 مترجم فارسی طبع لکھنؤ باب فضل القرآن کی آخری حدیث) جب کہ اب ہر گھر میں موجود قرآن کی آیات بالاتفاق 6666 ہیں۔ آیت وہ

کہلاتی ہے جس کا گول ٥ نشان ہو خواہ اس پر لا ۔ط ۔ج وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ فارسی مترجم اس کے جواب میں کہتا ہے کہ شاید ان سے مراد گنتی اور حساب میں فرق ہو۔ لیکن چند آیات کا فرق ہوتا تو یہ بہانہ چل سکتا تھا مگر یہ ڈیڑھ گنا سے زیادہ 10334 آیات کہاں غائب ہو گئیں شیعہ کے لئے معمہ ہیں سوائے تحریف، چوری، بکری کھا جانے یا دریا میں ڈوب کر ضائع ہونے کے اور کوئی نہیں۔ یہ تینوں وجوہ اسی اصول کافی باب ذکر قرآن میں موجود ہیں۔

(۲) قرآن الٰہی محمدی کے برعکس شیعی قرآن اور چار ہیں۔

(۱) صحیفہ (۲) جفر (۳) جامعہ (۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام

اصول کافی جلد 2 میں ان ناموں سے مستقل باب ہے۔

صحیفہ مصحف اس خاص نوشتہ کتاب و کاپی کو کہتے ہیں جس میں وحی الٰہی لکھی جائے۔ حضور ﷺ پر جو وحی اتری اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ حضرت علی، حسنین اور فاطمہ پر جو وحی اتری ان کا نام یہ کتابیں ہیں۔ اصول کافی میں یہ بھی صراحت ہے کہ ان کتابوں میں زندگی کے تمام مسائل کی زخموں کی دیت تک کی۔ ما کان و ما یکون کی اور آئندہ کے درپیش مسائل کی تفصیل موجود ہے۔ مگر

واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (خدا کی قسم اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔)

یہ حضور ﷺ کے بعد ان حضرات پر وحی اور نئے قرآن زندگی کے تمام مسائل کے ترجمان، شیعہ کے ہاں قرآن محمدی سے افضل ہیں اور ختم نبوت کا انکار ہیں۔ تو شیعہ اس قرآن کو ناقص ناکارہ اور تحریف شدہ کیوں نہ کہیں؟

حالانکہ ان کا بڑا آیت اللہ الشیخ محمد حسین کاشف الغطا عراقی اصل و اصول شیعہ صفحہ 101 طبع البلاغ المبین اسلام آباد میں فرماتے ہیں "نیز شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ راسخہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا یا نزول کتاب یا وحی کا دعویٰ کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے"۔

کافی کی اگلی روایت میں جفر ابیض (سفید صندوق) میں زبور داؤد، تورات موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم (حلال و حرام کی الگ بیاض) اور مصحف فاطمہ کا ذکر ہے (امام جعفر صادق فرماتے ہیں) میرے خیال میں اس میں قرآن تو نہیں ہاں وہ سب کچھ ہے جس میں لوگ ہمارے محتاج ہوں گے اور ہم کسی کے محتاج نہ ہوں گے اس میں سزا کے لئے ایک کوڑے نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی .... الخ

"اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے۔ جس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے صاحب ذوالفقار (یعنی بارہواں امام مہدی قائم آل محمد) کھولیں گے۔ عبداللہ ابو یعفور راوی نے پوچھا۔ کیا اولاد امام حسنؓ اس کو جانتی ہے فرمایا ہاں اسی طرح جیسے رات اور دن کو جانتے ہیں لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے" اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (الشافی جلد 2 صفحہ 124)

قارئین! سوچئے آپ کیا سمجھے۔ایک سفید صندوق تو قرآن کے سوا تمام آسمانی کتابوں سے ہر ضرورت کے لئے بھرا ہوا ہے تو قرآن کی کیا ضرورت رہی؟ دوسرے سرخ میں خونریزی کے لئے ہتھیار ہیں۔ جو قائم امام مہدی آنے پر تمام پابند سنت مسلمانوں کے علاوہ سادات حسنؓ پر بھی استعمال ہوں گے۔اور خوب خونریزی ہوگی۔کیا یہودیت نے یہ مذہب ایجاد کر کے پورے اسلام سے انتقام نہ لے لیا نہ قرآن چھوڑا نہ امت محمدیہ اور آپ کی اولاد طیبہ چھوڑی؟

تفو بر تو اے چرخ دوران تفو

(۲) شافی ترجمہ اصول کافی سے ہی یہ باب ہے ''کہ قرآن کو صرف ائمہ ہی نے جمع کیا اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں ان کے سوا پورے قرآن کو جمع کرنے کا دعویدار کذاب ہے'' (اصول کافی جلد 1 صفحہ 228 کتاب الحجہ)

سوال یہ ہے کہ اس میں تو صاف قرآن حضور ﷺ کا اور آپ کے علم قرآن کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔کیا آپ نے قرآن لکھوا کر یاد کرا کر جمع نہیں کیا اور اس کا علم نہیں پڑھایا تھا؟ تنزیل کے مطابق حضرت علی کا حفظ وجمع اس قرآن کا ہوگا جو پیدائش کے وقت آپ کو یاد تھا۔پھر وہ آپ نے کسی کو پڑھایا سکھایا نہیں بدست ائمہ امام مھدی کو پارسل کر دیا تو شیعہ امامیہ ہی بتائیں کہ بعد نبوت سے تا ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ (اللہ ان کو جلدی رہائی دے) اربوں سنی شیعہ مسلمان بغیر قرآن کیوں گمراہی پر جان دیتے آ رہے ہیں۔کتمان حق کا ذمہ دار کون ہے؟ جب کہ خدا تو فرماتا ہے۔''بے شک جو لوگ ہمارا اتارا ہوا (قرآن) کھلی ہدایت اور دلائل والا چھپاتے ہیں جبکہ ہم نے تو اسے تمام دنیا کے لوگوں کے لئے واضح کر دیا ہے۔تو ان لوگوں پر اللہ اور سب لوگ پھٹکار کرتے ہیں۔ہاں جن لوگوں نے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی اور اسے خوب بیان کیا تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا کیوں کہ میں بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔(سورۃ بقرہ، پارہ 2 رکوع 3)

دنیا بھر کے شیعہ مجتہدین اپنے 11 معصوم اماموں سے توبہ نامہ کسی بھی کتاب سے دکھائیں مہربانی ہوگی ورنہ.........

(۴) شیعہ کی اہم کتب اربعہ میں سے دو کے مصنف شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی المتوفی 460ھ تہذیب الاحکام جلد 7 صفحہ 415 میں فرماتے ہیں۔

''کہ آٹھویں امام رضا علیہ السلام نے بیوی کی دبر زنی کو حلال بتایا اور یہ آیت پڑھی کہ لوط علیہ السلام نے فرمایا تھا هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ یہ میری بیٹیاں (تمہاری بیویاں) تم پر پاک ہیں۔جب کہ آپ جانتے تھے کہ وہ شرمگاہ نہیں چاہتے''۔

قارئین! آپ نے جانا کہ یہی شیعہ تفسیریں اور امام ہیں۔کہ یحللون ما یشاء ون ویحرمون ما یشاء ون (اصول کافی کتاب الحجہ) کہ دین اسلام کے جس (قرآن وسنت کے) حلال کو چاہیں تو حرام کر دیں اور جس حرام کو چاہیں حلال کر دیں (معاذ اللہ)

(۵) مقبول دہلوی کے ترجمہ صفحہ 479 پھر حاشیہ پر ہے۔
کہ سورت یوسف کے رکوع 6 کا آخری جملہ وفیہ یَعْصِرُون (جس میں وہ نچوڑیں گے) ی کی پیش اور ص کی زیر کے ساتھ فعل مجہول اترا تھا۔ قول مترجم معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر یُعْصَرُون کو یَعْصِرُون سے بدل کر معنیٰ زیر وزبر کیا گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

(۶) شیعہ مسائل کی عام کتاب تحفۃ العوام جلد 1 صفحہ 293 باب ساتواں تولد فرزند وغیرہ کے لئے ...... میں ہے
''ہر گاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورت آل عمران زعفران وگلاب سے لکھ کر عورت باندھے حمل رہے گا۔ سورت فجر 11 مرتبہ پڑھ کر آلہ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے اللہ تعالیٰ فرزند عطا کرے گا''۔

(۷) مفتاح القرآن، دیباچہ مقبول ترجمہ میں وہی تحریف قرآن کی آیات ہیں جو ہم پہلے بتا چکے ہیں زائد یہ ہے۔
''صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے امام جعفر صادق کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہ اور اسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ آجائے۔ جب وہ زمانہ آجائے گا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی۔ اور وہ اس مصحف کو جاری فرمادیں گے جسے خود جناب علی مرتضیٰؓ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا'' (دیباچہ صفحہ 31 طبع لاہور)

(۸) موجودہ قرآن رطب ویابس کا مجموعہ ہے۔ یہ ذکاء الاذھان کراچی کے ایک واھیات کے مضمون کا خلاصہ ہے۔ اس کے صفحہ 553 پر ہے۔
''جو نسخہ قرآن بلاشبہ امام مھدی علیہ السلام کے پاس ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات وحی کی ترتیب سے ہیں'' الخ
پھر صفحہ 554 کے آخر میں لکھتا ہے۔
''آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے کہ اسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے (حالانکہ مسلمان بے وضو، جنبی اور حائضہ وغیرہ کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے) اس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعویٰ ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں ہے محفوظ اس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے''۔

(۹) شیعہ اور تحریف قرآن تالیف آقا علی میلانی مطبوعہ لاہور کے بطور نمونہ 4 صفحات کی تصویر دی ہے۔

قرآن میں ظاہر تحریف پر جو روایات دلالت کرتی ہیں موجود ہیں بلکہ بعض بزرگوں نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ ملی 61 قرار دیا۔ لہٰذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھ کر ظاہر پر عمل کرتے ہیں پھر 25 آیات بیان کر کے حضرت علیؓ کے قرآن کے 3 حصے بتاتے ہیں۔ ایک ثلث ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک میں سنن و امثال ہیں۔ ایک میں فرائض و احکام ہیں۔ امام جعفر صادق اس کے 4 حصے کرتے ہیں۔ پھر ان سے محرف 16 روایات تو نقل کرتے ہیں۔ (آگے پوری کتاب تک محرف آیات ہمارے علم میں نہیں کیوں کہ کتاب نہیں ہے) ملی 65 تک

(۱۰) آل واصحاب مولفہ حاجی اظہار حسین مطبع اصلاح کجھوا صوبہ بہار انڈیا سے عکسی صفحہ کی یہ عبارت ہے۔

"پس جب حضرت ابوبکر کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو ان کے قرآن کے مجموعہ میں حضرت علی اور ان کی اولاد کا نام کیونکر مل سکتا ہے۔ الحاصل جب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا ان کے جرگے اور قبیلہ کے تھے ان کو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسول کا جہاں ذکر تھا اس کو نکال ڈالا یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو ان کے تابعین کا دعویٰ کہ کسی آیت سے نہ حضرت علی اور نہ ان کی اولاد کا پتہ چلتا ہے "نمک بر جراحت پوشیدن" کا مضمون ہے۔

(آل واصحاب صفحہ 13)

(۱۱) ملا مجلسی کی کتاب حیات القلوب جلد 3 صفحہ 123 کا عکسی صفحہ ہے اس پر 3 روایات سے آیات قرآن کی تحریف بتائی ہے مثلاً نمبر 1۔ علی بن ابراہیم نے تفسیر (قمی) میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی "وَآلَ اِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ". (لفظ) آل محمد کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

2۔ شیخ طوسی نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبدالصمد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر کو یہ روایت اس طرح پڑھتے سنا "اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَ نُوْحًا وَآلَ اِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ آلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ" لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا۔

3۔ "خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ مقرر کیا ہے (مگر یہ آیت نکال دی گئی)

4۔ حیات القلوب جلد 2 صفحہ 832 حجۃ الوداع کے باب 49 میں ہے۔

"اور یہی سبب ہوا کہ دوسرے منافقین نے خلافت غصب کر لی غرض رسول خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دوسرے کے ساتھ جو کتاب خدا تھی تحریف کی اور تغیر و تبدل کیا اور جس طرح چاہا الٹ پلٹ کر دیا ......حذیفہ نے کہا کہ یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور ان کے بزرگ تھے اور اس جماعت کے ہر فرد کی تابع عظیم مخلوق تھی کہ لوگ ان کی باتیں سنتے اور اطاعت کرتے تھے اور ان کے خبیث دلوں کی گہرائیوں

بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے اور سامری کی محبت جگہ کئے
میں ابوبکر کی محبت جاگزین تھی جس طرح "وَاُشْرِبُوا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ" الخ (صفحہ 832)
ہوئے تھی جیسے کہ خدا فرماتا ہے
قارئین! دیکھئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابہ میں یہ مقبولیت کہ بلا مقابلہ خلیفہ قرار پائے مگر شیعہ نے کس بُری مثال

سے ان کی توہین کی۔

(۱۲) فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب مصنفہ مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی شیعی (جو اس موضوع پر
سینکڑوں روایات سے بھرپور ہے۔ حکومت خمینی نے اس پر پابندی لگائی ہے) کے صفحہ 64 پر ہے۔

"چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا مگر جب اسے (جمع کردہ قرآن علی) آپ نے
ارباب اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ
خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ مصحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرہ خاص میں محفوظ کر دیا"

(۱۳) تفسیر برہان جلد 1 صفحہ 38 مصنفہ سید ہاشم بحرانی التوفی 1107ھ طبع تہران میں ہے
قرآن میں کچھ تبدیلیوں کا بیان پھر بکری کا کھا جانا قرآن کے ایک حصہ کو یوں لکھا ہے

"وجاءت شاة الی صحیفة و کتاب یکتبون فاکلتها وذهب ما فیها والکاتب یومئذ عثمان"
(ترجمہ) کہ ایک بکری آئی اور وہ قرآن کی ایک کاپی و کتاب جو لکھا کرتے تھے کھا گئی ان دنوں حضرت عثمان لکھنے والے تھے۔
یہی وہ بات ہے جو عوام میں مشہور ہے کہ شیعہ کا قرآن چالیس پارے کا تھا۔ دس پارے بکری کھا گئی۔ میں نے پورا صفحہ عکسی غور
سے پڑھا قرآن کو تبدیل شدہ اور بے اعتبار ثابت کرنے کے لئے اس نے بہت کچھ اوٹ پٹانگ اور جھوٹے قصے لکھے ہیں۔ جیسے
عنوان سے ہی ظاہر ہے (فی بیان وقوع بعض التغیرات فی القرآن) (قرآن میں تبدیلیوں کا بیان)
بالفرض ایک کاپی بکری کھا گئی۔ تو حضرت عثمان خود حافظ تھے کاتبوں کی پوری ٹیم اور بھی تھی۔ زبانی حافظ تو سینکڑوں تھے اور حضرت
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے مشورہ اور نگرانی میں لکھا جا رہا تھا تو کیا بکری کے کھائے ہوئے حصہ کو دوبارہ انہوں نے نہ لکھا ہوگا کہ بکری کے
کھانے کا قصہ سنا کر قرآن کے محرف ہونے کی دلیل بنا رہے ہیں؟ اور جامعین قرآن خلفاءؓ ثلاثہ سے دشمنی اس کی وجہ ہے بات
وہی ہے کہ شیعہ لوگ قرآن کو پورا صحیح سالم ہرگز نہیں مان سکتے۔

؎ خوئے بد را بہانہ ہائے بسیار

(۱۴) تحریف قرآن کے اثبات پر سید نعمۃ اللہ الجزائری التوفی 1112ھ نے تقریباً 900 صفحہ پر مستقل کتاب (الانوار
النعمانیہ) لکھی ہے پھر اس کی جلد 2 صفحہ 360 پر وہی مشہور بات کہی ہے۔ کہ حضرت علیؓ جمع کر کے قرآن لائے تو عمر نے قبول نہ
کیا الخ لفظ یہ ہیں پنجم۔ (شیعہ کی) مشہور احادیث یہ بتاتی ہیں کہ قرآن جیسے نازل ہوا تھا حضور ﷺ کی وصیت کے مطابق

صرف علیؑ نے چھ ماہ میں بعد وفات نبوی جمع کیا تھا۔ جب وہ جانشینوں کے پاس لائے کہ یہ اللہ کی کتاب اتاری ہوئی ترتیب کے مطابق ہے تو عمر بن خطاب نے کہا ہمیں تیری اور تیرے قرآن کی ضرورت نہیں ہمارے پاس وہ قرآن ہے جو عثمان نے لکھا ہے تب علی علیہ السلام نے فرمایا تم آج کے بعد اسے نہ دیکھ سکو گے اور نہ امام مھدی کے آنے تک کوئی شخص دیکھ سکے گا۔ اس (عثمان کے) قرآن میں بہت اضافے ہیں اور (یہ میرا قرآن) کمی بیشی سے خالی ہے۔........الخ

قارئین! یہاں عربی حاشیہ پر عجیب بات لکھی ہے وہ بھی سن لیں

''کہ قرآن کی زمین پر اترنے کے بعد دو قسمیں ہوگئیں ایک تو وہ جو آپؐ نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے لکھا اور ان میں مشہور ہوا اور اس کا معجزہ ہونا ثابت ہوگیا۔

دوسری قسم مخفی اور پوشیدہ ہے سوائے امیر المومنین علی علیہ السلام کے کوئی اس سے آگاہ نہیں ہے۔ پھر آپ سے بقیہ ائمہ طاہرین تک پہنچا اور وہی قرآن صاحب الزمان کے پاس آج تک محفوظ ہے میں اس پر قربان جاؤں''

بھائیو! اب آپ کو کیا پتہ چلا؟ کہ شیعہ حضور ﷺ کے پڑھائے ہوئے قرآن کو تو ہرگز نہیں مان سکتے۔ وہ تو حیدری، امامی، اثناعشری ہونے پر فخر کرتے ہیں اور اس مخفی قرآن ہی کو مانتے ہیں جو آپ نے سب سے چھپایا صرف علی کو بتایا۔ آپ نے بھی کسی اپنے شیعہ کو بھی نہ پڑھایا۔ وہ اسی طرح بند پیکٹ بارھویں امام تک پہنچ چکا ہے۔ وہی آ کر سب کو پڑھائیں گے۔ تو دنیا کو ہدایت عدل اور جنت کی ٹکٹ نصیب ہوگی۔ ظلم و جہل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ امام مہدی کے جشن ظہور پر قائد انقلاب امام خمینی 1400ھ نے یہی پیغام نشر کرایا۔ ہر سال شیعہ بھی یہی ڈے مناتے ہیں۔ سوچیے۔ قرآن کے انکار، حضور کی نبوت سے مذاق، دین اسلام سے فراڈ اور پیغمبروں سے افضل اپنے اماموں سے دھوکہ کی اس سے بڑی مثال بھی کوئی ملے گی''

قرآن نے جگہ جگہ یہودیوں کو یہ الزام دیا ہے کہ وہ خدا کے کلمات کی تحریف کرتے ہیں ان کو چھپاتے ہیں از خود لکھ کر کہتے ہیں۔

''هُوَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ'' ☆

(ترجمہ) کہ یہ نوشتہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہیں ہے جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

(سورۃ آل عمران، پارہ 3 رکوع 16)

پارہ 4 رکوع 10 میں ہے ''یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جن کو کتاب دی گئی کہ تم یہ کتاب لوگوں کے سامنے ضرور بالضرور بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں پس انہوں نے کتاب پس پشت پھینک دی اور اس کے بدلے تھوڑی سی دنیا خرید لی یہ ان کی خریداری بہت بری تھی''

کیا امامت کی حدیث سچی ہوئی؟

شیعہ کہتے ہیں کہ پہلے دن سے ہی پیغمبر کو خدا نے حکم دیا تھا کہ ولایت علی کا اعلان کرو مگر آپ لوگوں سے ڈرتے اور چھپاتے رہے

حتیٰ کہ مکہ ہی میں نبوت میں اللہ نے ڈانٹ کر یہ آیت اتاری "اے رسول جو آپ کے رب سے آپ کو وحی آئی ہے اس کی تبلیغ کر دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہ پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 83) شیعہ تفسیر مجمع البیان طبرسی جلد 4 صفحہ 271 سورۃ انعام کے آغاز میں ہے "چھ آیات کے سوا سب سورت مکی ہے اور وہ چھ آیات وَمَاقَدَرُوْاللّٰهَ حَقَّ قَدْرِہٖ سے 3۔ اور قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ عَلَیْکُمْ سے 3۔ از ابن عباس۔ سب سورت مکی ہے از ابی بن کعب وعکرمہ، قتادہ" تب بھی آپ نے عرصہ تک خلیفہ بلافصل کا اعلان نہ کیا۔ ہاں جب آپ حجۃ الوداع میں سوا لاکھ صحابہ کے خطاب اور ادائیگی حج سے ان کی رخصتی کے بعد اہل مدینہ کے ساتھ واپس آرہے تھے اور ایک شخص نے حضرت علیؓ پر پابندی لینے کا اعتراض کر دیا تب آپ نے محبت علی کا سبق دیتے ہوئے گول مول الفاظ میں امامت اور خلافت بلافصل کی صراحت کئے بغیر فرمایا

"من كنت مولاه فعلي مولاه . اللهم وال من والاه وعاد من عاداه"

(ترجمہ) اے لوگو! جس کا میں محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہیں۔ اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے"۔

اس روایت پر محدثین نے کلام تو بہت کیا ہے مگر ہم حضرت علیؓ سے محبت کی وجہ اسے حسن لغیرہ تو مانتے ہیں۔ فضائل میں ایسی روایات مقبول ہو جاتی ہیں۔ اب آپ یہ غور فرمائیں کہ یہ حدیث جملہ اسمیہ ہے جو قائل کا اور خبر کا سچا ہونا چاہتا ہے۔ جملہ انشائیہ نہیں ہے جس کے قائل کو سچا جھوٹا نہیں کہتے۔ (مسئلہ علم نحو) ہمارے ہاں یہ پکی بات ہے کہ حضور ﷺ کے بعد حضرت علیؓ بھی سب کے محبوب ہیں۔ اور آل رسول پر درود میں ازواج مطہرات کے بعد آپ کا اور آپ کی اولاد کا پہلا نمبر ہے۔ مگر شیعہ کے بقول آپ کو خلافت نہ ملی چھین لی گئی۔ صرف صحابہ 5-10 ہی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ بیعت تو انہوں نے بھی نہ کی نہ آپ نے ان سے لی۔ بڑے بڑے کروڑ پتی مجتہد صاحبان ہی یہ عقدہ حل فرمائیں کہ خبر رسول اور بقول شیعہ فیصلہ خدا کیوں غلط اور معاذ اللہ جھوٹا ہو گیا؟ شیعہ تفسیریں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر جگہ اَلْمُؤْمِنِیْنَ سے مراد صرف علی کو خلیفہ بلافصل ماننے والے شیعہ ہیں۔ اَلْکٰفِرِیْنَ سے مراد آپ کی خلافت بلافصل کے منکر ہیں۔ اَلْمُنَافِقِیْنَ سے مراد صرف علی سے دشمنی رکھنے والے ہیں۔ شرک سے مراد امامت میں کسی کو شریک کرنا (حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ ومعاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنا) ہے۔ اسلام وایمان سے مراد صرف علی اور آپ کے 11 بیٹوں کو امام ماننا ہے۔ جن آیات میں بار بار یہ آیا ہے۔

"کہ اللہ نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسے تمام دینوں (اور اقوام) پر غالب کر دے۔ اگرچہ کافر اور مشرک ناپسند کریں۔ اللہ اپنے نور کو پورا چمکائے گا اگرچہ کافر اسے بجھانا چاہتے ہیں۔ (سورۃ توبہ، سورۃ صف، فتح وغیرہ) ان میں بعثت نبوی کی غرض صرف امامت علی کا اعلان نور خدا چمکنے چمکانے سے مراد حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل ہے۔ اب آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ خدا کی کوئی بات، حضور ﷺ کی کوئی خبر، قرآن کی کوئی آیت، اسلام کا کوئی انقلاب،

کتاب خدا کا کوئی اعجاز کہیں بھی واقعاتی دنیا میں شیعہ عقائد کے مطابق ظاہر ہوا یا یہ فرضی عقیدہ امامت سب کو ہڑپ کر گیا؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

(۱۵) پاکستان کے مشہور شیعہ مجتہد علامہ نجم الحسن کراروی فاضل مدرسۃ الواعظین لکھنو و شیعہ مجلس علماء پاکستان کے ناظم اعلیٰ اپنی تفسیر المتقین کے مقدمہ روح القرآن میں فرماتے ہیں۔

"تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام صفحہ 61 پھر صفحہ 61 سے 72 تک 142 عدد اپنے شیعہ مفسروں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے تحریف کا عقیدہ رکھ کر تفسیریں لکھیں مذہب شیعہ کی وکالت کی گویا جہاں کھایا وہیں پاخانہ پھر گئے۔ جن کا پہلا میثم تمار مقتول 60ھ اور آخری امداد حسین کاظمی لاہور والا ہے۔ مشاہیر میں عطیہ عوفی جابر بن برید جعفی ہشام بن سالم کوفی ابو عبداللہ محمد بن عمر واقدی المتوفی 205ھ صاحب منتخب التواریخ، صاحب کلبی علی بن ابراہیم قمی، فرات بن ابراہیم کوفی علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی (والد شیخ صدوق محمد بن بابویہ) جس نے کتاب التفسیر لکھی۔

سوچئے والد محرف ہے بیٹا شیخ صدوق کیسے تحریف قرآن کا منکر ہوا تعجب ہے۔ ابو علی فضل بن حسین صاحب تفسیر مجمع البیان شاہ دکن طاہر شاہ جس نے حیدرآباد میں شیعہ کو مضبوط کیا۔ ملا فتح اللہ کاشانی تفسیر منہج الصادقین ملا خلیل قزوینی، قاضی نور اللہ شوستری، شیخ بہاء الدین عاملی ملا محسن کاشانی تفسیر صافی، سید ہاشم بحرانی، دلدار علی جس نے لکھنؤ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔ ابراہیم بن محمد سعید ثقفی اصفہانی المتوفی 1083ھ نے بہت کتابیں لکھیں یعقوب کلینی، ملا باقر علی مجلسی، مقبول دہلوی، عبدالجلیل مارہروی صاحب ترجمہ فرمان علی وغیرہم۔ یہ سب تحریف قرآن کے قائل ہیں

(۱۶) شیخ ملا حسین نوری مجتہد لکھنؤ کی فصل الخطاب میں قائلین تحریف قرآن کے نام اس عکسی صفحہ پر 21 ہیں۔ آگے کتنے ہیں کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔

(۱۷) ترجمہ مقبول دہلوی صفحہ 1011 "کرھو اما انزل اللہ فی علی" اتراتھا مرتدین نے علی کا نام اڑادیا

(۱۸) شیخ سقیفہ صفحہ 138 علی اکبر شاہ کراچی نے حضرت علیؓ کا قرآن لکھنا اور مقبول نہ ہونا بتایا ہے۔

(۱۹) احتجاج طبرسی میں صفحہ 257 پر لکھا ہے کہ جامعین قرآن نے کفر کے ستون کھڑے کر دیئے۔

"دلعهم الا ضطرار بورود المسائل عليهم عما لا يعلمون تا ويله الى جمعه وتاليفه ولضمينه من تلقاء هم ما يقيمون به دعالم كفرهم لصرخ منا ديهم من كان عنده شئى من القرآن فلياتنا به و وكلو اتاليفه و نظمه الى بعض من وا فقهم على معاداة اولياء الله ....والذى بدا فى الكتاب من الا زراء على النبى ﷺ من فرقة الملحدين ولذالك قال و يقولون منكرا من القول وزورا."

وہ اپنی طرف سے یہ مضمون بنا لیتے تھے کہ قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیں تو ان کے ہادی نے آواز دی کہ جس کے پاس کچھ قرآن لکھا ہوا ہو وہ ہمارے پاس لاؤ اور اس جمع کرنے اور ترتیب دینے پر ان (کاتبان وحی) کو لگایا جو اولیاء اللہ (اہل بیت) کے دشمن تھے جو کچھ کتاب اللہ میں حضور ﷺ کی برائیاں ہیں وہ ملحدین فرقہ کی ایجاد ہیں اس لئے کہ وہ جھوٹی باتیں قرآن میں کہہ دیتے تھے"

(۲۰) حق الیقین مجلسی میں صفحہ 273 پر تحریف کا اقرار۔

(۲۱) ۔مجلسی کی حیات القلوب جلد 3 صفحہ 87-123-191-234-270-378-385-389 میں لاتعداد آیات کی تحریف اپنی روایات سے پیش کی ہے۔

(۲۲) فصل الخطاب صفحہ 253 نوری طبرسی میں سورۃ فاتحہ کی تحریف یوں کی ہے کہ امام ابوعبداللہ یوں پڑھتے تھے۔

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ☆ صِرَاطَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ غَيْرِ الضَّآلِّيْنَ"

(۲۳) سورۃ بقرہ میں تبدیلی یوں کی ہے۔

1-عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبریل بهٰذه الاية علی محمد ﷺ هكذا فبدل الذين ظلمو آل محمد حقهم قولا غير الذى قيل لهم فانزلنا علىٰ الذين ظلموا آل محمد حقهم.

2- فانزلنا على الذين ظلمو غيرو او بدلوا ما قيل لهم ولم ينقاد وا لولا ية محمد و علی وآلهما الطيبين رجزامن السماء

3-عن جابر الجعفی عن ابی عبدالله فی قوله عزوجل واذاقيل لهم آمنوا بما انزل الله فی علی قالوا نؤمن صفحہ 256-257 پر بھی تحریف بتائی۔

(۲۴) حلیۃ المتقین مجلسی طبع ایران میں بھی تحریف ذکر کی ہے

شیعہ کے گمراہ فرقے:

جن کے شرک وکفر اور دشمنی کی باتیں آج بھی جاہل شیعوں میں چلتی ہیں مناسب ہے کہ ان کا تعارف ہو جائے

(۲۵) ملا باقر مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں گمراہ شیعہ فرقوں کی تشریح میں لکھا ہے۔ مخلوق حضرت علی کی ذات کے بارے میں چار فرقوں میں مبتلا ہے۔

1- خارجی دشمن۔

2- اہلسنت تابعدار علی۔

3- حبدار شیعہ۔

4- ایک غالی گروہ جس نے آپ کی محبت میں زیادتی کی آپ کو خدا مانا کہ ان کو غالی کہتے ہیں۔ پھر یہ پانچ گروہ ہو گئے۔

اول فرقہ مُفَوّضہ:

یہ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا نے کائنات کے اکثر کام حضرت علیؓ کے سپرد کر دیئے ہیں۔ جیسے بندوں میں رزق بانٹنا، موت کے وقت حاضری دینا، علی جو چاہیں سو کریں، پیدا کرتے ہیں۔ خدا کو ان کاموں میں کوئی دخل نہیں ہے۔

دوم فرقہ سبائیہ:

کہتے ہیں کہ نصیری فرقہ میں سے عبداللہ بن سبا (بانی مذہب شیعہ) نے حضرت علیؓ سے کہا۔ تو ہے۔ تو ہے۔ یعنی تو خدا ہے پھر حضرت علیؓ (نے پکڑنا چاہا تو آپ) سے بھاگ گیا اور مدائن جا پہنچا حضرت نے لشکر بھیجا۔ جو اس کے ساتھیوں کو پکڑ لائے حضرت نے فرمایا خندقیں کھودو ان میں ان کو ڈالو اور جلا دو۔ وہ جلتے وقت کہتے تھے ہمارا یقین بڑھ گیا کہ تو خدا ہے کیونکہ آگ میں جلا رہا ہے۔ جب حضرت کو خارجیوں نے شہید کر دیا تو وہ کہنے لگے مرا نہیں بلکہ بادلوں میں چھپا ہے یہ گرج اس کی آواز ہے اور بجلی اس کی تلوار کی چمک ہے جلدی واپس آئیں گے۔ دشمنوں کو قتل کریں گے۔ یہ رجعت کا عقیدہ آج ہر شیعہ رکھتا ہے۔ جس کو ابن ملجم نے قتل کیا وہ علی نہ تھا بلکہ علی کی شکل میں شیطان آ گیا تھا۔

سوم فرقہ غرابیہ:

وہ کہتے ہیں کہ خدا نے حضرت جبریل کو حضرت علی کی طرف بھیجا وہ غلطی سے حضرت محمد پر جا اترا (ان کو پیغمبری دے دی) کیونکہ کوے کی طرح حضرت علی و محمد ہم شکل تھے۔

چہارم فرقہ شریفیہ:

یہ کہتے ہیں کہ خدا حضرت نبی و علی فاطمہ و حسنینؓ کی شکل میں آ گیا اور علی خدا ہیں۔ (یہ ان کا شعر ہے)

خدا کے نور سے پیدا ہوئے یہ پانچ تن ۔۔۔ محمد امت و علی فاطمہ حسین و حسنؓ

پنجم فرقہ:

پانچ صحابہؓ پر جھوٹا الزام لگا کر یہ کہتا ہے کہ پانچ آدمی جو سلمان، مقداد، ابوذر، عمار اور عمرو بن امیہ ضمیری ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ "حضرت علی خدا کی طرف سے کائنات کا نظام چلاتے ہیں" بصرہ میں حادثہ (جمل) کے بعد 75 آدمی ہندوؤں سے آئے اور ہندی میں کہنے لگے کہ تو خدا ہے حضرت نے فرمایا میں خدا نہیں ہوں خدا کا بندہ ہوں انہوں نے نہ مانا حضرت علیؓ نے ان کو کنوؤں میں! الا اور آگ میں جلا کر ختم کر دیا۔ یہ جو قلندر کہتے ہیں کہ حضرت نے 70 مرتبہ نصیر کو جلایا اور زندہ کیا اور وہ (بار بار) کہتا تھا کہ علی خدا ہیں اس

کے لئے خدا کی طرف سے غیبی آواز آئی کہ سب جہان کے لوگ میرے بندے ہیں گویا یہ (نصیر) تیرا بندہ ہے۔ معاذ اللہ یہ قلندروں کی بات کفر ہے اور زندقہ ہے۔ خدا اس بات سے بے نیاز ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ (تذکرۃ الائمہ یا ائمہ معصومین صفحہ 63)

(۲۶) حق الیقین کے ترجمہ تحقیق المتقین صفحہ 472 پر مفضل کی حدیث عقیدہ رجعت کے بارے میں ہے۔ (کہ قیامت سے پہلے حضرت نبی وعلی دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اپنے سب مخالفوں کو قتل کریں گے)

(۲۷) وسیلہ انبیاء از طالب حسین کرپالوی سے حضرت علی کا قرآن سے افضل ہونا بتایا ہے۔

جھوٹے راوی:

(۲۸) اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از محمد حسین ڈھکو صدر مؤتمر علماء شیعہ ناشر کوٹ فرید سرگودھا نے شیعہ احادیث کے ان راویوں کو جھوٹا کہا ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ ہم اہل بیت سچا گھرانہ ہیں مگر جھوٹوں سے بچ نہیں سکتے جو ہم پر جھوٹ بولتے ہیں اور لوگوں کے ہاں ہمارا سچ ختم ہو جاتا ہے۔ (رجال کشی صفحہ 157 و 170)

اور رجال کشی صفحہ 195 پر ہے کہ بنان، زین العابدین پر، ابوالخطاب جعفر صادق پر، محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظم پر اور محمد بن فرات امام رضا پر جھوٹ بولتا ہے۔ (صفحہ 502)

دو ہزار روایات تحریف:

(۲۹) فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب (جو 1296ھ میں لکھی گئی) کے مقدمہ میں نوری طبرسی محمد تقی المتوفی 1320ھ فرماتے ہیں۔ تحریف قرآن کی شیعہ روایات بہت ہی زیادہ ہیں حتیٰ کہ سید نعمت اللہ جزائری نے کہا ہے۔

"ان الاخبار الدالة علی ذالک تزید علی الفے حدیث" کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زائد ہیں۔ ان کے استفاضہ (متواتر و مشہور) کا محققین کی جماعت نے دعویٰ کیا ہے۔ جیسے علامہ مفید محقق داماد علامہ مجلسی وغیرہ بلکہ شیخ طوسی نے تفسیر التبیان میں کثیر ہونے کا اور ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بطور دھوکہ و تقیہ اسی طوسی کو تحریف کا منکر بھی کہا جاتا ہے؟

(۳۰) خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی مراۃ العقول شرح اصول کافی جلد 2 صفحہ 536 مطبوعہ اصبہان میں لکھتے ہیں مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث اور کثیر تعداد میں احادیث صحیحہ قرآن میں کمی اور اس کی تحریف میں صریح ہیں اور میرے نزدیک تحریف قرآن کی روایات متواتر المعنیٰ ہیں اور تمام روایتوں کو ترک کرنے سے پورے فن حدیث سے اعتماد اٹھ جائے گا بلکہ میرے خیال میں تحریف قرآن کی روایتیں مسئلہ امامت کی روایتوں سے کم نہیں اگر روایات تحریف کا اعتبار نہ کیا جائے تو روایات سے مسئلہ

امت کیلئے ثابت ہوگا۔ (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 153)

(۳۱) فصل الخطاب صفحہ 31 پر ہے بہت سے متقدمین شیعہ سے یہ عقیدہ مروی ہے کہ موجودہ قرآن وہ نہیں جو محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں تغیر وتبدل کر دیا گیا ہے اور اضافہ بھی کیا گیا ہے اور کمی بھی کی گئی۔ (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 153)

(۳۲) تفسیر صافی محسن فیض کاشانی المتوفی 1091ھ طبع بیروت کے مقدمہ چھٹا میں ہے وہ لرزہ خیز روایات کے بعد فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ اہل بیت کے طریقہ سند سے ان تمام احادیث وروایات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ ہمارے سامنے یہ قرآن وہ نہیں جو رسول اللہ پر اتارا گیا تھا۔

۲۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ خدا کی تنزیل کے برخلاف ہے۔

۳۔ کچھ تبدیل شدہ اور محرف ہے۔

۴۔ بہت سی چیزیں نکال دی گئیں جن میں بہت سے مقامات پر حضرت علیؓ کا نام تھا۔

۵۔ خدا اور رسول کی پسندیدہ ترتیب پر بھی نہیں"۔ (ہمارے ذکر کردہ شیعہ، سنی کے 7 وجوہ فرق کے ساتھ ان کو ملائیں)

(۳۳) قرآن ڈوب گیا۔ بروایت جابر امام باقر نے فرمایا کہ قرآن سمندر میں گر گیا لوگوں نے تلاش کر کے نکال لیا تو اس آیت کے سوا سب کچھ ضائع تھا۔ سنو! تمام امور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ (گویا قرآن خدا کے پاس لوٹ گیا)

شیعہ کے بعض تقیہ باز علماء نے بین الاقوامی تحریف قرآن کی مشہوری سے گھبرا کر فصل الخطاب کا جواب لکھا ہے۔ مگر علامہ نوری نے اس کے جواب میں "کتاب رد الشبہات عن فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" لکھ کر تحریف کے وقوع پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور تقیہ بازوں کو لاجواب کر دیا۔ (از افادات علامہ صفدر راو کاڑوی)

الحمد للہ اس ناقابل انکار تفصیل سے ۱ شیعہ کا ایک اور قرآن کو غائب امام کے پاس ماننا۔ ۲ اپنے وقت میں اسی کا واجب العمل ہونا۔ ۳ اس موجودہ قرآن کا ناقص، زائد اور ۴ تبدیل شدہ ہونا۔ ۵ شیعہ کا اسے ہرگز صحیح نہ ماننا۔ ۶ اس کی تحریف پر چند کے سوا تمام علماء اولین وآخرین کا متفق ہونا۔ اور قائلین تحریف پر ۷ گمراہی یا کفر کا فتویٰ نہ لگانا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔

علامہ فاروقی شہیدؒ نے یہی ثابت کیا تھا۔ جس کے جواب سے تمام شیعہ مؤلفین تحقیقی دستاویز عاجز ہیں۔

تحریف قرآن پر تمام شیعہ علماء کا اتفاق

فرق نمبر 5 :۔

تفسیر صافی والے ملا محسن کاشانی المتوفی 1091ھ نے تو اپنے چھٹے مقدمہ میں۔ جس میں جمع قرآن اس کی تحریف اور اس میں کمی بیشی اور غلط تاویلوں کا ذکر کیا ہے۔ اپنے ان 3 علماء کے دلائل کی تردید کی ہے جو قرآن کو صحیح مانتے ہیں۔

1- شیخ ابو علی طبرسی صاحب نے مجمع البیان میں یہ دلائل دیئے۔ کہ قرآن معجزہ نبوی علوم شرعیہ واحکام دینیہ کا ماخذ ہے اور تمام علماء مسلمین نے اس کے حفظ، حفاظت اور انتہائی حمایت میں بہت کوشش کی ہے اور اس کی ہر اختلافی چیز کو بھی پہچانا ہے جو اعراب، قرأت، حروف، آیات سے متعلق ہیں تو اتنی کچی ضبط ومحنت کے بعد وہ کیسے تبدیل شدہ اور ناقص ہو سکتا ہے۔

فرق نمبر 6:-

2- جلد 1 صفحہ 54 پر کاشانی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ قرآن کی نقل وحفاظت پر جیسے بہت سے دواعی مومنین کی طرف سے تھے (3/4 مومنین شیعہ عقیدہ میں کیا حفاظت کرتے؟ منہ) اسی طرح اس کو تبدیل کرنے پر منافقوں نے وصیت وخلافت کو اپنی متضاد آرا اور خواہشات سے بدلنے والوں نے قرآن میں بھی تبدیلی اس وقت کردی جب کہ وہ ابھی دنیا میں پھیلا نہ تھا جیسے آج کل وہ جم چکا ہے (تو یہ تبدیل کر کے پھیلایا اور متفقہ بنایا گیا)

[فرق نمبر 6 یہی ہے کہ فتوی نہیں لگایا]

فرق نمبر 7:- کہ محفوظ اور واجب العمل غار والا قرآن مانتے ہیں۔

3- پھر علامہ شیخ صدوق قمی اور شیخ الطائفہ طوسی کے دلائل صحت قرآن کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں

"میں کہتا ہوں کہ ہر زمانے میں قرآن کا پورا موجود ہونا جیسے اللہ نے اتارا تھا اتنا کافی ہے کہ وہ قرآن والوں (امام مہدی) کے پاس محفوظ ہے اور جتنا ہمارے سامنے ہے اس سے ہم نے اپنی ضرورت پوری کی ہے اگر چہ ہم باقی پر قادر نہیں جیسے امام علیہ السلام سے کچھ لے سکنے پر ہم قادر نہیں کیونکہ قرآن و اہل بیت دو بھاری چیزیں (غائب ہونے میں) برابر ہیں شاید شیخ طوسی کے کلام (محفوظ ہونے) سے یہی مراد ہے"۔

(مقدمہ تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 55)

قارئین اعلامہ ضیاء الرحمن فاروقیؒ کے کتب شیعہ سے جمع زائد از راقم تحریف قرآن پر وہ دلائل ہیں جن کا جواب نہ دیا گیا نہ کوئی دے سکتا ہے

آخر میں منکرین تحریف قرآن شیعہ سے 3 سوال:

1- جب سب صحابہ تم شیعہ کے ہاں بر غلط، منافق اور کافر تھے تو ان سے آیا ہوا قرآن کیسے صحیح ہوا۔

2- جب دو ہزار متواتر روایتیں، مسئلہ امامت کی طرح قرآن کو بدلا ہوا بتاتی ہیں تو امام معصوم کی 1 خبر واحد بتائیں کہ یہ قرآن غیر محرف ہے

3- جیسے سنی قائلین تحریف کو کافر کہتے ہیں۔ تحریف نہ ماننے والے شیعہ علماء بھی ان سب شیعہ عالموں مصنفوں کو کافر کہیں جو تحریف کے قائل ہیں۔ اور ان کی 30 کتابوں سے یہ عقائد و روایات پیش کی گئیں۔

(تحقیقی دستاویز کا)

تیسرا باب عقیدہ تحریف القرآن

شیعہ کے اہلسنت پر مسئلہ تحریف قرآن پر اعتراضات اوران کے جوابات

اعتراض 1:- قرآن میں لفظی تحریف ہوئی ہے۔ ازفیض الباری املاء شرح بخاری انور شاہ کشمیریؒ

الجواب:- یہاں موجود قرآن کے محرف ہونے پر استدلال انتہائی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ بخاری میں کتب ساویہ کے محرف ہونے کی بحث ہے۔اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ قرآن کی صفائی اور تحریف سے پاکی کا مسئلہ بیان فرمارہے ہیں۔

بخاری جلد 1 صفحہ 369 میں ''باب لا یسئل اھل الشرک عن الشھادۃ وغیرہ میں حضرت ابن عباسؓ کی تقریر یہ ہے۔

''اے مسلمانوں کی جماعتو! تم اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے پوچھتے ہو جب کہ تمہارے پاس وہ کتاب (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ سے نئی نئی خبریں تمہیں بتانے کے لئے اس کے نبی پر اتاری ہے جو تم پڑھتے ہو۔ دراں حالیکہ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی ہے۔جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی لکھی ہوئی باتوں کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے (کتاب تورات وانجیل) تبدیل کردی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے تھوڑی رقم کمالیں''۔

ظاہر ہے کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ قال ابن عباسؓ کی تردید نہیں کرسکتے۔بلکہ وہ سابق آسمانی کتب کا محرف ہونا اور قرآن پاک کا تحریف سے پاک ہونا عندالمسلمین ہی بتائیں گے۔

تو پھر جو تحریف میں 3 مذہب نقل کئے ہیں وہ کتب ساویہ سے متعلق ہیں قرآن کے متعلق نہیں ہے۔

1: کتب ساویہ میں لفظی اور معنوی تحریف ہوئی ہے۔ابن حزم کا یہی میلان ہے۔

سیر اعلام النبلاء جلد 11 صفحہ 324 طبع بیروت المرتضیٰ کے ترجمہ میں ہے۔

"قال ابن حزم الا مامیة کلھم علی ان القرآن مبدل وفیه زیادۃ و نقص سوی المرتضیٰ فانه کفر من قال ذالک و کذالک صاحباہ ابو العلی الطوسی وابو القاسم الرازی"

علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ شریف مرتضیٰ نے کتابوں میں اصحاب رسول کو گالیاں دی ہیں۔ 436ھ میں مرا ہے۔اس کی نہج البلاغہ پر تبصرہ یہ ہے۔

"لاأسانید للمالک وبعضہاباطل وفیہ حق ولا کن فیہ موضوعات حاشاالا مام من النطق بہا"

(ترجمہ) اس کی سندیں نہیں کچھ باطل باتیں ہیں کچھ حق ہیں۔ کچھ موضوع ہیں ان کے بول سے امام بری ہیں۔ (لیکن اس میں بناوٹی باتیں ہیں جو حضرت علیؓ نے نہیں فرمائیں۔)

2۔ تحریف تھوڑی سی ہوئی ہے شاید ابن تیمیہ اسی کی طرف جھکے ہیں۔

3۔ ایک جماعت لفظی تحریف کی بالکل منکر ہے تو ان کے ہاں تحریف صرف معنوی اور مفہوم کی ہے اس تیسرے مذہب پر اپنا تاثر یہ کہتے ہیں۔ لازم آتا ہے کہ قرآن بھی معنوی محرف ہو کیونکہ معنی میں کمی بیشی اور اختلاف قرآن کریم میں بھی کم نہیں ہے اگلی عبارت میں املاء لکھنے والے مولانا بدر عالم میرٹھی سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سے سہو ہوا ہے کہ اپنا کے بعد من الشیعة او من البعض کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ دلیل اگلی عبارت ہے۔ کہ وہ تحریف انہوں نے جان بوجھ کر یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے کی واللہ اعظم من الخطاء کیونکہ وہ اپنا عقیدہ و عمل یا اہلسنت مسلمانوں کا مذہب نہیں بتا رہے۔ کہ ہم سب لفظی تحریف کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مذہب اور قرآن پر اطلاع علی الصحہ من غیر تغیر کی نفی ہو جاتی ہے۔ اس کا کسی شارح کو حق نہیں۔ وہ صرف صورت واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ باتفاق المسلمین بمع حضرت ابن عباس صحابہؓ و تابعین مسلمانوں نے کوئی لفظی و معنوی تحریف نہیں کی۔ ہاں بعد میں غیر مسلموں نے ایک فرقہ کا نام لے کر ضرور لفظی تحریف عمداً غلطی سے کی ہے جیسے ہم نے اس کے بیسوں حوالے اور ان کے عقیدے یا دلائل ذکر کر دیئے ہیں اور ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایسی تحریف دشمنان قرآن نے اپنی روایات میں کی ہے۔ اور لفظ علی یا آل محمد کو انہوں نے خود اپنی روایات میں بڑھایا گھٹایا اور نسبت جامعین کی طرف کر دی ہے۔ معاذ اللہ۔ مگر اصل قرآن جو سب لوگوں کے پاس ہے اس میں وہ کوئی ملاوٹ اور ترمیم نہیں کر سکے۔ کیونکہ خدا نے اس کی حفاظت کا انتظام خود فرما دیا ہے اور چند آیات حفاظت، ہم شروع میں لکھ چکے ہیں۔ پھر عند الشیعہ یا عند البعض کا لفظ ان کو حقیر اور مجرم جان کر نہیں کرتے۔ عمدا منہم او لمغلطة کہہ کر ان کی بدنیتی اور گمراہی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ علماء دیوبند اس عبارت کا یہی مطلب واضح کر کے روافض کا طعن جلا دیں۔

اعتراض 2:۔ آیت رجم موجودہ قرآن میں غائب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 369)

الجواب:۔ آگے مستقل بحث آرہی ہے کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ کا مسئلہ فریقین کا مسلمہ ہے۔ شیخ صدوق قمی بھی من لا یحضرہ الفقیہ میں فرماتے ہیں۔ "کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ آیات ہیں" تو آیت رجم پر قانونی عمل شیعہ بھی کرتے ہیں (کتب فقہ) اور قرآن میں تو یہ آیت نہیں ہے تو جواب یہی دیتے ہیں "کہ یہ آیت تلاوت میں منسوخ اور عمل میں باقی ہے"

اعتراض 3:۔ سورۃ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ☆ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ☆ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْأُنْثٰى ☆ وَمَا خلق غائب ہے۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 737)

الجواب :۔ دونوں روایتیں بتاتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد علقمہ وغیرہ شام میں گئے۔ حضرت ابوالدرداءؓ مشہور زاہد صحابی ان کو ملنے آئے۔ آپ نے ان سے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ☆وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى☆الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى کی تلاوت کرائی۔ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے پڑھی تھی۔ کہ میں نے خود ان سے سنا تو حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا گواہ رہو میں نے بھی اسی طرح حضور ﷺ سے سنا ہے اور یہ اہل شام چاہتے ہیں کہ میں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ☆ پڑھوں۔ خدا کی قسم میں ان کی تابعداری نہ کروں گا''

اس کا بھی تحریف سے کوئی تعلق نہیں اختلاف قرأت سے ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ دونوں کی قرأت ایک تھی۔ اور وَمَا خَلَقَ کا لفظ نہیں پڑھتے تھے مگر دیگر تمام صحابہ کرام حضرت عثمانؓ و علیؓ سمیت وَمَا خَلَقَ کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی پر قرآن کی مصحف صدیقی میں کتابت ہوئی۔ اور اہل عراق و کوفہ اور اہل شام اسی کے مطابق پڑھتے تھے۔ ابن مسعودؓ اور ابن ابی الدرداءؓ کی تلاوت و قرأت پر نہیں پڑھتے تھے۔ محدث کرمانیؒ کہتے ہیں کہ اگر آپ کہیں کہ اہل شام نے حضرت ابوالدرداءؓ کی مخالفت کیوں کی۔ تو میں کہتا ہوں کہ انہوں نے سب صحابہؓ کے تواتر کے ساتھ قرأت کی پیروی کی۔ (اور حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کی قرأت خبر واحد ہونے کی وجہ سے مقبول نہ ہوئی) توشیح میں علامہ ابن حجر شارح بخاری سے یہ منقول ہے کہ" الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى " کی قرأت وَمَا خَلَقَ کے بغیر صرف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے سوا کسی سے منقول نہیں اور اس کے خلاف استقر الامر۔ اجماع امت ہو گیا۔ (حاشیہ بخاری صفحہ 737)

اعتراض4:۔ مسلم کی شرح سراج الوہاج میں اسی روایت پر شیعہ نے اعتراض کیا ہے۔

الجواب :۔ تو علامہ نووی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے جو ایسی روایتیں بکثرت منقول ہیں مگر وہ اہل النقل کے ہاں ثابت نہیں اور جو ثابت ہیں۔ اجماع کے خلاف ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مصحف میں کچھ احکام اور تفسیر، قرآن نہ سمجھ کر لکھ دیتے تھے اور یہ غیر قرآن کا لکھنا بطور تفسیر نا جائز نہ جانتے تھے۔ حضرت عثمانؓ اور سب جماعت کی رائے اس کے خلاف تھی تاکہ مدت گزرنے کے بعد وہ وحی والی کاپی (مصحف) کی تفسیر قرآن نہ سمجھی جائے جیسے اب شیعہ کو یہ روایات اور کتاب المصاحف سے اختلافی الفاظ معلوم ہوئے تو اسے عین قرآن کا حصہ جان کر اعتراض کر رہے ہیں۔ جبکہ سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ اخبار آحاد سے قرآن ہونا ثابت نہیں ہوتا قرآن وہی ہے جو دفتین میں متواتر ہر دور میں چلا آرہا ہے اور اس کی تلاوت و حفظ جاری ہے۔
آیت اللہ الشیخ محمد حسین کاشف الغطاء عراقی فرماتے ہیں۔

> تمام علماء کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ اس قرآن میں نقص یا تحریف کی کوئی روایت ملے بھی تو وہ غیر معتبر ہو گی کیونکہ جو احادیث طرق آحاد سے دستیاب ہوتی ہیں وہ مفید علم و عمل قرار نہیں پاسکتیں بالفاظ دیگر ان کا کوئی اعتبار نہیں اور انہیں دیوار پردے مارو۔ (اصل و اصول شیعہ صفحہ 101)

عصر حاضر کے شیعہ حضرات کا قرآن کو مکمل صحیح ردوبدل سے پاک اور تحریف سے مبرا ماننا کو عجیب نظر آتا ہے۔ مگر ہم تو وحدت کلمہ، وحدت کعبہ، وحدت قرآن، وحدت نبوت، اور وحدت امت کے قائل ہیں۔ ایسے اقوال بشرطیکہ تقیہ، دھوکہ اور فراڈ کی نیت سے نہ ہوں۔ کی بہت ہی قدر کرتے ہیں۔ مگر ایک کلمہ اور اس کی نقیض دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ موجودہ اقوال و کلمات سچے ہیں تو پہلے ان کے متضاد تحریف قرآن پر سینکڑوں کلمات کو جھوٹا قائلین کو جھوٹے اور لعنت کا مصداق کہیں۔

علامہ موسیٰ جاراللہ روسی التوفی 1369ھ بھی شیعہ کتب پڑھ کر پریشان ہو گیا اور اپنی کتاب الوشیعہ فی نقد عقائد الشیعہ صفحہ 62 پر یہ باب قائم کرنے پر مجبور ہوا ''الشیعۃ تحرف القرآن الکریم۔۔ شیعہ قرآن کو مٹاتے ہیں لکھتے ہیں'' شیعہ کی تمام بنیادی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ معاذ اللہ منافقین صحابہ نے قرآن کے مصاحف لکھے تو بہت سی وہ آیات اور کلمات مٹا ڈالے جو حضرت علی اور ان کی اولاد کے حق میں (بقول شیعہ) اترے تھے۔ بہت سی آیات کی ترتیب بدل دی حتیٰ کہ قرآن کے جملوں میں باہم ٹکراؤ ظاہر ہوا اور ربط و تناسب ختم ہو گیا۔ علامہ مجلسی اور صاحب وافی جیسے لوگ بھی کہتے ہیں'' کہ شیعہ کی تحریف والی روایات ولایت اور رجعت کی روایات کی طرح متواتر ہیں۔ اگر روایات تحریف قرآن کو ہم رد کر دیں تو ولایت اور رجعت کا عقیدہ ہی نہیں ثابت ہو سکتا۔ اسی کا علامہ مجلسی نے برمحل اعتراف کیا ہے'' (الوشیعہ صفحہ 62)

اعتراض5:- صحابہ کی رائے کے خلاف ہر آیت منسوخ ہے از اصول کرخی مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی 1402ھ اسلام آباد

الجواب:- اس مجمل جملہ کا مفہوم غلط سمجھا گیا ہے ''گویا صحابہ کرامؓ اپنی رائے کے خلاف آیت کو منسوخ بتا دیتے تھے'' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ جو يُطِيعُونَ اللهَ وَرَسُولَه کا مصداق تھے اور خدا نے ان کی کامیابی یوں بتائی ''جو لوگ رسول خدا پر ایمان لائے اور اس کی خوب امداد اور تعظیم کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس پر اتارا گیا۔ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

یہی لوگ تو نجات یافتہ ہیں۔ (سورۃ اعراف، پارہ 9 رکوع 10)

اب اگر کسی کو ان نجات یافتہ صحابہ کرامؓ کا کوئی مجموعی عمل قرآن کے خلاف نظر آئے تو ان صحابہ کرامؓ کو معاذ اللہ مخالف قرآن اور گمراہ نہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اوپر پیش کردہ دو آیات معاذ اللہ جھوٹی ہو جائیں گی۔ بلکہ ان مخالف آیات کو ہم منسوخ عندالصحابہ کہیں گے۔ یا عمل والی آیات کو غیر عمل والی پر راجح قرار دیں گے۔ یا اس آیت کی خاص تاویل و تشریح ہوگی تاکہ دونوں آیتیں متعارض نہ ہوں یہی وجہ اس عکسی صفحہ پر حضرت امام نسفی التوفی 537ھ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اصحابنا سے مراد صحابہ نبوی نہیں بلکہ حنفی فقہاء مراد ہیں۔ پھر مخالف ہونے کی 3 وجوہ بیان کرتے ہیں۔

1- سمت قبلہ بتانے والا کوئی نہ ہو تو اپنی سوچ سے ایک سمت نماز پڑھ لے تو نماز صحیح ہوگی۔ گو واقعۃً غلط ہو کیونکہ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ کی تاویل و حقیقت اس نے اپنی سوچ سے معلوم کر کے اس پر عمل کیا۔

2- آیت سے وَلِذِي الْقُرْبٰى کا حق ثابت ہے۔ ''ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے اجماع صحابہ سے'' (عکسی صفحہ 24 اصول کرخی)

"تم میں سے جو مریں اور بیوہ چھوڑیں" توان کی عدت ایک سال ہے گھر سے نہ نکالی جائیں۔ (پارہ 2 رکوع 15)۔
3- مگر حضرت ابن عباس کی تفسیر کو ہم نے ترجیح دی اور اس آیت سے منسوخ جانا۔ جس میں ہے کہ متوفی بیوہ کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے اور اس سے بھی حاملہ بیوہ کو دوسری آیت نے نکال دیا" کہ حمل والیوں کی عدت بچہ ہونے تک ہے خواہ چندن دن تک ہو جائے"

اعتراض 6:- تفسیر در منثور جلد 1 صفحہ 15 مصری اور صفحہ 41-42 لبنان بیروت میں ہے۔
"صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ"☆ (آخر سورۃ فاتحہ)
برائے اعتراض۔ یہ اختلاف قرأت والی روایت نقل کی ہے۔
"اخرج وكيع وابو عبيد و سعيد بن منصور وعبدبن عبيد وابن المنذر وابن ابى داؤد و ابن الانبارى كلا هما فى المصاحف من طرق عمر بن الخطاب انه كان يقرء صِرَاطَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ غَيْرِ الضَّآلِّيْنَ" .

الجواب :- تفسیر در منثور فی التفسیر الماثور کی عادت ہے کہ وہ ہر آیت، جملہ بلکہ لفظ تک کی تاویل، تشریح، تفسیر، مرفوع، موقوف، موضوع، ماثور احادیث سے بتاتے ہیں اپنی طرف سے نہ وہ تشریح کرتے ہیں نہ کسی مضمون کا عنوان باندھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ آیت یا جملہ ولفظ موٹے عنوان سے لکھ دیں اب جس گروہ نے قرآن کے معنیٰ ماثور اور عمل منقول کو ماننا ہی نہیں تفسیر بالرائے کے طور پر خود بات بنانا اور دوسروں پر اعتراض ہی کرتے جانا ہے۔ تو وہ ایسی تفسیروں کے جو معنیٰ والفاظ اپنی منشاء کے خلاف پائیں گے وہ اعتراضات کی پٹاری کھول دیں گے۔ امام سیوطیؒ کی منقولات میں درجہ چہارم کی اس تفسیر پر اور علوم قرآنیہ پر عجب ذخیرہ الاتقان پر اعتراضات کی بوچھاڑ شیعہ فرقہ اسی لئے کرتا ہے اور موتیوں کا ہار بھڑ بھونجے جاہل کی طرح اپنے گدھے کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ کہ اس کا سب سے بڑا سرمایہ یہی گدھے اور اعتراضات ہیں۔

امام سیوطی یہاں اختلاف قرأت کی روایات نقل کرتے ہیں۔ جو ابن ابی داؤد کے کتاب المصاحف اور ابن الانباری کی کتاب المصاحف سے نقل کی ہیں۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب اپنی ایک قرأت میں الـذیـن کے بجائے مـن کا اور لا کے بجائے حرف نفی غیر کا استعمال کرتے تھے اور یوں پڑھتے صِـرَاطَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ غَيْرِ الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تھے۔ دونوں لفظ موصولے ہیں۔ ایک کی جگہ دوسرا پڑھنے سے معنیٰ نہیں بدلتا لا اور غیر دونوں نفی کے لئے ہیں ایک کی جگہ دوسرا پڑھنے سے نفی میں فرق نہیں آتا یہ اختلاف قرأت ہے۔ اور امام جعفر صادقؒ سے شیعہ کتاب (تفسیر قمی جلد 1 صفحہ 29 طبع نجف) میں یہ پڑھنا مذکور ہے۔ جو شروع اسلام میں جائز تھا ہر قبیلے کا آدمی اپنی لغت کے لفظ سے پڑھ سکتا تھا حضور ﷺ کے ارشاد "انزل القرآن علی سبعة احرف" کی تشریح ایسے کی گئی ہے ای قرات او لغات او انواع من الاحکام" (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد 1 صفحہ 295) یعنی سات قرأتیں سات لغتیں اور احکام کی مشہور سات قسمیں یہاں مراد ہیں

پھر مختلف تشریحیں کرنے کے بعد آخر میں امام تورپشتی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس آئے کہ آپ کو اور آپ کی امت کو خدا ایک لغت پر پڑھنے کا حکم دیتا ہے تو آپ نے فرمایا میں خدا سے مغفرت اور معافی چاہتا ہوں میری امت یہ طاقت نہیں رکھتی۔ آپ خدا کے پاس جا کر توسیع کرائیں۔ تب سے معنوی وحی آئی کہ آپ سات حروف یا لغات پر پڑھا کریں"۔ اور سات قاریوں کی مختلف متواتر قرأتوں میں یہ باتیں اعرابی، حرفی، لفظی، مد وقصر کے فرق کے ساتھ سبعہ قاریوں کے نصاب میں باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری اس کی شرح میں ایک قول یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سات قرأتیں ہیں۔ جن کو سات ائمہ قاریوں نے پسند کیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اختلافات کی جنس مراد ہیں جو مدار اختلافات ہیں کہ وہ یا تو مفردات میں ہوتا ہے یا مرکبات میں پھر تقدیم وتاخیر میں ہوتا ہے۔ الخ

چونکہ اب سات حروف یا قرأتوں کو ایک لغت قریش پر لکھا گیا ہے جس پر اصل الفاظ میں اترا تھا۔ تو اب طباعت لغت قریش کے مطابق اللذین اور لا الضالین سے ہی کی جاتی ہے پہلے مستعمل پھر متروک الفاظ کے مطابق نہیں کی جاتی۔ قرآن کے منکروں اور جاہلوں کو تو قرآن پر حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ جامعین قرآن پر طعن کے لئے بہانہ چاہئے تو ایسی باتوں کو اچھالتے اور اپنے لوگوں کو قرآن سے منحرف کرتے۔ اور غار والے غائب قرآن کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہم عاجزی سے نماز میں خدا کے آگے ہاتھ باندھنے والے مسلمان اکڑنے والوں سے یہی عرض کرتے ہیں کہ جب آپ نہ قرآن کو صحیح مانتے ہیں نہ اس کی قرأتوں کو۔ نہ جامعین خلفاء راشدینؓ کو مانتے ہیں۔ نہ قرآن پڑھانے والے پیغمبر پاک ﷺ کو کامیاب استاد مانتے ہیں۔ تو مطاعن سے ہماری جان چھوڑیں۔ امام غائب "عجل اللہ فرجہ" کا ورد ہی امام بارگاہوں میں جاری رکھیں کہ اللہ امام کو جلدی آزاد فرمائے۔

یہاں اختلاف قرأت کی دوسری روایت امام سیوطی نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے بھی یہی نقل کی ہے۔

پھر ابن الانباری کے حوالے سے حسن بصری سے عَلَیھِمِیْ، علیھُمُوْ اور عَلَیْھِمْ (موجودہ قرأت) نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن عباسؓ وابن مسعودؓ کے شاگرد حضرت عکرمہ اور اسود سے یہی حضرت عمر والی قرأت من اور غیر کے ساتھ نقل کی ہے۔

(درمنثور جلد 1 صفحہ 42 تفسیر سورۃ فاتحہ طبع بیروت، لبنان)

الجواب: ان اختلافات قرأت پر کسی عالم دین نے اعتراض نہیں کیا کہ مسلمان ابتداءً خدا کی طرف سے اجازت پا کر اپنی آسان زبان اور لہجہ میں قرأت کر دیتے ہیں۔ تو آج جاہل ڈھیور کی طرح شیعہ ان علمی ہیروں کو گیند بلا بنا کر پھینکتے ہیں۔ قرآن شریف کے الفاظ، اعراب، قرأت، کتابت کسی قسم پر بھی قرآن کے دشمن ملحد مکار جو اعتراضات کرتے ہیں انہی کے جوابات اور قبائل عرب کے ایسے محاورات وامثال پر مشتمل ساڑھے تین سو صفحات کی عظیم کتاب تاویل مشکل القرآن علامہ ابن قتیبہ دینوری المتوفی 276ھ نے لکھی ہے۔ جس کے مشکل الفاظ پر اس رافضی نے تحقیقی دستاویز میں اعتراضات تو جڑ دیئے مگر جوابات پڑھنے

اور لکھنے کی دیانت یا علمیت نہیں ہے جیسے ہم آگے نقل کرنے والے ہیں۔

ـ فیا ضیعۃ للامانۃ و الدیانۃ

چند تفسیری نکات:

یہاں سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں چند اہم نکات درمنثور سے افادہ عام کے لئے ہم نقل کرتے ہیں۔

1 تا 12- روایات سے مغضوب علیھم سے مراد (دشمنی کی وجہ سے خدا کے غضب کا شکار) یہودی اور ضالین (غلط محبت کی وجہ سے) گمراہ عیسائی ہیں۔ (درمنثور جلد 1 صفحہ 42-43)

ابن ابی حاتم کہتے ہیں مفسرین میں کسی کا اختلاف مجھے معلوم نہیں کہ مغضوب سے مراد یہودی اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ (درمنثور جلد 1 صفحہ 42-43)

2. صراط مستقیم سے مراد اللہ کا دین جس میں ٹیڑھا پن نہیں اور اسلام مراد ہے۔ (از ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ، جابر بن عبداللہ صحابہ وغیرہ) نیز کتاب اللہ، اور قرآن مجید مراد ہے۔ (ابن مسعودؓ)

3. حضرت علیؓ سے مرفوعا روایت ہے آپؐ نے فرمایا میرے بعد فتنے ہوں گے میں نے پوچھا ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہوگا؟ تو فرمایا اللہ کی کتاب اس میں پہلوں پچھلوں کی خبریں ہیں۔ تمھارے فیصلے ہیں۔ یہ پختہ بات ہے۔ مذاق نہیں ہے یہی اللہ کی مضبوط رسی خدا کا ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ (ابن ابی شیبہ، دارمی، ترمذی، ابن مردویہ، بیہقی وغیرہ)

4. رسول اللہ کا چلا ہوا راستہ سنت اور جنت از ابن مسعود

5. صراط مستقیم سے مراد حضور ﷺ کی ذات اور آپ کے دو ساتھی ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ) جو آپ کے جانشین ہوئے۔

(از ابو العالیہ وحسن بصری)

بروایت حاکم جس کی تصحیح ہوئی ہے از حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کے دو ساتھی صراط مستقیم ہیں۔

(درمنثور جلد 1 صفحہ 40)

تاریخ شاہد ہے کہ خلافت راشدہ کے بانی جن کی اتباع کا حضور ﷺ نے حکم دیا تھا۔ میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا (ترمذی) یہ دونوں جب تک رہے دنیا پر امن صحابہ باہم مہربان، کافروں پر وبال جان رکوع وسجود میں مشغول اور صرف خدا کا فضل اور اس کی رضا چاہنے والے تھے۔ (القرآن)

حضرت عثمانؓ نے بیعت لیتے وقت یہی شرط مانی تھی حضرت ابو ذر غفاریؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کو یہی تاکید و وصیت کی تھی کہ کتاب اللہ سنت نبوی اور سیرت شیخین پر پابند رہو۔ چنانچہ 12 سال خلافت پر امن اور فتوحات سے لبریز رہی۔ ان تینوں کا یکساں وصف امن اور خدا کا انعام حضرت علیؓ نے اپنے لشکر کو امن قائم کرنے کے لئے سنایا تھا۔ (طبری وغیرہ) اب آپ نے صراط

مستقیم کی تفسیر میں مختلف چھ اقوال پڑھے۔ حقیقت سب کی ایک ہے کوئی جوھری اختلاف نہیں۔ اختلاف وہ ڈالتے ہیں جو چند کے سوا تمام صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے اور امت کی راہ سے الگ ہو کر اہل تشیع بن جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ اور تمام صحابہؓ کا بیعت صدیقی پر اتفاق:

مولانا محمد نافع مدظلہ سیرت علی المرتضیٰؓ صفحہ 133 پر لکھتے ہیں۔

1- حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جب سب لوگ حضرت ابوبکرؓ پر متفقہ بیعت کر چکے تو آپ نے پوچھا علی کہاں ہیں؟ جب آپ آگئے تو فرمایا اے خلیفہ رسول کسی پر گرفت نہیں آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں ابوبکر نے ہاتھ بڑھایا تو حضرت علیؓ نے بیعت کر لی۔ (ملخصا　1- کتاب السنۃ لامام احمد صفحہ 196،　2- مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 76، کتاب معرفۃ الصحابہ، 3- السنن الکبریٰ بیہقی جلد 8 صفحہ 143،　4- البدایہ لابن کثیر جلد 5 صفحہ 249 تحت ذکر اعتراف سعد بن عبادہ، 5- طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 130،　6- مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 450،　7- مصنف ابن شیبہ جلد 13 صفحہ 50)

حضرت سعد بن عبادہ خزرجیؓ سردار انصار کی رائے گو پہلے خلاف تھی مگر رجوع کر کے صدیقی بیعت کی تائید کی۔

(ابن جریر طبری جلد 3 صفحہ 210 اخبار سقیفہ)

اعتراض 7:- قرآن شریف کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان و فتاویٰ سراجیہ)

الجواب:- مذہب اہلسنت حنفیہ پر یہ بہتان ہے وہ تمام مکاتب فکر سے بڑھ کر قرآن کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ قرآن پاک ایک پاکیزہ ترین کتاب ہے اس کو ناپاک آدمی چھو بھی نہیں سکتا چنانچہ لکھا ہے "کہ بے وضو آدمی کے لئے قرآن مجید اور پاروں کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس موقع کو چھوئے جس پر آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے۔

(بحرالرائق صفحہ 201 بہشتی گوہر صفحہ 14)

شامی باب المرتد جلد 3 صفحہ 284 پر مرقوم ہے" قرآن پاک کو گندی جگہ پر رکھ دینا استخفاف ہے اور یہ ایسا کفر ہے جیسے بت کو سجدہ کرنا یا معاذ اللہ کسی نبی کو شہید کرنا یہ ایسے کفر ہیں کہ ان کے ساتھ اقرار ایمان کا کوئی فائدہ نہیں"

حالت اضطراری میں جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت خنزیر اور شراب کا استعمال خدا نے جائز قرار دیا ہے۔ مگر غیر مسلموں کا یہ پروپیگنڈہ تو ناجائز ہوگا کہ مسلمان شراب وخنزیر کو پاک اور جائز مانتے ہیں۔ اسی طرح اب کوئی مریض ایسا ہو کہ کوئی حلال دوا اس کو فائدہ نہ دی رہی ہو اور کوئی تجربہ کار دیندار طبیب یہ کہے کہ فلاں حرام دوا سے اس کو شفا ہونے کا ظن غالب ہے تو اس کو جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت حرام دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

صاحب درمختار فرماتے ہیں کہ ہمارا ظاہر مذہب یہی ہے کہ حرام دوا کا استعمال حالت اضطراری میں بھی منع ہے۔

سوال :- کسی انسان کی ناک سے خون جاری ہے اور کسی جائز دوا سے رک نہیں رہا اب وہ بالکل موت کے دروازے پر ہے اگر کسی کے علم میں ہو کہ اسی خون سے اگر سورۃ فاتحہ اس کی پیشانی پر لکھ دی جائے تو خون بند ہو جائے گا۔ جان بچ جائے گی تو کیا اس اضطرار میں جائز ہے؟ تو حنفی مذہب میں جواب یہ ہے کہ خون، منی اور پیشاب نجس ہیں اس سے شفا نہ یقینی ہے نہ مظنون ہے بلکہ موہوم ہے اس لئے موہوم کو مظنون اور متیقن پر قیاس کر کے ایسی حالت اضطرار میں بھی جائز نہیں اور ظاہر مذہب حنفی میں بھی یہی ہے البتہ بعض نے اس موہوم کو مظنون اور یقین پر قیاس کر کے اضطرار میں ارتکاب حرام کی اجازت دی ہے۔ یہی کچھ اوپر دو فتاویٰ میں لکھا ہے۔ (تو مجبوری کی حالت نہ بتا کر حنفیہ کے خلاف جواز حرام کا پروپیگنڈہ کرنا جائز نہ ہوگا)

قاضی خان میں ہے جسے خون آئے اور تھمے نہیں اور علاج جاننے والا یہ چاہے کہ اس خون سے اس کی پیشانی پر کچھ قرآن لکھ دے تو ابوبکر اسکاف اسے جائز کہتے ہیں.......... جیسے پیاسے کے لئے مجبوری میں شراب پینا حلال ہے'' (صفحہ 780)

اور فتاویٰ سراجیہ صفحہ 75 پر ہے

''اور اگر پیشاب سے کوئی چیز لکھی جائے اور یہ علم یقینی ہو کہ اس سے شفاء ہوگی تو کوئی حرج نہیں۔ ولکن لم یفعل لیکن ایسا کرے نہیں۔ تعویذ لٹکانا کچھ حرج نہیں لیکن بیت الخلاء جاتے اور جماع کے وقت اتار دے''

شیعہ کتاب تحفۃ العوام سے آلہ تناسل پر.......... پہلے بتایا جا چکا ہے۔

اعتراض 8:- تاویل مشکل القرآن از ابن قتیبہ اور الفرقان لابن الخطیب سے اعتراضات اور ان کے جوابات

قارئین مسلمان! **جوابات** سے پہلے چند باتوں پر توجہ مبذول فرمائیں۔

1۔ یہ دو کتابیں اور اس جیسی اور بھی وہ علمی کتابیں ہیں جو غیر مسلموں کے کسی قسم کے قرآن پر اعتراضات کا دفعیہ کرتی ہیں اور قرآنی الفاظ کا اعجاز بتاتی ہیں۔ اور زباندانی پر ناز کرنے والے عربوں کو قرآن کے اس چیلنج کے سامنے بے بس بتاتی ہیں۔

''اگر تم کو ہمارے بندے پر نازل کردہ کلام میں شک ہے تو اس جیسی ایک سورت (یا آیت) بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب معبودوں مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو'' (سورۃ بقرہ، پارہ 1 رکوع 3)

اب اگر یہ معترض فرقہ مسلمان ہوتا تو یہود و نصاریٰ کی ہاں میں ہاں تو نہ ملاتا۔ اور وہی اعتراضات اہل سنت مسلمانوں پر نہ دہراتا پھر بددیانتی کا یہ عالم ہے کہ اعتراض نقل کرتا ہے اور ان ہی کتابوں سے ان کا جواب پڑھنے اور لکھنے کی زحمت ہرگز گوارا نہیں کرتا یہ لا تقربوا الصلوٰۃ کا اعلان کرنے اور وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی سے چپ سادھنے کی بدترین مثال ہے۔

2۔ ایسے الفاظ سے یہ تاثر دینا کہ اہلسنت بھی شیعوں کی طرح قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کے قائل ہیں۔ بددیانتی کی دوسری بڑی مثال ہے کہ اہل سنت تو ان کو کافروں کے اعتراضات جان کر دفاع قرآن میں مستقل کتابیں لکھتے ہیں۔ مثلاً یہی تاویل مشکل القرآن طبع بیروت از ابن قتیبہ کی وجہ تالیف مقدمہ صفحہ 4 میں یہ لکھی ہے۔

''ابن قتیبہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ملحدوں (بے دینوں) نے اعتراضات کئے بے سود باتیں اور بکواسات کیے اور تابعداری ملتی جلتی باتوں کی شرارت کی نیت سے اپنے مطلب برآری کے لئے کی (پارہ 3 رکوع 9) کج فہمی بیمار نگاہ اور الٹا نظر سے دیکھا تو کلمات کو اپنی جگہوں سے بدل ڈالا۔ صحیح راستوں سے ہٹادیا پھر اس پر تناقض لہجہ میں غلطی نظم میں فساد و اختلاف کے دعوے کئے اور ایسی خرابیوں کا ڈول ڈالا جس نے بوڑھے کو تاریکی میں نوجوان کو دھوکے میں اور دلوں کو شبہات میں اور سینوں کو شکوک میں ڈالا تو میں نے اللہ کی کتاب کا دفاع، کھلے براہین اور روشن دلائل کی تیر اندازی سے کیا تاکہ لوگوں کے شبہات دور کروں تو میں نے یہ جامع کتاب لکھی''

3۔ مصحف ایسی کاپی اور نوشتہ کتاب کو کہتے ہیں جس میں وحی الٰہی لکھی جائے اس کی جمع صُحُف آتی ہے۔ جیسے قرآن میں ان کا ذکر ہے۔ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى (پارہ 30 رکوع 13) صحابہ کرامؓ اور کاتبین وحی جو قرآنی آیات کاپیوں میں لکھتے تھے۔ ان کو بھی صحیفہ یا مصحف کہہ دیتے تھے اور وہ لکھنے والے کی طرف منسوب ہوتے۔ فلاں کی قرآنی کاپی وغیرہ

آج بھی تجربہ ہے۔ کہ پروفیسر کی کالج میں تقریر وتدریس کو ہونہار طلبہ لکھتے ہیں۔ دینی مدارس کے طلبہ بھی اپنے اپنے استاد کی مختلف موضوعات اور فنون پر کاپیاں ان کے ذہین اور ثاقب شاگرد لکھ لیتے ہیں پھر ایک کی کاپی بعینہٖ دوسرے سے نہیں ملتی کوئی خوشخط لکھتا ہے۔ کسی کا خط اچھا نہیں ہوتا۔ دل میں یاد رہ کر کسی سے کوئی جملہ لکھنا چھوٹ جاتا ہے۔ دوسرا وہ مکمل لکھ لیتا ہے کسی سے کتابت میں تلفظ میں لفظ کے شوشے اور گھیرے میں کوئی فرق نمودار ہوتا ہے سب سے مستند وہ کاپی سمجھی جاتی ہے جسے استاد چیک کرلے غلطی درست اور کمی پوری کرلے پھر اگر استاد چاہے کہ یہ ایک کتاب کی شکل میں افادہ عام کے لئے چھاپ دی جائے یا وہ سب سے زیادہ اچھا لکھنے والا طالب علم اسے چھاپنا چاہے تو وہ دوسروں کی کاپیاں بھی اس کے ساتھ ملائے گا مزید ساتھیوں سے تبادلہ خیال، گفت وشنید کرے گا پھر ہر لحاظ سے جامع پاکر استاد سے تصدیق کرا کر چھاپے گا تو پھر یہ اس علم اور فن پر قابل ریکارڈ اور مصدقہ کتاب ہوگی۔ کسی دوسرے کی کاپی اس کا مقابلہ نہ کرسکے گی۔ اختلاف کی شکل میں اسے ترجیح ہوگی دوسری کاپیاں متروک اور ناقابل اعتبار سمجھی جائیں گی--------- اب ان کاپیوں کا قرآنی کاپیوں سے موازنہ اور مماثلت کریں۔ گو ہماری یہ نوشتہ کاپیاں قرآن کریم کی کتابت پر تو 100% صادق نہیں آتی ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے 23 سال میں پورا قرآن یاد کر کے لفظ بلفظ صحابہ کرامؓ کاتبین وحی سے لکھوایا بھی اور ہزاروں کو یاد بھی کروایا۔ مگر ترتیب وتحفیظ کا دارومدار کتابت پر--- اور کسی کی خاص کاپی پر نہیں۔ بلکہ حافظوں کی یادداشت پر ہوتا تھا۔ مسئلہ سمجھانے کے لئے مناسب ہے کہ بخاری باب جمع القرآن کا خلاصہ لکھا جائے۔

جمع قرآن کی تاریخ:

عہد صدیقی میں جھوٹی کذاب مسیلمہ کے بالمقابل 13 ہزار صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں ہزار سے زائد حفاظ قرآن بھی تھے۔ حضرت عمرؓ جن کی شان ملھم من اللہ تھی۔ کہ ضرورت کے وقت اللہ خاص بات ان کے دل میں ڈالتا اور عمل کرواتا تھا۔ تو

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا ہماری جنگیں تو کفار سے ہوتی رہیں گی۔ اگر سب حفاظ شہید ہو گئے تو قرآن ضائع ہو جائے گا آپ اسے لکھوائیں۔ پہلے تو حضرت ابوبکر نے عذر کیا کہ جو کام حضور ﷺ نے نہیں کیا۔ اپنی نگرانی میں خاص پورا نسخہ نہیں لکھوایا تو میں کیسے کروں۔ حضرت عمرؓ کے بار بار اصرار سے حضرت ابوبکرؓ آمادہ ہو گئے۔ تو ایک کمیٹی بنائی حضرت زید بن ثابت انصاریؓ نامی کاتب وحی چیئرمین مقرر ہوئے۔ وہ خود بھی کاتب صحیفہ اور حافظ قرآن تھے۔ تمام کاپیاں اور حافظ جمع کر لئے۔ ہر ایک سے ایک ایک آیت ترتیب وار سنتے اور نوشتہ آیت پر دو دو گواہ مانگتے تھے۔ صرف ایک آیت توبہ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ ......" الخ پر ایک ہی گواہ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ تھے۔ چونکہ خاص موقعہ پر حضور ﷺ نے ان کی گواہی کو دو کے برابر قرار دیا تھا۔ اس لئے ایک کی گواہی سے وہ آیت قرآن میں شامل ہو گئی۔ کئی ماہ بعد یہ جمع شدہ صحیفہ مصحف صدیقی کہلایا جو حضرت حفصہؓ کے پاس بطور امانت رکھوالیا۔ اور قرآن کی تعلیم و تدریس تحفیظ اسی عہد نبوی والی حفظ کی ترتیب سے جاری رہی۔ حتیٰ کہ دور عثمانی میں آذربیجان اور آرمینیہ کی فتح کے موقع پر ایک واقعہ پیش آیا۔ کہ دو صحابہ نے لفظوں کی قرأت میں اختلاف کیا۔ نزاع تک نوبت پہنچی تو حضرت حذیفہ بن الیمانؓ امیر سے اجازت لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس مدینہ پہنچے اور کہا کہ اس امت کو اس سے پہلے سنبھالو کہ یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کریں پھر واقعہ سنایا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں ہم نے بندوبست پہلے سے کر رکھا ہے۔ حضرت حفصہؓ سے وہ مصحف منگوایا۔ پھر 24 صوبوں کے لئے 24 کاپیاں لکھوائیں کہ کتابت لغت قریش جس میں اصل قرآن اترا تھا کے مطابق کریں چنانچہ یہ نسخے ہر ملک و صوبے میں بھیجے گئے۔ ان کے مطابق مزید تیار کئے گئے۔ ان کے سوا جو کاپیاں صحابہؓ نے از خود لکھی تھیں۔ مصحف فلاں کہلاتے تھے۔ وہ سب ضائع کرا دیئے۔ تاکہ کسی میں کمی بیشی اختلاف رونما نہ ہو جائے۔ اس لئے اس کو مصحف عثمانی اور آپ کو جامع القرآن بھی کہتے ہیں۔ اللہ نے "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" کا وعدہ خلفاء راشدینؓ سے پورا کرا دیا۔ یہی مصحف صدیقی، فاروقی، عثمانی، مصدقہ علی سب دنیا میں لکھا اور سات متواتر قرأتوں میں "انزل القرآن علی سبعة احرف" کے مطابق پڑھا پڑھایا جاتا ہے سات حروف کی شیعہ حدیث بھی آ رہی ہے۔ آج کل کی اصطلاحی زبان میں عہد نبوی کا ہزاروں صحابہ کو یاد اور کاپیوں میں نوشتہ قرآن ایک مسودہ تھا تمام مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد سے عہد صدیقی کا مجموعہ کتابت شدہ اور کمپوز تھا۔ حضرت عثمانؓ نے تاج کمپنی کی طرح پبلشنگ کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان کاتبین، جامعین، ناشرین تمام صحابہ و خلفاء راشدینؓ پر اللہ کی ہر دم رحمتیں، برکتیں اور مہربانیاں برستی رہیں۔

اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ دشمنان اسلام و قرآن کو مصحف عثمانی سے دشمنی اور خلفاء راشدین سے عداوت کیوں ہے؟ انہوں نے نبوت کے مقابلے میں امامت بنائی اور ان کو سب انبیاء سے افضل بنا ڈالا۔ امت محمدیہ کے مقابلے میں ملت جعفریہ بنائی۔ صحابہ کرام سمیت تمام امت کو تو منافق، کافر، جہنمی اور شیعان علی و جعفری کو صرف مومن و جنتی بتایا۔ احادیث نبوی کے مقابلہ میں ہزاروں احادیث باقری و جعفری بنائیں۔ پیدائش سے لے کر مرنے تک کلمہ آذان نماز سے لے کر نماز جنازہ تک ہر

مسئلہ میں شریعت محمدیہ کے متوازی ایک نئی لائن اور پٹڑی بچھائی۔اب سب مسلمانوں اور مومنوں کے لئے صرف ایک قرآن ہو
یہی ان کے دل میں کھٹکتا تھا۔اس کا بھی صفایا کر دیا۔اسے محرف، کفر کے ستونوں سے لبریز، خاموش، نا قابل عمل ولتباع جان کر
مصحف علی الگ بنایا اور غار میں سپلائی کر دیا۔ورنہ حضرت علی پر بھی ایمان ہو اور علی ولی اللہ کا کلمہ سچا ہو تو حضرت علی کا
بھی یہی قرآن ہے الگ خفیہ نہیں ہے۔

حضرت علیؓ جمع قرآن میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ تھے:

حضرت علیؓ کے شاگرد سوید بن غفلہ راوی ہیں۔کہ حضرت علیؓ نے فرمایا

1- ''لوگو عثمان کے بارے میں حد سے نہ بڑھو قرآن جمع کرنے اور باقی مصاحف تلف کرانے پر ان کے حق میں کلمہ خیر کے سوا کچھ نہ کہو اللہ کی قسم اس نے جو مصاحف کے بارے میں کیا وہ ہم سب کی جماعت کے اتفاق و مشورے سے کیا'' (کتاب المصاحف صفحہ 22-23، فتح الباری شرح بخاری جلد 2 صفحہ 15، تفسیر الاتقان للسیوطی صفحہ 59، البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 217)

2- حضرت علیؓ نے مصاحف کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ کام (متفقہ قرآن پر اتحاد المسلمین) عثمان نہ کرتے تو میں کر دیتا۔
(البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 217)

3- اللہ عثمان پر رحم فرمائے۔اگر میں حاکم ہوتا تو وہی کرتا جو عثمان نے مصاحف کے بارے میں کیا ہے۔
(کتاب المصاحف لابن ابی داؤد صفحہ 23)

4- جو مصاحف جلائے گئے وہ وہی تھے جن میں اختلاف تھا اور وہ متفقہ قرآن باقی چھوڑا جس کا دور حضرت جبریل نے آخری سال حضور ﷺ سے کیا تھا'' (بحوالہ علی المرتضیٰ صفحہ 195 از محمد نافع)

خادم اسلام وقرآن حضرت علی المرتضیٰؓ کے یہ فرمان موجب ایمان بالقرآن آپ کے سامنے ہیں۔نام نہاد شیعہ تو ان کو ہرگز نہیں مان سکتا وہ تو کہتا ہے'' خلفاء راشدینؓ پاک نہ تھے اور پلید ہنڈیا سے پاک سالن برآمد ہو ہی نہیں سکتا''
خیر سے صحابہ دشمنی اسلام کی ہر بات کو لے ڈوبی۔مگر اس کے برعکس تمام کفار قرآن معجزہ اسلام سے مرعوب بلکہ عقیدت مند ہیں۔

انڈیا کے جلیل القدر عالم مولانا عبدالقیوم ندوی کی کتاب تاریخ قرآن ہمارے سامنے ہے اس میں انہوں نے قرآن کے اعجاز پر غیر مسلم فضلاء کی شہادتیں 41 عدد یہود و نصاریٰ سے اور 6 عدد ہندو سکھوں سے لکھی ہیں'' یہ آپ کا بھائی'' حق چار یاری'' صرف 4 حوالوں سے آپ کا ایمان بالقرآن تازہ کر دیتا ہے۔

1- ''اسلام کی قوت وطاقت قرآن میں ہے قرآن قانون اساسی ہے اور حقوق کی دستاویز ہے۔(مسٹر ای ڈی ماریل)
2- تورات، زبور، انجیل اور وید وغیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا۔قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی اگر چ

پوچھو تو یہی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے قرآن شریف ہی ہے۔(باباگرونانک)
3۔ قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز موجود نہیں ہے نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بنا پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔(جو شیعہ کا مابہ الامتیاز ہے منہ)(بابو بپن چندر پال)
4۔ مہاتما گاندھی کہتا ہے مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے۔ان ھو الا ذکر للعالمین ☆
(تاریخ قرآن صفحہ 72-73)

اعتراض 9:- کتاب المصاحف للسجستانی اور تاویل مشکل القرآن لابن قتیبہ سے قرآن کی غلطیوں کا مکمل جواب
(: شیعہ کمیٹی نے کتاب المصاحف سے چھ غلطیاں بتائی ہیں۔

اعتراض 10:- قرآن حکیم میں 4 حرف غلط ہیں۔کتاب المصاحف صفحہ 42 تحقیقی دستاویز صفحہ 297
اس صفحہ پر یہ روایت ہے سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ قرآن کے 4 حرفوں میں اعراب غلط ہیں
1۔الصائبون ۔ سورت 5 مائدہ، آیت 69 واؤ کے رفع کے بجائے ی کی نصب چاہئے۔
2۔والمقیمین ۔ سورت 4 النساء، آیت 162 ی کے نصب کے بجائے واؤ کا رفع چاہئے۔
3۔ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ سورت 63 منافقون، آیت 10 ہمیں اس میں کوئی غلطی معلوم نہیں۔
4۔اِنَّ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ سورت 20 طٰہٰ، آیت 63 ھذان میں الف کے بجائے ی منصوب چاہئے۔

الجواب :- جیسے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مصاحف اور قرآنی کاپیاں کاتبوں کی غلطی سے مختلف ہو سکتی ہیں۔مگر جب ایک متفقہ نسخہ تیار ہو جائے اور تمام مہاجرین وانصار، کاتبین وحفاظ، عشرہ مبشرہ بالجنہ اور حضور ﷺ کی سب آل اس پر متفق ہوں تو اب طعن لوگ قرآن میں شک اور بے یقینی پیدا کرنے کے لئے کبھی کاپیوں میں فرق کا حوالہ دیں۔کبھی اعرابی لحن اور غلطیاں نکالیں۔کبھی کسی خاص صحابی کی طرف الگ مصحف کی نسبت کریں۔تو کون عقل مند ایسے قرآن کے منکروں، امت میں تفریق ڈالنے والوں اور مصادر شریعت کو بے اعتبار بنانے والوں کی طرف متوجہ ہوگا؟ علماء نحو نے ان میں کوئی لحن اور اعرابی غلطی نہیں نکالی۔سعید بن جبیر تابعی کا یہ وہم ہے کہ صابئین نصب کے ساتھ ہونا چاہئے۔تفسیر جلالین میں ہے کہ وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وہ یہودی ہیں اور یہ لفظ مبتدا ہے۔مبتدا مرفوع ہوتا ہے۔اسی پر والصّابئون کا عطف ہے۔تو یہ بھی مرفوع ہے اور النصاری بھی مرفوع ہے۔اور یہ سب مستانفہ نہ ہوں تو پھر بھی چونکہ اِنَّ الَّذِيْنَ آمنوا پر معطوف ہیں۔اور وہ محلاً مرفوع ہے تو یہ سب مرفوع کہلائیں گے۔
(تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 694)

مشہور نحوی تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 693 عربی طبع کراچی میں ہے
لفظ نمبر 1- والصائبون ۔ مبتدا ہونے پر مرفوع ہے۔ خبر اس کی محذوف ہے اور حذف سے نیت یہ ہے کہ

اسے اِنّ کے اسم بنانے سے لیٹ کیا جائے۔ گویا یوں کہا گیا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی حُکْمُهُمْ کَذَاوَالصّٰبِئُوْنَ کَذٰلِکَ کہ مسلمان، یہودی، عیسائی اور اسی طرح صابی بھی ان سب کا حکم (خبر) یہ ہے۔ کہ جو بھی اللہ پر ایمان لائے۔ نیک کام کرے تو ان پر کوئی خوف اور رنج نہ ہوگا۔ (پارہ 6 رکوع 14)

سیبویہ نے اس پر یہ شعر گواہ بنایا ہے۔

والّا فاعلموا انا وانتم بغاة ما بقینا فی شقاق

ورنہ یقین کرلو کہ جب تک ہم اور تم مخالف رہیں گے۔ باغی ہوں گے (یعنی ہم باغی ہوں گے اور تم بھی اسی طرح باغی ہوگے)

لفظ نمبر 2- والمقیمین کو مرفوع ہونا چاہئے کہ اگلے پچھلے مرفوع ہیں۔

تو جواب یہ ہے کہ یہ منصوب علی المدح ہے۔ یعنی میں نماز پڑھنے والوں کی خاص تعریف کر رہا ہوں۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ مقیمین منصوب علی المدح ہے اور (ایک قرأت میں) مقیمون رفع کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 623 میں ہے۔

"والمقیمون نماز کی فضیلت بیان کرنے کے لئے بنا بر مدح منصوب ہے اور یہ بڑا وسیع باب ہے۔ اور سیبویہ نے بہت سی مثالوں اور شواہد سے اسے توڑا ہے۔ ادھر توجہ نہ کی جائے جو بعض جاہلوں نے اسے مصحف میں لکھنے کی غلطی گمان کیا ہے۔ یہ وہی کر سکتا ہے جو کتاب اللہ کو تو نہ دیکھے (نہ مانے) اور عرب کے مذاہب (صرف ونحو) نہ پہچانے ان کو نصب پر اعتراض کیوں سوجھا کیا سابقون اولون صحابہ کرامؓ جن کی تورات وانجیل میں مثالوں سے تعریف کی گئی ہے وہ اسلام کے لئے غیرت اور اس کا دفاع نہ کر سکتے تھے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب میں ایک سوراخ چھوڑ دیا جسے بعد والوں نے رفو کر کے پُر کیا۔ یہ وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ بما انزل الیک پر عطف ہے یعنی وہ کتاب پر اور نماز کی پابندی کرنے والوں انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں والمقیمون رفع واؤ کے ساتھ ہے۔ اور یہی مالک بن دینار، جحدری اور عیسٰی ثقفی کی قرأت ہے۔

لفظ نمبر 3- فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ☆ پر تو کوئی اعتراض نظر نہیں آتا اَن مقدر کی وجہ سے ق پر زبر ہے اور واؤ کے ساتھ اکن کی جزم لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ شرط کی جزا کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔ کہ مرنے سے پہلے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرلو ورنہ موت کے بعد تو ایسے لوگ کہیں گے کہ اے رب مجھے ایک مرتبہ مقرر وقت تک لیٹ کر دیتا تو میں صدقے کرتا اور نیک لوگوں میں سے بن جاتا...... الخ (سورۃ منافقون، پارہ 28 رکوع 2) (مرنے کے بعد باتیں زندگی کی دلیل ہے)

لفظ نمبر 4- اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ ہے۔ کہ موسٰی وہارون دو جادوگر ہیں۔ (معاذ اللہ)

یہاں بھی اعتراض غلط ہے کیونکہ انْ مخففہ عن المثقلہ (انّ) سے ہے۔ کہ شد ہونے پر تو اسم بنا کر نصب دیتا ہے جب جزم رہا

جائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں مبتدا اور خبر ہو کر مرفوع ہوتے ہیں۔ الف تثنیہ یہاں رفع کی علامت ہے۔

تفسیر جلالین پارہ 16 میں ہے کہ انّ ھٰذین قاری ابوعمر بن العلاء کی قرأت ہے۔ دوسرے قاری ھٰذان پڑھتے ہیں اور اس لغت کے مطابق ہے جس میں (رفع نصب جر) تینوں صورتوں میں الف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

تفسیر کشاف جلد 3 صفحہ 74 پارہ 16 رکوع 13 میں ہے "ان ھٰذان لساحران ابن کثیر اور امام حفص قاری کی روایت ہے جیسے تو کہے ان زید لمنطلق بے شک زید جا رہا ہے یہ لام ہی انْ اور انّ میں فرق کرتا ہے اور امام قراء صحابہ حضرت ابی بن کعبؓ نے ان ذان الا ساحران پڑھا ہے۔ ابن مسعود نے ان ھٰذان ساحران (بغیر لام کے) پڑھا ہے۔ جو نجوٰی (سرگوشی) سے بدل ہے (فرعونی جادوگروں نے خفیہ مشورہ یہ کیا تھا کہ یہ دو بڑے جادوگر ہیں قوم ان کا جادو نہ دیکھے) قرأت مشہورہ میں ایک وجہ یہ بھی بتائی ہے کہ یہ بلحرث بن کعب قبیلہ کی لغت ہے کہ وہ تثنیہ کے الف کو عصا سعدیٰ کی طرح مبنی پڑھتے ہیں" (ان تفسیروں سے ان نحوی وجوہ کے ساتھ 4 لفظوں کے غلط ہونے کا اعتراض ختم ہو گیا)

اگلے صفحہ 43 تحقیقی دستاویز کے صفحہ 298 پر اعتراض "قرآن میں کتابت کی غلطیاں ہیں" بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ وہ انہی لفظوں کے متعلق ہے اور حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے اسے کاتبوں کی غلطی کہا۔ بالفرض آپ نے کاتبوں کی غلطی سمجھا ہے تو گرائمر اور لغت عرب کے مطابق جب یہ الفاظ صحیح ہیں تو وہم جاتا رہا اس عکسی صفحہ 43 پر یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ حضرت عثمان نے جمع قرآن کے وقت جو سب سے پہلے سات مصاحف لکھے وہ ان سات شہروں کو بھیجے تھے۔

۱ مکہ، ۲ شام، ۳ یمن، ۴ بحرین، ۵ بصرہ، ۶ کوفہ، ۷ مدینہ میں ایک رکھ لیا۔

اعتراض 11:- مصاحف صفحہ 60 تحقیقی دستاویز صفحہ 299 پر ہے حضرت عمرؓ نے سورۃ الحمد میں اضافہ کیا

الجواب:- یہ بھی غلط ہے۔ الذین کے بجائے مَنْ اور لا کے بجائے غیر پڑھا۔ قرأت میں دونوں درست ہیں ترجمہ میں بھی فرق نہیں ہے۔ تفسیر درمنثور جلد 1 کے حوالہ سے اعتراض پر تفصیلی جواب گزر چکا ہے۔ مراجعت فرمائیں۔

اعتراض 12:- قرآن مجید سے 4 الفاظ غائب ہیں کتاب المصاحف صفحہ 63 تحقیقی دستاویز صفحہ 300

الجواب:- کتاب المصاحف کا یہ صفحہ 63 پورا دیکھ کر شیعہ دوستوں کو خوش ہو جانا چاہئے کہ یہاں تو مصحف ابی بن کعبؓ کی طرح مصحف علی بن ابی طالبؓ کا بھی ذکر آ گیا اور اس میں موجودہ قرآن سے ایک اختلافی قرأت (سبعہ میں سے) یا سات حروف میں سے کا ذکر آ گیا۔ کہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت سے حضرت علیؓ یوں پڑھتے تھے۔ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ وَ آمَنَ الْمُؤْمِنُوْن۔ کہ اپنے اوپر نازل شدہ قرآن پر رسول بھی ایمان لائے اور مومنین بھی ایمان لائے۔ جب کہ اب موجودہ قرآن میں آمن کے بجائے من ربه ہے اور وَالْمُؤْمِنُوْن کا عطف الرَّسُوْل پر ہے۔ کہ جو حضور پر اس کے رب کی طرف سے قرآن اترا اس پر رسول بھی اور ایمان والے بھی سب ایمان لائے۔ دونوں قرأتوں کا مفہوم ایک ہی ہے کہ رسول بھی مومن

بالقرآن ہیں۔اور صحابہ کرام بھی رسول ﷺ کی طرح مومن بالقرآن ہیں۔کاش کہ میرے شیعہ حضرات حضرت علیؓ کی قرأت ہی مان لیتے۔قرآن پر مکمل ایمان لاتے۔جس کا تذکرہ خیر اور شکایت از شیعہ کا ذکر۔اس باب میں ہو رہا ہے اور صحابہ کرامؓ کے لئے آمَنَ کا ذکر مستقل ہے۔جو ان کے مومن ہونے پر قطعی دلیل ہے۔اور جمع صحیح سالم پر الف لام انتہائی کثیر ہونے کا معنیٰ دیتا ہے اب معلوم ہو گیا کہ حضرت عثمان نے کچھ صحابہ کی لکھی ہوئی قرآنی کاپیاں تلف کی تھیں تو اسی لئے کہ بعد والے لوگ ان اختلافی الفاظ اور قرأتوں کو جزوِ قرآن نہ مان لیں۔قرآن صرف وہی قطعی ہے جو دو گتوں کے درمیان سب کا اجماعی مصدقہ ہے۔

حرمت متعہ قرآن وسنت اور عقل وغیرت کی روشنی میں:

اعتراض 13:- یہاں حضرت ابی بن کعبؓ کے مصحف کے حوالہ سے سورت نساء پارہ 5 کی پہلی آیت میں "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلی اجل مسمی" کا ذکر ہے۔اور پھر شیعہ نے اس سے متعہ کا جواز نکالا ہے۔

الجواب:- پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت کا حصہ اور قرآن میں نہیں ہے اگر قرأت ہے تو شاذ ہے ورنہ بطور تفسیر ہے۔

شیعہ کے جلیل القدر عالم محمد حسین کاشف الغطاء عراقی لکھتے ہیں۔

"لیکن یہاں بھی ہم عرض کریں گے کہ رئیس ملت حضرت ابن عباس کا مقام ان نقائص سے بہت بلند ہے یہ روایت (الی اجل مسمی) اگر صحیح ہے تو غالباً رسول اللہ ﷺ کے اس جلیل القدر صحابی کا مقصود یہ ہوگا کہ پروردگار نے اس کی تفسیر یوں نازل فرمائی ہے"۔(اصل واصول شیعہ اردو صفحہ 129)

تو یہ تفسیری روایت بھی شاذ ہے قرآن کی محکم آیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔بالا صاحب ہی لکھتے ہیں۔

"تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس قرآن میں نقص یا تحریف کی کوئی روایت ملے بھی تو وہ غیر معتبر ہوگی۔کیونکہ جو احادیث طرق آحاد سے دستیاب ہوتی ہیں۔وہ مفید علم وعمل نہیں قرار پا سکتیں بالفاظ دیگر ان کا کوئی اعتبار نہیں" صفحہ (102)

استمتاع کا لفظ آ جانے سے یہاں اتنا کہوں گا کہ اس سے لغوی معنیٰ عورت سے نکاح کا فائدہ اٹھانا مراد ہے۔اصطلاحی معنیٰ متعہ جو گواہ ولی کے بغیر صرف وقت اور فیس مقرر کر کے عقد جنسی کا نفع ہوتا ہے۔ہرگز مراد نہیں قرآن کا سیاق وسباق اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ محرمات کے سوا دیگر عورتوں سے خدا نے دائمی نکاح کا جواز دو شرطوں سے بتایا ہے۔

1-مہر میں مال دو (گواہ اجازت ولی وغیرہ دوسری جگہ مذکور ہیں)

2-محصنین۔دائمی شادی کی نیت سے ہو وقتی طور پر صرف شہوت پوری کرنا اور پانی نکالنا نہ ہو۔مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ کی قید نے متعہ کو بالکل ناجائز بتایا کہ اس کا مین مقصد 99% صرف جنسی نفع کا تلذذ ہے پھر آگے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً سے ادائیگی مہر کا واجب وقت بعد از جماع واستمتاع بیان کیا ہے۔اور ف تعقیب (پس) کی ہے۔جو

پہلے عقد نکاح دائمی سے تعلق بتاتی ہے۔ اگر نیا مسئلہ متعہ بتانا ہوتا تو واؤ عطف ہوتا یا جملہ مستانفہ ہوتا اور ما کے بجائے من ہوتا جو جاندار ذوالعقول کے لئے آتا ہے۔ تو اب ما سے مراد فعل خاص یا عضو خاص -- جو بہ کی ضمیر کا مرجع ہے -- سے تلذذ بعد از نکاح حاصل کرنا اور مہر ادا کرنا مراد ہے اور یہ لفظ استمتاع یا تمتع صرف فائدہ اٹھانے کے لغوی معنی میں ان آیات کی طرح آیا ہے۔

1- ان منافقوں کو دائمی عذاب ان لوگوں کی طرح ہوگا۔ جو ان سے پہلے ہوئے مال و اولاد میں بہت طاقتور تھے۔ "فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ" پس انہوں نے اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا۔ تو تم نے بھی اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا۔ جیسے تم سے پہلوں نے اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا تھا اور تم بھی ان کی طرح لذات میں گھسے رہے۔ ان لوگوں کے دنیا و آخرت میں اعمال برباد ہوگئے اور گھاٹا کھایا۔ (سورۃ توبہ 9، پارہ 10)

2- قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ فرمادو کہ لذتیں اڑالو تمہارا ٹھکانا تو دوزخ ہی ہے۔ (پارہ 13 رکوع 17)

یہاں م ت ع سے مراد عام نفع ہے تو وہاں بھی عام نکاح کی وجہ سے جائز نفع اٹھانا ہے یہاں اگر متعہ مراد لیں اور جہنم ملے۔ تو وہاں بھی مسافح بن کر وقتی جنسی نفع سے جہنم ملے گی۔

اس کے علاوہ قرآن کی کسی آیت میں وقتی جنسی نفع کا ذکر و اجازت نہیں صرف نکاح اور دائمی بیوی بنانے کا ذکر آیات میں آیا ہے

ایک کا پارہ 5 پہلی آیات میں نکاح دائمی کا ذکر ہو چکا۔ ہر ترجمہ قرآن اور حاشیہ تفسیر کو دیکھ لیں۔

2- اسی رکوع وصفحہ میں آیا ہے

"اگر تم میں سے کوئی آزاد عورتوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو تو مومن باندیوں سے نکاح کرلو تو ان کو بھی ان کے وارثوں کی اجازت سے نکاح دائمی میں لو مہر دو بشرطیکہ وہ بھی پاک دامن ہو کر دائمی بیوی بنیں۔ وقتی خواہش سے پانی نکالنے نکلوانے والی نہ ہوں یہ اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کا ڈر ہو اگر صبر کرو (باندیوں سے نکاح نہ کرو) تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (سورۃ نساء پارہ 5 رکوع 4 صفحہ 1)

3- سورت مائدہ، پارہ 6 رکوع 1 میں ہے۔

"کہ اہل کتاب کی پاکدامن عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔ جبکہ تم ان کو مہر دو، دائمی بیویاں بناؤ، وقتی شہوت رانی کرنے والے نہ ہوں، اور چھپی یاری لگانے والے نہ ہوں۔ جو شخص ان ایمانی باتوں کا انکار کرے اس کے اعمال برباد ہوگئے اور آخرت میں گھاٹے میں جا پڑا"

4-5- سورۃ مومنون پارہ 18 رکوع 1 اور سورۃ معارج پارہ 29 رکوع 7 کی ہیں۔

"کہ بیوی، باندی سے جنسی تعلق پر کوئی گناہ نہیں جو اس کے علاوہ اور راہیں تلاش کرے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں"

تو یہ 5 آیتیں حرمت متعہ میں صریح ہیں۔ جواز پر ایک بھی نہیں۔ یار لوگ اہلسنت کی احادیث کو متعارض متضاد قرار دے کر ان

سے استدلال کرتے ہیں تو اذا تعارضا تساقطا پر عمل کریں۔ استدلال کیوں؟ دو مخالف دلائل خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔
اگر حضور ﷺ کے دور میں نکاح موقت۔ جس میں گواہ اور ولی ہوتے صرف وقت مقرر کیا جاتا۔ اور شیعوں نے اسے نکاح حر
بنا ڈالا۔ دو دفعہ حلال اور دو دفعہ حرام ہوا اور شیعہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ تدریجاً حرمت شراب پر بھی غور کریں
شروع اسلام میں مکہ کے جاہلی معاشرہ میں بالکل جائز تھا۔ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا (سورۃ نحل، پارہ
14 رکوع 15) کہ تم انگور کے شیرہ سے نشہ اور اچھا رزق بناتے ہو۔ ہجرت کے بعد مدینہ کے اچھے ماحول میں شریف طبائع نفرت
کرنے لگے۔ اور پوچھا تو۔ سورۃ بقرہ کی آیت آئی۔

''کہ تم سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں تو فرما دو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے گناہ نفع سے بڑھ کر ہے''

پھر کچھ حضرات نے پیا اور نشہ میں نماز پڑھاتے وقت جہری قرأت میں مفہوم الٹ گیا۔

''کہ مشرکو! تمہارے بتوں کی عبادت کرتا ہوں'' تو یہ آیت آئی۔ ''ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ'' (سورۃ نساء پارہ 5)
اب نماز کے وقت شراب حرام ہو گئی۔ حضرت عمرؓ جو اصلاح معاشرہ پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ چیخ اٹھے۔

''کہ اے اللہ شراب کی حرمت قطعی طور پر بیان فرمادے'' تو سورۃ مائدہ، پارہ 7 رکوع 2 کی آیت نازل ہوئی۔

''ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے کے تیر پلید شیطانی اعمال ہیں۔ ان سے بہت بچو تب تم نجات پاؤ گے۔ شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں بغض اور دشمنی بھر دے اور تمہیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے۔ کیا تم اب بھی باز آ دگے؟ (یا نہیں) اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو اور نافرمانی سے خوب بچو''

اب جیسے کسی شرابی کو یہ حق نہیں کہ وہ پہلی حلت پر صریح آیات سے شراب نوشی پر استدلال کرے اور قطعی حرمت والی آیت نہ دیکھے اسی طرح کسی شہوت پرست کو بھی یہ حق نہیں کہ بوقت ضرورت مجبوری نکاح مؤقت سے حلت متعہ پر استدلال کرے اور قطعی حرمت والی آیات واحادیث سے منہ پھیر لے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
جب کہ یہ فطرت، غیرت اور شرافت کا اتنا قاتل ہے کہ کوئی شخص یہ عمل اپنے گھر میں پسند نہیں کرتا نہ اجازت دیتا ہے تو اپنے مذہب کے فروغ اور ایڈ وٹائز کے لئے اسے جائز کہنا بڑا کار ثواب جان کر اس پر ناز کرنا، تمام طاقتور جرائم پیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فرض شناس مگر امن پسند پاکستانی پولیس کو بھی مرعوب کرنا، دبانا، مذہبی، اخلاقی، قانونی کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں۔ غیرت مند مسلمان افسران یہ نکتہ اور حق و باطل کی پہچان سمجھ لیں تو پورا ملک گہوارہ امن بن جائے۔

مصاحف میں اختلاف قرأت کی روایات:

اعتراض 14:- صفحہ 63 پر مصحف ابی بن کعب کے حوالہ سے لِلَّذِیْنَ یُقْسِمُوْنَ مِنْ نِّسَاءِ هِمْ لکھا ہے
جبکہ قرآن میں یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاءِ هِمْ ہے۔ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھاتے ہیں۔ (پ 2 رکوع 12)

الجواب: تو عرض یہ ہے کہ یہی اختلاف قرأت اور انزل القرآن علی سبعة احرف کی تشریح ہے مگر خبر واحد پر متواتر قرآن غالب ہے۔ ترجمہ دونوں لفظوں کا ایک ہے اگلی روایت میں فلا جناح علیه الأیطوف ثلاثی مجرد سے ہے۔ جب کہ قرآن میں باب تفعل سے ان لا یَطَّوَّفَ ت کو ط سے بدل کر ادغام کے ساتھ ہے۔ وجہ وہی اختلاف قرأت ہے معنی میں فرق نہیں ہے۔ دونوں کا معنی یہ ہے۔ حج وعمرہ کا طواف کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اعتراض 15:- پھر کتاب المصاحف صفحہ 90 اور تحقیقی دستاویز صفحہ 301 پر حضرت ابن عباس سے 4 روایتیں الیٰ اجل مسمی قرأت کی ذکر کی ہیں۔

الجواب: تو اس کی پوری تشریح اور الی اجل مسمیٰ والے عقد کا آپریشن ہو چکا ہے۔ یہ بھی ایک قرأت کا اختلاف ہے چونکہ اخبار آحاد ہیں۔ تو قطعی قرآن میں ان سے اضافہ نہیں ہوسکتا۔

اعتراض 16:- کتاب المصاحف صفحہ 94 اور تحقیقی دستاویز صفحہ 302 میں لکھا ہے۔

"حضرت عائشہ کا قرآن موجودہ قرآن سے مختلف تھا" پھر سات روایات میں حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی کے بعد وصلوۃ العصر بھی لکھا ہے

الجواب: عرض یہ ہے کہ ان میں کسی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اللہ نے یہ لفظ قرآن میں ان کے ساتھ اتارا ہے ہاں حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے والصلوۃ الوسطی کی تفسیر میں وصلوۃ العصر کا لفظ سنا تو اسے اپنے مصحف میں لکھوا دیا اور کاتبوں سے بھی کہتی تھیں کہ جب تم یہ آیت صلاۃ لکھو تو مجھے اطلاع دینا وہ بتاتے تو آپ کہتیں۔ (بطور تفسیر) یہ لفظ صلاۃ العصر بھی لکھ لو۔ ھکذا قال ابن ابی داؤد ۔ تو ایک ہی راوی سے اخبار احاد ہوئیں قرآن کا جز نہیں ہیں ہاں بطور تفسیر وسطی نماز سے مراد نماز عصر ہی ہے۔ یہی ہمارا ایمان ہے۔ اور واقعہ میں بھی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے درمیان پڑتی ہے۔

اعتراض 17:- کتاب المصاحف صفحہ 95 پر درود والی آیت یوں لکھی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی النبی الی والذین یصلون الصفوف الاول خط کشیدہ جملہ قرآن میں نہیں ہے۔

الجواب: تو عرض یہ ہے کہ یہ بھی بطور تفسیر ہے۔ قرآن کا حصہ ہوتا تو لکھا جاتا مگر خبر واحد ہے۔ ہاں بطور تفسیر یہ جملہ مذہب شیعہ کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ ان کو نقل کرنے کے بجائے اپنے مردہ مذہب پر ماتم کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ جملہ تفسیر یہ بتاتا ہے۔ کہ خدا اور فرشتے حضور ﷺ کے بعد رحمت و درود ان صحابہ کرامؓ پر پڑھتے ہیں۔ جو پہلی صفوں میں آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ تو وہی آل محمد بھی ہے صرف حضرت علی نہیں۔ کہ وہ جمع کا مصداق نہ تھے۔ حضرات حسنین تو ابھی بچے تھے۔ حضور ﷺ کی گردن اور پشت پر چڑھ کر کھیلتے رہتے تھے اگر قرآن میں آل موسیٰ و آل ہارون سے ان کے ہم مذہب امتی مراد ہیں۔ آل فرعون سے اس کے ہم مذہب سرکاری 16 لاکھ ملازم اور قبطی لوگ مراد ہیں۔ تو گو آل محمد کا لفظ قرآن میں نہیں۔ حدیث میں ہے اور

آل ابراھیم (حضرت سارہ از قرآن) کی طرح آل محمد اور اهل بیت رسول سے مراد سب سے پہلے ازواج مطہرات امہات المومنین ہی ہیں۔ (پارہ 22 صفحہ 1) اوراس تفسیری کلمہ سے مراد پہلی صفوں میں نمازیں آپ کے پیچھے پڑھنے والے تمام صحابہ کرام مہاجرین، انصاراور فتح مکہ کے مسلمان ہیں۔ تو شیعہ حضرات کوان سے بغض کیوں ہے۔ وہ آل محمد پر درود میں ان کو بھی نیک نیتی سے کیوں شامل نہیں کرتے؟ فهل من مبارز؟

اعتراض 18:- اسی کتاب المصاحف صفحہ 95 پر مصحف عائشہ کے بعد مصحف حفصہ زوج النبی ﷺ بھی ہے۔ پتہ چلا کہ ہماری ان دو ماؤں کو بھی قرآن سے بہت پیار تھا۔ کہ اپنی کاپیوں میں حضور ﷺ سے سن کر گھر میں نئی وحی یا قرآن لکھ لیتی تھیں۔ جوان کے مصحف کہلائے اور یہ سعادت ان کو قرآن نے بخشی تھی۔

"وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا" ☆ (سورۃ احزاب، پارہ 22 صفحہ 1)

(ترجمہ) جو تمھارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا تذکرہ کیا کرو اللہ بڑے باریک بین اور خبر دار ہیں۔

اللہ کی ہزار ہار حمتیں اور درود ان امہات المومنین پر ہوں اور ان کے مومنین بیٹوں سب امتیوں پر بھی ہوں جو ان پر نمازوں دعاؤں اور ہر نیک محفل میں درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دشمنوں پر وہی.......... بھیجے جس کے وہ حقدار ہیں۔

اوراس کا ذکر اگلے رکوع کی اس آیت میں ہے

"بے شک جو لوگ (قرآن کا انکار کر کے) اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور (حضور کی بیویوں کو برا کہہ کر) رسول اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے ان پر دنیا وآخرت میں پھٹکار کی ہے اور ذلت ناک عذاب ان کے لئے تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ مومنین مردوں اور عورتوں (کا گلہ غیبت بدگوئی و عیب جوئی کر کے) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ جب کہ انہوں نے وہ کام کئے بھی نہیں تو انہوں نے ان پر بہتان باندھا اور کھلا گناہ کمایا۔ اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردہ کا حکم دیجیئے۔ (پارہ 22 رکوع 3-4)

اعتراض 19:- تاویل مشکل القرآن صفحہ 37 کی تمام روایات کا جواب پہلے ہو چکا ہے۔

البتہ "وَالصَّابِرُوْنَ فِي الْبَأْسَاءِ" رفع کے ساتھ ہونا چاہئے۔ قرآن میں اس کے خلاف الصابرین کیوں ہے۔

الجواب:- تو عرض یہ ہے کہ یہ نصب مدح علی النصب کی بنا پر ہے کہ جنگوں، تکلیفوں میں صبر سے ڈٹے رہنے والوں کی میں تعریف کرتا ہوں۔ تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 245 طبع بیروت پر ہے۔

والصابرین اختصاص اور مدح پر منصوب ہے سختیوں جنگی معرکوں میں ڈٹے رہنے والے صابرین کی تمام اعمال پر فضیلت ہے تفسیر مدارک نسفی جلد 1 صفحہ 100 پر بھی بعینہ یہی وجہ لکھی ہے۔ (یہ لفظ پارہ 2 رکوع 6 کی آیت لَيْسَ الْبِرَّ کا ہے۔)

الفرقان لابن الخطیب کے بعض الفاظ پر نظر

کتاب المصاحف، تاویل مشکل القرآن کے بہت سے الفاظ کی نحوی صحت ہم کتب تفاسیر سے بیان کر چکے جمع اس کی تدوین، لفظوں کے بول (لہجہ) ان کی کتابت، تلاوت قرأت پر لکھی ہوئی جامع کتاب الفرقان لابن الخطیب بغدادی بھی ہے۔ اس کے بھی 5 صفحات کی فوٹو دے کر شیعہ مؤلف نے پیش کردہ الفاظ کا مخالف قرآن ہونا بتایا ہے اور چاہتا ہے۔ ''کہ لوگو! قرآن کو غلط مانو۔ اہلسنت کو بھی اپنے عقیدہ و جرم میں ساتھ ملاؤ'' معاذ اللہ۔

اب اس کے جواب میں ہم کیا کہیں۔ کہ ان چند الفاظ کو بھی، ہجوں لفظوں کے بول میں امتیاز و فرق، کتابت کے نئے انداز قرأت کے اختلاف اور تلاوت کا نیا لہجہ محسوس کرو ہر شخص کی زبان، آواز، سُر اور لہجہ اور انداز تحریر دوسروں سے مختلف ہوتا ہے اسی سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ یہی قرآن کا حسن واعجاز، توسیع اداء اور کلمات کا حسین امتزاج ہے۔ اور انزل القرآن علی سبعۃ احرف کی تشریح ہے۔ قرآن کے ان انمول ہیروں کو قرآن کے ان خادموں نے اپنی کتب میں سجا کر وحی الٰہی کی وہ عظیم الشان خدمت ادا کی ہے۔ جس کی نظیر کوئی کتب سماویہ والی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ مگر کیا کریں ہمیں ان یمن وفارس کے یہود و مجوس سے پالا پڑا ہے۔ جو اسلام و قرآن کی علمی ترقی، فتوحات ملکی، دبستان رسالت کی کامیابی، محمدی مدنی یونیورسٹی کی تعلیمی یکجی اور علوم قرآن وسنت کی پوری دنیا پر ہمہ گیری کے کھلے دشمن ہیں۔ ترقیات اسلام کی ہر بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ اپنا رنگین اور ڈرامائی اسلام صرف اس میں منحصر مانتے ہیں کہ صرف حسنینؓ اور ان کے والدینؓ کو مانو پھر خود ہی ان کو شہید کر کے بددعا لے کر مظلومیت کے جلوس سڑکوں پر نکالو مسلح اور خون آلود ہو کر مسلمانوں سے لڑتے رہو اور بس!

لحن الکتاب فی المصحف کا بڑا عنوان فرقان الخطیب میں ہے

1۔ مسند احمد کے حوالہ سے حضرت عائشہؓ کی حضور ﷺ سے سنی ہوئی قرأۃ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ...... الخ پارہ 18 رکوع 4 لکھی ہے'' کہ خدا سے ڈرنے والے اپنے رب کی آیات پر ایمان لانے والے رب کے ساتھ شرک نہ کرنے والے راہ خدا میں دیتے ہیں جو دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل خوف زدہ ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں''

اب خدا سے نہ ڈرنے والے قرآن کو صحیح نہ ماننے والے ان آیات تعریف کو صحابہؓ میں نہ ماننے والے اور امی عائشہؓ کے تو کھلے دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ فعل ثلاثی مجرد کا صیغہ یَاْتُوْنَ ہے۔ قرآن میں باب انعال ثلاثی مزید فیہ یُؤْتُوْنَ کیوں ہے جو غلط ہے۔ عرض یہ ہے کہ دونوں کا مادہ ثلاثی ایک ہے۔ دینا۔ جو بھی پڑھا جائے معنیٰ ایک ہے۔ کہ ان سخی نیک لوگوں کو مان لو۔

2۔ صفحہ 107 پر سورت مائدہ میں فصیام ثلاثۃ ایام متتابعات فی کفارۃ الیمین آیا ہے۔ خط کشیدہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ عرض یہ ہے کہ متتابعات حضرت ابی بن کعبؓ اور ابن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کفارہ قسم میں تین

تفصیل تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 706 اور تفسیر مدارک جلد 1 صفحہ 340 میں
دن مسلسل روزہ اسی قرأت پر کہتے ہیں ۔بعینہ یہ
موجود ہے۔ فی کفارۃ الیمین بطور تفسیر کسی نے لکھ دیا ہے۔ کیونکہ خود قرآن نے کہہ دیا ذالک کفارۃ ایمانکم تمہاری قسموں کا کفارہ (یہ تین اعمال ہیں)

3- ان اللہ لا یظلم مثقال نملۃ (از ابن مسعود) نملہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں قرآن میں لفظ ذرہ کا بھی یہی ترجمہ ہے۔
"حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مٹی میں ہاتھ ڈال کر جھاڑا تو فرمایا یہ سب ذرے ہیں فضاء میں اڑنے والے سب ذرات ہیں۔"
(تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 543)

4- "وارکعی واسجدی فی الساجدین (سورۃ آل عمران پارہ 3) تفسیر روح المعانی جلد 2 صفحہ 158 اس آیات کے تحت ہے کہ ابن ابی داؤد نے مصاحف میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ قرأت نقل کی ہے"
تو یہ خبر واحد ہوئی ۔نماز میں قرأت تو متواترہ قرآن سے کی جائے گی۔

5- من بقلھاو قثائھا و فومھا یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (تفسیر مدارک جلد 1 صفحہ 56 و تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 174)

6- وتزودوا وخیر الزاد التقوی (پارہ 2 رکوع 9) بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن منذر، بیہقی، ابن حبان کے حوالہ از ابن عباس سے تفسیر روح المعانی جلد 2 صفحہ 86 میں لکھا ہے کہ اہل یمن حج کرنے آتے تو سفر خرچ نہ لاتے کہ ہم تو متوکل اور اللہ کے مہمان ہیں پھر لوگوں سے مانگتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس قراۃ غیر مشہورہ میں انّ نہیں قرآنی متواتر میں انّ ہے۔ معنی ایک ہی ہے کہ بہتر زادراہ تقوی اور سوال سے بچنا ہے۔

7- ان تبتغوا فضلاً من ربکم فی مواسم الحج فابتغوا حینئذ روح المعانی میں ہے کہ "ابن عباس اور ابن مسعود سے بطور تفسیر یہ جملہ آیا ہے" کہ ایام حج میں مانگنا درست نہیں۔ بطور خرید وفروخت حاجات ضروریہ کے لئے کچھ کمالینا درست ہے۔ حج کے خاص 5 دن 8-9-10-11-12 ذوالحجہ کو علماء نے منع بھی کیا ہے۔

8- "اتموا الحج و العمرۃ الی البیت" الی البیت کا لفظ جزء قرآن نہیں بطور تفسیر ہے۔ کہ یہ بیت اللہ کا حق ہے۔ پھر حج مال دار پر فرض ہے۔ عمرہ سنت ہے۔ ہاں شروع کر دیا جائے تو اس حکم اتمام سے پورا کرنا واجب ہے

9- وحیثما کنتم فولوا وجوھکم قبلہ روح المعانی جلد 2 صفحہ 10 میں ہے۔ وقرء عبداللہ فولوا وجوھکم قبلہ تو شطرہ ۔قبلہ کا مفہوم ایک ہے۔ رو بقبلہ کرنا۔ (اللہ ہر کسی کو نماز پنج وقتہ کی توفیق دے۔)

10- ما ننسک من آیۃ او ننسخھا عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (الکشاف جلد 1 صفحہ 201)
یہود ونصاریٰ مختلف قسم کے احکام آنے پر اعتراض کرتے تھے تو اللہ نے یہ آیت اتاری۔ روح المعانی جلد 1 نے یہاں کافی لمبی چوڑی بحث کی ہے۔ کہ اللہ کچھ بھلادیں یا بدلوادیں اس پر قادر ہیں۔ جیسے حکیم کی دوائی میں مرض کی مناسبت سے ردوبدل ہوتا ہے

اسی طرح ضروریات زمانہ کے مطابق احکام میں نسخ واجرا قدرت الٰہی ہے۔

11- بل یداہ بسطان یہ بھی عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔(الکشاف صفحہ 689) مفہوم یہ ہے کہ یہودی کنجوسوں کے ہاتھ بندھے رہیں۔خدا کے تو ایک نہیں بطور مبالغہ دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ اپنے انعامات پیغمبروں پر بانٹتا ہے۔

12- قل اذن خیر ورحمۃ لکم روح المعانی جلد 6 صفحہ 126 میں ہے۔ کہ یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف بطور مبالغہ ہے۔کہ یہ سن لینے والے کان بہتری اور مہربانی کے ہی ہیں۔امام قاری حمزہ کی قرأت ورحمۃ کے تفسیری اضافہ کے ساتھ اس پر دال ہے۔

13- حتیٰ اذا کنتم فی الفلک و جرین بکم عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔(الکشاف جلد 3 صفحہ 19، درمنثور جلد 4 صفحہ 351) متواتر قرأت قرآن میں بھم ہے جو سب سواریوں کو شامل ہے یہ دوسری منفرد قرأت کنتم جمع مخاطب ذکر کے مناسب ہے کوئی تضاد نہیں۔کہ سمندری طوفانی ہوائیں ہر حاضر وغائب کو ڈراتی متاثر کرتی ہیں پھر وہ صرف اللہ کو پکارتے ہیں۔یا علی مدد کے نعرے نہیں لگاتے۔(یہ آیت سورۃ یونس رکوع 3 پارہ 11 کی ہے)

14- ذالک عیسی ابن مریم قال الحق الذی فیہ یمترون حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔(الکشاف جلد 3 صفحہ 18) قال قول کا ایک ہی معنیٰ ہے "بات" مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحیدی تقریر بھی ہے تم اس میں شک کرتے پھر خود ان کو خدا مان کر مصائب میں پکار کر شرک کرتے ہو حالانکہ اس نے کہا تھا۔

اے بنی اسرائیل! صرف اللہ کو پوجو جو میرا بھی اور تمھارا بھی رب ہے جس نے بھی شرک کیا اس پر جنت خدا نے حرام کردی ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔(سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 14)

15- من سورۃ العصر . وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَاِنَّہٗ فِیْہِ اِلٰی آخِرِ الدھر .... اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ تَوَا صَوْبِالصَّبْرِ .

جواباً عرض یہ ہے کہ عبد بن حمید، ابن جریر طبری، ابن المنذر وغیرھم نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے بطور تفسیر یوں قرأت نقل کی ہے "زمانے اور اس کے مصائب کی قسم کہ انسان گھاٹے میں اختتام زمانہ تک رہے گا۔ابن ابی داؤد نے مصاحف میں میمون بن مہران سے یہ قرأت نقل کی ہے.........وانہ لفیہ الی آخر الدھر . یہی ابن مسعود کی قرأت ہے۔(روح المعانی جلد 15 صفحہ 412) اب اس تفسیر کا قرآنی آیات سے کوئی تعارض نہیں کہ ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلط کہا جائے۔ہاں وہ لوگ ہمیشہ گھاٹے میں ہیں جو ایمان اور اعمال صالحہ تو بجا نہیں لاتے۔مگر قرآن پر احادیث نبوی پر اور تمام نیک مسلمانوں پر اعتراضات جاری کرتے رہتے ہیں۔

16- من سورۃ البقرۃ عن ابن عباس فان آمنو ابالذی امنتم بہ فقداھتدوا و کان یقول لا تقولو ا(بمثل)

ابن مسعود کی قرأت بما امنتم بھی ہے (مدارک، جلد 1 صفحہ 85) قرآن میں مشہورہ قرأت بمثل ما پر ہے اس آیت میں ایک شیعہ مفسر نے صحابہ کرامؓ کی یوں تعریف کی ہے۔

"فان آمنوا اللہ نے یہ بتلایا ہے کہ یہ کفار جب اس بات پر ایمان لائیں گے جس پر مومنین اسلام ایمان لاچکے ہیں فقداھتدوا تب وہ جنت کی راہ پائیں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ثابت قدمی اور ہدایت کی راہ پر چلیں گے"۔ (مجمع البیان طبرسی، جلد 1 صفحہ 218)

اور تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 193 میں ہے۔

" فان آمنوا اگر سب لوگ تمہارے جیسا ایمان لائیں تمہاری ایمانی باتوں پر تب وہ ہدایت پائیں گے"۔

17-ومن سورة آل عمران و شاورهم فی بعض الامر ابن عباس کی بطور تفسیر قرأت ہے۔ (بخاری ادب المفرد) یہاں روح المعانی جلد 3 صفحہ 107 میں حضور ﷺ کے خاص دو مشیر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں امام احمد کے حوالہ سے لکھا ہے "کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو فرمایا لواجتمعتما فی مشورة ماخالفتکما تم دونوں کا مشورہ ایک ہو تو تمہاری مخالفت میں نہ کروں گا"

18- اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُكم اولیاءہ متواتر قراۃ قرآن میں یخوف ہے کم مفعول بہ ضمیر نہیں ہے۔ (روح المعانی جلد 3 صفحہ 129) میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ ضمیر نکال کر یخوفکم سے تفسیر کی ہے۔ مفعول ضمیر کم کے مراد ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

19- وطیبات کانت احلت لھم من سورة النساء (پارہ 6 رکوع 2)

کانت بطور تفسیر ہے اس کا ذکر کسی مفسر نے نہیں کیا۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے یہودیوں پر ان کے مظالم کی وجہ سے پاک چیزیں حرام کردیں جو پہلے حلال تھیں۔

20- تفسیر فتح القدیر جلد 2 صفحہ 57 از علامہ شوکانی یمنی التوفی 1250ھ پر ہے کہ قرآن میں حضرت علیؓ کا نام موجود تھا۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 322)

عرض یہ ہے کہ شیعہ حضرات کے کہنے پر ہم مان لیتے ہیں کہ ایسی روایت برائے تضعیف و تردید یہاں ہوگی۔ کیونکہ یہ عکسی صفحہ بالکل اندھا نا قابل فہم و مطالعہ ہے جیسے ہم پچھلے عکسی صاف صفحات سے ہر اعتراض کا جواب اسی سے نقل کرتے آرہے ہیں۔ یہاں ایسا ممکن نہیں۔ تو دو باتوں پر توجہ فرمائیں۔ کہ یہ صاحب یمنی شیعہ زیدیہ ہوکر ہمارے لئے تو حجت نہیں۔ ہم خالص سنی حنفی ہیں۔ اور یہ صاحب غیر مقلد چھوٹے شیعہ بنام اہلحدیث ہیں۔

دوم یہ کہ باب توحید اور توثیق صحابہ کرامؓ میں ہمارے قریب ہیں۔ کمزور اور موضوع روایات کو دور سے پھینک دیتے ہیں

یہ نہیں سکتا کہ اس روایت کی انہوں نے توثیق یا تصحیح کی ہو۔ مجھے اصل کتاب ملنے پر یا اس روایات پر بعد میں کہنا ہوگا۔

21۔ تفسیر اتقان صفحہ 65 کے حوالہ سے لکھا ہے۔ "کہ قرآن حکیم سے سورت حفد اور خلع غائب ہیں۔

غرض یہ ہے کہ یہ دعائے قنوت ہے۔ جو ہم حنفی وتر کی تیسری رکعت میں پڑھتے ہیں۔ جیسے اسی عکسی صفحہ پر وتر میں حضرت عمرؓ کا پڑھنا اور حضرت علیؓ کا حوالہ بھی ہے کہ ان کو حضور ﷺ نے یہ دعائے سورت سکھائی تھی۔ اس صفحہ پر جو اعتراض کی بات لکھا ہے۔ لکھی ہے وہ یہ "کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کو بطور دعا پڑھتے تھے۔ اپنے مصحف میں نہ لکھ کر 112 سورتیں گنتے تھے۔ اس کے برعکس حضرت ابی بن کعب اس دعائے قنوت کے دو حصے حفد اور خلع کے نام سے دو سورتیں بنا کر 116 کی گنتی کر لیتے تھے" اس روایت کی کوئی سند یہاں مذکور نہیں ہے۔ اور اسی سے شیعہ نے اعتراض بنایا ہے۔ اگلی باسند روایت اس کا جواب بھی بن جاتی ہے۔ "ابو عبید نے ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اپنے مصحف میں سورت فاتحہ اور معوذتین لکھی تھیں (اور یہ دعا بھی)

"اللھم انا نستعینک الی اللھم ایاک نعبد ولک نصلی و نسجد والیک نسعیٰ ونحفد ونرجو رحمتک ونخشیٰ عذابک ان عذابک بالکفار ملحق"

ان سورتوں اور دعاؤں کو ابن مسعودؓ نے نہ لکھا تھا۔ اور حضرت عثمانؓ نے فاتحہ اور (قل اعوذ برب الفلق. قل اعوذ برب الناس) معوذتین لکھی تھیں۔ اور یہی مصحف عثمانی آج پوری دنیا میں لکھا پڑھا پڑھایا جا رہا ہے۔ ہم نے دیانت سے اس موضوع سے متعلق روایات لکھ دی ہیں۔

اب قارئین ہی غور فرمائیں کہ شیعہ فرقہ ایسی روایات نقل کر کے اعتراض بنا کر کیا چاہتا ہے؟ یہی نا کہ قرآن ناقص ہے اس پر اعتبار نہ کرو اور ایسی بے سند روایات اخبار آحاد کو اٹھا کر متفقہ متواتر قرآن (مصحف عثمانی) پر ترجیح دیتا ہے۔ جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ طلبہ کی کاپیوں میں کمی بیشی فطرۃً ہو سکتی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے ان دو سورتوں کو حضور ﷺ سے ہی وحی الٰہی جان کر یاد کر لیا۔ صبح و شام پڑھتے رہے مگر غلطی سے ان کو صرف دعائیں جان کر اپنے مصحف میں نہ لکھا۔ اس کے برعکس اقراء الصحابہ ابی بن کعبؓ نے ایک اور دعا حضور ﷺ سے سن کر غلطی سے ان کو قرآن کا حصہ جان کر اپنے مصحف میں درج کر دیا۔ پھر دو دعاؤں کو دو سورتیں سمجھ لیا۔ ہمارے عقیدے میں صحابہ کا ہر عمل کو کار ثواب تھا۔ نیکی کے جذبہ سے ہوتا تھا۔ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا (پارہ 26 رکوع 12) ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ (پارہ 2 رکوع 9) وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ (پارہ 3 رکوع 5) وغیرہ آیات کا مصداق تھا۔

مگر یہ اجتہاد اور اختلاف آرا ثواب اکہرا یا دوہرا ملنے کے باوجود کسی قانون اور ضابطے کے تحت بھی تو آئے گا۔ قرآن و حدیث سے خلیفہ وقت سے، اتفاق امت یا اکثر امت کے فیصلوں سے ایک کو ترجیح دوسرے کو مرجوح سمجھا جائے گا۔ جیسے

مشورے کی مختلف آراء پر ایک کو ہی ترجیح اور اسی پر فیصلہ برحق قرار پاتا ہے۔ اور لاء و فقہ میں، ساری مسلم غیر مسلم دنیا میں اکثر اصول پر قانون سازی کی جاتی ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن وسنت) کو مضبوطی سے تھامو۔ الگ الگ فرقے نہ بنو۔ (پارہ 4 رکوع 2) کے تحت خلیفہ راشد متفقہ مہاجرین وانصار حضرت ذوالنورین عثمان بن عفانؓ نے تمام صحابہ کرامؓ کے اتفاق سے حضرت علیؓ وبنو ہاشم کے مشورہ اور وجود سے عہد صدیقی کے مصحف مصدقہ کو اپنے دور میں جاری فرمادیا۔ باقی سب قرآنی کا پیاں تلف کردیں۔ بالفرض بقول شیعہ حضرت ابن مسعودؓ ہوں یا کوئی اور صحابی ابوذر عمار کی شان والے ہوں، ان کو حضرت عثمان کے اس اقدام یا اتحادی انتظام کی کارروائی سے شکر رنجی ہوئی تو خدا سب کو خوش رکھے جنت میں إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (بھائی بھائی ہوکر آمنے سامنے جنت کے پلنگوں پر بیٹھے ہوں گے) کا درجہ دے (پارہ 14 رکوع 4)

تو میں پوچھتا ہوں کہ وحدت امت اور نظم و نسق میں امن وامان کا جذبہ رکھنے والے دنیا کے کسی فرد کو بھی حضرت عثمانؓ کے اس اعتصام بحبل اللہ القرآن، اور اتحاد بین المسلمین سے اختلاف ہوسکتا ہے؟

اگر نہیں۔ کسی مسلم وغیر مسلم کو نہیں صرف فارس کے مجوسی فرقہ کو ایک قرآن پر متحدہ امت پر اعتراض چلا آرہا ہے۔ ہر دور میں فاتحین دنیائے اسلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ، اور حضرت عمرو بن العاص وحضرت ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہم) پر 100/100 خودساختہ مطاعن کے ساتھ مظلوم قرآن پر بھی 100 اعتراض کرتے آرہے ہیں۔ مشتاق کراچوی کے علاوہ یہ پنڈی کا مصعب جوادی اور اس کی ٹیم کا یہ تحقیقی پلندہ بھی آپ کے سامنے ہے آپ اپنے ایمان، انصاف، دیانت، خداخوفی اور عقل سلیم سے ہی کہیں کہ یہ قرآن پر بمبارٹمنٹ کرنے والے مسلمان ہیں تو کیسے ہیں؟ صدر اول سے تاہنوز 98/95% پابند سنت مسلمانوں کو اتحاد کی اور اصول پرستی کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہود ومجوس کی سازش سے شہادت عثمان اور پھر قاتلین عثمان کے ہاتھوں ہی وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (تمھاری زندگی بدلہ لینے میں ہے) کی آیات پڑھنے والے صحابہ وتابعینؒ کو 80 ہزار کی تعداد میں ذبح ہوتے دیکھا مگر حضرت علی المرتضیٰؓ کی محبت اور خلافت پر آنچ نہ آنے دی کیونکہ حکومت آپ کے نام سے تھی۔ قطعی جنتی آپ کے جگری یاروں کو برغلط کہہ دیا دنیا کی سپریم کورٹس ان مظلوموں کا مقدمہ نہ لیتیں۔ خدائے احکم الحاکمین ملک یوم الدین ہی ان 80 ہزار کو نیک نیتی کی بدولت جنت دے گا۔ 4+4 کے سوا عہد نبوت سے تا قیامت اربوں کھربوں مسلمانوں کو غیر مومن، منافق اور دوزخی جاننے والے فرقہ سے ہمارا یہی ایک سوال ہے کہ تم نے بھی کبھی یہ اصول پرستی کی؟ یا ہر امام سے بروقت غداری کرکے سیاست ومذہب میں ناکام کیا اور صاحب العصر تو مع 313 مومن ابھی تک نہ ہونے سے روپوش ہیں۔ اور قرآن وامام ثقلین سے ڈیڑھ ارب مسلم دنیا 1300 سال سے جو محروم چلی آرہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

10 سالوں میں تقریباً 25 لاکھ کے قتل عام سے پڑوسی ملک میں ایک قوم کا مذہبی انقلاب ضرور آیا۔ مگر وہاں عہد نبوی و مرتضوی کا کتنا اسلام نافذ ہے؟ قلت و کثرت کے تناسب سے ہم سے دستخط لے کر یہاں بھی حکمران قرآن و سنت اور پوری امت کا اسلام نافذ کر دیں اور وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ . فَاسِقُوْنَ . كَافِرُوْنَ کے قرآنی فتووں سے بچ جائیں۔ اور ترقی کا معیار خدائی قانون کے نفاذ سے 18 کروڑ مسلمانوں کو نصیب فرمائیں تو وہ پوری دنیا پر چھا جائیں۔ کیا پاکستان میں اکثریت کا کوئی امام خمینی نہیں جو قرآن و سنت نافذ کر کے اقبالؒ کا خواب اور حکم سچ کر دکھائے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا، شجاعت کا، عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

خدا بھی فرماتا ہے "اگر وہ تورات و انجیل سے اور اپنے رب سے اتارے ہوئے (قرآن) کا قانون نافذ کرتے تو آسمان و زمین سے بڑی نعمتیں کھاتے۔ ان میں ایک دوغلی جماعت ہے اور ان کے اکثر تو فاسق ہیں۔ (سورۃ انعام پارہ 6 رکوع 13)

حضرت ابن مسعودؓ کا اپنے مصحف سے رجوع اور عثمانؓ سے اتفاق:

علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 217 میں فرماتے ہیں

"کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو تمام صحابہ سے اتفاق کرنے کی دعوت دی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی رائے سے رجوع فرمایا۔ اور سب صحابہ سے (مصحف عثمانی پر) متفق ہو کر مخالفت ترک کر دی۔ ﷺ

حضرت علیؓ کا اتفاق ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔

علامہ بدرالدین زرکشی تفسیر البرہان فی علوم القرآن جلد 1 صفحہ 240 میں فرماتے ہیں۔

"کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ جس چیز کے والی عثمان بنے اگر میں اس کا والی وحاکم ہوتا تو میں بھی مصاحف کے بارے وہی عمل کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا (یعنی سب کا متفقہ قرآن بچا کر باقی غیر قرآن کاپیاں تلف کر دیتا) بخاری جلد 2 صفحہ 746 پر ہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے سوا سب کاپیوں کو جلا دیا"

حواشی العواصم من القواصم صفحہ 69 از محب الدین الخطیب تحت بحث المصاحف طبع لاہور میں ہے

"کہ ان تین خلفاء کے بعد حضرت امیر المومنین علیؓ خلیفہ بنے تو ان کا عمل جاری رکھا مصحف عثمانی اسی خط اور تلاوت پر تمام ممالک حکومت میں باقی رکھا اور اسی پر صدر اسلام میں تمام مسلمانوں کا اجماع منعقد ہو گیا"۔

قرآن میں ناسخ و منسوخ کی بحث

22:۔ شیعہ مؤلف نے آخر بحث تحریف میں یہ عنوان قائم کیا ہے۔ "موجودہ قرآن ناقص ہے" (الاتقان) اور یہی اس کا عقیدہ و مقصد ہے اور تفسیر درمنثور از جلال الدین سیوطیؒ کے 7 صفحات سے یہ دعاوی کئے ہیں۔

1۔ قرآن حکیم سے ایک پوری آیت غائب ہے۔
2۔ سورت احزاب کا اکثر حصہ حضرت عثمانؓ نے غائب کر دیا۔
3۔ نازل شدہ بعض آیات غائب ہیں۔
4۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ غائب ہو گیا۔
5۔ اکثر قرآنی آیات میں تحریف ہوئی ہے
6۔ سورت طلاق میں تحریف کی گئی ہے۔
7۔ سورت توبہ کا تیسرا حصہ غائب کیا گیا ہے۔

اس شیعہ نے جیسے پہلے 40 حوالہ جات کے الفاظ میں غلط ہونے کی تہمت لگا کر قرآن دشمنی کا ثبوت دیا تھا۔ ان سات صفات میں خیانت اور بدباطنی کا ریکارڈ پیش کر دیا ہے۔ کیونکہ ان آیات کا تعلق ناسخ و منسوخ سے ہے۔ اور یہ مسئلہ متفقہ بین الفریقین ہے کہ حکیم کی جیسے دوائی مریض کے حسب حال بدلتی ہے اور کسی بھی حکومت کے انتظامی احکام ضرورت کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح احکام و شرائع میں بھی ہر دور کے مطابق احکام آتے تھے۔ پھر مناسب موقع و زمانہ ان میں تبدیلی ہو جاتی تھی۔ تورات کے بعد زبور پھر انجیل و قرآن میں یہی زمانی اصول کارفرما ہے۔ اور ہم ان کو منسوخ مانتے ہیں۔ قرآن میں بھی مکی پھر مدنی سورتیں، حسب ضرورت احوال 23 سال تک بتدریج نزول اور اس کی کچھ آیات کا نسخ و بدل اسی چیز کی عکاسی کرتا ہے اس پر مستقل کتابیں ہیں اور متعلقہ آیات پر بڑی تفسیروں میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے یہ نسخ وابدال، انساء، لیٹ کرنا یا بھلانا اور دل سے محو کر دینا اللہ کا اپنا فعل ہے۔ بندوں کا دخل نہیں اور سنی شیعہ کے اختلافی مسئلہ تحریف قرآن سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو بندوں کی اپنی سازش یا دوسروں پر تہمت ہے۔ کہ خدا نے آیت یوں اتاری تھی۔ مگر جامعین نے حضرت علیؓ کے دشمنوں نے یہ یہ الفاظ نکال دیئے وغیرہ۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی بے نظیر کتاب الاتقان فی علوم القرآن جلد 2 صفحہ 20 میں ہے

''علوم قرآن کی سینتالیسویں قسم قرآن کی ناسخ و منسوخ آیات میں ہے اس میں لاتعداد علماء نے کتابیں لکھیں جن میں ابوعبید قاسم بن سلام، ابوداؤد بجستانی، ابوجعفر نحاس ابن الانباری، مکی بن ابراہیم اور ابن العربی وغیرہ ہیں۔ یہ ائمہ فرماتے ہیں کہ ناسخ و منسوخ پہچانے بغیر کسی کو کتاب اللہ کی تفسیر کا حق نہیں ہے'' یہی وہ مسئلہ اور کتابیں ہیں جن سے ناسخ و منسوخ آیات نہ جان کر شیعوں نے ان کو اہل سنت کی محرف آیات بنا دیا حالانکہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے کچھ آیات کا نسخ ہونا کچھ کا بھلایا جانا، کچھ کا دل سے ہی محو ہو جانا ثابت ہے، اگرچہ ایسی آیات کی تعداد میں کمی بیشی کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ نسخ و بدل میں قرآن سے یہ تین دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (سورۃ اعلیٰ پارہ 30)

(ترجمہ) ہم آپ کو قرآن پڑھائیں گے تو نہ بھولیں گے۔ مگر جو اللہ بھلانا چاہے۔

2۔ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ۔ (سورۃ نحل، پارہ 14)

(ترجمہ) جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (نئی بات) کیا اتار رہا ہے۔ تو یہ کافر کہتے ہیں

کہ اے رسول تو خود گھڑنے والا ہے۔

3- مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(ترجمہ) ہم جو آیت منسوخ کر دیں یا بالکل بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں کیا تم کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ، پارہ 1 رکوع 13)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حسب موقع اللہ کو پہلا حکم بدل کر دوسرا بھیجنے کا اختیار ہے اس پر اعتراض کفار کی عادت ہے یہود بار بار پروپیگنڈہ کرتے تھے۔ کہ کیسا پیغمبر ہے۔ کل کچھ حکم دیتا تھا آج کچھ اور دیتا ہے یہ قرآن از خود بناتا اور بدلتا رہتا ہے۔ اللہ نے آپ کی صفائی، سچائی کے لئے آیت 2 و 3 اتاری ہیں کہ پیغمبر تبدیل نہیں کر سکتا۔ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي (ترجمہ) فرمایئے میرے بس میں نہیں کہ میں اپنی طرف سے تبدیل کر دوں میں تو صرف وحی کا تابعدار ہوں۔ نافرمانی پر رب کے عذاب سے ڈرتا ہوں" (پارہ 11 رکوع 7)

یہ تبدیلی میرا اپنا کام ہے اعتراض کرنے ہیں تو مجھ پر کرو۔ شیعہ چونکہ پیغمبر علیہ السلام کے دور میں تو تھے ہی نہیں۔ البتہ بعد میں اصحاب رسول کے دشمن بن کر ابھرے اور ان پر وہی یہود و مشرکین کے اعتراضات شروع کر دیئے

"کہ یہ لوگ ہمارے برخلاف خود قرآن بنا لیتے ہیں۔ کفر کے ستون گھڑے کرتے اور علی و آل محمد کا لفظ نکال دیتے ہیں" حوالے گذر چکے۔

شیعہ تفسیر البرھان للبحرانی جلد 4 صفحہ 450 میں ہے۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ یعنی ہم آپ کو قرآن سکھائیں گے تو نہ بھولیں گے پھر استثناء فرمایا۔ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ . اس لئے کہ لغوی طور پر آپ سے بھول یعنی چھوٹ جانا ممکن ہے صرف اللہ وہ ذات ہے جو بھولتا نہیں"

احادیث سے نسخ کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

1- امام بخاری، امام نسائی اور ابن الانباری نے مصاحف میں حاکم نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا حضرت ابیؓ ہمارے بڑے قاری ہیں۔ حضرت علیؓ بہتر فیصلے کرنے والے ہیں۔ اور ہم حضرت ابیؓ کی قرأت نہیں چھوڑ سکتے یہ جو ابیؓ کہتے ہیں کہ جو چیز میں نے حضور ﷺ سے سنی ہے اسے نہیں چھوڑتا حالانکہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے اور نہ اسے بھلواتے ہیں مگر............ الخ

(درمنثور جلد 1 صفحہ 197) (تو نسخ و نسیان دونوں خدا کرا دیتا ہے)

2- بیہقی نے اسماء و صفات میں اصحاب ابن مسعود سے روایت کی ہے مانسخ من آیۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خط باقی رکھتے ہیں اور حکم بدل دیتے ہیں یا ہم اسے بھلا دیتے ہیں اپنے ہاں اسے لپیٹ کر دیتے ہیں۔ (ایضا)

3- ابوداؤد نے اپنی تاریخ کتاب میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے خبر دی ہے کہ ایک شخص کو ایک سورت یاد

تھی وہ رات کو تہجد میں پڑھنے لگا مگر نہ پڑھ سکا۔ دوسرا اٹھا وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ تیسرے کے ساتھ بھی یہی ہوا صبح کو سب حضور ﷺ کے پاس آئے اور بتایا تو آپ نے فرمایا وہ اس رات منسوخ ہوگئی (تو سب کو بھلادی گئی)

4- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن مسعود وغیرہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے بیر معونہ کے شہداء کے متعلق قرآن (کی سورت) اتاری تھی اور ہم نے پڑھی تھی وہ منسوخ ہوگئی صرف یہ یاد رہی "کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچادو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی ہے وہ ہم سے خوش ہے اور ہمیں بھی خوش کردیا ہے" (درمنثور جلد 1 صفحہ 198)

5- ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن الانباری نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت عبیدہ سلمانی سے روایت کی ہے کہ جس سال حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی اور حضور ﷺ نے آخری دور جس قرأت (قریش) پر کیا وہ وہی ہے جسے سب لوگ پڑھتے ہیں اور حضرت عثمانؓ نے سب کو اسی قرأت پر جمع کیا ہے۔ (درمنثور صفحہ 200)

6- ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ ایک واعظ کے پاس سے گزرے تو پوچھا تو ناسخ ومنسوخ آیات جانتا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ خود بھی ہلاک ہوئے ہو اور دوسروں کو بھی برباد کررہے ہو۔ (ایضا)

7- یہیں نسخ کی احادیث میں وہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت بھی ہے جیسے شیعہ نے بطور اعتراض بار بار لکھا ہے کہ ابن الانباری نے مصاحف میں لکھا ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اس نے سارا قرآن لے لیا ہے اسے کیا پتہ قرآن کی بہت سی آیات منسوخ ہوئی ہیں لیکن یہ کہے کہ جو قرآن ظاہر ہے وہ لے لیا ہے۔ (ایضا)

8- تفسیر بغوی میں علامہ نسفی التوفی 516ھ نے یہ تشریح کی ہے کہ نسخ کی چند شکلیں ہیں۔

﴿1﴾ "لکھا اور پڑھا جائے مگر حکم منسوخ ہو جیسے رشتہ داروں کے لئے میراث کی وصیت۔ (اسے یوصیکم اللہ فی اولادکم نے منسوخ کردیا)

(۲) خاوند مرنے پر سال کی عدت۔ (اسے دوسری آیت 4 ماہ 10 دن والی نے منسوخ کردیا)

(۳) جنگ میں تخفیف کی آیت کہ دو کا فر آدمی کا مقابلہ ایک مسلمان ضرور کرے۔ (اس نے 1 × 10 کافر والی آیت کو منسوخ کردیا۔)

(۴) سورت ممتحنہ کی وہ آیت جس نے مہاجرات سے امتحان (جانچ پڑتال) کا حکم دیا۔ اب منسوخ ہے وغیرہ۔

(بغوی جلد 1 صفحہ 103)

﴿2﴾ تلاوت اٹھ جائے مگر حکم جاری رہے جیسے شادی شدہ جوڑے کے زنا پر رجم اور سنگساری کی آیت

﴿3﴾ بالکل کاپیوں سے اور دل سے بھی اٹھالی جائے۔ جیسے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے ایک سورت پڑھنا چاہی مگر بسم اللہ کے سوا کچھ نہ پڑھ سکے۔ صبح حضور ﷺ کو جاکر اطلاع دی تو آپ نے فرمایا یہ سورت تلاوت اور حکم کے ساتھ منسوخ ہوگئی۔

کہا گیا کہ سورت احزاب، سورت بقرہ کی طرح لمبی تھی۔ مگر اس کا اکثر حصہ تلاوت اور حکم میں اٹھالیا گیا۔ اسی کا شیعہ معترض نے بار بار طعنہ دیا ہے۔

{4} تلاوت ہو حکم منسوخ ہو اور اس کی جگہ دوسرا حکم نہ آئے جیسے مہاجرات سے امتحان لینے کا بدل نہیں آیا۔

نسخ کا کتب شیعہ سے ثبوت:

9۔ شیعہ کی معتبر تفسیر صافی از فیض کاشانی المتوفی 1091ھ مطبوعہ بیروت میں ہے۔

مانسخ من آیۃ بان نرفع حکمھا الخ کہ جو آیت ہم منسوخ کریں یعنی اس کا حکم اٹھا دیں بعض نے نون کے ضمہ اور س کے کسرہ کے ساتھ نُنسِخ بھی پڑھا ہے۔ او ننسھا کہ ہم اس کا رسم الخط بھی مٹا دیں اور دلوں سے بھی ان کی یاد اور اے محمد آپ کے دل سے بھی ختم کر دیں جیسے اللہ فرماتے ہیں کہ جلدی ہم آپ کو پڑھائیں گے پس آپ نہ بھولیں گے۔ ہاں جو کچھ اللہ چاہے الخ (تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 178) یہی کچھ امام حسن عسکری سے تفسیر البرھان جلد 1 صفحہ 140 بحرانی میں ہے۔ پھر اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ تمہارے فوائد اور منافع کی خاطر اللہ قادر ہے کہ کچھ احکام میں نسخ وتبدیلی کر دے۔ (صفحہ 140)

10۔ شیعہ کی اور معتبر تفسیر مجمع البیان طبرسی (متوفی چھٹی ہجری) مطبوعہ بیروت اس آیت کے تحت ہے۔

"لغت میں نسخ کا معنیٰ کسی چیز کو مٹانا اور اس کی جگہ دوسری لانا ہے جیسے کہا جاتا ہے سورج نے سائے کو مٹا دیا اور اس کی جگہ دھوپ آگئی............ اور قرآن میں نسخ کی کئی قسمیں ہیں۔

(ا) حکم وتلاوت دونوں اٹھا دی جائیں جیسے حضرت ابوبکر سے مروی ہے کہ آیت پڑھا کرتے تھے "اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو (نہ بدلو) کہ یہ تمہارا کفر ہوگا" (مجمع البیان جلد 1 صفحہ 180)

(۲) آیت لکھی جائے مگر حکم اٹھ جائے جیسے اللہ کا ارشاد ہے۔

"اگر تمہاری بیویوں کی کوئی چیز کفار کے پاس رہ جائے اور تم تعاقب کر کے لینا چاہو...... الخ (سورۃ ممتحنہ، پارہ 28) تو یہ لکھی ہوئی تو ہے مگر اس پر عمل اٹھ گیا ہے۔ (مجمع البیان جلد 9 صفحہ 275)

(۳) لفظ اٹھ جائے مگر حکم اور (عمل کرنا) باقی ہو جیسے رجم کی آیت کہ (سنی شیعہ کا) متفقہ قول ہے کہ یہ آیت اتاری گئی تھی صرف اس کے الفاظ منسوخ کئے گئے (رجم کا حکم باقی ہے) شیخ صدوق قمی صاحب من لا یحضرہ الفقیہ فرماتے ہیں کہ ناسخ ومنسوخ آیات قرآن میں ہیں

"بہت سی احادیث آئی ہیں کہ بہت سی چیزیں قرآن میں تھیں تو ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی جیسے ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ ہم ایک آیت یوں پڑھتے تھے" کہ اگر ابن آدم کو مال کی دو وادیاں ملیں تو وہ تیسری بھی چاہے گا

اور ابن آدم کا پیٹ تو قبر کی مٹی بھرے گی اور اللہ جسے چاہے توبہ کی توفیق دے" پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی" (ایضاً)

اسی تفسیر مجمع البیان میں ہے

"تیسری قسم تاخیر اور بالکل نسخ کی یہ بھی ہے" کہ قرآن میں آئے پڑھی جائے عمل کیا جائے پھر اس کے بعد اسے یوں منسوخ کیا جائے کہ تلاوت بالکل اٹھادی جائے مٹادی جائے صرف بھلائی نہ جائے بلکہ اس کی حقیقت پر عمل بھی نہ کیا جائے جیسے حضرت زر بن حبیش (حضرت علیؓ کے خاص شاگرد) سے مروی ہے کہ حضرت ابی نے اس سے پوچھا تم سورۃ احزاب کتنی پڑھتے ہو اس نے کہا ستر سے زائد آیتیں تو آپ نے فرمایا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ سورت بقرہ سے بھی لمبی پڑھتے تھے اسے ابوعلی نے کتاب الحجۃ میں نقل کیا ہے۔

(مجمع البیان جلد 1 صفحہ 181)

سنی وشیعہ کی نسخ کے مسئلہ پر ان متفقہ روایات کے علاوہ درج ذیل شیعہ کتابیں بھی اسی کی غمازی کرتی ہیں۔

تفسیر البرھان للبحرانی جلد 1 صفحہ 140 میں ہے

"شیخ نے تہذیب میں اپنی سند سے امام ابوعبداللہ سے یہ روایت کی ہے کہ حکم رجم قرآن میں ہے۔

"الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتہ فانھما قضیا الشھوۃ" کہ شادی شدہ بوڑھے بڑھیا جب زنا کریں تو ان کو یقیناً سنگسار کرو کیونکہ انہوں نے (ناجائز) شہوت پوری کی۔

شیعہ کی تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 30 میں ہے کہ سعد بن مقعدہ نے امام جعفر صادقؒ سے ناسخ، منسوخ، محکم اور متشابہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ناسخ ثابت کو کہتے ہیں جس پر عمل کیا جائے۔ منسوخ وہ ہے جس پر پہلے عمل ہوتا تھا پھر وہ ختم کر دیا گیا۔ متشابہ متشابہ وہ ہے جیسے جاہل نہ پہچان سکے اور محکم وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔

صفحہ 31 پر ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا

"بے شک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے ہر ایک آیت کا کچھ ظاہر ہے کچھ باطن اور حد کے لئے ایک جھانکنے کا مقام ہے"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ درمنثور یا الاتقان کے حوالہ سے چند آیات کی کمی بتائی جائے۔ یا سورت احزاب سے بیسوں آیات کی نفی ثابت کی جائے۔ یہ سب قرآنی نسخ انساء تاخیر اور تبدیلی آیات سے وابستہ ہے۔ جو خود قرآن وحدیث اور سنی شیعہ علماء کے اجماع سے ثابت ہے ایسی آیات کے معنی ومفہوم میں قرب بتانا اور منسوخ آیات کم سے کم ظاہر کرنا علماء اہل سنت کی شان ہے جیسے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے موجود آیات میں سے صرف 5 کو حکماً منسوخ مانا ہے (فوز الکبیر) مگر قرآن میں تحریف یا کسی خاص گروہ کی سازش سے ادل بدل کرنے سے اس کا تعلق نہیں۔ جو صرف شیعہ کا عقیدہ ہے اور ان کے سینکڑوں علماء کے اقرار اور تحریف کی مصدقہ روایات وآیات پیش کی جا چکی ہیں۔ جن کی تکذیب وتردید کی کسی شیعہ عالم کو جرأت نہیں ہے۔ نہ وہ ان

تضلیل وتکفیر کا کوئی فتویٰ لگا سکتا ہے۔

ہم اس بحث کا خاتمہ گیارہویں صدی کے مشہور شیعہ مفسر جس کی لاتعداد علماء نے توثیق وتصدیق کی ہے ملا محسن بن شاہ مرتضیٰ ملقب بہ فیض کاشانی پر کرتے ہیں۔

اس نے آغاز کتاب میں چھٹا مقدمہ قرآن کے محرف اور ادل بدل ہونے پر لکھا ہے۔ پھر 16 صفحات پر لاتعداد آیات حضرت علی وبیت اپنے ائمہ سے بدلی ہوئی نقل کی ہیں۔ پھر یہی عقیدہ شیعہ کے سب سے پہلے علامہ کلینی صاحب الکافی اور اس کے استاد علی بن ابراہیم صاحب تفسیر القمی اور اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب الطبرسی کا احتجاج طبرسی میں ذکر فرمایا ہے۔

کاشانی کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

> ''ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے۔ جو ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی نے کھلا ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ قرآن میں تحریف اور کمی کا عقیدہ رکھتا تھا کیونکہ اس مقصد کے لئے اس نے اپنی کتاب اصول کافی میں بہت سی روایات نقل کی ہیں (پورا باب تحریف 92 آیات پر صفحہ 411 سے 437 تک پھیلا ہوا ہے۔ طبع تہران) اور ان پر کوئی نقد وجرح نہیں کی ہے۔ جب کہ اس نے آغاز کتاب میں فرمایا ہے کہ وہ اس میں صرف ثقہ اور معتبر روایات نقل کرے گا اس طرح اس کا استاد علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر بھی ان روایات محرفہ سے بھری پڑی ہے اور وہ اس میں بہت غالی ہیں۔ اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی بھی کتاب الاحتجاج میں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ (تفسیر صافی مقدمہ سادسہ جلد 1 صفحہ 52)

پھر آگے صاحب مجمع البیان ابو علی طبرسی، علامہ ابن بابویہ قمی اور شیخ الطائفہ طوسی کے دلائل صحت قرآن پر تین صفحات میں خوب رد کیا ہے۔ جس کا خلاصہ ہم پہلے اس باب کے آغاز میں ذکر کر چکے ہیں۔

تفسیر درمنثور اور اتقان کی پیش کردہ آیات سب نسخ سے متعلق ہیں

علامہ سیوطی نے اتقان جلد 2 صفحہ 20 کا عنوان باندھا ہے علوم قرآن قسم نمبر 47 ناسخ منسوخ سے متعلق ہے۔ پھر آگے صفحہ 21 پر لکھتے ہیں ناسخ ومنسوخ آیات میں 25 سورتیں ہیں۔ پھر ان میں سورت بقرہ، سورت توبہ، سورت احزاب اور سورت طلاق کا بھی ذکر کیا جن کی منسوخ آیات کا صاحب تحقیقی دستاویز نے یہاں درمنثور واتقان کا حوالہ دے کر ان کو معاذ اللہ اہل سنت کی محرف آیات بتایا ہے۔

(1) کہا ''کہ سورت احزاب کا اکثر حصہ حضرت عثمانؓ نے غائب کر دیا'' جب کہ علامہ اسے منسوخ والی سورتوں میں بتاتے ہیں۔

(2) ''موجودہ قرآن ناقص ہے'' عنوان لگا کر اتقان صفحہ 25 کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ وہاں نسخ کی صراحت ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں سورت احزاب دو سو آیات میں پڑھی جاتی تھی۔ پھر وہ اکثر منسوخ ہوئی تو

لکھنے پڑھنے سے غائب ہوگئی۔ (مصحف صدیقی میں پوری نہ لکھی گئی) تو حضرت عثمان سوائے اب موجودہ مقدار کے زیادہ لکھنے پر قادر نہ تھے۔

(3) اگلی روایت زر بن حبیش از ابی بن کعب میں ہے کہ دو سو ستر آئتیں تھیں۔ سورت بقرہ کے مطابق اس میں آیت رجم بھی تھی۔ جس کے منسوخ ہو کر قرآن میں نہ ہونے کا حوالہ ہم شیعہ تفسیر البرھان بحرانی جلد 1 صفحہ 140 اور مجمع البیان جلد 1 صفحہ 180 سے دے چکے ہیں۔

(4) اور اتقان جلد 1 صفحہ 65 سے حفد اور خلع (دعا) کی غائب ہونے کا ہم تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔ وہ اس باب میں ہے انسیویں قسم۔ سورتوں، آیتوں، کلمات اور حروف کی تعداد میں ہے۔ تو اس میں آیات کی کمی بیشی کا نہیں بلکہ ان کی گنتی کا اختلاف بتایا ہے۔ بسملہ ہر صورت میں لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ بعض نے صرف ایک سورت کا جز مان کر ایک گنا۔ دوسروں نے توبہ کے سوا سب کا جز مان کر 113 سورتوں کے مطابق گنتی کر دی۔ بعض نے انفال اور توبہ کو مضمون میں ایک جان کر سورت شمار کیا۔ اور توبہ پر بسم اللہ اس لئے نہ لکھی کہ تسمیہ امن وامان دیتی ہے۔ اور سورت توبہ میں کفار سے امن وامان چھین کر قتال کی مقصودی دعوت دی گئی ہے۔ تو یہ علماء کی اتنی فنی باریکیوں پر توجہ کرنا قرآنی علوم کی خدمت ہے۔ مگر رافضی دشمن قرآن کی ہر بات پر کیڑے نکالتا ہے۔

﴿5﴾ تحقیقی دستاویز صفحہ 320 پر درمنثور کے حوالہ سے ''قرآن سے ایک پوری آیت غائب ہے'' لکھا ہے۔ اس منسوخ شدہ آیت احزاب کی تفصیل اور آیت کا دشمن اصحاب رسول شیعوں کے خلاف ہونا ہم پہلے بتا چکے ہیں۔

﴿6﴾ اور تحقیقی دستاویز صفحہ 319 پر درمنثور سے سورت احزاب کا اکثر حصہ غائب ہونا۔ بطور نسخ ہم بتا چکے ہیں۔

﴿7﴾ اور درمنثور سے صلاۃ العصر کی حضرت عائشہ کی تفسیر منقول از پیغمبر کریم بتا چکے ہیں۔

﴿8﴾ درمنثور صفحہ 106 کے حوالہ سے ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا کہنا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس پورا اترا ہوا قرآن ہے۔ کیونکہ کچھ حصہ غائب اور منسوخ التلاوۃ (ہو کر زبان وکاغذ سے بھی دور) ہوگیا۔

اس کا جواب پہلے ہو چکا ہے اور اسی صفحہ پر یہ روایت ہے کہ آخری قرأت قرآن جو آپ سے حضرت جبریلؑ نے کی جسے حافظوں کا دور کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے جو آپ کی وفات سے پہلے ہوئی اور سب لوگ پڑھتے تھے حضرت عثمانؓ نے اسی پر مصحف تیار کیا اور لوگوں کو لغت قریش میں ایک ہی قرآن پر جمع کیا۔ (عکسی درمنثور صفحہ 106)

﴿9﴾ تحقیقی دستاویز صفحہ 311 پر درمنثور صفحہ 208 کے حوالہ سے عنوان دیا ہے۔ سورت توبہ کا تیسرا حصہ غائب کیا گیا ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہ بھی منسوخ شدہ غائب ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ الاتقان جلد 2 صفحہ 26 اسی ناسخ ومنسوخ کے باب میں فرماتے ہیں۔

"کہ طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سورت پڑھی جو حضور ﷺ نے ان کو پڑھائی تھی وہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ تہجد کی نماز پڑھنے لگے تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکے صبح حضور ﷺ کو جا کر یہ قصہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ منسوخ ہو چکی ہے تم اس سے غافل ہو جاؤ یاد بھی نہ کرو"

﴿10﴾ صحیحین میں حضرت انسؓ سے بئر معونہ کے شہدا کے قصہ میں ہے کہ ان کے بارے میں قرآن اترا پھر وہ اس آیت کے سوا اٹھالیا گیا "کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے وہ ہم سے راضی تھا اور ہم کو بھی خوش کر دیا۔

اس کے آگے مستدرک میں حذیفہ کی روایت ہے کہ تم براۃ کا چوتھا حصہ پڑھتے ہو تو حسین بن منادی نے اپنی کتاب ناسخ و منسوخ میں اسے لکھا ہے۔ (کہ بقیہ سورت توبہ منسوخ ہو گئی)

﴿11﴾ اپنے صفحہ 313 پر در منثور جلد 6 صفحہ 229 کے حوالہ سے عنوان لگایا ہے "سورت الطلاق میں تحریف کی گئی"

عرض یہ ہے کہ یہاں اختلاف قرأت ہے کہ مصحف عثمانی میں فطلقوهن بعدتهن ہے اور یہاں ایک قرأت میں لی قبل عدتهن ہے۔ جو حضرت ابن عمر کی قرأت ہے۔ شان نزول یہ لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دی تو ابن ابی حاتم نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دی تو وہ اپنے باپ کے گھر چلی آئیں تو اللہ نے یہ آیت اتاری "کہ اے نبی جب تم بیویوں کو طلاق دو تو (خاوند کے گھر میں) عدت گزارنے کے لئے طلاق دو اور عدت کے دن گنو" پارہ 28 رکوع 17 (خدا کی طرف سے) آپ کو کہا گیا کہ اس سے رجوع کر لو۔ کیونکہ وہ بہت روزے رکھنے والی، رات کو عبادت گزار ہے اور وہ جنت میں بھی آپ کی بیویوں سے ہے"

تو یہ آیت و سورت تو حضرت حفصہؓ کی فضیلت بن گئی۔ خاوند کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم خدا نے دیا اسی میں رجعت آسان ہوتی ہے پھر خدا کی سفارش برائے رجوع بھی بن گئی اور جنت کی خوش خبری بھی مل گئی۔ والفضل ما شهد به القرآن .

﴿12﴾ شیعہ خود قرآن میں اہل سنت کی طرح نسخ کے قائل ہیں۔ تفسیر مجمع البیان طبرسی مطبوعہ بیروت جلد 1 صفحہ 180 میں ہے کہ نسخ کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) آیت کا حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہوں۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ ہم یوں پڑھتے تھے اپنے باپوں سے منہ نہ موڑو، یہ تمہارا کفر ہے۔

(۲) آیت تو لکھی ہو مگر حکم منسوخ ہو جیسے (ممتحنہ میں ہے) کہ تمہاری بیویاں کچھ کفار کے پاس رہ جائیں الخ۔ اب لفظ تو ثابت ہیں مگر حکم منسوخ ہے۔

(۳) لفظ منسوخ ہوں مگر حکم باقی ہو جیسے (باتفاق سنی شیعہ) آیت رجم پر عمل ہوتا ہے۔ (شادی شدہ زانی سنگسار کیا جاتا ہے) یہ آیت اتاری گئی تھی پھر منسوخ ہو گئی۔ حکم باقی ہے۔ بہت سی احادیث آئی ہیں کہ کچھ باتیں قرآن میں اُتریں مگر ان کی تلاوت

منسوخ ہوگئی جیسے ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ وہ پڑھا کرتے تھے اگر آدمی کو مال کی دو وادیاں ملیں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا۔ آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی اللہ جسے چاہے توبہ کی توفیق دے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ 70 انصار جو بئر معونہ پر شہید ہوئے ان کی یہ بات قرآن میں آئی تھی ''کہ ہماری قوم کو یہ پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کردیا ہے'' پھر یہ منسوخ ہوگئی۔

قارئین کرام اس شیعہ نے بالاتفاق منسوخ شدہ آیات کو اپنی خباثت یا قرآن سے عداوت کی بنا پر اہل سنت کے ہاں ان کا محرف ہونا بتایا تھا۔ ہم ہر ایک کا بار بار الحمدللہ جواب دے چکے۔ خود علامہ سیوطی نے 3-4 جگہ الاتقان میں وضاحت بھی کردی کہ ہم ہرگز ہرگز تحریف قرآن کے قائل نہیں ہم میں سے کوئی تحریف کا قائل نہیں ہے۔ ایک شخص بھی سنی کہلانے والا اب تک تحریف قرآن کا قائل نہیں ہوا۔ اس کے بعد اتنی صراحت کے باوجود الاتقان سے نسخ والی روایات کو شیعہ علماء ہمارے یا اپنے عوام کے سامنے پیش کرکے دل خوش کریں کتنی بڑی دھاندلی اور دھوکہ ہے۔ شیعہ چونکہ اس قرآن کو صحیح، کمی بیشی سے پاک اور اپنے لئے واجب العمل نہیں مان سکتے۔ تو اپنا جرم اور عقیدہ چھپانے کے لئے اہلسنت کی نسخ یا اختلاف قرأت والی روایات کو اچھالتے ہیں۔

آخر میں فیض اللہ کاشانی المتوفی 1093ھ کی تفسیر صافی کے حوالہ پر بحث ختم کرتا ہوں۔

''اقول۔ جو کچھ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور تمام روایات سے فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ ہمارے سامنے والا قرآن وہ پورا 1۔ نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر اتارا گیا تھا۔ 2۔ کچھ تو اتارے ہوئے قرآن کے خلاف ہے۔ 3۔ کچھ بدلا ہوا ہے 4۔ کچھ سے بہت سی چیزیں حذف کی گئی ہیں کہ بہت سی جگہوں سے حضرت علیؓ کا نام نکال دیا گیا۔ 5۔ اور اس کے علاوہ بھی تبدیلیاں ہیں۔ 6۔ یہ اس ترتیب پر بھی نہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی پسندیدہ تھی یہی کچھ علی بن ابراہیم قمی نے کہا ہے۔
(صافی مقدمہ 6 صفحہ 49)

مذہب شیعہ کے منکر قرآن ثابت ہونے پر مزید کفر کے 4 دلائل: (از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ)

صحابہ اور اہل بیت میں اختلاف نہ تھا ایک مذہب پر تھے۔

1- حضرت علیؓ نے نہ الگ مسجد بنائی، نہ نمازیں الگ پڑھیں ان کے پیچھے باجماعت پڑھ کر نہ کبھی دہرائیں۔
2- ایک دوسرے کو رشتے دیئے جیسے حضرت عمرؓ کو ام کلثوم بیاہ دی۔ شادی ہم مذہب میں ہوتی ہے۔
3- حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کے نام عثمان، عمر، ابوبکر رکھے۔ جو کربلا میں شہید ہوئے تھے۔
4- حضرت علیؓ نے تینوں خلفاء سے جنگ نہیں کی۔ معلوم ہوا وہ سچے تھے۔ مذہب شیعہ جھوٹا ہے۔

(بحوالہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ از مولانا کرم الدین)

تاریخی دستاویز کا چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے

اہل بیتؓ اور خاندان نبوت کی توہین (معاذاللہ)

اس میں شیعہ کتب سے 26 کتابوں کے 36 حوالہ جات ہیں۔ جن کی تردید یا تحقیقی جوابات شیعہ مجیب نے نہیں دیئے۔
ہم ان کا خلاصہ مولانا فاروقی شہیدؒ کے قلم ہی سے نقل کرتے ہیں۔

مگر اس سے پہلے لفظ اھل۔ اھل بیت، آل رسول وغیرہ کا لغوی معنی بتانا ضروری ہے۔ آل۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ ہر شے کی ذات، آل الرجل، کنبہ افراد خانہ، تبعین و متعلقین۔ (القاموس الوحید صفحہ 142 طبع ادارہ اسلامیات لاہور) اردو، انگریزی میں لفظ آل بمعنی سب، کل، اکثر میں استعمال ہوتا ہے۔ آل انڈیا، آل مسلم کنیز، تمام دنیا کے مسلمان۔

اصل میں یہ لفظ اھل تھا۔ ہ کو الف سے بدل دیا تو معنی میں عموم اور کثرت آگئی مگر آل کی اضافت عزت والوں کی طرف ہوتی ہے۔ خواہ دینی ہو یا دنیوی۔ آل موسیٰ، آل ھارون، آل فرعون، آل ابراہیم، آل عمران جگہ جگہ قرآن میں آیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کے ہم مذہب تبعین و متعلقین امتی وغیرہ مراد ہیں۔ رشتہ دار، اولاد، کنبہ خصوصی معنی ہے۔ آل اسکاف موچی لوگ نہیں کہا جاتا۔ القاموس الجدید صفحہ 99 اردو، عربی لغت طبع لاہور میں ہے۔ اہل خانہ، اہل البیت، رب البیت وصاحبہ، صاحب المنزل (یعنی گھر میں رہنے والوں، گھر کے مالکوں اور اس کے باشندوں، بیوی، اولاد، مالک اور اس گھر سے تعلق رکھنے والوں کو اہل بیت کہتے ہیں) لفظ اھل اردو میں والا، حرف اضافت ہے جو کسی چیز کی طرف بھی مضاف استعمال ہوتا ہے۔ اھل باطل۔ گمراہ لوگ، اہل تفرقہ۔ جدائی ڈالنے والے، اہل تشیع۔ امت سے جدا چلنے والا (یا خاص فرقہ) اہل حرفہ۔ صنعتی لوگ، اہل رائے۔ منفرد رائے دینے والے وغیرہ

القاموس الوحید صفحہ 140 (ا ہ ل کی بحث میں ہے

أَهَلَ اهلاً و أُهولاً شادی شدہ ہونا۔ المکان آباد ہونا۔ فلانۃً شادی کرنا۔ اَلْاَھْل رشتہ دار کنبہ بیوی ماکان جمع اھالی۔ اھل الدار مکان والے، گھر کے لوگ۔ اھل الرجل۔ اہل و عیال، بیوی بچے، الامر حکمران ذمہ داران"

المنجد صفحہ 68 میں ہے۔ آل الرجل۔ انسان کے اہل و عیال۔ آل کا لفظ صرف شرفاء کے لئے مستعمل ہے چنانچہ اہل اسکاف نہیں کہا جاتا۔ المنجد صفحہ 66 پر ہے۔ اھل الرجل بیوی اھل الامر حکام اہل المذہب ہم مذہب اہل الوبر

خیموں میں رہنے والے بدو ۔ الآھـل بیوی بچوں والا ۔ ہمیں لغت سے آل اہل بیت اہل خانہ اھلیہ بیوی وغیرہ کے یہ عام وخاص معانی اس لئے نقل کرنے پڑے کہ اہل تشیع وتفریق اپنے مذہب کی طرح ان کے لغوی معنوی میں بھی تفریق و تحریف اور خود غرضی دکھاتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں۔ امت کے اجماعی مفہوم میں اور لغت کے عموم میں ان کے معانی عام مراد نہیں لیتے بلکہ سینہ زوری سے اخص الخواص معنیٰ مراد لیتے ہیں۔ کہ آل رسول اور اہل بیت سے مراد صرف حضرت علیؓ ان کی بیوی دو بیٹے اور پھر ان کے 9 بیٹے امام مراد ہیں۔ قرآن وحدیث میں صرف ان کی تعریف آئی ہے ان کو ہی ماننا فرض ہے۔ ان سے ذرا اختلاف کفر ہے اہل بیت میں بیویاں شامل نہیں اور آل رسول میں آپ کے رشتہ دار، امت اور تابعدار مسلمان شامل نہیں۔ جیسے قرآن میں اَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ سے مراد اس لاولد کے 16 لاکھ ہم مذہب فوجی مراد ہیں۔ اور آل موسیٰ و ھارون (علیھما السلام) سے ان کے امتی مراد ہیں

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

میرے شیعہ دوست توجہ فرمائیں۔ کہ اگر ازواج مطہرات کے گھر میں نازل ہونے والی آیت اہل بیت سے نبی کی بیویاں خارج ہیں اور حضرت علیؓ کے اہل خانہ اور دو بچے شامل ہیں۔ تو پھر یہ آیت ازواج و نبی کے گھر میں کیوں نازل ہوئی۔ کیا حضرت علیؓ کے گھر میں اتر کر اہل بیت علی کو یہ شرف نہ دے سکتی تھی۔ کیا کوئی All World میں ایسا شیعہ مجتہد ہے جو میرے اس سوال کا جواب دے سکے؟

لفظ "اھل بیت" تین مرتبہ بیوی اور خاتون خانہ کے لئے قرآن میں آیا ہے:

1- حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ کو جب اسحاق بیٹے کی بشارت ملی اور اس نے تعجب کیا تو فرشتے بولے

"اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ☆

(ترجمہ) اے اہل بیت خدا کے اس فیصلے پر تعجب کیوں کرتی ہو اللہ کی رحمتیں برکتیں تم پر برسیں بے شک وہ خدا قابل تعریف بزرگ ہے۔ (سورۃ ھود، پارہ 12 رکوع 7)

اسی آیت سے حضور ﷺ نے درود شریف بنایا۔ تو آل ابراہیم سے مراد آپ کی بیوی ہے اور آل محمد سے مراد آپ کی بیویاں، اولاد وغیرہ سے پہلے ہیں۔

2- امہات المومنین کو خدا اہل بیت یوں فرماتا ہے

"وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ☆ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ.

(ترجمہ) نماز کی پابند رہو زکوٰۃ (بشرط نصاب) دیتی رہو، (ہر بات میں) اللہ اور اس کے رسول کی

تابعدار رہو۔ بے شک اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت تم سے گندی باتیں دور کردے اور تم کو ایسے پاک صاف رکھے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا تذکرہ (اور دوسروں کو تعلیم) کرتی رہو۔ (سورۃ احزاب، رکوع 4)

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی بیوی کی گود میں پہنچ چکے تھے دودھ کسی خاتون کا نہ پیتے تھے تو بہن بولی۔
"هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ . (سورۃ قصص، پارہ 20 رکوع 4)
کیا میں تم کو ایسا گھرانہ (خاتون) بتاؤں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کرے اور اس کا خیر خواہ بھی ہو۔

قرآن میں 3 مرتبہ لفظ اھل بھی صرف بیوی اور خاتون پر بولا گیا۔

1۔ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۔ (پارہ 4 رکوع 4)
جب آپ صبح اپنی بیوی (حضرت عائشہؓ سے چادر برائے علم لے کر) سے چلے مومنوں کو (بدر میں) جنگی مورچوں پر بٹھاتے تھے

2۔ فَقَالَ (موسیٰ) لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا (سورۃ طٰہٰ رکوع 1)
(ترجمہ) جب موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے الخ

3۔ لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ (پارہ 20 رکوع 16)
(ترجمہ) اے لوط ڈر نہیں فکر نہ کر ہم تجھے اور تیرے گھر والوں کو بیوی کے سوا بچالیں گے۔

پہلے گزر چکا ہے کہ قرآن میں آل موسیٰ و آل ھارون کے سوا آل ابراھیم اور آل عمران بھی آیا ہے۔ ہر جگہ ان کی امت تابعداروں کے علاوہ ان کے خاندان کے لوگ اور اولادیں بھی مراد ہیں۔ شیعہ کو شکایت ہے کہ آل محمد کا لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ پھر کہتے ہیں آیا تھا مگر جامعین نے نکال دیا۔ (معاذ اللہ)

اب جب نہیں ہے تو ان سڑکوں پر اودھم مچانے والوں نے اپنے تیرہ آل محمد کے سوا۔ تمام مسلمانوں کو ان کا دشمن اور خارج از ایمان بنا رکھا ہے۔ اور اگر آجاتا تو یہ آسمانی فرشتوں سے حضور ﷺ کے آنکھیں بند کرتے ہی پوری امت کا صفایا کرادیتے۔ جیسے ان کے 313 مومن ہونے پر جب امام مہدی عجل اللہ فرجہ تشریف لائیں گے تو ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو اور ان کی بیٹیوں کو قبروں سے زندہ نکال کر حد ماریں گے اور ان کے ماننے والے تمام اربوں مسلمانوں کو فنا کردیں گے۔ پھر اصلی قرآن نکال کر اپنے مومنوں کو پڑھائیں گے۔
آج ہر شیعہ کا یہ (بناوٹی) عقیدہ ہے جو ان کی چوتھی صدی کے بعد لکھی جانے والی ہر کتاب میں موجود ہے۔

احادیث میں اہلبیت کرامؓ کے فضائل:

1۔ خود حضرت عباسؓ آپ کے چچا راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیسے ہیں وہ لوگ جو حدیثیں بیان کرتے ہیں اور جب

میرے اہل بیت میں سے کسی کو دیکھیں تو ان کی تعریف چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی قسم کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ان سے اللہ کے لئے اور میرے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ (ابن ماجہ صفحہ 13)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ داری سے عموم مراد ہے۔ جیسے چچا عباس کو آپ نے اہل بیت فرمایا تو اس کی اولاد آپ کی پھوپھیاں اور ان کی مومن اولاد خصوصاً حضرت صفیہؓ والدہ حضرت زبیر بن عوامؓ اور ان کی اولاد وغیرہ۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ آل علیؓ اور ان کی سب اولاد آل عقیلؓ اور ان کی سب اولاد۔ آل جعفرؓ اور ان کی سب اولاد۔ آپ کے چچا حارثؓ بن عبدالمطلب اور ان کی سب اولاد اسی طرح آپ کی پھوپھی بیضاءؓ بنت عبدالمطلب ان کی بیٹی حضرت اروی حضرت عثمان بن عفان ذوالنورینؓ کی والدہ اپنی اولاد سمیت اہل بیت نبوی کا مصداق ہیں۔ ان پر صدقات واجبہ حرام ہیں۔ تو آپ کی چار صاحبزادیاں ان کی اولاد اور خاوند بدرجہ اولیٰ آل محمد اہل بیت میں شامل ہیں۔ اسی طرح حسنینؓ جنتی نوجوانوں کے سردار اور پیارے اہل بیت ہیں۔

2۔ بخاری شریف جلد 1 کتاب المناقب میں باب ہے۔ ذکر اصہار النبی ﷺ آپ کے دامادوں کا بیان۔ ان میں (حضرت خدیجہؓ کے بھانجے قاسم) ابو العاص بن ربیع (آپ کی بڑی بیٹی زینب کے خاوند حضور ﷺ کے داماد) بھی ہیں۔ پھر لمبی حدیث میں فرمایا۔ میں نے ابو العاص بن ربیع کو بیٹی دی تو اس نے مجھ سے باتیں کیں تو سچی کیں۔ بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم رسول خدا کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں گی۔ تو حضرت علیؓ نے وہ منگنی توڑ دی .... آخر حدیث میں ہے کہ آپ نے عبد شمس کے اپنے داماد کا ذکر کیا تو اس (ابو العاص) کی دامادی کی خوب تعریف کی تو فرمایا اس نے جو بات کہی سچی کہی جو مجھ سے وعدہ کیا پورا کیا۔ (بخاری صفحہ 528)

تو اب عموم میں حضرت قاسم، علیؓ و عثمانؓ سب داماد آجائیں گے اور وہ حضور ﷺ کے گھرانے کے لوگ سمجھیں جائیں گے۔

3۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے کچھ عرصہ ہم حضور ﷺ کے گھر ٹھہرے تو ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ کو آپ کے اہل بیت سے ہی پایا کہ وہ اور اس کی ماں حضور ﷺ کے پاس بہت آتے جاتے تھے۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 531)

4۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو آپ نے مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ فرمایا۔ کہ ہمارے اہل بیت کا فرد ہے۔ (بخاری)

5۔ آپ نے فرمایا مرد تو بہت باکمال ہوئے مگر عورتوں سے 3 (چوتھی حضرت خدیجہؓ و حضرت فاطمہ بھی) باکمال ہوئیں مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت تو سب عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید (قورمہ روٹی چاول میں ملا ہوا) کی تمام کھانوں پر۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 532)

6۔ حضرت عمارؓ نے کوفہ میں فرمایا میں یقین سے کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 532)

7- مرض وفات میں آپ فرماتے ہیں میں کل کہاں ہوں گا میں کل کہاں ہوں گا۔ حضرت عائشہؓ کے گھر پہنچنے کا شوق تھا اماںؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے گھر پہنچ گئے تو سکون پایا۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 532)
(پھر یہیں وفات پا کر مدفون ہوئے وہی بیت عائشہؓ آج روضہ اقدس اور جنت کا باغ ہے سب دنیا سلام پڑھ کر ایمان سے منور ہو کر آتی ہے)

8- حضرت امی عائشہؓ فرماتی ہیں اہل بیت محمد کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ نہ جلتی تھی۔ حالانکہ آپ کے گھر میں نو بیویاں تھیں (بخاری) ریاض الصالحین صفحہ 125 اور ابوداؤد میں ہے کہ عورتیں آل محمد، آل بیت ازواج رسول کے پاس جمع ہو گئیں۔ یہاں سے پتہ چلا کہ قرآن کے مطابق حدیث بھی ازواج مطہرات امہات المومنین کو اہل بیت اور آل محمد بتا رہی ہے۔

کتب شیعہ سے امہات المومنین اہل بیت نبوی ہیں:

9- شیعہ کی معتبر کتاب فروع کافی میں ہے۔ ہماری امی حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں "کہ ایک انصاری خاتون ہم آل محمد کی خدمت کرنے آتی تھی پھر فرمایا آل محمد کا حق تا قیامت مسلمانوں پر واجب ہے"۔ (فروع کافی صفحہ 156)

10- سرورِ کائنات جب گھر تشریف لاتے تو مکی زندگی میں حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ پر یوں سلام کرتے تھے۔
السلام علیکم یا اهل البیت. (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 100)

11- حضرت عمرؓ اہل بیت کے تمام گھروں (بیویوں، بیٹیوں، بنو ہاشم سمیت) کو مال سب سے زیادہ دیتے اور ان کو مقدم رکھتے تھے۔ اس سیرت پر آپ کے بعد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ اور دوسرے بھی نہ چل سکے۔ (منہاج السنۃ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 218)

نوٹ:- قرآن و سنت اور کتب فریقین سے آپ کی بیویوں کا اہل بیت ہونا اور قابل درود و سلام ہونا ثابت ہو چکا۔ شیعہ غلطی اس سے کھاتے ہیں کہ جب ہمارے محدثین اہلبیت کرامؓ کے فضائل کا ذکر بڑی محبت سے کرتے ہیں اور ان میں حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنینؓ کا ان کے ایک دفعہ ہی چادر میں ہونے اور حضور ﷺ کا ان کے حق میں دعائے تطہیر کر دینے کا ذکر خیر پڑھتے ہیں تو یہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کہ اہل بیت صرف یہی ہیں آیت ان کے حق میں ہی آئی ہے سب مسلمان صرف انہی کو مانیں باقی بیسیوں حضرات کے حق میں سینکڑوں ارشادات نبوی کتب فضائل اور ابواب مناقب سے بالکل چھوڑ دیں۔ اور ان چار کے سوا کسی رشتہ دار اہل بیت صحابہ کرامؓ اور مومنین دربار نبوی کی شان میں کسی فرمان نبوی کو ہرگز سچا نہ جانیں۔ ان کا یہی ظلم ہر جگہ ہوتا ہے اسے ہی شہرہ آفاق کر دیا ہے۔ حالانکہ حصر کرنا، مفہوم مخالف مراد لینا، غیر مذکور شخص کو بالکل معدوم جاننا دنیا کے کسی اصول میں جائز نہیں۔ آپ کسی موقع پر اپنے بیٹے، بیٹی سے خوش ہو کر کہہ دیں کہ "تم بہت اچھے ہو" اس کا مطلب یہ تو نہ ہوگا کہ آپ کی اور اولاد ہی نہیں۔ یا وہ سب برے ہیں۔ اسی بنیادی اصول سے حضرت علیؓ کے باقی بھائیوں جعفرؓ و عقیلؓ کی فضیلت کا، 3 خلفاء راشدینؓ کا، 3 اور صاحبزادیوں کا، 3 اور نواسے نواسیوں-- عبداللہ بن عثمان-- علی بن ابوالعاص-- امامہ بنت زینبؓ

کا پھر تمام صحابہ کرامؓ کے ایمان وعدالت کا، تمام مہاجرین وانصار کا، 10 ہزار قدوسی صحابہ کا ان کے مکہ فتح کر چکنے کے بعد جو ہزاروں اہل مکہ جن کہ اکثریت بنوامیہ کی تھی مسلمان ہوئے۔ خدا ان کو سورۃ نصر میں یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا سے مومن بتاتا ہے سورۃ حدید پارہ 27 رکوع 1 میں مہاجرین وانصار کے بعد ان کے لئے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى فرمایا۔ ہر ایک کو جنت ملے گی۔ ان سب آیات وشخصیات کا شیعہ انکار کر چکے ہیں۔ جنہوں نے عہد خلافت راشدہ اور اموی دور میں آدھی معلوم دنیا فتح کر کے آج 55 مسلم ممالک میں ہم کو بسایا ہے۔

جامع ترمذی مناقب اہل بیت سے چند اور احادیث پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ فرمائیں۔

1- آیت تطہیر نازل ہوئی (مسند احمد کی روایت کے مطابق چھ ماہ بعد) ''حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں آپؐ نے حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ وحسینؓ کو بلایا ان پر چادر ڈالی۔ حضرت علیؓ آپ کے پیچھے تھے۔ پھر یہ دعا مانگی ''اے اللہ یہ میرے گھر کے لوگ ہیں ان سے گندگی دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہوں یا رسول اللہؐ تو آپ نے فرمایا آپ اپنے مرتبے پر ہیں آپ (ان سے) بہتر ہیں'' کیونکہ آیت تطہیر تو اتری ہی تمھارے حق میں ہے۔

2- زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ایک ان میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ جو وہ رسی ہے کہ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان اور اہل بیت ہیں۔ یہ جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر تک نہ آجائیں تو اب دیکھنا تم ان میں میرے جانشین کیسے بنو گے'' یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (ترمذی)

الحمد للہ اہل سنت مسلمانوں نے قرآن سے ہی تمسک کیا کہ لاکھوں کروڑوں اس کے عالم، مفسر اور حافظ چلے آرہے ہیں۔ قرآن وسنت کے قانون سے ہی خلفاء راشدینؓ نے اور عادل بادشاہوں نے 70 لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومتیں قائم کیں۔ تمام عترت واولاد، پورے خاندان رسول اور امہات المومنین سمیت سب اہل بیتؓ سے محبت کرتے اور نمازوں، دعاؤں میں ان پر درود وسلام بھیجتے آرہے ہیں۔ تفریق کے قائل نہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کو چوتھا برحق خلیفہ مانتے اور آپ کے ہی عقیدہ ومذہب پر ہیں۔ قاتلین عثمان کی سازش سے جمل وصفین اور نہروان کے خوفناک اور خونی معرکے بعد افسوس امت کے قاتل جان واتحاد ضرور بنے مگر اس اجتہادی فیصلہ میں ہم حضرت علیؓ کے ساتھ ہیں۔ کہ یہی منافق (بارشاد نبویؐ) عثمانؓ کو شہید کرنے والے بعد صلح جمل میں غداری سے سوئے پڑے 12 ہزار مسلمانوں کو شہید کرنے والے پھر صفین پہنچ کر 70 ہزار مسلمان شہید کرنے کرانے والے پھر خارجی بن کر خود حضرت علیؓ سے بھی لڑنے والے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت امیر معاویہ قائدین اسلام پر بیک وقت قاتلانہ حملہ کرنے والے ہیں۔ ان پر حضرت علیؓ نے نہج البلاغہ وغیرہ میں بار بار لعنتیں کی ہیں۔ ہم بھی ان دشمنان اہل بیت ومسلمین کو ملعون مانتے ہیں۔

3. حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو بڑے خاص فاضل رفیق اور نمائندے ملے ہیں اور مجھے چودہ ملے ہیں۔ ہم نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ علی، حسن، حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم (ترمذی صفحہ 219)

اب مناقب اہل بیتؓ کی یہ حدیث ان کو بھی اہل بیت ثابت کر رہی ہے۔ کسی اور کا ذکر کسی خاص حدیث میں نہ ہونا ان کی فضیلت کی نفی نہیں کرتا۔ یہاں اگر حضرت عثمانؓ کا ذکر نہیں تو حضرت ابوذرؓ کا بھی ذکر نہیں جب کہ وہ دونوں حضور ﷺ کے محبوب گویا خاندان اہل بیت کے فرد رشید ہیں۔

کاش فضائل کے باب میں شیعہ اسی عام اصول کو مان لیتے کہ جن کا ذکر کسی ایک روایت میں نہیں تو نفی نہ کی جائے دوسری روایات میں ان کا ذکر خیر دیکھ کر ان کو بھی گلے لگا دیا جائے۔ تو وہ تمام تلامذہ نبوت سے محبت کرتے۔ کسی سے بغض نہ رکھتے اور سنی شیعہ دو فرقے مسلمان اور بھائی بھائی بن جاتے۔

4. بروایت حضرت عباسؓ حضور ﷺ فرماتے ہیں "لوگو! اللہ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے پالتا ہے مجھ سے بھی اللہ کی محبت کے واسطے سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے بھی میری محبت کی وجہ سے محبت رکھو۔ (ترمذی)

اہل بیت کا وسیع مفہوم علماء کرام کی نظر میں:

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں علامہ عبدالحقؒ فرماتے ہیں

کبھی اہل بیت کا لفظ ان پر بولا جاتا ہے جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں۔ اور وہ سب مسلمان بنو ہاشم ہیں۔
کبھی بمعنی بیوی آتا ہے۔ کہ تمام ازواج مطہرات کو (آیت تطہیر میں) شامل ہے۔ (ایک طبقہ کا) ان کو اہل بیت سے خارج کرنا آیت کے تمام نظم و نسق کو ختم کر دیتا ہے۔ یُطَهِّـرَ كُمْ کی ضمیر مذکر لفظ اہل بیت مذکر ہونے کی وجہ سے ہے۔ (جو حضرت سارہ کے لئے بھی آیا تھا۔ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ)

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت آپ کی تمام بیویوں کو شامل ہے۔ کم کی ضمیر کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ تورپشتی کہتے ہیں کہ عترة الرجل میں اس کے سب گھرانہ کے لوگ قریبی برادری سب شامل ہوتی ہے۔ پوری نسل، قوم کے قریبی اور ازواج بیویاں داخل ہوتی ہیں۔ (مرقات) حاشیہ ترمذی جلد 2 صفحہ 219

کتب شیعہ سے توھین اہل بیت پر حوالہ جات جو ناقابل جواب ہیں:

1- زنا بالجبر کے جواز کا حضرت علیؓ پر الزام (معاذاللہ)
فروع کافی جلد 5 صفحہ 467 از کلینی میں ہے۔

ایک عورت کہتی ہیں میں جنگل میں تھی سخت پیاس لگی ایک بدو سے میں نے پانی مانگا اس نے کہا تب دوں گا کہ مجھے..........کرنے دے۔ میں جب پیاس سے مجبور ہوئی اور مرنے لگی تو میں نے اسے بدکاری کا موقع دے دیا تو حضرت امیر المومنین علیؓ نے (واقعہ سن کر) فرمایا "تزویج ورب الکعبہ" رب کعبہ کی قسم یہ تو شادی ہوگئی۔

اس پر حاشیہ میں لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی پلانا مہر بن گیا اور نکاح قائم ہوگیا۔

2- حضرت علیؓ کو گالی دینا جائز ہے۔

کتاب الشافی مترجم اصول کافی جلد 2 صفحہ 242 کتاب الایمان والکفر میں ہے۔

"امام جعفرؒ سے کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ منبر کوفہ پر علیؓ نے فرمایا لوگو! تم سے جلدی کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر جھوٹ بولا ہے۔ فرمایا حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے برأت نہ کرنا"

ہمارے نزدیک یہ حضرت علیؓ پر بہتان ہے جو ان مجوسی یہودی راویوں نے باندھا ہے جو تمام اہلبیتؓ کو تمام صحابہ کرامؓ اور مسلمانوں کی نظروں میں غیر مقبول اور بے عزت ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں اور ان کی فرضی مظلومیت کی مجالس سے اپنے پیٹ و شرمگاہ کا کاروبار چلاتے ہیں۔ جس حکمران صحابیؓ پر یہ جھوٹا تاریخی الزام لگایا ہے اس باب کے آخر میں اس کی مفصل تردید آرہی ہے۔

3- شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید کا عکسی صفحہ 358 دیا ہے جس کا باب ہے "حضرت علیؓ کی مذمت میں موضوع حدیثیں" معاذ اللہ پھر حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد بھتیجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے چچا علی علیہ السلام سے بغض رکھتا تھا۔ تنقیص شان کرتا اور عزت میں ہاتھ ڈالتا تھا۔ عمر بن شبہ ابن کلبی واقدی وغیرہ سے یہ روایت ہے۔ یہ ایسی عناد والی شیعہ روایتیں گھڑا کرتے تھے -- کہ حضرت علیؓ نے اپنے دور خلافت میں 40 جمعے ایسے پڑھائے جن میں حضور ﷺ پر درود شریف نہیں پڑھا پھر فرمایا مجھے اس بات نے روکا ہے کہ کچھ لوگ درود پسند نہیں کرتے"

پھر مذمت حضرت علیؓ میں ایسی کئی روایات کے بعد یہ ذکر کی ہے

"کہ حضورؐ نے عائشہؓ سے کہا کہ اگر تجھے دو دوزخی دیکھنے پسند ہوں تو ان دو شخصوں کو دیکھ جو آ چکے ہیں۔ وہ حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ تھے"۔ معاذ اللہ (شرح نہج البلاغہ صفحہ 358)

محترم قارئین! آپ کیا سمجھے۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل سارا شیعہ لٹریچر توہین اہل بیت اور مذمت صحابہ کرامؓ ملا بھرا پڑا ہے۔ توہین خود کرتے ہیں۔ کلبی جیسوں سے روایت بنا کر اہل سنت کے ذمے لگا دیتے ہیں۔ مذمت صحابہ میں اپنے راویوں کی کوئی ٹیکنری سے پروڈکشن لے کر اپنی کتابیں بھر دیتے ہیں۔ معاذ اللہ ان کے ہاں محب علی صرف متعائی جوڑا ہے۔

4۔ حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ ۔۔ جو مسلمانوں کی مائیں اور اہل بیت نبوی تھیں ۔ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے حضور کو زہر دیا تھا۔ عیاشی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ عائشہ و حفصہ نے حضور کو زہر دے کر شہید کیا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو کے زہر کا آپ کی شہادت میں دخل ہو'' (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 118)

حالانکہ سب اصحاب سیر کا اتفاق ہے کہ آپ 14 دن بخار کے بعد خدا سے جا ملے۔ فتح خیبر میں ایک یہودن نے زہر دیا تھا مگر آپ بچ گئے تھے۔ گو اس کے اثرات تا وفات رہے۔

5۔ حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی توہین (جلاء العیون شادی فاطمہ کے ذکر میں ہے)

''بسند حسن جناب جعفرؒ صادق سے روایت ہے۔ حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے کیونکہ رسول خدا نے شب زفاف (جماع) جناب امیر اور فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آلوں کوئی کام نہ کرنا جب حضرت تشریف لائے تو اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے .... معاذ اللہ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 189)

6۔ حضرت فاطمہؓ پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

حق الیقین از مجلسی صفحہ 203 مطاعن ابوبکر میں ہے کہ باغ فدک نہ ملنے پر حضرت فاطمہؓ نے علی کو یوں سنائیں۔

'' کہ بچہ رحم کی طرح پردہ نشین ہو گئے ہو خائنوں کی طرح گھر میں بھاگ آئے ہو اس کے بعد کہ جہان کے بہادروں کو پچھاڑا ہے ان نامردوں کے آگے مغلوب ہو گئے ہو۔ ابو قحافہ نے مجھ سے باپ کی دی ہوئی جائیداد چھین لی میرے فرزندوں کا رزق چھینا ہے۔ باآواز بلند مجھ سے جھگڑتا اور مقابلہ کرتا ہے۔ انصار میری مدد نہیں کرتے۔ مہاجرین ایک طرف ہو گئے ہیں۔ سب لوگ مجھ سے چھپ گئے ہیں میرا کوئی دفاع کرنے والا نہیں نہ بچانے والا ہے نہ مددگار اور سفارشی ہے غصہ سے بھری گئی ہوں غمناک پلٹی ہوں تو نے اپنے آپ کو (اور مجھے بھی) ذلیل کیا کہ جس دن سے مدد کا ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ بھیڑیئے چیرتے پھاڑتے ہیں اور لے جاتے ہیں تو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔ کاش اس ذلت اور خواری سے پہلے میں مر چکی ہوتی۔ میں اپنے پر افسوس کرتی ہوں ہر صبح و شام کہ میرا اکمل اعتماد خاوند اور مددگار ست ہو گیا۔ میری شکایت باپ کے آگے ہے میرا مقدمہ خدا کی عدالت میں ہے............... الخ

قارئین! خدا آپ کو ایسا شیعہ لٹریچر پڑھنے سے بچائے۔ یہ وہ خاتون جنت اور زہرا بتول ہیں جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں ان کا زہد و بتول اور دنیا سے نفور شہرہ آفاق ہے وہ بقول دنیا دار شیعوں کے غیر محرموں کی عدالت میں چیخ و فریاد کر رہی تھیں۔ ہر مہاجر و انصاری کے گھر میں امداد مانگتی پھرتی ہیں عند الشیعہ سب دنیا کا مولیٰ مشکل کشا علی خدا سے بھی پہلے ان کی مدد نہیں کرتا ، دکھی ہیں۔ خدا کی عدالت میں مقدمہ دائر کرتی ہیں۔ آج بھی ایک ملک کی بیٹی اور چودھری زادی کو باپ کا ورثہ نہ ملے تو

کیا وہ اسی طرح عدالتوں میں بھاگتی پھرتی، اخبارات میں مظلومی لکھواتی اور گاؤں محلہ کے گھر گھر میں امداد کا بھیک مانگتی پھرتی ہے؟ اگر نہیں کیونکہ اس کی بدنامی اور توھین ہے تو اس ظلم اور توھین کے لئے کیا لخت جگر رسول مادر بتول سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا وعلی ابیہا وزوجہا ہی ملی ہے کہ ایسی جھوٹی روایتیں خود بنا کر چھاپیں۔ مجالس میں لوگوں کے جذبات بھڑکا کر خوب جیبیں بھریں۔ آپ کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی ؟ کہ یہ طبقہ تمام صحابہ اور مسلمانوں کا تو دشمن ہے ہی اہل بیت کا بھی درحقیقت دشمن ہے ورنہ پھر میں کہتا ہوں کہ ان ۵ تن کرامؓ کا تمام مسلمانوں کے ہاں مقبول محبوب غیر مظلوم ہونا صرف اپنے لٹریچر سے صحیح ثابت کر دکھائیں ہم ان کی وہ زبان اور قلم چومنے کو تیار ہیں کیونکہ ہم تو ان کو محبوب جان کر درود پڑھتے اور اسے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

7-امام مھدی حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیں گے۔ معاذ اللہ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 94-95)

8-حضرت عائشہ کافرہ منافقہ تھیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 726)

پس آں منافقہ برگشت و براو دشوار نمود۔

رافضی ام المومنین حضرت عائشہؓ کے دختر حضرت ابوبکر صدیقؓ ہونے کی وجہ سے اتنے شدید دشمن ہیں کہ معاذ اللہ چلتے پھرتے ان پر لعنتیں پڑھتے ہیں ان کو اور حضرت حفصہؓ دختر حضرت عمر فاروقؓ کو بھی ان کے باپوں کی طرح بدترین کافر و منافق کہتے اور جانتے ہیں۔ ایک دعا صنمی قریش (قریش کے دو بتوں پر لعنت کی دعا) خود بنائی ہے اور حضرت علیؓ کی طرف منسوب کی ہے کہ وہ حمد و صلاۃ کے بجائے صبح و شام یہ بددعا پڑھتے تھے۔

"اے اللہ قریش کے دو بتوں (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کہ بقول شیعہ سب مسلمان قریش ان کو بتوں کی طرح اپنے محبوب جانتے تھے) اور ان کی دو بیٹیوں (عائشہ و حفصہ امہات المومنین) پر لعنت فرما"

اور یہ دعا ان کی دعاؤں وظائف نمازوں کی کتاب میں لکھی ہوتی ہیں۔ ہم نے گریجویٹ طبقہ میں مقبول شیعہ مولوی فرمان علی کی کتاب "اوراد و وظائف" میں یہ کفر پڑھا جو صفحہ 160 سے 172 تک بار بار لکھی ہے اور ستمبر 2005ء میں گورنر پنجاب کو بھی متقبول کو لکھا بتایا کہ اسے ضبط کریں مگر شیعوں کے نقار خانہ لعنت میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے؟

توھین رسالت سے ہم کیسے بچیں بچائیں:

اب اسے حضور ﷺ کی ذات گرامی سے قوت ایمانی کے ساتھ وابستہ کیجیے کہ کیا آج کل کوئی شخص اپنی بیویوں کے متعلق یہ گندہ لعنت بازی برداشت کر سکتا ہے کیا وہ حسب طاقت اسے قتل یا ہتک عزت کے دعویٰ سے گرفتار نہ کرائے گا۔ جب ہم ایسے مسلمان جو آپ کا کروڑھواں حصہ اور خاک پاء کے برابر بھی نہیں کیا ہم کو اس توھین رسالت پر غیرت نہ آنی چاہیئے؟ انگریز شیطان حضور

حضور ﷺ کا کارٹون یا خاکہ چھاپیں پوری مسلم دنیا اور تمام مکاتب فکر سراپا احتجاج بن جائیں۔ مگر یہاں ایک طبقہ مسلم و مومن کہلا کر حضور ﷺ کی ہادیانہ صفات، ازواج پاک، اکابر صحابہ رسول اور 4 کے سوا تمام اقارب رسول پر طعن و تشنیع، تبرا و تفسیق کرتا رہے۔ کوئی مسلمان اس پر لب کشائی نہ کر سکے۔ کہ یہ تو فرقہ وارانہ منافرت ہوگی۔ افسران بالا ناراض ہوں گے۔ کہ تم کسی کے مذہب میں کیوں دخل دیتے ہو اور ان کو رسوا کراتے ہو؟ ٹھیک ہے پچھلی 8 سالہ امریکہ پرست پرویز حکومت نے غیرت مند دینی جماعتوں کو بین کر دیا۔ فحش در فحش پروگراموں کی نشریات سے مسلم قوم کی ایمانی مشرقی غیرت بھی ختم کر دی کہ انٹی شیم اور چینی مساج کی مالش کرنے والی عورتوں کے کہنے پر جامعہ حفصہ کی ہزار بھر طالبات کو شہید، کروڑوں املاک کو تباہ اور 4 منزل جامعہ حفصہ کو زمین بوس کیا گیا تو کسی دیندار نے بھی تحریک نہ چلائی؟ جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو ظلماً قتل ہوئی تو جذباتی بے دین عوام نے ہزاروں افراد، ریل گاڑیوں، بسوں، ٹریلوں وغیرھم کو آگ لگا کر جلایا سینکڑوں سرکاری عمارتوں کو تباہ کر کے کھربوں ڈالرز کا ملکی نقصان کر دیا کہ ہم 50 سال پیچھے چلے گئے۔ امریکہ پرست انتظامیہ 4 دن تماشہ دیکھتی رہی کہ آج لوڈ شیڈنگ اور ہر چیز کی دگنی، تگنی مہنگائی کی سزا پورے ملک کے 18 کروڑ عوام بھگت رہے ہیں۔

اب ادھر بھی آیئے کہ اگر آپ کی بیویوں کو کافرہ منافقہ کہا جائے۔ گواد پوچھے جائیں یا ان کو معاذ اللہ داشتہ کہا جائے جیسے مجلسوں میں کٹر قسم کے مسلمانوں سے ذاکر وحبدار ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں تو کیا یہ توہین رسالت اور آپ کی پاک دامنی پر حملہ نہیں ہے؟ جب کہ خدا تو فرماتا ہے۔

"تم مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہوں مومنہ باندی مشرکہ آزاد عورت سے بہتر ہے ...... یہ لوگ تو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے" (سورۃ بقرہ، رکوع 28 پارہ 2)

اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر شیعہ ہی بتائیں کہ ان کے عقیدے میں یہ دو مائیں جنت کی طرف بلاتی تھیں یا دوزخ کی طرف اگر بقول شما دوزخ کی داعی تھیں تو حضور ﷺ کا نکاح ان سے کیسے درست ہوا۔ شیعہ کتابیں پڑھ کر ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک پکا شیعہ معاذ اللہ حضور ﷺ کو تو .... کہہ سکتا ہے۔ مگر ان دو ماؤں کو مومنہ مسلمان ہرگز نہیں مان سکتا۔ کوئی بڑا افسر کسی پکے شیعہ سے خدا کی نہیں 12 اماموں کے نام کی قسم لے لے اور یہ جملہ بھی کہلائے کہ "جو بھی ان کو مومنہ نہ مانے وہ مذہب شیعہ میں کافر اور دوزخی ہے" آزمائش شرط ہے۔

9- امام مہدیؑ عائشہ پر حد جاری کریں گے۔ کیونکہ وہ منتقم بن کر آئیں گے۔ حضور تو رحمۃ العالمین تھے۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901)

10- حیات القلوب جلد 2 صفحہ 879 پر "کفریہ کلمات کی حضرت عائشہ پر تہمت لگائی ہے" کافر ہو کر آدمی مرتد ہو جاتا ہے۔ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ شیعہ ہی بتائیں کہ مرض وفات میں آپ عائشہ بیوی کے گھر رہے کیا یہ فعل حرام نہ تھا؟

11-12-13- حیات القلوب جلد 2 صفحہ 900، جلد 1 صفحہ 172، جلد 2 صفحہ 867، پر یہی مضمون ہے کہ حضرت عائشہ وحفصہ دونوں کافرہ اور منافقہ تھیں۔ معاذ اللہ

14- ترجمہ مقبول صفحہ 841 پارہ 21 کی آخری آیت "کہ جو کھلی بدی کرے گی اسے دگنا عذاب ہوگا" اس فرضی شرطی قانونی جملہ کو واقعی بنا کر حضرت عائشہ پر فاحشہ مبینہ کی تہمت لگائی ہے۔ جب کہ سورت نور پارہ 18 رکوع 3 میں اللہ نے آپ کو پاک بتایا ہے۔ "الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ" پاک عورتیں پاک مردوں کے گھر ہیں۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کے خاوند ہیں۔ وہ لوگوں کی تہمت سے پاک ہیں ان کے لئے بخشش اور عمدہ رزق ہے

15- اہلسنت سب کافروں سے بدتر ہیں

امام فرماتے ہیں کہ جن چھوٹے حوضوں کا پانی ان غسل خانوں میں جاتا ہے جن میں سنی غسل کرتے ہیں تو وہاں غسل نہ کرو کیونکہ وہاں یہودی عیسائی آگ پرستوں کا اور ہم اہل بیت کے دشمنوں کا پانی آجاتا ہے۔ خدا نے کوئی مخلوق کتے سے زیادہ پلید نہیں پیدا کی ہے اور جو شخص (سنی) ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے (کہ ہم کو شیعوں کی طرح پیغمبروں سے افضل اور خدائی صفات میں شریک نہ مانے) وہ کتے سے بدتر ہے آخر میں ہے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ ائمہ غسلخانوں میں لوگوں پر سلام کرتے تھے۔
(حلیۃ المتقین جلد 1 صفحہ 118)

16- شیعہ نے اپنی تفسیر الفرات کوفی جلد 3 صفحہ 39 کی اس آیت سے غلط استدلال کیا ہے۔ آیت

"إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ" ☆

(ترجمہ) بے شک تمہارے حمایتی اللہ اس کے رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز کے پابند ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 12)

شیعہ دوستوں کا اپنا مسئلہ امامت بنانے کے لئے اس آیت سے غلط استدلال ہے کہ حضرت علیؓ نے رکوع کی حالت میں سائل کو بطور زکواۃ انگوٹھی دے دی تھی۔ تو خدا اور رسول کے بعد حضرت علیؓ ولی المومنین ہوئے۔

جواباً عرض یہ ہے کہ ایسی روایتیں ان کی اپنی ہیں۔ گو اہلسنت کی کمزور کتابوں میں بھی بلا سند، سند غیر صحیح سے آجائیں۔

1- یہاں امداد و حمایت سے مراد و معاشرتی امداد ہے جو کمزور کو طاقتور کے مقابلے میں دی جاتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کو یہودی اگر نقصان دیں تو پروا نہ کرو۔ مسلمانوں کا معاشرہ بڑھ رہا ہے خدا کی ان پر خاص نظر حضور کی شفقت اور مومنین رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی تمہیں اعانت ملتی رہے گی۔ اس کا بعد از وفات نبوی امام بننے سے تعلق نہیں۔ کہ پھر وَالَّذِينَ آمَنُوا کا ورسولہ پر عطف ہی نہیں ہو سکتا جب کہ آپ دنیا میں نہ ہوں گے۔

2- عہد نبوت میں حضرت علیؓ مالدار نہیں ہوئے تھے تو زکواۃ کیسے دیتے۔ تمام کتب سیرت میں حضرت علیؓ کا یہ واقعہ لکھا ہے کہ

تبوک کے چندہ میں آپ نے یہودی کنواں پر مزدوری کی پھر کھجوریں لے کر چندہ دیا۔
3۔سونے کی انگوٹھی زکوٰۃ میں دینا بتائی جاتی ہے۔ مسلمان مرد کو سونا پہننا ہی حرام ہے۔
4۔انگوٹھی نکالنا دینا دو ہاتھوں کا عمل کثیر کہلاتا ہے بالاتفاق اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔تو یہ قصہ جاہلوں کا بناوٹی ہے۔
5۔ وَهُمْ رَاكِعُونَ جملہ حالیہ نہیں ہے بلکہ مستانفہ ہے مسلمانوں کی ایک تیسری صفت بتاتا ہے کہ وہ نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرتے اور ہروقت خدا کے آگے جھکے رہتے ہیں یعنی بار بار نماز پڑھتے ہیں جیسے پہلے پارہ میں نماز اور زکوٰۃ کے حکم کے بعد وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ جملہ مستانفہ اور تیسری صفت بتانا مقصود ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو اور باجماعت نماز پڑھا کرو

17- مکھی اور مچھر کون؟ پہلے پارے رکوع 3 کی آیت ہے کہ اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے بڑی حقیر مکھی کی مثال قرآن میں (بتوں کی بے بسی پر) بیان کرے۔

میں نے چند شیعہ تفسیریں دیکھیں تو پتہ چلا کہ مچھر سے مراد حضرت علی اور اس سے حقیر مکھی کی مثال حضرت محمد رسول اللہ ہیں۔(معاذ اللہ) مولانا فاروقی شہیدؒ نے یہ مثالیں شیعہ کی تفسیر البرہان للشیخ بحرانی توبلی سے نقل کی ہیں میں نے یہ حدیث خود پڑھی ہے۔پوری روایت یوں ہے۔

> ''کہ امام محمد باقرؒ سے کہا گیا کہ آپ کے (شیعہ) یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مچھر علی علیہ السلام ہیں اور مکھی (معاذ اللہ) محمد رسول اللہ ہیں تو امام باقرؒ نے فرمایا ان حبداروں نے ایک بات (ہم سے) سنی مگر اسے دوسری جگہ رکھ دیا۔قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ بیٹھے تھے علی بھی پاس تھے تو ایک کہنے والے سے سنا جو کہتا تھا ماشاء اللہ و شاء محمد وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور محمد چاہے گا۔دوسرے سے سنا جو کہتا تھا ماشاء اللہ و شاء علی وہی ہوگا جو اللہ چاہے اور علی چاہے۔تو حضور ﷺ نے فرمایا (یہ شرک ہے) محمد اور علی کو خدائے عزوجل کے ساتھ نہ ملاؤ (جیسے آج 98% تفویضی غالی احسائی شیخی شیعہ یہی عقیدہ رکھتے اور کہتے پھرتے ہیں) لیکن یوں کہو کہ اگر اللہ نے چاہا پھر محمد نے چاہا پھر علی نے چاہا (تو ہوگا) بے شک اللہ کی چاہت ہی سب کی چاہت پر غالب ہے نہ اس کی برابری ہے نہ اس کا بدل ہے اور نہ اس کے کوئی قریب ہے حضرت محمد تو اللہ کے رسول ہیں ﷺ اللہ کی ذات کے بارے میں ایسا نہیں کہتے نہ علی ایسا کہتے ہیں''

اس کے بعد اگلا صفحہ نہیں ہے۔جس سے پتہ چلے کہ مچھر اور مکھی کی مثال کن کن غیر اللہ پر آپ نے فٹ کی ہے''۔۱۲

18- بحار الانوار مجلسی سے جلد 13 صفحہ 576 پر وہی حدیث ہے کہ امام قائم مھدی (اپنی بڑی اماں) سیدہ عائشہ کو زندہ کر کے کوڑے ماریں گے اور حد جاری کریں گے کہ اس سے فاطمہ بنت محمد کا انتقام لیں گے۔ (بیٹی ماں کو مروائے گی) معاذ اللہ

19- حضرت علیؓ پر شادی فاطمہ کے وقت قریشی عورتوں کا بزبان فاطمہ تبصرہ (بحار الانوار جلد 3 صفحہ 24)

حضرت زہراء نے جواب دیا یا رسول اللہ جو آپ کی رائے عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علی کے متعلق چہ میگوئیاں کرتی ہیں کہ ان کا پیٹ بڑا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر پر بال بھی نہیں، ان کی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں، ان کے پاس مال بالکل نہیں ہے یہ سن کر جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ نے زمین پر نگاہ فرما کر علی کو تیرے لئے چنا ہے۔ الخ

20- حضرت علی کی ولایت کا اعلان پیشاب و پاخانہ کی جگہوں نے بھی کیا۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن عسکری صفحہ 556 غدیر خم کی ایک لمبی حدیث میں ہے۔

"لقمے ان کے منہ میں پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جب تک ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انہوں نے ولایت علی کا اقرار کیا۔ بعد ازاں وہ پاخانہ و پیشاب کی ضروریات کو رفع کرنے گئے تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو حذر رہا۔ اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جب تک کہ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انہوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دل تنگ ہو کر اس طرح دعا کی "اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ" الخ

21- حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام کہ حیض میں آپ مباشرت کرتے تھے۔ حالانکہ یہاں صرف بدن کا بدن سے ملانا عربی معنیٰ مراد ہے۔ اردو پنجابی کا معنیٰ جماع نہیں۔ امی کے بددیانت دشمنوں کو خدا برباد کرے۔ (تحفہ حنفیہ صفحہ 272)

22- غسل جنابت ایک برتن سے کرنا میاں بیوی کے لئے جائز ہے۔ یہی مسئلہ اماں نے اپنے بھانجے عروہ کو بتایا۔

23- بغیر غسل دوسری مرتبہ جماع یا دوسری بیوی سے جماع درست ہے حضور ﷺ کا فعل حجت ہوا۔ فقہ شیعہ کی کتاب تحفۃ العوام صفحہ 277 میں ہے۔ "ایام حیض کے بعد غسل سے پہلے اگر مقام فرج کو دھو کر صاف کرلیا جائے تو جماع کر سکتا ہے" جب حیض کا غسل ضروری نہیں تو جنابت کا بدرجہ اولیٰ ضروری نہیں۔ کچھ شیعہ حیض میں بھی جماع حلال کہتے ہیں۔ (صفحہ 277) خمینی کی تحریر الوسیلہ جلد 1 صفحہ 52 میں ہے

کہ حیض میں جماع کے علاوہ چومنا، رانوں میں دبانا حتیٰ کہ سب سے قوی فتویٰ میں دبر زنی کرنا جائز ہے مگر مکروہ جانے۔

24- 25- حضرت معاویہؓ کا کنواں کھدوانا، کپڑے ڈال کر حضرت عائشہؓ کو بٹھانا، ان کا کنوئیں میں گر کر شہید ہو جانا، پھر کنواں بند کر دینا۔ یہ سب جھوٹی روایات ہیں۔ جس نے بھی گھڑی نقل کی ہوں مجرم ہے۔

اگر ایسا ہوتا مدینہ میں کہرام مچ جاتا۔ حضرت معاویہؓ پر یہ الزام متواتر ہوتا جبکہ حضرت عائشہؓ کی در مدینہ قبر پر ہر کوئی سلام پڑھتا ہے؟

26- تاریخی دستاویز صفحہ 386-387-388 پر حضرت فاروقی صاحبؒ نے غلام حسین کی کتب سے امی عائشہ کے حق میں جو

بکواسات لکھے ہیں ہمیں نقل کی یارا نہیں۔

27- صفحہ 390 پر شیعہ اور تحریف قرآن کتاب مصنفہ آقا علی میلانی سے 7 روایتیں تحریف قرآن کی لکھی ہیں مسئلہ تحریف تو پچھلے باب میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے کہ شیعہ کا اس قرآن پر ایمان ہو ہی نہیں سکتا شیعہ کتاب کے اس صفحہ 63 کی آخری سطریں ملاحظہ فرمالیں۔

امام ابوالحسن نے فرمایا قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تعلیم دی گئی ہے۔ پھر عنقریب ایک شخص (امام مہدی) تمھارے پاس قرآن کی تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لئے آئے گا۔ جیسے خدا نے اتارا ہے۔ (اصول کافی، جلد 2 صفحہ 453)

۷۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے انہوں نے فرمایا ''قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابل شمار نہیں اور اس کو فقط وصی ہی جانتے ہیں۔ (تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 12)

28- حضرت امام حسنؓ پر شہوت پرستی کے الزامات

جگر گوشہ رسول نور نظر بتول جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت حسن المجتبیٰ نے جب نانا جی کے حکم کے مطابق حضرت امام امیر معاویہؓ سے صلح و بیعت کر لی اور حسب وعدہ لاکھوں دراھم و دینار آپ کو مل جاتے تھے تو ان صلح دشمن سبائیوں نے آپ پر قاتلانہ حملے، ران کاٹنے مال لوٹنے پر ہی اکتفا نہ کی بلکہ کردار کشی کے لئے شہوت پرستی کی فضا پیدا کر دی کہ اس دولت کا مصرف۔ یتامیٰ و مساکین کی خدمت بیواؤں کی امداد علم حدیث کے راویوں کی اعانت مساجد و مدارس کو بخشش نہ کی۔ بلکہ ہر ہفتہ شادی کرنا اسے طلاق دینا کثیر مال سے رخصت کرنا بتایا ہے ان ظالموں نے تو آپ پر متعہ کی تہمت بھی لگا دی ہے۔ الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از مظہر حسن سہار نپوری سے چند حوالہ جات پڑھیں۔

1- "ھزل و بخشش اموال بہ ازواج حسن المجتبیٰ صلوٰت اللہ علیہ نے بعض اوقات گراں گراں رقوم مہر ازواج میں خرچ کی ہیں۔

روایت ہے کہ ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر اپنی سو کنیزیں اس کی پیشوائی کو بھیجیں اور ہر ایک کے ساتھ ایک تھیلی ہزار درہم کی تھی۔ دیگر حسن بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسن نے دو عورتوں سے متعہ کیا 20 ہزار درہم اور کچھ مشکیں پر از شہد ان کے لئے مہر میں بھیجیں۔ (الشہید المسموم صفحہ 222)

2- امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ آپ نے پچاس بیبیوں کو طلاق دیدی مجلسی نے ڈھائی صد لکھی ہے۔ ابوالحسن مدائنی مورخ کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزویج تھے۔ ایک بیوی........... ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ تھی (مشہور از عشرہ مبشرہ بالجنۃ صحابی کم از کم ان کو خسر حسن جان کر تو شیعہ احترام کریں حضرت عثمانؓ کے بھی آپ داماد تھے) حضرت ابوبکر کی بھانجی جعدہ بنت اشعث وہ

زوجہ تھی۔ جس نے زہر بلاہل پلا کر آپ کو شہید کیا۔ (جھوٹا بہتان ہے طبعی وفات پائی منہ)
3۔"ازواج بیبیاں جو (حسنؓ) کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتیٰ کہ بعض روایات میں تعداد ازواج جن سے یکے بعد دیگرے نکاح ہوا ستر تک بیان ہوئے کنیزیں ان کے سوا تھیں ظاہراً زیادہ تر باعث ان کا یہ ہے کہ جمال بے مثال آنحضرت صلوٰت اللہ علیہ کا دیکھ کر عورتیں فریفتہ ہوتیں .... نیز فرزند رسول جان کر بقصد تبرک عورات آپ کی ہم بستری کی خواستگار تھیں .... حضرت علیؓ نے ایک دفعہ منبر پر فرمایا اے اہل کوفہ حسن مطلاق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیاں ان سے باز رکھو تو قبیلہ ہمدان کے ایک بزرگ نے کھڑے ہو کر کہا۔
حسن یک رات کے لئے ہماری لڑکی لیں پھر طلاق دیدیں تو بھی ہمیں فخر ہوگا"

حضرت امام حسنؓ واہل بیتؓ کی خدمات سنی نظریہ سے:

ہم نے بادل نخواستہ سبائی فرقہ کی تاریخ ان کی کتاب سے نقل کی ہے ورنہ امام حسن کا امت محمدیہ متحدہ پر صلح و بیعت کا یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی محسوس نہ فرمائیں تو عرض کروں حکومت کے بغیر اہل عراق کا حضرت امام حسنؓ سے یہ سلوک ہے اور اگر حکومت مل جاتی تو اہل عراق آپ سے کیا کام لیتے ؟ یا جمل وصفین کی یادیں تازہ ہوتیں یا گھر گھر......... کہیں غیر مسلموں سے جہاد اسلام کا پھیلاؤ ترقیات اسلام کی شوکت وسطوت بھی آسکتی تھی؟ یہاں حضرت امیر معاویہؓ اور امویوں کو ماننا پڑے گا۔ کہ بنو ہاشم سے بہت کم درجہ اور اسلام میں لیٹ ہونے کے باوجود اللہ نے ان کو اسلام کو بچانے، کافروں سے جہاد میں ٹکرانے، 64 لاکھ مربع میل تک دین محمدی کو پہنچانے کے لئے پیدا فرمادیا تھا۔ کہ انہوں نے 90 ہزار مسلمانوں کے قتل عام سے تباہ شدہ خلافت راشدہ کو بصورت ملوکیت ہی سہی۔ پھر سے زندہ کر دیا۔ دور فاروقی کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ شمال جنوب، مشرق ومغرب میں اسلام کا تا حنوز نہ گرنے والا جھنڈا گاڑ دیا گیا۔ کسی ملک وحکومت کے یوں زندہ ہو جانے کی تاریخ میں کوئی مثال مل سکتی ہے؟ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ (پارہ 3 رکوع 16)

ذرا اس نقطہ نظر سے بھی دیکھئے کہ پہلی صدی علم حدیث نبوی کی اشاعت کا دور ہے حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت انسؓ 7 کثیر الروایۃ صحابہؓ کے مدارس سے اور دیگر سینکڑوں صحابہ کرامؓ سے بڑے بڑے تابعین حضرت سعید بن المسیبؒ، حضرت علقمہ بن قیسؒ، حضرت اسود بن یزیدؒ، حضرت مسروق بن الاجدع، حضرت سوید بن غفلہ، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن سیرین حضرت حسن بصری، حضرت مکحول، حضرت عکرمہ، حضرت طاؤس، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت امام زہری، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ان کے مولیٰ حضرت نافع، حضرت اعمش وغیرھم۔ رحمھم اللہ اجمعین۔
ممالک اسلامیہ کے کونے کونے میں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں پہنچا رہے ہیں۔

کیا آج کے مجتہدین سے میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے لٹریچر میں حسنینؓ نے اپنے نانا جی اور ابا جان سے کتنا علم حدیث وتفسیر نقل کیا ہے پھران کے شاگردوں کی، پسروں کی نہیں۔۔ کیا کیا تعداد ہے؟ ہم اہلسنت تو اپنی کتب سانید سے ایک معقول تعداد دکھادیں گے۔فن اصول حدیث سے شیعہ کا یہ کہنا کافی نہیں کہ امام جعفر وباقر کی روایات اپنے آباواجداد سے ہیں۔ کیونکہ وہ خود عالم لدنی تھے وہ کسی روایت میں اپنے آباء کی سند ذکر کر کے قال قال رسول اللہ ﷺ سے 5% بھی روایات ذکر نہیں کرتے ۔تو پہلی صدی۔صغار صحابہؓ اور کبار تابعینؒ سے خدمات والی۔۔ کا خلا موجود رہا۔شیعہ ان میں اپنے ائمہ کو حکومتوں سے لڑانا، سیاسیات میں مگن رہنا یا ہر کسی سے روٹھ کر تقیہ کے نہاں خانہ میں چھپا رہنا تو بتاتے ہیں۔مگر علوم اسلامی کی نشرواشاعت کے اس آزاد دور میں پہلے 4 ائمہ کی خدمات دین سے امت مسلمہ کو فیض یاب نہیں کراتے ہم تو پھر بھی مسند احمد، مسند ابو یعلی، مسند بزار، مسند اسحاق بن راھویہ، مسند یعقوب بن شیبہ، مسند ابن ابی شیبہ، مسند ابن معین، جامع المسانید لابن کثیر، مسند طحاوی، مسند اہل بیت وغیرھا سے بسند متصل عن النبی ﷺ ان 4 پہلے ائمہ اہل بیت سے ہزاروں احادیث دکھادیں گے۔آپ بھی بسند متصل احادیث دکھائیں؟ اور امت مسلمہ کو بسند متصل مرفوع احادیث پہنچائیں جن میں خدا کی توحید کا، ختم نبوت کا، قیامت کے ذکر کا، سنت وشرع کے پابند مسلمانوں سے محبت کا، خمینی انقلاب سے بڑھ کر محمدی انقلاب کا، تاثیرات قرآن کا، حضور ﷺ کے خلفاء اور جانشینوں کی فتوحات اور شان وشوکت کا، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کی صداقت کا اور صرف چند مسلمانوں کی مظلومیت ومغلوبیت اور 99% کے ظلم وغیبت سے پاک ہونے کا ذکر خیر ہو۔یہی ۱۴۰۰ سال سے شیعہ پر قرض چلا آرہا ہے۔آج بھی وہ اپنی علمی ٹیمیں ادھر متوجہ کردیں۔اور بالاتفاق، دلآزاری سے پاک دین محمدی کا نصاب بنا کر لکھ کر شائع کردیں تو تمام مسلمان ایک ہوجائیں گے پہلی صدی کی طرح پھر سب دنیا پر چھاجائیں گے۔آمین فهل من مبارز؟

آیت تطہیر کی تشریح:

29- حضرت عائشہ صدیقہ پر اور ازواج مطہرات پر طعن کیا ہے (از سیاست راشدہ علی اکبر صفحہ 62) وہ لکھتا ہے

"سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں ازواج رسول کے لئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ معصوم تھیں۔پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور ہر نجاست سے پاک تھیں"

ج: یہ شیعہ کی بددیانتی ہے کہ قرآن میں لفظ اور ہوتا ہے تو ایک اور دوسرا لفظ لے کر اس کا ترجمہ پہلے لفظ سے جوڑ دیتے ہیں۔پھر اپنا باطل نظریہ بنالیتے ہیں۔یہاں معصوم اور نجاست کو متضاد استعمال کیا ہے جبکہ عصمت گناہوں سے بالکلیہ پاکی ایک باطنی معنیٰ ہے۔اور نجاست ظاہری گندگی کا نام ہے یہ ظاہری نجاست انسانی فطرت سے، معصوم کو بھی لگتی رہتی ہے اور وہ غسل، وضو، تیمم کے ذریعے اور نجاست کو بدن سے دھو کر کے پاک ہوتا رہتا ہے۔قرآن میں ازواج کے جمع مونث کے صیغوں کے بعد لِيُذْهِبَ

عَنکُمُ الرِّجۡسَ آیا ہے النجس نہیں آیا۔ کیا یہ شیعہ کی بد دیانتی نہیں کہ رجس کا ترجمہ نجس، ظاہری پلیدی سے کر رہا ہے۔
کتاب لغت المنجد صفحہ 996 میں نَجِسَ نَجَساً و نَجُسَ نجاسة گندا ہونا، ناپاک ہونا لکھا ہے۔ یہ ظاہری گندگی اور نجاست ہے۔ جب کہ رجس سے مراد باطنی گندگی قبیح کام مراد ہے۔ اسی لغت میں ہے رَجِسَ رَجُسَ رجاسة قبیح کام کرنا الرِجس والرَّجَسُ والرِّجسُ برے فعل پر عذاب شیطان کا وسوسہ خفیف حرکت صفحہ 371 شیطان کا وسوسہ برا فعل رجز کے ہم معنیٰ ہے جیسے فرمایا وَيُذۡهِبَ عَنكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطَانِ (پارہ 9 رکوع 16) کہ تم سے شیطانی خیال کی گندگی دور کردے۔ تو اب ازواج مطہرات کے حق میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا "اے نبی کی بیویو! گھروں میں رہو، بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلو، نماز کی پابندی رکھو (بشرط نصاب) زکوٰۃ دو، خدا اور رسول کی تابعدار بن کر رہو، (ان پابندیوں کا مطلب) اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم سے خدا شیطان کا وسوسہ اور بری سوچ (کہ اچھے کپڑے اور کھانے چاہئیں) دور کردے اور خوب پاک صاف کردے"
اب خدا نے امہات المومنین کو ایسے شیطانی وسوسے اور سوچ سے پاک کر دیا اور وہ ازواج مطہرات کہلائیں۔ تو ناحق گویوں کو ان پاک گھرانہ نبوی کے باشندوں کو ناپاک کہنے کا برا بتانے کا کیا حق ہے؟ کیا یہ مسلمان ہیں۔ کہ ان اہل بیت پاک کو وہ رات دن برا کہتے اور گالیوں، تبروں کی (بجائے درود کے) سوغات بھیجتے ہیں۔ رہے چار اہل بیتؓ تو ان کو بلا کر حضور کا دعا دینا اہل بیت میں شامل۔ متکلم فیہ راویوں سے قطع نظر۔ کرنا تو سمجھ آتا ہے مگر یہ سمجھ نہیں آتا کہ ان ماؤں کو کوئی بیٹی داماد گھر سے نکال دے کہ یہ بھی ہمارے گھر ہیں تمہارے نہیں میکے چلی جاؤ۔ علی کا گھر بھی ہمارا ہے اور نبی کے ان کو دیئے ہوئے 11 گھر بھی ہمارے ہیں تم گلیوں پارکوں میں اپنا بسیرا ڈالو۔ اسے پنجابی کی ضرب المثل میں کہتے ہیں "جس کا کھلیان تھا اس پر دوسروں نے قبضہ کر لیا مالک اپنے سر پر اٹھائے پھرتا تھا۔ کیا اس سے بھی بڑا ظلم اور گناہ دنیا کی کسی قوم نے کیا ہوگا۔ کہ اہل خانہ، اہل بیت، گھر والے، گھر والی کا معنیٰ لغت، محاورہ، اسلامی قانون، شرعی استعمال سب کو مسخ کر کے ایک فرقہ نے اپنے چار محبوبوں پر لگا دیا پھر وہ معصوم بھی بنے رہے؟
کس قدر تعجب کی بات ہے کہ یہ سورت احزاب کا رکوع 4 میں 7 آیتیں پوری ازواج النبی کی شان بتانے اور نصائح کرنے کے لئے اتری ہیں۔ 20 مرتبہ جمع مونث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ یٰنساء النبی 2 دفعہ آیا ہے۔ ایک کا ترجمہ ہمارا یہ ہے۔
"کہ اے نبی کی بیویو! تم دنیا کی کسی عورت جیسی نہیں ہو (تم سب سے افضل ہو تمہاری جیسی کوئی نہیں) یہ بھی فرمایا دنیا چاہتی ہو تو دنیا دے کر رخصت کر دیں گے اگر خدا و رسول اور آخرت کا جنتی گھر چاہتی ہو تو وہ بھی تم مومنات محسنات کے لئے تیار ہے (حضرت عائشہؓ سے سن کر سب ماؤں نے جنت کا گھر چاہا۔ دنیا نہ چاہی۔ خدا کا وعدہ سچا ہے وہ قطعی جنتی ہیں ان پر طعن کرنے والا دنیا دار گویا، مجوسی اور دوزخی ہے (دنیا میں قانون کے مطابق زندگی بسر کرنی ہوگی) کھلی بے حیائی (بے پردگی) ہوئی تو عذاب دوگنا ہوگا خدا و رسول کی تابعداری میں خوب نیکیاں کیں۔ تو ثواب بھی دوگنا ملے گا اور عمدہ

رزق تمہارے لئے تیار ہے۔ نبی کی بیویو اتم اور عورتوں جیسی نہیں ہو اگر پرہیزگار ہو تو کسی سے لچک کر بات نہ کرو کہ کوئی دل کا مریض بری لالچ نہ کرے ہاں بات دستور کے مطابق کرو گھروں میں رہو، بناؤ سنگھار سے باہر نہ نکلو نمازیں پڑھو، زکوۃ دو، خدا و رسول کی تابعداری کرو، بے شک اے اہل بیت نبویؐ خدا تم سے نازیبا باتیں دور کرنا اور تم کو پاک صاف رکھنا چاہتا ہے تمہارے گھروں میں جو کتاب و حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر بھی کرتی رہو۔الخ (پارہ 22 رکوع 1)

قارئین ! رکوع کا پورا ترجمہ آپ کے سامنے ہے از روئے انصاف عقل و ایمان سوچئے کہ کسی اور کو بغیر دعاء نبوی کے ان آیات کا مصداق بننے کا حق ہے؟ پھر کوئی کیسے لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ کی آیات ان سے چھین لے یا ان آیات اہل بیت سے ان کو خارج کر دے ایک مذکر ضمیر صرف لفظ اھل کے مذکر ہونے کی وجہ سے ہے جیسے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا موسیٰ نے بیوی سے کہا ٹھہرو (پارہ 16 رکوع 10) میں جمع مذکر کی ضمیر استعمال ہوئی ہے

عصمت کا معنیٰ بچاؤ۔ گناہوں سے بچنے کا ملکہ عصم الله فلانا خدا نے اسے بچایا محفوظ رکھا۔ (المنجد صفحہ 658)

پیغمبروں کے سوا معصوم کوئی نہیں:

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام سب سے افضل اور معصوم ہیں۔ کیونکہ خدا نے فرمایا ہے "وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ" کہ ہم نے ہر پیغمبر کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے (پارہ 7 رکوع 16) پھر ان میں سے رسل اور 5 الوالعزم سب سے افضل بنائے۔ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" کیا یہ ظلم اور قرآن کا انکار نہیں کہ آپ کے امتی اپنے خیال کے دینی پیشواؤں کو پیغمبروں سے افضل کہیں؟ پھر دوسرا ظلم یہ ہے کہ ان کو لفظوں میں نبی کہنا مکروہ جان کر نبوت کے سارے لوازم و خواص الاٹ کر دیئے جائیں۔ عصمت، وحی، کتاب، کلمہ، امت بنانے کا حق ان کو دیا جائے پھر ان سے اختلاف و انکار پر کفر کا فتویٰ داغ دیا جائے۔ یہ سب باتیں اصول کافی جلد 1 کتاب الحجۃ میں مذکور ہیں۔ حوالوں کی ضرورت نہیں۔

ازواج پاک اور آل عباء یقیناً دولت تطہیر سے سرفراز ہیں۔ مگر عصمت انبیاء سے معصوم نہیں ہیں۔ ان سے کتر گناہوں سے پاک اور محفوظ ضرور ہیں مگر عصمت کہ صدور گناہ از نیت بھی نہ ہو۔ انبیاء کا خاص حق ہے۔ اگر ہم نے ازواج پاک اور اولاد کو بھی ان کے برابر کر دیا تو یہ شرک فی النبوت والرسالت ہو جائے گا۔ گناہوں سے ان کی پاکی ملاحظہ فرمائیں۔

1. حضرت یوسف علیہ السلام کے نازک قصہ میں خدا فرماتا ہے۔

"زلیخا نے اس کا قصد کیا وہ بھی کر لیتا اگر اپنے رب کی کھلی دلیل نہ دیکھتا۔ ہم اسی طرح اس سے برائی اور فحش باتیں دور رکھے رہے بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا (یوسف، پارہ 12 رکوع 13)

2. سب انبیاء کا ذکر کر کے فرمایا لوگوں نے کہا کہ رحمٰن نے (عیسیٰ، عزیر وغیرہ کو) بیٹے بنا لیے۔ اللہ کی ذات اس کمزوری سے پاک ہے۔ بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں بات میں اس کے آگے نہیں بڑھتے وہ تو اس کے حکم پر کام کرتے ہیں.........وہ

خدا کی پسند کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرتے۔ خدا کی ہیبت سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔(پارہ 17 رکوع 2)
3- بیشک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے پہلے دل کی ہدایت دے دی تھی ہم اس کو خوب جانتے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 5)
4- لوطؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ کے ذکر خیر کے بعد فرمایا" وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِيْنَ " ہم نے سب کو نیک بنایا تھا۔ (پارہ 17 رکوع 5)
ہم نے ان کو ائمہ بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے بھلائی کے کاموں کی، نماز کی پابندی زکواۃ کی ادائیگی کی ہم نے ان کو وحی کی تھی وہ صرف ہماری عبادت کرتے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 5)
5- داؤد وسلیمان کے قصہ میں میں فرمایا'' ہم ان کے فیصلے پر گواہ تھے۔ ہم نے سلیمان کو سمجھایا تھا۔ اور ہر ایک کو ہم نے حکومت اور علم سے نوازا تھا۔ (پارہ 17 رکوع 5)
6- اسماعیل، ادریس، ذوالکفل علیہم السلام کے متعلق فرمایا۔ وہ سب صابر تھے اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 6)
7- یونس، زکریا، یحییٰ علیہم السلام کے ذکر میں فرمایا'' وہ بھلائی کے کام دوڑ دوڑ کر کرتے تھے، شوق اور ڈر سے ہمیں ہی پکارتے تھے ہمارے آگے ہی جھکنے والے تھے'' (پارہ 17 رکوع 6)
8- سب کے ذکر خیر میں فرمایا بے شک جو لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے حسنٰی جنت دینے کی پہل ہو چکی ہے وہ دوزخ سے دور ہی ہوں گے اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے جنت میں جو چاہیں گے سدا پائیں گے۔ (پارہ 17 رکوع 7)
یہ سب آیات انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہونا بتاتی ہیں

صحابہ واہل بیت انبیاء سے کیوں کم ہیں:

بے شک صحابہ کرام کو خدا نے بار بار یہ تمغہ دیا۔ (جو پارہ 1 رکوع 15، پارہ 2 رکوع 2، پارہ 4 رکوع 8، اور پارہ 28 سورۃ جمعہ رکوع 2 میں مذکور ہیں)
1- ویزکیھم کہ اللہ کا پیغمبران کو عیوب سے پاک کرتا ہے۔ وہ تزکیہ شدہ ہیں۔
2- ان کے مالوں کا صدقہ لیجئے، اور ان کو اس کے ذریعے پاک اور صاف کردیجئے، اور ان کے حق میں دعا کیجئے، بے شک آپ کی دعا ان کے لئے تسلی ہے، اور اللہ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔ (پارہ 11 رکوع 2)
3- خلفاء راشدینؓ کے متعلق فرمایا'' خدا ان کو اپنے دین پر خوب پختہ رکھے گا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا (پارہ 18 رکوع 13)
4- سب مہاجرین انصارؓ، جنہوں نے دین میں پہل کی، اور تیسرے وہ لوگ جنہوں نے ان کی نیک کاموں میں پیروی کی ہے۔ خدا ان سب سے راضی ہے وہ بھی راضی ہیں۔ خدا نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے (پارہ 11 رکوع 2)
5- بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے یہ خدا کی سب مخلوق سے بہتر ہیں ہمیشہ کی جنت ان کو ملے گی (سورۃ بینہ پارہ 30)
لغت میں طَهَرَ طَهُرَ طھارۃ پاک ہونا ہے طَهَّر پاک کرتا ہے یعنی ظاہری میل سے پاک ہونا یا کرنا ہے (المنجد صفحہ 454)

تمریاں آپ کی بیویوں اور اولاد کے لیے معنوی طہارت مراد ہے۔ ذکا یزکو کا معنی بڑھنا۔ نیک وصالح ہونا، عمدہ ہونا ہے اور تزکیہ سے زکاہ اللہ۔ اللہ نے اسے بڑھایا، پاک کیا، اصلاح کی۔ (المنجد صفحہ 437)

یہ باطنی پاکی تمام صحابہ واہل بیت کو حاصل ہے تو ان کی عیب جوئی حرام ہے۔ حضور ﷺ نے بھی فرمایا

"لوگو! میرے بعد اختلافات ہوں گے تو تم میری سنت اور میرے خلفاء راشدینؓ کے طریقے پر ضرور چلنا وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اس کو داڑھوں سے (بھی) مضبوط تھامنا، بدعات سے بچنا" (مشکوٰۃ صفحہ 30)

امہات المومنین کا اہل بیت اور پاک صاف ہونا آپ کو معلوم ہو چکا ہے آپ نے 4 اہلبیت خاص کو بالا کر آیت تطہیر پڑھ کر ان کو بھی اس فضیلت میں شامل کر لیا۔ حکماً باقی بنات ان کی اولاد اور خاوند بھی ان میں آ گئے۔ لیکن ان سب مناقب۔ تطہیر۔ تزکیہ اور صفائیوں رضوان اور جنت کی نعمتوں کے باوجود ان کو انبیاء کی طرح معصوم نہ کہا جائے گا۔

فرق مراتب گر نہ کنی زندیقی

جو لوگ پیغمبروں کی گاڑی میں سوار و شریک نہیں۔ ان کو عصمت کا ٹکٹ کیسے ملے۔ اتنی صراحت سے صحابہ واہل بیتؓ کی عظمت بیان کرنے کے بعد شیعہ بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اہلبیت کو پیغمبروں کی طرح معصوم اور اغلاط ولغزشوں سے پاک مان کر شرک کا گناہ کبیرہ نہ کریں۔ اسی طرح ان 4 کے سوا باقی تمام صحابہ کرامؓ امہات المومنین ان کے والدین بنات طاہرات اور ان کے خاوندوں، اولادوں کی ہر وقت غیبت، کردار کشی اور عیب جوئی میں نہ لگے رہیں۔ اس سے رہا سہا ایمان بھی ختم ہو جائے گا۔ کوئی ضروری نہیں کہ جسے ہم انبیاء کی طرح معصوم نہ مانیں تو ان پر ہر قسم کے گناہ اور رجس ورجز کے عیوب پھینکتے رہیں۔ غیبت تہمت، طعنہ، گالی تبرا، بدظنی قرآن نے کبیرے گناہ فرمائے ہیں (پارہ 26 رکوع 14) پھر بالفرض آیت تطہیر آپ کے 4 محبوبوں کے حق میں ہو تو بھی وہ اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ ان کو پیدائشی گناہ ولغزش سے معصوم مانتے ہیں۔ اور آیت تطہیر میں تو پہلے رجس کا آ جانا پھر خدا کا اسے دور کر کے پاک کر دینا بتایا ہے۔ جیسے کپڑے بدن سے دھو کر نجاست دور کی جاتی ہے۔ فافہم

شیعہ حوالہ کہ ائمہ کے شاگرد مومنین ان کو معصوم نہ جانتے تھے؟

شیعہ کے خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی فرماتے ہیں

کہ کوفہ میں راویوں کی ایک جماعت تھی۔ جو امام باقر اور جعفر صادق کی خدمت میں اٹھتی بیٹھتی اور احادیث روایت کرتی تھی۔ مگر وہ ائمہ کو معصوم نہیں نیکوکار عالم دین جانتے تھے۔ مع ہذا ائمہ ان کو مومنین کہتے تھے۔

(حیات القلوب جلد 3)

علامہ ابن تیمیہؒ اس مسئلہ کی وضاحت یوں کرتے ہیں۔

''اس میں قاعدہ یہ ہے کہ ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور ﷺ کے بعد ہر کوئی معصوم ہو خلفاء اور غیر خلفاء سے بھی غلطی وغیرہ ہو سکتی ہے جو توبہ، نیک اعمال اور دنیوی مصیبت سے معاف ہو جاتے ہیں پھر عثمان سے دفاع کے بعد کہتے ہیں...... کہ حضرت علی پر بھی جو خوارج اعتراض کرتے ہیں وہ اگر گناہ و خطا بھی ہوں تو آپ بھی کئی وجوہ سے بخشے ہوئے ہیں۔ایمان، جہاد، تابعداری، جنت کی بشارت، امور کثیرہ سے توبہ اور ندامت، مظلومانہ شہادت سے مغفور ہیں یہ قاعدہ ہر ایک کو فائدہ دیتا ہے (منہاج جلد 3 صفحہ 278)

30- یہ شبہائے پشاور کتاب جلد 2 صفحہ 140 کا صفحہ حضرت عائشہؓ کی بدگوئی میں بھرا ہوا ہے یہ ظالم حضرت عائشہؓ کو حضور ﷺ سے ناراض بتاتا ہے۔ابوبکر منوانے آجاتے ہیں۔تو وہ حضور ﷺ سے کہتی ہیں حضرت آپ سچی بات خود کہہ دیں کیونکہ آپ خود کو اللہ کا نبی یقین کرتے ہیں (بس اس بات پر اس نے 17 لائنیں یاوہ گوئی میں لکھ ماریں کہ شاید وہ آپ کو برحق پیغمبر نہیں سمجھتی تھیں) اس قسم کی اہانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں۔جو سب کی سب آنحضرت کے آزار واذیت اور دلی رنجش کا باعث تھیں

الجواب:- حضرت عائشہؓ کی محبوبیت رسول ﷺ

حضرت عائشہؓ تو آپ کی محبوب بیوی دل میں بستی تھیں دل میں نفرت ومحبت اکٹھی نہیں رہ سکتی۔مگر سوچیے ان لاکھوں شیعوں کا کیا بنے گا جو زبان وتحریر سے ہر وقت ان ماؤں کو برا کہہ کر آپ کو آزار اور اذیت پہنچاتے ہیں؟

اس صفحہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ گفتگو کس واقعہ سے متعلق ہے کس کتاب سے ہے وہ معتبر بھی ہے یا نہیں۔احیاء علوم الدین صفحہ 40 عکسی صفحہ پر تحقیقی دستاویز صفحہ 583 پر ہے یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں خطیب نے تاریخ میں عائشہ سے بسند ضعیف نقل کی ہے۔بصورت تسلیم آپ یہ سمجھیں کہ میاں بیوی میں کبھی شکر رنجی ہو بھی جاتی ہے۔ان دونوں کے والدین باہمی خفگی دور کرنے کے لئے آ بھی جاتے ہیں۔پھر خدا کا فرمان وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً (پارہ 21 رکوع 6) کہ خدا نے تم میاں بیوی میں پیار ومحبت بھر دیا ہے۔سچا ہو جاتا ہے۔یہ باتیں بڑے بڑے گھروں اور بزرگوں تک میں ہو جاتی ہیں۔اگر ہم شیعوں کی طرح بے حیا بن کر اس مقدس جوڑا کے خانگی معاملات کتب شیعہ سے جمع کرنے بیٹھیں۔جیسے قصہ فدک میں حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ کی سخت گوئی گزر چکی ہے تو ایک بڑی کتاب بن جائے مگر ہم تو محب علیؓ وفاطمہؓ ہیں۔ایسا نہیں کرتے بلکہ نکاح پڑھاتے وقت دعا میں یہ جملہ کہتے ہیں۔

''اللھم الف بینھما کما الفت بین محمدؐ و عائشۃؓ و کما الفت بین علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم''

اے اللہ میاں بیوی میں ایسی محبت ڈال جیسے حضرت محمد اور حضرت عائشہ (سلام اللہ علیھما) میں ڈالی اور جیسے حضرت علی وفاطمہ (سلام اللہ علی لبیھما و علیھما) میں ڈالی۔حضرت نبی وعائشہؓ میں بے مثال محبت سیرت تاریخ سوانح ہر کتاب میں ہے مثلاً ترمذی جلد 2 صفحہ 707 فضل عائشہ میں 12 احادیث میں سے دو یہ ہیں۔

1- "حضرت عائشہ کے گھر میں جب حضور ﷺ آتے تو سب لوگ زیادہ ھدایا بھیجتے۔ ہماری تمام ماؤں نے میٹنگ کی اور حضرت ام سلمہؓ کو نمائندہ بنا کر بھیجا کہ آپ مسلمانوں سے کہیں کہ ہماری باری کے دوران بھی ھدایا بھیجا کریں تو آپ نے فرمایا۔
"لا تؤذینی فی عائشة فانه ما انزل علی الوحی وانا فی لحاف امرأة منکن غیرھا".
کہ عائشہ کے متعلق تکلیف مت دو کیونکہ تم میں سے اس کے سوا کسی کے ساتھ بستر میں بیٹھے ہوئے مجھے وحی نہیں آئی"
2- ایک (منافق) آدمی نے (شیعوں کی طرح) حضرت عائشہؓ کی بدگوئی حضرت عمار بن یاسرؓ کے پاس کی (شاید جمل کے موقعہ پر) تو حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا: بدشکل دھتکارے ہوئے دفع ہو جا کیا تو رسول اللہ کی حبیبہ کو دکھ پہنچاتا ہے (ترمذی جلد 2 صفحہ 708)
اسی موقع پر حضرت عمار نے کوفہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا
لوگو! تمھاری آزمائش کا وقت آ گیا ایک طرف آپ کے چچازاد بھائی و داماد حضرت علیؓ ہیں۔ دوسری طرف تمھارے نبی کی بیوی حضرت عائشہؓ ہیں جو جنت میں بھی آپ کی بیوی ہیں۔ الخ
(تاریخ اسلام للذھبی جلد 2 صفحہ 484 قصہ جمل)
شیعہ عائشہ دشمنی کی وجہ سے حضرت عمارؓ کے اس فرمان کے بھی دشمن اور منکر ہیں۔ ہمارا مقصد یہاں یہ ہے کہ حضرت عمارؓ نبی کی نسبت اپنی طرف نہیں کرتے (میرے نبی، ہمارے نبی) بلکہ تمھارے نبی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تو کوئی نہیں لیتا کہ حضرت عمار حضور کی نبوت کے منکر یا شکی ہیں تو اسی طرح آپ اپنے کو نبی اللہ مانتے ہیں کہہ کہ حضرت عائشہ بھی منکر نہیں ہیں۔

پاکستان میں قانون اسلام کیسے آئے گا:

شیعہ لوگوں کے ذاکر مجتھد اور بڑے علماء توجہ فرمائیں کہ کیا آپ کے گھروں میں بھی ایسی باتیں ہو جاتی ہیں یا نہیں؟ اگر یقیناً ہوتی ہیں تو آپ اپنے کسی حبدار کو کیا یہ حق دیتے ہیں۔ کہ وہ گلی بازار میں تقریر و تحریر میں آپ کی بیویوں پر تبصرہ اور ان کی بد گوئی اور آپ کی طرفداری میں رطب اللسان بنا پھرتا رہے۔ اپنے کسی افسر کی بیوی پر یوں تبصرہ کریں تو وہ آپ کی زبان گدی سے نہ کھینچ لے گا؟! اگر نہیں دیتے کہ اس میں آپ کے گھرانہ کی بلکہ پورے خاندان کی ناک کٹ جاتی ہے تو آپ کو "دخل در معقولات" کا یہ حق کس نے دیا کہ آپ حبدار پیغمبر کہلا کر رات دن اس پاک گھرانہ کی بدگوئی میں ہر دور میں لگے رہیں ذرا بھی مقام نبوت کی توھین میں نہ شرمائیں۔ جیسے اس باب میں تیس حوالہ جات سے ہم مسلمانوں کا گھرانہ نبوی کا ہائے محبوب رب العالمین کا ان کی محبوبات بیویوں کا آپ دل دکھا چکے دکھا رہے ہیں اور جب تک شیعہ علی کہلائیں گے دلآزی کرتے رہیں گے کیونکہ آپ کے مجلسی اور امام خمینی (انقلاب ایران اور اس کے تحفظ کے لئے تقریباً 25 لاکھ افراد کی جان لینے والے (1979ء سے 1988ء تک 10 سال کے روزمرہ اخبارات دیکھ لیجئے) نے شیعہ علی کی پہچان ہی یہ بتائی ہے "کہ وہ اٹھتے بیٹھتے رات دن آپ کی کچھ بیویوں

پر ان کے باپوں پر آپ کے دامادوں سالوں سالیوں خوشدامنوں پر تبرا اور بیٹیوں کو نفی نسب از پیغمبر کی گالی کا ورد کرتا پھرے"

(حق الیقین صفحہ 519 وغیرہ)

کیا یہ آیات اب بھی آپ جیسے موذیان رسول پر صادق نہیں آئیں گی "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا دل دکھاتے ہیں۔ اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں پھٹکار کی ہے۔ اور ان کے لئے ذلیل کن عذاب تیار کر رکھا ہے (اور ان پر بھی) جو مومنین اور مومنات کا بغیر جرم کئے دل دکھاتے ہیں تو انہوں نے کھلم کھلا بہتان (کا عذاب) اٹھا لیا ہے۔ اے نبی اپنی بیویوں بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں کو یہ مسئلہ بتا دیں کہ وہ (باہر نکلتے وقت) بڑی چادر اوڑھ لیا کریں تو وہ شریف پہچانی جائیں اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں (ازواج بنات صحابہؓ و صحابیاتؓ کے بغض کی) بیماری ہے اور جو شہر مدینہ میں (یہودیوں کے کہنے پر پاک گھرانہ نبوی اور جماعت رسول کے خلاف) افواہیں اڑاتے رہتے ہیں (ان کے ہزار ہزار مطاعن بنا کر چھاپتے ہیں) ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ آپ کے قریب بہت تھوڑے دن رہیں گے۔ ان پر لعنتیں برسیں گی۔ جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور بری طرح قتل کئے جائیں گے۔ یہی اللہ کا طریقہ پہلوں میں گزرا۔ اور آپ اللہ کے دستور و قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

(سورۃ احزاب، پارہ 22 رکوع 5 آیت 57 تا 62)

تاریخ کا ذرہ ذرہ شاہد ہے کہ خدا کا یہ وعدہ عذاب پورا ہوا۔ حضور ﷺ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی ان منافقوں یہودی ایجنٹوں، زکوٰۃ کے منکروں، مرتدوں اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں کا صفایا کیا۔ اور دستور خدا پیج کر دکھایا۔

کاش کہ صرف نفاذ اسلام کے لئے کروڑ بھر مسلمانوں کی قربانی و جلا وطنی کے بعد اور اپنے پورے برصغیر پر 1000 سالہ حکومت اسلامیہ چھن جانے کے بعد صرف پانچویں حصے پر جو جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کی دولت حاصل ہوئی اس کا حکمران حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھی ماننے والا مسلمان ہوتا تو وہ خدا کا یہ دستور نافذ کرتا، منافقوں، مرتدوں اور ازواج و بنات کے دشمنوں کو ٹھکانے لگاتا کہ ہم سب مسلمان امن و امان سے خدا کے قانون پر عمل کرتے رہتے۔ کوئی فرقہ کسی کے امام پیشوا از صحابہ و اہل بیتؓ کے ایمان کردار نسب اور ان کے اعمال صالحہ پر طعنہ زنی نہ کرتا۔ اور 65 سال تاریخ پاکستان میں یہ روز ہائے بد ہمیں نہ دیکھنے پڑتے کہ پشاور، راولپنڈی، لاہور، ملتان، سکھر، کراچی سے بیسیوں نشریاتی ادارے، سینکڑوں ذاکرین و مجتہدین 4+4 کے سوا دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو از صحابہ تا حنوز برا اور بے ایمان بتانے اور جاننے والے ہزاروں صفحات کا موذی رسول لٹریچر چھاپیں وہ تو قاتلان عثمان کی طرح آزاد دندناتے پھریں۔ اور مقدمے، جیلیں، شہادتیں ہم اہلسنت پائیں؟

نادعلیا مشرکانہ فعل ہے:

31- تاریخی دستاویز کے صفحہ 399 پر ایک کتاب نادعلی صفحہ 96-97 کا عکس ہے۔ جس میں اسرائیلی کتب سے پیغمبروں نے جو

ان کے بعد آنے والے خلیفوں کی پیشگوئیاں کی ہیں شیعہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق علی ہیں۔ تو وہی خلیفہ بلا فصل ہوئے (خمس)
ج: اسے کہتے ہیں "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" بھائی حضور ﷺ کے بعد والے خلیفہ کا ان سابق پیغمبروں سے کیا تعلق۔ کہ
ان کو بڑی دور کی سوجھی۔ جب زمانہ پیغمبر کے بعد خلافت علی ثابت نہ کر سکے کیونکہ 7/5 مسلمان بھی حضرت علیؓ کو ان کے
بقول خلیفہ بلا فصل ماننے والے جنتی مومن نہ تھے۔ پھر سب نے (حضرت علیؓ اور ان کے خاص ساتھیوں سمیت) حضرت ابوبکرؓ
کی پھر حضرت عمرؓ کی، پھر حضرت عثمانؓ کی بالاتفاق بلا اختلاف بیعت کر لی اور شیعہ جل کر اسے سامری کے بچھڑے سے تعبیر
کرتے ہیں کہ سب صحابہ ان کے عاشق تھے۔ حضرت علیؓ کو تو کوئی پوچھنے والا نہ تھا یا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو جو تمام صحابہ کرامؓ کے
متفقہ شیخین کہلاتے تھے۔ کو بتوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور ایک دعا صنمی قریش۔ قریش کے دو بتوں پر بددعا معاذ اللہ حضرت علیؓ
کی طرف منسوب کر رکھی ہے (اوراد وظائف از مولوی فرمان علی مترجم)
یہ گالیوں تبروں پر مشتمل کتاب ہم نے ایک جیل میں قرآنوں میں پڑھی دیکھی تو حیران ہوئے کہ وہ اپنی کفریہ کتابیں کہاں تک
پہنچاتے ہیں۔ تو اب پہلی کتابوں سے فرضی تصور کے ساتھ خلافت و امامت ثابت کی جا رہی ہے۔ پھر ایسی خبر اور پیشگوئی بھی
پورے خلفاء راشدین ان کی فتوحات اور اسلام کی دنیا بھر پر شان و شوکت بتاتی ہے۔ مذہب شیعہ تو حضرت علی کی مقہوری
مغلوبیت اور سیاست و سلطنت میں ناکامی پر اپنا پورا تاریخی لٹریچر بھر دیتا ہے۔ ایسی کسی خبر کو سچا نہیں ہونے دیتا۔ مثلاً حضرت
یسعیاہ پیغمبر فرماتے ہیں" کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائے گا) اور سلطنت اس کے
کاندھے پر (ہوگی) اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر، خدائے قادر ہدایت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہوگا، اس کی سلطنت
کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ (یسعیاہ باب 9 آیت 7)
اب ان شیعوں کی خام خیالی اور بددیانتی دیکھئے کہ یسعیاہ پیغمبر اپنے زمانہ کی خبر بتا رہے ہیں کہ ہمارے بنی اسرائیل میں
ایک لڑکا ہوا۔ بخشا گیا۔ ماضی کا صیغہ ہے اس کا ترجمہ ہوگا۔ جائے گا شیعہ نے مستقبل سے کر دیا تو پیغمبر کی یہ سچی خبر اپنے دور میں
پوری ہوئی۔ کہ حضرت داؤد، سلیمان اور صدیوں تک جو بنی اسرائیلی انبیاء اور ائمہ دین ہوئے وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا کا سچ ہوا۔ اور ان
پیغمبروں کو خدا نے بادشاہ بنایا ان کی خبر تھی۔ یہ کھینچ تان کر حضرت علیؓ پر فٹ کرتے ہیں پھر خود ہی حضرت علیؓ کو سلطنت نہ ملنے
غصب ہو جانے۔ طاقتور خدا (مالک) نہ ہونے ہدایت کا باپ نہ ہونے کہ حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بھی اسلام لانے والے افراد
شیعہ کم ہی مانتے ہیں کی شکایت ہر وقت کرتے رہتے ہیں سلامتی کا شہزادہ بھی نہیں مانتے کہ باہمی خانہ جنگی 90 ہزار مسلمانوں کا
قتل عام فخر سے بتاتے ہیں کہ "ذوالفقار حیدری بے نیام ہوگئی"۔ پھر اس پہلی امامی سلطنت کو کیا اقبال و سلامتی ملی کہ شیعہ مذہب
کی ایک بات بھی حضرت علیؓ نافذ نہ کر سکے بقول قاضی نور اللہ و محمد حسین ڈھکو "آپ کی برائے نام حکومت" تھی۔ نہ پہلی حکومتوں
کے خلاف شرع کام بند کئے نہ متعہ جاری کیا۔ نہ کفار سے جہاد کیا پھر آپ کے بعد کسی امام کو سلطنت ملی نہ اقبال و سلامتی کی انتہاء

ہوئی سارے ائمہ نے تقیہ کر کے زندگی گزاری اور 1200 سے مہدی العصر بھی روپوش ہیں۔
مظہر العجائب مشیر خدائے قادر اپنے فرضی لفظوں سے حضرت علیؓ کو خدا تک پہنچا دیتے ہیں (خدا کا مشیر تو کوئی نہیں ہوتا) پھر ناد علیا کے ورد پڑھتے پڑھاتے ہیں کہ تمہاری سب مشکلیں آسان ہوں گی۔ حضرت علیؓ کو ہی پکارو سب مصائب حل دیں گے۔ ہر حاجت وہ پوری کر دیں گے کہ آج آسمان کے بادشاہ وہی ہیں خدا نے سارے اختیارات ان کو تفویض (سپرد) کر دیئے ہیں وغیرہ یہ قصہ اور عقیدہ ہم نے شیعہ کی اصول اربعہ اور کسی مستند کتاب عقائد شیعہ اثنا عشریہ میں نہیں پڑھا خود اصولی اور خالصی علماء امامیہ اسے شرک کہتے خوب تردید کرتے ہیں دیکھئے ڈھکو کی شرح اعتقادیہ شیخ صدوق۔
پھر یہ عقیدہ قرآنی عقیدہ توحید خدا پرستی کی ضد ہے ہر شیعہ نماز میں تو کہتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۔ اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں پھر وہ غیر اللہ سے مدد مانگ کر خدا کے سامنے جھوٹ کیوں بولتا ہے۔ یہ حضرت علیؓ کو رب، کارساز، مشکل کشا، مظہر العجائب والغرائب ماننا خدائی صفات کا ان کو علیہ ملنا خود آپ کی ذات کی توہین بے ادبی اور حقائق کو جھٹلانا ہے۔ سوچئے ایک شخص شیر خدا اور بڑا طاقتور ہو پھر اپنی بیوی کو باغ فدک نہ دلا سکے خلافت نبوی کو غصب سے نہ بچا سکے۔ خدا کا سچا دین نافذ نہ کر سکے، دشمنوں کے سامنے مغلوب مقہور اور قیدی سا بنا رہے کیا اس سے بڑی بھی شیر خدا کی توہین ہو سکتی ہے؟ دراصل بظاہر محبت اندر سے عداوت یہودی فرقہ کی ایجاد ہے۔ جن کے بڑے مکار عبداللہ بن سبا یہودی یمنی نے بظاہر کلمہ پڑھ کر حبدار علی بن کر حضرت عثمانؓ کو شہید کرا چکنے کے بعد دور مرتضوی میں آپ کی فوج میں یہ نیا مذہب اور عقیدہ ناد علیا چلایا حضرت علیؓ نے سنا تو غیرت سے بھڑک اٹھے اسے اور اس کے پیرو کار سبائیوں کو زندہ آگ میں جلا ڈالا۔ آپ کا یہ توحیدی کارنامہ مذہب شیعہ کی ہر معتبر کتاب میں موجود ہے۔
علامہ محمد حسین ڈھکو لکھتے ہیں

> ''متعدد اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا''۔ (ہفتم بحار الانوار صفحہ 349 منہاج البراعہ جلد 4 صفحہ 357)
>
> ان کی اخبار معصومین میں ان کو یہودیوں اور مجوسیوں سے بدتر کا فر قرار دیا گیا ہے اور شد و مد سے غالیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ (اصول الشریعہ صفحہ 27)

مثل مشہور ہے کہ رسی جل گئی اور بل نہ گیا۔ ان کا عقیدہ رکھ کر آج یہ خائن ذاکر ''حضرت علیؓ کا اپنا ایمانی عقیدہ'' مجالس میں ہرگز بیان نہیں کرتا ورنہ روزی بند، زندگی ختم ہو جائے گی۔
قبلہ محمد حسین نجفی ڈھکو فرماتے ہیں ''ارشادات معصومین سے ثابت ہوتا ہے کہ شرعی نظر سے رب اس ذات کو کہا جاتا ہے جو خالق و رازق، مالک دو جہان اور ساری کائنات کا ناظم و مدبر الامر ہے''

چنانچہ تفسیر صافی صفحہ 20 پر حضرت امیرالمومنین سے اس کے یہ معنی مذکور ہیں۔

"اللہ کے سوا کوئی خالق رازق معبود نفع ونقصان دینے ولا کم وبیش کرنے والا دینے اور روکنے والا مصائب ٹالنے والا بھلا پہنچانے والا، کام آنے والا، شفا دینے والا آگے اور پیچھے کرنے والا کوئی نہیں مخلوق کا پیدا کرنا، اسے سنبھالنا اسی کا خاصہ ہے اسی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں وہ رب بہت بابرکت ہے"۔

(عماد الاسلام جلد 1 صفحہ 181)

32۔ شیعہ کتاب عمدۃ المطالب ترجمہ مناقب آل ابی طالب جلد 1 کے صفحہ 356-434 کا عکس ہے۔ مگر خاص قابل جواب بات نہیں ہے اس میں کئی اونٹ پٹانگ باتیں تو ہیں۔ مثلاً:

1۔ "اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ"

(ترجمہ) میں تم کو ایک بات کا وعظ کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو کر خوب سوچو (تو یہ نتیجہ نکالو گے) کہ تمہارے ساتھی (محمد) کو دیوانہ پن نہیں ہے۔ (سورۃ سبا، پارہ 22 رکوع 12)

اب اس سے مراد شیعہ امامت علی لیتے ہیں۔ مگر ان دیوانوں کو اتنی سمجھ نہیں یہ ابتدائی مکی سورت وآیت ہے۔ اس وقت خدا کی توحید اور آپ کی نبوت کو بھی لوگ نہیں مان رہے تھے تب ایسا انداز اختیار فرمایا۔ ورنہ "آب ندیدن موزہ کشیدن" والا معاملہ ہے۔ کہ پانی تو دیکھا نہیں موزے پہلے اتار دیئے۔ نبوت ابھی پہلی چمکی نہیں ہے مگر بعد نبوت حضرت علیؓ کی امامت اور جانشینی کا اعلان پہلے ہو رہا ہے۔

2۔ اسی طرح لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے سب اعمال برباد ہو گئے۔ شرک سے مراد تو خدا کی ذات وصفات اور حقوق وعبادات میں غیر خدا کو شریک کرنا ہے یہ مسئلہ اتنا سخت اور نازک ہے کہ خدا نون تاکید کے ساتھ آپ کو سمجھا رہے ہیں۔ آیت مکی ہے۔ اس کا اس مسئلہ سے کیا تعلق ہے کہ آپ صرف علی کو ہی اپنے بعد وحدہ لاشریک مانیں کسی اور کی امامت کا اعلان نہ کریں ورنہ اپنے سب اعمال برباد کر دو گے۔ اسے کہتے ہیں "اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں کو دے" بھائی ابھی تک خدا کی توحید ہی کسی کو سمجھ نہیں آ رہی وہ اپنے نیک بزرگوں کے مجسمے بت بنا کر ان کو چومتے چاٹتے، نذر و نیاز دیتے مددیں مانگتے ہیں۔ غائبانہ اعل یا ھبل، یا لات ومنات المدد کے نعرے لگاتے ہیں جیسے آج 100% تفویضی شیعہ، لات منات، ھبل کی جگہ حضرت علیؓ وحسنینؓ کو رکھ کر ان کے نام اور یادگاروں سے (ہمشکل مجسمے تو بنا نہیں سکتے ڈرتے ہیں البتہ اب تصویریں شیر کی ذوالجناح کی وغیرہ انسانی چہرے سے بنا کر ان کے اشتہارات چھاپتے چومتے ہیں) تعزیئے قبر مزار ہیچ، تابوت، علم پاکی اونچے بانس کھمبے وغیرہ بناتے ہیں یا اصل قبروں مزاروں پر جا کر سب بت پرستوں والے مشرکانہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ پیشانی ان پر ٹیکتے مددیں مانگتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ یا علی مدد تو سب کا نعرہ اور شعار ہے۔

عقیدہ توحید از حضرت علیؓ

دوستو! قرآن کے غلط معانی بیان نہ کرو علی کی توحید اپناؤ۔ قرآن سے بھی آپ کے ہاں معتبر کتاب نہج البلاغہ میں علی کی توحید یہ ہے

(۱) "میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پر ظلم د جور کا خوگر ہوں۔ تیری حجت مجھ پر تمام ہو چکی میرے لئے اب عذر کی گنجائش نہیں۔ خداوندا مجھے کوئی طاقت نہیں کہ کوئی شے حاصل کروں ہاں جو تو عطا کرے کسی چیز سے بچنے کی طاقت نہیں ہاں جس سے تو بچادے خداوندا تجھ سے پناہ چاہتا ہوں (نہج البلاغہ)

(۲) خدا نعمتوں، بخششوں اور روزیوں کو تقسیم کرنے احسان کرنے والا ہے۔ مخلوق اس کی عیال ہے اس نے سب کے رزق کی ذمہداری لی ہے......... نہ اس کا بے پناہ ذخیرہ ختم ہوتا ہے نہ اس کے اکرام و انعام کے خزانوں کو دنیا کی مانگیں ختم کر سکتی ہیں۔ (نہج البلاغہ صفحہ 268)

(۳) اپنے بیٹے محمد بن حنیفہ کو کہا "یقین رکھو کہ مدد و فتح خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 210)

(۴) میں اسی سے مدد چاہتا ہوں توکل کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور مددگار ہے وہی قادر و توانا ہے (نہج البلاغہ صفحہ 241)

مگر آج عام شیعہ کا عقیدہ ہے کہ اب حضرت علیؓ کی امامت زمین پر تو نہیں ہاں خدائی آسمان تک پہنچ گئی ہے۔ زمین سے تو بقول شیعہ خلفاء ثلاثہؓ نے پھر معاویہؓ نے زبردستی چھین لی۔ مشکل کشا اپنا حق، مکان، جائیداد وراثت پیغمبری کچھ بھی نہ بچا سکے غصہ میں وہ آسمان پر چڑھ گئے۔ اور شیعہ عقیدہ کے مطابق خدا کا کچھ نہ چھوڑا سب کچھ لے کر خود خدا بن گئے تا قیامت پوری خدائی کریں گے۔ وہی آج شیعوں کو وجود، رزق، عزت، اولاد اور زندگی بخشتے ہیں۔ مصائب ان کے ٹالتے ہیں۔ خدا سے ان کا تعلق نہیں ہے (معاذ اللہ) یہ کتاب کا حوالہ نہیں ہوتا ہر غالی شیعہ سے 12 اماموں کی (غلط) قسم اٹھوا کر پوچھا جا سکتا ہے۔

ان شیعہ عالی ذاکری عقائد کو تفویضی -- خدا کے سارے اختیارات 14 معصومین کے سپرد کرنے والے -- غالی۔ حد سے بڑھنے والے۔ شیخی احسائی۔ ایران میں تیرھویں صدی کا خوش آواز مجلس خواں جس نے یہ شرکیہ عقائد پھیلائے۔ شیخی مذہب کہتے ہیں۔ اس کے مخالف چند حق گو توحیدی علماء شیعہ کو اصولی خالصی اور وہابی کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں ان کے بڑے مجتہد محمد حسین ڈھکو نے ان کے خلاف بڑی علمی کتابیں لکھی ہیں وہ پڑھ کر جاہلوں غالیوں کی تردید کرنی چاہیئے۔ اس نے درج ذیل 99% عامی شیعہ عقائد کی خوب تردید کی ہے۔

1- خدا کی صفات و افعال میں ائمہ بھی شریک ہیں کہ وہ غیب دان کارساز موت و حیات پر قادر ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔
2- بارہ امام اجزاء خداوندی نور من نور اللہ صاحبان وحی و کتاب وملت بشری روپ میں آئے ہیں۔
3- ان کے نام کی نذر و نیاز تعزیہ وغیرہ یادگاریں بنا کر ان کے آگے جھکنا اولاد و حاجات مانگنا وغیرہ عین ایمان ہے
4- مسئلہ طینت کے مطابق سنیوں کی سب نیکیاں شیعوں کو اور شیعوں کے تمام گناہ اہل سنت پر ڈال کر ان کو جہنم میں پھینکا جائے گا
5- اٹھتے بیٹھتے علی علی کا ذکر کرو۔ مصائب میں ان کو پکارو، اماموں کو پیغمبروں سے بھی افضل مانو۔ وغیرہ

تحقیقی دستاویز کا

چوتھا باب

اہلبیت رسول کی توہین (معاذ اللہ)

اعتراض 1:- حضرت عمرؓ دروازہ فاطمہ زہراؓ پر آگ لگانے کے لئے آئے۔ (قرۃ العینین)

الجواب :- یہ نیت اور نقل میں خیانت ہے جو شیعہ ہونے کی علامت ہے۔ اس کی نیت تو یہ ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت فاطمہؓ کے دشمن تھے۔ آگ لگانے کے لئے لکڑیاں لے آئے۔ حالانکہ وہ حضرت فاطمہؓ کے دشمن نہ تھے بلکہ آپ بیت فاطمہؓ میں حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ کو ڈرانے آئے تھے۔ تو حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کا ذکر نہ کر کے اس نے نقل میں خیانت کی۔ کسی بڑے اہم کام کے لئے یوں ڈرانے کی دھمکی دینا سنت نبوی ہے۔ آپ نے منافق بے نمازوں کے متعلق فرمایا:

"اگر گھر میں عورتوں اور بچوں کا ڈر نہ ہوتا تو میں مسجد میں آ کر نماز نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو جلا دیتا۔ (صحیحین)

پھر اصل میں یہ واقعہ حضرت ابوبکرؓ کی متفقہ بیعت ہو چکنے کے بعد کا ہے۔ کہ ایک دو دن ان 3 مجرمین دوستوں کو بیعت نہ کرنے کا عذر رہا کہ ہم سے مشورہ کیوں نہ لیا گیا۔ اس مقصد کے لئے میٹنگ کرتے تو حضرت عمرؓ نے دھمکی دے دی جب کہ اسلام کا قانون ہے کہ ایک کی بیعت پر جب سب یا اکثر متفق ہو جائیں۔ تو اختلاف درست نہیں اس کو قتل تک کر دینا جائز ہے۔ (مسلم وغیرہ)

اسی صفحہ پر حضرت عمرؓ سے ابن ابی شیبہؓ نے لکھا ہے کہ (میرے بعد) ان چھ میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لیں پھر مخالف کو مار دو) تحفی صفحہ کی پوری حدیث سن لیں۔ جسے یہ خائن اور غدار اہل بیت کبھی پوری نقل نہیں کرتا۔

"اسلم کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہو گئی تو حضرت علیؓ وزبیرؓ حضرت فاطمہؓ کے گھر آتے اور مشورے کرتے اور اپنی بات چھپاتے جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے تو فرمایا: اے حضور ﷺ کی صاحبزادی! خدا کی قسم سب مخلوق میں سے مجھے آپ کے باپ اور آپ پیاری ہیں۔ خدا کی قسم مجھے یہ بات نہیں روکتی کہ اگر یہ لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں گھر جلانے کا حکم دے دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ جب عمر چلے گئے اور حضرت طلحہؓ وزبیرؓ پھر آئے تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے ہیں اور یہ دھمکی دے گئے ہیں خدا کی قسم وہ اپنی قسم پوری کر دیں گے۔ تم صحیح سلامت واپس جاؤ اپنی سوچ چھوڑ دو پھر میرے پاس نہ آنا چنانچہ وہ چلے گئے پھر واپس نہ آئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 433) قرۃ العینین صفحہ 88-89

یہ واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت عمرؓ کی شجاعت، رعب، عزم مصمم کے واقعات میں لکھا ہے کہ امت میں اختلاف نہ ہونے دیا۔ شیعوں کو بھی ان حضرات کی پھر بیعت و اتفاق مان لینی چاہئے۔ کیونکہ اپنے امام کی بات نہ ماننا اور امت سے الگ چلنا جائز نہیں پھر تم کو اپنی حکومت میں اس داماد صدیق اور پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ کے ساتھ سلوک بھی تو دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے صرف حکومت سے قصاص چاہا جو خدا کا حکم تھا کہ مومنو! بدلہ لینا تم پر فرض ہو گیا۔ (پارہ 2 رکوع 6) حکومت نہ چاہی۔ کیونکہ آل دنیا کا قانون ہے۔ کہ حکمران کے قتل کی پھر وارث انتقام بعد کی حکومت ہی ہوتی ہے۔ اور رعایا بھی یہ مسئلہ اٹھا سکتی ہے۔ صرف خاندانی وارث طالب قصاص نہیں ہوتے مگر یہاں باتفاق تاریخ قاتل عثمان گروہ نے صلح کے بعد حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کے لشکر پر غدر سے حملہ کر دیا اور 12 ہزار سوئے پڑے مسلمان شہید کر ڈالے۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کو تو خصوصیت کے ساتھ بعد جنگ نماز کی حالت میں شہید کیا گیا۔ حضرت زبیرؓ کے قاتل ابن جرموز کو حضرت علیؓ نے دوزخی ہونے کی حدیث سنائی اور حضرت طلحہؓ کے قاتل کو دھتکار ملاقات نہ کرنے دی۔ (طبری، ابن خلدون وغیرہ)

؎ غیر کی آنکھ میں بال تجھے نظر آتا ہے ۔۔۔ اپنی آنکھ میں ذرا شہتیر بھی دیکھ

اعتراض 2:- الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ دینوری سے بھی یہی واقعہ نقل کیا ہے

اس کا **جواب** بھی وہی ہے جب کہ دینوری روافض کا نمائندہ ایسی اختلاف ختم کی ہوئی باتوں کو تے کی طرح چاٹتا رہتا ہے۔

حضرت عمرؓ کی خدا خوفی رعایا پر اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کرنا الاحکام السلطانیہ صفحہ 249 سے بروایت ابراہیم نخعی ملاحظہ فرمائیں

''حضرت عمرؓ نے آرڈر جاری کیا کہ کوئی شخص عورتوں کے ساتھ طواف نہ کرے۔ ایک آدمی کو دیکھا تو اسے دُرہ مارا اس نے کہا مجھے پتہ نہ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے دُرہ اس کے آگے پھینک دیا۔ کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس نے کہا آج بدلہ نہیں لیتا۔ آپ نے فرمایا معاف کر دو۔ اس نے کہا معاف نہیں کرتا۔ حضرت پریشان رہے اگلے دن اس آدمی نے کہا آپ کو میری تکلیف محسوس ہوئی ہے فرمایا ہاں تو وہ بولا میں اللہ کے لئے آپ کو معاف کرتا ہوں''

ایسے مہربان، نرم دل حضرت عمرؓ کو معاذ اللہ حضرت فاطمہؓ کا دشمن بتانا رافضی کا مذہب ہے۔ ورنہ وحدت امت کے لئے صرف دھمکی جرم نہیں ہے۔

اعتراض 3:- تاریخ طبری کی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔ حضرت ابوبکر کی بیعت پر اتفاق وہ یوں نقل کرتا ہے۔

"فاقبل الناس من کل جانب یبایعون ابا بکر و کادوا یطئون سعد بن عبادہ"

(طبری جلد 2 صفحہ 210، 11ھ کے واقعات)

(ترجمہ) لوگ ہر طرف سے آگئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو (رش کی وجہ سے) لتاڑ دیں۔

حضرت علیؓ کی بیعت ابی بکرؓ:

حاکم نے بعد سندوں سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ اور زبیرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرتے ہوئے فرمایا: چونکہ ہم مشورہ میں نہ بلائے گئے۔ اس لئے شکایت کر رہے ہیں ورنہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں۔ وہ آپؐ کے غار کے ساتھی، ثانی اثنین ہیں۔ ہم اس کی شرافت و بزرگی جانتے ہیں۔ آخر روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے (ان کو اطلاع نہ دے سکنے کی) معذرت کی اور فرمایا اللہ کی قسم نہ تو میں نے کبھی کسی رات اور دن امارت کی لالچ کی نہ شوقین رہا نہ میں نے تنہائی میں اور علانیہ خدا سے مانگی لیکن میں فتنے سے ڈرا۔ ورنہ مجھے امارت میں آرام نہیں بے شک مجھ پر بھاری ذمہ داری ڈالی گئی ہے تو انہوں نے یہ بات اور معذرت قبول کر لی۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ 25 طبع بیروت)

اعتراض 4:- عقد الفرید کی روایت کا بھی یہی جواب ہے کیونکہ واقعہ تو ایک ہی ہے۔ ہلکہ اس میں حضرت حذیفہؓ کی یہ زائد حدیث بھی ہے۔

"کہ ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا تم میں کتنا عرصہ رہوں گا تو حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میرے بعد ان دونوں کی پیروی کرنا اور عمار کی چال چلنا اور جو تمہیں حضرت ابن مسعودؓ حدیث سنائیں تو اس کی تصدیق کرنا"

اب آگے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے پیچھے رہنے والے 4 شخصوں کا ذکر ہے کہ تین نے تو حضرت عمرؓ کے کہنے پر کر لی اور سعد بن عبادہ شام چلے گئے اور ایک حمام میں تیر لگنے سے شہید ہو گئے یہ جنوں کی شرارت تھی تو وہ روئے اور یہ شعر پڑھا "ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔ افسوس" (انتہیٰ ملخصاً)

الجواب:- ہماری تحقیق یہ ہے کہ حضرت سعد نے بھی کر لی تھی۔ کہ جب حضرت قیس بن سعد اور تمام مہاجرین نے کر لی تو سعد نے بھی قوم کی مخالفت نہ کی (مبسوط سرخی) پھر از خود شام چلے گئے۔ اور یہ جنی حادثہ پیش آ گیا۔ غفر لہ اللہ و رضی عنہ جب حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے نام کی نص اور صراحت کر دی تھی تو پھر کوئی پیچھے نہیں رہ سکتا تھا حضرت عمارؓ کی چال اور ابن مسعودؓ کی حدیث کی پیروی کا حکم نبوی تھا۔ تو ان حضرات کے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے متخلف رہنے کا تو کسی نے ذکر نہ کیا گویا عقد الفرید کی یہ روایت بیعت کے اتفاق کا حکم دے رہی ہے اور ہر دور میں دنیا کے کسی انتخاب کے موقع پر چند لوگوں کی ناخوشی اور اختلاف سامنے آ ہی جاتا ہے۔ پھر وہ سب ایک ہو جاتے ہیں۔ کاش شیعہ اتفاق صحابہ کو نہیں مانتے تو دنیا کا اکثریتی جمہوری اصول تو مان لیتے ایسی مردہ روایات دفن کر دیتے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نیک اعمال کرتے رہتے۔

حضرت ابوبکرؓ و حضرت فاطمہؓ کا معاملہ فدک:

اعتراض5:- بخاری جلد2 صفحہ 161، **اعتراض6:-** بخاری جلد3 صفحہ 603،

اعتراض7:- تاریخ طبری جلد2 صفحہ 448

یہ بڑا معرکۃ الاراء مسئلہ ہے اس سے شیعہ لوگوں کو بھٹکاتے ہیں۔ ''کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہو گئیں تو ہم ابوبکرؓ کو نہیں مانتے'' اس پر فریقین نے ایک دوسرے پر اعتراضات اور لمبی چوڑی بحثیں کی ہیں۔ ہم مختصراً یہاں کچھ عرض کرتے ہیں۔

1- چونکہ ہم لخت جگر رسول کا احترام اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ گفتگو کو ہم دو بزرگوں کا ادبی معاملہ برابر جانتے ہیں۔ تو التجاج سے دب کر گفتگو کرتے ہیں۔ ورنہ ہم اپنے عقیدہ میں بعد از انبیاء حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سب سے افضل مانتے ہیں۔ تو اس سوال کو۔ اس سوال کی طرح جان لیں جو موصوفہ نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں بھی مال غنیمت سے اپنا حصہ لینے آئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا بیٹی! یہ دنیا میرے لئے اور آل محمد کے لئے نہیں میں نے سب مال تقسیم کر دیا۔ تمہاری ماؤں اور اپنے گھر کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ ۔ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں۔ یہ مال غنیمت اور سب دنیا کی نعمت سے بہتر ہے۔ یہ تسبیح فاطمی ہم مسلمان باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ یہ فریقین کی متفقہ حدیث ہے۔ جیسے یہاں کوئی نہیں یہ کہہ سکتا کہ مال نہ ملنے پر حضرت فاطمہؓ باپ سے ناراض ہوگئیں۔ کیونکہ بڑا کچھ دے نہ دے چھوٹے کا ناراض ہونا شایان شان نہیں۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نانا جی ہیں۔ آپ کو باپ کے جانشین تسلیم کر رہی ہیں۔ تبھی تو اپنا حصہ مانگتی ہیں۔ خدا نے حضرت فاطمہؓ کے دل میں سوال فدک ڈال کر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی تصدیق پر مہر فاطمی لگوا دی ورنہ وہ کوئی کاغذ کا پرزا اور جیب میں نہ تھا۔ حضرت علیؓ سے مانگتیں اور اس جائیداد میں اپنے مزارعین وغیرہ بھیج دیتیں۔ اب اگر عدالت یا دربار خلافت سے مطلوب اور پسندیدہ چیز نہ ملی تو اس عدالت و دربار پر اصولاً ناراض ہونا جائز نہیں۔ طبعی خفگی ہو سکتی ہے۔ مگر اس کا بار بار اظہار دربار عدالت کی توھین کہلائے گا ہم تو محترمہ کو اس غلطی سے پاک مانتے ہیں۔ اور ناراض ہونا، ترک ملاقات، غصہ راوی کی غلط خبر بتاتے ہیں۔

2- صحیحین میں یہ روایت 5 مرتبہ آئی ہے یہ غضبت و جدت فلم تتکلم حتی ماتت کے الفاظ جن چند سندوں میں آئے ہیں وہ صرف نچلے راوی امام زہری نے ذکر کئے ہیں۔ اور کسی سند میں ان کی صراحت نہیں آئی۔ نہ کسی روایت میں یہ حضرت فاطمہؓ کا قول ہے کہ ''میں ناراض ہوگئی میں مرتے دم تک بات نہ کروں گی۔ وغیرہ''

امام زہری راوی اگرچہ ہمارے ہاں بڑے ثقہ ہیں۔ مگر شیعہ کے ہاں بھی مقبول امام ہیں۔ ممکن ہے ایسے الفاظ سے تعبیر اس لئے کی ہو کہ شیعہ بھی خوش ہو کر اسے نزاع و دشمنی کا چارٹ بنالیں۔

3۔یہ امام زہری کا اپنے قیاس سے غضبت وغیرہ سے تعبیر کرنا ایسا ہی ہے، جیسے اچھے کپڑے کھانے ازواج مطہرات نے طلب کئے تو حضور ﷺ ناراض ہو کر بالاخانے میں رہنے لگے صحابہؓ میں یہ ترک تکلم اور ناراضی طلاق دینے سے مشہور ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے جرأت کر کے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے طلاق نہیں دی۔ تب سب کو اطمینان ہوا۔ (بخاری)

4۔ابوداؤد، ترمذی، مسلم وغیرہ کی سندیں ملائیں تو یہ حدیث 14 مرتبہ ہے صرف 4 میں غضبت، ناراض ہوئیں کے الفاظ ہیں۔ 10 میں نہیں اور ان 4 میں امام زہری ہی یہ الفاظ لاتا ہے۔ معلوم ہوا اس کی اپنی سوچ اور تعبیر ہے حضرت فاطمہؓ نے نہیں کہے۔ وہ ناراض نہیں ہوئی تھیں۔ (از تحقیق فدک صفحہ 190 علامہ احمد شاہ چوکیروی)

5۔حضرت فاطمہ بتولؓ کے زہد بتول ان کے 3 دن بچوں کا کھانا، مسکین، یتیم اور قیدی سائل کو دینا اگر باعث کمال ہے تو حضرت ابوبکرؓ کا کہنا کہ حسب سابق یہ باغ فدک جو مال فے ہے اور قرآن نے اس کے 8 مصارف بیان فرمائے ہیں۔ (سورۃ حشر، پارہ 28، رکوع 1) وہ بیت المال کا حصہ ہے اور یتیموں مسکینوں وغیرہ کو ملے گا۔ اور تمہیں بھی اس سے اسی طرح ملے گا جیسے حضور ﷺ دیتے تھے میں اسے بطور وراثت سب آپ کو دے کر حضور ﷺ کے عمل کے خلاف نہیں کر سکتا ورنہ مجھے اپنے ایمان کا خطرہ ہے تو ہم اہل سنت مسلمانوں کی تو یہ صحیح حدیث ہے۔

6۔مسند احمد، مسند صدیقی جلد 1 صفحہ 4 میں ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا کہ اللہ جب کسی نبی کو رزق دیتے ہیں پھر اسے وفات دے دیں تو وہ مال اس شخص کے تصرف میں آتا ہے جو اس کا قائم مقام ہوتا ہے تو میرا خیال ہے میں اسے مسلمانوں کے مال پر وقف کر دوں تو حضرت فاطمہؓ نے خوش ہو کر فرمایا: " فانت وما سمعت من رسول اللہ اعلم " جو کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فیصلہ کر دیں میں راضی ہوں۔

حضرت فاطمہؓ کی رضامندی کتب شیعہ سے:

1۔شارح نہج البلاغہ علامہ میثم بحرانی بھی رضاء فاطمہ یوں بتاتے ہیں۔

"(حضرت ابوبکرؓ نے کہا) آپ کو وہ سب کچھ ملے گا جو رسول اللہ ﷺ سے ملا کرتا تھا۔ حضور ﷺ فدک سے تمہاری خوراک لیتے تھے اور باقی تقسیم کر دیتے تھے اور جہاد میں سواریاں فراہم کرتے تھے تیرے لئے میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں فدک میں وہی کروں گا جو رسول خدا کیا کرتے تھے۔ فرضیت بذالک واخذت العہد الیہ حضرت فاطمہؓ اس معاہدہ پر خوش ہو گئیں اور وہ پختہ عہد لے لیا۔ حضرت ابوبکرؓ فدک کا غلہ لے کر اہل بیت کو اتنا دے دیتے تھے جو ان کو سال میں پورا ہوتا پھر دوسرے خلفاء بھی اسی طرح کرتے رہے"۔

2۔ پھر یہی کچھ درہ نجفیہ صفحہ 332 مصنفہ ابراہیم الدنبلی متوفی 1291ھ طبع ایران میں ہے

"ابوبکر نے کہا آپ کے والد محترم کے لئے جو حق تھا وہی آپ کے لئے ہے۔ حضور ﷺ فدک سے

تمہارے لئے تمہارے اخراجات لے لیتے تھے اور باقی کو ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ خدا کی رضا کے لئے مجھ پر آپ کا حق ہے کہ فدک میں وہی طریقہ جاری رکھوں جو حضور ﷺ کا تھا۔ پس اس معاملہ فدک کے متعلق حضرت فاطمہؓ خوش ہو گئیں اور حضرت ابو بکرؓ سے اس پر پختہ وعدہ لے لیا''۔

(بحوالہ رحماء بینھم صفحہ 154)

ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61 مسند احمد جلد 1 صفحہ 84 اور کتاب الخراج لابی یوسف صفحہ 20 پر لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے اہل بیت کو مالدار بتا کر یہ مال خمس وغیرہ حضرت عمرؓ کو بیت المال میں واپس کر دیئے'' کہ مسلمان غریب ہیں ان کو دے دیں۔

3۔ شیعہ کی یہ روایات بھی حضرت فاطمہؓ کی رضامندی بتاتی ہیں۔

(ا) نہج البلاغہ کی شرح فارسی فیض الاسلام جلد 5 صفحہ 96 میں ہے۔

خلاصہ یہ ہے ابوبکر غلہ وسود آں را گرفتہ بقدر کفایت باھل بیت علیہم السلام مے داد ۔

کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ فدک کی آمدنی میں سے اہل بیت کی ضروریات کے مطابق پورے سال کا خرچ دے دیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر ناراض تھیں تو یہ خرچ قبول کیوں فرماتیں۔

﴿۲﴾ درہ نجفیہ شرح نہج البلاغہ از علامہ ابن میثم بحرانی صفحہ 543 میں ہے

کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ''رسول خدا ﷺ فدک کی آمدنی میں تمہارا اہل بیت کا خرچ الگ کر لیتے تھے اور جو کچھ بچ جاتا مسکینوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور اسمیں جہاد کے لئے سواریاں دیتے تھے۔ خدا کی رضا کے لئے جو آپ کا مجھ پر حق ہے فدک کے بارے میں وہی کارروائی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ پس حضرت فاطمۃ الزہراؓ اس پر راضی ہو گئیں۔ اور ابو بکر سے عہد لے لیا پھر ابو بکر ارض فدک کی آمدنی میں سے اہلبیت کو سال بھر کا خرچ دیدیتے۔ پھر باقی خلفاء نے بھی اسی طرح کیا یہاں تک کہ معاویہ خلیفہ ہوئے'' (آپ نے اہلبیتؓ پر خزانہ کھول دیا۔ منہ)

4۔ جب حضرت فاطمہؓ راضی ہیں۔ اور ناراضی آپ کی شایان شان نہیں کہ وہ اپنے نانا جی سے ناراض ہو گئی ہوں دنیا کی معمولی چیز کے لئے۔ تو ہم ان پر ناراضی کا اتہام لگا کر اپنا ایمان کیوں خراب کریں اور ان کا زہد و بتول کیوں داغدار کریں۔ شیعہ اگر یہ تہمت اس محترمہ پر لگاتے ہیں پھر معقول رقمیں طے کر کے مناظرے کرتے اور متعہ سے شاد کام ہوتے ہیں تو یہ جیفہ دنیا ان کو مبارک ہو

5۔ شیعہ کتاب خصال ابن بابویہ صفحہ 39 طبع ایران میں ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے پاس فاطمہؓ حسنینؓ کو لے آئیں کہ حضرت ان کو وراثت دے دیں (فورثھما) تو آپ نے فرمایا۔ حسن کے لئے تو میری ھیبت ہے اور حسین کے لئے جرأت ہے۔ تو کیا اس سے فاطمہ ناراض واپس ہو گئیں اور تا وفات حضور ﷺ سے بات چیت چھوڑ دی؟

رواجی مذہب شیعہ کا تعارف:

بھائیو! یہ ساری فارس کے مجوسیوں کی سازش ہے جہاں انہوں نے حضور ﷺ کی نبوت میں ناکامی اور تبلیغ رسالت میں فیل ہوجانے کا ڈھنڈورا پیٹا کہ آپ کے ہاتھ پر تو عمر بھر میں "4-5 مومن جنتی مسلمان بھی نہ ہوئے تھے" وہاں اہل بیت کی عظمت ومحبوبیت عندالمسلمین کو بھی خاک میں ملا دیا کہ چند مسلمان ہی حضرت علیؓ سے محبت کرتے تھے۔ اس لئے خلیفہ نہ بن سکے حضرت فاطمہؓ کے جنازہ میں بھی چند گھر کے آدمی شریک ہوئے۔ حسن بھی بالکل غیر مقبول تھے تبھی تو خلافت معاویہ کو دے دی۔ حضرت حسینؓ کو بھی اہل مکہ نے 40 آدمی زبردستی محافظ دے دیئے جو آپ کے ساتھ شہید ہوئے ورنہ ہزار بھر ہاشمی نوجوان آپ کے ساتھ نہ گئے۔ دھوکے سے بلانے والی ایک لاکھ کوفی عراقی تلواروں نے آپ کا ساتھ دیا۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 211) باقی 9 ائمہ کا غیر مقبول ہونا تو پوچھئے مت اصول کافی کا کتاب الایمان والکفر اور باب التقیہ وباب الکتمان ایسی شکایات از مسلمین سے بھرا پڑا ہے۔ پس اس کو وہ مظلومیت قرار دے کر روتے پیٹتے آرہے ہیں۔ پھر سیاسی جغادریوں اور مذہبی فنکاروں نے اسے کروڑوں روپے کا ہر دور میں کاروبار بنا کر بڑے بڑے امام باڑوں اور متہ خانوں کو آباد کر رکھا ہے۔ مگر اسلام کے ارکان خمسہ کہ

(۱) کلمہ طیبہ کو کلمہ ایمان نہ کہہ کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو باعث نجات نہیں جانتے

(۲) نماز جیسے خیر العمل کو 5 اوقات میں باضابطہ نہیں پڑھتے اور اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا پر عمل نہیں کرتے۔

(۳) زکوۃ جیسے فرض کو نوٹوں پر واجب نہیں کہتے۔ ہاں خمس سے ذاکروں کی فیس خوب ادا کرتے ہیں کہ یہی تو امام ہیں۔

(۴) رمضان میں روزہ رکھنے والے بھی کم دیکھو گے۔ تراویح پڑھنا اور قرآن سننا تو گناہ وبدعت کہتے ہیں۔

(۵) حج جیسا اونچا عمل پاکستانی شیعہ کم کرتے ہیں۔ زیادہ زوار ہیں کیونکہ ایک زواری 20 گنا حج سے افضل ہے۔

(۶) جہاد، (۷) امر بالمعروف، (۸) نہی از منکرات، (۹) تولا، (۱۰) تبرا، کو دین کے واجبات کہتے ہیں۔

مگر 1400 سال میں آج تک نہ کسی ملک کو کافروں سے لڑکر فتح کیا نہ جہاد کا فریضہ بجالائے کہ وہ صرف امام کرا سکتا ہے۔ اور امام تو 1200 سو سال سے غائب ہے۔ عجل اللہ فرجہ سے دعائیں ہیں ہاں وہ قائم بامر اللہ ہیں۔ خدائی حکومت وہ چلاتے ہیں البتہ مسلمانوں سے لڑنے کا جہاد وہ خود کر لیتے ہیں بنی بویہ کی حکومت ہو بغداد کی تباہی ہو تیمور لنگ کا ترکی پر حملہ ہو اسماعیل صفوی 40 لاکھ مسلمان ذبح کرے۔ نادر شاہ مغلیہ سلطنت کا خاتمہ جامع مسجد دہلی کے سامنے لاکھوں مسلمان قتل کر کے کرے، یہی سب سے بڑا جہاد ہے کسی بڑے سے بڑے عالم کو امر بالمعروف میں کامیاب۔ اور نہی از گناہاں میں مصروف نہ دیکھو گے۔ بلکہ پاکستان میں جتنے معاصی کے اڈے ہیں اکثریت ان کے منیجروں اور سٹاف کی ہے۔ 10 دنوں میں چھٹی ہوکر ان کے دم سے ہی امام بارگاہیں آباد ہوتی ہیں اگر کوئی ہمارے جیسا سرپھرا فاضل قم ونجف ان کو نماز روزہ کی تلقین اور فحاشی معاصی سے روکنے کی

جرأت کرے تو آوازیں آتی ہیں" مصائب سناؤ ورنہ چھٹی کرو" چنانچہ اگلے سال حق کو عالم کو بانے کی زحمت نہیں دی جاتی ہاں 9 تولا اور 10 تبرا ہی میں سارا شیعہ مذہب بھرا ہوا ہے۔ تولا کا یہ معنیٰ ہے کہ نیا کلمہ بنا کر اماموں سے مدد کے نعرے لگوا کر مذہبی گیتوں، نوحوں، مرثیوں سے مجالس عزا خوب گرماؤ۔ اماموں کا پیغمبروں سے افضل اور خدائی صفات والا ہونا خوب پڑھاؤ۔ تبرا کا معنیٰ دین سے بیزاری، دشمنوں سے نفرت اور تمام مسلمانوں سے بغض ہے۔ 4 اہل بیتؓ اور 4 صحابہؓ کے سوا تمام دنیا کو اہل بیت کا غاصب، ظالم اور دشمن جانوں۔ ان پر لعنتیں اور تبرے خوب پڑھو۔ اتباع قرآن وسنت اور ائمہ اہل بیت کی نہ کرو ورنہ سنی بن جاؤ گے۔ جہنم پہنچو گے۔ صرف ذاکروں مجتہدوں اور نفس کی اتباع کرو پھر جنت تمہاری ہے۔ (معاذ اللہ)

اب بخاری شریف جلد 2 صفحہ 996 کی اصل حدیث فدک بھی سنئے:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ وحضرت عباسؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے حضور ﷺ سے اپنی میراث مانگتے تھے اور اس وقت وہ فدک سے اپنے زمین اور خیبر کے حصے مانگتے تھے تو ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے ہم وارث کسی کو نہیں بناتے ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ بے شک آل محمد اس مال سے کھائیں گے حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم میں وہ کام نہیں چھوڑوں گا جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے مگر میں وہ ضرور کروں گا راوی نے کہا۔ پس حضرت فاطمہؓ ان سے واپس آگئیں اور تاوفات (اس مسئلہ پر) ان سے بات نہ کی۔

یہاں ھجرت کا معنیٰ چھوڑ دینا ہے یعنی پھر ایسی بات ابوبکر سے نہ کرنا ہے۔ فلم تتکلم کی فا اور منفی جملہ یہی معنیٰ متعین کرتا ہے۔ بمعنیٰ غصہ ہونا۔ گالی دینا ہرگز نہیں ہے جو شیعہ سمجھتے ہیں جیسے قرآن میں آیا ہے۔ "وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا" (سورۃ مزمل) کہ ان کو چھوڑ دو اچھی طرح چھوڑنا۔

اگلی حدیث حضرت عائشہؓ سے ہے "لا نورث ماترکناہ صدقۃ" ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔

6- جب حضرت ابوبکرؓ نے اس مال کو صدقہ بتایا بطور میراث اپنی بیٹی کو بھی نہ دیا تو اس پر حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی کیوں۔ کیونکہ ناراضگی کسی کا ناحق مال لے لینے یا غلط کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں کام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہ کئے

7- تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 448 واقعات 11ھ، کی یہ حدیث ورثہ کے ساتھ بیعت کا مسئلہ بھی بتاتی ہے۔

"حضرت ابوبکرؓ نے گھر آ کر حضرت علیؓ وحضرت فاطمہؓ کے سامنے فرمایا: "خدا کی سب تعریفیں جس کا وہ اہل ہے اور حضور ﷺ پر سلام ہو اللہ کی قسم رسول اللہ کی رشتہ داری مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ لیکن میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارا مال کسی کی وراثت میں نہیں آتا ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس مال سے (حسب سابق) کھائیں گے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں وہ کام نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر حضرت علیؓ نے کہا بیعت کے لئے میرا آپ سے وعدہ بوقت آخر دن ہے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے ظہر پڑھ لی تو

لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت علیؓ کو (تاخیر میں) معذور بتایا پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کی عظمت اور فضیلت خوب بیان کی اور ان کی سابقت بتائی ثم مضی الی ابی بکر فبایعہ پھر حضرت علی حضرت ابوبکرؓ کی طرف اٹھ کر آئے اور بیعت کر لی"۔

ب۔ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

"حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں کسی دن رات میں امیر ہونے کا شائق نہ رہا اور خفیہ وظاہر خدا سے ایسی دعا نہ کی۔ سب مہاجرین نے یہ بات قبول کی۔ اور حضرت علیؓ وزبیرؓ بولے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں کہ ہم مشورہ سے لیٹ کئے گئے۔ (ہنگامی حالت تھی کہ انصار کا ایک آدمی تمام صحابہ کے شیخین سردار حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کو اچانک انصار کے اجتماع میں بلا کر لے گیا) اور ہم حضرت ابوبکرؓ کو ہی اس کا زیادہ حق دار جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ صاحب غار ہیں اور ہم آپ کے اشرف وبہترین ہونے کو جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ان کو ہمیں نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ یہی کچھ حضرت علیؓ کے شایان شان تھا۔ بہت سے آثار بتاتے ہیں کہ آپ 5 نمازیں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے پڑھتے۔ آپ کی وفات کے بعد ذوالقصہ میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ (لشکر اسامہ رخصت کرنے) آئے۔ آپ کو نصیحت کرتے مشورہ دیتے تھے۔ وفات نبوی کے چھ ماہ بعد موت حضرت فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا وعلی زوجہا) کے بعد دوسری مرتبہ پھر بیعت کی تھی تاکہ میراث کے مسئلے میں فرمان رسول سنانے سے جو وحشت ہوئی تھی وہ دور ہو جائے واللہ الحمد

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 693-694)

شیعہ حوالہ جات سے حضرت ابوبکر کی بیعت وخلافت:

1۔ حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی فرمایا ہاں اور یہ بیعت خلافت تھی۔

(احتجاج طبرسی صفحہ 56)

2۔ اسی احتجاج طبرسی صفحہ 52 میں ہے" کہ حضرت علیؓ اٹھے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی"۔

3۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور لوگوں کو بیعت سے نہ روکا تاکہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔

(کافی کتاب الروضہ صفحہ 139)

(پتہ چلا کہ بیعت کرنے والے حضرت علیؓ کے تابعدار اور برحق ہیں۔ بیعت نہ کرنے والے (اور آج کے منکر بھی) مرتد ہیں)

4۔ مقداد ابوذر سلمان فارسی وہ 3 حضرات ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے آنے پھر بیعت کرنے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

(کافی کتاب الروضہ صفحہ 246)

5۔ حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کریں تب حضرت سلمان فارسیؓ نے بیعت کی۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 676)

8. قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین جلد 2 صفحہ 566 میں روضۃ الصفا کے حوالہ سے لکھا ہے۔

"کہ تمام مہاجرین انصار مسلمانوں نے رضا و خوشی اور اطمینان کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت و خلافت پر اتفاق کیا اور یہ اعلان کیا کہ منکر خلافت بدعتی اور خارج اسلام ہے"

(بہار الاسلام مترجم شریف مرتضیٰ بحوالہ اہلسنت پاکٹ بک صفحہ 313)

(بیعت علی کے 6 حوالے مکمل ہیں)

اعتراض 8۔ برق سوزاں ترجمہ صواعق محرقہ سے بھی یہی حوالہ ہے اور یہی جواب ہو چکا ہے۔

اعتراض 9۔ سیرت حلبی (انسان العیون) از برہان الدین حلبی المتوفی 1066ھ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جناب زہرا الزاہراؓ کا میراث نامہ پھاڑ دیا۔

الجواب: یہ بناوٹی روایت ہے اور شیعہ ایسی بناوٹی روایات سے تقریریں بناتے اور دولت کماتے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں فرماتے ہیں۔

"یہ روایت جھوٹی ہے اس میں کوئی عالم شک نہیں کر سکتا کسی اہل علم نے اس حدیث کا تذکرہ نہیں کیا نہ اس کی سند کوئی جانتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کسی کے لئے فدک لکھ کر نہ دیا۔ نہ حضرت فاطمہؓ کو نہ کسی اور کو............ آگے حضرت عمرؓ کی اہل بیت پر تمام اقارب نبویؐ اور بنو ہاشم کی مالی خدمات کا ذکر یوں کرتے ہیں۔" حضرت عمرؓ کو فدک میں کوئی غرض نہ تھی نہ اپنی ذات کے لئے، نہ اقارب اور دوستوں کے لئے لیا۔ اور نہ اہل بیت کرامؓ کو اس سے محروم رکھنے کی غرض تھی بلکہ وہ تو عطیات میں سب لوگوں پر ان کو مقدم رکھتے اور زیادہ دیتے تھے۔ جب عطایا دینے کے لئے دیوان کھلا لوگوں کے نام لکھے جانے لگے لوگوں نے کہا آپ کے نام سے افتتاح کرتے ہیں۔ تو فرمایا نہیں حضور ﷺ کے رشتہ داروں سے پہل کرو۔ عمر کو وہیں پیچھے رکھو جہاں خدا نے اسے رکھا ہے تو بنو ہاشم سے آغاز کیا بنو المطلب کو ان کے ساتھ ملایا۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ایک چیز ہیں۔ تو حضرت عباس، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو سب سے پہلے رکھا۔ پھر باقی قبائل کے لوگ جو ان جیسے ہم عمر تھے۔ ان پر ان سب کو زیادہ عطیات دیئے۔ اسامہ بن زید کو اپنے بیٹے پر ترجیح دی تو بیٹا غصہ ہوا تو عمرؓ نے فرمایا یہ اسامہ رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ پیارا تھا اور اس کا باپ تیرے باپ عمر سے رسول اللہ کو زیادہ پیارا تھا۔ یہ بنو ہاشم کی پہل اور عطایا میں دوسروں پر اضافہ تمام اہل سیرت کے ہاں مشہور ہے۔ اس میں دو شخصوں کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ اب جس شخص کی حضور کے رشتہ داروں اور اولاد کے لئے یہ رعایات ہوں کیا وہ حضور کے اور قریب ترین رشتہ دار خاتون جنت پر ظلم کرے گا۔ جب کہ وہ معمولی اہل

ہے راضی ہوں اور یہ ان کی اولاد کو 10 گنا سے زیادہ دیں اور علی کو بھی دیں اور ان کو بھی جو حضور ﷺ کے دور کے رشتہ دار ہیں۔ (مدارج النبوت جلد 3 صفحہ 217)

اعتراض 10- ام کلثوم بنت علی کی حضرت عمرؓ سے شادی۔ اسد الغابہ۔ اصابہ

شیعہ حضرات کو اعتراض ہے کہ حضرت علیؓ کی غیرت پر یہ رکیک حملہ ہے۔ ہم اسد الغابہ کے عکسی صفحہ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

الجواب:- ۷۵۲۸- ''ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب۔ ان کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کی وفات سے پہلے (مدینہ میں) پیدا ہوئیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کے باپ کی طرف منگنی کا پیغام بھیجا۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا چھوٹی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالحسن مجھے بیاہ دیجئے۔ کہ میں اس کی کرامت و بزرگی کا خواہشمند ہوں۔ جس کی کوئی انتہا نہیں کر سکتا تو حضرت علیؓ نے فرمایا میں آپ کی طرف اسے بھیجتا ہوں اگر آپ کو پسند ہوں تو میں نے شادی کر دی تو آپ نے ایک چادر (پہنا کر) بھیجی اور بیٹی سے کہا کہ اسے کہنا یہ وہ چادر ہے جو میں نے (تجھے) دے دی اس نے جا کر عمر کو دیا تو حضرت عمر نے کہا بے شک میں راضی ہو چکا ہوں اللہ تجھ سے راضی ہو تو چادر پر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس نے کہا کیا تو ایسا کرتا ہے اگر تم امیر المومنین نہ ہوتے تو میں تمہارا ناک پھاڑ دیتی۔ پھر اس نے ابا جی کے پاس آ کر یہ خبر دی اور کہا تو نے تو مجھے برے شیخ کے پاس بھیجا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے بیٹی وہ تو تیرے خاوند ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ مہاجرین کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھے جس میں مہاجرون اولون بیٹھا کرتے تھے۔ اور کہا مجھے مبارک دو۔ لوگوں نے کہا کس بات کی اے امیر المومنین تو فرمایا میں نے ام کلثوم بنت علی سے شادی کی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ ہر رشتہ، نسب اور دامادی قیامت کے دن ختم ہو جائے گی (فائدہ نہ دے گی) مگر وہ رشتہ، نسب اور دامادی جو میرے ساتھ ہو گی۔ (حضور ﷺ حضرت عمرؓ کے داماد، حضرت حفصہؓ کے خاوند تھے اب خود حضرت علیؓ کے داماد ہو گئے کہ حضور ﷺ کی نواسی کے شوہر بنے) میں نے چاہا کہ دونوں دامادیاں جمع کر لوں تو سب نے مبارک دی تو حضرت علیؓ نے (باضابطہ گواہوں کی موجودگی میں) ام کلثومؓ 40 ہزار مہر میں حضرت عمرؓ کو بیاہ دی۔ جن سے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئے۔ ام کلثوم اور اس کا بیٹا زید ایک ہی وقت میں فوت ہوئے ــــــ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (سوتیلی ماں کا) جنازہ پڑھایا۔ حضرت حسن بن علیؓ نے ان کو آگے کیا تھا''

عکسی صفحہ پورا مترجم آپ کے سامنے ہے اس میں کونسی بات ہے۔ جو حضرت علیؓ کی غیرت پر رکیک حملہ ہو۔ جب آپ نے عمر کے ایجاب کے بعد بطور قبول بھیج دی تو سر پر کپڑے سمیت ہاتھ پھیرنا جائز ہوا۔ چونکہ حضرت ام کلثوم کو اس نکاح کا پتہ نہ تھا تو اس کا غصہ کرنا غیرت و ایمان کا تقاضا تھا۔ پھر باقاعدہ شادی، رخصتی، مہر، اولاد سب کچھ سامنے آ گیا۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) چونکہ حضرت عمرؓ سے شیعہ کو بغض ہے اس لئے اعتراض و انکار کرتے ہیں مگر حضرت علیؓ کو تو بغض نہ تھا خوشی سے بیاہ دی

مستند کتب شیعہ سے اس شادی خانہ آبادی کا ذکر خیر (بہ نیت شر) یوں ہے۔
فروع کافی جلد 2 صفحہ 141 کتاب النکاح باب تزویج ام کلثوم مطبوعہ نولکشور لکھنو میں ہے۔

شیعہ کتابوں سے حضرت علیؓ کی توہین

کہ بروایت زرارہ امام جعفر صادقؒ نے نکاح ام کلثوم کے متعلق فرمایا:

ان ذالک فرج غُصِبناہُ بے شک یہ شرمگاہ ہم سے چھین لی گئی۔

پھر دوسری روایت میں ہے کہ عمرؓ نے کچھ دھمکی دی اور حضرت عباسؓ کو کہا حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کو کہا تو حضرت علیؓ نے (دنیوی مال یا دھمکیوں سے ڈر کر) ام کلثوم حضرت عمرؓ کو بیاہ دی۔

یہ حضرت عمرؓ کے دشمنوں کا حضرت علیؓ کی غیرت ایمانی پر حملہ ہے کہ ڈر کر بیٹی بیاہ دی۔ جب کہ آج کا معمولی کمزور ترین آدمی بھی یہ اغوا کا کیس برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت عمرؓ نے اس سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کو بھی بواسطہ بڑی بہن حضرت عائشہ صدیقہؓ پیغام نکاح بھیجا تھا۔ اس نے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے اسے تو نہ دھمکی دی تھی نہ اتنی بڑی شخصیت سے وہ ڈری تھیں۔

دیکھئے شیعہ کتاب نہج البلاغہ کی شرح ابن حدید جلد 3 صفحہ 231، (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 528 از نور الحسن شاہ بخاریؒ)

شیعہ جب بغض صحابہ کے نشہ میں کہتے لکھتے ہیں تو حضرت علیؓ کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور مذمت سے منہ کالا کرتے ہیں۔ شیعہ کی تفسیروں میں پہلے پارہ کے مثلاً مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا کے مصداق میں مچھر سے مراد حضرت علیؓ اور اس سے بھی زیادہ حقیر مکھی سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہیں (معاذ اللہ) تفسیر البرحان بحرانی جلد 1 صفحہ 70 کے الفاظ یہ ہیں۔

''امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اللہ نے یہ مثال حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیان فرمائی ہے۔ پس مچھر تو حضرت امیر المومنین ہیں اور اوپر مکھی رسول اللہ ہیں۔ اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے کہ جو ایماندار ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یہ مثال برحق ہے یعنی امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

اعتراض 11۔ الصواعق المحرقہ سے اور

اعتراض 12۔ اعلام النساء از عمر رضا کحالہ سے یہی بات لکھی ہے قابل اعتراض نہیں عادۃً دلہن پہلی ملاقات میں روتی، شرماتی اور سخت سست بھی کہتی ہے۔ اسے کوئی توھین یا انکار نہیں کہتا۔

اعتراض 13۔ پھر صواعق محرقہ صفحہ 280 سے یہ شادی کا قصہ نقل کیا ہے۔ یہ سب حضرت عمر دشمنی ہے۔ کسی اور داماد علی پر اعتراض کریں؟

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰؓ اور امیرالمومنین معاویہ بن ابی سفیانؓ کے فضائل:

مذہب و سیاست میں جو شخصیات جتنی مشہور ہوتی ہیں۔ ان کے مداح اور ناقدین بھی بکثرت پیدا ہوجاتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؓ اور معاویہ بن ابی سفیانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ جو دونوں باتوں میں شہرہ آفاق ہیں۔

1۔ دونوں حضور ﷺ کے اوروں کی بہ نسبت زیادہ قریبی رشتہ دار ہیں۔

2۔ دونوں حضور ﷺ کے اپنے ہیں۔ ایک معزز داماد ہیں دوسرے برادر نسبتی ہیں۔

3۔ دونوں کاتب وحی اور آپ کے معتمد ہیں۔

4۔ کفر پر چڑھائی میں دونوں بے مثال ہیں۔ ایک نے بدر و احد اور خندق وغیرہ میں عرب کے نامور پہلوانوں کو چت کیا اور مجاہد اسلام سپاہی کا تمغہ پایا ہے۔ تو دوسرے نے بھی غزوہ حنین اوطاس، مسیلمہ کذاب سے مقابلہ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق مسیلمہ کذاب کو حضرت معاویہؓ نے جہنم رسید کیا ہے۔ دوسری میں حضرت عکرمہ اور حضرت وحشی بن حرب کا ذکر ہے۔

5۔ ایک قدیم الاسلام مہاجر خادم خاص نبوی ہیں تو دوسرے 7ھ میں متاخر الاسلام ہوکر اس آیت کا مصداق ہیں۔ ''ہاں جس نے توبہ کرلی مسلمان ہوکر نیک اعمال کئے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔
(سورۃ الفرقان، پارہ 19 رکوع 4)

6۔ ایک نے عشرہ مبشرہ بالجنۃ میں سے ہوکر بار بار "ابو بکر فی الجنة، عمر فی الجنة، عثمان فی الجنة، علی فی الجنة" کی بشارت سنی ہے۔ **تو**
دوسرے کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا ہے اول جیش من امتی یغزون البحر فقداو جبوا"
(بخاری جلد 1 صفحہ 410)

(ترجمہ) میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندری جنگ لڑے گا اس نے جنت اپنے لئے واجب کرلی۔
تاریخ شاہد ہے کہ نیوی کے بانی اور سب سے پہلے سمندری جنگ لڑنے والے جنتی حضرت امیر معاویہؓ ہیں۔

7۔ حضرت علیؓ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ اس سے صرف سچا مومن ہی محبت رکھے گا۔ اور اسی سے دشمنی اور غداری (دوست بن کر) منافق ہی کرے گا۔ (صحیحین)
حضور ﷺ نے تو مسلمانوں کو حضرت معاویہؓ، کا ذکر خیر کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حضرت عمارؓ نے سمجھا تو فرمایا! معاویہ کا تذکرہ صرف بھلائی سے کرو (ترمذی جلد 2 صفحہ 224)

8۔ نیز فرمایا معاویہ میرے رازدان ہیں جو ان سے محبت کرے گا نجات پائے گا اور جو بغض رکھے گا۔ ہلاک ہوگا۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 186)

9-ایک کے متعلق فرمایا: انا دار الحکمۃ (ترمذی) میں علم کا شہر ہوں۔علی اس کا دروازہ ہیں۔ابوبکر اس کی چھت ہیں۔عمر دیواریں ہیں۔عثمان فرش ہیں۔(درمنثور) اس حدیث کو موضوع یا ضعیف بھی کہا گیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ) **تو**

حضرت معاویہؓ کو یہ دعا دی ہے اللھم املاہ علما اے اللہ اسے علم سے بھر دے (الاصابہ جلد 3 صفحہ 413)

10-حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔ **تو**

معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ نور ایمان کی چادر ان پر ہوگی۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 190)

11-حضرت علیؓ کو فرمایا کہ آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ کے لئے ھارونؑ بھائی تھے۔مگر میرے بعد نبوت کسی کو نہ ملے گی (بخاری و مسلم) **تو**

حضرت معاویہؓ کو خصوصی دعا دی کہ اے اللہ ان کو ھدایت دینے والا اور ھدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ھدایت دے۔(ترمذی جلد 1 صفحہ 247، اسد الغابہ صفحہ 386)

12-"علی حق پر ہیں اے اللہ حق ان کی طرف پھیر دے" اگر فرمان نبوی ہے **تو**

حضرت معاویہؓ کو یوں دعا دی ہے

"اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا"۔(کنزالعمال جلد 7 صفحہ 87)

13-نیز فرمایا اے اللہ ان کو کتاب سکھا۔شہروں پر حکومت دے اور عذاب سے بچا۔(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 356)

14-مولیٰ علیؓ کے متعلق فرمایا۔جس کا میں محبوب ہوں۔علی بھی اس کے محبوب ہیں۔اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت کر۔اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔(ترمذی) **تو**

حضرت معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا "معاویہ کو بلاؤ اپنا مسئلہ اس کے سامنے رکھو وہ طاقتور اور امانتدار ہے (غلط مشورہ نہ دیں گے)

(تطہیر الجنان صفحہ 16)

15-نیز فرمایا میری امت کا سب سے بردبار شخص معاویہ ہے۔(بحوالہ سیدنا معاویہ صفحہ 95) حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورﷺ کے بعد نماز میں آپ کے مشابہ حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے کسی کو معاویہؓ سے بڑھ کر سردار، اچھی حکومت کرنے والا نہیں دیکھا۔(ایضاً)

16-حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو خدا و رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔(ابن ماجہ صفحہ 12) **تو**

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا اے معاویہ اگر تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا (عدل سے حکومت کرنا) تطہیر الجنان

17- حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا

''تیری مثال عیسیٰؑ جیسی ہے یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں پر تہمت لگادی۔ عیسائیوں نے محبت کی تو اس مرتبے پر جا پہنچایا جو آپ کا نہ تھا۔ (یعنی خدا کا نور، بیٹا، کلی عالم الغیب، ہر جگہ موجود، سب کچھ کر سکنے والا، مستعان اور لائق پکار و استمداد مانا) سنو! میرے بارے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے (بدمذہب جہنمی ہوں گے) ایک جو میری محبت میں حد سے بڑے گا۔ مجھ میں وہ صفات مانے گا جو مجھ میں نہیں۔۔ گزشتہ بالا حضرت عیسیٰؑ والی خدائی صفات مانے گا۔۔ تو ایسے پہلے گروہ سبائی غالی کو حضرت علیؓ نے مرتد قرار دے کر زندہ جلایا تھا (مشکوٰۃ، رجال کشی، بحار ہفتم وغیرہ)

دوسرا مجھ سے دشمنی رکھنے والا۔ جسے دشمنی مجھ پر بہتان باندھنے پر ابھارے گی۔ (خارجی ہوگا) (صواعق محرقہ حدیث نمبر 20 در فضائل علیؓ)

جیسے حضرت علیؓ کی حد سے زیادہ محبت میں لوگوں نے جھوٹی حدیثیں بنائیں **تو**

کچھ لوگ حضرت معاویہؓ کے لئے بھی جھوٹی حدیثیں بنائیں گے۔ اور علیؓ سے آپ کو افضل مانیں گے۔

18- غزوہ طائف میں آپ نے حضرت علیؓ سے لمبا مشورہ کیا پھر لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ میں نے اللہ کے حکم سے یہ مشورہ کیا ہے (ترمذی جلد 2 صفحہ 693) **تو**

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بروایت ابن عباس یہ مرفوع حدیث ہے۔ کہ جبریل امین حضور ﷺ کے پاس آئے تو کہا اے محمد معاویہؓ سے لکھوایا کرو کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور بہت بہترین امین ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 441)
(ایک نرم راوی کے سوا سب رجال الصحیح ہیں)

19- مرض موت کے وقت فرمایا اے اللہ مجھے موت نہ دے جب تک میں علی کو دیکھ نہ لوں۔ (ترمذی جلد 2 صفحہ 694) **تو**

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق فرمایا۔ اے معاویہ اگر تم کو حاکم بنایا جائے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل کرنا۔ حضرت امیر معاویہؓ کہتے ہیں میں برابر اس گمان میں رہا کہ خلیفہ بنایا جاؤں گا چنانچہ میں خلیفہ بن گیا۔ (تطہیر الجنان صفحہ 15)

اس بحث کا خاتمہ اس جامع الفضائل حدیث پر کرتا ہوں جو بحوالہ اکابر محدثین ریاض النضرہ میں ہے۔

''کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے بڑے مہربان ابوبکرؓ ہیں اللہ کے دین میں سب سے طاقتور عمرؓ ہیں سب سے زیادہ حیادار عثمانؓ ہیں۔ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں (رضی اللہ عنہم) ہر نبی کا ایک حواری۔۔ خاص امدادی۔۔ ہوتا ہے تو میرے حواری طلحہؓ و زبیرؓ ہیں۔ سعد بن ابی وقاصؓ جہاں ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا۔ اس لئے وہ فتن اور مشاجرات میں فریقین سے الگ رہے۔ سعید بن زید رحمٰنؓ کے محبوبوں میں سے ایک دسویں ہیں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ رب سے تجارت کرتے ہیں۔ ابوعبیدۃ بن

الجراحؓ اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں۔اور میرے رازدان تو معاویہ بن ابی سفیانؓ ہیں۔جس نے ان سے محبت کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے دشمنی رکھی وہ ہلاک ہو گیا۔(الصواعق المحرقہ،صفحہ 17)

مع تطہیر اللسان و الجنان عن الحظور و التفوہ بثلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان

حادثہ جنگ جمل وصفین کا تاریخی تجزیہ:

جن سے دونوں بھائیوں کی دشمنی سبائی اچھالتے ہیں۔دونوں بھائیوں اور نبیؐ کے رشتہ داروں کے مناقب آپ کے سامنے ہیں۔ایک سے زیادہ محبت دوسرے سے حد سے زیادہ دشمنی مومن کی شان نہیں دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ باپ کا ورثہ اور سلطنت لیتے وقت سگے بھائیوں میں اختلاف اور جنگ تک نوبت آ جاتی ہے۔مگر حضرت یوسف کے بھائیوں جیسا اختلاف ہونا چاہئے کسی سے بغض نہ رکھنا چاہئے۔دونوں کو جو یکے بعد دیگرے خلافتیں ملیں۔خدا کے فیصلے اور حضور ﷺ کی بشارتوں کے مطابق ملیں۔چونکہ حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت کے بعد(بحکم نبویؐ منافق) قاتلین عثمانؓ حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل اور ہر بات میں قابض ہو گئے۔حضرت علیؓ کی ہرگز نہ مانتے تھے۔جب آپ نے ابتدائی تفتیش چاہی تو انہوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دے دی۔کمانڈر انچیف لشکر مرتضوی اُشترنخعی۔۔جو حضرت عثمانؓ کو شہید کروانے والا تھا۔۔نے جنگ جمل میں حضرت عثمانؓ کی طرح حضرت علیؓ کو بھی شہید کرنے کا مشورہ دے دیا مگر گروہ ابن سبا نے اسے رد کر دیا(طبری جلد 3 صفحہ 518 وغیرہ) طالبان قصاص اپنے جگری یار حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کو حضرت علیؓ نے اپنی یہی بے بسی اور مجبوری بتائی ''میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو میرے مالک بن گئے ہیں۔میری ملکیت اور کنٹرول میں ہرگز نہیں(نہج البلاغہ خطبہ 166،طبری وغیرہ) تب حضرت طلحہؓ، زبیرؓ بمع حضرت عائشہؓ نے صرف حضرت علیؓ کی امداد اور ان سبائیوں سے نمٹنے کے لئے چھ ماہ انتظار کے بعد 5000 کا لشکر بصرہ میں تیار کیا تھا۔تو ان لوگوں نے ان کو باغی مشہور کر کے بصرہ پر چڑھائی کرا دی جب آپ نے ان سے ملاقات کی تو پتہ چلا کہ یہ تو میرے حامی ہیں میری جان ان سے بچانا اور حکومت سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔آپ نے صلح کر لی اور فرمایا:

''اللہ کا بڑا انعام ہوا کہ اس نے ہم میں محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا پھر یکے بعد دیگرے تین خلفاء کے ذریعے امت کو متفق رکھا اور فرمایا کہ جس حادثے سے ہم آج دوچار ہیں اسے اس گروہ نے مسلط کیا ہے جس نے اس دنیا کو چاہا اور اس امت پر خدائی انعامات،فتوحات اور اتفاق کی وجہ سے حسد کیا اسلام کو ختم کرنے کی ٹھانی یہ لوگ زمانہ جاہلیت کو واپس لانا چاہتے ہیں.........سنو! میں کل مدینہ واپس جارہا ہوں میرے ساتھ وہ لوگ ہرگز نہ لوٹیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ پر طعن کرنے یا قتل کرنے میں کسی قسم کی اعانت کی ہے ایسے بے وقوفوں کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہئے''(طبری)

حضرت علیؓ کا فیصلہ تو سامنے آ گیا۔اور سب صحابہؓ صلح کر کے ایک ہو گئے۔مگر عبداللہ بن سبا کی پارٹی قاتلان عثمانؓ کے پاس

ے زمین ہل گئی انہوں نے رات کو خفیہ میٹنگ کر کے صبح غداری سے فریقین پر حملہ کر دیا۔ بارہ ہزار سوئے ہوئے مسلمان ذبح کر دیئے۔ حضرت علیؓ ایک حدیث سنا کر طلحہؓ و زبیرؓ کو زندہ سلامت واپس لے آئے گویا جنگ بند ہو گئی۔ مگر آپ کے سبائی لشکر نے واپسی کی حالت میں طلحہؓ و زبیرؓ کو بیدردی سے شہید کر دیا۔ قاتل زبیر کا سر لانے والے عمرو بن جرموز کو تو آپ نے بارشاد نبوی جہنمی بتایا اور اس نے پڑل ہو کر خودکشی کر لی۔ دوسرا قاتل طلحہ آپ سے ملنا چاہتا تھا۔ آپ نے اس پر لعنت کی اور ملاقات کا موقع نہ دیا۔ حضرت طلحہ کے بیٹے محمد کو شہید دیکھا تو رو پڑے حضرت طلحہ کا شل ہاتھ جو احد میں حضور ﷺ کو بچا کر کٹ گیا تھا۔ چومتے رہے فرماتے۔ کاش میں 20 سال پہلے مر چکا ہوتا۔ آپ جنگ بند کرا کر اس نقصان کے غم میں بیٹھے تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ قائد شر اشتر نخعی تو حضرت عائشہؓ کو شہید کرنے پر تلا ہوا ہے۔ مہار پکڑ پکڑ کر بنوضبہ کے 5000 مسلمان تو شہید ہو چکے ہیں۔ کائنات کا یہ بدترین دشمن اہل بیت اشتر ناک کتا حضرت علیؓ کے حکم سے تو نہ رک سکتا تھا۔ آپ خود اونٹ تک پہنچے اب بنوضبہ احتراماً پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے اونٹ کی کونچیں کاٹ کر گرایا۔ اہل بصرہ کی شکست کا اعلان کر کے یکطرفہ مسلم کشی بند کرا دی حضرت عائشہؓ کے متعلق حضرت عمارؓ کے سابق در گوفہ اعلان کے مطابق اپنے لشکر سے کہا کہ یہ تمہارے نبی کی بیوی دنیا اور جنت میں ام المومنین حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان سے عورتوں جیسی غلطی ہو گئی ان کو برا نہ کہنا۔ دو شخصوں نے ٹیڑھی زبان سے اماں اماں کہہ کر تنقید کی تو ان کو 100/100 درے لگوا کر قتل کر دیا۔

اگر آج بھی حضرت علیؓ کا یہ عمل قانون بنا دیا جائے تو آپ کو بُرا بھلا کہنے والے ختم اور پورا ملک امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ پھر حضرت علیؓ نے اپنی ماں کو باعزت مدینہ رخصت کیا نقصان کی تلافی کی بصرہ کی معزز عورتیں ساتھ بھیجیں۔ حادثہ جمل کی یہ ساری افسوسناک روئیداد حضرت علیؓ کی بے بسی، پرامنی، بے گناہوں کی شہادت اور سبائی سفاکوں کے مظالم آپ تاریخ طبری، ابن کثیر، ابن خلدون، اخبار الطوال یعقوبی وغیرہ ہر تاریخ جمل میں پڑھ سکتے ہیں۔

خدا لگتی کہیے۔ باغی، طالب دم عثمان، حضرت طلحہؓ و زبیرؓ و عائشہؓ ہیں یا اُشتر نخعی کی فوج ہے۔

ہم حضرت علیؓ کو ماننے والے مسلمان تو "ھم یملکوننا ولا نملکھم" فرمان علی کو سچا مان کر آپ کو بے قصور اور بے گناہ مانتے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ اُشتر نخعی اپنی غلطی مانتا، غدر سے خفیہ رات کے حملہ کی روئیداد سناتا یا بے گناہ مقتولین شہداء بصرہ کے ورثا کو خزانہ سے کچھ دلواتا۔ اس نے 50 لاکھ کا خزانہ، بصرہ 500 فی کس اپنے لشکر کو بانٹ دیا۔

کتنا تعجب ہے کہ یہ 10 ہزار ہی حملہ آور تھے 10 ہزار ہی خزانہ لوٹ رہے ہیں۔ کیا ان کا ایک بھی نہیں مرا؟ اور مقتولین کی تعداد مؤرخین 13/12/10 ہزار بتاتے ہیں۔ یہ ہے جنگ جمل کی مظلومانہ تاریخ۔ مفتی جعفر حسین مترجم نہج البلاغہ نے 20 ہزار بتائی ہے۔

جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کی مجبوری یا اجتہادی غلطی

یہ جنگ جیت کر سبائیوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ پورے عراق میں یہ فضاء اور آواز لگادی۔

بنو امیہ کو ختم کرو　　　　چلو چلو شام چلو

مہینہ بھر میں ایک لاکھ کا لشکر جرار تیار ہوا اور شام پر چڑھائی کرتے ہوئے مقام صفین دریائے فرات کے کنارے خیمہ زن ہوا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ایک لشکر جرار ہمیں فنا کرنے آنے والا ہے۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے بیٹے وغیرہ وارث میرے پاس پناہ لینے آچکے ہیں۔ مجھے ولی الدم مقرر کر دیا ہے تو میں اپنے چچازاد بھائی کا مسلمانوں کے شہید خلیفہ کا قصاص چاہتا ہوں۔ گو بین الاقوامی لاء کے مطابق کسی حاکم مقتول کا بدلہ آنے والا حاکم ہی لیتا ہے اور وہ حضرت علیؓ ہے جو حضرت عثمانؓ کا ہم زلف رشتہ دار بھی ہے مگر قاتلوں کے آگے بے بس ہیں۔ اس لئے مجھے اب طاقت بنا کر معاذ اللہ حضرت علیؓ سے نہیں بلکہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے لڑنا ہے۔ اور میں معزولی کا حکم بھی مان لیتا۔ اگر یہ صرف حضرت علیؓ کا حکم ہوتا قاتلین عثمان کی سازش نہ ہوتی کیونکہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی زندگی میں جب وہ آپ کے خلاف تحریک چلانے شام آئے تھے اور میں نے ان کو دھتکار دیا تھا تو مجھے دھمکی دی تھی۔ معاویہ! ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے نمٹیں گے۔ (تاریخ طبری وغیرہ) تو وہ مجھے بھولی نہ تھی۔ میں نے معزولی کا حکم علیؓ کی حکومت کا نہیں قاتلین عثمان کی حکومت کا سمجھا تو اسے تسلیم نہ کیا۔ حسب سابق اپنے کو حضرت عمرؓ و عثمانؓ کا مقرر کردہ گورنر سمجھا۔ اب بھی میرا یہی مطالبہ ہے اور حضرت علیؓ کی حکومت ماننے اور سب شامیوں سے بیعت کرا دینے پر تیار ہوں۔ بشرطیکہ علیؓ قاتلوں سے خود بدلہ لے لیں۔ قاتل گواہ سب اس کے پاس ہیں۔ اگر کسی مجبوری سے نہیں لے سکتے تو وہ صرف 10/8 فرد ہی ہیں۔ ان کو الگ کر کے میرے حوالے کر دیں۔ وارث ہوں چاہے میں معاف کروں یا بدلہ لوں میری مرضی۔ میں شام سب آپ کے تابع کر دوں گا امن ہی امن ہوگا۔

دنیا کا متعصب ترین تمام اصحاب رسول کا جانی دشمن خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی بھی حق الیقین صفحہ 149 میں لکھتا ہے۔

> ''مگر معاویہ حضرت علیؓ کے مناقب و فضائل کا منکر نہ تھا اور ماسوائے قتل عثمان میں شریک ہونے کے اور کوئی فسق آپ سے منسوب نہ کرتا تھا بلکہ وہ اس پر قانع تھا'' کہ حضرت امیر اس کی امارت برقرار رکھیں اور وہ حضرت کی بیعت کر کے حضرت کی خلافت کا اقرار کرے اور لوگ حضرت کے فضائل و مناقب مکرر اس کے سامنے ذکر کرتے تھے اور وہ ان کا انکار نہ کرتا تھا'' والفضل ما شہدت بہ الاعداء

حضرت معاویہؓ کے اتنے بڑے دشمن کی گواہی اور حضرت علی کی دشمنی سے حضرت معاویہؓ کی صفائی کے بعد کسی جھوٹے مؤرخ کو یہ جھوٹا جملہ کیا بار بار لکھنے کی گنجائش ہے؟ کہ معاویہ حضرت علیؓ کو سب کرتا تھا اور اس کے حکم سے اس کے سب گورنر بھی سب کرتے تھے'' جس کے 65 حوالے تحقیقی دستاویز کے مؤلف نے بار بار دیئے ہیں۔ یہ سب جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ جو یہ کرتے آرہے ہیں۔

جنگ صفین کا نقشہ:

اب آیئے پھر جنگ صفین کی طرف کسریٰ وقیصر کی بین الاقوامی طاقتوں کو شکست دینے والے مدبر جرنیل حضرت معاویہؓ نے اپنے تحفظ کی خفیہ تیاری تو کرلی اور 40 ہزار کا لشکر بنالیا۔ مگر مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہتے تھے فرمان رسول یاد تھا۔

"کہ عنقریب فتنہ ہوگا۔ (غیروں کی شرارت سے جنگ) جس میں بیٹھنے والا کھڑے سے۔ کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہوگا"۔ جو بھی اسے جھانکے گا وہ بھی اسے جھانک لے گا جو اس سے بچنے کا ٹھکانہ یا پناہ گاہ پائے تو وہ اس سے پناہ لے۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 591)

تو حضرت امیر معاویہؓ حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو حضرت ابوالدرداءؓ جیسے زاہد صحابی کو، حضرت ابوامامہ باہلیؓ جیسے مدبر جرنیل کو اور حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کو اور دیگر بڑے بڑے صحابہ کو بھیجتے کہ میں بیعت کرنے کو تیار ہوں صرف حضرت علیؓ قاتلوں سے بدلہ لے لے۔ حضرت علیؓ یہ پیغام جب اپنے لشکر کو سناتے تو وہ 20/20 ہزار کا جلوس نکال کر کہتے۔ "ہم سب قاتل عثمان ہیں معاویہ آئے ہم سے بدلہ لے لے"۔ حضرت علیؓ فرماتے تم نے دیکھ لیا میں مجبور ہوں۔ حضرت معاویہؓ کو حضرت علیؓ کا خط وپیغام دینے بھی سبائی جاتے تھے ایک کے ساتھ 10 اور جلی کٹی سنا کر آتے۔ آخر میں حضرت معاویہؓ یہی کہتے کہ تمہیں تلوار پر ناز ہے تو وہ ہمارے پاس بھی ہے"۔ ہم یقین سے دیانۃً کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اور میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاریؓ جیسے صحابی حضرت معاویہؓ کو یہ پیغام علی پہنچاتے تو وہ حضرت معاویہؓ کو اپنے کندھے پر تنہا بٹھا کر لا سکتے تھے۔ مگر ایسا کمانڈر لشکر فتنہ باز اشتر ہرگز نہ ہونے دیتا تھا۔ وہ پیغام لانے لے جانے والے ہر صحابی سے لڑتا تھا۔ اور وہ حضرت معاویہؓ و علیؓ دونوں سے علیحدہ ہو جاتے تھے۔ صرف قاتلین عثمان کو بھیجتا جو فضاء کو مکدر کرتے اور شامیوں کو بھڑکا کر آتے تھے۔ (طبری جلد 4 صفحہ 1 وغیرہ)

چھ ماہ گذر گئے۔ صفر 37ھ آ گیا۔ مگر صلح و بیعت والی بات لشکر علیؓ نے نہ کرنے دی نہ مانی۔ حضرت معاویہ بھی پرانا سیاستدان، قریشی، اموی نسلی سردار تھا۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کی طرح سادہ حضرت علیؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر سر کٹوانے کو تیار نہ تھا اسے یقین تھا کہ فوجی وردی اتار کر حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بغیر لشکر و محافظ بیعت کرنے جاؤں تو ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے پہلے میرا سر سبائی قلم کر دیں گے۔ جیسے وہ مدینہ اور بصرہ میں ایسے لاتعداد سر کاٹ چکے تھے ---------- بالآخر لشکر نے حضرت علیؓ کو حملہ میں پہل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ لیلۃ الھریر بہت خوفناک ثابت ہوئی۔ 50/100 20/40 ہزار آدھا آدھا لشکر فریقین کا کٹ گیا۔ کسی نے شکست کو تسلیم نہ کیا۔ خون کے سیلاب دیکھ کر شامیوں نے قرآن نیزوں پر اٹھائے جیسے حضرت علیؓ نے ایک روایت کے مطابق جمل میں قرآن اٹھائے تھے۔ کہ اس سے فیصلہ کراؤ۔

تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 523 طبع بیروت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے فوجی کعب سے کہا کتاب اللہ لے کر آگے بڑھو ان کو اس کی طرف بلاؤ عراقی قوم سامنے آ گئی سبائیہ ان کے پیشوا تھے وہ ڈرتے تھے کہ اس سے ان کی صلح ہو جائے گی۔ کعب

قرآن لے کر سامنے آئے حضرت علیؓ ان کے پیچھے ان کو روکتے تھے اور وہ فرمان علی کے انکاری تھے۔ آگے ہی بڑھ رہے تھے۔ جب کعب نے ان کو قرآن کی دعوت دی تو انہوں نے تیر مار مار کر آپ کو قتل کر دیا پھر حضرت عائشہؓ کے کجاوہ پر تیر مارنے لگے۔ ام فرماتیں بیٹوا بچو بچو آپ کی بلند آواز سے اللہ اللہ جاری تھا۔ پھر ان کے انکار کرنے پر آپ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو جب حضرت علیؓ نے یہ آواز سنی تو بھی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں اور ان کے حامیوں پر لعنت کا ورد کرنے لگے۔ (طبری صفحہ 523 عربی) یہی لعنت صفحہ 514 پر بھی اب ہے۔ حضرت علیؓ کا لشکر اپنے 50 ہزار مقتول دیکھ کر ہمت ہار چکا تھا۔ جنگ بندی کی چال غنیمت جانی۔ کیونکہ دیگ کے نیچے آگ جلانے والے کی طرح کہ وہ لکڑی آگے کرتا ہے اور خود شعلہ سے بچتا ہے۔ نوجوان صحابہ وتابعین کو آگ میں جھونکنے والے منتظم سبائیوں کو شامیوں کے ہاتھوں اپنی موت صاف نظر آرہی تھی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا لڑتے رہو شام تک فتح پالو گے تو یہ 20 ہزار مومن (جلوس نکالنے والے۔ اور معاویہ سے کہنے والے ہم سب عثمان کے قاتل ہیں معاویہ آئے بدلہ لے لے۔ کیا ان کا جمل کی طرح ایک بھی نہ مرا تھا؟) بولے علی! ہمیں جنگ پر مجبور نہ کرو ورنہ ہم تجھے اسی طرح قتل کر دیں گے جیسے عثمان کو قتل کیا تھا۔

(شیعہ کتاب مناقب آل ابی طالب جلد 3 صفحہ 228، طبری وغیرہ) شرح نہج البلاغہ از مفتی جعفر حسین صفحہ 189 "حادثہ صفین" وغیرہ یہ مشرق نجد اور عراق سے آنے والے وہی فتنہ باز ہیں۔ جن کی آپؐ نے خبر دے دی۔ ورنہ شام اور یمن والوں کو برکت کی دعا دی تھی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 594)

خارجی کیوں بنے:

صفین کی جنگ تو بند ہوگئی مگر لشکر علی میں پھوٹ پڑ گئی۔ آدھا لشکر خارجی بن گیا کہ حضرت علیؓ نے تحکیم، پنچائیت سے فیصلہ کرانا۔ کیوں مانا۔ جب کہ وہ تو ہمارے عقیدہ میں خدا کے امام بنائے ہوئے ہیں۔ ان کو تحکیم وغیرہ پنچائیت معزول نہیں کر سکتی "ان الحکم الا للہ" کا نعرہ لگایا۔ جیسے آج "امامت منصوص من اللہ" کا نعرہ شیعہ لگاتا ہے۔ دونوں کا ترجمہ ایک ہے۔ کہ حکومت وامامت خدا کے دینے اور بنانے سے بنتی ہے۔ بیعت یا پنچائیت سے نہیں بنتی۔ کیونکہ لشکر مرتضوی کا بڑا گرو استاد ابن سبا یہودی تھا۔ اسی نے یہ نعرہ اور عقیدہ سکھایا تھا۔ علی کی وہ بہت کم مانتے تھے۔ اب حضرت علیؓ نے تنگ آکر اپنے لشکر سے تیسری جنگ نہروان خارجیوں سے لڑی فتح پائی اور حضور ﷺ کا یہ فرمان آپ کے حق میں سچا ہوا کہ ان خارجیوں سے دو لشکر لڑے گا جو دو لشکروں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ (بخاری ومسلم) حضرت امام حسنؓ کے مشورہ کے مطابق ان سے یہی جنگ آپ پہلے لڑ لیتے اہل مدینہ حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ وحضرت عائشہؓ سب آپ کے ساتھ ہوتے۔ حضرت معاویہؓ بھی شام سے پہنچ جاتے پھر یہ سب مرتضوی لشکر (قاتل عثمان مالک بن حارث بن ابراہیم اشتر نخعی کی قیادت میں نہیں)۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے فاتح ایران کی سرداری میں وہ فتوحات کرتا جو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے دور میں کیں۔ تو تاریخ کا نقشہ

کچھ اور ہوتا اموی حکومت شاید نہ ہوتی۔ مگر پھر بھی سبائی فارسی فرقہ حضرت علیؓ کا نام نہ لیتا جیسے اب حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ جیسے فاتحین دنیا کا نام بھلا چکا ہے۔ ان کی دشمنی اپنا شعار جتلاتا ہے۔ حضرت حسنؓ کے کارنامہ صلح کو اپنی ناک کٹوانا اور روسیاہ ذلیل ہونا مانتا ہے۔ کیونکہ اسے صرف ایک لاکھ مسلمان باہم کٹوانے اور پھر شہادت حسینؓ پر ہی فخر ہے۔ فیا للعجب

حضرت عمارؓ کے قاتل کون ہیں؟

یہاں اتنا عرض کرتا چلوں کہ قدیم الاسلام عاشق علی حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت علیؓ کے لشکر میں شہید ہوئے عام طور پر اسے حضرت امیر معاویہؓ کی بغاوت اور حضرت علیؓ کی حقانیت پر دلیل سمجھا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی حقانیت پر تو ہمیں یقین ہے جیسے ہم حدیث سنا چکے ہیں کہ آپ حق کے قریب ہوں گے۔ قریب اور متصل کا فرق آپ جانتے ہیں۔ جبکہ دوسرا گروہ آپ سے بھی پیچھے ہوگا مگر ہم بالذات حضرت امیر معاویہؓ، عمرو بن العاص اور دیگر اموی صحابہ کو قاتل عمار نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے "میرے صحابہ تجھے قتل نہ کریں گے"۔ راقم کا "حضرت عمار بن یاسرؓ اور سبائیوں کے کرتوت" ایک مستقل رسالہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے کہ حضرت عمارؓ کا قاتل باغی گروہ ہے۔ وہ آپ کو قاتل عثمان بنا کر شامیوں کے آگے لانے والا اور قتل کرانے والا ہے اسے قتل بالسبب کہتے ہیں۔ جیسے جھوٹے دو گواہ کسی کے خلاف گواہی دیں اور وہ جج کے فیصلہ سے پھانسی لگ جائے۔ تو قتل کی اصل نسبت گواہوں کی طرف ہو جائے گی۔ پوری حدیث سے اس قتل بالسبب کی وضاحت یوں ہوتی ہے۔ "مسجد نبوی تعمیر ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے بھاری بلاک (پتھر) صحابہ لا رہے ہیں۔ کچھ صحابہ دل لگی سے عمار کو دو دو بلاک اٹھوا دیتے تھے۔ حضرت عمار نے تھک ہار کر آپ سے کہا "قد قتلنی اصحابک یارسول اللہ" آپ کے اصحاب نے یارسول اللہ مجھے مار ڈالا۔ حضور ﷺ کو اللہ نے آئندہ کی پوری خبر دے دی۔ تو فرمایا

"لا یقتلک اصحابی و انما تقتلک الفئة الباغیة"

(ترجمہ) میرے صحابہؓ تجھے قتل نہ کریں گے۔ تجھے تو صرف باغی گروہ قتل کرے گا" (سیرت ابن ہشام جلد 3 باب تعمیر مسجد نبوی)

ظاہر بات ہے کہ آپؓ پتھر سے دب کر شہید ہو جاتے تو مجازی نسبت سبب اور پتھر ہتھیار کی طرف ہوتی مگر اصل نسبت اٹھوانے والوں کی طرف ہوتی۔ کہ ان لوگوں نے مار ڈالا پتھروں سے مروا ڈالا۔ اسی طرح لشکر معاویہؓ پتھر اور ہتھیار تو بن گیا۔ مگر اصل قاتل حضرت عمارؓ کو مجرم بنا کر جج کے پاس لانے والے وہی سبائی ہیں۔ جو حضرت عمارؓ کو قاتل عثمانؓ جتلاتے تھے (طبری جلد 4) یہی حضرت معاویہؓ نے کہا تھا ہم نے قتل نہیں کیا جو آپ کو قاتل عثمان بنا کر ہمارے پاس لائے اور نیزوں کے آگے پھینک دیا۔ وہ قاتل ہیں جیسے جج کہے کہ میرا فیصلہ قاتل نہیں وہ گواہ ہیں جنہوں نے ان کا قتل ثابت کیا ہے اور مروایا۔ جب کہ میں کہتا ہوں کہ اصل قاتل بھی یہی ہو سکتے ہیں۔ خود قتل کر کے حدیث مشہور کی بنا کر یہ مشہور کیا ہو کہ قاتل باغی گروہ ہے۔ کیا حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اصحاب جمل کے یہ باغی قاتل نہ تھے۔ پھر حضرت علیؓ کے بھی یہی قاتل نہ بنے؟ تو

حضرت عمارؓ کے قاتل ہونے میں کیا چیز مانع ہے؟

پہلے آپ حضرت معاویہؓ اور ان کی حکومت پر اہل بیت کا تبصرہ پڑھ لیں پھر ہم ان کی سچائی کے برعکس جھوٹے مطاعن پر تبصرہ کریں گے۔

حضرت امیر المومنین معاویہؓ اور ان کی حکومت ایک نظر میں

شیعہ کی کتاب تحقیقی دستاویز میں سابق ادوار کے شیعوں کی طرح آپؓ پر بہت کیچڑ اچھالا گیا۔ تو آپؓ کی منقبت میں ہر دور میں مسلمان تقریر وتحریر سے اپنا فریضہ سرانجام دیتے آ رہے ہیں۔ جیسے بصرہ میں حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰؓ نے اپنے اہل حضرت عائشہؓ سے غلطی کی شکایت کرنے کے بعد ان کو دنیا کی طرح جنت میں بھی حضور ﷺ کی بیوی فرمایا۔ جیسے کوفہ میں حضرت عمارؓ نے حسن المجتبیٰ اور سب مسلمانوں سے کہا تھا کہ حضرت عائشہؓ تمہارے نبی کی جنت میں بھی بیوی ہیں۔ اسی طرح پھر دو بدگوئی کرنے والوں کو 100/100 درے مار کر قتل کرادیا۔ اسی طرح آپ نے جنگ صفین کے بعد اپنے ساتھیوں کو حضرت معاویہؓ اور شامیوں کی بدگوئی اور غیبت سے روکا۔ (نہج البلاغہ) اور پورے ملک میں یہ سرکاری پیغام، گشتی مراسلہ کرایا "کہ ہمارا اہل شام سے ٹکراؤ ہو گیا۔ حالانکہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دین ایک ہے، ہم ان سے دین میں کسی بات کا اضافہ نہیں مانگتے، نہ وہ ہم سے دین میں کوئی زائد بات چاہتے ہیں الامر واحد۔ دین وایمان اور فرائض و واجبات میں ہم سب ایک اور پابند اسلام ہیں۔ صرف ہمارا حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے میں اختلاف ہوا۔ (وہ جلدی چاہتے ہیں تاخیر ہماری مجبوری ہے)۔ تو انہوں نے ہم پر قتل کا الزام لگا دیا۔ ہم اس جرم سے پاک ہیں۔ (نہج البلاغہ، طبری، ابن خلدون وغیرہ)

پھر حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا۔ لوگو! میرے بعد امیر معاویہؓ کی حکومت کو ناپسند نہ کرنا (خوش ہونا) خدا کی قسم اگر یہ بھی نہ رہے تو تم دیکھو گے کہ باہم لوگ لڑ کر ان کے سر کندھوں سے ایسے کٹیں گے۔ جیسے تمبے کاٹے جاتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126) نیز جب حضرت امام حسنؓ نے بحکم نبوی آپ سے صلح وبیعت کر لی۔ معاویہ دشمنوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کردیا زخمی کر کے مال ومصلیٰ سب چھین لیا اور آپ مدینہ آ گئے تو ایک مومن سفیان بن لیلیٰ نے کہا اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے، روسیاہ کر کے ہماری ناک کاٹنے والے۔ تو حضرت حسنؓ نے فرمایا ایسا نہ کہو کیونکہ میں نے خود حضور ﷺ سے سنا تھا۔ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے کہ حضرت معاویہؓ حاکم بن جائیں گے میں نے یقین کر لیا کہ اللہ کا فیصلہ پورا ہو کر رہے گا تو اب میں نے پسند نہ کیا کہ میرے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لوگوں کے خون بہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126)

اب خدا و رسول کا فیصلہ اور حکم آپ کے سامنے ہے۔ حضرت معاویہؓ سے فائدہ یا سیاسی نقصان پانے والے حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کا عمل اور حکومت معاویہ مان لینے کا حکم بھی آپ کے سامنے ہے۔ کیا کسی مومن کو گنجائش ہے۔ کہ وہ خدا، رسول اور اپنے ائمہ کی بات تو ہرگز نہ مانے مگر غیر مسلموں کے کہنے پر رات دن ان کی غیبت، بدگوئی میں لگا رہے۔ 20 سال

گورنری اور 20 سال پُرامن فتوحات سے لبریز حکومت میں اسے کوئی اچھی بات نظر نہ آئے کہ غیر جانبدار ہو کر اس کا ذکر بھی کرے جیسے ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ سینکڑوں غیر مسلم بھی اس کا ذکر فراخ دلی سے کرتے ہیں۔

حضرات اہلبیتؓ کے مزید 11 ارشادات سے اپنے ایمان کو منور فرمائیں:

1۔ حضور ﷺ نے اپنی بیوی ام حبیبہؓ سے کہا کیا تم اپنے بھائی معاویہ سے محبت کرتی ہو۔ اس نے فرمایا کیوں نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 140)

2۔ ایک موقع پر حضرت علیؓ نے فرمایا معاویہ میرے بھائی ہیں کافر یا فاسق نہیں ہیں اور تم لوگ ان کو برا کہنے کے بجائے دعا کرو۔
(مکتوبات ربانی جلد 2 صفحہ 54، امیر معاویہؓ پر ایک نظر صفحہ 5)

3۔ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ اپنی جماعت سے کہا اور اپنے حبداروں کی مذمت میں فرمایا
" کہ یہ لوگ عنقریب تم پر غالب آجائیں گے کہ یہ اپنے امام (حضرت معاویہؓ) کے فرمانبردار ہیں اور تم اپنے امام کے نافرمان ہو۔ تم خیانت کرتے ہو۔ وہ امانتدار ہیں۔ تم زمین پر فساد کرتے ہو۔ اور وہ اس کی اصلاح کرتے ہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8، حکومت معاویہؓ)

4۔ دستبرداری خلافت سے پہلے حضرت حسنؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں معاویہ کو ان لوگوں سے بہتر سمجھتا ہوں جو اپنے آپ کو میرے شیعہ کہتے ہیں۔ (شیعہ کتاب جلاء العیون جلد 2 صفحہ 365) نیز حضرت حسنؓ نے فرمایا جو حضرت معاویہؓ کو برا کہتا ہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔ (الاستیعاب لابن عبدالبر)

5۔ حضرت امام حسینؓ کو کوفیوں نے کہا بیعت معاویہ توڑ دیں۔ آپ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا۔ میں نے بیعت کر لی ہے اور اس سے وفاداری کا عہد کیا ہے۔ اب بیعت توڑنا میرے لئے ممکن نہیں"۔ (معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہؓ بھی معاہدہ کے پابند رہے تبھی تو حضرت حسینؓ نے بیعت نہ توڑی)

6۔ ایک دن حضرت معاویہؓ دمشق میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے حضرت امام حسینؓ نے (ٹائم لے کر) کہا اے آل محمد کے گروہ (سب مسلمانوں کو کہا) آخرت کے دن جو بھی کلمہ توحید و رسالت پڑھتا آئے گا وہ بخش دیا جائے گا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے پوچھا بھتیجے آل محمد ﷺ کے گروہ میں کون لوگ ہیں۔ تو فرمایا جو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ (علیؓ) اور معاویہؓ کو گالی نہیں دیتے۔
(تاریخ اسلام بحوالہ سیدنا معاویہ صفحہ 125 از فاروقی)

یہاں سے پتہ چلا کہ حضرت معاویہؓ جمعہ پر سب علی نہ کرتے تھے ورنہ حضرت حسینؓ ٹوک دیتے۔ رافضی نے یہ سب حوالہ جات غلط دیئے ہیں۔

7۔ حضرت عقیل بن ابی طالبؓ حضرت علیؓ کے حقیقی بڑے بھائی تھے۔ شیعی مؤرخ عمدۃ الطالب لکھتے ہیں۔

''کہ عقیل اپنے بھائی علی علیہ السلام سے ان کے عہد خلافت میں الگ ہو گئے تھے اور جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کا ساتھ دیا'' علیؓ و عقیلؓ دونوں کے دشمن کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے بھائی کو خرچ نہ دیا تھا وہ لالچ کر کے حضرت معاویہؓ کے پاس چلے گئے یہ بہتان ہے۔ بات یہ ہے جسے تقیہ باز چھپاتے ہیں۔ کہ قاتلان عثمان آپ کے درباریوں نے سگے بھائی عقیل کو بھی آپ سے بھگا دیا۔ جیسے بڑے صحابہؓ کو بھگا چکے تھے۔

8۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت نبی و علی (علیہما السلام) کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ صفین میں حضرت معاویہؓ کے خلاف 10 ہزار لشکر کے افسر اعلیٰ تھے۔ سبائیوں نے خیانت کی تہمت لگا کر آپ کو بصرہ کی گورنری سے ہٹا دیا۔ مگر یہ پھر حضرت علیؓ کے ساتھ وابستہ رہے۔ ہاں آپ کی شہادت کے بعد یہ حضرت معاویہؓ کے بڑے مداح اور ثناء خواں ہو گئے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار کسی نے حضرت معاویہؓ پر نکتہ چینی کی یہ بے ساختہ بولے انہیں کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ فقیہ اور مجتہد ہیں۔ (البدایہ)

9۔ ایک بار ابن عباسؓ دمشق سے واپس آئے تو اہل مدینہ سے فرمایا

''معاویہ کا حلم ان کے غصہ پر اور فیاضی ان کے بخل پر غالب ہے وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ قطع نہیں کرتے لوگوں کو ملاتے ہیں جدا نہیں کرتے میرے ساتھ ان کے تمام معاملات درست رہے''

10۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار اہل بیت کے بزرگ حضرت علیؓ کے بھتیجے اور داماد ہیں۔ ابن عباس کی طرح صفین میں 10 ہزار فوج کے قائد تھے۔ لیکن بیعت حسن کے بعد یہ بھی حضرت معاویہؓ سے مل گئے۔ تعلقات دوستانہ اور خوشگوار رہے۔ حد یہ ہے کہ اپنی بیٹی سیدہ ام محمد کا عقد یزید بن معاویہ سے کر دیا اور اپنے لڑکے کا نام معاویہ رکھا تھا''

(جلاء العیون صفحہ 186) بحوالہ سیدنا معاویہؓ از ضیاء الرحمٰن فاروقی

11۔ امام باقرؒ نے فرمایا جو کچھ حضرت امام حسنؓ نے کیا وہ اس امت پر طلوع ہونے والے سورج سے بہتر تھا۔

(بحار الانوار جلد 10 صفحہ 164)

مسلمان! قارئین۔ اختلاف کے باوجود سب اہل بیت تو حضرت امیر معاویہؓ سے مل گئے مگر ایک فرقہ ابھی تک دشمنی پر چلا آ رہا ہے۔ ہم کیسے اسے مومن اور مسلمان کہیں؟

اصحاب رسول پر سب و شتم کا الزام کیسا ہے:

عہدِ مرتضوی میں حادثات ان کے علل و اسباب اور طالبین قصاص کی مجبوری اور پھر بھی اہلسنت کے ہاں ان کی اجتہادی غلطی ہم بتا چکے ہیں۔ اب ہر مسلمان کو چاہئے تھا کہ وہ پوری امت کے اس فیصلے پر یقین کر لیتا اور صحابہ کے دو گروہوں کے متعلق لب کشائی سے باز رہتا مگر کیا کریں آپ کی جماعت سے خارج ہو کر آپ کا قاتل ایک گروہ حضرت علیؓ کے خلاف کہتا

اور بکنا آرہا ہے اسی کا دوسرا بھائی رافضی جو تقیہ کو اپنے بچاؤ کا بڑا ہتھیار بنا کر چلا آرہا ہے۔ وہ طالبان قصاص کی کردار کشی ان پر جھوٹے الزامات پھر ان کی اپنی بناوٹی تاریخ میں اشاعت اور ہر ممکن موقع پر تقریر و تحریر میں اپنی دشمنی اگلتا آرہا ہے۔ چونکہ ہم مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک مسئلہ ہے۔ کہ ہم جھوٹی تاریخ پڑھ کر سب و شتم سے دونوں کو ملوث کریں۔ بلکہ ہم تو ان بیہودہ باتوں سے صریح گناہوں سے قرآن و سنت کے بتائے ہوئے ان کے مسلمانہ کردار اور رحماء بینھم کی تصویر صادق سے ان کی مطاعن سے برأت کرتے ہیں۔ اپنا اور نیک مسلمانوں کا ایمان بچاتے ہیں۔ تو سب و شتم کرنے والا گروہ اپنے اماموں کو بھی ایسا بتانے والا ہماری کمزوری پر خوش ہوتا ہے جیسے ایک بازاری آدمی شریف کو گالیاں دے کر اپنی فتح پر ناز کرتا ہے۔

ہماری اس شریفانہ کمزوری سے دشمن اصحاب رسول ناجائز فائدہ یوں اٹھاتا ہے کہ اہل بیت کا مرتبہ و مقام ہر سنی مسلمان کا حصہ ایمان ہے۔ وہ جب روافض کی بنائی پھیلائی ہوئی تاریخ کی جعلی روایات سے ناواقف ہے۔ مذہب شیعہ اور اس کی چالوں کو نہیں جانتا۔ آگاہ ہوگا کہ فلاں شخص نے حضرت علی واہل بیتؓ کو ایسا کہا تھا۔ تو وہ غصے میں اس شخص کو صرف برا ہی نہ جانے گا بلکہ اسے برا بتانے کے لئے اس جھوٹی روایت کو نقل در نقل کرتا جائے گا پھر رافضی اس ایک جھوٹ کو 100 جھوٹ با حوالہ بنا کر مطاعن کی کتاب بھر دے گا۔ اور ناواقف جذباتی حب رسول وآل رسول سے سرشار مسلمان کے سامنے وہ سچا بن جائے گا۔ یہی کچھ شیعہ مؤلف نے تحقیقی دستاویز میں کیا اور حضرت امیر معاویہؓ پر اس چوتھے اور آخری باب میں اتہامات کا انبار لگا دیا۔ اصولاً اس کتاب میں مذکور تمام حوالہ جات سب و شتم کا یا دیگر الزامات کا ذبہ کا یہ جواب کافی ہے جیسے ارشاد نبوی ہے۔

"کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع" (مشکوۃ) ایک آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی ہر بات کہتا پھرے (اور جھوٹ سچ کی تحقیق نہ کرے) تاہم اس دلآزار، وادی خارزار اور گندے نالہ میں ہم مجبوراً گھستے ہیں تاکہ شیعہ بھی جواب سے مطمئن ہو جائے۔ اور یہ کچھ اپنی کارروائی کا ردعمل جانے۔

اے بادصبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پہلے چند اصولی باتیں ملاحظہ فرمائیں:

1۔ سب و شتم کے لغوی معنیٰ میں برائی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جیسے سبه سباً و سببیاً سخت گالی دینا۔ مقعد میں نیزہ مارنا وغیرہ السُبَّہ جس کو لوگ بہت گالی دیں نیز عار اور بے عزتی کے معنیٰ بھی ہیں۔ مصباح اللغات صفحہ 355 طبع دیوبند شتم کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔ الشتم والشتام برے چہرے والا بدخلق (ایضاً)

معلوم ہوا سب و شتم کے معنیٰ گالی دینے، عار دینے کی بات کرنے اور بے عزتی کرنے کے ہیں۔

حافظ ابن تیمیہ الصارم المسلول صفحہ 534 پر رقمطراز ہیں۔

کچھ الفاظ کا معنیٰ لغت سے نہیں عرف عام سے متعین ہوتا ہے۔ تو اذی۔ تکلیف اور سب و شتم کو بھی عرف

عام کی طرف لوٹایا جائے پس اہل عرف اور عوام الناس جس لفظ کو گالی تنقیص شان، عیب گیری اور اعتراض وغیرہ میں شمار کرتے ہوں تو ایسا لفظ سبّ میں داخل ہوگا۔

2- قاتلین عثمان پر حضرت معاویہؓ اور آپ کے گورنروں کی تنقید کو سبائیوں نے سب و شتم کہہ کر جعلی تاریخ کا حصہ بنا دیا کیونکہ جتنے حوالوں میں حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے گورنروں کی طرف گالی دینے کی نسبت کی گئی ہے کسی میں وہ گالی کے الفاظ ذکر نہیں کیے جاتے جو وہ بولا کرتے تھے۔ تاریخ میں ان کی تشریح یہ ملتی ہے کہ جب بنوامیہ حضرت عثمان کی مظلومانہ شہادت بیان کرتے قاتلوں کا ظلم بتاتے یا حضرت علیؓ کا ان کو پناہ و تحفظ دینا اور بدلہ نہ لینا یا نہ لے سکنا بتاتے۔ تو سبائی شور مچا دیتے کہ یہ حضرت علیؓ کو گالی دے رہا ہے۔ ایسی باتیں صرف ایک لفظ سب و شتم سے تاریخ میں لکھ دی جاتیں ایسی تاریخ مرتب کرنے کرانے والے بنوعباس تھے۔ جو بنوامیہ کے سخت دشمن اور بنو ہاشم کے حامی تھے۔ بس اسی زیادہ سے زیادہ قاتلین عثمان پر تنقید کو سب و شتم بر علیؓ سے تعبیر کیا جاتا رہا۔ جیسے لغت وعرف کا معنی آپ جان چکے۔ یہ کوئی ماں بہن کی گالی نہ تھی۔ ایک پچھلی حکومت کی پہلی حکومت پر تنقید ہوتی تھی۔ جیسے اب بھی سیاستدان ایک دوسرے کی پالیسی پر کرتے ہیں۔ اور حزب اختلاف والے حکومت پر کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے افسر و گورنر حضرت عثمانؓ اور آپ کے گورنروں پر کرتے تھے۔ اسی طرح جب اموی دور حکومت آ گیا اور وہ قاتلان عثمان کے کرتوت اور حضرت علیؓ کی نرمی بتاتے تو یہ ایک قسم کی معاصرانہ حکومت کی پالیسی پر تنقید تھی۔ بس مخالفوں نے اس کو مختصر گندے لفظ سب و شتم سے تعبیر کر دیا۔ اور عوام کے جذبات بھڑکاتے آ رہے ہیں۔

3- اب جو لوگ غیر صحابی ہو کر صحابہ کرامؓ پر ایسی عیب گیری، تنقیص شان، اعتراضات سخت دشمنی رکھ کر کرتے رہتے ہیں ان پر سب و شتم کا اصل اور حقیقی معنی فٹ آئے گا۔ جو شریعت میں حرام ہے۔ مثلاً کسی کا عیب گناہ اس کی غیر موجودگی میں بتانا ① غیبت ہے۔ جو حقوق العباد کا کبیرہ گناہ ہے۔ خدا نے اسے بھائی مردہ کی لاش کھانا بتایا ہے۔ پھر کسی پر ② بہتان اور تہمت لگانا (از خود جھوٹا گناہ اس پر تھوپنا) مزید بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح کسی گناہ کا بار بار کسی ③ کو طعنہ دینا لوگوں کے سامنے بے عزت کرنا سخت گناہ ہے۔ کسی کے نامعلوم گناہ معلوم کرنے کے لئے ④ ٹوہ لگانا جاسوسی کرنا، تاریخ چھاننا، غلط نیت سے قرآن وسنت سے عیب جوئی کرنا گزرے ہوئے ⑤ نیک لوگوں کی کردار کشی میں محقق بننا بڑا سخت گناہ ہے پڑھئے پارہ 26 رکوع 14-

جعلی تاریخ سازوں نے حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے گورنروں پر گالی کی تہمت لگا کر اتنا گناہ نہیں کیا جتنا ایک فرقہ ہر دور میں یہ پانچ گناہ کرتا آ رہا ہے اور اپنے معصوم اماموں کو بھی ایسا جانتا ہے۔ اور اپنی کتابیں ان جرائم سے بھر دی ہیں یہی گناہ اس فرقہ کا اوڑھنا بچھونا، پہچان و شعار ہے۔ اللہ ہم کو بچائے۔ شیعہ حوالہ جات سے اب ذرا جگر تھام کر پڑھئے کہ وہ مرزائیوں کی طرح ہیں کہ مرزائی بھی شیعوں کے شاگرد ہیں ساری باتیں مرزائیوں نے شیعوں والی کی ہیں۔ شیعہ پہلے سے یہی کہتے ہیں اور تقیہ میں چھپاتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے تھے بھی جلدی کا فر قرار دلوائے گئے۔ سب صحابہ و امت محمدیہ کو کتنی سخت گالیاں دیتے ہیں۔

نقل کفر کفر نہ باشد ہم اپنی صفائی کی خاطر یہ لکھنے پر مجبور ہیں۔

1- سب منکر جہنمی ہیں:

ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ 163،
نیز رسالہ معیار الاخیار صفحہ 8 میں ہے کہ اے مرزا جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔
حق الیقین میں یہی شیعوں کا عقیدہ مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ جو بار بار بتایا جا چکا ہے۔

2- مسلمانوں سے قطع تعلق:

مرزا کہتا ہے تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑے گا (حاشیہ تحفہ گولڑوی صفحہ 27)
غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ (نہج المصلیٰ صفحہ 382)
"میں تم کو بتاکید منع کرتا ہوں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔ (الحکم فروری 1903ء
شیعہ بھی کہتے ہیں تمام مسلمانوں سے ان کا الگ خاص مذہب ہے۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، تمام دینی امور میں ان کے طریقے اور مسائل الگ تھلگ ہیں۔ متن قرآن، تفسیر، حدیث فقہ، اصول عقائد، اعمال غرض ہر شعبہ میں لٹریچر بھی الگ ہے وہ کسی عام مسلمان سے نہ قرآن وسنت سیکھتے ہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ملت قادیانیہ کی طرح، شیعہ علی اور ملت جعفریہ کہلاتے ہیں امت محمدیہ کہلانے پر کبھی فخر نہیں کرتے جیسے کلمہ، توحید ورسالت پر کبھی فخر نہیں کرتے۔ جیسے قادیانی کسی مسلمان کو رشتہ نہیں دیتے نہ ان کا جنازہ پڑھتے ہیں (دیکھئے انوار خلافت صفحہ 94-95)
اسی طرح شیعہ مسلمانوں سے رشتہ ناطہ نہیں کرتے نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں ہاں تقیہ سب امور میں دھوکہ دینے کے لئے جائز ہے۔ اگر کوئی سنی کا جنازہ تقیہ کر کے پڑھے، تو یہ بددعا کرتا ہے۔ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے۔ (فروع کافی)
اور اسے وہ معاذ اللہ امام حسینؓ کی سنت بتاتا ہے

3- کلمہ میں علیحدگی:

چوتھی صدی سے شیعہ الگ کلمہ وآذان بنا کر مسلمانوں سے علیحدہ چلے آرہے ہیں۔ (علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل) اگرچہ قرآن وحدیث اور ان کی کسی مستند اور بنیادی کتاب میں یہ مذکور نہیں مگر ہر شیعہ پڑھتا ہے۔
قادیانیوں نے بھی 74ء نائیجریا میں ایک معبد پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ (بحوالہ چٹان 10 دسمبر 1974ء)
سرگودھا کے ڈھکو مجتہد کی کتاب نماز ہم نے دیکھی اس میں دو کلمے الگ الگ لکھے ہیں۔ مسلمانوں کا کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ. (مومنوں کا) کلمہ ایمان.......... علی ولی اللہ و خلیفة رسول اللہ.
جو باقی سب شیعوں سے الگ اور ان کے کلمہ سے کم ہے۔ نا معلوم کونسا فرقہ شیعہ کامل مومن ہے اور کونسا ناقص مومن ہے۔

4۔ تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد ہیں:

مرزا کہتا ہے۔ ہر مسلمان مجھے مانتا ہے۔ اور میری دعوت قبول کرتا ہے۔ الا ذرية البغايا مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔
(آئینہ کمالات اسلام)

شیعہ کے امام جعفر صادق بھی فرماتے ہیں۔ واللہ یا ابا حمزة ان الناس کلھم اولاد البغایا ما خلا شیعتنا.
(روضہ کافی) ''اے ابو حمزہ خدا کی قسم سب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں سوائے ہمارے شیعہ کے''

5۔ تمام مسلمان سور خنزیر اور لعنتی ہیں:

مرزا کا یہ شعر مشہور ہے:

ان العدیٰ صارو خنازیر الفلا ونساء ھم من دونھن الا کلب

(ترجمہ) میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (نجم الھدیٰ صفحہ 10)
شیعہ کے امام صادق امت محمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔
"ھذه الامة اشباه الخنازیر ولیه لما ھذه الامة الملعونة" (اصول کافی جلد 3 صفحہ 337 فروع کافی)
(ترجمہ) یہ امت تو خنزیروں جیسی ہے یہ کیا لعنتی امت (محمدیہ) ہے معاذ اللہ

6۔ تمام مسلمانوں کو قتل کرنے کا منصوبہ:

خلیفہ قادیان کہتا ہے۔
''اب زمانہ بدل گیا ہے دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر اب مسیح اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ (عرفان الٰہی صفحہ 94)
شیعہ کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رحمت کے لئے بھیجا ہے مگر قائم آل محمد امام مہدی کو عذاب کے لئے بھیجے گا
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 611)
چنانچہ آپ 313 مومنوں کو ساتھ لے کر تمام امت محمدیہ سے (کافروں سے نہیں) جنگ لڑیں گے اور امام حسینؓ کا انتقام لیں گے۔ (کیا مختار ثقفی نے 65ھ میں جو 80 ہزار مسلمان مارے تھے پورا انتقام نہ تھا)
حتیٰ کہ روضہ محمدیہ کو گرا کر (العیاذ باللہ) شیخین کی لاشوں (ہری بھری تازہ زندہ) کو باہر نکالیں گے اور انتقام لیں گے۔ (اصول کافی)

(اپنی نانی) حضرت عائشہؓ کو بھی (زندہ) قبر سے نکال کر حد لگائیں گے اور حضرت فاطمہؓ کا بدلہ لیں گے۔
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 611)

7-تمام مسلمان کافر اور مرتد ہیں:

مرزائیوں کا یہ عقیدہ ختم نبوت کے جاننے والے ہر مسلمان کو معلوم ہے۔
شیعہ کا بھی سنئے اصول کافی جلد 2 باب قلۃ عدد المومنین، حیات القلوب، حق الیقین، جلاء العیون سب شیعہ کتابوں میں ہے۔
"کہ حضور ﷺ کے بعد تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ (کیونکہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی انہوں نے بیعت جو کر لی تھی) سوائے حضرت ابوذرؓ و حضرت مقدادؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے"

8-اہل مکہ و اہل مدینہ بھی سب کافر ہیں:

مرزائیوں کا یہ عقیدہ تو سب کو معلوم ہے۔
شیعوں کا سنئے حضرت امام صادقؒ فرماتے ہیں۔
"اہل شام (حضرت معاویہؓ وغیرہ طالبین قصاص مسلمان) رومیوں (عیسائیوں) سے بدتر ہیں۔ اور اہل مدینہ مکہ والوں سے بدتر ہیں۔ اور اہل مکہ خدا کے کھلے منکر ہیں" ______ دوسری روایت میں ہے۔
"کہ اہل مکہ کھلے کافر اور مدینہ والے ان سے 70 گنا زیادہ پلید ہیں۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 410)
ان سب کے کافر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب خلفاء راشدینؓ کو ائمہ برحق مانتے ہیں۔ نبوت کی کمائی کو ختم کرنے والا عقیدہ امامت نہیں مانتے اگر کوئی مسلمانوں کی جماعت مرزائیوں کی طرح ان کا عقیدہ تکفیر المسلمین اسمبلی میں پیش کرے اور جوابی فتویٰ لگوانا چاہے تو یقین جانئے ایک کہرام مچ جائے گا۔

9-انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی توھین:

مرزا نے حضرت عیسیٰؑ سے لے کر امام حسینؓ تک کی توھین کی ہے۔
"مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا"
(مکتوبات احمدیہ صفحہ 277)
شیعی احادیث میں یہ بہت طویل اندوہناک موضوع ہے۔ اسی تحقیقی دستاویز میں آپ ہزاروں دلآزار حوالے پڑھ چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ پنج تن کرام اور 12 ائمہ اور ان کو شرکاء فی النبوۃ اور اجزائے محمد ماننے والے شیعہ گروہ کے سوا امت کا ایک فرد بھی نہیں۔ جن پر خصوصاً یا عموماً لعنت اور تبرا نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت معاویہؓ و حضرت طلحہؓ

وحضرت زبیرؓ جملہ صحابہ کرامؓ امہات المومنین خصوصاً حضرت عائشہؓ وحضرت حفصہؓ پر بنات رسول -- بصورت انکار وطعن ورلب -- دامادگان رسول، آپ کے چچے، خالوجان، چچازاد، پھوپھی زاد برادرن، تمام صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کو نام بنام ملوا لعنتیں کی گئی ہیں یا ان کو ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر دوزخی اور ملعون کہا گیا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمارؓ، حضرت ابوذرؓ حضرت حذیفہؓ، حضرت سلمان فارسیؓ کے ایمان میں بھی کیڑے نکالے ہیں (اصول کافی)

10- حضرت امام حسنؓ حضرت معاویہؓ کو سَبّ کرتے ہیں:

• جلاء العیون وغیرہ میں ہے۔

''کہ حضرت حسنؓ معاویہؓ کے پاس شاہی دورہ کرتے لاکھوں روپیہ وظیفہ ملتا مگر اپنے بہی خواہوں میں حضرت معاویہ کو جلی کٹی بھی سناتے تھے''

نہج البلاغہ جیسے شیعہ عقیدہ کے مقدس صحیفہ -- صحیح تر از قرآن -- سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کے علاوہ حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ اور ان کے وصی حضرت ابوالعاصؓ جس کی بیٹی امامہ بنت زینب دختر نبوی سے آپ نے دوسری شادی کی۔ سب کو برا بھلا کہتے تھے۔ (معاذ اللہ) جبکہ اس گناہ سے حضرت علیؓ کو بچانے کی روایات خلاصہ نہج البلاغہ سے ہم نے نقل کی ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی اہل بیت پر فیاضی اور ان کی اس پر تنی ایک روایت سے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ نے حضرت معاویہؓ کی طرف آدمی بھیجا کہ ہمیں کچھ مال دو حضرت امیر معاویہؓ نے ایک لاکھ درھم ان کی طرف یا ہر ایک کی طرف الگ الگ بھیجے۔ حضرت علیؓ کو اس کا پتہ چل گیا تو ان کو ڈانٹا کہ کیا تم کو شرم نہیں آتی یہ وہ شخص ہے کہ اس کی آنکھ میں ہم صبح وشام سو بار تے ہیں۔ یعنی برا کہتے رہتے ہیں اور تم ہاشمی ہو کر اس سے مال مانگتے ہو ان دونوں نے کہا آپ نے تو ہمیں محروم کر دیا اور وہ ہم پر فیاضی کرتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 532)

اللہ اکبر یہیں سے اندازہ لگاؤ کہ جو شخص زندگی میں حضرت علیؓ کے گھرانہ پر اتنا فیاض ہے کیا وہ مرنے کے بعد علی کو گالی دیتا ہوگا؟ یہ رافضی کا بہتان ہے جو اس نے لگایا۔ اور دوسری صدی کی اپنی ایک تاریخ میں لکھا یا جو نقل در نقل ہو کر پندرھویں صدی میں ہم کو بھی پریشان کر رہا ہے بالکل جھوٹ۔ کیا جمعہ میں ان کو ٹوکنے والا ایک بھی مسلمان نہ تھا۔ تبھی تو شیعہ سب کو بے ایمان کہتا ہے۔

''حضرت علیؓ کو گالیاں'' دیتے تھے کے حوالہ جات پر ایک نظر:

1۔ مروان کا حضرت علیؓ پر سب کرنا غلط ہے۔ اسی عکسی صفحہ پر ہے۔
کہ حضرت امام حسنؓ کی وفات پر مروان روتا تھا جب جنازہ پڑھ چکا۔ جو امام حسینؓ کے حکم سے گورنر مدینہ سعید بن العاص اموی نے پڑھایا تھا۔ اے مروان حسن پر رو رہے ہو۔ جب کہ زندگی میں اسے کتنی تکلیف پہنچاتے تھے اور گھبراہٹ میں ہاتھ کاٹتے ہو مروان نے کہا میں جس کے ساتھ یہ کرتا وہ پہاڑ سے بھی اونچا تھا
(صواعق محرقہ صفحہ 255)

قاضی ابوبکر بن العربی العواصم من القواصم صفحہ 89 میں فرماتے ہیں
''صحابہ کرام تابعین اور فقہاء کرام کے ہاں مروان بن الحکم امت کے بڑے عادل لوگوں میں سے تھا.........فقہاء امصار اس کی تعظیم کرتے خلافت کو تسلیم کرتے اور اس کے فتوؤں کی طرف رجوع کرتے تھے روایت پر اعتبار کرتے تھے۔ رہے اخباری اور رادبی بے وقوف تو وہ اپنی جیسی بات کرتے تھے''۔

2۔ عمرو بن العاص کا حضرت علیؓ کو برا کہنا راوی کا وہم ہے۔ ورنہ اسی صفحہ پر ہے کہ خوش طبعی سے تعریف کرتا تھا''

3۔ الکامل کا حوالہ بھی دل لگی والا ہے۔ کہ ام المومنین سے دل لگی اور مزاح کے طور پر کہا۔ اماں جمل میں تو شہید ہو جاتی تو اچھا تھا حضرت علیؓ پر تنقید تو کرتے۔ چونکہ بڑا مد بر فاتح مشہور صحابی ہے اماں عائشہؓ سے ایسا مزاح کر سکتا ہے۔

4۔ نفع المفتی والسائل میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ پہلے اموی سلاطین جو حضرت علیؓ پر طعن و تشنیع کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بند کرا کر اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کا حکم دیا۔

ج: وہ گورنر اپنے کیے کے خود ذمہ دار تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نہ تھے۔

5۔ خلیفۃ الزاھد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی تعریف میں یہی ہے کہ تنقیدی بدعت بند کرادی تھی اور آیت عدل واحسان جاری کرائی

ج: مصنف کی اپنی تعبیر ہے کہ حضرت معاویہؓ پر تنقید کرتا ہے۔ خدا اسے معاف کرے ہم ایسا نہیں کرتے۔ اگر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا یہ کردار شیعہ دوستوں کو پسند ہے تو وہ بھی مسلمانوں کی طرح اس پر عمل کریں خلفاء ثلاثہؓ اور تمام صحابہ اکرامؓ کی بدگوئی حرام جانیں۔ لعنت و تبرے نہ پڑھیں۔

6۔ البدایہ والنہایہ کے حوالہ سے ہے۔

ج: رافضی کی بددیانتی ہے یہ جھوٹا جرم لعن بر اہل بیت تو نقل کر دیا مگر جو اہل بیتؓ نے حضرت معاویہؓ اور اس کے 7 افراد پر لعنت کرنے میں پہل کی اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گیا پوری روایت یہ ہے۔

ابو مخنف (کذاب شیعہ) نے ابو حباب الکلبی۔۔ مشہور دروغ گو رافضی۔۔ سے روایت کی ہے

کہ جب حضرت علیؓ کو حضرت عمرو بن العاصؓ کی کاروائی کی خبر پہنچی تو اپنی دعائے قنوت میں حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو الاعور اسلمیؓ، حضرت حبیب بن مسلمہ الفحاک بن قیسؓ، حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولیدؓ اور حضرت ولید بن عتبہؓ پر لعنت کرنے لگے۔ جب یہ خبر حضرت معاویہؓ کو پہنچی تو وہ بھی (معاذ اللہ) اپنی قنوت میں حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ، حضرت ابن عباسؓ، اُشتر نخعی پر لعنت پڑھنے لگے۔

پھر امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ ولا یصح ھذا۔ یہ روایت غلط ہے۔ بس اسی جھوٹے شیعہ ابومخنف، جھوٹے استاد کلبی کی روایت پر لعنت باز شیعوں کا ایمان ہے اپنے اماموں سے پہلے لعنتیں کراتے ہیں۔ اور عالمی قانون پہل کرنے والا زیادتی کرتا ہے سچ ہو جاتا ہے۔ پھر ساری دنیا میں ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ کہ معاویہ حضرت علیؓ پر اور اس کے حامیوں پر لعنت کرتا ہے مگر یہ بد دیانت پوری روایت بیان نہیں کر سکتے۔ ہم تو اس روایت کو بھی جھوٹا کہتے ہیں۔

7- قنوت معاویہ میں جو لعنت کا ذکر ہے جھوٹ ہے یا پہلی روایت کی طرح غلط ہے۔

8- علمی محاسبہ از قاضی مظہر حسینؒ کی یہ روایت ابن خلدون سے تاریخ ابن جریر کی طرح جھوٹی ہے۔

9- الامام زید سے بھی وہی جھوٹا حوالہ دیا ہے۔

10- الخلفاء الراشدون سے بھی یہی حوالہ ہے۔ لعن کے الفاظ کی تشریح نہیں کی ہے۔ مراد تنقید ہے۔

11- طٰہٰ حسین مصری مودودی کی طرح اصحاب رسول پر عیب جوئی میں بے باک تھا۔ جھوٹی تاریخ ایسوں کو پیاری لگتی ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اسی صفحہ پر طٰہٰ حسین لکھتا ہے۔

"مغیرہ نے دس سال اس طرح گزارے کہ خود بھی خوش رہے دوسروں کو بھی خوش رکھا حکومت بھی ان سے راضی رہی اور رعایا بھی مطمئن" نیز لکھا ہے کہ (کوفہ وعراق کے) شیعوں کے ساتھ ان کا طرز عمل اس سے بھی زیادہ نرمی اور در گذر کا تھا ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔ بعض اوقات شیعوں نے ان سے سخت کلامی کی تو ان کو سمجھا دیا اور نرمی سے پیش آئے۔ ان کی کوئی بات شیعوں کو ناگوار نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنے کے جس پر وہ جدید حکومت کے تحت مجبور تھے"

حدیبیہ کے موقع پر آپ کی پہرہ داری بیعت اور جنت کی بشارت پانے والے ایک بزرگ صحابی پر یہ بد ظنی کا بہتان ہے کہ "حضرت علیؓ جیسی محبوب خدا اور رسول ہستی کو حکومت کے دباؤ پر برا بھلا کہتے اور شیعہ بھی خوش تھے۔ پھر طٰہٰ حسین نے حجر کے بارے میں حضرت معاویہؓ پر بہت الزامات لگائے ہیں جن کی تردید آگے آجائے گی۔ تصادم اور مقدمہ کی صورت میں فریقین کو عدالت میں برابر کے حقوق ملتے ہیں تو کسی کو برا بتانا قانوناً جرم ہے۔

12- حدیث بخاری از حذیفہ بن الیمان درفتن شروح بخاری سے یہاں دیکھی اور لکھی جائے جس میں شر، خیر دخن اور دعاۃ ابواب جہنم کا ذکر ہے۔

جواب: علامہ ابن حجر شرح بخاری فتح الباری جلد 13 صفحہ 36 میں فرماتے ہیں۔قلتُ

''میں کہتا ہوں کہ پہلی شر سے مراد وہی فتن ہیں جنکی طرف حضور ﷺ نے اشارے فرمائے (کہ جمل وصفین میں اپنے ہاتھ بند رکھنے والا کھولنے والے سے بہتر ہوگا) اور خیر سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت علیؓ و معاویہؓ نے 38ھ میں صلح کرلی (اور حضرت حسنؓ نے بیعت کر کے تکمیل کردی) اور دھوئیں سے مراد ان دونوں کے دور خلافت میں وہ غلط کام ہیں جو افسروں نے کئے جیسے زیاد نے عراق میں کئے اور خارجیوں نے حضرت علیؓ (ومعاویہؓ) کی مخالفت کی اور ابواب جہنم پر کھڑے داعیوں سے مراد یہ ہے کہ خوارج وغیرہ حکومت پر قابض ہونا چاہتے تھے۔اسی کی طرف آپ کا اشارہ ہے کہ جماعت مسلمین اور ان کے امام (علیؓ و معاویہؓ) سے چمٹ جاؤ''

13- تاریخ ملت سے کہ۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے آیت عدل و احسان خطبہ جمعہ میں داخل کرائی۔

14- علامہ شبلی بڑے آدمی ہیں۔مگر تاریخ کا جھوٹا پروپیگنڈہ نقل کرنے پر مجبور ہیں۔اور بتانا یہ چاہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے فضائل کچھ لوگوں نے دبائے۔سینکڑوں حدیثیں حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل میں بنوائیں۔مگر محدثین نے علانیہ منادی کرادی کہ یہ جھوٹی روایتیں ہیں آج حدیث کا فن اس خس و خاشاک سے پاک ہے۔(سیرت النبیؐ جلد 1 صفحہ 87)

15- شاہ معین الدین ندوی نے حضرت حجر بن عدی کی علیؓ سے محبت حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ پر سنگباری کرنا۔اس کا اسے 5000 درہم انعام دے کر راضی کرنا لکھا ہے۔

''کہ حضرت علیؓ پر تنقید کے جواب میں وہ بھی حضرت مغیرہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہہ کر بجز اس نکال لیتے تھے حضرت معاویہؓ اس پر باز پرس نہ کرتے تھے۔(یعقوبی شیعی جلد 10)

16- مسلمانوں کے عروج و زوال سے ہشام کا سب وشتم بند کرانا لکھا ہے اور یہ تعصب بھی لکھا ہے کہ ہشام نے طواف کے موقع پر حضرت زین العابدینؒ کے متعلق کہا لا اعرفه تو فرزدق نے مدح زین العابدین میں شاندار قصیدہ پڑھا صفحہ 54

17- سیرت النعمان شبلی میں وہی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا لعن طعن بند کرانا لکھا ہے۔صفحہ 23

18- لعل شاہ صاحب نے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بارے میں لکھا ہے وہ ایک جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی اور مبائعین حدیبیہ علیھم الرضوان میں سے ہیں۔ہر موقع پر نہایت اہم خدمت انجام دی اور نہایت جانثاری کا ثبوت دیا۔لیکن ان کا دل حضرت علی المرتضیٰؓ کی طرف سے صاف نہیں تھا کیونکہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے ان کا ایک مشورہ قبول نہیں کیا تھا'' صفحہ 157 وہ مشورہ دیانۃً حضرت علیؓ کی حکومت کے استحکام کے لئے یہ تھا کہ قاتلین عثمان کو ساتھ نہ ملائیں۔بحیثیت قاتل مجرم الگ رکھیں۔

حضرت معاویہؓ کو بھی معزول نہ کریں۔ سب لوگوں کو ساتھ ملائیں" مگر آپ نے یہ قبول نہ کیا جب کہ حضرت امام حسنؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی مشورہ تھا۔ آپ نے قاتلین عثمان پر اعتماد کر کے ان کے مشورے ماننے جو آپ کو سب مسلمانوں سے لڑا کر پھر آپ کو شہید کر ڈالنے پر خوش ہوئے۔ حافظ ابن عساکر اور ابن کثیر اپنی تاریخوں میں لکھتے ہیں۔

"ولما ولی علی بن ابی طالب الخلافته واشار علیه کثیر من امراء ہ ممن باشر قتل عثمان ان یعزل معاویة و یولی علیها سهل بن حنیف لعزله فلم ینتظم عزله والتف علیه جماعة من اهل الشام ومانع علیا علیها" . (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 409)

(ترجمہ) جب حضرت علیؓ خلیفہ بنے تو آپ کو اپنے بہت زیادہ افسروں نے یہ مشورہ دیا جو حضرت عثمان کے قتل میں شریک تھے کہ معاویہ کو معزول کر کے سہل بن حنیف کو گورنر شام بنا دیں حضرت علیؓ نے معاویہ کو معزول تو کر دیا مگر عزل ٹھیک ثابت نہ ہوا آپ کے گرد شامی جمع ہو گئے۔ علیؓ کو یہاں نہ آنے دیا۔

ہم تو اب سے خاموش اور کچھ کہنے سے قاصر ہیں۔ آپ کا یہی اجتہادی اختلاف قاتل عثمان مشیروں کے مطابق اور اپنے پرانے دوستوں اہل مدینہ سمیت کے مخالف تھا جس سے پوری امت پٹ گئی خلافت ختم ہوگئی۔ مگر دین اور اسلامی عقائد سے ناواقف مورخ ان قاتل مشیروں پر تو رائے زنی اور حرف گیری نہیں کرتا۔ ہاں معاویہ تو بہت پیچھے اور مظلوم ہیں۔ یہ پروپیگنڈہ باز مورخ بڑے بزرگوں کو بھی اپنا ہمنوا بنا کر قطعی جنتی حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کی غلطیاں گنواتا اور ان پر طعن و تشنیع کراتا آرہا ہے۔ ہزاروں مطاعن پر مشتمل یہ 1220 صفحات کا تحقیقی پلندہ آپ کے سامنے ہے۔ کیا ان قاتلان عثمان کا برا اور دشمن علی ہونا ایک لاکھ مسلمان کٹوانا اہل شاہؓ نے کسی تاریخ سے یا اپنے معتبر عالم سے بھی نقل کیا ہے؟ فوا اسفا

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

19- پھر تاریخ ندوی سے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا بدعت ختم کروانا لکھا ہے۔

21-20- عادلانہ دفاع از جماعت اسلامی نے بھی وہی حجر بن عدی کے قتل کی بات لکھی ہے۔

22 تا 27- خلافت ملوکیت۔ اسلامی مذاہب اردو عربی، عقد فرید۔ کتاب عمر بن عبد العزیزؒ سے بھی یہی بات لکھی ہے۔

28- محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ از شیخ محمد خضری بک وزارت تعلیم مصر سے خارجیوں سے مناظرہ پھر عمر بن عبد العزیز کی

؎ اہل مدینہ حضرت علیؓ کی رائے معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کیا وہ اہل قبلہ و اہل شام سے (معزول نہ ہونے اور مطالبہ قصاص عثمان کرنے کی وجہ سے) جنگ کریں گے؟ تو ان کو یہ خبر لگی کہ حسن بن علیؓ آئے ہیں وہ باز رہنے، بیٹھ رہنے کا اور لوگوں (طالبان قصاص) سے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ تو ان لوگوں نے زیاد بن حنظلہ تمیمی کو چپکے سے اندر بھیجا۔ حضرت علی فرما رہے تھے زیاد شام سے جنگ کے لئے تیار ہو جا۔ حضرت! توقف نرمی بہتر ہے پھر شعر پڑھا۔ معاملات میں توقف نرمی بہتر ہے ورنہ حوادثات دانتوں سے پیس کر پاؤں تلے روند ڈالیں گے۔ حضرت علیؓ نے تلوار دکھائی تو زیاد نے باہر آ کر فیصلہ سنایا کہ تلوار ہے تلوار۔ (امیر معاویہ مجاہد صحابی از منیر احمد غضبان صفحہ 192-193 طبری)

اصلاحات، بدگوئی بند کرانا وغیرہ لکھی ہیں۔ یہاں میں جماعت اسلامی کے قلمکاروں کی خدمت میں عقیدہ اہلسنت کا اور عیب کو تاریخ کے حجت نہ ہونے کا شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ لکھتا ہوں۔

''حضرت امیر معاویہؓ پر سب علی کے الزام کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ مورخین پاک و ناپاک سب نقل کرتے ہیں۔ صحیح من گھڑت اور کمزور روایات میں فرق نہیں کرتے ان کی اکثریت رات کو لکڑیاں جمع کرنے والوں کی طرح ہے جو خشک و تر کو جمع کرتا ہے۔ ایسے پُرخطر مقام، سنگین راستے اور بیابان جنگل میں جس میں پرندے بھی گم ہو جاتے ہیں اور قدم وہاں پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں ایسی روایات پر اعتماد عقل مند کی شان نہیں چہ جائیکہ اہل علم و عقل ایسا کریں۔ (مختصر التحفہ اثناعشر صفحہ 282)

مومن سنی کی نشانی تو سید التابعین حضرت سعید بن المسیب کا یہ قول ہے۔

''جو شخص حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی محبت پر فوت ہوا اور عشرہ مبشرہ کے لئے جنت کی گواہی دی اور حضرت امیر معاویہؓ پر دعائے رحمت بھیجی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کا مواخذہ نہ کرے۔ (البدایہ بحوالہ عدالت صحابہ کرامؓ)

29۔ پھر البدایہ والنہایہ کا صفحہ خلافة الحسن بن علی رضی اللہ عنہ وعن ابیہ وامہ'' لکھا ہے۔ اس کا کچھ ترجمہ یہاں مناسب ہے۔

صلح کے جرم میں شیعوں کا امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ:

''تو لوگ آپ پر ٹوٹ پڑے ایک دوسرے کے مال لوٹے حضرت امام حسنؓ کے پردے جائے نماز جس پر بیٹھے تھے چھین لی جب سوار ہوئے تو ایک نے برچھا مارا۔ ران کاٹی (مگر حضرت معاویہؓ کے فوجی شور سن کر آگئے قتل سے بچالیا) حضرت حسنؓ نے (اپنوں کا) یہ حملہ بہت ہی ناپسند کیا سوار ہو کر مدائن کے گورنر ہاؤس میں چلے گئے۔ وہاں زخمی حالت میں اترے (ایک ماہ تک حکومت نے آپ کا علاج کرایا) مدائن کا افسر سعد بن مسعود ثقفی تھا۔ جب لشکر بھی محل میں (محافظ) آٹھہرا تو مختار بن عبید ثقفی یہ وہی ناصر آل حسین ممتاز شیعہ ہے جو کوفہ میں ہو کر بھی حادثہ کربلا میں امام کی مدد کرنے نہ آیا۔ پھر 4 سال بعد یزید کے مرنے کے بعد اٹھا انتقام حسین کے لئے لشکر بنایا۔ چند مجرموں کے علاوہ 70 ہزار بے گناہ مسلمان بھی شہید کر ڈالے۔ پھر مدعی نبوت بنا۔ حضرت زین العابدین اسے ملعون کہتے تھے۔ اپنے چچا سے کہا کیا آپ کو کچھ عزت اور مال چاہئے اس نے کہا کیوں؟ یہ بولا آپ حسن کو گرفتار کر کے بیڑھیاں پہنے امیر معاویہ کے پاس بھیجیں (میرے خیال میں معاویہ آپ کی بہت عزت کرے گا) چچا نے اسے کہا تجھے اللہ بدشکل کرے اور برباد ہو کیسی بری بات کی۔ کیا میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے سے غداری کروں؟

اب آپ کو سمجھنا چاہئے کہ امام حسنؓ کو اگر زہر کسی نے دی تو ایسے دشمنوں نے دی جو حملہ آور بنے تھے۔ (حکومت معاویہؓ نے نہ دی تھی) حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت پر سب مسلمانوں نے اتفاق کیا۔ امام اوزاعیؒ جو بڑے فقیہ و امام تھے۔ فرماتے ہیں کہ

بعد معاویہ نے حضرت معاویہؓ کی خلافت کو پایا اور ان سے کی کتاب اور نیک لوگوں نے بھی یہ حضرات ہدایت کے چراغ تھے اور علوم کا خزانہ قرآن ان کے سامنے اترا۔ دین ان کے آگے تھا۔ یہ اسلام کے علوم، معارف سے آگاہ تھے۔ ان کے سوا کوئی دوسرا دین کو نہیں جان سکتا تھا۔ انہوں نے قرآن کی حقیقت کو سمجھا اور ان کے تابعین بھی ان جیسے تھے۔ لم یبنز عوا یدا من جماعة فی امة محمد ﷺ امت محمدیہ کے ان کبار صحابہ وتابعین سے کوئی بھی معاویہؓ کی بیعت سے دستکش نہ ہوا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 133)

اگر حضرت علیؓ پر معاویہؓ سب کرتے تو یہ یقیناً لوگ معلوم ہوا یہ اتہام روافض کا من گھڑت ہے خاص سازش سے حضرت معاویہؓ اور ان کی خلافت کو بدنام کیا ہے۔

حضرت امام حسنؓ کا کارنامہ صلح وبیعت:

جب حضرت امام حسنؓ نے اپنے لشکر کی یہ غداری دیکھی تو ان کو بہت برا جانا۔ تب حضرت معاویہؓ کی طرف (صلح کرنے کا) خط لکھا پھر خود سوار ہو کر شام گئے۔ ایسے مقام میں ٹھہرے جہاں باہم صلح کی بات چلائیں تو حضرت امیر معاویہؓ نے آپ کی طرف عبداللہ بن عامر، عبدالرحمٰن بن سمرہ کو بھیجا تو انہوں نے وہ سب مال دینے کیے جو امام حسنؓ نے چاہے۔ آپ نے کوفہ کے بیت المال سے خمسۃ آلاف الف 5000 x 1000=50 لاکھ لینے کی شرط لگائی اور دارالجبرد کا خراج۔ جو صرف کافروں سے لیا جاتا ہے لینا کیا اور یہ شرط بھی لگائی کہ حضرت علیؓ کو برا نہ کہا جائے کہ حسن سنے۔ جب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ ساری باتیں مان لیں تو آپ نے حضرت معاویہؓ کے لئے حکومت چھوڑ دی۔ اور مسلمانوں کے خون کی حفاظت چاہی۔ اس بات پر صلح ہو گئی اور حضرت معاویہؓ پر سب کا کلمہ اتفاق ہو گیا۔ جیسے اس کی تفصیل آ رہی ہے۔ حضرت حسینؓ نے اپنے بھائی حضرت حسنؓ کو اس صلح پر ملامت کی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور درست فیصلہ حضرت امام حسنؓ ہی کا تھا۔ (سب امت متحد ہو کر خون خرابہ سے بچ گئی) عنقریب دلیل آئے گی۔ اب امام حسنؓ نے اپنے کمانڈر انچیف قیس بن سعد۔۔ جو بارہ ہزار کا لشکر جنگ کے لئے لا چکے تھے کہا کہ میری صلح مان لیں۔ تو سعد نے (اس وقت) قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے لشکر کو لے کر دونوں بھائیوں سے الگ ہو گئے۔ پھر فیصلہ کی طرف لوٹ آئے اور جلدی ہی حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کر لی جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ صلح حسنؓ با معاویہؓ 41ھ (ربیع الاول) کو ہوئی۔ اسے جماعت والا سال کہتے ہیں۔ کیونکہ سب لوگ ایک خلافت پر جمع ہو گئے۔" (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 403 طبع مکتبہ حقانیہ پشاور)

قارئین! البدایہ جلد 8 صفحہ 139 عکسی صفحہ کا ترجمہ آپ نے پڑھ لیا۔ شرائط بھی دیکھ لیں کیا کوئی ایسی قابل اعتراض بات ہے جو چچا، بھتیجا کی اس مصالحت میں ہو۔۔ جس کی تعریف خود حضور ﷺ نے کی تھی۔ کہ یہ ہے میرا سردار بیٹا حسنؓ امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو لشکروں میں صلح کرا دے گا۔ (بخاری ومسلم) مگر شیعوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا

اور ابھی تک آپ سے ناراض ہیں اور ان قاتلوں کی مذمت میں کوئی مجلس عزا قائم نہیں کرتے نہ جلوس نکالتے ہیں۔
سوچئے یہ اتحاد المسلمین کے دشمن، اہل بیت کے وفادار اور دوست کیسے بن گئے؟ یہاں بھی سب سے مراد تنقید اور قاتلان عثمان و حسین کی مذمت ہے۔ اور آپ نے یہ شرط مان لی تو پھر تاریخ کا کیا یہ جھوٹ نہیں کہ تنقید اور مذمت قاتلین کو سب علیؓ سے ذکر کیا۔ اور پُرفریب حوالے دیتے آرہے ہیں۔ کیا ایسی تنقیدیں خود حضرت معاویہؓ اور آپ کے لشکر پر حضرت علیؓ اور آپ کے ساتھی نہ کر دیتے تھے۔ تو کیا ہم نے بھی شور مچایا کہ حضرت علیؓ اپنے مخالف صحابہ اور مسلمانوں کو گالیاں دیتے تھے۔
(گو شیعہ کتب اس گناہ سے بھری پڑی ہیں مگر ہم ذمہ دار نہیں اہل بیتؓ پر یہ شیعہ کی تہمت ہے۔)

30- الابنا فی تاریخ الخلفاء -- وہی غلط بات ہے کہ تمام بنو امیہ منبروں پر سب کرتے تھے۔ بارہا جواب ہو چکا۔

31-32- خلافت و ملوکیت اور علماء اہل سنت کے عنوان سے ایک صاحب یہی بات تین اردو تاریخوں سے لکھتے ہیں۔ ہمیں ان سے اتفاق نہیں بمطابق اہل سنت تاریخی رطب و یابس کو نہیں مانتے اور ایک جلیل القدر صحابی کی توہین نہیں کرتے تنقید بمعنی سب لینے پر ان بعد والوں کی غلطی تسلیم ہے۔ مگر حضرت معاویہ واقعی حضرت علی کو گالی دیتے ہوں قابل تسلیم نہیں ہے۔ ان سب کا جواب بھی صفحہ نمبر 444 پر شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ ہے۔

33- روایات الطیب سے اور حکایت نمبر 53 سے یہی بات لکھی ہے۔ مگر یہ اس واقعہ کی صحت کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ بغرض تسلیم حضرت علیؓ سے زیادہ محبت و اتباع اور حضرت معاویہؓ سے کم محبت کی دلیل ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے صحابہ کو برا کہنے میں مطیع و فرمانبردار ہیں۔ اور شیعہ حضرت معاویہؓ کو نہ مان کر بھی صحابہ کی بدگوئی کرتے رہتے ہیں۔

34- معیار صحابیت از علامہ خالد محمود صفحہ 15 سے ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے (حرمت سے پہلے) شراب پی کر نماز پڑھائی۔
عرض یہ ہے کہ یہ واقعہ حرمت شراب سے پہلے کا ہے۔ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے طعام کی دعوت میں شراب بھی پیش کی اور صحابہ نے پی۔ حضرت علیؓ یا کسی اور صحابی نے نماز پڑھائی تو سورۃ کافرون میں نشہ کی وجہ سے 4 لا چھوٹ گئے۔ ترجمہ الٹ ہو گیا تو اللہ نے یہ آیت اتاری۔ ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک منہ سے نکلی بات جانتے نہ ہو (پارہ 5 رکوع 4) تو کسی صحابی پر گناہ کا الزام یا توہین لازم نہیں آتی۔ کتب شیعہ بھی یہی بتاتی ہیں۔

1- تفسیر مجمع البیان جلد 3 صفحہ 51 میں ہے "اس سے مراد شراب کا نشہ ہے۔ ابن عباس، مجاہد قتادہ نے کہا ہے کہ اس (جواز) کو تحریم خمر والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ یہی بات (ساتویں امام) موسیٰ بن جعفر نے فرمائی۔

2- شیعہ کے ہاں بھی معتبر منقولات میں تفسیر ابن جریر طبری میں ہے۔
(۱) ابن عباس نے فرمایا یہ آیت تحریم شراب سے پہلے کی ہے۔ (۲) ابو رزین سے ہے کہ یہ آیت حرمت شراب سے پہلے کی ہے۔

3- مجاہد کہتے ہیں کہ نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے مسلمان روکے گئے اس (جواز) کو تحریم خمر والی آیت نے منسوخ کر دیا۔

4- حضرت عبدالرحمٰنؓ کی دعوت کھا کر حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی اور 4 لا چھوڑ گئے تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو۔
5- شیعہ کی تفسیر البرھان جلد 1 صفحہ 370 از بحرانی میں ہے ھذا قبل ان تحرم الخمر یہ واقعہ حرمت شراب سے پہلے کا ہے
35- صراط مستقیم از سید احمد شہید و شاہ اسماعیل شہید صفحہ 315 میں ہے

''کہ ان بزرگوں کو خواب میں حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے 3 عدد چھوہارے کھلائے۔ اسی طرح حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی زیارت ہوئی۔ تو حضرت علیؓ نے ان کو اپنے ہاتھ سے نہلایا اور خوب شست وشو (صفائی) کی جیسے والدین بیٹوں کی کرتے ہیں۔ اور جناب فاطمۃ الزہراؓ نے ان کو نہایت عمدہ اور نفیس قیمتی لباس اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کو پہنایا پس اس واقعہ کے سبب سے کمالات طریق نبوت نہایت جلوہ گر ہوئے۔ اور اجتبائے ازلی جو کہ ازل الآزال میں پوشیدہ تھی منصۂ شھود پر جلوہ گر ہوئی اور عنایت ربانی اور تربیت رحمانی بلاواسطہ آپ کے حالات کے متکفل ہوئی اور پے در پے معاملات اور بے شمار واقعات وقوع میں آئے'' (صراط مستقیم عکسی صفحہ 315)

جوابا عرض یہ ہے کہ اس میں حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی توھین نہیں۔ بلکہ ان (اہل سنت کے) بزرگوں پر اس مقدس جوڑا کی شفقت ہے کہ ان کو بچپن کی حالت میں نہلا کر روحانی کمالات سے نواز رہے ہیں۔ بچوں کو نہلایا جاتا ہے بڑوں بالغوں کو نہیں۔ تو خواب میں تصویر بچوں کی سی دکھائی گئی تھی۔ جبکہ شیعہ ایسی نعمتوں سے محروم ہیں۔
36- حیات سید احمد شہید صفحہ 65 پر بھی یہی خواب کرامت لکھا ہے۔ جواب ہو چکا۔
37- تاریخ ابن الوردی صفحہ 251 سے شرائط صلح کی خلاف ورزی اور تبرا کی تہمت لکھی ہے۔
ہمیں اس تاریخی کتاب کا پتہ نہیں کہ کتنی معتبر ہے؟ اس کی پہلی سطر تو حضرت علیؓ کی حضرت معاویہؓ سے دشمنی بتاتی ہے۔

''کہ بے شک علیؓ نے موت سے پہلے معاویہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر تیار کیا تھا۔ اور 40 ہزار فوج نے موت پر مرنے کی حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ آپ شہید ہو گئے''۔

یہاں "وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا" پڑھنے والا ہر مسلمان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ پہلے 37ھ میں 70 ہزار مقتولوں کی خوفناک جنگ صفین آپ لڑ چکے تھے۔ بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ خارجی فرقہ پیدا ہو گیا۔ پبلک کی ناراضگی سے حضرت معاویہؓ کی سیاسی پوزیشن قوی ہو گئی۔ اب حضرت معاویہؓ نے اتنا بڑا جرم کونسا کیا تھا کہ ان موت پر بیعت کرنے والوں نے پھر شام و دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجانی تھی اب آپ انصاف سے کہئے کہ جان بچانے والا خدا جس شخص کو حالات اس کے مطابق بنا کر اقتدار دیدے۔ "قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ" آیت

کر رہا اس پر بھی آجائے پھر وہ بھی دل کی کے طور پر کہہ دے آپ تم تو بغض ختم کرنا چاہتے تھے مگر (اللہ کی طاقت سے) میں نے حکومت چھین کر لی پھر آپ کی پالیسی پر اور 90 ہزار خون آشام پیاسی فوج پر تنقید کر دے تو کیا 64 لاکھ مربع میل پر حکومت کرنے والے خدا کا شکر بجا لانے والے حکمران کو ایسا کہنے کا حق نہ تھا۔ کہ جھوٹی تاریخ کے واضع اسے "سب علی" سے تعبیر کرتے آئیں۔ اور ایک ظالم مگر خدا کی طاقت سے فاتح دلاتو حکمران پر گالیوں کی بوچھاڑ کرتے آئیں۔ معاویہ اور اس کی خلاف ورزی سب و شتم کی تہمت سب کا جواب 29 البدایہ باب صلح الحسن سے گذر چکا ہے۔

38۔ مجموعہ الفتاویٰ ابن تیمیہ سے کہ عثمان حضرت علیؓ سے منحرف اور بغض و شتم کرتے تھے۔

الجواب: یہ اصلاً ہی شیعہ کے خلاف ہے کہ اس میں یہ شیعہ کا عقیدہ و عمل بھی لکھا ہے۔

"ایک قوم جو حضرت علیؓ سے محبت کرتی ہے اور حد سے بڑھ جاتی ہے وہ حضرت عثمانؓ سے منحرف ہے جیسے بہت سے اہل عراق جو عثمانؓ سے بغض رکھتے اور آپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر ان کی صحابہ دشمنی کی بدعت اور سخت ہو گئی کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اس وقت یہ بیماری اور بڑھ گئی ہے۔ طریقہ سنت نبوی تو عثمانؓ و علیؓ دونوں سے محبت کرتا ہے اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو ان دو پر بھی فضیلت دیتا ہے" (مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد 4 صفحہ 408)

39۔ عقد الفرید جلد 3 صفحہ 330 سے ہے۔ "کہ حضرت علیؓ کو مست اونٹ کی طرح پکڑ کر لایا جاتا تھا"

الجواب: یہاں یہ جملہ نہیں ہے۔ حضرت علیؓ جیسے شیر بہادر کی خود شیعہ نے توہین کر دی بھلا ایسا بہادر کون تھا جو حضرت علیؓ کو یوں پکڑ کر لاتا تھا۔ البتہ یہاں شیعہ مذہب کی تردید یوں ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

"میں بھی مہاجرین کا ایک فرد تھا۔ جہاں وہ گئے میں بھی گیا جہاں سے وہ لوٹے میں بھی لوٹا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گمراہی پر جمع نہیں کیا تھا اور نہ ان کی دل کی آنکھیں اندھی کی تھیں"

یہی خط نہج البلاغہ میں بھی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم سب مہاجرین و انصار نے حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اب انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اے معاویہ تم بھی کر لو۔ اس عکسی صفحہ پر حضرت علیؓ و معاویہؓ کی باہمی خط و کتابت بہت اچھی پڑھنے کے لائق ہے۔

40۔ فیض الباری جلد 2 سے کہ مروان خطبہ عیدین نماز سے پہلے پڑھ لیتا تھا کہ وہ آپ پر تنقید کرتا تھا بعد میں تو لوگ اٹھ جاتے تھے۔ یہ اگر صحیح بھی ہو تو مروان کا اپنا غلط عمل ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ بیزار ہیں۔

41۔ یہی عمل مروان بن حکم کا بتایا ہے مگر البدایہ جلد 8 اس عکسی صفحہ پر یہ عبارت نہیں ہے ہاں حضرت امیر معاویہؓ کے گورنر حضرت سعید بن العاص اموی کی خوب تعریف لکھی ہے۔ کہ وہ بہت اچھی سیرت کا مالک تھا۔ اندر کا بہت صاف دل عمدہ آدمی تھا۔ بہت

دفعہ جمعہ پر اپنے دوستوں کو جمع کرتا۔ کھانا کھلاتا اور لباس پہناتا تھا ان کے گھروں میں ہدایات تحفے مال کثیر بھیجتا تھا۔ بہت اصرار کرتا تھا کہ نمازیوں میں سے حاجت مند اپنی حوائج کی فہرست لکھ کر دیں (اور وہ پوری کرے) (البدایہ جلد 8 صفحہ 84)

42-43- الکوکب الدری از محمد یحیٰ کاندھلوی العرف الشذی سے مروان کا یہی عمل لکھا ہے۔ ہم اسے پسند نہیں کرتے۔

44- از تطہیر الجنان مصنفہ ابن حجر مکی التوفی 995ھ مروان کا یہی عمل لکھا ہے۔ ہم بیزار ہیں۔

45- مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ سے ہے کہ حضرت عمار کو باغی گروہ قتل کرے کرائے گا۔ تفصیل گذر چکی۔

46- جوامع السیرۃ لابن حزم التوفی 456ھ میں بنو امیہ اور حکومت سفاح ابی العباس کا موازنہ کیا گیا ہے۔

"حکومت بنو عباس بن عبد المطلب رضوان اللہ علیہ کے پاس آ گئی۔ ان کی حکومت عجمی تھی۔ عرب کے سارے دیوان ضابطے قوانین ختم ہو گئے۔ خراسانی عجمی (ابو مسلم خراسانی اموی عربوں کو قتل کرانے والا شیعہ) سیاست پر غالب آ گئے۔ حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ایرانیوں کے ماتحت آ گئی۔ ہاں صحابہ میں سے یہ کسی کو برا بھلا کہنے کا اعلان نہ کر سکے۔ (البتہ تاریخ سازی میں بنو امیہ کی کردار کشی اور مذمت بنا کر خوب لکھی) بخلاف بنو امیہ کے کہ عمر بن عبد العزیزؒ، یزید بن ولید اور عبد الملک بن مروان کے سوا کہ انہوں نے اس کی اجازت نہ دی) وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کو اور حضرت زہراؓ کی پاک اولاد کو برا بھلا کہتے تھے" ہم ان لوگوں سے بیزار ہیں۔ پھر ابن حزم نے ایرانی شیعوں کے دخیل ہونے سے بنو عباس کی حکومت میں جو مذہبی، سیاسی بربادیاں آئیں لکھی ہیں۔

47- عادلانہ دفاع اور علماء اہل سنت صفحہ 162 را تا پبلیکشنز میانوالی کا جواب پہلے ہو چکا ہے کہ یہ تاریخ کا بار بار جھوٹ ہے۔

48- مروج الذہب از علی بن الحسین مسعودی متوفی 346ھ شیعہ کی تصنیف سے ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص (حضورؐ کے ماموں دیکھے از عشرہ مبشرہ بالجنۃ) حضرت معاویہؓ سے تنقید بر علی نہ سن سکے۔ تین فضیلت علی کی حدیثیں کہ

(۱) آپؐ کے داماد ہیں۔ (۲) خدا و رسول کے محبوب اور خیبر میں علمبردار ہیں۔ (۳) حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ کی طرح بلا نبوت حضور ﷺ کے بھائی ہیں۔ حضرت معاویہؓ کو سنائیں اور خاموش کرا دیا۔ (جلد 3 صفحہ 23)

یہی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔ یہاں ہم مانتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ پر تنقید یا عیب گیری کی۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے حق گو بہادر نے ڈانٹا جھڑکا اور فضائل مرتضیٰ بیان فرما کر خدا و رسول کے بعد سب مسلمانوں کا دل خوش کر دیا۔ حضرت معاویہؓ کی یہ غلطی خدا معاف فرمائے۔ ہم تو ہر صحابی کے لئے یہ آیت دعا پڑھتے ہیں۔

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ". (سورۃ حشر، رکوع 1)

اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے پہلے مومن بھائیوں کی مغفرت فرما۔

شیعہ محسوس نہ فرمائیں تو پوچھ سکتا ہوں۔

(1) کہ اتنے بڑے صحابی مداح علیؓ سے شیعہ کو آج تک کیوں دشمنی ہے۔ کہ ذکر خیر نہیں کرتے۔ اگر بیٹے عمر بن سعد نے آخر دم تک حضرت امام حسینؓ کو بچانے کی کوشش کی اور حضرت زینب بنت علیؓ کے سامنے روتے رہے۔ مگر جب شمر کی سازش سے دوبارہ حکم آیا کہ یا لڑو یا پٹی اتار دو۔ تو اس نے پٹی بچا کر لال مسجد پر برسنے والوں کی طرح اپنی آخرت خراب کر دی اور ہم اہلسنت ناراض ہیں۔ اس صاحبزادے کی روایت نہیں لیتے تو شیعہ کو بھی انصاف اور قوت ایمانی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اپنی مجالس عزا میں حضرت سعد کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے۔

(2) کیا وجہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس بہادر اور اپنے ماموں کو بھی ساتھ نہ ملایا کیا وہ عثمان پر غمزدہ تھے۔ تو ہر مدنی مسلمان مغموم تھا انقلاب کے پاسداران قاتلان عثمان نے تلواریں دکھا دکھا کر بیسوں صحابہ کرامؓ کی طرح اس مرد مجاہد کو بھی دور کر دیا۔ اور حضرت علیؓ ایسے دوستوں کو امن و اطمینان دلا کر دربار میں نہ لا سکے۔ تو اس میں ہم مسلمانوں کا کیا قصور ہے؟ یہ صحابہ حضرت معاویہؓ اور طالبان قصاص سے بھی نہ ملے غیر جانبدار الگ تھلگ رہے۔ ہائے کاش دنیا کے بدترین سفاک اشتر نخعی کے بجائے کمانڈر انچیف حضرت طلحہؓ، زبیرؓ یا سعدؓ جیسے اپنے جگری یاروں اور حامیوں کو بنایا جاتا تو آپ پر مصائب نہ آتے۔ 90 ہزار مسلمان گاجر مولی کی طرح نہ کٹتے۔ پھر سب فتوحات آپ کے دور میں ہوتیں۔ حضرت معاویہؓ کو کریڈٹ نہ جاتا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کچھ اپنی فروگذاشت اور قاتلان عثمان پالیسی سازوں کی غلطی بھی تسلیم کرنی چاہئے۔ سنی شیعہ کا مابہ النزاع بنیادی مسئلہ یہیں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف معصوم۔۔ معصوم کہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔

12 قریشی خلفاء

(3) خدا اپنے دین اور مسلمانوں کا خود محافظ ہے۔ کہ اس نے 90 ہزار کے قتل عام کے بعد بنو امیہ کو کھڑا کر دیا اور ان کے چھ خلفاء ان مسلسل بارہ کی لسٹ میں آ گئے۔ جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا تھا

"لایزال الاسلام عزیزا منیعاً الی اثنی امیراً خلیفة کلهم من قریش" (صحیحین وغیرہ)

(ترجمہ) کہ اسلام (اور مسلمان) 12 خلفاء اور حکمرانوں کے دور تک سربلند محفوظ قلعہ میں رہیں گے۔ (باہر کی غیر مسلم طاقتیں

بقیہ چھ خلفاء اور عادل اموی بادشاہ

پہلے حضرت امیر معاویہ ہیں۔ ان کی شان و شوکت اور عادلانہ حکومت اقوال اہل بیت سے ثابت کی جا چکی ہے۔ یزید و مروان کو ہم ان 12 میں نہیں مانتے۔ باقی حضرات کی صحت خلافت پر حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

7۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسے ہیں سن 2ھ میں مدینہ منورہ میں پہلے مہاجر کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حادثہ کربلاء کے احتجاج میں مدینہ منورہ سے

اٹھے۔ خلافت کی بیعت کی۔ یزید نے ان پر چڑھائی کی تو خوفناک حادثہ حرا پیش آیا۔ اس کے مرنے پر تمام اہل اسلام شام سمیت آپ کے مطیع ہو گئے مگر مروان نے شامی اموی مزاج دیکھ کر خود خلافت کا دعویٰ کر دیا اور زبیری امیر مسترد کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے استحکام خلافت، خانہ کعبہ کی بنیاد ابراہیمی پر بحکم نبوی نئی تعمیر اور عامۃ المسلمین کی خلافت اور امن پر زور دیا اس لئے مروان سے نہ ٹکرائے اور وہ صرف شام و مصر کا امیر بنا رہا۔ ہم اسے خلیفہ نہیں مانتے۔ 10 سال تک حضرت عبداللہ خلیفہ رہے۔ تا آنکہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو آپ کے خلاف اٹھا کر خانہ کعبہ پر حملہ کیا۔ آپ کو شہید کر کے خانہ کعبہ کی دیوار پر سولی لٹکا دیا۔ آپ کی والدہ حضرت اسماء بنت صدیق اکبرؓ اس شہادت پر خوش ہوئیں۔ تیسرے دن آ کر فرمایا "ابھی اس شہسوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا" یہ امام حسینؓ کی طرح مظلومانہ شہادت تھی۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

آپ بہت روزہ دار، قائم اللیل، لمبی نماز پڑھنے والے، صلہ رحمی کرنے والے، بڑے بہادر تھے۔ پوری عمر میں 3 راتیں اس تقسیم سے گزارے ایک رات صبح تک کھڑے کھڑے نماز پڑھتے۔ دوسری رات اسی طرح لمبے رکوع کرتے تیسری رات تا صبح لمبے سجدے میں رہتے۔ ابن زبیر کی حکومت میں آپ کے بھائی عروہ نے مختار بن عبید ثقفی، متنبی کذاب کو 67ھ میں ختم کیا۔ آپ صغار صحابہ میں سے بڑے محدث بھی تھے۔ 130 حدیثیں صحاح ستہ میں آئی ہیں۔ 73/72ھ میں شہادت پائی۔ راقم کا خیال ہے کہ اگر ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہؒ آپ سے مل جاتے تو شام پر ان کی حکومت ہوتی۔

8- عبدالملک بن مروان:

عبدالملک بن مروان 27ھ میں پیدا ہوا۔ گو مصر و شام پر عہد زبیری میں متغلب ہو گیا۔ مگر پوری خلافت پر بیعت عام حضرت ابن زبیرؓ کی شہادت کے بعد 73ھ میں ہوئی۔ 75ھ میں عام حج کیا۔ 77ھ میں ہرقلہ فتح کیا۔ جامعہ مصر کی توسیع کی۔ 82ھ میں سنان کا قلعہ فتح کیا۔ ارمینا اور صنہاجہ مغرب (اندلس) کو فتح کیا۔ 83ھ میں واسط شہر بذریعہ حجاج بسایا۔ 84ھ میں مصیصہ فتح کیا۔ 85ھ میں اردبیل، بذعہ شہروں کی تعمیر کی۔ 87ھ میں بوقن اور آخرم کے قلعے فتح کئے۔ 13 سال خلافت کی اور 86ھ میں دمشق میں وفات پا کر مدفون ہوئے۔

ابن سعد کہتے ہیں۔ خلافت سے پہلے بھی بڑا عابد زاہد اور حاجی تھا۔ مشہور بزرگ صحابیہ حضرت ام الدرداء کی خدمت میں بیٹھتا تھا ابو الزناد نے مدینہ کے 7 فقہاء میں (گورنری کے دوران) عبدالملک بن مروان کو شمار کیا۔

شعبی کہتے ہیں۔ میں جس کی مجلس میں بھی بیٹھا۔ اپنی علمی بزرگی پائی۔ ہاں عبدالملک بن مروان کی مجلس میں بیٹھتا تو میں جو بھی حدیث اور شعر سناتا وہ اس سے زیادہ مجھے سنا دیتا۔

ذہبی کہتے ہیں۔ عبدالملک بن مروان نے حضرت عثمان، ابوھریرہ، ابوسعید خدری، ام سلمہ، بریرہ، ابن عمر، معاویہ رضی اللہ عنہم سے احادیث لی ہیں۔ آپ کے شاگرد عروہ، زھری، رجاء بن حیوہ وغیرہم مشہور ہیں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 172)

9- الولید بن عبدالملک:

گو مورخین نے اسے سخت گیر جابر بھی کہا ہے۔ مگر اس کے زمانہ میں فتوحات بکثرت ہوئیں۔ شوال 86ھ میں بیعت ہوئی۔ 87ھ میں جامع مسجد دمشق تعمیر کی جو دنیا کی مشہور بڑی مساجد میں سے ہے۔ اسی سال بیکند، بخارا، سردانیہ، مطمورہ، قمیقم، بحیرہ فرسان، بزور جہاد فتح کیا۔ اس سال حج عمر بن عبدالعزیز گورنر مدینہ نے پڑھایا۔ 88ھ میں جرثومہ طوانہ 89ھ میں منورقہ، میورقہ دو بڑے جزیرے فتح کئے۔ 91ھ میں نسف کش، مشومان، مدائن، آذربیجان کے سمندری قلعے فتح کئے۔ 92ھ میں پورا ملک اندلس شہر اربیل قتربون فتح کئے۔ 93ھ میں دیبل، کرم، برھم، باجہ، بیضاء، خوارزم، سمرقند، سغد (روسی ممالک) فتح کئے۔ 94ھ میں کابل، فرغانہ، مشاش، سندرہ وغیرہ اور 95ھ میں موقان شہر باب۔ 96ھ میں طوس،

دلبر ہو گئے۔ اسی سال نصف جمادی الاخریٰ میں 69 سال کی عمر میں وفات پائی۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں اس کے زمانہ میں جہاد جاری رہا۔ دور حضرت عمر بن الخطابؓ کی طرح بڑی عظیم فتوحات ہوئیں۔ مع ہذا یتیموں کے ختنے کراتا، معلمین کو تربیت دیتا، اپاہجوں کے لئے خدمتگار مقرر کرتا، نابینوں کو قائد دیتا تھا۔ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی تھی۔ فقہاء، کمزوروں، محتاجوں، کو وظیفے دیتا تھا۔ ان کا مانگنا حرام قرار دیا۔ تمام امور کو منظم کیا۔ .... ابن ابی علیہ کہتے ہیں "خدا ولید پر رحم فرمائے۔ سندھ اور اندلس کو فتح کیا۔ جامع مسجد دمشق بنوائی۔ مجھے چاندی کے ٹکڑے کاٹ کر دیتا جو میں بیت المقدس کے قاریوں میں تقسیم کرتا تھا۔

10- سلیمان بن عبدالملک "ابو ایوب":

بنو امیہ کے بادشاہوں میں سے سب سے بہتر تھے۔ 86ھ والی بنا۔ حدیث کا راوی تھا۔

زہری کہتے ہیں۔ فصیح اللسان، بارعب سفید پوش، بڑا عادل، جہاد سے محبت کرنے والا تھا۔ 60ھ میں پیدا ہوا اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنا وزیر بنایا۔ اس کے اچھے مشوروں سے حجاج کے افسر معزول ہوئے۔ نماز بروقت ہونے لگی۔ عراق کے قیدی آزاد ہوئے۔

ابن سیرین کہتے ہیں۔ اللہ سلیمان پر رحم فرمائے خلافت کا آغاز بروقت نماز پڑھنے سے کیا۔ آخر میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنا کر چھوڑا۔ گانے سے منع کرتا تھا۔ اس کے زمانے میں جرجانی، حدید کا قلعہ سردانیہ، شقی، طبرستان اور شہر صقالیہ فتح ہوئے۔ 10 صفر 99ھ بروز جمعہ وفات پائی۔

11- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بن مروان:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پر سب دنیا متفق ہے اس تابعی کا خلفاء راشدین میں شمار ہے۔ صفر 99ھ سریر آرائے خلافت ہوئے۔ رجب 101ھ میں جنت پہنچے۔ خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا۔ خدا و رسول کی حمد و نعت کے بعد کہا۔

لوگو! قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں فرائض و قوانین بنانے والا نہیں نافذ کرنے والا ہوں بدعتی نہیں۔ متبع سنت ہوں۔ تم میں سے سب سے بہتر نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ بوجھ اٹھا چکا ہوں امام ظالم سے بھاگنے والا ہوں ظالم نہیں ہوں۔

سنو! خالق کی نافرمانی کا مخلوق حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو.......... پھر امویوں کی سب بدعات ختم کر کے ناجائز اموال بیت المال لوٹائے

12- یزید بن عبدالملک بن مروان:

یزید بن عبدالملک نے پہلی تقریر میں ہی فرمایا۔ لوگو! حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی سیرت پر چلو۔ خدا کی قسم عمر مجھ سے خدا کے زیادہ محتاج نہ تھے۔ 102ھ میں یزید بن مہلب نے خلافت پر خروج کیا۔ اس کے حکم سے سلمہ بن عبدالملک بن مروان نے اسے شکست دی اور وہ قتل ہو گیا۔ کربلا کے نزدیک عقیر نامی جگہ میں یہ واقعہ ہوا۔ شعبان 105ھ میں وفات پائی۔

میں امام بعد از پیغمبران 12 خلفاء مسلسل کو علامہ خالد محمود صاحب کی طرح حدیث بالا کا مصداق جانتا ہوں۔ (رحمہم اللہ اجمعین)

اس کی تائید مستدرک حاکم کی صحیح روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی چکی 35ھ/36ھ/37ھ تک گھومے گی۔ اگر (فسادات میں) ہلاک ہو گئے تو وہ اپنی راہ گئے اور اگر ان کا دین بچ گیا تو 70 سال تک رہے گا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا نبی اللہ کیا گذرے سال سمیت 70 ہوں گے یا بقیہ کے آپ نے فرمایا آئندہ کے 70 سال مراد ہیں۔ شرط مسلم پر یہ حدیث صحیح ہے حاکم اور ذہبی صحیح کہتے ہیں۔ آخری بارھواں خلیفہ 105ھ میں فوت ہوا شہادت عثمان 35ھ سے ستر سال پورے ہو گئے۔ فھو المقصود پھر ایران کی ہرزہ سرائی سے خاندان امیہ کا زوال شروع ہو گیا۔

ان کو مغلوب نہ کر سکیں گی) وہ سب قریش سے ہوں گے۔

گو ان بارہ کے تعین میں خود اہلسنت کا اختلاف ہے۔ مگر شیعہ حضرات کے مزعومہ ائمہ کسی نے بھی مراد نہیں لئے۔ کیونکہ حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ کے سوا حکومت اور سیاسی طاقت کسی کو نہ ملی۔ حدیث کا ظاہر تسلسل حکومت چاہتا ہے۔ پھر اس میں ان سب 12 کی دینی ثقاہت اور عدالت بھی مذکور نہیں۔ کہ دو چار کی غلط روش سے حدیث پر حرف آئے۔ یزید کے بجائے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو ہم ساتواں عادل خلیفہ اور حکمران مانتے ہیں۔ پھر عبدالملک۔ ولید بن عبدالملک۔ سلیمان۔ عمر بن عبدالعزیز اور یزید بن عبدالملک پر 12 پورے ہو جاتے ہیں۔ اب تاریخ کو غور سے پڑھیں۔ کہ ان کے دور میں فتوحات ہوتی رہیں۔ کافر سر نہ اٹھا سکے گو باہم مسلمانوں میں فسادات بھی ہوئے۔ پھر سنئے کہ اگر بنو امیہ کے بجائے اقتدار کسی اور قوم کا ہوتا تو باہم لڑ کر سب مسلمان ختم ہو جاتے فتوحات ہرگز نہ ہوتیں۔ آخر مختار بن عبید ثقفی نے عراق میں چند ماہ اقتدار پا کر انتقام حسین کے نام سے 80 ہزار مسلمان ذبح نہ کر ڈالے جس کا شر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ختم کیا تھا۔ پھر بنو عباس نے ابو مسلم خراسانی رافضی کو ساتھ ملا کر لاکھوں اموی عرب کاٹے تو کیا وہ اپنے دور میں کوئی علاقہ فتح کر سکے؟

بھائیو! بنو امیہ حکمرانوں کو صرف سبّ علی کا جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے نہ کوسو مسلمانوں کی سیاسی پاور اور جہاد بھی تو کافروں پر جما ہوا دیکھو۔۱۲

49-50- فتح الباری۔ الکامل تاریخ ابن اثیر سے وہی گالی کی بات ذکر کر دی ہے۔

مجھے تعجب آتا ہے کہ اتنے بڑے حضرات یہ بات کیسے نقل کرتے آ رہے ہیں۔ ادھر سے حضرت معاویہؓ تنہا اپنے دفتر میں بھی ایک سعد بن ابی وقاص کے ڈانٹنے سے چپ ہو جاتے ہیں۔ ادھر جمعہ کا مجمع عام ہوتا ہے مگر کوئی آپ کو روکتا ٹوکتا نہیں۔ جبکہ ان کی بردباری شہرۂ آفاق ہے۔ بہت سے گندے لوگ دربار میں آ کر واہیات بکتے ہیں۔ مگر متحمل مزاج معاویہؓ کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ کیا یہ سب مسلمانوں کی دینی غیرت کا تقاضہ نہیں تھا کہ وہ معاویہؓ کے خلاف احتجاجاً اٹھ کر ایک جمعہ نہ پڑھیں؟ دراصل مسلمانوں کو غیر مومن جاننے والا طبقہ ان سب پر یہ جھوٹا الزام لگا رہا ہے کہ پہلی صدی اور عہد صحابہ کے سب مسلمان دشمن علی اور کافر تھے۔ (معاذ اللہ) درحقیقت یہود و مجوس کی سازش سے اہل بیتؓ کی بے عزتی باور کرانا مقصود ہے۔

دراصل 20 سال پُر امن اور پُر از فتوحات گورنری پھر 20 سال ایسی کامیاب خوش کن حکومت پر مجوسی راویوں نے اتنا حسد کیا کہ عقل و نقل اور رواج معاشرہ کے خلاف باتوں سے حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے افسروں، گورنروں کو داغدار کیا۔ ذرا ہمارے ناقلوں کی سادگی دیکھئے کہ ایسی غلط دلآزار اور غیبت جیسے گناہ سے لبریز اقوال اپنی کتابوں میں لکھتے آ رہے ہیں۔

حضرت معاویہؓ کے دربار میں حق گوئی اور آپ کی بردباری:

حق گوئی اور تحمل کی چند مثالوں سے دل کو منور کریں اور خود ہی سبائیوں کا تاریک جھوٹ اڑا دیں۔

1۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی میں ہے کہ جب حضرت امیر معاویہؓ استخلاف یزید کے لئے مدینہ آئے اور لوگوں کو بلایا عام لوگوں نے بیعت کر لی مگر خواص حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اختلاف کیا اور اسے قیصر و کسریٰ کا طریقہ بتایا۔ بیعت نہ کی تو شام سے ساتھ آنے والوں نے کہا یہ سامنے آ کر بیعت کریں ورنہ ہم ان کی گردنیں مار دیں گے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا:

"سبحان الله ما اسرع الناس الی قریش بالشر لا اسمع هذه المقاله من احد منکم بعد الیوم ثم نزل"

(ترجمہ) اللہ پاک ہے یہ لوگ قریش کو شر پہنچانے میں کتنے تیز ہیں۔ یہ بات میں آج کے بعد کسی سے نہ سنوں گا پھر منبر سے اترے۔

بیعت ان تینوں نے کی یا نہ کی۔ اختلاف اسی صفحہ پر لکھا ہے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ بردبار نے مجبور نہ کیا۔ اپنی فوج کو سختی سے ڈانٹا اور روک دیا۔

2۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب حضرت معاویہؓ کو حدیث "انت منی بمنزلة هارون" سنائی۔ تو پوچھا اور راوی کون کون ہیں؟ جب بتایا گیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا" پہلے اگر میں نے آپ سے سنی ہوتی تو علیؓ سے جنگ نہ لڑتا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 470 طبع پشاور)

3۔ یہ حدیث ایک قسم کی حضرت معاویہؓ کی توبہ بتاتی ہے۔ تو اس کے بعد وہ کیسے حضرت علیؓ کا گلہ، بدگوئی کر سکتے تھے۔ تاریخ کا جھوٹا الزام ہے۔ مسور بن مخرمہ ایک حق گو صحابی ہیں۔ جب وہ حضرت معاویہؓ کے پاس آتے تو ان پر خوب تنقید کرتے اور نصائح فرماتے۔ حضرت معاویہؓ اپنی صفائی پیش کرتے۔ مسور کہتے ہیں کہ میں نے سوچا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ مجھ پر غالب آ گئے پھر مسور تنقید کی بجائے معاویہؓ کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ (ایک مجاہد صحابی صفحہ 318)

51۔ ذبح حسین کا یہ جھوٹ بھی دیکھیں کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے دمشق میں رہ کر مدینہ میں حضرت امام حسنؓ کو زہر دلا دیا۔

52۔ الحسن والحسین میں محمد رضا مصری نے گالیوں والی بات لکھ دی

53۔ تاریخ الخلفاء سے امام حسن کا تحمل بتایا ہے۔ کہ مروان کے خچر جیسی مثال دینے کو بھی آپ نے برداشت کیا۔

54۔ یہی مثال تنویر الایمان ترجمہ تطہیر الجنان سے نقل کر دی ہے۔

55-56-دراسات اللبیب سے ہے کہ امام حسنؓ ایک چنگارہ تھے۔ جس کو اللہ نے خاموش کر دیا۔ یہ ایک لفظ اسیدی کا قول ہے حضرت امیر معاویہؓ کا نہیں۔ روشن گرم انگارے کا بجھ جانا موت کی تعبیر ہے اس سے توھین لازم نہیں آتی جب تک وہ بدنیتی ظاہر نہ کرے۔ راوی خود بدنیت ہو کر ایک بزرگ صحابی حاکم پر بدنیتی کی تہمت لگا دے اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ یہی بات بذل المجھود سے نقل کی ہے۔

البدایہ جلد 8 صفحہ 430 وغیرہ میں ہے ''کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کے چچا حضرت عباسؓ سے تعزیت کی دعا کی تو جواب میں ابن عباس نے بھی امیر کی حکومت کو دعائیں دیں''

57-البیان الاظہر سے یہی روایت ہے کہ مردان ایسا کہتا تھا۔ اس کا گناہ اس کے سر۔

58-علامہ سندھی کی بات پر اعتراض وتبصرہ۔ جب کہ وہ واضح فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ کی عظمت سے مجھے انکار نہیں لیکن ان کی ناکامی۔ حکومت پانے میں۔ نہ کہ شہید ہو کر جنت پہنچنے میں۔ یقینی تھی۔ پھر مسلم بن عقیل کا واقعہ پیش کیا کہ اسے ہانی کے گھر ٹھہرنا نہیں تھا۔ بلکہ ابن زیاد آنے سے پہلے دار الامارۃ (گورنر ہاؤس) پر قبضہ ضروری تھا۔ کہ اہل کوفہ تو آپ کے ساتھ تھے۔ پھر ظالم ابو مسلم خراسانی کی مثال دی جو مجھے پسند نہیں۔ تو یہ ایک سیاسی طریق کار کی تائید اور راہنمائی ہے۔ معاذ اللہ حضرت امام حسینؓ کی توھین مراد نہیں ہے۔

59-الصواعق المحرقہ سے وہی مردان کا بدکلام ہونا لکھا ہے۔ ہم مذمت کر چکے۔

60-تفسیر مظہری سے یزید کی مذمت بیان کی ہے۔ ہم حسینی ہیں یزید کے مداح نہیں ہیں۔

61 تا 67- تفسیروں وغیرہ کے سات حوالے دیئے ہیں۔ کہ اہلسنت کے ہاں آپ کے چچا عبد مناف والد علی کفر پر فوت ہوئے ہیں عرض یہ ہے کہ اسلام کے لئے کلمہ شرط ہے۔ جب وہ تاریخ وسیرت اور کتب شیعہ تک سے بھی ثابت نہ ہو تو محض رشتہ دار، چچا یا والد ہونے سے تو مسلمان نہ بن جائے گا۔ شیعہ تفسیریں بھی یہی بتاتی ہیں۔

1-شیعہ کے ہاں بھی معتبر شخصیت حضرت جرالامت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے

"مَنْ اَحْبَبْتَ (ایمانه یعنی ابا طالب) وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِی -توفیق، راہنمائی اور پہچان (من یشاء) اپنے دین کی جسے چاہتے ہیں کرا دیتے ہیں۔ ابو بکر، عمر اور ان کے ساتھیوں کو اور وہی اپنے دین پر چلنے والوں کو خوب جانتا ہے''۔ (تنویر المقباس تفسیر ابن عباس صفحہ 243 طبع مصر پارہ 20 رکوع 8)

2-شیعہ تفسیر البرھان جلد 3 صفحہ 21 میں ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔

3-ترجمہ مقبول صفحہ 469 حاشیہ آیت بالا میں تفسیر قمی کے حوالہ سے یہی ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔

4-شیعہ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔ (اگرچہ شیعوں نے پھر اس میں تاویل کی ہے'' کہ ظاہر

کار شیعہ، اندر سے مومن تھے"۔ تہذیب، اصول کافی میں بھی ہے) مگر آیت کے الفاظ کا معنی تو ظاہر ہے۔

حضرت حجر بن عدی بن جبل کندی کوفی کا تعارف اور ان کی شہادت:

حضرت معاویہؓ کے مخالفین اس کو بہت اچھالتے ہیں۔ اس کی چند باتوں پر غور کریں تاکہ حضرت امیر معاویہؓ کی بردباری سامنے آئے۔ یہ ایک نیک شخص تھے۔ جن کو صحابی بھی کہا گیا ہے۔ مگر اکثر المحدثین لا یصحون له صحبة جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ حضرت علیؓ کے خاص طرفدار اور جنگ جمل و صفین میں شریک رہے۔ نماز روزہ کے خوب پابند تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ گورنر کوفہ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت۔ قاتلوں کی مذمت اور حضرت علیؓ کے بدلہ نہ لینے کی کمزوری بیان کرتے تو یہ اٹھ کر جھگڑتے کبھی پتھر بھی پھینکتے۔ شیعان علی کا گروپ بنا لیتے مگر مغیرہ بڑے بردبار متحمل مزاج تھے۔ اسے کچھ نہ کہتے۔ ایک دفعہ تو 4000 درہم انعام بھی دے دیا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی وفات کے بعد زیاد گورنر کوفہ بنا جو پہلے حضرت علیؓ کا خاص محب اور ایران کا گورنر رہا تھا۔ صفین میں حجر کی طرح شامیوں پر حملہ آور تھا۔ اس کی زیاد کے ساتھ خاص دوستی بھی تھی۔ سیاسی آدمی کسی کا وفادار نہیں ہوتا حضرت معاویہؓ نے انتظامی قابلیت کے پیش نظر اسے اپنے ساتھ ملا دیا۔ نسبی عیب بھی چھپا لیا۔ کہ یہ ابو سفیان کا بیٹا تھا ماں سے نکاح مشکوک تھا۔ جب گواہوں نے زمانہ جاہلیت کا سا نکاح ہونے پر شہادتیں دیں تو زیاد بن ابوسفیان کہلانے لگا۔ وہ بھی قاتلان عثمان پر تنقید کرتا یا حضرت علیؓ کی کمزوری بتاتا تو حجر اٹھ کر اس کی تردید کرتا جمعہ کی فضا خراب ہو جاتی کیونکہ یہ حضرت مغیرہ جیسی نرمی کا عادی نہ تھا۔ ایک دفعہ یہ 500 بروایت ابن کثیر 3 ہزار کا مسلح لشکر شیعان علی لا کر مسجد پر حملہ آور ہوا لوگ بھاگ گئے۔ گورنر نے قصر الامارہ میں پناہ لی جمعہ نہ پڑھا جا سکا۔ یہ ایک بغاوت تھی زیاد نے ان لوگوں کے صرف ۱۴ سردار بلائے گرفتار کر کے دمشق بھجوائے اور معاویہ کو لکھا عراق اور کوفہ کی ضرورت ہو تو ان کو واپس نہ آنے دینا۔ معاویہؓ بردبار تھے۔ سفارشیں آنے لگیں۔ ایک ایک کر کے چھوڑتے گئے۔ حجر سمیت چھ کی سفارش نہ آئی۔ حضرت معاویہؓ نے بغاوت کے جرم میں قتل بھیج دیا اور یہ مارے گئے۔ پھر پچھتائے بھی۔ حضرت عائشہؓ کی سفارش بعد میں آئی۔ انہوں نے خوب ڈانٹا مگر وقت گزر چکا تھا اسے دور اندیشی حفظ ماتقدم اور تدبر کہیے یا سختی پھر کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ یوں بغاوت کرے یا جمعہ کے خطیب اور نمازیوں پر حملہ آور ہو 20 سال حکومت پر امن رہی۔ کبھی باہم فرقہ وارانہ تصادم یا حکومت پر حملہ یا افسروں کی بے عزتی نہ ہوئی حضرت معاویہؓ فرماتے میں نے 6 کے بدلے لاکھوں کی جان بچائی۔ حجر اور میں خدا کے سامنے اپنا حساب دیں گے" (طبری وغیرہ)

جو لوگ قیام امن کی خاطر حضرت معاویہؓ کے اس مجبوری اقدام پر بہت طعن کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھیں کہ عبداللہ بن الحضرمی کو جب حضرت امیر معاویہؓ نے عثمانیوں کی حمایت یا بصرہ پر قبضہ کے لئے بھیجا تو زیاد بن ابیہ مقابلہ نہ کر سکا حضرت علیؓ سے مدد مانگی تو آپ نے جاریہ بن قدامہ کو بھیجا وہ غالب آیا اور ابن الحضرمی ستر افراد کے ساتھ ایک مکان میں چھپ گیا۔ یہ تالا لگا لیتا تو وہ گرفتار قیدی تھے۔ مگر اس نے مکان کو آگ لگا کر وہ جلا ڈالے یہ غیر شرعی اقدام تھا۔ حضرت ابو بکرہ بن نفیع جو اس حدیث

مرفوع کے راوی ہیں۔ ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو'' (بخاری جلد 2 صفحہ 1048) نے فرمایا اگر وہ عثانی میرے پاس آجاتے تو میں ایک کانا بھی ان کو نہ مارتا۔ (فتح الباری، کرمانی) یہ ابن الحضرمی مشہور صحابی علاء بن الحضرمیؓ کے بھتیجے ہیں۔ بعض نے صحابی بتایا ہے۔

علامہ ابن حجر کا تبصرہ اس واقعہ پر یہ ہے۔

''پس جو کچھ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ جب جاریہ بن قدامہ نے ابن الحضرمی اور اس کے ساتھیوں کو جلا کر غلبہ پالیا استنفر الناس بامر علی . لوگ حضرت علیؓ کی رائے سے متنفر ہو گئے تو (حضرت علیؓ کے طرفدار) ابوبکرؓ کی رائے یہ ہوگئی کہ اس دور فتنہ میں لڑائی نہ کی جائے جیسے صحابہ کی ایک جماعت پہلے سے یہی کہتی تھی (فتح الباری جلد 13 صفحہ 29) (غالباً اسی واقعہ کا اثر ہے کہ حضرت معاویہؓ پبلک میں مقبول ہوتے گئے۔م)

68۔ مروان کے خطبہ عیدین پہلے دینے کا ذکر ہے کہ بدگوئی سننے کے لئے بعد نماز لوگ نہ ٹھہرتے تھے۔ تردید ہو چکی۔

69۔ محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ جلد 2 از خضری بک سے ہے کہ امام حسینؓ نے خروج کرنے میں بہت بڑی غلطی کی۔ عربی کا پورا صفحہ پڑھا مگر ایسا جملہ کوئی نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو۔ البتہ کوفیوں کی بے وفائی حضرت علیؓ سے غداری حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ وغیرہ سے یہ شیعہ خود نتیجہ نکال کر صفحہ کا عنوان بناتا ہے اور ذمے شیخ محمد خضری بک کے لگاتا ہے۔ امام حسینؓ کی غلطی ہو یا نہ ہو۔ نام کے مومن اہل کوفہ کا کمال اور کارنامہ ماننا پڑے گا۔ شیعہ بھی ان کے اس اقدام سے زندہ ہوئے۔ اسلام کی ہر بات کا انکار مسلمانوں کے ہر فرد سے دشمنی، اپنے خیال میں 14 معصومین کے سوا ہر دور میں ہزاروں سادات سے دشمنی جو ان کا مذہب چلا آرہا ہے۔ وہ اسی حادثہ کربلا کا رہین منت ہے۔ کہ ان کی اسلام اور اہل بیتؓ سے دشمنی نمایاں ہوگئی۔ اور وہ اسے ہی کامیابی اور ''اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد'' کا نعرہ لگاتے ہیں۔

مگر سوچئے۔ کسی ملک میں اسلام کی حکومت وقانون شہادت امام حسین کے جذبہ کے مطابق آگئی؟ قرآن وسنت کا نظام جاری ہو گیا؟ اسلامی حدود مجرموں پر نافذ ہو گئیں؟ مسلمان اہل بیت کی تعلیم سے نیک بن گئے؟ جب ایسا باعتراف شیعہ کچھ نہیں ہوا۔ حضرت زین العابدینؒ اسلام کے اسی نقصان پر تو عمر بھر روتے رہے کہ آپ کی شہادت سے دین خدا ضائع ہوا سنتیں مٹیں اور بنوامیہ کی بدعتیں ظاہر ہوئیں تو اسے کس لفظ سے تعبیر کیا جائے خود بتادیں؟ پھر دیکھیں آپ نے 3 شرطیں لگائی تھیں۔ جلاء العیون وغیرہ سے حوالے بار بار گذر چکے۔

(1) واپس جانے دو۔

(2) حاکم وقت سے ملاؤ۔

(3) یا آزاد علاقے میں برائے جہاد جانے دو۔

سوچیے! اگر ایک شرط پوری ہو جاتی حضرت امام حسینؓ بچ جاتے تو پھر شیعہ آپ کا نام لیتے یا بالکل بھول جاتے۔ کیا معمولی سا آدمی بھی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کوئی بھی سبائی امام حسینؓ کے محب نہ تھے خون کے پیاسے تھے۔ تمنا پوری ہوئی تو غمگین نہیں خوش ہیں۔ جلوس نکالتے ہیں۔ اصل ناراض اور غمگین امام حسنؓ کے کردار پر ہیں۔ کہ وہ زندہ بچ کیوں گیا اور مسلمان پھر ایک قوم کیوں ہو گئے؟ غلطی نہ کہو۔ بڑا کارنامہ ہی مانو۔ مگر یہ تو بتاؤ حضرت زین العابدینؒ سے لے کر بارھویں امام تک کسی امام نے یہ کارنامہ کیوں سرانجام نہ دیا سب تقیہ کے نہاں خانہ میں کیوں چھپ گئے۔ بنو (انو جرلہ)

مسلمانوں کے لئے حادثہ کربلا بڑا اغمناک اور نقصان دہ ہے۔ جب کہ ایک طبقہ نے تو دین سے آزادی کا اسے بہانہ بنالیا ہے۔ ان کے عام آدمی فخر سے کہتے ہیں کہ ایک آنسو بہا کر ہم جنتی بن جاتے ہیں امام حسینؓ نے ہماری نجات کے لئے ہی قربانی دی یہی عقیدہ جاہل عیسائی رکھتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح نے سولی پر لٹک کر ہمارے سب گناہ معاف کرا دیئے ہیں۔

70- مرزا حیرت دہلوی کا کہنا کہ حضرت علیؓ بت خانہ میں پیدا ہوئے اور وہ اس وقت مقام نجس تھا۔

(کتاب شہادت از مرزا حیرت دہلوی صفحہ 186)

الجواب: پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ آزاد خیال صحافی ہیں۔ جیسے گستاخ رافضی ذاکر صحابہ کرامؓ اور امہات المومنین اہل بیت نبوی کے متعلق کہتے رہتے ہیں فلاں فلاں کا ایمان ثابت کرو حضور ﷺ کے ساتھ فلانہ فلانہ کے نکاح کے گواہ بتاؤ وہ مومنہ نہ تھیں معاذ اللہ چونکہ شیعہ حضرت علیؓ کی ہادیانہ صفات، معلمانہ کامیابی، ایمانی انقلاب پر بہت ہی کم بحث کرتے اور 10 انگلیوں کے مطابق بھی آپ کے مومن شاگرد جنتی مسلمان نہیں بتا سکتے۔ اس لئے آپ کی غیر ضروری فضیلت مولود در کعبہ ہونے پر بڑی تقریریں جھاڑتے ہیں۔ تو انہی کی بولی میں فَجزَآءُ سیئۃ سیئۃ مثلھا کے تحت مرزا حیرت دہلوی۔ جیسے اس کے دور میں مقبول شیعہ مترجم بہت یاوہ گو تھا اس کے ترجمہ کے ضمیمہ پر گورنر امیر محمد خان نے پابندی لگا دی تھی۔ کہہ رہے ہیں" کہ اس وقت مسلمان تو تھے نہیں (حضور کی ذات کے سوا) جو خانہ کعبہ میں عبادت کرنے جاتے۔ ہاں اندر باہر 360 بت تھے۔ مشرکین اپنی مرادوں کی ان سے حاجت برآری کے لئے آ جاتے حضرت فاطمہ بنت اسد بھی اس مقصد کے لئے آئیں تو بچہ جن دیا" ورنہ خانہ کعبہ زچہ بچہ کا سنٹر تو نہ تھا کہ کعبہ میں بچہ جننے کی متبرک نیت سے آئی ہوں۔ روایتیں بھی اختلافی ضرور ہیں مگر حضرت حکیم بن حزام کی اتفاقیہ وہاں ولادت باعث فضیلت اور ثبوت امامت نہیں اسی طرح حضرت علیؓ کی بھی یہ فضیلت بر دیگراں، پیغمبروں وغیرہ پر دلیل نہیں بن سکتی۔

ہم الحمد للہ حضرت علیؓ کی محبت و اطاعت سے سرشار ہیں حضرت علیؓ کی ولادت در کعبہ کا ذکر شاہ ولی اللہ.........الخ نے ایک روایت میں ازالۃ الخفاء میں کیا ہے یہ روایت اگر سچی ہو تو جزوی فضیلت ہم مانتے ہیں۔ مگر اس کا عقیدہ خلافت و امامت سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

71- محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا حرام ہے۔ از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 130 (جبکہ ڈھکو نے ان مستحب مجالس عزا کو حرام کہا ہے جو ترک فرائض کا ذریعہ بنیں۔ پڑھئے اصلاح المجالس والمحافل کتاب ہذا صفحہ 225 سے 240 تک)

عرض یہ ہے کہ نقل عبارت میں رافضی خیانت ہے۔ جواب یہ لکھا ہے ''ذکر شہادت کا ایام محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم نوحہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث نہی عن المراثی اور خلاف (شرع) روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہے تقسیم صدقات تخصیص ان ایام کرنا یہ جاننا ہے کہ آج ہی ثواب زیادہ ہے تو بدعت ضلالہ ہے۔ علی ہذا تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے۔ ان (مسائل) پر طعن کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ڈھکو کی تحریر کی طرح) سنت کے مطابق اور بدعات سے پاک یہ ہمارے مذہب کی تحریر ہے۔ کسی غیر کو اعتراض کا حق نہیں۔ روافض بڑا خطرناک فرقہ ہے۔ جو فرائض و واجبات تک کی پابندی چھوڑ کر صرف محرم کی رسوم کو باعث نجات مانتا ہے۔ تو اس وجہ سے اپنے لوگوں کو بچا رہے ہیں۔ ورنہ فی نفسہ شریعت اور روایات صحیحہ کے مطابق تذکرہ علیؓ و حسینؓ ہو یا حضرت فاطمہؓ و امہات المومنینؓ کا ہو ہر وقت درست ہے۔ مشابہت غیر مذہب کی وجہ سے حرام ہے۔ اس لئے طلوع و غروب کے وقت خدا کو سجدہ ناجائز ہے کہ کفار کی عادت ہے 10 محرم کو نجات از فرعون کی خوشی میں یہودی روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ خوشی تو ہمیں بھی ہے مگر مشابہت سے بچنے کے لئے 9 یا 11 کو بھی ایک روزہ ساتھ ملائیں گے۔ ایام محرم میں اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ و حضرت حسینؓ کا یا پہلے حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کی شہادت کا ذکر کرنا اصل قاتلوں غداروں کی نشاندہی کے ساتھ اہلسنت کے ہاں درست ہے۔

72- الحسن والحسین از محمد رضا مصری سے صفحہ 65-66

ہمیں سمجھ نہیں آرہا کہ یہ حسنینؓ پر لکھی جانے والی کتاب کیسی ہے عام حالات میں تو 99% کسی کی مدح میں لکھی جانے والی کتابیں مثبت ہوتی ہیں ان کی ذاتی خوبیوں کے علاوہ دوست دشمن سب کی طرف سے تعریفیں ہی لکھی جاتی ہیں۔ یہ عجب کتاب ہے۔ جس میں اکثر کتاب کی طرح یہ دو صفحے بنو ہاشم حسنینؓ، ان کے والد سمیت کی برائی میں ہیں۔ کہ وہ ہی ہر کسی کے دشمن ہیں۔ مثلاً صفحہ 66 کی عبارت ہے ''قسم خدا کی بنو ہاشم نے بنوامیہ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔ لیکن بنوامیہ بنو ہاشم کے حق میں ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ اور یہ کہ (اے حسن) معاویہ تیرے لئے تیری اپنی جان سے بھی بہتر ہے'' ہم اس پر کیا کہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء

باب ختم شد

امیر المومنین حضرت معاویہؓ صحابہ کرامؓ، ائمہ دینؒ اور اکابر علماءؒ کی نظر میں

ہر بن کرام! رافضی کی ہفوات اور بے تکے غلط جعلی حوالہ جات سے آپ کا دل دکھا ہوگا اب آخر میں کچی تصدیقات سے دل خوش کر لیں

1- **حضرت عمر فاروقؓ**: جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہو تو تم لوگ حضرت معاویہؓ کی اتباع کرنا اور ان کے پاس شام چلے جانا۔ (تطہیر صفحہ 37) ایک جماعت صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ کے ساتھیوں میں حضرت معاویہؓ بے مثال ہیں (طبقات ابن سعد) حضرت کی عیب جوئی سے مجھے معاف رکھو۔ (ازالۃ الخفاء) حضرت علیؓ نے فرمایا بیٹا حسن! معاویہؓ (کی حکومت) کو برا نہ جاننا۔ خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تم تمہے کی طرح لوگوں کے سر گرتے دیکھو گے۔ (البدایہ)

2- **حضرت سعد بن ابی وقاصؓ**: حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے حضرت امیر معاویہؓ جیسا عادل اور حقانی فیصلے کرنے والا نہیں دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)

3- **حضرت ابو الدرداء بن عامرؓ**: میں نے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ بن ابی سفیانؓ کے سوا کوئی نہیں دیکھا۔ (منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 185)

4- **حضرت عبداللہ بن عمرؓ**: میں نے حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا (الاستیعاب جلد 1 صفحہ 262)

5- **حضرت عبداللہ بن عباسؓ**: میں نے معاویہؓ سے بہتر حکومت کے لئے موزوں کسی کو نہ پایا (طبری، جلد 2 صفحہ 215)

6- **حضرت عمیر بن سعدؓ**: لوگو! حضرت معاویہؓ کا ذکر خیر کے ساتھ کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کو ہادی اور مہدی کے لقب سے نوازا۔ (ترمذی)

7- **حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ**: آپ سیدنا معاویہؓ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو 30 کوڑوں سے پٹواتے تھے (البدایہ والنہایہ)

8- **امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ**: 3/4 امت کے پیشوا کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں ابتدا نہیں کی۔ (المنتقی صفحہ 252)

9- **حضرت امام مالکؒ**: حضرت امیر معاویہؓ کو برا کہنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو برا کہنا ہے (الصواعق المحرقہ صفحہ 155)

10- **امام احمد بن حنبلؒ، امام اعمشؒ، حضرت قتادہؒ مجاهد**: (مفسرین، تابعین) تم لوگ حضرت معاویہؓ کے کردار و اعمال کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ دیتے یہی مہدی ہیں۔ (حاشیہ العواصم، صفحہ 305)

11-حضرت عبداللہ بن مبارکؒ: حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے پاؤں کا غبار جو رسول اللہ کی معیت میں اڑا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی)

12-حضرت امام بخاریؒ: آپ نے بخاری میں مناقب صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر کر کے روافض پر سر کچل دیا۔ (فتح الباری جلد 7 صفحہ 171)

13-امام ربیع بن نافعؒ: حضرت معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے درمیان پردہ ہیں۔ جو شخص یہ پردہ چاک کرے گا وہ تمام صحابہ پر لعن طعن کی جرأت کر سکے گا۔ (خلاصہ غنیۃ الطالبین، جلد 1 صفحہ 71)

14-امام غزالیؒ: حضرت معاویہؓ کی وہ (دفاعی) جنگ جو مقام صفین پر ہوئی خلافت کے لئے نہیں تھی۔ بلکہ اس کا تعلق حضرت عثمانؓ کے قصاص سے تھا۔ یہی اہلسنت کا عقیدہ ہے۔ (مکتوبات صفحہ 250) بحوالہ سیدنا معاویہؓ

15-قاضی عیاضؒ: سیدنا معاویہؓ حضور انور ﷺ کے صحابی اور برادر نسبتی ہیں۔ کاتب رسول اور کاتب وحی ہیں۔ اور اس کے امین ہیں جو انہیں برا کہے اس پر خدا و رسول اور فرشتوں کی لعنت ہو۔ (الشفاء صفحہ 95)

16-حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: اگر میں حضرت معاویہؓ کے راستے میں بیٹھوں اور گھوڑے کے سُم کا غبار مجھ پر پڑے تو میں اسے اپنی نجات کا باعث جانوں گا۔ (بحوالہ امداد الفتاویٰ جلد 4 صفحہ 123)

17-امام نسفیؒ: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ باہمی لڑائی میں حضرت علیؓ حق پر تھے۔ حضرت معاویہؓ سے خطاء اجتہادی واقع ہوئی لیکن حضرت علیؓ و معاویہؓ عادل اور صالح تھے۔ ہمیں کسی کی شان میں بدگوئی کی اجازت نہیں (شرح فقہ اکبر صفحہ 182)

18-امام ابن خلدونؒ: حق یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کا شمار بھی خلفاء راشدین میں کیا جائے (ابن خلدون، جلد 4 صفحہ 406)

19-حضرت مجدد الف ثانیؒ: حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے لڑنا اجتہاد پر مبنی تھا۔ اور یہ اہل سنت کے عقائد سے ہے۔ حضرت معاویہؓ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل تھے۔ رہا اختلاف کا مسئلہ تو اس میں وہ تنہا نہ تھے بلکہ نصف صحابہؓ کی تائید انہیں حاصل تھی (از مکتوبات مجدد الف ثانی)

20-حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ: تم لوگ حضرت معاویہؓ کی بدگمانی سے بچو کہ وہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں اور صحابہ کی جماعت میں بڑی فضیلت والے ہیں خبردار ان کی بدگوئی میں پڑ کر گناہ کے مرتکب نہ ہو (ازالۃ الخفاء، جلد 1 صفحہ 116)

21-علامہ خطیب بوصیریؒ: حضرت علیؓ مرتبے میں حضرت امیر معاویہؓ سے افضل ہیں۔ لیکن حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ دونوں رسول اللہ کے صحابی اور مملکت اسلامیہ کے ستونوں میں سے دو ستون ہیں۔ جو فتنہ فساد ان کے مابین ہوا اس کا پورا گناہ سبائی فتنہ کے ذمہ ہے (بحوالہ سیدنا معاویہؓ از مولانا فاروقی شہیدؒ) (شیعہ کتاب کے چوتھے باب کا جواب ختم ہوا۔ مؤلف)

تحقیقی دستاویز کا باب پنجم

ازواج نبیؐ کی توہین (معاذ اللہ)

مطاعن بر عائشہ صدیقہؓ

اعتراض : 1- حضرت طلحہؓ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کی خواہش کی تھی پھر 5 حوالہ جات دیئے۔
(۱) تفسیر در منثور، (۲) تفسیر کبیر رازی، (۳) تفسیر فتح القدیر شوکانی،
(۴) تفسیر مظہری، (۵) تفسیر معالم التنزیل بغوی۔

الجواب :- واقعہ تو ایک شخص کا ایک ہی دفعہ کا ہے۔ کہ اس نے "ازواج النبیؐ سے نکاح حرام ہے" کی آیت اترنے سے پہلے اتفاقاً کہہ دیا تھا کہ عائشہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد میں ان سے شادی کروں گا۔ اس سے حضور ﷺ کو ایذاء پہنچی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتار دیں۔

"وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمًا" ☆ (پارہ 22 رکوع 4 سورۃ احزاب)

(ترجمہ) تمہارے لئے جائز نہیں کہ حضور ﷺ کو دکھ پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ بات اللہ کے ہاں بڑا (گناہ) ہے۔

ان پانچ حوالہ جات میں ایک شخص بغیر نام بتایا گیا۔ پھر بعض نے قیل کہہ کر حضرت طلحہ کا نام لیا۔ یہیں عکسی صفحہ تفسیر فتح القدیر شوکانی یمنی المتوفی 1250ھ میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے یہ سدی سے روایت کی ہے۔ مگر سدی جھوٹا ہونے میں مشہور ہے۔ تقریب التہذیب جلد 2 صفحہ 551 میں ہے۔ محمد بن مروان بن عبداللہ سدی اصغر کوفی کذب سے متہم ہے۔

تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 279 میں ہے۔

"(۱) جریر بن عبدالحمید کے ہاں (یہ سدی) کذاب ہے۔ (۲) ابن معین کے ہاں ثقہ نہیں۔
(۳) ابن نمیر کے ہاں کچھ نہیں۔ (۴) یعقوب بن سفیان کے ہاں ضعیف غیر ثقہ ہے۔
(۵) صالح بن محمد کے ہاں ضعیف تھا۔ حدیثیں گھڑتا تھا۔ (۶) متروک الحدیث اس کی حدیث نہ لکھی جائے بھی کہا ہے (۷) ابوحاتم۔ جس سے سدی نے یہ روایت کی۔ ذاھب الحدیث کہتے ہیں۔ (۸) بخاری نے کہا لوگ اس سے خاموش ہیں

(۹) امام احمد نے کہا اس بڈھا کو میں نے چھوڑ دیا۔ (۱۰) عبداللہ بن نمیر نے کہا سدی کذاب تھا وغیرہ الخ" اسی صفحہ میں ہے

"ابن عطیہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حضرت طلحہؓ پر یہ الزام صحیح نہیں ہے جیسے امام قرطبی نے فرمایا کہ ہمارے شیخ امام ابوالعباس نے یہ قول بعض فضلائے صحابہ کا کہا ہے مگر وہ ایسی بات کہنے سے پاک ہیں۔ یہ منافق جاہلوں کے لائق ہے۔ (تفسیر فتح القدیر جلد 4 صفحہ 290 طبع مصر)

پھر اس صفحہ 290 میں ہے

اس بات کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ شخص (طلحہؓ یا اور) بہت گھبرایا۔ توبہ میں غلام آزاد کیا۔ اللہ کی راہ میں 10 اونٹ بھر کر خیرات کئے۔ پیدل حج کیا تا کہ اس بات کی توبہ نصیب ہو جائے۔

تفسیر فتح القدیر کے اسی صفحہ پر ہے

"ابن مردویہ محدث حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ (یہ پہلے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف خاوند کے ساتھ دو ہجرتیں کی تھیں۔ جب 8 ہجری موتہ میں حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو عدت گذرنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہوگا) کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی تو وہ حضور ﷺ تک آئیں اور بتایا " ان اسماء متزوجة علیا" کہ حضرت اسماء حضرت علیؓ سے شادی کرنا چاہتی ہیں تو آپؐ نے حضرت اسماء کے متعلق فرمایا اسے جائز نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائے"

پھر اس نے حضرت ابوبکر صدیق سے شادی کی جن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ جس سے شیعہ محبت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ عثمان کو بلوائیوں نے شہید کیا تھا تو یہ طرف دار تھے۔ پھر بعد میں حضرت علیؓ نے اس اپنی بھاوج اور زوجہ صدیق اکبرؓ سے شادی کی تھی۔ جس نے حضرت خاتون جنت کی بیماری میں خوب خدمت کی اور غسل تکفین وغیرہ کے فرائض سرانجام دیئے تھے (تاریخ)

<u>ثبوت مسئلہ</u> کے لئے تو اتنا کافی ہے کہ یہ بات حرمت نکاح سے پہلے ایک صحابی نے خطاء و لاعلمی سے کہہ دی تھی۔ جو اس وقت گناہ نہ تھی پھر بعد میں پچھتا کر خوب توبہ کی پیدل حج، خیرات اور غلام آزاد کیا۔ اس طرح حضرت علیؓ کا ابوجہل کی بیٹی فاطمہ سے نکاح کا ارادہ کر کے پھر رک جانا۔ اور یہاں بھی نکاح اسماء سے ایذاء رسول سن کر رک جانا ایذاء رسول و فاطمہ سے بچتے ہوئے قابل ثواب کام ہے۔ یہ ہمارا مسلک ہے۔ تو شیعہ بھی حضرت طلحہؓ سے دشمنی نہ رکھیں اور اس بات کو نہ اچھالیں۔

حضرت طلحہؓ کے فضائل

جس نے اُحد میں ہاتھ کٹا کر حضور ﷺ کو شہید ہونے سے بچالیا۔ اُحد پہاڑ کے ہلنے پر ان کو زبیر کی طرح شہید فرمایا

عشرہ مبشرہ بالجنۃ میں ذکر فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا جو زمین پر شہید کو چلتا پھرتا دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ (ترمذی)
نیز فرمایا طلحہ اور زبیر تو جنت میں میرے پڑوسی ہیں۔ (مشکوۃ صفحہ 566)
یہی وہ طلحہ ہیں جن کو احد میں آلہ خاص سمیت 80 کے لگ بھگ زخم آئے۔ پھر بھی ایک چٹان پر چڑھنے کے لئے حضورؐ کو اٹھالیا
جب آپ نے فرمایا طلحہ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی)
اس طلحہ کی اور حضرت ابوبکرؓ کے داماد حضرت زبیر بن العوام (حضرت نبیؐ و حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد) کی حضرت علیؓ سے محبت
کا یہ عالم ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت حضرت علیؓ سے پہلے نہ کی۔ حضرت علیؓ کے حق میں بیعت عثمانؓ کے وقت دستبردار ہوگئے
تھے۔ پھر حضرت علیؓ کی سب سے پہلے بیعت اس شرط پر کی تھی کہ آپ قصاص لے کر اللہ کا قانون نافذ کریں۔

حضرت عائشہؓ کی حضرت علیؓ سے محبت

حضرت عائشہؓ مکہ میں تھیں جب شہادت عثمان کی خبر پہنچی تو بہت غمزدہ ہوگئیں ایک سردار بدیل بن ورقاء نے پوچھا ہم
اب کس کی بیعت کریں؟ تو فرمایا (الزم علیا) حضرت علیؓ سے چمٹ جاؤ (طبری)
حضرت طلحہ و زبیر نے مسئلہ قصاص میں حضرت علیؓ کی حمایت میں بصرہ و شام کی گورنری تک مانگی مگر جب بلوائیوں نے ان کو اپنے
محبوب حضرت علیؓ کے دربار سے دھتکار کر نکلوا دیا۔ اور مکہ آگئے حالات سنائے تو سب اہل مکہ نے بلوائیوں سے نمٹنے اور حضرت علی
ؓ کی امداد کرنے کے لئے ایک لشکر بنایا اور بصرہ آکر خوب طاقت فراہم کرلی۔ حکیم بن جبلہ ڈاکو قاتل عثمان نے ان پر حملہ کردیا۔ اور
وہ مارا گیا تو تاریخ کا یہ بڑا المیہ ہے کہ ان تین جنتی شاہکار اسلام پیشواؤں کو ان منافق قاتلان عثمان کا تو باغی -- بدلہ چاہنے والا
-- نہ جانا گیا جن کو حضور ﷺ نے منافق اور جہنمی بتایا تھا اور حضرت علیؓ نے ان کو بار بار لعنتی کہا تھا (طبری جلد 3 صفحہ 523)
بلکہ باغی علیؓ کا مشہور کیا۔ (معاذ اللہ)
جب حضرت علیؓ نے ان کو ایک قابل تحقیق حدیث سنا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کی طرف سے جنگ بند ہوگئی تو افسوس کہ پھر بھی
آپ کے لشکر قاتلان عثمان نے نماز کی حالت میں ان کو خاک و خون میں تڑپا دیا اور ان کے شہید ہونے کی اور قاتل کے جہنمی
ہونے کی خبر نبوی حضرت علیؓ کے سامنے سچی ہوگئی۔ (جملہ تاریخ ہائے اسلام)
پھر جیسے اس لشکر نے حضرت علیؓ کا فیصلہ صلح نہ مان کر غداری سے رات کو جنگ بھڑکائی تھی (طبری جلد 3 صفحہ 518 و ابن خلدون)
اب حضرت علی کی جنگ بندی اور طلحہؓ و زبیرؓ کی شہادت کے بعد بھی یہ ابن سبا کا لشکر حضرت عائشہؓ پر جا حملہ آور ہوا۔ اور صرف بار
بار مہار پکڑنے والے ہزاروں وفادار و جانثار بنوضبہ شہید کر دیے۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ تو صرف صلح کرانے آئی تھیں۔ لڑنے
کے لئے تلوار نہ لائی تھیں۔ جیسے حضرت معاویہؓ کی ماں اور بہن جنگ یرموک میں عیسائیوں کے ساتھ جنگ میں تلوار لے کر
مردوں کے شانہ بشانہ لڑتی تھیں۔ تاریخ کا یہ المیہ بھی بھولنے کے قابل نہیں کہ جنگ جمل میں صلح کے بعد پر امن سوئے ہوئے

(طبری جلد 3 صفحہ 518)۔۔ یہود و مجوس کا خاص نمائندہ بن کر۔۔ اکثریتی ہزاروں ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے والا یہ سبائی لشکر
بارہ ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے والا یہ سبائی لشکر صفین میں 70 ہزار مسلمانوں کو کٹواتا ہے کہ ان کا قائد فاتح امیہ کے مفتوحہ شام کو تباہ کرنے کے لئے اس لئے شام کے مقام صفین میں 70 ہزار مسلمانوں کو کٹواتا ہے کہ ان کا قائد فاتح شام معاویہ ہم سے بدلہ عثمان کیوں چاہتا ہے شام سے جلاوطن کیوں نہیں ہوتا؟ ان جنگوں میں نیتوں سے فیصلہ تو خدا کے دربار میں ہوگا ہم یہاں اتقی الامۃ حضرت علیؓ کے فیصلہ پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا کہ قتلای و قتلیٰ معاویۃ فی الجنۃ (طبرانی)
میرے اور معاویہ دونوں کے مقتول جنتی ہیں۔
مگر افسوس کہ شیعوں کو تو حضرت علیؓ کا فیصلہ بھی منظور نہیں۔ وہ بدستور سبائیوں کی طرح حضرت عثمان سے دشمنی رکھتے۔ قاتلوں کی طرفداری کرتے۔ طالبان قصاص کی بدگوئی اور غیبت میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ یہاں بھی حضرت طلحہ پر جھوٹی سچی تہمت لگا کر برائی تو ذکر کرتے ہیں۔ مگر کوئی خوبی قرآن وسنت سے بیان نہیں کرتے پھر ماشاء اللہ ''اہل عدل'' بھی کہلاتے ہیں۔
خود سوچئے کہ یہ کیسے ''محب علی اور مسلمان ہیں''

سنی شیعہ نزاع کا باعث سبائی سازشیں ہیں

شیعہ لوگ اگر تاریخی حادثات کے ان تلخ حقائق کو اپنے انصاف اور ایمان کے ساتھ غور سے دیکھیں اور نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کے کشتی فارمولا پر ایمان لے آئیں۔ اہل شام کو برابر ایمانیات والا۔ حضرت علیؓ اور آپ کے نیک لشکر کے ایمانیات کی طرح مان لیں اور قتل عثمان اور قاتلان عثمان سے اسی طرح برأت کرلیں۔ جیسے خود حضرت علیؓ نے کرلی تھی تو سنی شیعہ ایک مسلمان قوم اور one Uint بن جائیں گے پھر متحد ہو کر امریکی سازشوں اور نیٹو افواج کو مٹا دیں گے۔
نہج البلاغہ مع شرح ابن میثم بحرانی جلد 5 صفحہ 196 میں حضرت علیؓ کی گشتی چٹھی یوں ہے۔

''ہم شامیوں سے آلڑے حالانکہ کھلی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے اور ہمارے نبی ایک ہیں۔ اور ہماری دعوت اسلام میں ایک ہے۔ ہم ان سے خدا پر ایمان اور رسول خدا کی تصدیق میں کوئی اضافہ نہیں چاہتے اور نہ وہ ہم سے کسی ایمانی بات کا اضافہ مانگتے ہیں۔ الامر واحد۔ ہم دونوں کے ایمانیات اور اعمال سب کچھ ایک ہیں۔ (یعنی دونوں فریق برابر کے مومن و مسلمان ہیں) اختلاف صرف قتل عثمان میں ہے (اور یہی جھگڑے کا باعث ہے) مگر ان کے الزام سے ہم پاک ہیں۔۔ نہ ہم نے عثمان کو قتل کیا اور نہ کرایا ہے۔۔

وحدت امت پر حضرت علیؓ کے ارشادات

اس فیصلہ علیؓ نے سب مسلمانوں کو ایک قوم یوں بنا دیا ہے۔
(۱) خدا و رسول ہی کو اور قرآن وسنت کو ہی ماننا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ امامت کو ماننا فرض نہیں۔

(۱) توحید و رسالت کا کلمہ ہی کامل مکمل ایمانی پورا اور اسلامی دعوت ہے نئی دعوت نہیں۔

(۲) خدا و رسول کے بعد تیسری شخصیت کا کلمہ بڑھانا اور پڑھنا تفریق المسلمین بناتا ہے۔ اگر امامت منصوص من اللہ ہوتی اور وصیت اور خلافت بلافصل کو ماننا ضروری ہوتا تو حضرت علی المرتضیٰ ضرور اس کا ذکر کرتے۔ الامر واضح (نہج البلاغہ میں متعدد بار) نہ فرماتے۔

(۳) جھگڑے کا باعث صرف حضرت عثمانؓ کی شہادت کا ہم پر الزام ہے ہم اس سے بری ہیں۔

(۴) اب جو جاہل کہے کہ حضرت عثمانؓ کو علی نے قتل کیا یا اپنے حامیوں کو حکم دے کر کرایا تو وہ خلاف الحقائق جھوٹ بولتا ہے ان کو معاف کر دیا وہ غلطی پر ہے خواہ شامی ہوں یا عراقی ہوں۔

(۶) اسی طرح جو حضرت عثمانؓ کے دشمن رافضی ـ اندر سے حضرت عثمانؓ کا قاتل علی کو جانتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کا خلافت ناحق کہتے ہیں۔ اور دیگر کچھ صحابہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں اور حضرت علیؓ کو اس پہلو سے خوش مانتے ہیں اور وہ قاتلین عثمان کو بے قصور سمجھتے اور نہ قاتل قصاص مانتے ہیں۔ وہ بھی صریح گمراہ ہیں۔ کیا حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنینؓ کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت پر بھیجا تھا۔ پھر تیر بھی لگائے تھے اندر سے تو اپنے دشمن عثمان کے قتل پر خوش تھے (معاذ اللہ) یہ ان کے غلط پروپیگنڈے تھے۔ جن سے عام لوگ حضرت علیؓ کے مخالف بن کر مقابلے پر آ گئے۔ اور ہم اہل سنت ان کو بھی غلطی پر مانتے ہیں۔

گر غور کریں تو یہی سبائی گمراہ غلط کار اور مخلص دوستوں کو بدظن کر کے اجتہادی غلطیاں کرانے والے تھے۔

نہج البلاغہ کی شرح البرانیہ جلد 15 صفحہ 335 سے پتہ چلتا ہے کہ اصل فسادی قاتل عثمان وہ تھے جو جمعہ میں ... ہے تو شیعوں کو تقیہ چھوڑ کر مسلمانوں سے مل جائیں۔

(۷) جنگ صفین میں 20 ہزار مسلح افراد حضرت علیؓ کے پاس آئے سجدوں سے ان کی پیشانیوں پر گٹے تھے۔ مسعر بن فدکی، زید بن حصین اور قراء کی وہ جماعت جو بعد میں خارجی بن گئی انہوں نے کہا ہم آپ کو امیر المومنین نہیں مانتے اے علی کتاب اللہ کی طرف قوم کو بلا ورنہ ہم تجھے اسی طرح قتل کر دیں گے جیسے ابن عفان کو ہم نے قتل کیا خدا کی قسم اگر تو نے (ان شامیوں کی کتاب اللہ کی طرف بلانے والی) بات نہ مانی تو ہم ضرور تجھے قتل کر دیں گے۔" (نہج البلاغہ کی شرح جنگ صفین)

سنی شیعہ اتحاد کا بین الاقوامی فارمولا

فریقین کے صحافی قلمکار اہل علم اور منصف مزاج تاریخ کے ان مجرموں کو پہچان کر امت مسلمہ سے باہر پھینک دیں تو ہم تمنا کریں گے معمولی ترمیم سے یہ شعر پڑھیں گے۔

علی و معاویہ بھائی بھائی   یہ دشمن قوم کہاں سے آئی

اگر حضرت علیؓ و حسنینؓ کی حضرت معاویہ اور تمام اہل شام سے اس صلح و بیعت کو شیعہ نہیں مانتے کہ اس سے تو تمام مسلمان ایک ہو جائیں گے۔ یہود و مجوس کو زد پڑے گی۔ اور ان نادان دوستوں کو ہرگز پسند نہیں کہ کافروں کو نقصان پہنچے۔

تازہ حال افغانستان کا دیکھئے۔ کہ طالبان روس کو بھگا کر اپنے انقلاب میں مقبوضہ متنازعہ کشمیر کو متفقہ مسلمان ملک بنانا چاہتے تھے اور یہ پاکستان کی بڑی حمایت تھی۔ مگر جب انڈیا امریکہ کے سامنے رویا تو اس نے حامد کرزئی کو طالبان کے سامنے کھڑا کر دیا اور ہمارے بدعقیدہ صدر سے اڈے لے کر طالبان پر خون آشام حملے کرا دیئے۔ کافروں کی نیٹو افواج بھیج دیں۔ جو 14 سال سے طالبان اور نیک مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر لاکھوں کی تعداد میں شہید کرا چکے ہیں۔ مگر حامد کرزئی منافق اس لئے خوش ہے کہ قتل مسلمین سے امریکہ تو راضی ہے۔

اسی طرح ان صحابہ دشمنوں نے عراق پر حملہ کرا کر امریکہ سے صدام حسین کو تو قتل کرا دیا۔ اور اپنے ہم مذہب نوری مالکی کو امریکہ کا پٹھو بنا کر دہشت گردی کے نام سے قتل عام اور سنی شیعہ فساد تو کرا رہا ہے۔ مگر امریکی فوج کو خود اپنے عوام کو ساتھ ملا کر یا دیگر مسلمانوں سے امداد مانگ کر باہر نہیں نکالتا جب کہ 30 لاکھ سے زائد مظلوم عراقی شہید ہو چکے ہیں۔

کیا ابن علقمی کا تاتاریوں کو بلا کر بغداد کو تباہ کرانے کی (طرح یہ روافض کی) سازش نہیں ہے؟

کاش کہ یہ فرقہ پرست امامت پسند اور دیگر مسلمان آپس میں اتحاد کر کے امریکہ اور غیر مسلم افواج کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے۔۔ ہر مسلمان ملک سے ان کی فوجیں نکلواتے۔۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے دنیا کی نام نہاد سلامتی کونسل سے اور 5 بین الاقوامی سپر طاقتوں۔۔ امریکہ، برطانیہ، روس، چین، فرانس۔۔ کے سامنے دہائی کرتے کہ کمزور مسلم ممالک میں غیر مسلموں کی یہ ظالم فوجیں کیوں قتل عام کر رہی ہیں۔

دنیا میں امن و انصاف کے ٹھیکیدارو! ان ظالم خونخواروں کو نکالو اور مسلمان ممالک کو آزادی دو۔

سنی شیعہ اتحاد خدائی امداد سے ہوگا

قارئین کرام! میں معذرت خواہ ہوں کہ مصائب مسلمین سے بھرپور یہ متھور ذہن امن و اتحاد المسلمین کے لئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کر رہا ہے۔ ورنہ ہم مسلمان خدا کا فارمولہ اتحاد مان لیں سب ایک نیک اور مجاہد بن کر اپنے ممالک سے نیٹو افواج کو نکالنے کی کوشش کریں۔ اور خدائے توانا سے مدد مانگیں تو وہ ہماری ضرور مدد کرے گا۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ (پارہ 4 رکوع 8) اور اس کا یہ فرمان بھی سچا ہوگا

"اگر تم مومن ہو جاؤ تو سب پر غالب رہو گے"۔ جیسے صدر اول میں رہے تھے۔ بقول اقبال

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا

کیونکہ اُس وقت ہم مجاہد تھے اور یہ ترانہ ملی پڑھا کرتے تھے۔

اسلام کا ہم سکہ دنیا پہ بٹھا دیں گے — توحید کی دنیا میں اک دھوم مچا دیں گے
دشت تو دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے — بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

یہ تو پہلی ایک دو صدی کی باتیں ہیں جن سے ہم دل بہلا لیتے ہیں درمیانی تاریخ تو بہت دلدوز ہے 1300 سال کے بعد اب سوچنے کہ ہم کفار کے آگے سرنگوں کیوں ہیں؟ اس کی واحد وجہ خدا کے دین سے دوری، عیش پرستی جہاد سے نفرت، کفار سے مفاد پرستی اور دنیوی لالچ، باہمی فرقہ وارانہ منافرت اور نااتفاقی ہی ہے۔ اگر ہم خوددار، غیور اور دین پسند، قرآن وسنت کے تابعدار اور اجماع واتحاد والی امت بن جائیں تو اپنا کھویا ہوا دنیا پر سرداری کا مقام اعلیٰ پا سکتے ہیں۔

کفر واسلام کے شدید تر اختلاف کے باوجود پڑوسی ملک کے مذہبی انقلاب کو دیکھیں تو ہم اکثریتی مسلمانوں کے لئے درس عبرت ہے۔ گو 10 سالوں میں اس کی ایجاد و بقا میں تقریباً 25 لاکھ افراد کا خون بہایا گیا۔ تمام سیاسی مذہبی جماعتوں اور آیات اللہ اور شریعت مداروں کو ٹھکانے لگایا گیا۔ مگر اب 30 سال سے تو پوری قوم متحد اور پُر امن ہے دکھلاوے کے لئے مرگ بر اسرائیل و مرگ بر امریکہ کے نعرے ضرور لگتے ہیں۔ میں "یہ کر دوں گا اسے فنا کر دوں گا" امریکہ دھمکی کے نعرے ضرور لگاتا ہے۔ مگر کچھ نہ کر سکا اس کی وجہ صرف پوری قوم کا اتحاد اور دشمن کو آنکھیں دکھائے رکھنا ہے۔

اگر افغانی، عراقی، پاکستانی ایسے اپنے اپنے قومی اتحاد کا مظاہرہ کریں جمہوری اصول پر اکثریت صاحب اقتدار بنے اور اقلیتوں کو اپنی عبادتگاہوں میں پورے حقوق دے کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی فرقہ اسلامی شخصیات صحابہ واہل بیت کرامؓ اور ائمہ دین کسی فرد کے ایمان، کردار، نسب اور خدمات دین پر طعن کرے تو تمام رعایا ایک پاکستانی مسلم قوم بن جائے گی۔

نفاذ اسلام چاہنے والوں سے اتفاق کی اپیل

تمام مکاتب فکر خصوصاً نفاذ دین کے لئے انگریز اور ہر انگریز پرست حکومت سے ٹکرانے اور قربانی کا بے مثال کارنامہ سرانجام دینے والی سنی دیوبندی قوم گہری غور وخوض سے سوچے کہ ڈیڑھ سو سال سے وہ ناکام کیوں چلی آرہی ہے کہ محمدی اسلام نافذ نہ ہو سکا۔ انگلش لاء کی پوجا ہے طالبان کیوں چند سال بعد پیس دیئے گئے۔ جہادی تنظیمیں کیوں مفلوج کر دی گئیں۔ مذہبی جماعتوں کو کیوں کرش کر دیا گیا۔ تحریک ختم نبوت کی کامیابی اور قادیانیوں کی تکفیر کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسیاں تقریباً ناکام کیوں چلی آرہی ہیں؟ 65 سال میں نیک دیندار مسلمان افسر کیوں کلیدی آسامیوں پر نہ پہنچ سکے۔ اگر دو چار جائیں بھی۔ عاشقان رسول ہوں تو حیدی ہوں، تبلیغی، حدیثی اور جماعت اسلامی کے ہوں۔ خصی ہو کر پہنچتے ہیں۔ دین کے کسی اصول اور پالیسی کو رائج نہیں کرا سکتے۔ کافرانہ پالیسی پر صاد کرتے رہتے ہیں۔ میں ایک معمولی عالم دین ہو کر بڑا بول ضرور بول رہا ہوں۔ مگر ذہنی تکدر نے آپ کی ہر پالیسی پر تنقید کا خوگر بنایا ہے علم وعمل اور ایمان وایقان کی خدائی نعمتوں سمیت وہ کونسی دینی خامیاں اور عصر حاضر کی سیاسی کمزوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم ناکام ہیں۔ اور دوسری اقلیتی قومیں دین وایمان میں تمام ترنفی کے باوجود

31 دو سیاست میں کامیاب ہیں۔ جان کی قربانی میں تو افغانی طالبان اور قوم ایران برابر ہیں۔ پھر کیوں امریکہ طالبان کو تباہ کرتا ہے۔ ایران کو کچھ نہیں کہتا۔ رافضی اپنی رسوم کی اشاعت پر تحفظ میں کامیاب رہتے ہیں۔ سنی قانونی پابندیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں آخر کیوں؟

صوفی محمد کی تحریک نفاذ شریعت محمدی، مولانا عبدالعزیز کی تحریک نفاذ اسلام تمام تر اخلاص اور قربانیوں کے باوجود کیوں قوم کو اپنے ساتھ نہ ملا سکی۔ جیسے چیف جسٹس چوہدری محمد افتخار نے وکیلوں کو ساتھ ملا رکھا ہے اور اب ماشاءاللہ کامیاب ہیں۔

احقر کی نظر میں ان کی وجوہ باہم نااتفاقی ایک دوسرے پر عدم اعتماد کوفیوں کی بے وفائی، چھوٹوں کا بڑوں کی بات نہ ماننا، بڑوں کا چھوٹوں پر نظر شفقت نہ رکھنا، نافرمان سمجھ کر جلدی صف سے نکال دینا، ذرائع ابلاغ سے اپنی تحریک اور انقلابی آواز کو قوم تک نہ پہچانا یا اس کو خاص وقت تک طول نہ دینا، ہر وقت جذبات کا مظاہرہ کرنا اور قانون وانتظامیہ سے ٹکرانے کی دھمکی دینا، مافی الضمیر کو نہ چھپانا، دشمن کے خوفناک منتہیٰ کو جلد باز سیاستدانوں کی طرح مشہور کرتے رہنا، دشمن کو دھمکی دے کر ہوشیار کر دینا اور خود کچھ نہ کر سکنا اپنے خاص پروگرام اور رازوں کو ہر کسی کے آگے ظاہر کرتے رہنا۔ حالانکہ حضور ﷺ مجاہدین کو خاص تاریخ تو بتاتے مگر علاقہ اور قوم کا نام صیغہ راز میں رکھتے۔

سورۃ تحریم میں ہے کہ آپ نے ایک راز کی بات حضرت حفصہؓ کو خوش کرنے کے لئے بتا دی۔

بروایت شیعہ تفسیر قمی طبری مجمع البیان وغیرہ یہ تھی۔

> کہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو خدا میرے بعد خلیفے بنائے گا۔ انہوں نے یہ راز حضرت عائشہؓ کو بتا دیا۔ کہ دونوں کے لئے خوشی کا باعث تھا۔ مگر اللہ نے اپنے پیغمبر کو اور پھر ان دو ماؤں کو تنبیہ کی توبہ کا حکم دیا۔

معلوم ہوا کہ خدا کے ہاں بھی انقلابی، سیاسی امور، تقرری، تبادلے صیغہ راز میں رکھے جاتے ہیں کہ انتشار کا باعث نہ ہوں علماء اہل سنت اور اہل دیوبند میں کمال تقویٰ ظاہر و باطن میں یکسانیت اور بہادری کی وجہ سے اسی اخفاء راز کا فقدان ہے کہ قبل از وقت خاص بات کا اظہار کرتے اور پھر دشمن سے، انتظامیہ سے اپنوں کے اختلاف سے نقصان اٹھاتے اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

ھذا ما عندی . واللہ اعلم بالصواب۔

اتحاد المسلمین کا قرآنی فارمولا

صرف یہ ہے کہ اللہ کی رسی (قرآن وسنت) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ بنو اور اللہ کی اپنے اوپر اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی تو اس نعمت کی وجہ سے تم بھائی بھائی ہو گئے الخ (پارہ 4 رکوع 2 سورۃ آل عمران) تو توحید و رسالت کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اتحاد، اتفاق اور اخوت ونعمت کا ضامن ہے اب جو شخص یا گروہ ''اس کلمہ کو ناقص برائے نام کلمہ اسلام ماننے اور ہر مسلمان کو منافق دوزخی

جانے کہ وہ تو ولایت علی والا کلمہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل نہ پڑھنے سے دشمن علی اور در اصل کافر ہے" جبکہ یہ بناوٹی کلمہ نہ قرآن وحدیث میں ہے نہ حضور علیہ السلام اور اہل بیت عظام نے کسی کافر کو پڑھا کر مسلمان بنایا۔
تو سوچئے کیا ایسا شخص مسلمان رہے گا؟ سورۃ احزاب کی آیت ایذاء رسول کا ترجمہ پڑھئے کہ آپ کے صحابہ و اہل بیت اور خاندان کے مسلمان لوگوں کو یہ لوگ کیسے برا جان کر ایذاء رسول کرتے مسلمانوں سے الگ فرقے بنتے اور لعنتوں کا ہار گلے میں ڈال کر جہنم پہنچ جاتے ہیں۔

"اے ایمان والو! پیغمبر کے گھروں میں (بغیر بلائے مت) جایا کرو۔ مگر یہ کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے اس طرح کہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کیا جائے .... یہ بات پیغمبر کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تمہارا لحاظ اور حیا کرتے ہیں (کہ اٹھ کر گھر چلے جاؤ نہیں کہتے) اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے کھڑے رہ کر مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔ اور تمہیں یہ جائز نہیں کہ رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح کرو۔ بلاشبہ یہ اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے......... جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ ایمانوالے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذاء دیتے ہیں۔ تو بے شک وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر ڈالتے ہیں۔ اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلیں تو) اپنی چادریں اپنے اوپر (پردہ کر کے) ڈال دیں۔ تا کہ وہ شریفانہ پہچانی جائیں۔ تو ان کو ایذاء نہ دی جائے گی۔ اور اللہ بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔ اگر منافق اور جن کے دلوں میں (بغض کا) روگ ہے اور جو مدینہ میں (جماعت وگھرانہ رسول کے خلاف) بے پر کی اڑاتے ہیں ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے۔ وہ مدینہ میں آپ کے پاس کم رہنے پائیں گے اور وہ بھی پھٹکارے ہوئے جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور مار ڈالے جائیں گے" (پارہ 22 رکوع 5)

چنانچہ یہ منافق منکر زکوٰۃ اور مرتد ہوئے تو خلیفہ اول نے صفایا کر دیا۔

ایذاء رسول کن باتوں سے لازم آتا ہے

یہ آیات پہلے پیش کی جا چکی ہیں۔ یہاں صرف ایذاء رسول کے نقصانات بتانا مقصود ہیں جو یہ ہیں۔

1- جو لوگ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا دعوت ولیمہ آپ کے گھر میں کھا کر بیٹھے رہے دیر سے اٹھے اور آپ کو اس سے تکلیف ہوئی تو آداب رسول سکھانے کے لئے اللہ نے یہ آیات اتاریں۔ ان کو خدا نے مومن کہا اور ان کی یہ کوتاہی معاف کر دی گئی۔ جب حضور علیہ السلام حیاء کا لحاظ کر کے ان کو اٹھ جاؤ نہ کہتے تھے تو ہم کون ہیں ان کے ایمان و کردار پر بحثیں کرنے والے؟ صحابہ پر طعن ایذاء

رسول اور موجب لعنت ہے۔

2۔ آیت نازل ہونے سے پہلے جس صحابی سے ارادہ نکاح کی غلطی ہوئی وہ توبہ سے معاف ہوگئی۔ اب اسے بار بار طعنہ دینا اور مشہور کرنا خود جرم اور ایذاء رسول ہے جیسے اب کوئی کسی پیر یا چوہدری کے گھرانہ کے متعلق ایسی بات اچھالے تو وہ اخلاقی مجرم ہوگا۔

3۔ آیت کے نزول پھر وفات نبوی کے بعد کسی نے ایسا ارادہ کیا نہ مسلمان کرسکتا ہے۔ اب جو تہمت لگائے وہ خود مجرم ہے۔

4۔ جب پیغمبر کی بیویوں سے کچھ مانگنا اور بات کرنا ہوتو وہ پردہ میں ہوگی اب جو لوگ ان گھروں میں بدنیتی سے تانکیں جھانکیں ان ماؤں کے عیوب تلاش کریں۔ گندی منافقوں کی بناوٹی تاریخ سے مطاعن تراشیں یا آیات وحدیث کو بدنیتی سے بگاڑ کر اعتراضات چھاپیں یا ان کو مومنہ نہ مانیں یا ان کو بے گواہ نکاح والی اور حضور ﷺ کی داشتہ کہیں جیسے نجی محفلوں میں حضرت عائشہؓ وحفصہؓ کے متعلق ذاکر ومجتہد ایسا کہتے ہیں۔ لکھنؤ کے ایک مجتہد نے خود مجھ سے گواہ پوچھے تھے۔

سوچئے کیا ایسے یاوہ گو مسلمان ہیں؟ بدترین موذی رسول حضرت علیؓ کے مذہب میں واجب القتل نہیں؟ کہ جنگ جمل کے بعد دو شخصوں کو آپ نے 100-100 درے مار کر پھر جہنم رسید کیا تھا (تاریخ) جب کہ خود آپ نے اور حضرت عمارؓ نے ان کو دنیا کی طرح جنت میں بھی حضور ﷺ کی بیوی بتایا تھا۔ (تاریخ طبری)

5۔ صرف 4 اہل بیت اور ان کے محب صرف 4 صحابہ کرامؓ کے سوا جو لوگ ہزاروں صحابہ مومنین اور مومنات کے ایمان و کرداری نفی کرتے ہیں کہ وہ تو محب اہل بیت نہ تھے۔ سب نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کو جو خلیفے مانا اور بیعت کی تھی کیا اہل بیت کرامؓ پر یہ تہمتیں لگانے والے یہودی مجوسی مسلمان ہیں؟ جو کہتے ہیں کہ کسی کے دل میں اہل بیت کی محبت نہ تھی۔ اور سب اہل بیت معاذ اللہ مبغوض اور دشمنی والے تھے کیا یہ لوگ ایذاء اہل بیت ایذاء رسول اور ایذائے مومنین کے مجرم، ملعون اور جہنم کے ایندھن نہیں ہیں؟ جو یہ کہتے مانتے ہیں ''کہ محب اہل بیت تو صرف ماتم، تبرا، تقیہ اور اصحاب رسول کی دشمنی میں مست رہنے والا گروہ ہی ہے اور بس!

6۔ خدا نے بیویوں بیٹیوں مومنوں کی عورتوں کے ذکر خیر میں جمع کے لفظ بولے ہیں۔ اب جو لوگ ''صرف ایک بیوی خدیجہؓ کا احترام کریں ان کو ہی اہل بیت نبوی بتائیں کہ وہ حضرت علیؓ کی خوشدامن تھیں۔ بقیہ امہات المومنین کو اہل بیت نبوی نہ مانیں۔ صرف ایک بیٹی فاطمہؓ کو مانیں کہ وہ حضرت علیؓ کی بیوی تھیں۔ پھر بقیہ بنات زینب، رقیہ، ام کلثوم کو نہ مانیں۔ پھر مومن مردوں اور صحابی عورتوں میں سے کسی کا ایمان واحترام نہ مانیں۔ حضرت زینبؓ اور حضرت رقیہؓ کی اولاد کو بھی نہ مانیں''

سوچئے کہ یہ صرف حضرت علیؓ پر ایمان اور نبی کا انکار نہیں۔ جو ذاکر ومجتہد ایک بیوی، ایک بیٹی، اکلوتی بیٹی کا لفظ مجالس میں بار بار بولیں کیا وہ منکر قرآن اور کافر دوزخی نہیں ہیں؟ کیا انتظامیہ افسر کا یہ حق اور فرض نہیں کہ اسے بروقت پکڑے اور مبارک عدد 5 سال تک اسے سرکاری مہمان بنائے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر آپ کہیں کہ ایذائے اہل بیت بھی ایذاء رسول ہے اور سنی شیعہ کا یہی مابہ النزاع ہے تو عرض یہ ہے بات بالکل یہی ہے۔ یہی شکایت ہم مسلمانوں کو نام کے شیعہ مومنوں سے ہے۔ کہ جب قرآن میں اہل بیت کا مصداق سیاق وسباق سے ازواج مطہرات ہیں اور آپ ان کے اہل بیت ہونے کے منکر ہیں۔ قرآن میں القربیٰ سے مراد کفار کی حضور ﷺ سے رشتہ داری ہے کہ وہ آپ سے مودت رکھیں احترام کریں (پارہ 25 رکوع 4) یا کچھ تفاسیر میں حضور ﷺ کے وہ تمام مسلمان رشتہ دار بنو عبد مناف بنو ہاشم مطلبی وغیرہم مراد ہیں۔ شیعہ صرف 4 آل عبا کو مانتے ہیں۔ باقی سب کے ایمان کا بھی انکار کر کے بدگوئی میں لگے رہتے ہیں۔ انصاف سے خدا لگتی کہئے دشمن اقارب نبوی منکر اہل بیت نبوی اور موذی رسول آپ ہیں یا ہم مسلمان ہیں؟

اللہ پاک فرماتے ہیں

"خدا نے آدمی کو پانی سے پیدا کیا تو اس کے نسبی اور صہری رشتہ دار (برائے احترام) بنائے" (پارہ 19 رکوع 3)

جب ہر آدمی کے یہ دونوں قسم کے رشتہ دار واجب الاحترام ہیں۔ آپ شیعوں کو بھی ان کے احترام اور تحفظ کا قانونی حق حاصل ہے۔ تو پھر آپ کو کیا حق ہے کہ نبوت کی اس رشتہ داری میں تفریق کر دیں صرف ایک بیٹی داماد دو نواسوں کو مان کر بقیہ سب رشتہ داران نبوت پر بیزاری، تبرا، بدنسبی اور ایمان سے محرومی کے امریکی بم چلاتے رہیں اور پھر معاذ اللہ محب رسول وآل رسول بھی کہلائیں۔ ایک معمولی سا افسر اور خود آپ بھی اپنے خاندان اور برادری میں دوستی، دشمنی کی یہ تفریق پیدا نہیں کر سکتے تو سید الکائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوات کو۔۔ جن کے پاؤں کی خاک پر ہمارے کروڑوں رشتہ دار قربان جائیں۔۔ آپ نے اس حق احترام سے کیوں محروم کر دیا ہے کہ ان پر تبرے کرتے رہتے ہیں؟

مانتا ہوں کہ ان پر چڑھائی کر کے جنگ لڑنا جرم اور ایذاء رسول ہے۔ مگر یہ بات تو صرف خارجیوں پر صادق آتی ہے جو آپ کے قاتل عثمان لشکری تھے۔ قصاص عثمان پر مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی سے خون کے دریا بہانے کے بعد حضرت علیؓ اپنے امام اول سے بھی اس لئے ٹکرا گئے پھر آپ کو شہید بھی کر دیا اور ابھی تک حضرت علیؓ واہل بیت کے دشمن بنے آ رہے ہیں۔ کہ ان کا عقیدہ ان الحکم الا للہ (امامت منصوص من اللہ) آپؓ نے رد کر دیا تھا۔ اور اپنی صفوں سے ان کو خارج کر دیا تھا کیا بڑے سے بڑا مجتہد، بیرسٹر و جج۔ خارجی اور شیعہ کے ان کلموں اور نعروں میں کوئی جوہری فرق بتا سکتا ہے؟

ابن سباء یہودی نے اپنے مریدوں شاگردوں کو یہی کلمہ حکومت وامامت۔۔ ووٹنگ اور بیعت عامہ کئے بغیر۔۔ پڑھایا تھا۔ دونوں فرقے اس پر پکے ہیں عہد مرتضوی سے لے کر تا ہنوز نیک و پابند شرع مسلمانوں سے لڑتے آ رہے ہیں۔

کیا میں رافضیوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ جو اپنے مجلسی اور خمینی کے بتائے ہوئے مذہب کے مطابق امام بارگاہ سے مسجد ہی آتے جاتے جن آپ کے 8 قریبی رشتہ داروں پر لعنتوں کے تبرے وظیفے پڑھتے ہیں۔ اور تسبیح گناہوں کا بستہ خوب بلاتے ہیں

ان میں قاتل علی ابن ملجم اور اس کا بھائی قاتل عثمان خالد بن ملجم، حضرت حسنؓ پر حملہ آور مختار ثقفی اور امام حسین کو بلا کر غداری سے شہید کرنے والے کوفی مومنین کے نام کیوں شامل نہیں؟

ان پہلے تینوں اماموں کے قاتل کیا شیعہ کے نانے ہیں یا دادے، بھائی ہیں یا چچے؟ کچھ تو رشتہ بتائیں۔ اگر نہیں بتا سکتے تو غدبی بھائی تو تھے ہی۔ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ، امی عائشہؓ، امیر معاویہؓ اور سب اہل شام سے دشمنی اور جنگ میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ صرف فرق یہ ہوا کہ ان کی امامت والی تلوار خود حضرت علیؓ پر بھی چل گئی۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ آپ کو دکھ اور صدمہ ضرور ہے۔ مگر خارجیوں پر لعنتوں تبروں کے وظیفے اس لئے نہیں پڑھ سکتے کہ وہ خود آپ جیسے تمام اصحاب رسول کے دشمنوں پر ہی پڑتے ہیں۔

ع آسمان کا تھوکا منہ پر ہی آتا ہے

شیعہ دوستو! غور سے سوچو بار بار سوچو۔ اکیلی قبر اور محشر کا تنہا حساب سوچو۔ ابھی موت نہیں آئی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اس دشمنی اصحاب رسول والے خارجی مذہب سے توبہ کر کے جنت پہنچو! کیا یہ کفریہ عقائد رکھ کر اب بھی تم مسلمان کہلاؤ گے؟

جمل والے ہرگز حضرت علیؓ سے نہیں لڑے قاتلین عثمان نے ان پر بعد صلح خود غدر سے حملہ کر کے بارہ ہزار کو شہید کیا تفصیل گذر چکی۔ اہل شام ہرگز حضرت علیؓ سے نہیں لڑے۔ صرف قاتلین عثمان سے بدلہ مانگتے تھے چڑھائی کے باوجود چھ ماہ اپنے ہی صوبہ و گھر میں صبر کر کے بیٹھے رہے جب ان کے گھر اور صوبہ میں عراقیوں نے حملہ میں پہل کر ہی دی تو مجبوراً انہوں نے دفاع کیا۔ مگر جمل کے برعکس فتح ان کے ہاتھ آ گئی۔ 20 ہزار شامی اور 50 ہزار عراقی شہید ہوئے۔ بالآخر خدا کی مدد سے امیر شام سب مسلمانوں کے خلیفہ بن گئے۔ (رضی اللہ عنہم) اس دفاع سے کسی بھائی کا دل دکھا ہو تو معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ حضرت نبیؐ و علیؓ اور تمام مسلمانوں سے محبت نصیب فرما ان کے دشمنوں غداروں کو برباد کر دے۔

اعتراض : 2- ام المومنین عائشہؓ کے گھر سے فتنے نے سینگ نکالے۔ (بخاری)

الجواب :- یہاں مسکن سے مراد خود گھر اور اس کے رہنے والے ہرگز مراد نہیں۔ کیونکہ یہ تو خود حضور ﷺ کے تیار کردہ اپنے گھر تھے اس میں بیوی سمیت آپ رہتے تھے۔ اور اب بھی اسی گھر کو روضۂ اقدس اور مسکن نبی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہاں سے شیطان کے سینگ نکلنے کا مقصد اگر اس کے باشندوں کا برا ہونا ہو تو یہ کفر ہے۔ خود حضور ﷺ اور آپ کے اہل خانہ پر برائی کی تہمت لگانا ہے۔ بلکہ مسکن سے مراد اس کی سمت ہے۔ جو مشرقی جانب تھی اس کی تشریح بخاری کی اس روایت سے ہے۔

"سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب منبر کے ایک (مشرقی) طرف کھڑے تھے کہ فتنہ یہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سر نکلے گا"

دوسری حدیث ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح ہے کہ آپ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے کہ فتنہ یہاں سے ہوگا جدھر سے

عتاب اور سرزنش کے لئے نازل ہوئیں۔ مگر الحمد للہ شیعہ تفسیروں نے ایک تیسری بات افشاء راز والی بھی مفسرین نے لکھی۔ اہلسنت تفسیروں نے تو اس راز کو ظاہر نہ کیا۔ یہ راز کھول کر اہلسنت پر احسان عظیم کر دیا۔ اور اختلافی مسئلہ امامت کہ امام خدا و رسول کے بنانے اور بتانے سے بنتا ہے۔ حل کر دیا۔ کہ خدا نے وحی خفی سے حضور ﷺ کو اطلاع دی ''کہ آپ کے خلیفے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر ہوں گے''
(تفسیر قمی مجمع البیان وغیرہ)

آپ نے حضرت ام المومنین حفصہؓ کو یہ خبر الٰہی بتادی اور کہا صیغہ راز میں رکھنا۔ اس نے فرط خوشی اور محبت سے حضرت عائشہؓ کو بتادی کہ اس کی خوشی کا باعث بھی تھی۔ پھر اللہ نے حضور ﷺ کو اطلاع دی کہ راز فاش ہو گیا۔ پھر خدا و رسول نے دونوں کو عتاب کیا۔ کہ ایسا کیوں کیا۔ راز فاش کرنے سے حضور ﷺ کو بھی تکلیف ہوئی۔ تمہاری منصوبہ بندی سے حضور ﷺ نے تم کو خوش کرنے کے لئے شہد یا ماریہ قبطیہ کو قسم اٹھا کر اپنے لئے حرام کر دیا تم دونوں توبہ کرو تمہارے دل جھک گئے۔ ہم نے کمال ادب سے گھرانہ نبوی کا یہ نازک واقعہ بیان کر دیا ہے۔ چھپایا نہیں ہے۔ جس گھر کی یہ شان ہے

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم گشتہ مے آنید جنید و بایزید ایں جا

''حضور ﷺ کا گھرانہ و دربار اور مجلس احباب آسمان کے نیچے عرش سے بھی زیادہ باادب اور نازک ہے۔ یہاں تو جنید بغدادی اور بایزید بسطامی جیسی اولیاء اللہ کی ہستیاں بھی چپ چاپ دم بخود ہو کر آتی ہیں''۔ اب باادب طریقے سے آپ وہ قرآنی آیات سورت تحریم کی دیکھ لیں جن میں اللہ نے ہمارے روحانی باپ ﷺ اور سب ماؤں کی اصلاح پھر ان کا عالی شان مقام بیان فرمایا تا کہ بدگو یہاں سے گونگا ہو کر گذرے

''اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اسے کیوں اپنے اوپر حرام کرتے ہو کیا اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۱)۔ اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کھولنا (بہ ادائے کفارہ) مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے۔ اور وہی جاننے والا حکمت والا ہے (۲)۔ اور جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک بات چپکے سے کہی پھر جب اس بیوی نے وہ دوسری کو بتادی اور اللہ نے پیغمبر پر وہ بات ظاہر کر دی تو پیغمبرؐ نے اس بیوی کو وہ بات کچھ بتادی اور کچھ نہ بتائی تو جب آپ نے وہ بات اس بیوی کو بتائی تو اس نے کہا تم کو یہ بات کس نے بتائی انہوں نے کہا مجھے اس نے بتائی جو ہر بات کا جاننے والا اور باخبر ہے (۳)۔ اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو تو (بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل جھک گئے ہیں۔ اور اگر اسی طرح پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو (یاد رکھو کہ) اللہ پیغمبر کا رفیق ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے علاوہ اور فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں (۴)۔ اگر

ونہیں(یا مقرض) تم کو طلاق دے دیں تو عنقریب ان کا پروردگار ان کو تمہارے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں عنایت کرے گا۔ جو مسلمان ہوں گی ایمان دار، فرمانبردار توبہ کرنے والی عبادت گذار، روزہ دار، بیاہی ہوئی بھی اور کنواری بھی

(ا) ترجمہ آیات سورت تحریم صفحہ 1009 تا 1010 از مولانا قاری محمد عبدالباری اورنگ آبادی (قاری نشر گاہ حیدرآباد دکن انڈیا)

تمام اہل سنت تراجم کی شیعہ عالم کا ترجمہ لکھوں۔ مگر اس لائبریری میں وہ مجھے نہ ملا۔ مجبوراً میں نے انڈیا کے ایک عالم کا ترجمہ نقل کیا ہے جسے میں نہیں جانتا کہ وہ سنی ہے یا شیعہ تو اسے غیر جانبدار سمجھ کر فریقین قبول فرمائیں۔

اب ہم ان آیات کے متعلق کچھ نکات مطالعہ فرمائیں۔

ہتک عزت کا قانون؟

پاکستان میں ہتک عزت کا قانون اگر سب کے لئے ہے تو امہات المومنین اور سب صحابہ کرامؓ کے لئے کیوں نہیں۔

1. میاں بیوی میں ایسی باتیں ہر بڑے چھوٹے گھر میں ہوتی رہتی ہیں۔ مگر دونوں کے ماں باپ یا معزز ذمہ دار افراد کے سوا کسی غیر کو اس پر تبصرہ یا چہ میگوئی کا طعن و تنقید کا حق۔۔ کسی معاشرہ کے اصول میں۔۔ نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ آدمی اس گھر اور خاندان کی توہین کرنے والا ہوگا۔ ہتک عزت کا مقدمہ اس پر چلے گا۔ اب جو لوگ امہات المومنین اہل بیت نبوی سے دشمنی اور عناد رکھ کر تبرے کرتے ہیں یا اپنی ٹیڑھی زبانوں سے بار بار چیختے ہیں "ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے، ٹیڑھے ہو گئے، ٹیڑھے ہو گئے" وہ عزت نبوی کی ہتک کر کے مقدمہ کے حقدار ہوتے ہیں۔ انتظامیہ بروقت خود سرکاری مقدمہ بنا کر ان کے زبان و قلم بند کرے۔ پھر اگر کرے گی تو فتنہ فساد ہو جائے گا۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ سو سال پہلے ایک ہندو نے سیدہ خاتون جنتؓ کی شان میں گستاخی کی مسلمان بھڑک اٹھے اس پر مقدمہ چلا کر اسے سولی لٹکایا گیا۔ غالباً بسنت تہوار اسی کی یادگار ہے جسے بھولے بھالے مسلمان منا کر کروڑوں روپے کی فضول خرچی کرتے اور پتنگوں میں کئی جانیں ضائع کرتے ہیں۔ اگر مسلمان افسران مسلمانوں کے ان جذبات ایمان کی قدر کریں۔ اور خاتون جنت کی ماؤں کو بھی یہ عزت کا تحفظ دیں کہ کوئی بدگو ان کے ایمان اعمال صالح عزت نفس حضور ﷺ کی نجی گھریلو خدمات پر تنقید و تبصرہ اور اپنی دشمنی کا اظہار نہیں کرے گا۔ ورنہ بر سر عام کوڑھوں سے لے کر قید اور پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ جیسے حضرت علیؓ نے جمل کے موقعہ پر دو ایسے بدزبانوں کو سو سو درے مارے پھر قتل کرایا تھا۔ (تاریخ) اور امن وامان قائم کرانے اور فرقہ وارانہ فسادات رکوانے کا راز بھی یہی ہے۔

2. حضور ﷺ کے گھرانہ کے بڑے افراد ماں باپ تو نہ تھے۔ کہ اصلاح کرتے تمام زندگی میں صرف دو ایسے واقعات آئے۔ ایک اچھے کپڑے اور کھانا مانگا تو خدا نے تنبیہ کر کے ان کو اہل بیت کہا۔ کہ اہل بیت کو ایسے دنیوی مطالبات زیبا نہیں (سورۃ احزاب پارہ 22)

! یہاں سورت تحریم میں سیدہ زینب یا ماریہ قبطیہ کا حق خدمت مارا جاتا تھا۔ یا حلال کو حرام کیا جا رہا تھا۔ یہ اسلام کے نظام عدل

اور خدا کے حلال و حرام میں مختار ہونے کے خلاف تھا اس لئے اپنے پاک پیغمبر کی بھی اصلاح کر دی دو مائیں ایکا کر کے اپنے مطالبات پر زور دے رہی تھیں۔ جو طبعاً حضور کو ناپسند تھا۔ تو اس گھرانے کا بڑا متولی اور وارث و مصلح صرف خدا کی ذات گرامی تھی تو یہ آیات اتاریں سرزنش سے اصلاح کر دی۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی بڑے ذمہ دار تھے۔ حضورؐ کے محب اور طرفدار تھے۔ بیٹیوں کو تنبیہ کر کے سمجھا دیا۔ اب ہر بڑے نے اپنا حق ذمہ داری و اصلاح ادا کر دیا۔ ہمیشہ کے لئے یہ پاک گھرانہ۔ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً ۔۔ ''تا کہ اللہ تم سے اے اہل بیت گندی باتیں دور کر دے اور ایسے پاک کرے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے'' کا مصداق بن گیا۔ سورت تحریم کی آیات میں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْم فرما کر بخشے ہوئے ہونے کی سند دے دی تو اب ہمارے نالائقوں کو جو ان کے ذرہ خاک کے بھی برابر نہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ جیسے ہندو، سکھ یہودی عیسائی مناظر ایسی 5 آیات تنبیہ و اصلاح پڑھ کر (معاذ اللہ) حضور کی بدگوئی میں اپنی حق گوئی کی فیس مناظرہ حلال کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ذاکر و مجتہد زبان دراز مولوی بن کر آپ کی ان پاک مغفورہ اہل بیت نبوی پر طعن و تشنیع کریں۔ ان کی غیبت کی حق گوئی میں لاکھوں کی فیس حلال کر کے متعائی مومنات کو خوش رکھیں؟ علامہ رازی غزالی ابن رشد وغیرہ اسلامی فلاسفہ و حکماء نے لکھا ہے کہ جیسے کوئی خاوند و باپ اپنی بیوی اور اولاد کو بغرض اصلاح زدوکوب کرے تو دوسرے کو ایسا کرنے کا حق نہیں۔ اسی طرح اسے ان محبوبوں پر غیبت و تشنیع اور طعنہ دینے کا بھی حق نہیں ورنہ وہ خاوند و والد اس کو بھی مارے گا۔

3۔ اگر ایک شیعہ عالم سورت تحریم کی پہلی آیت سے حضور علیہ السلام پر تنقید نہیں کر سکتا ورنہ کافر ہونے کا خدشہ ہے تو اسی طرح آیت نمبر 3-4 میں دو ماؤں پر بھی تنقید نہیں کر سکتا ورنہ موذی رسول بن جائے گا۔

4۔ صغی۔ یصغی کا معنی ایک طرف جھک جانا ہے۔ ٹیڑھا ہونا کسی نے نہیں لکھا۔ المنجد صفحہ 567 میں ہے۔ صغا یصغوا مائل ہونا۔ اصغی اصغاء (جھکانا) الی حدیثہ کان لگانا۔ القاموس الوحید صفحہ 926 میں ہے صغا صغوا جھکنا قرآن پاک میں ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا الصاغیہ (قوم خادم ملازم) تفسیر جلالین میں ہے ولتصغیٰ الیہ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تو صغا کا معنیٰ توبہ کی طرف بھی مائل ہونا اور جھکنا ہے۔ شرط و جزا میں لزوم اور اتحاد ہوتا ہے ''اگر تو میرے پاس آیا تو تیری عزت کروں گا'' اب آنا اور معزز ہونا لازم ملزوم ہیں۔ تو اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۔ کا ترجمہ یہ ہوگا ''اگر تم اللہ کے آگے توبہ کرو تو دل تمہارے ادھر جھک چکے ہیں۔'' تو خدا کے آگے توبہ اور دل کا جھکاؤ لازم ملزوم ہیں۔ اس کی دلیل اگلے جملے شرطیہ کا مخالف ہونا ہے۔ ''کہ اگر (توبہ نہ کرو بلکہ) پیغمبر کے خلاف ایکا کرو تو (اسے کوئی نقصان نہیں) کیونکہ اس کے مددگار تو۔ خدا۔ جبریل۔ نیک مومنین۔ جن میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تفسیروں میں لکھے ہیں۔۔ پھر فرشتے ہیں'' تو شیعہ کے اپنے دل حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کی دشمنی میں ٹیڑھے ہونے کی وجہ سے شیعہ کا یہ غلط ترجمہ کرنا کہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ٹیڑھے ہو گئے، بددیانتی ہے۔ ایسے موذیان رسول کیوں دشمن اہل بیت اور جہنمی نہیں؟

سورت تحریم میں امہات المومنین کی تعریف

5۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دیگر مائیں بھی اس گروپ میں شامل تھیں۔ تو اللہ نے بطور فرض جملہ شرطیہ کے ساتھ دھمکی اور اپنی طاقت کی خبردی۔ کہ بالفرض پیغمبر پاک تمہیں طلاق دے دیں تو خدا اس کا گھر منور رکھنے پر قادر ہے۔ کہ تم سے بہتر مسلمان، مومن عبادت گذار، توبہ کرنے والیاں، روزے دار، فرمانبردار، کنواری اور خاوند دیدہ بیویاں دیدے" جب آپ نے طلاق نہ دی تو بالا آٹھ عمدہ صفات میں کوئی عورت ان سے افضل نہ ہوئی۔ جملہ شرطیہ کبھی واقعیہ نہیں ہوتا بلکہ فرضیہ قانون کی خانہ پری کے لئے آتا ہے۔ کہ ایسا ہوا تو یوں ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ جیسے فرمایا "اگر اللہ چاہے تو تم کو فنا کردے اور دوسری قوم لا بنائے" (پارہ5 رکوع15) ورنہ حضور ﷺ کو طلاق دینے کا پھر ان کے بدلے اور شادیاں کر لینے کا اختیار ہی نہ تھا۔ سورت احزاب رکوع3 پارہ22 میں ہے "اے پیغمبر ان کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر ان کی جگہ اور بیویاں کرلو خواہ ان کا حسن تم کو کیسا ہی اچھا لگے۔ مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال (لونڈیاں) ہیں رکھنے کا اختیار ہے"

امہات المومنین کی یہ صفائی اور شان رعنائی ہم نے اس لئے لکھی ہے کہ ہر مومن ان سے محبت رکھے مکمل ادب واحترام کرے درود بھیجتے وقت ان کی نیت کرے کیونکہ یہی آل محمد ہیں۔ جیسے حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیمؑ آل ابراہیم ہیں۔ ارشاد ہے کیا تو (بڑھاپے میں بیٹا ہونے کے) خدائی فیصلہ سے تعجب کرتی ہے۔

"رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ" (پارہ12 رکوع7) اے نبی کے اہل بیت تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں سدا ہوں۔ بے شک وہ خدا خوبیوں والا بزرگ ہے۔ بقول دشمن امہات المومنین کے ٹیڑھے دل تو اللہ نے سیدھے کردیئے اور ان کے اسلام ایمان اور اعمال صالحہ کی مالکہ ہونے کی خبردی پھر ان کے اہل بیت رسول ہونے مومنین کی مائیں اور واجب الاحترام ہونے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ لہذا بعد از انبیاء وہ مومنین صالحین سب مسلمانوں سے افضل ہیں جو ان سے محبت وعقیدت رکھتے اور تحفہ درود بھیجتے ہیں اور کائنات کے بدترین جہنمی وہ منافقین ہیں جو ان ماؤں کو مومنات نہیں کہتے ہمیشہ بدگوئی میں منہ کالا رکھتے ہیں اللھم عذبھم عذابا شدیدا

عکسی 4 صفحات میں امہات المومنین کی صفائی

1۔بخاری کے اس باب میں یہ حدیث ہے۔ آدمی کی اپنی بیٹی کو نصیحت کہ خاوند کا خیال رکھے۔ پھر حضرت عمرؓ وابوبکرؓ کا اس مسئلے میں دلچسپی لینا بیٹیوں کو سمجھانا وغیرہ لکھا ہے۔ اس پر کسی کو کیا اعتراض ہے؟

2۔جامع ترمذی ابواب التفسیر سورت تحریم کی آیات ہذا میں ہے کہ حضرت ابن عباس عمرؓ سے دو عورتوں کے نام پوچھنا چاہتے تھے امام زہری کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو یہ سوال ناپسند تھا۔ تبھی تو فرمایا واعجبالک ابن عباس کہ تجھ پر تعجب ہے کیوں پوچھتا

ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے ذاتی معاملات میں دخل دینا اور کھود کرید کرنا تاکہ کمزوریاں خامیاں معلوم ہوں۔ اللہ کے نیک بندے ایسے سوال نہ کرتے ہیں۔ نہ پسند کرتے ہیں۔ کہ غیبت بن کر گناہ عظیم ہو جاتا ہے۔

اب شیعہ دوست ہی غور کریں کہ وہ جو رات دن آپ کی بیویوں، صحابیوں، خلیفوں اور دوستوں کی عیب جوئی میں مگن رہتے ہیں کچھ مل جائے تو بات کا بتنگڑ بنا کر چھاپتے ہیں کیا یہ ادا گمراہوں کی نہیں؟

3۔ تفسیر کشاف جلد 4 صفحہ 566 میں ہے کہ حضور ﷺ نے حفصہ سے کہا۔ میں نے نہ کہا تھا کہ یہ راز نہ بتانا تو کیوں بتایا تو اس نے فرمایا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اپنے نفس کو قابو نہ کر سکی اس خوشی اور بزرگی کی وجہ سے جو اللہ نے میرے والد کو عطا کی ہے.........

4۔ ایک معاشرت اور رواج کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اور یہ ایک فطری مشاہداتی بات ہے۔ سید قطب مصری نے ظلال القرآن کے عکسی صفحہ 163 پر یہ لکھا ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم قریشی (مکہ میں) اپنی عورتوں پر غالب تھے پھر جب ہم مدینہ آگئے تو اس معاشرہ کو ایسا پایا کہ عورتیں ان پر غالب ہیں تو ہماری عورتیں بھی ان کی عادات سیکھنے لگ گئی ہیں۔ پس اگر ان ماؤں نے حضور ﷺ کی کسی بات کا جواب دیا تو فی نفسہ کوئی گستاخی یا گناہ کی بات نہ تھی۔ مدینے کے معاشرہ کا اثر تھا۔ چونکہ حضور ﷺ کو پسند نہ آیا۔ جیسے ان کا روٹی کپڑا مانگنا پسند نہ آیا تھا۔ اور آپ ناراض ہو کر بالا خانہ میں مہینہ بھر بیٹھ گئے۔ لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمرؓ چونکہ بہت حساس اور پریشان تھے ایک انصاری کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور باری باری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نئے ارشادات و احکام ایک دوسرے کو سناتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی باری میں یہ پوچھنے کی جرأت کر لی کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ طلاق نہیں دی ہے تب حضرت عمرؓ کو اطمینان ہوا اور لوگوں کو بتایا کہ آپ ویسے ناخوش ہیں طلاق نہیں دی۔ (از ظلال القرآن وغیرہ)

ہم نے عکسی صفحات حدیث و تفسیر کی ہر بات آپ کے سامنے پیش کر دی ہے خدا و رسول اور ہماری ماؤں کا معاملہ تھا درست ہو گیا ہم کو نقد و جرح کا کوئی حق نہیں ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ آج بھی کوئی شریف اولاد اپنے ماں باپ کی ایسی باتوں کو گلی محلہ اور عام لوگوں میں بیان اور مشہور نہیں کرتی۔ تو امہات المومنین کا دشمن بن کر جو ایسی باتیں اچھالے وہ شریف کہاں رہا؟

بیان واقعات کا اسلامی کلیہ

جس کا لحاظ کیا جائے تو معاشرہ میں نہ شر و فساد اٹھتا ہے نہ فرقہ وارانہ تصادم ہوتا ہے۔ ایک ہے نفس واقعہ۔ جس کا ذکر قرآن، حدیث یا سیرت و تاریخ میں آگیا۔ ایک ہے اس پر مخالفانہ رائے زنی نقد و تبصرہ اور بدنامی کی نیت سے مشہور کرنا اور مطاعن کے پلندے چھاپنا اور خوب دولت کمانا۔ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ نفس واقعہ کا بیان تو پوری دیانت کے ساتھ بوقت ضرورت، عدالت میں گواہی یا اس کے لئے خاص محفل مجلس میں صفائی جائز ہے۔ اگر اس میں بھی بددیانتی کرے۔ مثلاً احد و حنین میں ایک

کافرومنافق کی طرح کچھ جماعت رسول کا بھاگنا تو بڑے طمطراق سے۔آیات پڑھ کر سنائے مگر یہیں خدا کا (اللہ) کو معاف کرنا۔
وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ یقیناً خدا نے تم کو معاف کردیا کیونکہ اللہ مومنین پر بہت فضل کرنے والے ہیں۔ اپنے پیغمبر کو بھی حکم دینا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ان کو معاف کردیں ان کے لئے استغفار کریں اور اہم کاموں میں ان سے مشورے لیں۔ (پارہ 4 رکوع 8) یا حنین والوں کے متعلق فرمایا پھر اللہ نے سکینت تسلی رحمت اپنے رسول اور ایمان والوں پر نازل فرمائی اور ان کی مدد کے لئے وہ لشکر (ملائکہ) اتارا جو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو خوب سزا دی کافروں کی سزا یہی ہے (کہ صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مریں اور سب قیدی مال و دولت دے جائیں) پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہے توبہ نصیب کرے۔ اور اللہ بخشنے والے اور خوب مہربان ہیں۔ (پارہ 10 سورۃ توبہ رکوع 4) ہرگز نہ بتائے۔
آیات مغفرت ورحمت نہ سنائے۔

قارئین مسلمانوں سے میرا سوال ہے کہ ایسا بد دیانت مقرر ومصنف مسلمان ہے جو صرف اسلامی فوج اور لشکر کی غلطی تو مرچ کرتا ہے مگر کمانڈر انچیف کی معافی نہیں بتاتا فوج کے مسلمہ بین الاقوامی اصول میں جو شخص فوج کی غلطی پسپائی اور فرار کی ایڈورٹائز کرتا پھرے وہ قومی اور ملکی مجرم ہوگا۔ اس کا کورٹ مارشل ہوگا۔ فوج سے خارج اور غدار ملک شمار ہوگا۔
اب آپ سوچئے کہ ایک شخص چند نفوس کے سوا تمام اصحاب رسول، لشکر اسلام اور گھرانہ نبوی پر رات دن مطاعن کی لعنت وتبرا کی بمبارمنٹ کرتا رہتا ہے۔ کیا وہ مسلمان ہے۔ محمدی لشکر کا فوجی ہے۔ آل رسول کا محب ہے؟ کَلّا ہرگز نہیں دنیا کے ہر قانون میں یہ مذہبی، ملکی، فوجی غدار ہوگا۔

2۔ غلو اور دشمنی سے ہٹ کر احتیاط سے کسی واقعہ کا بیان بے شک کریں مگر نفرت وبغض کا غازہ اس پر نہ ملیں۔
محسوس نہ فرمائیں تو چند مثالوں سے وضاحت ہو جائے گی۔

(ا) حدیبیہ میں حضرت علیؓ حضرت عمرؓ اور تمام مسلمان کمزور شرائط سے دب کر صلح کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ مگر خدا و رسول کا مقصد کفار کو قریب کرنا اور دامن صلح مسلمانوں کو پکڑانا تھا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے بے باکانہ گفتگو کی جس پر شیعہ طعن کرتے ہیں کہ گستاخی کی۔ مگر اسی جذبہ سے حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان نہ مانا۔ کہ میرا نام محمد رسول اللہ مٹادو۔ آپ نے بار بار کہا مٹاؤ حضرت علیؓ نے فرمایا نہیں مٹاتا۔ اب بظاہر یہ نافرمانی تھی مگر مسلمانوں نے اسے محبت رسول سے تعبیر کیا۔ تو شیعہ نے حضرت عمرؓ کے انکار صلح کو کیوں غیرت اسلامی اور بہادری سے تعبیر نہ کیا۔ جیسے بڑا بیٹا صلح نہ چاہتے ہوئے آج بھی اپنے باپ سے الگ بے باکانہ گفتگو کرتا رہتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کے کمانڈر انچیف حضرت قیس بن سعدؓ نے ایسی گفتگو کی لشکر لے کر علیحدہ ہو گئے۔ وہاں تو شیعہ اعتراض نہیں کرتے بلکہ صلح نہ چاہنے والے فوجیوں کا حضرت حسن پر قاتلانہ حملہ برداشت کر لیتے ہیں۔ ہرگز ان کی مذمت نہیں کرتے جب کہ اللہ نے حدیبیہ میں لشکر اسلام کی صلح ناپسندی پھر اطمینان وتسلی کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ
(سورۃ فتح رکوع 1 پارہ 26)

(ترجمہ) اسی اللہ نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان نازل فرمایا تاکہ ان کا یہ ایمان پہلے ایمان (صلح پر عدم اطمینان) کے ساتھ بڑھ جائے۔

(۲) سنی شیعہ تصریحات کے مطابق حضرت علیؓ نے عہد نبوت میں فاطمہ بنت عمر بن ہشام سے پھر اسماء بنت عمیس سے شادی کرنا چاہی حضرت فاطمہؓ نے حضور ﷺ سے شکایت کر کے رکوادی۔ نفس واقعہ کا بیان ہے مگر ہم حضرت علیؓ پر (شیعوں کی طرح جو وہ تمام صحابہ پر کرتے ہیں) اعتراض نہیں کرتے نہ تقریریں جھاڑتے ہیں۔ بلکہ حضرت علیؓ کا حکم رسول مان کر ارادہ نکاح ترک کرنا قابل ثواب بتاتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی کنیت ابوتراب کب پڑی

(۳) کتب شیعہ میں گھریلو ناچاقی پر حضرت فاطمہؓ کا روٹھ کر جانا بار بار لکھا ہے۔ ایک دفعہ آپؐ نے مسجد جا کر مٹی پر سوئے ہوئے حضرت علیؓ کو جگایا۔ قم ابا تراب اور فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا پھر صلح کر دی میاں بیوی راضی ہو گئے ہم اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ حضرت علی پر معاذ اللہ نقد وتبصرہ نہیں کرتے۔ شیعہ بھی کچھ انصاف کریں یہ حدیث اپنے اس موقعہ سے اٹھا کر حضرت ابو بکرؓ پر تورفٹ نہ کریں۔ حضرت ابو بکرؓ نے عہد نبوت کے مطابق فدک کو بیت المال کا حصہ جانا اور حضرت فاطمہؓ کو حق اخراجات دیتے رہے اس میں ناراضی کی بات نچلے راوی کی زبانی ہے اور شہرت شیعہ کی کارستانی ہے۔ حضرت علیؓ عاشق رسول تھے۔ اس ابوتراب معمولی لفظ کو بھی اپنی کنیت بنا دیا۔ ہم مسلمان حضرت علیؓ کی اس محبوب کنیت کو۔۔ ابو ہریرہ۔۔ کی طرح خوشی سے بلا نیت عیب ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اگر کبھی اموی گورنروں نے حضرت علیؓ کا ذکر ابوتراب کہہ کر کیا تو شیعہ نے اسے سَبِّ علی (علی کو گالی) بنا دیا اور اسی کی دہائی 65 شیعی حوالہ جات سے مؤلف تحقیقی دستاویز نے پیش کی ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔

اس سے بڑی بددیانتی اور ظلم کی مثال شیعہ کے سوا کسی اور قوم نے بھی پیش کی ہے؟ کہ حضور ﷺ کے فرمودہ۔۔ حضرت علیؓ کے خود پسندیدہ۔۔ کنیت ابوتراب کو گالی بنا لیا۔ جس نے بولا اس پر سب علی کا الزام لگا دیا۔ معاذ اللہ۔ اگر کسی کی نیت بری ہو تو خدا جانتا ہے ہم یہ لفظ کسی کے منہ سے سن کر یہ الزام کیوں لگا دیں کہ یہ تو علی کو گالی دے رہا ہے تو حضرت معاویہؓ اور آپ کے گورنروں پر سب علی کی تہمت شیعوں نے یہ لفظ سن کر خود لگائی ہے اور جعلی تاریخوں میں ڈال کر خوب مشہور کیا ہے۔ ورنہ انہوں نے گستاخانہ کوئی لفظ کبھی نہ کہا تھا۔ مثل مشہور ہے برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس کے اندر بھرا ہوتا ہے اور چور دوسرے کو بھی اپنے جیسا چور جانتا ہے۔ شیعہ چونکہ ازواج مطہرات سمیت تمام اصحاب رسول کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کسی کافر کا گلہ نہیں کرتے۔ اس لئے کسی بات کا

بہانہ بنا کر دوسرے پر الزام لگا دیتے ہیں۔ کہ وہ علی کو گالی دیتا ہے شیعوں کے خلاف بولتا ہے۔ اہل بیت کی توھین کرتا ہے وغیرہ۔
(۴) یہ تاریخی بیان واقعہ اور حقیقت ہے کہ اہل کوفہ جو حضرت امام حسینؓ کو حکومت معاویہؓ سے ٹکرانا چاہتے تھے مگر آپ نے ان کی بات نہ مانی اور معاہدہ پر کاربند رہے۔ جب دور یزید میں اہل کوفہ نے امام حسینؓ کو برائے خلافت وامامت بلایا۔ آپ تیار ہوگئے ہزار سے زائد آپ کے ہاشمی علوی برادران نے اہل کوفہ کا دھوکہ جان کر آپ کو روکا مگر آپ جانے پر مصر رہے۔ آپ کی بڑی بہن زینبؓ ساتھ چلیں۔ خاوند عبداللہ بن جعفر طیار نے روکا آپ نہ رکیں اس نے طلاق دے دی۔ اب عدت گھر گذارنی چاہئے تھی مگر آپ چلی گئیں۔ یہ بیان واقعہ ہے ہم تبصرہ نہیں کرتے شیعہ ہی بتائیں یہ سفر جائز تھا یا ناجائز؟

اعتراض :4- حضرت عائشہ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا۔ (بخاری ومسلم کتاب الغسل) (مترجم از وحید الزمان غیر مقلد)

الجواب : چونکہ اس شخص نے باب ہی ازواج نبی کی توھین کا باندھا ہے۔ اس لئے توھین کی نیت سے (اپنے ایمان کی تباہی کر کے) عنوان ہی توھین آمیز قائم کرتا ہے خواہ وہ کتنا خلاف واقعہ ہو۔ یہ بخاری وغیرہ میں باب الغسل بالصاع ونحوہ کی حدیث ہے مسئلہ پوچھنے والے غیر محرم نہیں ابو سلمہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھانجے اور عبیداللہ بن یزید رضاعی بھائی ہیں۔ وہ رسول اللہ کے غسل (میں پانی کی مقدار) کا پوچھتے ہیں۔ ”آپ نے ایک صاع 3 کلو پانی ایک برتن میں منگا کر دکھایا۔ پھر ستر پردہ حجاب ڈال کر اس پانی سے غسل کیا“ حدیث پوری ہوگئی۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 39) ابھی تک ہمارے علم میں نہیں کہ کسی اپنے یا غیر کتب فکر کے آدمی نے حضرت عائشہؓ پر یہ اعتراض کیا ہو کہ غسل کیوں کیا۔ یہ صرف موذی رسول اور دشمن حضرت عائشہ رافضی ہے جس نے بد دیانتی سے یہ باب باندھا ہے۔ ”کہ حضرت عائشہؓ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا“ یہ دکھایا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ دیکھنا تو پردے بغیر ہوتا ہے۔ یہاں بيننا وبينها حجاب کا لفظ رافضی نہ لکھتا ہے نہ ترجمہ کرتا ہے ”کہ ہمارے اور اس کے درمیان پردہ حائل تھا“ ہاں پانی 3 کلو دکھایا پھر اس تھوڑے پانی سے باپردہ غسل کر کے مسئلہ سمجھا دیا۔ کہ عورت اگر اس پانی سے غسل کر سکتی ہے تو مرد جس کے سر کے بال معمولی ہوتے ہیں۔ بھی یقیناً غسل کر سکتا ہے۔ غسل کر کے دکھایا۔ ایک محاورہ ہے کہ غسل کر کے مسئلہ بتایا اور سمجھایا مراد ہے۔

اتنی سی بات تھی جس کا افسانہ کر دیا۔

پھر عرض یہ ہے کہ یہ ترجمہ اور اس کے فوائد ایک غیر مقلد عالم کا ہے جو مائل بہ تشیع ہے اور حضرت معاویہؓ کے متعلق بدگو ہے۔ ہم علماء دیوبند احناف پر حجت نہیں۔ پردہ کر کے غسل کرنا اور تھوڑا پانی پورا کر دکھانا مراد ہے۔ جو قابل اعتراض نہیں۔ ایسے بد دیانتوں اور موذیان رسول کو کون سمجھائے خدا خود نمٹے گا۔ والعنهم لعنا كبيرا

اعتراض : 5- امہات المومنین کے بارے میں مغلظات۔ پھر تاریخ الخلفاء، ازالۃ الخفاء، مختصر سیرت الرسول از محمد بن عبدالوہاب، حیات الحیوان دمیری، الصواعق المحرقہ، حیات الصحابہ چھ کتابوں کے صفحات اس بات پر دیئے ہیں ”کہ حضرت

ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا ایں حضور ﷺ کا تیار کردہ لشکر ضرور بھیجوں گا۔ اگر چہ (مدینہ خالی ہو جانے پر) جنگلی درندے اور کتے ازواج مطہرات کو ٹانگوں سے پکڑ کر کھینچیں۔

الجواب: بطور مبالغہ عزم راسخ کے لئے یہ کلام ہوتا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے اگر تم چونا گچ بند قلعوں میں بھی ہوئے تو موت تمہیں آ کر رہے گی۔ (پارہ 5 رکوع 8) حالانکہ ایسے قلعوں میں کوئی بند نہیں کیا جاتا ورنہ وہ اسی وقت آکسیجن نہ ملنے سے مر جائے حدیث نبوی ہے کہ جو شخص تیسرا جمعہ بھی عمداً چھوڑ دیتا ہے تو اس کی سمجھ الٹی ہو جاتی ہے۔ وہ ہر اچھی بات کو برا، اور ہر بری بات کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔ یہی حال اس رافضی کا ہے کہ کھوپڑی بغض صدیق میں الٹی ہو گئی تو اعتراض جڑ رہا ہے۔ حالانکہ اس لشکر اسامہ کو سب سے پہلے بھیجنے پر ہر دوست دشمن ابوبکر کی جرأت کو سلام پیش کر رہے ہیں۔ کہ حضور ﷺ کی وفات پر جو تازہ مسلمان قبائل مرتد ہونا چاہتے تھے وہ اس تین ہزار کے لشکر اسامہ کو دیکھ کر سہم گئے کہ اگر مسلمانوں کے پاس طاقت نہ ہوتی تو یہ لشکر دوسرے ملک پر حملہ کرنے کیوں بھیجتے۔ ـ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

حضرت ابوبکر صدیق انتہائی مبالغہ سے ناممکن بات کو بھی ممکن فرض کر کے اپنی جرأت اور اہم اقدام کرنے کا عزم ظاہر فرما رہے ہیں۔ کہ بالفرض قبائل کے ارتداد وغیرہ پر ان سے لڑنے پورا مدینہ چلا جائے۔ شہر خالی ہو جائے کتے درندے آ جائیں ہماری سب سے بڑی محبوب متاع نبوی امہات المومنین کا بھی ہم تحفظ نہ کر سکیں اور (رافضیوں کی طرح بھونکنے والے) کتے ان پر حملہ آور ہوں۔ ٹانگیں پکڑ کر کر انہیں گھسیٹیں تو بھی خدا کی قسم میں لشکر اسامہ بھیج کر رہوں گا یہ مبالغہ ایسا ہی ہے جیسے حضور ﷺ نے اسلامی نظام عدل کی مساوات کے حق میں فرمایا ''خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹوں گا'' معاذ اللہ (متفقہ حدیث) جیسے یہاں حضرت فاطمہؓ کی توہین مقصود نہیں۔ تو حضرت ابوبکر کی زبان سے بھی امہات المومنین کی توہین مقصود نہیں۔

اعتراض: 6- ام المومنین جناب حضرت عائشہؓ کی غلیظ اور لرزہ خیز توہین (تحقیقی دستاویز صفحہ 559) پھر کشف الغمہ شعرانی اور مصباح الزیت فی مناقب اہل بیت کے دو عکسی صفحے دیئے ہیں۔

الجواب: پہلی کتاب میں مسئلہ فقہی بیان ہوا ہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا تو حرام ہے کیا اس کے سوا شہوت سے ہاتھ لگانا، بوس و کنار درست ہے یا نہیں تو امی نے یہی مسئلہ بتایا کہ درست ہے جب ناف سے لے کر گھٹنوں تک آگا پچھا ڈھکا ہوا ہو جیسے مردوں کا یہ ستر ہر وقت چھپا ہوتا ہے پھر اس کو اپنے ساتھ حضور کے عمل سے بیان کر دیا بیان مسئلہ میں شرم و حیاء مجبوراً چھوڑا جاتا ہے اب اس کو رافضی غلیظ اور لرزہ خیز توہین عائشہ کہے تو اس کی اپنی دشمنی کا اظہار ہے کاش کہ یہ لوگ امہات المومنین کی بدگوئی غیبت، جھوٹے اتہامات سے توہین نہ کرتے تو ان کا ایمان بچ جاتا۔ خود ان کے ماں باپ بھی تو یہ عمل کرتے ہیں دوسری کتاب (مناقب اہل البیت اردو) سے حضرت عائشہ کی یہ فضیلت ظاہر ہو رہی ہے

1. اگر رب ابراہیم کی قسم کھا کر کہوں تو بھی حضور ﷺ میرے دل سے کبھی جدا نہیں ہوتے بلکہ میں ہر دم آپ کی محبت میں غرق رہتی ہوں اور آپ نے مجھ سے فرمایا کپڑے کو پیوند لگائے بغیر بدن پر استعمال سے نہ چھوڑوں۔
2. حضرت نے فرمایا عائشہؓ جبریل تجھے سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
3. بروایت ابوعبیدہؓ حضور ﷺ سے فرمایا جہاد مردوں پر فرض ہے غیرت عورتوں پر پس جو عورت صبر کرے جہاد کا ثواب پائے گی
4. فرماتی ہیں حضور ﷺ میرے گھر تشریف لاتے تو دونوں گھٹنے میرے زانوؤں پر اور دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھ دیتے حتیٰ کہ مجھے سانس چڑھ جاتا۔ کذافی کشف الغمہ۔ یہ پیار و محبت کی ادائیں ہیں آپ عورتوں کو سنا رہی ہیں۔ اس میں لرزہ خیز توہین نہیں۔ ہاں رافضی کی جلن ضرور ہے۔
5. حضرت فاطمہؓ (باقی ماؤں کا) پیغام لے کر آئیں کہ عائشہ کے بارے میں ہم سے انصاف کیجئے (حضور نے اسے ناپسند کیا) اور فرمایا اے میری بیٹی تو اسے نہیں چاہتی (محبت کرتی) جس سے میں محبت کرتا ہوں تو فاطمہ نے فرمایا میں بھی چاہتی ہوں"

(ترمذی)

مناقب اہل بیت کی یہ پانچوں روایات حضرت عائشہ کی عندالرسول محبوبیت خدا کے ہاں مقبولیت اور عالی شان فضائل پر دلالت کر رہی ہیں۔ اس دشمن کو غلیظ اور لرزہ خیز توہین کہاں سے نظر آگئی۔ یہاں تو حضرت فاطمہؓ کو بھی آپ نے محبت عائشہ کا سبق پڑھا دیا۔ اور وہ بھی اپنی ماں سے محبت کرتی تھیں جیسے امی عائشہ فاطمہؓ بیٹی سے کرتی تھیں۔ شیعہ اگر حضور ﷺ کی محبوبہ سے عقیدت نہیں رکھ سکتے تو کم از کم فاطمہؓ کی ماں اور محبوبہ سے تو عقیدت رکھ لیں۔ محض ابوبکر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بغض چھوڑ دیں خدا کا بغض رکھنے والوں کو یہ حکم ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (پارہ 4 رکوع 3 سورۃ آل عمران در منافقین) غصے میں دم گھٹ کر مر جاؤ اللہ تعالیٰ سینوں کے حالات جاننے والا (تمہارے دلی بغض کو) خوب جانتا ہے

اعتراض: 7- ام المومنین حضرت عائشہ کے قتل کی سنسنی خیز واردات (دستاویز صفحہ 563)

پھر تاریخ ابن خلدون، حبیب السیر اور موالی معاویہ کے حوالے دیئے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ مدینہ آئے تاکہ یزید کے لئے بیعت لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت حسین بن علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مخالفت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی اس پر اعتراض کیا تو حضرت معاویہؓ نے مدینہ میں ہی ایک گھر میں کنواں کھدوایا اس پر کھانے کا دستر خوان لگایا۔ حضرت امی عائشہ کو دعوت دی وہ بیٹھیں تو کنوئیں میں گر گئیں حضرت معاویہؓ نے کنواں مٹی سے بھر کر پاٹ دیا۔ معاذ اللہ

الجواب: روایت بالکل جھوٹی اور عقل و نقل کے خلاف ہے۔ رافضی خود بنا کر تاریخ کو داغدار کرتے ہیں۔ کیونکہ

(ا) یزید کے خلاف جن سیاسی امیدواروں نے معاویہؓ کی مخالفت کی ان کو تو کچھ نہ کہا صرف تمام دنیا کے مسلمانوں کی سب سے

مشہور اور مقبول ترین ماں کو کنوئیں میں گرا کر ماردیا

بریں عقل و دانش بباید گریست

(۲) دعوت طعام اکیلی ماں کی تو نہیں ہو سکتی اور بھی بیٹے اور سرکاری مہمان دسترخوان پر جمع ہوں گے وہ کیوں نہ گرے تنہا ماں کیسے گر گئیں۔

(۳) کنوئیں میں گرنے والے کو نکالا جاتا ہے۔ کیا یہ اندھیری نصف شب اور تنہائی میں دعوت تھی۔ دیکھنے والے کوئی نہ تھے کہ ام المومنین کو زندہ نکلواتے۔

(۴) اگر گر کر شہید ہو گئیں تھیں تو نکال کر جنازہ پڑھا جاتا ہزاروں بیٹے تدفین کی سعادت پاتے ساری دنیا میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پہنچ جاتی۔ شہادت حسینؓ سے کہرام مچا۔ یہاں مدینہ والوں کو بھی پتہ نہ چلا کیا ام المومنین کوئی چیونٹی تھیں جو پاؤں کے کچلی گئیں۔ کسی کو خبر نہ لگی۔

(۵) کیا معاویہ کے پاس آج کی کنوئیں کھودنے والی مشین تھی۔ اور کنواں پاٹنے کے لئے بلڈوزر تھے۔ کہ آناً فاناً کنواں کھودا بھی گیا اور فوراً بند بھی کر دیا گیا۔ جب کہ آج مشینی دور میں بھی بور پر کنواں کھدائی پر کئی دن لگتے ہیں۔

(۶) اتنا بڑا حادثہ ہونے پر کوئی معاویہ کی مخالفت نہیں کرتا بقول شیعہ سب لوگ یزید کی بیعت کر لیتے ہیں۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ کی قبر مدینہ میں ہے ہر حاجی سلام پڑھ کر آتا ہے تو کیا پاٹا جانے والا یہ کنواں جنت البقیع میں تھا۔

(۸) اگر ایسا ہوتا تو یہ حادثہ کربلا، واقعہ حرہ اور شہادت ابن زبیر در کعبہ طرح ہر تاریخ میں متواتر ہوتا۔ لفظ قیل وروی سے آٹھویں صدی کی کتاب میں ضعیف صیغہ کے ساتھ کیسے آ گیا۔

(۹) اس حادثہ کے بعد شیعہ بھی تو ام المومنین کو خراج تحسین پیش کرتے کہ یزید کی مخالفت سے شہادت پائی تھی۔ جیسے خطبہ جمعہ میں بدگوئی بند کرا کر آیت عدل پڑھانے پر شیعہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کو عقیدت کا ہار پہناتے ہیں۔

(۱۰) جہاں کنواں یا گڑھا کھودا جائے آس پاس تازہ مٹی ہوتی ہے مٹی والی جگہ اونچی اور کنویں والی پست ہوتی ہے۔ ایسی جگہ کھانے کے میز اور دسترخواں بچھ ہی نہیں سکتے۔ تعجب ہے یہ کھانا چننے والے سرکاری بیرے کوئی نہیں گرتے صرف اماں ہی گر کر راہی جنت ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک دشمن صحابہ مومن نے خارجیت کی چادر اوڑھ کر شہید کیا واقعہ متواتر دنیا کی ہر تاریخ میں لکھا ہے حضرت عائشہؓ بھی علیؓ کی ماں شہرہ آفاق تھیں قاتل معاویہ ہوتے تو ہر تاریخ میں مشہور ہوتے۔ معلوم ہوا کہ سارا قصہ ہی جھوٹ عباسی دشمنوں کی بناوٹ ہے۔

وہ مشہور مورخین جو طبعی وفات لکھتے ہیں۔ کنوئیں میں گرنے کی بناوٹ نہیں لکھتے۔

(۱) علامہ ذھبی المتوفی 748ھ تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 26 میں لکھتے ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ 57ھ یا 58ھ میں فوت ہوئیں۔میں نے اس پر مستقل کتاب لکھی ہے۔

(۲) ھشام بن عروہ (حضرت عائشہ کے بھانجے کے بیٹے) اور ابن المدینی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی وفات 57ھ میں ہوئی۔(العبر فی خبر من غبر جلد 1 صفحہ 42)

(۳) واقدی وغیرہ نے کہا کہ ام المومنین ام عبداللہ عائشہ بنت صدیق امت کی عورتوں کی فقیہ حبیبہ رسول رب العالمین نے 58ھ میں وفات پائی۔(العبر جلد 1 صفحہ 43)

(۴) ابن حجر المتوفی 853ھ کہتے ہیں رمضان 58ھ میں وفات پائی۔

(۵) ابن عیینہ ہشام بن عروہ سے راوی ہیں کہ 57ھ میں وفات پائی۔(تہذیب ابن حجر جلد 6 صفحہ 605)

(۶) حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیق ام المومنین تمام عورتوں سے بڑی فقیہ، خدیجہ کے سوا کہ اس میں اختلاف مشہور ہے تمام امہات المومنین سے افضل صحیح قول میں 57ھ میں وفات ہوئیں۔(تقریب التہذیب جلد 2 صفحہ 869)

(۷) ذہبیؒ فرماتے ہیں ام المومنین عائشہؓ کی وفات 57ھ میں ہوئی۔(الاعلام بوفیات الاعلام جلد 1 صفحہ 38)

(۸) علامہ ابن عبدالبر المتوفی 463ھ فرماتے ہیں 57ھ میں وفات ہوئی۔خلیفہ نے بھی یہی کہا ہے۔یہ قول بھی ہے کہ 58ھ میں وفات ہوئی۔(الاستیعاب صفحہ 903)

(۹) ابن حبان المتوفی 354ھ فرماتے ہیں عائشہ بنت الصدیق کی وفات 57ھ میں حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں ہوئی
(تاریخ الصحابہ لابن حبان صفحہ 201)

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ و نام کی صراحت بھی آ گئی اگر کنوئیں والی کمزور ترین روایت بھی ہوتی تو ضرور یہ مورخ لکھتے۔جیسے 57ھ/58ھ کے سن وفات کے دو قول لکھتے آ رہے ہیں۔

(۱۰) سیر اعلام النبلاء جلد 3 صفحہ 330 حضرت عائشہ کے ترجمہ میں ہے "ابو عتیق کہتے ہیں جس رات جنازہ اٹھا۔زیتون کے تیل کے بڑے چراغ قمقمے اٹھائے گئے اور جلائے گئے۔عورتیں جنت البقیع میں اتنی جمع تھیں گویا عید ہے۔آپ کی وفات 17 رمضان بعد نماز وتر کو ہوئی۔رات میں ہی دفن کی وصیت کی۔انصار جمع ہو گئے اتنا بڑا اجتماع رات کو کبھی نہ دیکھا گیا۔آس پاس کے لوگ بھی آ گئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں" اس تفصیل سے پتہ چلا کنوئیں والی بات بالکل جھوٹی ہے۔

حضرت عائشہؓ کے فضائل

حبیب السیر والا اسی عکسی صفحہ کے آغاز میں ذکر احوال خاتم الانبیاء کے نام سے حضرت عائشہؓ کے یہ فضائل لکھتا ہے۔

(۱) حضور ﷺ (دو تہائی آدھی رات) رات کو نماز پڑھتے تو میں آگے سوئی ہوتی تھی۔یہ خصوصیت اور کسی زوجہ کو حاصل نہ تھی۔

(۲) کسی اور زوجہ کے بستر میں ہوتے تو کبھی وحی نہ آتی۔ میرے ساتھ بستر خواب میں وحی آجاتی تھی۔
(۳) حضور ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ میری گود میں سینہ سے چمٹا آپ کا سر مبارک تھا۔
(۴) حضور ﷺ کی وفات میری باری کے دن ہوئی۔
(۵) روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا آپ کو سب سے پیارا کون ہے۔ فرمایا عائشہ پھر انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا اس کے باپ ابو بکر صدیقؓ۔
(۶) بہت سی صحیح روایت میں آیا ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی آپ سے کمال محبت کی وجہ سے ہدایا طعام وغیرہ حضرت عائشہؓ کی باری میں بھیجتے تھے۔ امہات المومنینؓ کے دو گروہ تھے۔ ایک میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت صفیہؓ تھیں۔ دوسرے میں حضرت ام سلمہؓ اور دیگر ازواج مطہرات تھیں۔ انہوں نے ام سلمہؓ سے کہا کہ آپ خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوات سے کہیں کہ وہ لوگوں کو یہ ترغیب دیں کہ ہدایا صرف حضرت عائشہؓ کے دن نہ بھیجیں۔ اور دنوں میں بھی بھیجا کریں ام سلمہ نے یہ گذارش کی تو خاتم الانبیاء علیہم السلام نے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ خدا کی قسم کسی زوجہ کے بستر خواب میں مجھے وحی نہیں آتی صرف عائشہ کے پاس آتی ہے۔ ام سلمہ نے کہا میں آپ کو اس تکلیف پہنچانے سے اللہ کے آگے توبہ کرتی ہوں۔ جب ازواج پاک ام سلمہؓ سے ناامید ہوئیں تو حضرت فاطمہؓ کو وسیلہ بنایا تو سیدۃ النساء نے یہ پیغام امہات حضور ﷺ تک پہنچایا تو آپ نے (ناپسند کر کے) فرمایا اے میری بیٹی کیا تو اس ماں سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت کرتا ہوں (اس نے کہا جی ہاں) تو آپ نے فرمایا تو بھی حضرت عائشہ سے محبت رکھ۔ (حبیب السیر صفحہ 85) آگے وہ جعلی کنوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں رافضی گرا ہے۔ مگر یہ مذکور فضائل عائشہ اس دشمن کو نظر نہیں آئے۔ تیسری کتاب مولی اور معاویہ کا مؤلف تو بڑا جاہل ہے۔ سنی نہیں حضرت معاویہؓ پر کئی جھوٹے الزامات لکھ دیئے ہیں۔ جن کی تردید ہو چکی ہے۔

اعتراض: 8- حضرت عمرؓ کا کہنا برا ہو حفصہ اور عائشہ کا عمر فاروق اعظم از ھیکل مصری حضرت علیؓ تاریخ اور سیاست از طہٰ حسین مصری، ظلال القرآن از سید قطب مصری۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 575)

الجواب: یہ کوئی نئی بات نہیں۔ وہی سورۃ احزاب اور سورت تحریم والی آیات سے متعلق ہے کہ اللہ نے امہات المومنین کو تنبیہ فرمائی اور پھر اعلیٰ شانوں سے نوازا۔ رافضی کا کام ہی تے کرنا اور چاٹنا ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر والدین کو فکر ہوتی ہے۔ وہ بیٹی داماد کے گھر آتے سمجھاتے سخت سست کہہ دیتے ہیں۔ تو کسی غیر دشمن کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے سسران محترم عمرؓ جیسی اور ابو بکرؓ جیسی ہستیوں کو یہ حق ہے کہ وہ بیٹیوں کو نرم و گرم کوئی جملہ کہہ دیں۔ حالات درست ہو جائیں گر ہمیں اس کی آڑ میں امہات المومنین سے بغض رچانے کا حق نہیں۔ ہر عقل مند سوچے کہ رافضی کتنے برے ہیں۔ حضور ﷺ کے ساتھ ان ہماری ماؤں کی ہزاروں خدمات، نیکیاں عمدہ ازدواجی تعلقات جو تاریخ و سیرت کے سنہری صفحات پر مزین موجود ہیں

ان کا دو بھی اکر نہیں کرتے پوری زندگی کے یہی دو واقعات اچھالتے پھاپتے اور ان کو بدنام کرتے آرہے ہیں۔
ان کا دو بھی ہے شہوار وانا مودودی مرحوم سے صحابہ کرامؓ کے ذکر خیر کے انداز میں ہمیں کافی اختلاف ہے۔اور روافض اعداء
اسلام نے اہل سنت کے معیار سے گری ہوئی ان کی تحریرات سے بہت ناجائز فائدے اٹھائے ہیں۔مگر سورۃ تحریم کا شان نزول
ان آیات کی تفسیر اور انداز تحریر جلد 6 از تفہیم القرآن میں نے خود پڑھا ہے۔داد دیتا ہوں کہ بہت مودبانہ لکھا ہے۔اور صرف ان
کی زندگی کے یہ دو واقعات بتائے ہیں۔ اب آپ ہی سوچئے کہ جو بدنصیب حضور ﷺ کی نجی زندگی اور در پردہ زندگی کے
ان دو واقعات کو بدگوئی سے بار بار ذکر کر کے حضور ﷺ اور تمام مسلمانوں کا دل دکھاتے آرہے ہیں۔اور ذرہ بھر بھی حضور
ﷺ کے اہل بیت اور گھرانہ رسالت کا شرم وحیا نہیں کرتے۔ جب کہ آج معمولی سا مولوی، ذاکر، مجتھد، پیر اور چوہدری اپنے
اہل خانہ کی نالیوں کا اچھالنا ہرگز برداشت نہیں کر سکتا ورنہ اسی وقت زبان گدی سے کھینچی جائے گی۔تو کیا ہم ان بدگو روافض
دشمنان پیغمبرؐ کو بدترین کافر اور ملعون دوزخی نہ کہیں تو کیا کہیں؟ آپ ہی فیصلہ کریں

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

جماعت اسلامی کے افسروں کو اپنی ماؤں کی عزت کے تحفظ کا قانون پوری طاقت استعمال کر کے بنوانا چاہئے۔

الیس منھم رجل رشید

اعتراض: 9- حضرت عائشہؓ پر گنہگاری کا الزام۔پھر مصنف بن ابی شیبہ سے مقام حوآب سے واپس لوٹنے کا ارادہ بتایا ہے
اور حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت فرمایا تھا مجھے ازواج النبی ﷺ کے ساتھ دفن کرنا میں نے ایک نئی بات (جمل میں
حاضری) ایجاد کی تھی۔

حضرت علیؓ وحضرت عائشہؓ دونوں تائب تھے

الجواب: رافضی کی عائشہ دشمنی دیکھئے کہ اسے ''گناہگاری'' سے تعبیر کر رہا ہے۔حالانکہ جنگ اور ٹکرانے کا کہیں بھی کوئی
حادثہ رونما ہو جائے قتل عام سے نقصان عظیم ہو جائے تو فریقین کے ذمہ دار افسوس کرتے ہیں۔خدا سے معافیاں مانگتے ہیں
یہی کاملین کی شان ہے اپنے درست ہونے اور دوسرے کے برغلط ہونے کا راگ نہیں الاپتے۔جیسے اعداء اسلام قاتلین عثمان
روافض آج بھی فخر سے کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں۔حضرت طلحہؓ وحضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ قصاص عثمان کا مقدمہ ومطالبہ
لے کر بصرہ آئے کیوں؟ ہم نے ان کے بعد صلح بھی 12 ہزار آدمی مار دیئے۔امیر معاویہؓ نے معزولی کا حکم نہ مانا۔حضرت عثمانؓ
کے بیٹوں کو ساتھ لے کر مقدمہ قصاص عثمان اٹھایا کیوں؟ ہم نے اس کے شہر صفین میں جا کر چڑھائی کی وہ لڑنا نہ چاہتا تھا۔چھ ماہ
بعد پھر ہم نے پہل کر کے اس کے 20 ہزار مار ڈالے (گو اس نے بھی جوابی کارروائی میں باتفاق مورخین ہمارے 50 ہزار عراقی
مار ڈالے اور ہم نے اسے بادل نخواستہ اقتدار دلا دیا)

حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے ایک قبطی کافر مرگیا۔حضرت موسیٰؑ نے خدا سے معافی مانگی۔
"اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو تُو مجھے بخش دے۔پس اللہ نے اسے بخش دیا۔بے شک وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے"
(پارہ20رکوع4)

حضرت عائشہؓ کا حادثہ جمل یاد کر کے رونا اور دوپٹہ کا تر ہونا اگر مورخین نے لکھا ہے تو یہی ان کے کامل اور مقبول بندی ہونے کی نشانی ہے ورنہ وہ گناہ اور قتل کی نیت سے ہرگز نہ آئی تھیں۔صرف اپنے حاکم بیٹے علی سے مقتول بیٹے عثمان کا بدلہ دلانے آئی تھیں۔حضرت عائشہ آئی تو صلح کرانے تھیں۔مگر قاتلان عثمان نے جنگ بند ہو چکنے کے بعد جیسے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کو حضرت علیؓ کے سامنے شہید کیا۔پھر حضور ﷺ کی عزت کو شہید کرنے کے لئے (حضرت علیؓ کے حکم کے بغیر) اونٹ پر دھاوا بول دیا۔اور بار بار مہار پکڑنے والے دنیا کی بے مثال وفادار جانثار بنوضبہ کے ہزاروں امی عائشہؓ کے محافظ بدترین دشمن اہل بیت رسول اُشتر نخعی نے شہید کر ڈالے (گو شیعوں کو آج بھی قاتلان عثمان کے اس تاریخ کے بدترین ظلم پر ناز ہے۔اور اسی روش کو اپناتے ہوئے آج بھی ان کو کافروں سے نہیں مسلمانوں سے لڑنے کا موقع ملے تو "ہم حسنی نہیں حسینی ہیں" کا نعرہ لگاتے ہیں۔گلگت ہو یا خیر پور، کراچی، لاہور۔پہل کر کے ایک دو مسلمان مار دیتے ہیں گو جوابی کارروائی میں پھر اپنے بھی صفین کی طرح درجنوں مروا دیتے ہیں۔اسی فسادی روش سے ان کی پہچان ہے۔ورنہ باشرع ہو اور اپنے اپنے وقت میں 5 نمازوں کا پابند ہو کوئی بھی شیعہ اس خیر العمل سے بھی اپنی پہچان کبھی نہیں کرا سکتا)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کو بھی ان خون آشام جنگوں پر فخر نہ تھا۔ شیعہ ناز سے حضرت علیؓ کی زبان حال سے کہتے ہیں "کہ میں خود تو ان قاتلوں سے بدلہ نہ لے سکا البتہ جو وارث مقدمہ اور رپورٹ لے کر میرے تھانہ اور عدالت میں آئے میں نے بدلہ لینے کی یہ آیات وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (تمہاری زندگی بدلہ لینے میں ہے) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى (مومنو! مقتولوں کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے۔) (پارہ2رکوع6) پڑھنے والے طالبین قصاص پر ان قاتلوں سے حملے کروائے اور انہوں نے لاکھ سے زائد امت محمدیہ مار ڈالی۔جیسے آج روافض کہتے ہیں۔(مترجم نہج البلاغہ، تاریخ ائمہ)

ہم مسلمانوں کے ہاں حضرت علیؓ بھی ان غیر ارادی حادثات پر افسوس کرتے اور خدا سے معافیاں مانگتے تھے۔
(دیکھئے تاریخ طبری)

(الف) صفین کے قتل عام پر حضرت علیؓ نادم ہوئے تو حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ابا جی میں نے تو آپ کو منع کیا تھا۔تب حضرت علیؓ نے فرمایا ہائے کاش مجھے ماں نہ جنتی۔میں آج سے ۲۰ سال پہلے مر چکا ہوتا۔

(۱)۔تاریخ للبخاری جلد 3 صفحہ 384 قسم ثانی طبع دکن (۲) کتاب السنہ لامام احمد صفحہ 196 طبع مکہ مکرمہ
(۳) المصنف لابن ابی شیبہ جلد 10 صفحہ 1031 تحت کتاب الجمل میں ہے کہ آپ نے ہونٹوں پر دانت رکھ کر فرمایا "اگر

مجھے پتہ ہوتا کہ معاملہ یوں (نقصان والا) ہوگا تو میں جنگ کے لئے نہ نکلتا۔ ابوموسیٰ جاؤ میری گردن کے خلاف فیصلہ دے دو"
(۴) کتاب الآثار لامام ابی یوسف میں بھی یہی ہے کہ اے ابوموسیٰ مجھے چھڑاؤ اگرچہ مجھے نقصان ہو۔
(بحوالہ سیرت علی المرتضیٰ صفحہ 337 از محمد نافع)

حدیث جواب کی تحقیق

یہ بات شیعہ اپنی کتابوں میں لکھ کر مشہور کرتے ہیں۔ سنی صحاح ستہ اور حدیث کی معتبر کتابوں میں نہیں تاریخی کمزور سندوں سے مذکور ہے۔ مولانا محمد نافع مدظلہ کی تحقیق کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) بیشتر روایات کا راوی قیس بن ابی حازم ہے وہ کچھ توثیق کے علاوہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حجر کی تہذیب التہذیب جلد 8 صفحہ 388 میں ہے۔ یحیٰی بن سعید قطان نے کہا قیس بن ابی حازم منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں کلاب الحوآب بھی ہے۔ وکذا فی المیزان جلد 3 صفحہ 392

(۲) دوسرا راوی عبدالرحمٰن بن صالح ہے جو شیعہ ہے۔ مثالب صحابہ کی روایات نقل کرتا ہے۔ کوفہ کا جلا بھنا شیعہ ہے۔ الکامل لابن عدی جلد 4 صفحہ 1627، العلل المتناہیہ لابن الجوزی جلد 2 صفحہ 366 روایت نمبر 1420 تحت حدیث قتال علی وعائشہ

(۳) ابن ابی حاتم رازی نے علل الحدیث جلد 2 صفحہ 426 میں لکھا ہے یہ حدیث عصام نے بھی روایت کی ہے جو منکر ہے۔

(۴) قدیم مورخین خلیفہ بن خیاط التوفی 240ھ اور دینوری شیعی التوفی 282ھ نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا

(۵) اس کا ذکر طبری میں ہے۔ طبری کا شیخ عیسیٰ بن موسیٰ فزاری ہے۔ جو نفس کے ساتھ متہم اور غالی شیعہ ہے۔ پھر اس کا شیخ علی بن عابس الازرق ہے جسے علماء رجال نے ضعیف لیس بشئی اس کمزور کا کوئی اعتبار نہیں اوپر کے 2 راوی ابوالخطاب ہجری، صفوان بن قبیصہ احمسی مجہول ہیں تیسرا الطبل العرنی اور چوتھا راکب مجہول بالذات ہیں (بحوالہ سیرت سیدنا علی صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳)

(۶) پھر درایت کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ کہ آپ کچھ اور صحابہ کے کہنے پر صلح کرانے امن قائم کرنے اور خلافت علی کو مستحکم کرنے گئی تھیں روح المعانی جلد 22 صفحہ 9 تحت آیت وقرن فی بیوتکن (المنتقیٰ للذھبی صفحہ 222)

(۷) کتاب الثقات لابن حبان میں ہے جلد 2 صفحہ 280 آپ فرماتی تھیں اے اللہ تو جانتا ہے میں تو صرف صلح چاہتی ہوں تو ان میں صلح کر دے تو حضور ﷺ نے دیار بنی بکر کے کنوئیں پر کتے بھونکنے کی خبر دی ہے۔ مذمت مقصود نہیں۔ مسافروں کو کتے بھونکتے ہیں۔

اعتراض: 10- حضرت ایک جرم کی وجہ سے نبی پاک کے ساتھ دفن نہ ہوئیں۔ (حیات صدیقہ از ندوی)

الجواب: اس کی بدباطنی دیکھیئے کہ حضرت عائشہ کے فضائل، صاف زندگی پر اتنی بڑی کتابیں پڑھنے کے بعد بھی اسے عیب جوئی کی سوجھی۔ اور یہ بات نقل کر دی۔ یہ بات ان کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے وفات کے وقت ہر کوئی اپنی عاجزی بے بسی اور فکر

آخرت کی سوچتا ہے۔ کنوئیں میں پڑے، قید میں گرفتار، پھر بادشاہی کر چکنے کے بعد حضرت یوسف بھی فرماتے ہیں۔

"تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ" (سورۃ یوسف پارہ 13، رکوع 5)

(ترجمہ) اے اللہ مجھے مسلمانی پر وفات دے اور نیکوں کے ساتھ ملا دے۔

کیا وہ وفات سے پہلے مسلمان اور نیک لوگوں سے وابستہ نہ تھے؟ پھر روضہ پاک میں جگہ صرف ایک آدمی کے دفن کی ہے او بااتفاق امت حضرت عیسٰی علیہ (السلام) دفن ہوں گے۔ تو اماں جی وہاں تدفین کی فکر کیوں کریں جبکہ ایک غیر محرم حضرت عمرؓ بھی وہاں سوئے ہوئے ہیں۔ اس لئے امہات المومنین کے ساتھ دفن ہونا چاہتی ہیں۔

مناسب ہے کہ حیات صدیقہ کا عکسی صفحہ 109 یہاں پورا آپ پڑھ لیں۔

وفات حسرت آیات 58ھ میں حضرت عائشہ کی عمر شریف 67 سال کی ہو چکی تھی۔ اسی سال ہی رمضان المبارک میں آپ بیمار پڑیں۔ چند روز تک علالت کا سلسلہ جاری رہا۔ زمانہ علالت میں جب کوئی مزاج پرسی کرتا تو فرماتیں اچھی ہوں۔ (ابن سعد)

جب لوگ عیادت کو آتے اور تسلی دیتے تو فرماتیں۔ کاش میں پتھر ہوتی جنگل کی بوٹی ہوتی'' آپ کی وصیت تھی کہ مجھے حضور ﷺ کے پاس اس حجرہ مبارک میں دفن نہ کرنا میں نے ایک جرم کیا ہے۔ (یعنی جنگ جمل میں شرکت) مجھے دیگر ازواج کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا'' فرمایا رات ہی کو دفن کر دی جاؤں صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔ (موطا امام محمد)

تاریخ وفات 17 رمضان المبارک 58ھ کی رات تھی کہ رحمت عالم ﷺ کی حرم اور تمام مسلمانوں کی ماں عائشہ صدیقہ اپنے فرزندوں پر بے شمار احسانات کی بارشیں برسا کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

لوگوں کے رونے کی آوازیں سن کر انصار اپنے گھروں سے نکل آئے اور مدینہ میں یکا یک قیامت بپا ہو گئی۔ (ابن سعد)

حضرت ام سلمہؓ رونے کی آواز سن کر بولیں عائشہ کے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ وہ حضور ﷺ کی سب سے زیادہ پیاری بیوی تھیں (مستدرک حاکم)

حسب وصیت جنازہ رات کو ہی تیار ہو گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بھانجوں اور بھتیجوں نے قبر میں اتارا۔ اور رات ہی کو آپ جنت البقیع میں دفن کر دی گئیں۔ جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہ دیکھا گیا۔

نوٹ: قارئین کرام! کہاں گئی وہ کنوئیں میں گرا کر بلا کفن و جنازہ والی جھوٹی روایت جس سے رافضی اپنا پیٹ پالنے

اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ [illegible]

اعتراض: 11- حضرت عائشہؓ نے امام حسنؓ کو روضۂ رسول میں دفن نہ ہونے دیا۔ (کتاب [illegible])

الجواب: پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ روضہ نبویؐ [illegible] حضرت [illegible] چھوڑی تھی۔ عائشہؓ نے آپ [illegible] شیعہ حضرات [illegible] حضرت [illegible] ہیں کہ انہوں نے فرمان رسول کے مطابق "میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں [illegible]" (بخاری) حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کی اور بیعت کر لی [illegible] دیے ان سب کو ذلیل کر دیا۔ شیعہ کی کتاب [illegible] جلد 4 صفحہ [illegible] پر ہے

"شیعہ نے کہا خدا کی قسم امام حسنؓ کا ارادہ معاویہ سے صلح کا ہے [illegible] ہو گیا۔ جیسا کہ اس کا باپ کافر ہو گیا تھا۔ [illegible] لوٹ لیا۔ ابن [illegible] نے چادر چھین لی۔ اور [illegible]"

آج بھی شیعہ اس لئے آپ سے ناراض ہیں۔ ان کی زندگی کا کوئی [illegible] حضرت علیؓ و حسینؓ پر [illegible] تقریروں کی بھی کیسٹیں نہیں ملیں گی۔ [illegible] بار منانے کے لئے "وفات از زہر" اور روضہ میں حضرت [illegible] جیسا کہ لوگوں کو بھڑکا کے رلاتے ہیں۔ مروان اور ام المومنین عائشہؓ کو گالیاں دلاتے ہیں۔ [illegible] "کہ حضرت امام حسنؓ نے شرع محمدی کے مطابق زندگی بسر کی یا [illegible]" [illegible] حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ جنہوں نے کیوں کیا تھا کہ آج یہ ان کی مذمت کرتے ہیں۔ [illegible] کو سنتے اور پیروی کرتے ہیں۔

تو دراصل یہ قصہ تدفین در روضہ ہی غلط ہے اور ان جھوٹے راویوں کی بدولت ہے

اعتراض: 12- حضرت عائشہؓ پر توہین رسالت کا الزام۔ [illegible] جلد 2 [illegible]

الجواب : اس کی پہلے تحقیق گذر چکی ہے۔ ہمارے [illegible] ان کی عادت ہے کہ گھرانہ نبیؐ کے ساتھیوں رسول اللہ کے [illegible] کی توہین کرتے ہیں۔ اور قضیہ [illegible] فدک [illegible] (دیکھئے مجلسی کی کتابیں قصہ فدک) وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بھی یہ تہمت لگاتے ہیں [illegible]

جلد 1 صفحہ 409) سے ہمیں تو اس ماں بیٹی کی یہ دعائیں ملی ہیں جو حضور ﷺ نے ان کو سکھائی تھیں۔ اے عائشہ ان جامع کلمات سے یہ دعا مانگا کرو

اللهم انی اسالک من الخیر کله و عاجله و آجله ما علمت منه ومالم اعلم و اعوذبک من الشر کله وعاجله و آجله ماعلمت منه ومالم اعلم واسالک الجنة وماقرب الیها من قول و عمل واعوذبک من النار و ماقرب الیها من قول و عمل واسالک من الخیر ماسال عبدک ورسولک محمد ﷺ واستعیذک ما استعاذک منه عبدک ورسولک محمد ﷺ واسالک ما قضیت لی من امران تجعل عاقبته رشدا برحمتک یا ارحم الراحمین (اخرجه ابن ماجه والحاکم وصححه من حدیثها)

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتی ہوں جلدی ہو یا دیر سے جو میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی اور میں تجھ سے ہر شر کی پناہ چاہتی ہوں جلدی ہو یا بدیر جو جانتی ہوں یا نہیں جانتی میں تجھ سے جنت اور وہ قول وفعل مانگتی ہوں جو مجھے اس کے قریب کر دیں اور تجھ سے دوزخ کی پناہ چاہتی ہوں اور اس بات اور عمل کی بھی جو دوزخ کے قریب کرے۔ اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ نے مانگی اور اس شر سے پناہ مانگتی ہوں جس کی تجھ سے تیرے بندے اور رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اور جو تو نے میرے حق میں فیصلہ کیا اس کا اچھا انجام چاہتی ہوں۔ اے بہت رحم کرنے والے تیری مہربانی کی وجہ سے

اور سیدہ خاتون جنت کو آپ نے یہ دعا سکھلائی تھی جن کا زھد و بتول آج کوئی مجتہد نہیں بتاتا۔ صرف گلوں گالیوں اور تبروں کے طومار کی ان پر تہمتیں لگا کر مسلمانوں کو باہم لڑاتا آرہا ہے۔

"یا حیی یا قیوم برحمتک استغیث لا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کله اخرجه النسائی فی الیوم واللیلة والحاکم من کلام انس و قال صحیح علی شرط الشیخین" (احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 409)

(ترجمہ) اے زندہ خدا کائنات کو قائم رکھنے والے میں تجھ سے تیری رحمت کی فریاد چاہتی ہوں مجھے ایک لحہ بھی میری ذات کے حوالے نہ کر اور میرے سب کام درست فرما دے۔

(اس دعا سے باغ فدک کا مسئلہ بھی درست ہو گیا مگر رافضی تو نہیں مانتا)

اعتراض :13۔ حضرت عائشہؓ کو مختلف مغالطوں میں مبتلا کر کے میدان جنگ میں لایا گیا۔

(حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی)

الجواب : جب یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ حضرت عائشہؓ کا قصاص عثمان کے لئے نکلنا جو دراصل حضرت علیؓ کی حمایت اور آپ کی حکومت کے استحکام کے لئے تھا۔ کچھ حضرات کو پسند تھا اور وہ support کرتے تھے۔ اور کچھ کو ناپسند تھا وہ مخالفت کرتے تھے اور اپنے نظریہ کے مطابق اس پر نقد و تبصرہ کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ" کی سیاسی زندگی کا صفحہ 257 جس کا عکس پیش کیا گیا ہے اسی تبصرہ اور نظریہ پر مشتمل ہے۔ ہم یہاں نہ تائید کریں گے نہ تردید بلکہ عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول پیش کریں گے۔

تلک دماء طهر الله منها ایدینا فلا نلوث بها السنتنا

(ترجمہ) (عہد مرتضوی کے) یہ وہ خون ہیں جن کے داغ سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا تو ہم اپنی زبانوں پر بھی یہ داغ نہیں لگنے دیتے

اعتراض : 14- ابلیس اور حضرت ابوبکر کا ایمان برابر ہے۔ (العیاذ باللہ) از تاریخ بغداد)

الجواب : جھوٹے راوی کا امام ابو حنیفہ" پر بہتان ہے اور وہ محبوب بن عیسیٰ انطاکی ہے۔ اسی عکسی صفحہ میں اس کی تردید یہ کی ہے یہ ابو صالح فرا ہیں۔ جس کی فزاری وغیرہ سے جھوٹی کہانیاں منقول ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس کی کہانیوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے صفحہ 273 (دستاویز صفحہ 587) تانیب الخطیب کے ترجمہ میں ہے یہ الفزاری ابو حنیفہ کے بارے میں زبان درازی کرتا تھا اور ان سے دشمنی رکھتا تھا۔ (امام ابو حنیفہ کا عادلانہ دفاع صفحہ 135)

(۲) یہ عنوان دھوکے کا ہے ورنہ ایمان لانا اور اس کی کیفیت و قوت مراد نہیں ہے۔ بلکہ ایمان سے مراد ایمانیات کی وہ باتیں ہیں جن کا ماننا ہر کافر و مسلم، ابلیس و ابوبکر سب کو ماننا ضروری ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے

"بے شک مسلمانوں اور یہودیوں اور عیسائیوں اور صابیوں میں سے جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں تو ان کو اعمال کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں یقیناً ملے گا۔ الخ

(پارہ 1 رکوع 8، پارہ 6 رکوع 14)

اب خط کشیدہ 4 قوموں کو ایمان میں نہیں بلکہ ایمانیات، اللہ، قیامت وغیرہ کو ماننے میں برابر کیا گیا کہ ان چار میں سے جو بھی خدا قیامت اور سب عقائد ایمانیات پر ایمان لائے، نیک اعمال بجالائے تو قیامت کے دن پورا اجر پائیں گے۔ (جنت پہنچ کر) ہر قسم کے خوف اور غم سے بے نیاز ہوں گے۔

پھر اسی عکسی صفحہ پر مثالیں بھی ایمان ایک اور برابر ہونے میں نہیں دیں۔ بلکہ ایمان کی گئی ہوئی باتوں کی دی ہیں۔ ابلیس بھی رب کو مانتا ہے۔ ابوبکر بھی مانتے ہیں۔ اگلی مثال میں آدم اور ابلیس کا ایمان بھی ایک (گنی ہوئی باتوں میں) بتایا ہے۔ ابلیس نے کہا اے رب تو نے مجھے گمراہ جو کردیا۔ اور کہا اے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ آدمؑ نے دعا کی اے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ (اگر تو نہ بخشے تو ہم گھاٹے میں رہے) تو مطلب یہ ہوا کہ "فلاں فلاں کا ایمان

(ماننا) برابر ہے" یعنی خدا و رسول کی سب باتوں کو دونوں کا ماننا فرض برابر اور ضروری ہے۔ جو برابر سب کو نہ مانے گا اس کا ایمان ختم ہو جائے گا۔ ابلیس نے حکم خدا نہ مانا تو بے ایمان ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سب سے پہلے ایمان لا کر (ترمذی) خدا و رسول کی اطاعت میں پوری زندگی گذار دی۔ تو پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ اگر یہ فرق نہ بتائیں تو ایسی مثال ہو گی کہ ابلیس اور حضرت علی المرتضیٰ دونوں خدا کی مخلوق ہیں۔ بات تو سچی ہے مگر برابر کہنا علی سے دشمنی ہے۔ یا خدا نے فرمایا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں مگر "میری طرف وحی آتی ہے" نہ بتانا۔ حضور ﷺ سے دشمنی ہے۔ تو یہ شیعہ اعتراض بغض ابوبکرؓ کی دشمنی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

اعتراض : 15- حضرت ابوبکرؓ میں چیونٹی کی رفتار سے مخفی شرک تھا۔ (الادب المفرد بخاری)

الجواب : مغالطہ ہے۔ یہاں شرک سے مراد جلی نہیں کہ خدا کی صفات، حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے۔ جیسے شیعہ خدا کی سب صفات و حقوق عطائی طور پر اپنے 12 اماموں میں مانتے ہیں اور ان کو پکارتے ہیں۔ بلکہ شرک خفی دکھاوا مراد ہے۔ کہ لوگ اس کی عبادت دیکھ کر خوش ہوں اس کی تعریف کریں تو یہ بھی خوش ہو جائے یہ کبھی بڑے گناہ سے غیر معصوم بھی ہو سکتا ہے۔ تو خطاب فرد واحد کو نہیں جیسے شیعہ نے ابو بکر پر فٹ کر دیا۔ بلکہ تمام امت کے لوگ مراد ہیں۔ حدیث یہی بتاتی ہے۔

معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے فرمایا ابو بکر! شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی بہت خفیف طور پر رینگتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا شرک اللہ کے ساتھ کسی کو معبود ٹھہرانے ہی کا تو نام ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہے میں تم کو وہ چیز بتاتا ہوں کہ جب تم اس کو کہو گے تو شرک تھوڑا ہو یا بہت تم سے نکل جائے گا یہ دعا پڑھا کرو۔

"اللهم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئاً و انا اعلم واستغفرک لمالا اعلم"

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیرا کسی کو شریک بناؤں۔ اور مجھے پتہ بھی ہو اور اس گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں جو مجھے معلوم نہیں۔

یہ ابوبکر کو سامنے دیکھ کر سب امت کو مسئلہ بتانا مقصود ہے جیسے حضرت علیؓ کو خطاب کر کے پوری امت کو بدنظری سے روکنا مقصود ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی جلد 2، اور من لا یحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 11 طبع مصر میں ہے۔

"یا علی لیس لک الا نظرة واحدة"

(ترجمہ) کہ اے علی تجھے ایک دفعہ ہی (بلا ارادہ) غیر محرم کو دیکھنا جائز ہے۔ دوبارہ نیت سے دیکھنا گناہ ہے اب اس کا شیعہ کی طرح شخصی نیت کا مسئلہ تو یہ نہیں ہو گا کہ معاذ اللہ حضرت علی غیر محرموں کو دیکھا کرتے تھے۔ اور پہلی نظر آپ نے معاف کی ہوئی تھی۔ بلکہ پوری امت کو بتانا مقصود ہے کہ پہلی بلا ارادہ معاف ہے۔ دوسری نیت سے دیکھنا حرام ہے۔

چھٹا باب تحقیقی دستاویز

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی توہین (معاذاللہ)

مطاعن صدیقی

اعتراض: 1- حضرت ابوبکرؓ میں چیونٹی کی رفتار سے مخفی شرک تھا۔ پھر تاریخ بغداد، تفسیر در منثور، تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح المجید کے صفحات دیئے۔ اور وہی مذکورہ حدیث نقل کی۔

الجواب: تفصیلی بحث گذر چکی ہے کہ خاص کو خطاب کر کے عوام کو سمجھانا مقصود ہے۔ ضرب المثل ہے "کہتی بیٹی کو ہوں سمجھاتی بہو کو ہوں" قرآن پاک میں ہے "لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ" اگر آپ نے بھی شرک کیا تو سب اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ شرک نہیں کرتے امت کو سمجھانا مقصود ہے۔ بہت سے پیغمبروں کے تذکرہ خیر کے بعد ہے

"وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ". (سورۃ انعام، پارہ 7 رکوع 17)

(ترجمہ) اگر وہ بھی (معاذاللہ) شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔

مجلسی کی کتاب عین الحیوٰۃ صفحہ 181 عجب وخود پسندی۔۔ جس سے ریا پیدا ہوتا ہے۔۔ کی مذمت میں ہے۔ اپنی عبادت پر کوئی ناز نہ کرے اور اپنی عاجزی کوتاہی کا اعتراف کرے۔ تم جان لو کہ بری عادتوں میں سے سب سے بدترین خصلت خود پسندی اور اپنے عمل کو اچھا جاننا ہے جو جہالت سے پیدا ہوتا ہے۔ (حالانکہ شیعہ راویوں اور کتابوں نے جگہ جگہ اپنے ائمہ کے فضائل میں خود ان کی زبانی یہ کہلایا ہے۔ کہ ہم ایسے ایسے ہیں فلاں فلاں تو ایسے ایسے نہ تھے) پھر اکابر صحابہ کرام پر چوٹیں کی ہیں پھر عجب اور اپنے اعمال کی خود پسندی کی مذمت میں دس حدیثیں پیش کی ہیں۔ بطور نمونہ صرف ایک کا ہم ذکر کافی جانتے ہیں۔

"حضرت امام موسیٰ کاظم نے اپنے بیٹے سے کہا تو عبادت میں خوب کوشش کر اور اپنے نفس کی خدا کی عبادت واطاعت میں کوتاہی کو باہر نکال۔ ہمیشہ اپنے کو قصور وار جان کیونکہ خدا کی شان کے مطابق اس کی عبادت کوئی نہیں کر سکتا"

ہو سکتا ہے کہ یہ بیٹا آٹھواں امام رضا ہی ہوں تو ایسی تلقین نہ امام کی شان کے خلاف ہے نہ حضرت ابوبکرؓ پر کوئی طعن ہے۔ یہ بڑے نبی و ولی اپنوں کی تربیت اور دوسروں کو نصیحت ایسے الفاظ و مواعظ سے کرتے رہتے ہیں۔ دین کے یہ نازک حقائق وہ لوگ کیا جانیں جو پورا سال تھیٹر، سینمیں اور معاصی کے اڈے چلاتے ہیں۔ عقیدہ یہ ہے کہ مذہب کے نام پر ہم جو بھی شرک و بدعت

اور مسلم دشمنی پھیلائیں جیسے یہاں پولیس نہیں پکڑتی قبر وحشر میں خدا کے فرشتے بھی نہیں پکڑیں گے۔

اعتراض : 2- حضرت ابو بکرؓ پر توھینِ امہات المومنین کا الزام۔ پھر تاریخ الخلفاء، حیات الحیوان، ازالۃ الخفاء، مختصر سیرت الرسول، الصواعق المحرقہ، حیات الصحابہ سے حضرت ابو بکر کی وہی بات پیش کی ہے جس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔

الجواب : اپنے بغض کی گندگی گدھے کی طرح کھاتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے لشکر اسامہ بھیجتے وقت کمال جرأت سے یہ کیوں کہا تھا کہ بالفرض کتے امہات المومنین کو آ کر ٹانگیں کھینچیں تو بھی لشکر نبوی ضرور بھیجوں گا۔ اس پاگل شیعہ کے سوا کسی مسلم غیر مسلم نے حضرت ابو بکر مجاہد اعظم، خلیفہ اول، قاتل الکفار والمرتدین ومنکری الزکواۃ اور جھوٹے متنبوں پر لشکر چڑھانے والے صدیق اکبرؓ پر اعتراض نہیں کیا۔ ان عکسی صفحات سے چند مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو بکرؓ کے فضائل

(1) شیخ ابو اسحاق وغیرہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہؓ سے بڑے عالم تھے کیونکہ اس مسئلہ کو سمجھنے میں سب چپ رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ نے ان سے دلائل کے ساتھ مباحثہ کیا تو سب کو پتہ چلا کہ ان سے جہاد ہی برحق ہے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ 17)

(2) حضرت ابو بکرؓ نے کمال عزم سے امہات المومنین پر سخت لفظ نہیں بلکہ اپنی جان پر بھی یہی کہا۔ فرمایا

"خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر جنگل کے درندے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں تو بھی اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جیسے حضور ﷺ نے حکم دیا تھا گو شہر میں میں ایک ہی رہ جاؤں تب بھی اسے بھیجوں گا۔ (حیات الصحابہ جلد 2 صفحہ 25 از مولانا شیخ محمد یوسف کاندھلویؒ)۔

(3) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

"اللہ نے ابو بکر کا سینہ جہاد کے لئے کھول دیا تو میں نے پہچانا یہی حق تھا اللہ کی قسم ابو بکر کا ایمان پوری امت کے ایمان پر وزنی ہے جو انہوں نے مرتدوں سے قتال کیا" (مختصر سیرت الرسول از محمد بن عبد الوہاب التوفی 1206ھ)

کہاں گئی وہ جھوٹی روایت کہ ابو بکر و ابلیس کا ایمان برابر ہے۔ معاذ اللہ

(4) حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا تھا لوگوں سے نرمی برتیں (جنگ نہ کریں) تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کیا تم جاہلیت میں سخت تھے۔ اسلام میں اب نرم اور کمزور ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم وحی ختم ہو چکی، دین مکمل ہو گیا۔ کیا دین میں کمی ہو (انکار زکوٰۃ، انکار ختم نبوت، انکار اسلام) اور میں زندہ رہوں۔ (مشکوٰۃ) حضرت علیؓ نے بھی یہ فرمایا تھا اے رسول اللہ کے خلیفہ ہمیں اپنی ذات (کی شہادت) کا غم نہ پہنچایئے۔ تو یہی ثابت قدمی کا جواب حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کو دیا.......... پھر حضرت خالد کو کمانڈر بناتے ہوئے فرمایا حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

"کہ اللہ کا بہتر بندہ اور قبیلے کا بھائی خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جو خدا نے کفار اور منافقین پر سونت دی ہے" (احمد، ازالۃ الخفاء مقصد دوم صفحہ 28)

(5) ابن تیمیہ (جیسا بدگو صحابہؓ) بھی کہتا ہے۔

عرب مرتد ہو گئے تو ان سے صدیق نے جہاد کیا حتیٰ کہ وہ سیدھے (مسلمان) ہو گئے۔ یمامہ کو فتح کیا۔ مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اور صنعاء میں اسود عنسی کذاب کو جہنم پہنچایا اور اسلامی لشکر شام اور عراق کو فتح کرنے کے لئے بھیجے۔ (حیاۃ الحیوان دمیری جلد 1 صفحہ 70)

(6) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا

خدا کی قسم میں ضرور اس سے لڑوں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ حضور ﷺ نے یہ حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 55)

(7) حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

قرآن کے بارے سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کو ملے گا۔ کیونکہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دو گتوں میں قرآن شریف کو جمع کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 59)

(8) ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے

کہ حضور ﷺ نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا میں موجود تھا۔ غائب نہ تھا۔ نہ بیمار تھا (میرا حق ہوتا تو مجھے آگے کرتے) تو ہم نے دنیا (حکومت و خلافت) کے لئے ابوبکر کو پسند کر لیا ہے۔ جس کو دین کے لئے حضور ﷺ نے ہمارے لئے پسند کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 48)

(9) نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کا ارشاد ہے

حضور ﷺ کے بعد جو خلیفہ بنا وہ خود بھی دین پر پکا رہا۔ اور لوگوں کو بھی دین پر جمائے رکھا

(10) حضرت انسؓ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر سے محبت اور اس کا شکریہ ادا کرنا میری پوری امت پر فرض ہے۔
(اخرجہ ابن عساکر -- تاریخ الخلفاء صفحہ 44)

اعتراض: 3۔ پیغمبر اسلام نے ابوبکر کے ایمان کی گواہی نہ دی۔ مصفیٰ شرح مسویٰ، العبرۃ بما جاء فی الغزو والشہادۃ والھجرۃ

الجواب: وہی سابقہ غلطی ہے کہ خطاب عام سے خاص شخص کو مطعون کیا جا رہا ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کیا ہم

ان شہداء احد کے بھائی نہیں ہم بھی اسلام لائے جیسے وہ مسلمان ہوئے ہم نے بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسے انہوں نے کیا تو آپ نے بلیٰ! فرمایا کیوں نہیں تمہارا اسلام اور جہاد ان کی طرح ہے ان کا جہاد جب ایمان کو متضمن تھا تمہارا اسلام وجہاد بھی اسی طرح ایمان سے وابستہ ہے مگر فرق یہ ہے کہ خاتمہ پر ایمان کا اعتبار ہوتا ہے۔ خدانخواستہ کوئی تم میں سے دین سے پھر جائے یا بدعت ایجاد کرے تو وہ ان شہداء کی طرح نہیں ہوگا۔ جن کا ایمان پر خاتمہ اور بدعت سے پاکی واضح ہے۔ فبکیٰ ابو بکر ابوبکر آئندہ کا خطرہ جان کر رو پڑے ایمان کی ہی دلیل ہے۔ اس حدیث کا واضح مقصد وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ کی تاکید ہے۔ کہ مرتے دم تک مسلمان رہو اور کوئی بدعت ایجاد نہ کرو۔ تاکہ زندگی کے اسلام ایمان اور اعمال صالحہ میں فرق اور کمی نہ آجائے۔ اس انداز اور ترغیب کا یہ معنیٰ تو کسی محدث اور شارح نے نہیں لیا۔ کہ اب تمہارے اندر ایمان نہیں یا تمہارا اسلام ناقص ہے جو رافضی باور کرانا چاہتا ہے کیونکہ یہ توجیہ القائل بما لا یرضیٰ بہ قائلہ کا مصداق ہے۔ اس سے تو کسی سنی شیعہ بڑے چھوٹے کا کوئی ایمان واسلام زندگی میں اور اقرار کے ساتھ بھی ثابت نہ ہوگا۔ نکاح، طلاق، وراثت، جہاد سب احکام شرعیہ معطل ہو کر رہ جائیں گے۔

رہا ان کے شخصی ایمان کا ثبوت تو وہ نام لے کر الگ الگ ہر صحابی، اہل بیتؓ، خلفاء راشدینؓ، اقارب رسولؐ کا ایمان آپ نے بتایا ہے کتب مناقب، ابواب الفضائل میں آپ سینکڑوں نام الگ الگ پڑھیں گے۔ مثلاً

(۱) حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے ایمان کے متعلق بخاری مسلم کی حدیث میں ہے کہ ایک گائے آپ کے سامنے بول پڑی لوگوں نے کہا سبحان اللہ گائے باتیں کرتی ہے تو آپ نے فرمایا۔

فانی او من بھذالک وابوبکر و عمر وما لم ابو بکر و عمر (بخاری مسلم مناقب شیخین)

(ترجمہ) میں بھی اس معجزہ (گفتگو گائے) پر ایمان لاتا ہوں اور حضرت ابوبکر وعمر بھی لاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس مجلس میں نہ تھے۔ تو اب آپ نے ان کی تصدیق ایمانی پر غیر موجودگی میں گواہی دیدی۔

(۲) عشرہ مبشرہ بالجنۃ کی حدیث مشہور ایمان پر ہی دال ہے۔

(۳) بروایت ترمذی از ابوسعید خدری آپ کا فرمان ہے

میرے دو آسمانی وزیر جبریل ومیکائیل ہیں اور میرے دو زمینی وزیر حضرت ابوبکر وعمر ہیں۔ کسی بھی بادشاہ کے وزیر، مشیر، سفیر اور کسی عہدہ پر تعینات شدہ کا معتمد اور محسن ہونا شبہ سے بالا ہے۔

(۴) حضرت علیؓ کا نہج البلاغہ میں فرمان ہم پیش کرتے رہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

کہ حضور ﷺ کے بعد جو آپ کے جانشین ہوئے وہ خود بھی دین پر ثابت قدم رہے اور رعایا کو بھی دین پر قائم رکھا۔ یہاں تک کہ اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا (یعنی وہ مستحکم ومضبوط ہو گیا) (نہج البلاغہ آخر اقوال صفحہ 952)

یہ ابوبکر کے دین پر پختگی کی شہادت علوی ایمان کی ضامن ہے۔شیعہ کی (منار الہدیٰ للعلی البحرانی الشیعی صفحہ...37) ناسخ التواریخ جلد 3 صفحہ 532 میں اور نہج البلاغہ صفحہ 81 خطبہ 37 میں ہے (بیعت صدیقی کے وقت)

''میں ابوبکر کے پاس گیا اور ان کی بیعت کر کے ان کی معاونت کی..........ابوبکر نے تمام امور اپنی نگرانی میں لیے اور سب امور آسانی درستی میانہ روی اور عمدہ طریق پر سرانجام دینے لگے۔میں خیر خواہانہ جذبہ کے ساتھ آپ کے ساتھ رہا اور ان امور میں جن میں وہ اللہ کی اطاعت کرتے میں دل و جان سے آپ کی اطاعت کرتا رہا''

شیعہ کی کتاب الغارات مؤلفہ ابواسحاق ابراہیم ثقفی کوفی اصفہانی المتوفی 283ھ میں ہے۔

''حضرت علیؓ نے فرمایا کہ لوگ بیعت کے لئے ابوبکر پر ٹوٹ پڑے اور ان پر ایک ہجوم کر دیا کسی انصاف پسند دل کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ آپ کی امامت وخلافت کے صحیح ہونے کا اقرار واعتراف کرے''

نیز یہاں آپ سے یہ روایت بھی ہے

''ہم اللہ کے فیصلے پر خوش ہیں اور اللہ کا کام اسی کے سپرد کرتے ہیں-----میں نے اپنے بارے یہ محسوس کیا ''کہ میں بیعت کرنے سے پہلے ہی ان کی اطاعت کا عہد اپنے گلے میں ڈال چکا تھا'' اسی خطبہ مترجم کے لفظ یہ ہیں۔فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذاالمیثاق فی عنقی لغیری

(نہج البلاغہ صفحہ 81 خطبہ 37 طبع بیروت)

اعتراض: 4۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ ہر نماز کے بعد حضرت ابوبکر کے لئے بددعا کرتی تھی۔

(الامامۃ والسیاسۃ لابی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ الدینوری صفحہ 14)

الجواب: یہاں تین باتوں پر توجہ فرمائیں۔

1۔ یہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ گو صاحب علم اور کثیر التصانیف ہے۔مگر یہ الامامۃ والسیاسۃ اس کی نہیں ہے۔اس کے تذکرہ میں مؤلفین اس کی کتابوں کی فہرست میں الامامۃ والسیاسۃ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کئی حضرات اس کتاب کا نام لکھ کر صراحت سے کہتے ہیں کہ یہ اس کی نہیں ہے مثلاً اس کی کتاب المعارف لابن قتیبہ کے مقدمہ صفحہ 56 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی میں ہے

''یہ بات باقی رہ گئی کہ الامامۃ والسیاسۃ کی نسبت جو ابن قتیبہ کی طرف ہے غلط ہے یہ کتاب اس کی نہیں ہے پھر اس پر 5 دلائل پیش کئے ہیں جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

2۔ مصنف کی خود ذات مخدوش اور متکلم فیہ ہے کچھ ثقہ دیندار، عالم اہل سنت اور معتبر امام کہتے ہیں۔کچھ اسے غلطیوں والا، کم تنقید والا، اہل بیت سے منحرف کہتے ہیں۔میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد 2 صفحہ 387 پر علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب التصانیف صدوق اور قلیل الروایہ ہیں۔ اسحاق بن راھویہ اور ایک جماعت سے روایت کی ہے خطیب نے کہا ثقہ دین فاضل تھے۔ حاکم نے کہا امت کا اجماع ہے کہ قتبی کذاب ہے میں کہتا ہوں یہ قبیح حملہ ہے۔ خدا خوفی کے بغیر ہوا ہے۔ دار قطنی مرآۃ الزمان میں کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ کی طرف مائل تھا۔ عترت سے منحرف تھا۔ اس کا کلام اس پر دال ہے بیہقی کہتے ہیں کہ کرامیہ کا عقیدہ رکھتا تھا 276ھ میں فوت ہوا (بلفظہ)

راقم الحروف کہتا ہے کہ الامامۃ والسیاسہ کسی رافضی کی تصنیف ہے جو اس نے اس امام مشہور کی طرف منسوب کر دی۔ صحابہ پر حملے وہ اختلافی باتیں جو مؤید شیعہ ہیں خوب ذکر کرتا ہے۔ اب خاتون جنت جیسی عابدہ زاہدہ بتول پر یہ تہمت لگا دی کہ وہ باغ فدک کے چند ٹکے نہ ملنے اور بیت المال میں فقراء و مساکین کا حق بتانے میں اپنے نانا ابو بکر صدیق پر ایسے ناراض ہوئیں کہ نمازوں کے بعد لعنتوں اور بد دعاؤں کے وظیفے پڑھنے لگیں یہ حضرت فاطمہؓ پر بڑا حملہ اور بہتان ہے۔ کہ خدا کی ایسی آیتوں کے خلاف ہے۔ فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ (سورۃ شوریٰ، پارہ 25) کہ برائی کا بدلہ گو برائی سے دینا جائز ہے مگر جو معاف کر دے اور اپنی حالت درست کرے (انتقام نہ لے) تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے پڑ گیا" اپنی اپنی جگہ بتایا جا چکا ہے کہ آپ نے چند مرتبہ حضور ﷺ سے مال مانگا آپؐ نے نہ دیا تو ناراض نہ ہوئیں اب نانا سے مانگا انہوں نے عہد نبوت کا تو حصہ دیا مگر وارث نہ بنایا تو ناراض ہو کر بد دعائیں دینے لگیں یہ بات فاطمہ بتول صرف 75 دن کی زندگی کے لئے کیے ہم مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتی روافض کہیں تو جدا بات ہے۔

3- اب الامامۃ والسیاسۃ کے اس عکسی صفحہ 14 کو پورا دیکھ لیں اور نانا نواسی کا اخلاق خود ملاحظہ فرمالیں

"ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ کی محبوب بیٹی خدا کی قسم رسول اللہ کی رشتہ داری مجھے اپنی رشتہ داری سے زیادہ پیاری ہے آپ مجھے اپنی بیٹی عائشہ سے زیادہ محبوب ہیں مجھے پسند تھا کہ آپ کے والد کی وفات کے ساتھ میں بھی مر جاتا اور بعد میں نہ رہتا کیا آپ دیکھتی نہیں کہ میں آپ کو آپ کی شان کی فضیلت کو پہچان رہا ہوں پھر رسول اللہ کے میراث سے آپ کا حق اس لئے روک رہا ہوں کہ میں نے آپ کے ابا حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے "ہم کسی کو وارث نہیں بناتے جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے"

کہنے لگیں آپ یہ بتائیں کہ اگر میں آپ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کروں تو مانو گے اس پر عمل کرو گے ان دونوں نے کہا ہاں تب فاطمہ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کیا تم نے رسول اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ فاطمہ کی خوشی میری خوشی ہے اور فاطمہ کی ناراضگی میری ناراضی ہے جو میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے فاطمہ کو خوش رکھا اس نے مجھے خوش رکھا اور جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ ابو بکر نے کہا ہاں ہم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہنے لگیں پس میں اللہ کو اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اگر میں حضور ﷺ سے ملی تو تمہاری اس سے شکایت کروں گی۔ ابو بکر

کہنے لگے میں حضورؐ کی اور آپ کی ناراضی کی اے فاطمہ اللہ سے پناہ چاہتا ہوں پھر حضرت ابوبکرؓ پریشان ہوکر رونے لگے۔ قریب تھا کہ جان چلی جائے اور وہ کہہ رہی تھیں خدا کی قسم میں ہر نماز کے بعد تم پر بددعا کروں گی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ روتے ہوئے باہر آئے لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا تم میں سے ہر شخص اپنی بیوی کے ساتھ مل کر رات گذارتا ہے گھر والوں میں خوش رہتا ہے اور تم نے مجھے اس حالت میں چھوڑ دیا ہے مجھے تمہاری بیعت کی ضرورت نہیں مجھ سے بیعت واپس لے لو۔ وہ سب کہنے لگے اے ابوبکر رسول اللہ کے خلیفے یہ حکومت (آپ کے بغیر) درست نہ ہوگی۔ آپ ہم سے زیادہ یہ بات خوب جانتے ہیں اگر آپ نے خلافت چھوڑ دی تو اللہ کا دین قائم نہیں رہے گا۔ تو ابوبکر نے کہا ہاں خدا کی قسم اگر یہ خطرہ نہ ہوتا جو میں اس دستے کی کمزوری کو دیکھ رہا ہوں تو میں ایک رات بھی ایسی نہ گذارتا جس میں میری گردن میں ایک مسلمان کی بیعت ہوتی جو کچھ میں نے حضرت فاطمہؓ سے سنا اور دیکھا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کی بیعت کی (یہ دوسری بیعت تھی پہلی تو تیسرے دن کر چکے تھے) باپ کے بعد حضرت فاطمہؓ 75 راتیں زندہ رہیں۔ (یہ شیعہ مذہب ہے۔ اہلسنت کے ہاں 6 ماہ زندہ رہیں) پھر جب وفات پا گئیں تو حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے گھر بلایا اور کہا اے ابوبکر ہم تیری بیعت سے تیری فضیلت کے انکار یا حسد کی وجہ سے نہ رکے۔ لیکن ہمارا خیال تھا کہ اس میں ہمارا بھی حق ہے آپ ہم سے مشورہ کئے اور پوچھے بغیر خلیفہ بن گئے پھر حضرت علیؓ نے حضور ﷺ سے رشتہ داری بیان کی حتی کہ ابوبکر کو رلا دیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہؐ کی رشتہ داری مجھے اپنی رشتہ داری سے بھی زیادہ پیاری ہے کہ اسے پورا کروں مگر میں نے رسول اللہ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے۔ اللہ کی قسم اسے نہ چھوڑوں گا انشاء اللہ کر کے رہوں گا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کل جامع مسجد میں آپ کی بیعت کا ہم وعدہ کرتے ہیں۔ (چنانچہ پھر کر لی) الخ

حضرت فاطمہؓ ابوبکر سے راضی ہو گئیں

(۱) ابن میثم کی شرح نہج البلاغہ میں ہے (۲) اور یحییٰ دنبلی نے اپنی شرح الدرۃ النجفیہ میں لکھا ہے

"ابوبکر نے فاطمہ سے کہا جو آپ کے والد محترم کا حق تھا وہ آپ کا ہے رسول اللہ ﷺ فدک میں سے آپ کیلئے کچھ رکھ لیا کرتے تھے باقی اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ ویسا ہی کروں گا جیسا آپؐ کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر فاطمہؓ خوش ہو گئیں اور اس بات کا آپ سے عہد لے لیا"

بحوالہ الشیعہ واہل بیت صفحہ 142، از احسان الٰہی ظہیرؒ

(۳) ابن ابی الحدید اور معاصر شیعہ مصنف فیض الاسلام نقی نے یہ روایت نقل کی ہے

"ابوبکر باغ فدک کے غلہ میں سے اتنا لے کر اہل بیت کو دے دیا کرتے تھے جو ان کی ضروریات کے لئے

کافی ہوتا باقی سب تقسیم کر دیا کرتے تھے۔آپ کے بعد عمر بھی ایسا ہی کرتے، عثمان بھی ایسا ہی کیا کرتے اور ان کے بعد علی بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔'' (روضات الجنان جلد 2 صفحہ 218)

جائیداد غیر منقولہ کا مذہب شیعہ میں عورتوں کو حصہ نہیں ملتا

(۱) ابن بابویہ قمی نے اپنی صحیح من لایحضرہ الفقیہ کتاب الفرائض والمیراث میں یہ روایت امام باقر سے کی ہے

''آپ نے کہا جہاں تک زمین اور غیر منقولہ جائیداد کا تعلق ہے اس میں عورتوں کی میراث نہیں''

(۲) شیعہ کی فروع کافی جلد 7 صفحہ 137 کتاب المواریث میں ہے کہ امام باقر نے فرمایا

''عورتوں کو زمین اور غیر منقولہ مال وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا''

اب شیعہ دوست اپنے مذہب کے خلاف ہو کر ابو بکرؓ پر اعتراض کیوں کرتے ہیں۔

اعتراض : 5- حضرت ابو بکرؓ نے خاتون جنت کے دعویٰ پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔(تفسیر رازی)

الجواب: امام رازی کی تفسیر عکسی صفحہ (تحقیقی دستاویز صفحہ 618) سے یہ ہے

جب حضرت فاطمہؓ نے بعد وفات نبوی یہ دعویٰ کیا کہ حضور ﷺ ان کو فدک کا عطیہ دیتے تھے۔(اور وہ تو ابو بکر باتفاق فریقین عہد نبوت کی طرح آپ کو دے رہے تھے) تو ابو بکر نے کہا آپ مجھے فقر اور مالداری میں سب لوگوں سے زیادہ معزز اور پیاری ہیں مگر آپ کی بات کی صحت (بغیر گواہ) نہیں مانتا تو ام ایمن نے اور حضور ﷺ کے ایک غلام نے گواہی دی (عورتیں دو ہوں اور آزاد مرد ایک ہو تب نصاب شہادت بنتا ہے) حضرت ابو بکر نے ایسے گواہ مانگے جن کی شریعت و قانون میں گواہی معتبر ہو اور ایسے گواہ نہ تھے۔تو ابو بکر نے وہی فیصلہ جاری فرمادیا جو رسول اللہؐ جاری فرماتے تھے۔(فدک سے) وہ مال اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔جو حضور ﷺ خرچ کرتے تھے۔بقیہ مال (فقراء کے علاوہ) ہتھیاروں اور مجاہدین پر خرچ کرتے تھے۔پھر اس کو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی تحویل میں دے دیا اور وہ اسی طرح خاندان نبوی پر خرچ کرتے رہے۔پھر حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے آخری دور خلافت میں وہ مال کی تقسیم حضرت عمرؓ کو واپس کر دی اور فرمایا ہم تو مالدار ہو گئے باقی مسلمان غریب ہیں۔تو آپ (بیت المال سے) ان پر خرچ کیا کریں۔

(تفسیر رازی جلد 8 طبع قدیم مصر)

قارئین! امام رازی کی عبارت بار بار پڑھئے۔خدا لگتی کہیے کہ اس میں اہل بیت کی مالی حق تلفی کی کون سی بات ہے جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ اول نے عہد نبوت کے مطابق سب کچھ اہل بیتؓ کے حوالے کر دیا تو غصب فدک اور ناراضی فاطمہ کی ساری بحثیں کافور ہو گئیں۔صرف 10 سال تک مصرف اہل بیت میں آنے والا مال فدک یا دیگر آمدنی جو پھر بیت المال کو اہلبیت نے واپس کر دی تو اس کے لئے 1400 سو سال سے ذاکروں، مجتہدوں کی ہنگامہ آرائی کیا معنیٰ رکھتی ہے۔پھر سیدہ خاتون

جنت زاہدہ بتول سلام اللہ علیہا وعلی ابیھا وزوجھا کی تا وفات ناراضگی اور بددعائیں معاذ اللہ کیا جھوٹ نہیں؟

فوجداری یا دیوانی کسی مقدمہ میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عادل عورتیں قرآن نے (پارہ 3 رکوع 8) شرط قرار دی ہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کے نکاح کے وقت خود حضرت نبی و علیؓ عادل کافی نہ تھے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو بطور گواہ بنا کر پھر نکاح کیوں پڑھا گیا۔ حد زنا میں 4 گواہ شرط ہیں صرف تین گواہی دیں تو ان کو 80/80 درے حد قذف کیوں لگے گی؟ خدا کا ارشاد ہے

ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم سے دشمنی تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے (سورۃ النساء پارہ 5 رکوع 16)

دراصل 95% ایک بے دین ٹولہ جو چوتھی صدی سے چلا آرہا ہے اور کسی قانون کی پابندی کا قائل نہیں صرف اسلام کی ہر شخصیت پر اعتراض ہی کرتا ہے جنہوں نے مچھیروں عبیدیوں کو فاطمیہ کے نام سے مصر میں اقتدار دلایا۔ اور بغداد میں لاکھوں مسلمان قتل کر کے خاص رسوم کا۔۔ قرآن و سنت اور تعلیمات اہل بیت کی پابندی کا ہرگز نہیں۔۔ دہشت گردی سے ایک خاص مذہب چلایا۔ تو چوتھی، پانچویں صدی میں اصول اربعہ کی 4 کتابیں لکھی گئیں۔ پھر بطور تقیہ اہل سنت کے منتوحہ ایران و عراق میں مذہب پھیلاتے رہے حتی کہ ایک رافضی شاہ صاحب اسماعیل صفوی اہل سنت کا پیر کہلا کر دسویں صدی میں برسر اقتدار آ گیا۔ 40 لاکھ اہل سنت شہید کرا دیئے۔! اتنے مسلمان ایران سے سرحدی علاقوں کردستان، بلوچستان، خراسان وغیرہ جا پناہ گزین ہوئے۔ تو اس وقت بھی ملا باقر علی مجلسی کی قلمکار فوج تقیہ چھوڑ کر حدیث، فقہ سیرت، تاریخ بگاڑ کر لکھنے میں مصروف ہوگئی اور یہ فرقہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ صرف 4 اہل بیت اور ان کے 4 حبدار صحابہ کرامؓ کے سوا پوری امت مسلمہ کو ایمان سے خارج (کافر و منافق) کہتا آرہا ہے۔ صرف تبرا کے قائل اپنے گروہ کو ہی مومن جنتی مانتا ہے تازہ امام خمینی کا مذہبی انقلاب۔۔ جس میں 25 لاکھ سے زائد افراد مارے مروائے گئے۔۔ اسی قسم کا ہے تمام اہل طاقت اور افسران دعا کیجئے کہ اللہ ان کے شر سے ہر قوم، ملک اور تمام طبقات کے مسلمانوں کو بچائے اور ہم کو متحد ہو کر اپنا مذہب و ملک بچانے کی توفیق دے۔

اعتراض : 6- حضرت ابوبکرؓ جنگ احد میں بھاگ گئے۔ (تاریخ الخلفاء، ازالۃ الخفاء، تاریخ الخمیس)

الجواب : بھاگ گئے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے یہ ہر دور میں صرف کافروں سے نہ لڑ سکنے والے ان بزدل منافقوں کا ہے جو حضرت علیؓ کے بھی نافرمان بنے رہے آپ کو سکون نہیں کیا۔ بالآخر شہید کر دیا نہج البلاغہ ان کی مذمت میں بھری ہوئی ہے۔ جن لوگوں کے نفاق اور غداری سے تنگ آ کر حضرت امام حسنؓ نے بحکم نبوی حضرت امیر معاویہؓ سے صلح و بیعت کر لی (کتب شیعہ) جنہوں نے حضرت امام حسینؓ کو ایک لاکھ عراقی تلوار کا جھانسہ دے کر بلایا پھر حسب سابق غداری کر کے آپ کو 40 اہل مکہ احباب اور 32 خاندان اہل بیت سمیت بری طرح شہید کر دیا۔ اور بددعا لے کر مذہب ہی رونا پیٹنا اور تبرا بنا لیا ہے۔ (تاریخ) پھر بقیہ 9 ائمہ اہل بیت نے تو سیاست کی وادی میں بالکل قدم نہیں رکھا اور بارھویں امام العصر صرف ۳۱۳ مومنوں کی انتظار میں

روپوش ہیں جن کو نہ خمینی کی شہرہ آفاق حکومت 30 سال سے لاکران کو حکومت دے سکی۔ نہ صدام کو امریکہ سے مرواکر اپنے چھوٹنے سے ملک کی تباہی کرانے والا انوری، مالکی اکثر کربلا سمیت مزارات مقدس کو زمین بوس کرانے والا (معاذ اللہ) غار سرمن رائی سے باہر لاسکا۔ نہ عجل اللہ فرجہ کی دعا اس تباہی پر کام آئی۔

قرآن میں جنگ احد اور معافی کا ذکر

قرآن میں جنگ احد میں کچھ مسلمانوں کی غلطی پھر معافی کا اعلان یوں ہے

"ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ"

(ترجمہ) پھر تم کو خدا نے کافروں سے پھیر دیا تا کہ تم کو آزمائے پھر بے شک اس نے تم کو معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑے فضل والے ہیں (سورۃ آل عمران، پارہ 4 رکوع 7)

لغت میں صَرَفَ اِنْصَرَفَ کا معنیٰ لغت میں بھاگ جانا کسی نے نہیں لکھا یہ صرف امام حسینؓ کے غدار تا نگوں کی گالی ہے۔ القاموس الوحید صفحہ 921-922 میں ہے صَرَفَ الشیء صرفاً ہٹانا الگ کرنا جیسے الاجیر من العملِ والغلام من المکتب (مزدور کو کام سے اور بچے کو سکول سے ہٹادیا) چھٹی کر دینا الگ کر دینا۔ صرف عن کذا روکنا باز رکھنا انْصَرَفَ عنہ ہٹنا الگ ہونا، چھوڑنا المنجد صفحہ 563 میں ہے صَرَفَہٗ (ض) صرفاً واپس کرنا ہٹانا انصرف الرجل واپس ہونا باز رہنا انصرفت الکلمۃ کلمہ کا منصرف ہونا صفحہ 564۔

صرفی لحاظ سے یہ دو لفظ مطاوع ہیں صَرَفَہٗ اس نے اسے ہٹایا۔ فانصرف پس وہ ہٹ گیا۔ اب قرآن میں لفظ صرفکم متعدی آیا ہے۔ کہ تم نے حکم رسول کی نافرمانی کی تو تم کو کفار کے ساتھ جنگ سے ہٹادیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لازمی الفاظ ہیں۔ انصرف الناس کلھم عن رسول اللہ ﷺ فکنت اول من فاء کہ سب لوگ حضور ﷺ سے ہٹ گئے میں سب سے پہلے آپ سے آملا۔ اسے ہم اپنی زبان میں منتشر ہو جانا آگے پیچھے ہو جانا تو کہہ سکتے ہیں مگر بھاگ جانا، میدان جنگ خالی چھوڑ جانا نہیں کہہ سکتے۔ فرض کیجیے حضور ﷺ ایک جگہ کھڑے ہیں تو چاروں سمت 4 / 5 / 6 آدمی ہی آپ کے قریب ترین ہو سکتے ہیں تو ان میں سے کوئی آگے پیچھے ہو تو لفظ انصرف ہٹ گئے تو ٹھیک ہے مگر بھاگ گئے میدان چھوڑ کر دوڑ گئے جو فَرَّ یَفِرُّ وہ بھاگا اور بھاگ گیا۔ اور دوڑ تا جا رہا ہے۔ کا ترجمہ ہے کبھی اس پر نہیں بولا جا سکتا جو شیعہ جان بوجھ کر بددیانتی اور صحابہ دشمنی سے فرار کا ترجمہ بھاگ گئے کرتے رہتے ہیں اور ذرہ بھی خدا سے نہیں شرماتے وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ صحابہ کرامؓ کی پھر یہ آگے پیچھے ہونے کی غلطی ضرور تھی جو اللہ نے بطور آزمائش ان سے کرائی۔ تو گناہ اصل میں صرف 39 افراد کا تھا جو مال غنیمت کا شوق جنگ میں بزدلی اپنے امیر کی نافرمانی خدا نے بتائی ہے۔ جس کی وجہ سے ان باقیوں کے قدم ڈگمگا گئے۔ پھر 3 مرتبہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔ بتایا ہے پھر حضور ﷺ کو سفارش کی کہ ان کو معاف کر دیں مشیر بنائیں وغیرہ۔ ہم بھی کہتے

ہیں کہ اے اللہ ان کی اغلاط معاف فرما۔ شیعہ اگر مسلمان ہیں تو خدا کو سچا مانیں ان کو معاف کر دیں۔ اگر مسلمان نہیں ہیں تو خدا کو بچانہ جان کر جو چاہیں کہتے رہیں۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ نے بھی تو سچا ہونا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل

اب تاریخ الخلفاء کے عکسی صفحہ 36 کا ترجمہ پڑھیے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بہادری اور حضور ﷺ سے اعلیٰ رفاقت کا معیار ہے

(1) حضرت علیؓ سے روایت ہے

کہ ہم سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر ہیں حضور ﷺ مسئلہ توحید اور رد شرک پر تقریر فرما رہے تھے نیک لوگوں کے نام پر بنے بتوں کے پجاریوں نے آپ پر حملہ کر دیا ابوبکر چھڑانے آگئے وہ ایک کافر کو مارتے آپ کو چھڑاتے اور ایک کو گراتے تھے۔ اور فرماتے تمہارا ناس ہو کیا تم اس ہستی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے وہ چادر اٹھائی جو کندھے پر تھی پھر رو پڑے یہاں تک کہ علی کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آل فرعون کا مومن بہتر تھا یا ابوبکر؟ قوم خاموش رہی تو آپ نے فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے ابوبکر کی ایک گھڑی آل فرعون کے مومن کی ہزار گھڑیوں سے افضل ہے وہ آدمی ایمان چھپاتا تھا اور یہ تو اپنے ایمان کا اعلان کرتا رہتا ہے۔

(2) امام بخاری نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت کی ہے

کہ اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ تکلیف کفار نے کب پہنچائی تھی اس نے کہا میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے اپنی چادر حضور ﷺ کے گلے میں ڈال کر خوب کھینچی ابوبکر نے آکر اسے ہٹایا اور کہا کیا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف کھلے دلائل لا چکا ہے۔

(3) مسند ابوبکر میں روایت ہے کہ احد کے دن سب لوگ حضور ﷺ سے ہٹ گئے میں سب سے پہلے آکر ملا۔

(4) ابن عساکر نے روایت کی ہے

کہ جب 38 مسلمان مکہ میں ہو گئے تو ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ سے اصرار کیا کہ ہم کھلے بندوں نماز پڑھیں۔ تب رسول اللہ ﷺ کھل کر آگئے اور مسلمان مسجد حرام کے کونوں میں اپنی قوم کے افراد کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر اٹھے اور خطبہ دینا شروع کر دیا پس ابوبکر پہلے خطیب ہیں جس نے خدا و رسول کے دین کی طرف بلایا مشرکین نے ابوبکر اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسجد کے اطراف میں مسلمانوں کو خوب مارا گیا۔

(5) ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے

کہ جب سے ابوبکر مسلمان ہوئے تو اپنا اسلام ظاہر کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا انفاق فی سبیل اللہ

آپ سب صحابہ کرامؓ سے زیادہ سخی تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(6) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ☆ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ☆ الی آخر السورہ (پارہ تیس سورۃ اللیل)

(ترجمہ) اور یقیناً جلد ہی وہ سب سے بڑا پرہیزگار دوزخ سے بچایا جائے گا۔ جو اپنا مال اس لئے اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ پاک صاف ہو جائے علامہ ابن الجوزی کہتے ہیں سب اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکر کے حق ہی اتری ہے

(7) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کسی مال نے اتنا نفع نہیں دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا تو ابو بکر رو پڑے اور فرمایا حضرت میں اور میرا مال سب کچھ آپ کے لئے ہے۔ (مسند احمد)

(8) ابو یعلی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً ایسی روایت کی ہے علامہ ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔ اور خطیب بغدادی نے حضرت سعید ابن زیدؓ سے بھی ایسی روایت کی ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 36)

اب دیکھئے دشمن ابو بکر صدیق کو یہ آٹھ فضائل و کمالات نظر نہیں آئے ایک لفظ کا غلط ترجمہ کر کے بھاگ گئے بتایا اور سب سے پہلے آئے چھوڑ دیا۔ اس پر مزید باتیں حضرت عمرؓ کے حال میں آئیں گی۔

اعتراض : 7- سیدہ فاطمۃ الزہرؓ کا دروازہ اور فجاءۃ اسلمی کو آگ سے جلانے پر حضرت ابو بکرؓ کا اظہار ندامت (تاریخ طبری العقد الفرید لابن عبدربہ الاندلسی)

الجواب : ہر نیک حکمران اور بادشاہ اہم امور جو بھی سرانجام دیتا ہے اس پر وہ اپنی صائب رائے اور سوچ دیانتداری سے لڑاتا ہے اور پوری زندگی اپنے اجتہاد یا کابینہ کے فیصلوں کے مطابق کام کرتا رہتا ہے۔ پھر جب ساری زندگی کے اعمال کا جائزہ لیتا ہے تو اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ فلاں کام جو کیا نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ فلاں کام جو چھوڑ دیا تھا۔ کر لیتا تو اچھا ہوتا اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا خام خیالی ہے کہ جو کام کیا تھا وہ گناہ کا کام تھا۔ یا جو نہیں کیا تھا وہ فرض تھا۔ تاکہ ندامت کے ساتھ گناہ ہونے یا ترک فرض کی محرومی لازم آئے۔ یہ دو باتیں یا اس جیسی اور دو تین باتیں جو یہاں مذکور ہیں ان کی نوعیت اسی قسم کی ہے یہ حضرت علیؓ ہوں یا حضرت ابو بکر صدیقؓ غیب دان نہ تھے کسی پر اعتماد کیا اس سے نقصان پہنچا تو افسوس ہوا کاش ایسا نہ ہوتا۔ جیسے جمل میں حضرت طلحہ کی لاش دیکھ کر شل ہاتھ چوم کر فرمایا کہ میں 20 سال پہلے مر جاتا۔ (تاریخ)

یا اپنے جبدار سبائیوں کے کرتوت اور لوگوں کی دوری دیکھ کر فرمایا کاش میں نے تم کو نہ بلایا ہوتا یا نہ دیکھا ہوتا جب تک شمالی ہوائیں چلتی رہتیں تم سے بات نہ کرتا۔ (نہج البلاغہ)

حضور ﷺ حج تمتع اور حج قرآن کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ خبر اور سوچ جو مجھے بعد میں آئی ہے اگر پہلے آجاتی تو میں ایسا نہ کرتا اس کی وضاحت یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے دنوں میں عمرہ کرنے کو بدترین گناہ کہتے تھے مکہ آکر آپ کو یہ بات معلوم ہوئی تو صحابہ سے کہا کہ جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے وہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں کہ عمرہ مکمل ظاہر ہو کر جاہلی عقیدہ کا رد ہو جائے مگر میں تو قارن ہو کر قربانی کا جانور ساتھ لا چکا ہوں تو احرام نہیں کھول سکتا تب آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہیں اپنی قانونی پابندی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

" وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى "

اگر یہ قانونی بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے طے ہو چکی اور مقررہ وقت نہ ہوتا تو ان سے چمٹنے والا عذاب ابھی آجاتا۔ (سورۃ طٰہٰ، پارہ 16 رکوع 17)

حضرت علیؓ نے 70 غالی حبدار سبائیوں کو آگ میں جلا دیا اور وہ مرتے وقت کہہ رہے تھے علی ہمیں یقین ہو گیا کہ تو ہی ہمارا رب اور کارساز ہے کیونکہ آگ میں جلانے کا عذاب سوائے خدا کے اور کوئی نہیں دیتا اس پر آپ کے نمائندہ اور چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کاش کہ میرا بھائی ان کو قتل کر دیتا اور نہ جلاتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ انہوں نے اسے بھی اپنے کفر پر دلیل بنا دیا (تاریخ اسلام و نہج البلاغہ) سیدہ خاتون جنت والے دروازہ پر حملہ یا کچھ اور شیعوں کی اپنی بناوٹ ہے۔

اعتراض : 8- خاندان بنو ہاشم اور متعدد صحابہ کرامؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت تسلیم نہ کی۔

(کتاب المختصر فی اخبار البشر، الکامل فی التاریخ لابن اثیر، العقد الفرید، حیات الصحابہ)

حضرت علیؓ کا مقام سنی شیعہ افکار میں

الجواب : حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے منکروں اور مولا علیؓ کے سیاسی دشمنوں سے کوئی پوچھے کہ تم نے اپنے ممدوح کا سب لوگوں کو دشمن جان کر 1400 سال سے یہ کیا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ان چار نے چند بنو ہاشم نے ابو سفیان نے ابو بکر کی خلافت کو پسند نہ کیا۔ وہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے مگر تمام مہاجرین و انصار اور مدینہ و آس پاس کے 22 ہزار مسلمانوں نے ابو بکر کو خلیفہ مان لیا تو ان چند حضرات نے بھی بقول شیعہ با دل نخواستہ حضرت ابو بکر کی بیعت کر لی جیسے شیعہ کی مناظرہ میں مشہور و مقبول کتاب احتجاج طبرسی میں ہے۔ مامن الامة احد بايع مكرهاً الا علي وار بعتنا حضرت علیؓ اور ہمارے چار اصحاب کے سوا کسی نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی بیعت مجبورانہ کی۔

ہمارے ایمان میں حضرت علیؓ نے نہ خلافت کا دعویٰ کیا۔ کہ حامیوں کے بغیر خود دعویٰ کرنا عیب اور ہتکی ہے۔ گو شیعہ اور بناوٹی تاریخ نے حضرت علیؓ پر یہ تہمت لگائی ہے کہ آپ دل سے خلیفہ بننے کی خواہش رکھتے تھے ہم ذات علی کو اس سے بھی مبرا جانتے ہیں کیونکہ دل سے خلافت کا خواہش مند ہونا شرعی عیب ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں ہم اس کو عہدہ نہیں دیتے جو خود خواہشمند ہو۔

(بخاری و مسلم) ہم مسلمان خدا و رسول پر بھی یہ جھوٹ نہیں باندھ سکتے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے خلیفہ ہونے کی نص اور خبر کر دی ہو مگر وہ جھوٹی نکلے۔ علی کو کوئی خلیفہ نہ بنائے اور سب لوگ خلفاء ثلاثہ پر متفق ہو جائیں۔ خطبہ غدیر خم اگر صحیح ہو تو وہ صرف اپنی محبت کی طرح علی کی محبت چاہتا ہے تو خبر اس وقت سے سچی ہو کر آ رہی ہے کہ سب مسلمان حضور ﷺ پر اور حضرت علی پر بھی ان کو محبوب جان کر نماز و دعا میں محبت سے درود بھیجتے آ رہے ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں اس مسلم قطعی جنتی معاشرہ میں حضرت علیؓ و اہل بیت ان کے محبوب ہی تھے وہ فرائض و سنن اور اعمال صالحہ میں ان کو اپنا مقتدا مان کر ان کی پیروی کیا کرتے تھے۔ ہماری کتب مسندات اہل بیت از پیغمبر ﷺ پڑھ دیکھئے۔ اور معاذ اللہ اتنے گئے گذرے نہ تھے جیسا ان کو اپنے تین صحابہ اماموں کا قاتل، 4+4 کے سوا تمام اقرباء رسول اور سوا لاکھ مسلمانوں پر امہات المومنین اور خلفاء اسلام پر لعنتوں اور تبروں کے وظیفے پڑھنے والا۔۔ دراصل یہود و مجوس کا گروہ اور مذہب باور کرانا چاہتا ہے ''کہ علیؓ کو ماننے والا 4 صحابہ کے سوا کوئی نہ تھا'' ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا و رسول کو حضرت علیؓ کی خلافت و جانشینی اگر منظور ہوتی تو آپ اپنے مصلی پر بھی ان کو امام نماز بنا کر جاتے۔ جیسے ویابی اللہ والمومنون الا ابا بکر (بخاری مسلم) تو لی نص صادق کے علاوہ عملی نص بھی صادق بھی کر دکھائی تھی کہ عمر کو ہٹا کر ابو بکر کو امام نماز بنا کر 22 نمازیں ان کے پیچھے مسلمانوں سے پڑھوائی تھیں۔ (کتب سیرت)

بالفرض ایسی نص کسی کے حق میں کوئی نہ ہوتی اور عام مسلمان آزادانہ انتخاب میں حضرت ابو بکرؓ و علیؓ میں سے کسی کو چنتے تو ہمارے عقیدہ میں حضرت علیؓ محبوب خدا و نبی کو بھی 22 ہزار میں سے صرف 4-5 افراد خانہ عند الشیعہ کے نہیں بلکہ ہزاروں ووٹ ملتے گو حضرت ابو بکرؓ کو ہی اکثر ملتے کیونکہ وہ پہلے بالغ مسلمان معمر تجربہ کار اور محبوب المسلمین تھے۔

حضرت علیؓ کا مقام ابو سفیان کی نظر میں

رہی سردار مکہ و بنو امیہ ابو سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔۔ یہ چوتھی پشت میں حضور ﷺ سے جا ملے۔۔ کی بات ''اے علی خلافت کمزور ترین۔۔ افراد کی کمی کے لحاظ سے۔۔ خاندان ابو بکر تیمی میں کیوں چلی گئی تم اگر اے عباس و علی خلافت چاہو تو تمہارے لئے تمام قبائل کے پیدل و سوار لشکر جمع کر دوں'' تو حضرت علیؓ اتحاد المسلمین کے علمبردار حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خیر خواہ نے ڈانٹ کر جواب دیا کہ تم کب سے مسلمانوں کے خیر خواہ بن گئے ہو اگر ہم ابو بکر کو خلافت کا اہل نہ جانتے تو نہ بننے دیتے۔ یہ حوالہ ان عکسی صفحوں کا ہے جو آپ نے دیئے۔ اس سے بھی مذہب شیعہ کی ناک کٹ جاتی ہے۔ کیونکہ

(1) حضرت ابو سفیان اموی بنو ہاشم کے قریبی ہیں محب و خیر خواہ ہیں اپنے لئے خلافت نہیں چاہتے حضرت علی اور بنو ہاشم کے لئے چاہتے ہیں ان کے لئے ہی عرب قبائل کا لشکر حامی بنا کر لانے کو تیار ہیں۔ میرے شیعہ دوستوں میں اگر ذرا بھر بھی امانت اور انصاف ہے تو سوچیں حضور ﷺ نے بھی بنو امیہ اور بنو ہاشم کی پرانی دشمنی کو ختم کر دیا تھا؟ رشتوں کا لین دین اور ایک دوسرے پر اعتماد و یقین برقرار رہا شہر مکہ کی گورنری حرم شریف کی امامت، خطابت، موذنی کی خدمت بنو امیہ کو دے کر ہی مدینہ چلے گئے۔

ابوسفیان کے بڑے بیٹے یزید کوفوج کا بڑا عہدہ دیا تو چھوٹے امیر معاویہؓ کو اپنا سیکرٹری اور کاتب الوحی بنا دیا۔ اڑھائی سال تا وفات سید الکائنات سے ان کا یہ قرب اور خدمات بحال رہیں اور کسی کے لئے قابل اعتراض نہ تھیں۔ پھر خلفاء ثلاثہ کے دور میں بھی یہ اپنے عہدوں میں کامیاب، ترقیات وخدمات سے لبریز اور بنو ہاشم وغیرہ سب مسلمانوں کے لئے بااعتماد بنے رہے شہادت عثمان تک تاریخ کے کسی کونے کھدرے سے ان کا کوئی عمل، قول وفعل اور پالیسی کا بتایا جائے جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو یا حضرت امیر معاویہؓ کی شام کی گورنری میں کسی کو نقصان پہنچا ہو اور انہوں نے تبادلہ چاہا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات عبداللہ بن سبا یہودی۔۔ بانی مذہب رافضی۔۔ کی خفیہ پر تقیہ تحریک سے پہلے کوئی بھی قرآن وسنت کا دشمن اور بناوٹی تاریخ کا عاشق نہیں بتا سکتا۔ تو عہد مرتضوی میں یہ جھگڑے اور جنگ وجدال کی معرکے اور فاتح دنیا بنوامیہ کی کردار کشی کے ڈانڈے اسی یہودی مجوسی سے ملائیے۔ جھوٹے گواہ کی گواہی مردود ہوتی ہے۔ پر عمل کر کے سارے مسلمان متحد ہو جائیے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر سب کا اتفاق ہے

(2) جب حضرت علیؓ نے ابوبکر کی خلافت کو مان لیا۔ سردار بنوامیہ کی خواہش رد کر دی تو کیا یہ منافق شیعوں کی سازش وشرارت نہیں کہ علیؓ کے مذہب کی مخالفت کی جائے اور امویوں کو ابوبکر کا منکر اور خلافت کا دشمن ظاہر کیا جائے۔

(3) عکسی صفحہ عقد الفرید پر ہے کہ جب ابوسفیان مکہ سے مدینہ آ کر یہ شعر گلی گلی پڑھتا تھا۔

''اے بنو ہاشم! لوگ خصوصاً تیمی اور عدی تم سے حکومت لینے کی لالچ نہ کریں یہ خلافت تمہارے اندر تمہارے لئے ہی رہے صرف ابوالحسن علیؓ ہی یہ عہدہ پائیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا یہ فتنہ پھیلانے آیا ہے حضور علیہ السلام اس کو دولت دے کر خوش رکھتے تھے۔ آپ بھی صدقہ کی رقم اس کے پاس رہنے دیں تو ابوبکر نے اینا کیا۔ فرضی ابوسفیان وبایعه تو ابوسفیان خوش ہو گئے اور ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ (عقد الفرید جلد 3 صفحہ 271)

ہمارے ہاں تو پیسہ لے کر علیؓ سے منحرف ہونے کی روایت غلط ہے لیکن شیعو! تم کو مبارک ہو ہر دور کی طرح تمہاری امامت علی کا پہلا حامی ہی بک گیا۔ جیسا کہ آج رافضی بکا ہوا ہے۔ سوائے بھاری فیس لینے مذہب علی چھپانے اور تمام مسلمانوں کو گالی دینے کے اس کے پاس کچھ نہیں۔

(4) اسی صفحہ کی پہلی دو سطروں پر حضرت علیؓ کی بیعت ابوبکر کا تذکرہ خیر یوں ہے

''حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور مجھے چھوڑ دیا جب کہ وہ میرا مرتبہ جانتے تھے۔ جب رسول اللہ علیہ السلام فوت ہو گئے تو مسلمانوں نے اپنی دنیاء خلافت کے لئے اس (ابوبکر) کو چن لیا جس کو رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے دین کے لئے چنا تھا۔ فبایعوه وبایعتہ تو سب لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور میں نے بھی کر لی۔ (عقد الفرید جلد 3 صفحہ 271)

(5) تاریخ ابن اثیر میں حضرت علیؓ کا ابوسفیان کو ڈانٹنا یوں لکھا ہے

''خدا کی قسم تو نے فتنہ کا ہی ارادہ کیا ہے اور تو نے (اسلام سے پہلے) اسلام کی بغاوت ہی کی ہمیں تیری نصیحت کی ضرورت نہیں (تاریخ الکامل ابن اثیر جلد 2 صفحہ 189، 11ھ

(6) اسی صفحہ پر ہے جب حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیق کی بیعت ہو جانی سنی تو جلدی میں لمبی قیص پہنے گھر سے نکل آئے نہ چادر باندھی نہ اوپر اوڑھی یہاں تک کہ ابوبکر کی بیعت کر لی پھر لنگی اور چادر منگوائی اور لباس زیب تن فرمایا۔

(7) اخبار المختصر جلد 2 صفحہ 63 میں کچھ لوگوں کا اختلاف کرنا علی کی طرف مائل ہونا اور عتبہ بن ابی لہب کا ایسے اشعار پڑھنا لکھا ہے تو اگلے صفحے میں پھر سب کا متفق ہو جانا اور ابوبکر کا بیعت کر لینا بھی لکھا ہے۔

دنیا میں کوئی قوم اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کے آغاز میں کسی نہ کسی نے اختلاف نہ کیا ہو۔ پھر جب کثرت رائے سے یا سب کے اتفاق سے وہ اس مسئلہ پر متحد ہو گئے ہوں تو بین الاقوامی طور پر وہ مسئلہ متفقہ اور مستحکم کہلاتا ہے۔ پھر بعد میں کسی کا اختلاف وانکار قوم و ملک سے انحراف سمجھا جاتا ہے دنیا میں صرف ایک انوکھی بے اصول، وحدت کی دشمن اور تشیع وافتراق کی دلدادہ امامیہ قوم ایسی ہے جو متفقہ سے متفقہ اصول و قانون کو توڑ کر سڑکوں پر اپنی بہادری کے جلوس نکالتی ہے کہ ہم نے تو سب مسلمانوں کے محبوب حسینؓ کو ان سے علیحدہ تنہا بلا کر شہید کیا بد دعا لے کر قرآن وسنت کے متفقہ مذہب اسلام کے خلاف نیا دین، نیا کلمہ، نیا قرآن، نیا فرقہ اور نئی ملت جعفریہ نکالی اور خون آلود رہنے سے اپنا تعارف کراتے آرہے ہیں۔

حضرت علیؓ نے جمل کے موقعہ پر خطبہ میں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہم سے کوئی معاہدہ نہ لیا تھا کہ ہم اس کے مطابق اپنی امارت کا اعلان کریں لیکن یہ ہماری اپنی سوچ اور رائے ہے (کہ اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا نہ ماننے والے پر چڑھائی کی) پس اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے پھر اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ چنا خدا اس پر رحمت فرمائے تو وہ شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا تو وہ دین پر جمے رہے اور لوگوں کو بھی سیدھا رکھا یہاں تک کہ دین اپنا سینہ زمین پر ٹیک کر بیٹھ گیا۔ (کنزل العمال حاشیہ بر مسند احمد جلد 2 صفحہ 174)

(8) حیات الصحابہ جلد 2 صفحہ 20 کے عکسی صفحہ پر ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوسفیان کو اپنی حمایت کے جواب میں کہا

''خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ تو ہمارے لئے گھوڑے اور شہ سوار جمع کرے اگر ہم حضرت ابوبکر کو خلافت کا حقدار نہ جانتے تو اسے خلیفہ نہ بننے دیتے اے ابوسفیان مسلمان قوم ایک دوسرے کی خیر خواہ ہے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اگر چہ دور دراز کے ہوں''

یہاں تک مخالف کے 4 حوالوں کا تحقیقی جواب ہو چکا کہ بالفرض پہلے دن چند لوگوں سے اختلاف کیا تو پھر سب نے بیعت صدیق پر اتفاق کر لیا۔

(9) حضرت علیؓ کا ابوبکرؓ وعمرؓ کے حضور ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے خود پابند شرع ہونے اور قوم کو پابند شرع رکھنے پر ہم نہج البلاغہ سے حوالہ دے چکے ہیں۔ یہاں نہج البلاغہ کے ایک دوسرے خطبے کا حوالہ یہ ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ میں بھی مہاجرین کا ایک فرد تھا۔ جو انہوں نے کیا وہ میں نے کیا جدھر وہ گئے میں بھی گیا۔ جدھر سے وہ پلٹے میں بھی پلٹا "وما کان الله لیجمعهم علی الضلال" اللہ نے ان کو گمراہی پر متفق نہیں کیا تھا۔

شیعہ کی مخالفت علیؓ

اتحاد المومنین کے علمبردار محبوب المسلمین حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ایمان ساز آپ کے سامنے ہے کہ تمام مہاجرین (وانصار) کا اتفاق بتا رہے ہیں۔ کس مسئلے پر؟ خلافت کے مسئلے پر جس کا تلخ تجربہ آپ کو اپنے عہد میں ہوا کہ ایک گروہ حامی عثمان نے یہ شرط لگا دی کہ بیعت خلافت تب کریں گے کہ آپ قاتلان عثمان کو الگ کر کے مجرم قرار دے کر بدلہ لیں گے (جس پر آپ کو تاخیر کی مجبوریاں تھیں)

دوسرا ابن سبا یہودی کا تابع گروہ کہتا تھا۔ کہ پہلے خلفاء کا قانون کیوں جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کو برحق خلیفے کیوں مانتے ہیں۔ ان کی بیعت وخلافت ہی غلط تھی۔ اور بیعت کرنے والے گمراہ منافق (دوزخی) تھے۔

اس کے رد میں حضرت علیؓ فرما رہے ہیں "نہیں! ان کی خلافت برحق تھی۔ خدا نے ان کو گمراہی پر متفق نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ حکومتیں ہم سب کے اتفاق سے قائم ہوئی تھیں"

(10) پوری امت محمدیہ کا فرمان رسول کے مطابق یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ اپنے ذاتی فیصلوں میں (دوسروں کے مشوروں سے نہیں) سب صحابہ کرامؓ سے بڑے قاضی ہیں۔ مگر حبدار شیعوں کا اس قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) حضرت علیؓ پر بھی ایمان نہیں ورنہ حضرت علیؓ کا فیصلہ اور قول وفعل کا متفقہ کردار مان لیتے۔ یہ گالیوں کی پوتھیاں چھاپ کر ہم سنی حضرت علی کے تابعدار ۔۔ نام کے شیعہ مومن نہیں۔ مسلمانوں کا اور خود خلافت وحکومت دینے والے خدا و رسول کا دل نہ دکھاتے۔

جسٹس امیر علی شیعہ کا فیصلہ کہ علی اور خاندان نبوت نے ابوبکر کی بیعت کی

اس لئے تیرھویں صدی کے شیعہ قوم کے ایک بڑے چیف جسٹس کے فیصلہ پر ہم یہ بحث ختم کرتے ہیں۔ غور سے پڑھ کر ایمان لائیں "رائٹ آنریبل سید امیر علی اپنی انگلش کتاب ہسٹری آف اسلام میں لکھتے ہیں کہ "عربوں میں کسی قوم کی سرداری اور سربراہی موروثی نہ تھی اس کا انحصار انتخاب پر ہوتا تھا عمومی حق رائے دہندگی کے اصول پر شدت سے عمل ہوتا تھا۔ قبیلہ کے تمام افراد کی سردار کے انتخاب میں آواز ایک ہوتی تھی۔

اس قدیم قانون کے مطابق جانشین پیغمبر ﷺ کے انتخاب میں بھی پابندی کی گئی چونکہ حالات کی نزاکت کسی تاخیر کی

اجازت نہ دیتی تھی۔اس لئے ابوبکرؓ جو اپنی عمر اور حیثیت و مرتبہ کی بنیاد پر جوان کو مکہ میں حاصل تھا اور وہ عربوں کے حساب و انداز ہ میں بڑا مرتبہ رکھتے تھے بغیر کسی تاخیر کے خلیفہ یا پیغمبر ﷺ کے جانشین منتخب ہو گئے۔ابوبکر اپنی دانشمندی اور اعتدال کی وجہ سے امتیاز خاص کے مالک تھے۔ان کے انتخاب کو حضرت علیؓ اور خاندان نبوت (سب بنو ہاشم) نے اپنے روایتی خلوص اور اسلام کے ساتھ وفاداری اور دلی وابستگی کی بنا پر تسلیم کیا (خلفاء راشدین از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صفحہ 6-10)

اعتراض : 9- حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دینا کفر نہیں ہے (شرح فقہ اکبر)

الجواب : ماشاء اللہ آپ کو کھانے کی محبوب و مطلوبہ چیز مل گئی ہے۔اس سے آپ کا فاسق و فاجر اور بڑا گنہگار ہونا مگر کافر نہ کہلانا ایسا ہے جیسے کوئی کہے گدھا نٹی کھاتا ہے شراب نوش اور خنزیر خور تو نہیں ہے کہ اس پر حد و تعزیر کا فتویٰ لگایا جائے۔اسی طرح شیعہ شیخین اور تمام اصحاب رسول ازواج رسول تک کو گالیاں صبح و شام دے کر فاسق و فاجر، خدا و رسول کا دشمن اور دوزخی تو ضرور ہے مگر فقہ حنفی سے اس پر کفر کا فتویٰ لگانا احتیاط کے خلاف ہے کہ اہل قبلہ اور مسلمان جو کہلاتا ہے۔یہاں آپ نے روایتی بددیانتی سے کام لیا ہے۔کہ ایک احتیاط کا قول تو نقل کر لیا مگر اگلے صفحے سے پورا فتویٰ کفر نقل نہیں کیا۔اسی کتاب شرح فقہ اکبر میں آگے ہے۔ اور خلاصۃ الفتاویٰ جلد 4 صفحہ 381 میں ہے--الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر -- کہ رافضی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دیتا ہو اور لعنت بھیجتا ہو تو کافر ہے۔(بحوالہ فقہی مسائل از مولانا خالد سیف اللہ رحمانی انڈیا)

پھر اسی صفحہ 71 سے مسئلہ لینے میں بھی خیانت کی ہے جو ہر شیعہ کی پہچان اور علامت ہے مسئلہ یہ چل رہا ہے کہ کوئی شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جو مسلمان کو بری گالی دینا بھی ہے تو اس میں تین مذہب ہیں۔

(۱) وہ کافر ہے۔یہ خوارج کا مسئلہ و مذہب ہے جو شیعان علیؓ سے بگڑ کر الگ ہونے والا، تمام اصحاب رسول کا پھر حضرت علیؓ کا بھی دشمن قاتل اور مسلمانوں کو شیعوں کی طرح کافر خارج از ایمان جاننے والا ہے۔

(۲) نہ مسلمان ہے نہ کافر۔کفر و اسلام کے درمیان لٹکا ہوا ہے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کئی اصولی اور متکلمین شیعہ مذہب اعتزال پر ہیں۔جیسے شارح نہج البلاغہ علامہ ابن الحدید معتزلی شیعہ تھا۔

(۳) فاسق اور گنہگار ہے۔کافر اور دائمی دوزخی نہیں توبہ سے یا کسی نیک عمل سے خدا معاف بھی کر دیتا ہے۔یہ اشاعرہ، ماتریدیہ اور عام اہل سنت کا مذہب ہے مگر اس میں یہ شرط لکھی ہے جو شیعہ خائن ہرگز نقل نہیں کرتے۔

"ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرة اذالم یستحلها ای اذا لم یکن یعتقد حلها لان من استحل معصیة قد ثبتت حرمتها بدلیل قطعی فهو کافر (شرح فقہ اکبر از ملا علی قاری صفحہ 71)

(ترجمہ) جیسے خارجی فرقہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں ہم اہلسنت نہیں کہتے بشرطیکہ جب اسے حلال نہ جانتا ہو یعنی (مسلمان کو گالی دینا) حلال نہ جانتا ہو اگر کسی گناہ کو حلال جانے جس کی حرمت دلیل قطعی سے

ثابت ہے تو وہ قطعی کافر ہے۔

اب شیعہ نام نہاد مومن گردن جھکا کر دل سے پوچھ کر بتائیں کہ وہ مجلسی خمینی وغیرہ کے فتویٰ کے مطابق درحیات القلوب، حق الیقین، عین الحیٰوۃ وغیرہ حضور علیہ السلام کے 8 قریبی رشتہ داروں۔۔ جن میں شیخین حضور ﷺ کے سسر اور نسبتی باپ اور ان کی دو بیٹیاں آپؐ کی بیویاں مسلمانوں مومنوں کی مائیں بھی ہیں۔۔ کو گالیاں اور تبرے پڑھتے ہیں وہ گناہ جان کر کرتے ہیں۔ یا حلال جان کر؟ ظاہر ہے کہ آپ حلال جان کر ہی یہ موذی رسول فعل کرتے ہیں تو آپ کے کفر اور خدا و رسول کے ایذاء رساں دشمن اسلام ہونے میں کیا شک ہے؟ بینوا اور اگر یہ فعل شنیع ہر شریف کے ہاں بھی کفر ہے تو آپ جیسے مفتی یہ کھل کر کہہ دیں کہ ''جو بھی شیخین ان کی بیٹیوں حضرت عثمان ذوالنورینؓ حضرت معاویہؓ اور حضور ﷺ کی خوشدامن اور سالی کو گالی دے لعنت بھیجے وہ پکا کافر دوزخی ہے'' ہم اپنا فتویٰ واپس لے لیں گے۔

اعتراض : 10- حضرت علیؓ وعباس دونوں حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو کاذب، خائن سمجھتے تھے۔ (معاذ اللہ) نیل الاوطار از شوکانی، مسند ابی عوانہ اسفرائینی حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل از کنز العمال، صحیح مسلم۔

الجواب : فریقین کی متفقہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ اہل سنت کی مشکوٰۃ شریف صفحہ 413 ''غیبت اور بدگوئی سے زبان بچا رکھنے کا بیان'' اس باب میں 162 احادیث نبویہ ہیں۔ 35 حدیث یہ ہے۔

"لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی" (رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان)

(ترجمہ) کہ مومن طعن واعتراض کرنے والا لعنتیں پڑھنے والا، فاحش وبدگو اور فضول بکواسی نہیں ہوتا۔

فصل سوم حدیث نمبر 59 میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

''کہ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور سب سے بدترین اللہ کے بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں (ایک کے عیب دوسروں تک پہنچاتے اور اس کو ان سے دور اور بدظن کرتے ہیں) دوستوں میں جدائیاں ڈالتے ہیں۔ پاکدامن لوگوں کے لئے گناہ کا الزام ڈھونڈتے ہیں۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

یہی سب سے بڑا دل آزار دشمنی پر بھڑکانے والا گناہ شیعہ کی درج ذیل کتابوں میں بھی ائمہ نے حرام بتایا ہے۔ شیعہ کی سب سے بڑی معتبر کتاب اصول کافی جلد 4 صفحہ 14 طبع ایران ''کتاب الایمان والکفر کے باب'' گالی بُرے بکواس کی 14 حدیثوں میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں شیطان کے شرک اور جال میں سے ایک یہ ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آدمی فحش گو بن جائے کوئی پرواہ نہ کرے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کس کے متعلق کہہ رہا ہے۔

(۲) بروایت امیر المومنین حضرت علیؓ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے جنت حرام کردی ہے اس پر جو بدگو ہو، بکواسی ہو، بے حیا

ہو، پرواہ نہ کرے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ کس کی برائی میں کہہ رہا ہے۔

(۳) امام جعفر صادق" فرماتے ہیں کہ اللہ بدگو اور بدگوئی کو اپنی عادت بنانے والوں سے بغض رکھتا ہے۔

(۴) امام صادق" فرماتے ہیں بکواس ظلم ہے اور ایسا شخص دوزخی ہے۔

بدگو دشمنی رکھنے والے سے حضرت جعفر صادق" کی دشمنی

(۵) ایک آدمی نے اپنے غلام سے کہا اے فاعلہ کے بیٹے! تو کہاں تھا۔ تو امام ابوعبداللہ نے اپنے اس مرید کے منہ پر تھپڑ لگایا کہ تم اس کی ماں پر بدفعلی کی تہمت لگاتے ہو وہ کہنے لگا میں آپ پر قربان جاؤں اس کی ماں سندھی مشرکہ تھی۔ تو آپ نے فرمایا کیا تو جانتا نہیں کہ ہر قوم میں ایک نکاح ہوتا ہے۔ دفع ہو جا راوی کہتا ہے کہ وہ پھر امام کے ساتھ چلتا نہ دیکھا گیا حتی کہ موت نے تفریق کردی۔

(۶) امام جعفر صادق" فرماتے ہیں کہ بدگوئی، بکواس بازی، زبان درازی نفاق کی نشانی ہے۔

(۷) امام جعفر صادق" نے اپنے شاگرد سماعہ سے فرمایا یہ تیرے اور تیرے اونٹ چلانے والے (ڈرائیور) میں کیا ہوا؟ خبردار! کہ تو بدگو اور برائی کہنے والا بنے شور مچانے والا اور لعنت کرنے والا ہو" اس نے کہا جی اس نے مجھ پر ظلم کیا تو امام نے فرمایا گو اس نے ظلم کیا ہو مگر تو نے اس پر زیادتی کردی یہ میری عادت نہیں نہ اپنی جماعت کو اس کا حکم دیتا ہوں تو خدا سے معافی مانگ"

(اصول کافی جلد 4 صفحہ 17)

نیک مسلمان انتظامیہ سے مؤدبانہ اپیل

قارئین کرام! رو رو کر لکھ رہا ہوں کہ بلوغت کے بعد 50 سالہ زندگی ان گناہوں سے لوگوں کو بچانے صحابہ کرام و اہلبیت کے پاک دامن سے اس گندگی کو دھونے ایسے بکواسات کا جواب لکھنے میں ہی صرف ہو رہی ہے۔ 50 مطاعن کے جواب 100 اعتراضات کے جواب، تہمت والزامات کے ہزاروں سوالات کے جواب لکھنے کے بعد اس تحقیقی دستاویز کے ڈیڑھ ہزار سے زائد بکواسات کا جواب آپ کے سامنے ہے۔ مال ضبط ہوئے، مقدمے جھیلے جیلیں کاٹیں۔ کیا یہ سب کچھ یکطرفہ کارروائی 95% اہلسنت مسلمانوں کے ساتھ ہی ہے۔ اور جو گروہ تقریر و تحریر میں رات دن یا خاص دنوں میں ہائے حضور ﷺ کی پاک بیویوں مومنوں کی ماؤں پر۔۔ جن پر سینکڑوں طعن آپ اسی کتاب میں پڑھ چکے۔۔ ان کے باپوں حضور ﷺ کے نسبتی باپ 3 سسروں پر دونوروں والے آپ کے داماد پھوپھی زاد بھانجے حضرت عثمان پر اور دیگر حضور ﷺ کے سب صحابہ کرام اور قریبی رشتہ داروں پر ایک ٹولہ گالیوں، نوحوں، تبروں، لعنتوں، غیبتوں، طعنوں اور تہمتوں کی ہی بمباری کرے۔ ضلعی یا صوبائی کسی افسر اور عدالت کو توہین رسالت کا قانون یاد نہ آئے کہ وہ ایسی اپنے عقیدہ کے مطابق گالیوں تبروں سے لبریز دل آزار لکھی گئی

کتابوں پر پابندی لگوائے۔ لعانوں طعنہ بازوں اور بدگوؤں کو گرفتار کر کے سولی لٹکائے سینکڑوں ہائی کورٹ کے ججوں میں سے ایک بھی نہیں جسے حضور ﷺ کے پاک گھر پر یہ غیرت آئے کہ ایسے بدگوؤں کے کافر ہونے کا فیصلہ سنائے۔ سینکڑوں سپریم کورٹ کے قاضیوں میں سے ایک بھی نہیں جو دربار نبوی کا اتنا احترام کرے کہ جو باہر کا یہود و مجوس کا کتا ان کو بھونکنے کاٹنے آئے تو وہ ان کو سولی پر لٹکائے اور قادیانیوں کی طرح ان کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے قانون میں لکھ جائے۔ جس کے حصول کے لئے ہم مسلمانوں نے 10 لاکھ کی قربانی دی ایک کروڑ کو جلا وطن اور زخمی کیا۔ آدھے مسلمانوں اور 80% اپنے ملک برصغیر کو ہندوؤں کے حوالے کر دیا۔ قرآن وسنت کا قانون دفن کر دیا۔ انگریز کے قانون کو بچانے کے لئے ہم نے آنٹی شیم اور چینی مالش کرنے والی ٹیم ....کو خوش کر کے جامعہ حفصہ اور ہزار تقریباً دینی طالبات پر بمباری کی، یزید و ابن زیاد کے افسروں نے امریکہ سے انعام حاصل کر کے پاکستان کو اسلام پر ظالم ترین ہونے کا ڈپلومہ دلا دیا۔ نوٹ لمحہ۔

خون جگر سے رو رو کر یہ تمہید لکھی گئی۔ مسلم پاکستان کے سینئر افسروں کا بینہ اور اسمبلی کے ممبروں اعلیٰ ترین ججوں پھر نمازی مسلمان حکمرانوں کو خدا توفیق دے کہ صحابہ واہل بیتؓ کے کسی فرد کی بدگوئی اور غیبت کو ان کے ایمان و کردار پر حملے کو سخت ترین جرم اور قانون بنا کر نافذ کریں اور فرقہ واریت کا خاتمہ کر کے پاکستان کو کفر اور کنار سے بچالیں۔

حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو بھی شیعہ نے اپنے جیسا گالیاں دینے والا بنا دیا

زانی دوسرے کو بھی اپنے جیسا چور دوسرے کو بھی اپنے جیسا اور بدگو بکواس دوسروں کو بھی اپنے جیسا جانتا ہے۔ شیعہ چونکہ خود گالی دینے جیسے گناہ کبیرہ کے رسیا ہیں تو وہ اپنے عقیدہ میں معصوم حضرت علیؓ کو بھی اس گناہ سے پاکدامن نہیں بتا سکتے اور کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ و عباسؓ بھی شیخینؓ کو (معاذ اللہ) یہ گالیاں دیتے تھے۔ حالانکہ یہ ان پر خالص تہمت ہے۔ نہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو ایسا کہتے تھے نہ حضرت عمرؓ ان چچا بھتیجا کو ایسا کہنے والا جانتے ہیں۔ گفتگو صرف استفہامیہ لہجے میں ہے آگے پیچھے اتعلمون کیا تم جانتے ہو۔ اَتَعلَمان کیا تم اے علیؓ و عباسؓ جانتے ہو۔ اکذالک کیا ایسی ہی ہے اسی کے درمیان یہ جملہ ہے

"الرتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق "

کیا تم مجھے جھوٹا گنہگار دھوکہ دینے والا اور خیانت کار جانتے ہو؟ (حالانکہ نہ تم مجھے ایسا جانتے ہو نہ میں خود ایسا ہوں کیونکہ) خدا جانتا ہے کہ میں سچا نیکوکار بھلائی پر اور حق کا تابعدار ہوں جب میں حاکم بنا تو تم دونوں میرے پاس آگئے تمہارا مقصد ایک ہی تھا تو تم نے کہا کہ فدک کے اموال ہمارے حوالے کر دو میں نے کہا تم چاہو تو تمہارے حوالے اس شرط پر کرتا ہوں کہ تم اللہ کا وعدہ دو کہ تم ان کی تقسیم (بنوہاشم میں) اسی طرح کرو گے جیسے رسول اللہ تقسیم کیا کرتے تھے تو تم نے اسی شرط تقسیم پر وہ اموال مجھ سے لے لئے کیا ایسا ہی ہے؟ تو ان دونوں نے کہا ہاں (ایسا ہی ہے) اب تم میرے پاس آئے ہو کہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں (یعنی ہر ایک کو الگ الگ حصہ دوں کہ وہ اپنے اپنے رشتہ داروں میں بانٹے) تو خدا کی قسم میں ایسا (پہلے کے خلاف) نہ کروں گا جب تک

کہ قیامت آجائے۔ پس اگر تم مشترکہ تقسیم کرنے سے عاجز ہو تو وہ اموال میرے حوالے کردو۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 91)
(میں حسب سابق خود تقسیم کرتا رہوں گا) اس استفہامی گفتگو میں کسی نسخہ میں اَ کا ذکر نہ ہونا ایسا ہی سوالیہ جملہ ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا ھذا ربی (کیا یہ ستارہ میرا رب ہے) ھذا ربی (کیا یہ چاند میرا رب ہے) ھذا ربی (یہ بڑا سورج کیا میرا رب ہے؟) (پارہ 7 رکوع 15) جیسے یہ سوالیہ جملے قرآن میں ہمزہ اَ کے بغیر استعمال ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ مشرک نہیں ہیں خواہ مخواہ قوم ان کو تنگ کرتی ہے۔ اسی طرح حدیث میں فَـرءٍ یتمانی کیا تم بتلا سکتے ہو؟ میں ہمزہ اَ محذوف ہے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ اور حضرت علیؓ وعباسؓ کوئی کسی کو یہ گالیاں دینے والا نہیں نہ گالیاں دینے والا جانتا ہے صرف یہ گالی باز شیعوں کا اپنا مذہب ہے۔ جو ان مقدس ہستیوں کو گالیاں دے کر یا گالیوں کی تہمت لگا کر مسلمانوں کو تنگ کرتے آرہے ہیں۔

تقسیم مال کا اصل قصہ کیا ہے

حضور ﷺ کی زندگی میں باغ فدک کی آمدنی حضور ﷺ کے رشتہ داروں کو بھی دی جاتی تھی کیونکہ جو علاقہ بغیر جنگ کے ختم ہو اور مفتوح قوم کچھ حصہ اسلامی حکومت کو دیدے وہ مال فے کہلاتا ہے (جب کہ جنگ سے لیا ہوا مال غنیمت 4/5 فوجیوں میں تقسیم ہوتا ہے مال فے کے 8 حصے دار قرآن نے بتائے ہیں۔
(۱) خدا کا حصہ جو بیت المال چلا جائے گا۔ (۲) حضور ﷺ کا اپنا حصہ جو بیویوں اور بیرونی مہمانوں پر خرچ ہوگا۔
(۳) آپ کے رشتہ دار بنو ہاشم چچا عباس اور ان کی اولادیں حضرت علی اور ان کے بھائی حضرت فاطمہؓ کو بھی اس سے حصہ ملتا تھا یہاں صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ سے حضرت فاطمہؓ حضرت عباسؓ وعلیؓ کی اسی گفتگو کا ذکر ہے۔
(۴-۵-۶) شہر مدینہ کے عام یتیم مسکین، مسافر جن میں مجاہدین بھی شامل ہیں تاکہ یہ مال صرف مالدار ہی نہ کھائیں۔
(۷) فقراء مہاجرین جو لٹے پٹے مکہ سے آئے خدا کا فضل رضا اور اس کے دین کی امداد چاہتے ہیں یہی سچے لوگ ہیں۔
(۸) وہ مدینہ کے انصار جو پہلے سے ایمان لاکر مہاجروں کو اپنے گھر ٹھہراتے ان سے محبت کرتے حاجات پوری کرتے ہیں اور یہ کامیاب ہیں۔
(۹) بعد کے وہ مسلمان بھی حق دار ہیں جو مہاجرین وانصارؓ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ یا اللہ ان کا کینہ ہمارے دل میں نہ آنے دے۔ اے رب آپ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔ (سورۃ الحشر رکوع 1 پارہ 28)
یہی وہ باغ فدک اور مال فے ہے جو اہل بیت اقارب نبوی کے علاوہ ہر قسم کے مسلمانوں کا حق تھا۔ جس کو آج ایک ایک/دو دو لاکھ روپیہ کی شرط لگا کر مجلسیں پڑھنے والے قرآن کے بالکل خلاف صرف فاطمہؓ کا حصہ ورثہ عطیہ قرار دے کر فتنہ وفساد کا آسمان سر پر اٹھائے رکھتے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ و علیؓ پر حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کو گالیاں دینے کی تہمت لگاتے ہیں ان کو زاہد بتول خدا کے دیئے ہوئے حصہ ورزق پر قانع ہرگز نہیں رہنے دیتے اہل بیت کی اپنے ناموں سے ہر جنگ اسی دنیا کے لئے مشہور کرتے ہیں

مسئلہ باغ فدک کیوں اٹھایا گیا

یہ کتاب پڑھنے والے تمام مکاتب فکر کے مسلمان چپڑاسی سے لے کر تااعلیٰ افسران ذرا ایمان کو ٹٹول کر سوچیں کہ کیا دنیا کی زاہدترین ہستی جس کے گھر میں وفات کے دن بھی خرچ نہ تھا۔ یہودی کے گھر زرہ گروی رکھ کر قرض لیا گیا تھا۔ کیا وہ یہ سارا مال فے اور باغ فدک -- باقی سات حقداروں کو محروم کر کے -صرف اپنی بیٹی کو یا بنو ہاشم برادری کو ہی دے سکتے تھے۔ یا اسے ذاتی ملکیت بنا کر بطور وارث اپنی برادری کو یا بطور عطیہ ان کو بخشش کر سکتے تھے؟ یا آج بھی کوئی دنیادار حکمران سرکاری املاک اور اسٹیٹ بنک کو اپنے رشتہ داروں کو بطور وراثت۔ ہدیہ۔ انعام دے سکتا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اس مذہب کے بانی ابن سبا یہودی اور قوم فارس کا یہ حضور ﷺ کی ذات گرامی پر آپ کے اہل بیتؓ پاک پر دنیا طلبی اور اقرباء پروری کا سنگین بہتان نہیں ہے؟ کہ سب کچھ ان کا حق تھا۔ یہ اپنے نانوں سے اس لئے لڑتے اور گالیاں بددعائیں دیتے رہے کہ انہوں نے باقی سب مال مسلمانوں کو کیوں دیدیا تھا۔ پھر یہ بھی سوچئے کہ باقی سات حصہ داروں میں سے کسی نے بھی اپنے حق کے کم و بیش ہونے کا خلفاء راشدینؓ کی عدالت میں مقدمہ قائم کیا یا دنیا کی کسی کتاب میں اس کا تذکرہ ہے؟ اب آپ یقین کیجئے کہ جو لوگ خلافت راشدہ کے منکر ہیں یہ دعویٰ مقدمہ جھگڑا خلیفہ کے ساتھ گالی منداان کی اپنی بددماغی اور ذہنی اپج ہے۔ کوئی حقیقت واقعیہ نہیں ہے کچھ لوگ قاتل و مجرم کو بچانے والے چالاک وکیل کی طرح قانونی موشگافیاں نکالتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنا ارشاد لا نورث ما ترکناہ صدقة صرف ابوبکرؓ کو بتلایا۔ جن کا مال لینا حق تھا فاطمہؓ وغیرہ کو کیوں نہ بتایا؟

مسئلہ باغ فدک کا دلپسند خلاصہ

گذارش یہ ہے کہ جس کو اپنا جانشین و قائم مقام بنانا ہو اسے ہی بتایا جاتا ہے۔ لینے والے اور متعلقین تو بکثرت ہوتے ہیں وہ سب نہیں بتائے جاسکتے۔ شب ہجرت اپنی چارپائی پر سونے والے حضرت علیؓ کو یہ تو بتایا کہ یہ ان کفار کی امانتیں ہیں ان کو دے کر مدینے آنا مگر ان کے نام تو نہ بتائے۔ اب اگر وراثت چلتی تو 9 بیبیاں، چچا، برادران علیؓ فاطمہؓ وغیرہم سب کے نام بتائے جاتے۔ تو بطور اصول جانشین خلیفہ اور وارثِ حکومت حکمران کو یہ بتایا کہ انبیاء کا نہ ورثہ ہے نہ کسی کو ملے گا ہاں اخراجات اور حصہ کا یہ مال جیسے پہلے ملتا تھا اب بھی سب کو ملے گا۔ ازواج مطہرات نے لاعلمی سے یہ مسئلہ اٹھایا تو حضرت عائشہؓ نے عدم توریث کی حدیث سنادی۔ اس حدیث میں حضرت عباسؓ و علیؓ نے یہ سوال کیا تو حضرت ابوبکر کی طرح حضرت عمرؓ نے بھی حدیث سنادی۔ جو ابوبکرؓ نے فاطمہ کو بھی سنائی تھی تو وہ مطمئن ہو کر چپ ہوگئی تھیں نہ اس مسئلہ پر آپ سے کلام کی۔ نہ ملاقات کی ضرورت رہی۔ عہد نبوت کی طرح یہ سب خرچہ و مال آپ کو ملتا رہا اس کتاب میں ہم سنی شیعہ کے حوالے دے چکے ہیں۔ یہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت سب مسلمانوں کو یہ صلح و اتفاق کی بات ماننی چاہیے رہے۔ غضبت . وجدت . ولم تتکلم یہ نچلے راوی زہری کا اپنا

تاثر ہے حضرت عائشہؓ و فاطمہؓ کے ہرگز الفاظ نہیں ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر اعلم الصحابہ تھے.........تمام صحابہ کرامؓ نے ابوبکر کی تو تائید کی مدعی کی تائید نہ کی شیعہ کے عقیدہ عصمت اور پیدائشی کلی علمیت سے ہٹ کر عام مسلمانوں کے عقیدہ سے اگر سوچا جائے۔ تو مسئلہ کا حل بالکل آسان ہے۔ کسی کو کوئی دشواری پیش نہیں آسکتی اور نہ حاکم ومحکوم کو باہم لڑانے کی مجوسی سازش کامیاب ہوسکتی ہے وہ یہ کہ بڑے سے بڑے بزرگ کو فکری لغزش پیش آسکتی ہے۔ خطاء سے کوئی معصوم نہیں اور کسی خاص بات کا اسے علم اور پتہ نہیں بھی ہوسکتا۔ کلی عالم خدا کی ذات ہے۔ یہ مال چونکہ خالصہ رسول تھے کسی مسلمان کو اس پر چون و چرا کا حق نہ تھا۔ اور وہ بدستور 4 سال سے تمام ازواج رسول بنو ہاشم اور خاص متعلقین کو ملتا رہا۔ تو ان لوگوں نے اپنی فکر سے اسے حضور ﷺ کا ذاتی مال سمجھا چونکہ ان کو انبیاء علیھم السلام کی حدیث عدم توریث کا علم نہ تھا اس لئے سب نے حضرت ابوبکر سے وراثت پیغمبر کا مطالبہ کر دیا خدائی حکمت اس میں یہ تھی۔ کہ ایک حاکم کے بعد اس جیسی بات کا مقدمہ مطالبہ جانشین حاکم سے کیا جائے تو گویا اس کو برحق وارث اور جانشین پیغمبرؐ مان لینے کی تصدیق ہے۔ کہ فاطمہؓ بھی آپ سے کرتی ہیں ان کی مائیں بھی اور خود حضرت علیؓ و عباسؓ بھی۔ یہ جیب کی چیز تو نہ تھی جو جیب والے سے مانگی جاتی یہ تو سینکڑوں میل دور بڑی جائیداد کا حق و مطالبہ تھا۔ جو صرف اس حاکم سے ہوسکتا تھا جس پر قوم متفق ہو جائے اور وہ دے بھی سکے۔

محسوس نہ کریں تو عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ نے تو زندگی فاطمہ میں خاتون جنت کو پھر وفات کے بعد حضرت علی اور سب بنو ہاشم کو سارے مالی حقوق دے دیئے حضرت عمرؓ کے دور میں فتوحات اور آمدنی بکثرت ہوگئی۔ آپ نے جہاں مہاجرین وانصار کو اوران کے برابر حضرات حسنینؓ کو نئے وظائف مقرر کر کے دیئے۔ یہ فدک والا مال عہد نبوت وصدیق کی طرح ان کو الگ دیتے تھے۔ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ نے خود مشترکہ سب کا حصہ لے کر ان سب میں بانٹنے کا حضرت عمر سے عہد لے لیا۔ آپ نے دے دیا۔ فطرۃً حضرت عباس سخت اور قانون مزاج تھے۔ سب کو برابر برابر دیتے مگر حضرت علیؓ فطرۃً فیاض تھے کسی کو زیادہ بھی دے دیتے۔ تو چچا بھتیجے میں جھگڑا پڑ جاتا اس لئے اس حدیث کے مطابق حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کی عدالت میں آئے کہ مجھے اس علی............ایسے ایسے سے نجات دیجئے۔

اس اعتراض نمبر 10 کی گالیاں یا پیش کردہ سخت الفاظ حضرت عباس چچا کے ہیں جو حضرت علی بھتیجے کے حق میں آپ نے غصے سے بولے تو بطور ادب ہم نقل نہیں کرتے مگر بنو ہاشم سمیت تمام اصحاب رسول کا یہ دشمن مجوسی ان استفہامی سوالیہ سخت الفاظ کو گالیاں بنا کر سب کو دیتا آ رہا ہے خدا و رسول اور اہل بیت سے بھی ذرہ نہیں شرماتا۔ ان کے ہاں جب چچا بھتیجا کا یہ عالم ہے کہ اپنی قوم کے مفاد میں مالی تقسیم پر یہ متفق نہیں ہوسکتے تو اگر ان کو کوئی بڑا عہدہ دیا جاتا تو کیا ہوتا۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ یہ اسی خدا کی شان ہے کہ جب اس نے بنو تیمی عدوی بنو امیہ اور بنو ہاشم کو حکومتیں دیں تو جو کام لینا مناسب تھا۔ وہ مسلمانوں کو دلا دیا ہم کو چوں و چناں کسی حکومت پر نہ کرنی چاہئے ابن سبا یہودی نے اسی سے فتنہ اٹھایا اور آج تک تمام کلمہ گویوں کو معاذ اللہ لڑاتا آ رہا ہے

مسلمانوں کی تیسری سب سے اچھی کتاب سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 61 ''خمس اور رشتہ داروں کے حصوں کے مقامات'' کے باب سے چند حدیثیں یہ ہیں۔

1) حضرت ابوبکرؓ خمس حضور ﷺ کی طرح تقسیم کرتے مگر حضور ﷺ کا (ذاتی حصہ بیت المال میں ڈالتے) رشتہ داروں کو نہ دیتے جو حضور ﷺ دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمان وہ بھی رشتہ داروں کو دے دیتے تھے۔

2) آپ کے ذوی القربیٰ وہ سب رشتہ دار تھے جو آپ کے دادا عبدالمطلب کی اولاد کہلاتے ہیں۔ (صفحہ 61)

3) ابوجعفر رازی مطرف سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا فرماتے تھے ''حضور ﷺ نے مجھے خمس کے بھی پانچویں حصہ کا متولی بنایا۔ میں آپکی زندگی میں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کی خلافت میں اپنی برادری میں خرچ کرتا رہا۔۔ ایک دفعہ مال آیا اور عمر نے مجھے بلایا کہ یہ مال برادری میں بانٹو۔ میں نے کہا میں نہیں لیتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا لے لو تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔ میں نے کہا ہم مالدار ہو چکے ہیں اب اس کی ضرورت نہیں۔ فجعلہ فی بیت المال عمر نے وہ مال بیت المال میں رکھ دیا (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61) طبع ملتان)

4) اسی قسم کی اگلی روایت بھی حضرت علیؓ سے ہے کہ میں نے یہ خمس کا مال عہد نبوت میں تقسیم کیا پھر ابوبکرؓ نے مجھے والی بنایا جب عمرؓ کی خلافت کے آخری سال بہت سا مال آیا تو ہمارا حق نکال کر مجھے بلایا کہ لے لو۔ میں نے کہا ہمیں ضرورت نہیں مسلمانوں کو ضرورت ہے ان کو دے دیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ان میں تقسیم کر دیا۔ (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61 طبع حقانیہ ملتان)

دوستو! کیا سمجھے؟ اہل بیت عظام کروڑ پتی مجتہدوں کی طرح دنیادار نہ تھے حسب ضرورت لیتے رہے پھر اپنا حق اور مال سب مسلمانوں کے لئے بیت المال میں واپس کر دیا یہ عاشقان جیفہ دنیا کی فضول ہنگامہ آرائی ہے ''کہ خلفاء ثلاثہؓ نے اہل بیت کو اموال سے محروم کر دیا''

اعتراض: 11- فاطمہ زہراؓ نے حضرات شیخینؓ کو بھی اپنے جنازہ میں شامل نہ ہونے کی وصیت کی۔ (روضۃ الاحباب)

الجواب: اسلامی اصول ہے کہ مسلمان کے حقوق میں ایک اس کے جنازہ میں شرکت، تدفین و تعزیت اور دعائے مغفرت کرنا ہے۔ ہر کتب فکر کا مسلمان یہ عمل کرتا آرہا ہے۔ جنازہ کی اطلاع گھر گھر نہیں دی جاتی خود بخود پھیل جاتی ہے یا اعلان ہو جاتا ہے میت والے پسند کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں اس میں دشمنیاں کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ مخالف ترین تعزیت کرتے ہیں۔ کسی مشہور شیعہ کا جنازہ ہو اہل سنت کے سیاسی لیڈر بھی شریک ہوں تو تصاویر سے اخبارات بھر دی جاتی ہیں ریڈیو ٹی وی سب کچھ دکھاتے اور بتاتے ہیں تو شیعہ بڑے خوش ہوتے اور زندگی بھر ناز کرتے ہیں۔ فریقین کی متفقہ حدیث ہے۔ (مشکوٰۃ و اصول کافی) کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ 1 باہم سلام کرنا، 2 مصافحہ کرنا، 3 بیمار پرسی کرنا 4 امانت کی حفاظت کرنا، 5 جنازہ و تدفین میں شرکت کرنا پھر 6 اس کا ذکر اچھائی سے کرنا۔ 7 بعض احادیث میں ایک دوسرے کی دعوت اور بلاوے کو قبول کرنا ہے۔ ان اسلامی معاشرتی وحدت مسلمین کے ضامن مسلمہ اصولوں کی روشنی میں شیعہ

بھائیوں سے میں پوچھ سکتا ہوں؟ کہ وہ مثالی جوڑے حضرت علیؓ و فاطمہؓ کو نوجوانان جنت کے سردار حسنینؓ کو بظاہر معصوم کہہ کر بھی ان پر گناہوں مسلمانوں کی حق تلفیوں معمولی سی دینوی رنجشوں سے دشمنیوں، غیبتوں، گالیوں، تبروں بدزبانیوں کی تہمتیں کیوں لگاتے ہیں؟ مانتا ہوں کہ ہر چھوٹے بڑے جاہل و عالم انڈین یا ایرانی و عراقی شیعہ کا یہی مذہب ہے اور ان کی یہی علامت ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے دشمنی تبرا کے بغیر نہیں پہچانے جاسکتے اگر یہ میری بات غلط ہے تو ہماری کتب تاریخ و سیرت سے نہیں۔

صرف اپنی کتب اربعہ سے صرف 100/100 احادیث ہی ایسی جمع کردیں کہ یہ 4 اہل بیت کرامؓ

ا) تمام سیاسی مذہبی صحابہ کرامؓ میں مقبول و محبوب تھے اور ان صحابہ کرامؓ نے اہل بیت کی شان و محبت میں یہ ارشادات فرمائے ہیں

ب) اور یہ 4 اہل بیتؓ بھی با اخلاق، حقوق العباد میں کامیاب اور تمام نیک مسلمانوں، حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ داروں، ماؤں، پھوپھیوں، نانوں، چچوں، ماموؤں، خالاؤں اور ان کی اولادوں سے محبت رکھتے تھے۔ اور ان سے عمدہ تعلقات میں یہ یہ صلح کن دشمنی سوز ارشادات فرمائے ہیں۔ آپ ایسے 100 ارشادات صرف اپنی کتب میں سے چراغ سے ڈھونڈ ڈھونڈ کرلائیں۔ چھپوانا پھیلانا ہمارے ذمہ کریں پھر دیکھیں سنی شیعہ ایک ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرسکتے کہ آپ کے لٹریچر میں نرم گرم گالیوں، تبروں کے فضائل کے سوا کچھ ہے نہیں اور شیعہ عقیدہ میں متعائی جوڑا کے سوا کسی کو جنت مل سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ اس جوڑے کے سوا ساری نیک مسلم دنیا اہل بیت کی معاذ اللہ دشمن ہے اور اہلبیت بھی (معاذ اللہ) سڑکوں پر بے نماز جلوس عزا نکالنے والوں کے سوا ڈیڑھ ارب ان نیک مسلمانوں کے (شیعہ عقیدہ) میں دشمن ہی ہیں جو دعاؤ نماز میں ان پر درود ابراھیمی پڑھتے۔ ادب سے ذکر کرتے سارے مسلمانوں کو ان کے محب اور تابعدار مانتے اور کسی کا بھی گلہ و غیبت حرام جانتے ہیں۔

یارو! کیا غضب کی بات ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا جنازہ ہو رات میں ہی تدفین ہو سارا مدینہ قبرستان کو بقعہ نور بنادے جیسے حوالہ گذرا۔ مگر حضور ﷺ کی سب مسلمانوں کی محبوب ترین بیٹی خاتون جنت کا جنازہ ہو تو گھر کے صرف چند آدمی ہی شریک ہوں اور یہ جھوٹی خبر بتائی جائے کہ جی سب پر ناراض گئیں کسی کو جنازہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی نہ علیؓ نے کسی کو جنازہ کی اطلاع کی (معاذ اللہ) کیا مقتولہ کا جنازہ تھا جسے خفیہ دفن کیا گیا جو شیعوں کے بگڑے ہوئے بھائی خارجی کہتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ روضۃ الاحباب والا کون ہے جو خاتون جنت کی اتنی ہتک کی روایت پیش کررہا ہے۔ خواہ کوئی مشہور کتاب ہی یہ بتائے ہم نہیں مانتے کیونکہ حضرت فاطمۃ الزھراءؓ کا اسلامی جلال و تقویٰ اس سے مخدوش ہوتا ہے اور ان کی مسلمانوں کے ہاں غیر مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ یہی روافض اور دشمنان دین و اہل دین کی خواہش ہے اللہ ان کی خباثتوں سے ہر مسلم کو بچائے۔ روضۃ الاحباب کے اسی عکسی صفحہ 610 پر ہے کہ آپ کی وفات رمضان 11ھ میں آپ کے چھ ماہ بعد ہوئی اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ 3 ماہ، 40 دن، 30 دن، 35 دن، 34 دن بعد پہلا قول ہی صحیح ہے آپ کی عمر شریف 28 سال تھی رات کے وقت جنت البقیع میں دفن ہوئیں آپ پر نماز حضرت علیؓ نے بقول بعض عباسؓ نے بروایت ابن سعد اور اصول کہ جنازہ

حاکم یا اس کا نمائندہ پڑھاتا ہے امام اول ابوبکر صدیق نے پڑھایا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں (اس جھوٹی اطلاع نہ دینے کی روایت پر حالانکہ ابوبکر کی بیوی اسماء بنت عمیس ہی فاطمہ کو نہلانے والی تھیں تو کیسے آپ کو پتہ نہ چلا ہوگا) کہ دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ دیگر اور اکابر صحابہ نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے عتاب کیا کہ تم نے ہم کو اطلاع کیوں نہ دی کہ ہم جنازہ کی سعادت پاتے تو حضرت علیؓ نے عذر کیا کہ وصیت کی بنا پر میں نے ایسا نہ کیا" محض بناوٹی بات ہے اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ پر سبائی دشمنوں کی تہمت ہے۔

جعلی روایت نے حضرت فاطمہؓ کو بڑے بڑے نیکی کے کاموں سے محروم کردیا

شیعہ کی اصول کافی جلد 2 صفحہ 447 تا 490 باب "مسلمانوں سے نیک برتاؤ واجب ہے" سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں سب ارشادات نبوی و جعفری ہیں۔

1) مساجد میں نماز پڑھو۔ 1 پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو، گواہی دو۔ 2 جنازہ پڑھو لوگوں کو یہ سب کام کرنے ضروری ہیں۔

2) دین میں خوب محنت اور 3 پرہیزگاری اپناؤ۔ جنازہ میں حاضری دو۔ 4 بیمار پرسی کرو۔ 5 لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ کیا آدمی کو حیا نہیں آتی کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنا 6 حق تو جتلائے اور خود پڑوسی کا حق نہ پہچانے

3) امام سے لوگوں نے پوچھا ہم ان لوگوں سے کیا برتاؤ کریں جو ہمارے مذہب پر نہیں۔ تو فرمایا اپنے اماموں کو دیکھو جن کے تم پیروکار ہو۔ تو وہی کرو جو وہ کرتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ ان (مخالفوں) کی بیمار پرسی کرتے۔ جنازے پڑتے ان کے لئے یا ان کے خلاف گواہی دیتے اور 7 ان کو امانتیں ادا کرتے ہیں۔

4) اے آل محمد والو وہ ہم میں سے نہیں ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر 8 کنٹرول نہ کرے اپنے ساتھی کی رفاقت 9 کا حق ادا نہ کرے الخ

5) امام باقر نے فرمایا اپنے ساتھیوں کو بڑا جانو ان کی خوب عزت کرو۔ ایک دوسرے کی 10 حق تلفی نہ کرو ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ حسد نہ کرو، 11 بخیل نہ بنو اللہ کے نیک اور خالص بندے بن جاؤ۔

6) امام جعفر صادق" فرماتے ہیں تین آدمیوں کے حق پہچاننے سے سوائے منافق کے کوئی جاہل نہیں رہتا۔ (۱) اسلام میں 12 بوڑھی عمر والا (۲) حافظ و 13 عامل بالقرآن، (۳) 14 امام عادل۔

7) بروایت علی حضور ﷺ کا فرمان ہے جب تمہارے پاس قوم کا 15 معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔

8) حضور ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی مسلمان بھائی کے گھر آئے 16 تو وہی ان کا امیر ہوتا ہے۔

9) جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بات (مثلاً معذرت ہی) سے 17 منہ موڑا اس نے اس کا چہرہ نوچ لیا۔

10) حضور ﷺ نے فرمایا اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کا 18 پڑوسی اس کے نقصانات سے محفوظ نہیں۔ (صفحہ 490)

خاتون جنت پر اپنے نانوں اور دیگر مسلمانوں سے دشمنی کی تہمت لگانے والے شیعہ نادان دوست ہی سوچیں کہ انہوں نے صرف

اپنی دشمنی کا مذہب چمکانے کے لئے معصومہ مخدرہ پر کتنے گناہوں کی تہمت لگائی اور کتنے نیک اعلیٰ کاموں سے محروم کر دیا؟

اعتراض: 12- حضرات شیخین نبی کریمؐ کی تجہیز و تکفین چھوڑ کر چلے گئے۔ الفاروق، روضۃ الاحباب، الامامۃ والسیاسۃ۔

الجواب: جھوٹا مغالطہ ہے۔ تاریخ پڑھنے والے شیعہ کو 100% پتہ ہے۔ کہ تجہیز و تکفین میں یہ حضرات موجود تھے۔ کچھ لوگ ثقیفہ بنی ساعدہ میں ان کو اچانک حالات درست کرنے کے لئے لے گئے تو یہ حضرات حالات فوراً درست کر کے آگئے جنازہ ان کی نگرانی میں فوج در فوج صحابہ نے بیت عائشہ کے مختصر کمرہ میں پڑھا چونکہ خائن شیعہ کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا۔ اپنے لوگوں کو خوش رکھنا اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے کمال انتظام سے بڑی اکثریت والی قوم انصار کا پروگرام مہاجرین کی طرف کیسے پھیرا اور سب مہاجرین و انصار نے تھوڑی دیر میں بالاتفاق حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ کیوں تسلیم کر لیا بس اسی حسد سے 1400 سال سے شیعہ کا رونا پیٹنا جھوٹے مطاعن گھڑ کر تاریخ کو مسخ کرنا اور مسلمانوں سے الگ ایک فرقہ کو پال کر نولہ ما تولیٰ و نصلہ جھنم (پارہ 5 رکوع 14) (قرآن و سنت اور اتفاق امت کو چھوڑ کر نئی راہ مخالفِ مومنین چلنے والوں کو ہم جانے دیں گے جدھر جائیں اور پھر بُرے ٹھکانہ دوزخ میں پھینکیں گے) کا مصداق بنتا ہے۔ اللہ ان کی گمراہی مسلم دشمنی تشیع و نا اتفاقی سے ہر مسلمان کو بچائے شیعہ کا جھوٹ ملاحظہ ہو۔

طبقات بن سعد جلد 2 جز دوم صفحہ 61 میں ہے "حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ کی تجہیز و تکفین میں شروع ہوئے تو ہم نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تو انصار نے آواز دی ہم حضور ﷺ کے ماموں ہیں ہمارا اسلام میں بڑا مرتبہ ہے۔ قریش (مہاجرین) بولے ہم تو حضور ﷺ کی قوم ہیں۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے (بطور سردار اور مرجع قوم) فرمایا: اے مسلمانو! ہر ایک قوم اس جنازہ میں شرکت کی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر تم سب اندر چلے گئے تو کام خراب ہو جائے گا اور اپنے وقت سے لیٹ ہو جائے گا۔ خدا کی قسم اندر وہی جا سکے گا جسے (ضرورت کے لئے) بلا جائے گا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی نگرانی میں تجہیز و تکفین ہو رہی ہے۔ انصار کی جماعت کو اندر اس لئے داخل نہیں ہونے دیتے کہ رش کی وجہ سے کام میں خلل نہ آئے۔ تو اب ان کے متعلق یہ گمان کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔ ہاں انصار کے دو آدمی اچانک حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو برائے مشورہ انصار کے بڑے میدان (سقیفہ بنی ساعدہ) میں بلا کر لے گئے اور وہ گھنٹہ بھر میں کمال عقل مندی اور سیاسی تدبر سے مسئلہ سلجھا کر خلافت کو انصار سے مہاجرین میں لے آئے۔ پھر تجہیز و تکفین اپنی نگرانی میں مکمل کرائی۔ اس کمال پر خراج تحسین پیش نہ کرنا الٹا ان کو جنازہ نہ پڑھنے کا جھوٹا طعنہ دینا دشمن اسلام کی ہی حرکت ہے مسلمان کی نہیں۔ کیونکہ تاریخ ابن خلدون میں ابن اثیر جزری میں ام التاریخ طبری میں اور قدیم و جدید سب تاریخوں میں بھی لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ مسئلہ سلجھا کر فوراً واپس آگئے۔ جنازہ کا اہتمام کیا۔ پھر اگلے دن مسجد نبوی میں تمام مہاجرین نے بھی حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ نے بھی بخوشی بیعت کی۔ صرف یہ شکوہ کیا کہ سقیفہ کی پہلی بیعت میں ہمیں کیوں نہ بلایا گیا

حضرت ابوبکرؓ نے ہنگامی حالت اور اچانک بات ہو جانے پر ان کو مطمئن کر دیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ پر قوم کا اتفاق

ہاں انصار کے مسئلہ خلافت اٹھانے پر ان کے دو آدمی آئے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیحدہ بلا کر کہا کہ تم تو ادھر مصروف ہو مگر انصار نے یہ انتخاب خلیفہ کا مسئلہ نکال دیا ہے۔ آپ سردار ہیں۔ ایسے موقعہ کو جس میں نزاع (کا اندیشہ ہے) آپ ہی سنبھال سکتے ہیں یہ دونوں حضرات ان کے ساتھ چل پڑے اتفاق سے گلی میں حضرت ابوعبیدہ ابن الجراحؓ مل گئے ان کو بھی ساتھ لے چلے۔ معن بن عدی اور عویم بن ساعدہ انصاریؓ بھی ساتھ ہو لئے۔ یہ بات آپ کی باڈی کے پاس مجمع عام میں تو بتانے کی نہ تھی نہ مشورہ لینے کا موقعہ تھا۔ بالفرض ابوعبیدہ کی طرح اچانک حضرت عباسؓ یا حضرت علیؓ یا بنو ہاشم کا کوئی فرد مل جاتا تو اس کو بھی یہ ساتھ لے لیتے حضرت ابوبکرؓ نے پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لے لیا کہ ایک بھاری مجمع حضرت سعد بن عبادہ خزرجی (سردار انصار اور نقیب از بیعت عقبہ) کے گرد جمع ہیں دنیا کے اس دور اندیش دانشور اور عظیم مدبر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو ڈانٹا وغیرہ نہیں۔ انصار کی شان میں قرآن کی تمام آیات پڑھ دیں پھر تمام احادیث پڑھ دیں۔ پھر ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور سب کو اپنے پاس گرویدہ کر کے فرمایا کہ حضور ﷺ فرما گئے ہیں الائمة من قریش حکومت و خلافت قریش میں ہوگی۔ صرف ایک حباب بن المنذر بولے منا الامیر و منکم الامیر تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ایک میان میں دو تلواریں اکٹھی نہیں ہو سکتیں پھر وزیر ہونے کی آواز آئی یہ قبول کر لی گئی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ عمرؓ اور ابوعبیدہؓ قریشی سردار موجود ہیں۔ ان کی سب بیعت کر لو مگر حضرت عمرؓ نے کہا جس قوم میں ابوبکر ہوں اور حضور ﷺ نے ان کو امام نماز بنایا ہو ان کے سوا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر پہلے بیعت کی پھر ابوعبیدہؓ نے پھر لانے والے دو/تین انصاریوں نے کر لی تو سارا مجمع بیعت کرنے لگ پڑا گھنٹہ بھر میں سب نے آپ کو خلیفۃ الرسول چن لیا اور یہ حضرات اسی وقت واپس آ کر تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گئے۔

اعتراض: 13- حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے جنازہ میں شمولیت نہ کی

الجواب: بالکل جھوٹ ہے۔ نہ صرف شرکت کی بلکہ پہل کی اور سب کے قائد بھی رہے اور لوگ صف در صف آتے رہے تبھی تو دیر لگی اور منگل کی شام تدفین ہوئی۔ (طبقات ابن سعد جلد 2 جز دوم صفحہ 69) پھر جنازہ بھی ان کی نگرانی میں بیت عائشہ میں پڑھا گیا کہ ابوبکر نے کہا جہاں پیغمبر فوت ہو وہیں تدفین و جنازہ ہوگا ---------- اسی طبقات ابن سعد جلد 2 صفحہ 69 میں ہے" کہ جب حضور ﷺ کو کفن پہنا لیا گیا اور چارپائی پر آپ کو رکھا گیا تو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ داخل ہوئے تو یوں سلام پڑھا "السلام علیک ایھا النبی و رحمة الله و برکاته" ان دونوں کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جو کمرہ میں آ سکتی تھی تو انہوں نے بھی اسی طرح سلام پڑھا جیسے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے پڑھا تھا اور بار بار صفیں باندھیں

کوئی ان کی امامت نہ کرا رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے پہلی صف میں حضور ﷺ کے سامنے آپ کو یہ خراج عقیدت پیش کیا۔

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو آپ پر دین اتارا گیا آپ نے پہنچا دیا امت کو نصیحت کی اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور رب کے کلمات پورے ہو گئے تو اللہ وحدہ لاشریک پر ہر کوئی ایمان لایا تو اے ہمارے خدا ہمیں ان لوگوں سے بنا دے جو اس قول (قرآن) کی پیروی کریں جو آپ پر اتارا گیا۔ ہمیں قرآن کے ساتھ جمع کر دے تاکہ وہ ہمیں پہچانے ہم اسے پہچانیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بہت شفقت کرنے والے مہربان ہیں ہم ایمان کا بدلہ یہاں نہیں چاہتے اور کوئی رقم نہیں خریدنا چاہتے۔ سب لوگ کہتے جاتے تھے آمین آمین پھر وہ نکل آتے اور دوسرا گروہ اندر آجاتا اور وہ آپ پر درود و سلام پڑھتا۔ پہلے مرد پھر عورتیں پھر بچے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے آپ پر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے سلام پڑھا پھر بنو ہاشم نے پھر مہاجرین و انصار داخل ہوئے پھر اور لوگ گروہ گروہ آئے پھر جب مرد فارغ ہو چکے تو پھر بچے صف در صف آئے اسی طرح پھر عورتیں آئیں۔ (ابن سعد جلد 2 صفحہ 69)

شیعہ دوست غور فرمائیں کہ ذکر جنازہ کے ان دو صفحات میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں تو کیا شیعوں کی طرح ہم بھی شور مچا دیں کہ حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا حضرت فاطمہؓ نے نہیں پڑھا۔ دیکھاؤ کس کتاب میں لکھا ہے؟ یقیناً مہاجرین بنو ہاشم اور بائیس ہزار کے مرد و زن کے مجمع میں یہ جنتی جوڑا بھی ہوگا تو شیعہ بھائی کسی عام حاضری کے مجمع میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ کا ذکر خاص نہ پائیں تو جھوٹا شور نہ مچایا کریں۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت پڑتی ہے کہ انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا یا تجہیز و تکفین میں شامل نہ تھے الامامۃ والسیاسۃ والے رافضی نے یہاں جو کچھ لکھا ہے سب جھوٹ ہے حضرت خاتون جنتؓ کی طرف جھوٹی گالیاں شیخینؓ سے نہ ملنا، ان کے سلام کا جواب نہ دینا، منہ دیوار کی طرف پھیر دینا، سب گناہ حضرت فاطمہؓ کے ذمے لگا دیئے۔

اعتراض: 14- حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی داڑھی پکڑ کر انہیں ماں کی گالی دی۔ (حیات الصحابہ صفحہ 23)

الجواب: جھوٹا بہتان ہے۔ ماں تجھے گم پائے۔ تو مرے تیری ماں مرے یہ اردو کی طرح عربی بول چال میں محاورہ ہے اس سے نہ بددعا مقصود ہوتی ہے نہ گالی۔ صرف ناپسند بات سن کر متکلم اپنی خفگی کا اظہار کرتا ہے۔ پہلے بارہا گزر چکا ہے کہ مدینہ کے خطرناک حالات کے پیش نظر عام اہل مدینہ حضرت اسامہ کا لشکر روم کے ساتھ جنگ کے لئے بھیجنے کو تیار نہ تھے۔ حضرت ابوبکر مصر تھے کہ ضرور بھیجوں گا۔ خواہ مجھے یا امہات تک کو درندے آکر نوچیں کاٹیں (یہ بطور مبالغہ کلمہ ہے) لوگوں نے حضرت عمرؓ کو قاصد بنا کر پھر بھیجا۔ تو حضرت ابوبکرؓ کو بات چونکہ ناپسند تھی ان کی داڑھی پکڑ کر (جیسے حضرت موسیٰؑ نے ہارون کی پکڑی تھی القرآن) کہا تیری ماں تجھے معدوم پائے۔ رسول اللہ اسے بھیجیں اور کیسے میں روک دوں؟ جب حضرت عمرؓ لوگوں کے پاس آئے تو یہی جملہ کہا تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں کہ تمہاری وجہ سے آج خلیفہ مجھ سے ناراض ہوا معلوم ہوا یہ لفظ گالی نہیں بطور محاورہ کلام ہے۔ مگر رافضی دشمن اسلام و اہل اسلام نے ابوبکر کے پاس اس کمال استقلال کو گالی بنا دیا۔

مطاعن فاروقی

اعتراض: 15- حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی طرف ہذیان کی نسبت کی۔ (سر العالمین)

الجواب: پہلے سنا تھا۔ کہ سر العالمین رسالہ کسی رافضی نے لکھ کر حضرت امام غزالی کی طرف وفات سے پہلے منسوب کر دیا ہے آج اس کا عکسی صفحہ دیکھ کر یقین ہو گیا کہ واقعی رافضی کا ہے صحابہ کے ادب واحترام کا اسے لحاظ ہی نہیں پورا صفحہ رفض کے مذہب پر ہے۔ نقل وترجمہ کو جی نہیں چاہتا۔ جھوٹے ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے

''محمد بن ابی بکر اپنے باپ کی وفات کے وقت اس کے پاس آیا تو باپ نے کہا بیٹے اپنے چچا عمر کو بلالاؤ تاکہ میں اسے خلافت کی وصیت کر دوں۔ تو وہ کہنے لگا کیا آپ حق پر ہیں یا باطل پر ابوبکر نے کہا حق پر ہوں تو وہ بولا آپ اپنی اولاد کے حق میں وصیت کریں آپ تو اپنے غیر کو یہ اقتدار دے رہے ہیں پھر یہ حضرت علیؓ کو اطلاع دینے گیا پھر ہوا جو کچھ ہوا۔ (صفحہ 12)

حالانکہ اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ ابوبکر کی زندگی میں یہ شیر خوار بچہ تھا تو دو سال یا چند ماہ کا ہو کر کیسے بولتا تھا۔ اور بڑوں کے پاس پیغام رسانی کرتا تھا اور وہ بھی شیعہ عقیدہ کے مطابق کہ اقتدار کی وصیت اولاد کے حق میں کریں پھر وہ علی کے پاس جاتا ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ میں سر العالمین کا رافضی کی کتاب ہونا روافض کے کید نمبر 21 صفحہ 76 اردو میں لکھا ہے۔

اسی طرح حضرت امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم عقیدہ واعمال واخلاق اہل سنت پر جامع کتاب ہے اس میں تو یہ لکھا ہے

''صحابہ کرامؓ کی ترتیب وار فضیلت میں یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ کے بعد (اس امت میں) سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ سے اچھا گمان رکھے اور ان کی تعریف کرے جیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان سب کی تعریف کی ہیں ان سب کی تعریفوں پر (آیات) احادیث صحابہ وتابعین کے آثار وارد ہوئے ہیں۔ جو شخص ان کا اعتقاد رکھے وہ اہل بیت میں سے ہوگا۔ سنت کا طاقتور ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہے وہ بدعتی اور گمراہ قوموں سے جدا ہے ہم اللہ سے کمال یقین اور ثابت قدمی بر دین کی اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اس کی رحمت سے دعا مانگتے ہیں۔ "وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی کل عبد مصطفیٰ" (احیاء علوم الدین عربی جلد 1 صفحہ 128 طبع قاہرہ)

پھر اَھَجَرَ صیغہ استفہام سے ہے۔ فاستفھموہ (کیا حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں پوچھ لو) پھر یہ عمر کا مقولہ نہیں لقالوا۔ اور حاضرین نے کہا لغت اور عرف قرآن میں ہجر کا معنیٰ جدا ہونا۔ چھوڑ دینا ترک کرنا لکھا ہے۔ قرآن میں ہے وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا۔ ان کو چھوڑیئے اچھی طرح چھوڑنا (مزمل) القاموس الوحید صفحہ 1741 میں ہے "هَجَر هَجرا

الگ ہونا دور ہونا ھجر فی مرضه لی نفسه کسی چیز کا شوق اور دلچسپی سے ذکر کرنا ھِجر انا چھوڑنا ترک تعلق کرنا اَجَرَ ترک وطن کرنا ہجرت کرنا'' اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہجر کے معنی جدا ہونے کے ہیں ہذیان اور بکواس نہیں۔ بکواس باب افعال سے خود بنالیں تو ان کا مذہب ہے۔

الحاصل اس لفظ کی پھر معنیٰ کی حضرت عمرؓ کی طرف بکواسی نسبت روافض کا اپنا عمل اور بغض کی بھڑاس نکالنا ہے۔

متعۃ النساء پر سیر حاصل بحث

اعتراض : 16- حضرت عمرؓ رسول اللہ کے خلاف کرتے تھے۔ پھر بندش متعہ کا ذکر ان چھ کتابوں کے حوالے سے لکھا ہے۔ (المغنی لابن قدامہ، زاد المعاد کتاب الاوائل للعسکری تفسیر کبیر للرازی صحیح بخاری)

الجواب : یہ شیعہ کا انتہائی محبوب مشغلہ اور سب سے بڑا کار خیر متعہ آ گیا جس پر ان کو ناز ہے اسے ہی اپنے مذہب کی ترقی کا بڑا ذریعہ جانتے ہیں۔ اور ایران و عراق میں ہر جگہ اس کا وسیع انتظام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو متعہ کئے کرائے اور ایمان لائے بغیر مرے وہ قیامت کے دن مثلہ شدہ (ناک وکان آنکھ زبان کٹا) اٹھایا جائے گا اور دوزخ پھینکا جائے گا گویا جنت جانے کا سب سے بڑا ٹکٹ یہی ہے۔ اس لئے شیعہ کی نماز کی چھوٹی سی کتاب ہو یا عقائد وکلام کی بڑی ہو ہر ایک میں متعہ کے فضائل اور طریقے درج ہوتے ہیں اس سے قبل کہ حضرت عمرؓ پر اس اعتراض کا جواب دیں۔ ہم علامہ مجلسی کے فضائل متعہ میں رسالہ عجالہ حسنہ مترجم 1914 میں مطبوعہ لاہور کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

متعہ کی تعریف

یہ ہے کہ کوئی مرد و عورت جنسی تسکین کے لئے بغیر ولی اور گواہوں و عقد خواں کے خاص مقررہ جگہ میں وقت اور فیس مقرر کر کے معاہدہ کر لیں وقت ختم ہونے پر خود بخود تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ نان، نفقہ، مکان، وراثت، عزت کی حفاظت کسی چیز کی عورت حق دار نہیں۔ بقول امام جعفر

"کرایہ دار عورت ہے چار سے کر یا ستر سے کوئی پابندی نہیں" (تہذیب الاحکام طوسی باب متعہ)

اسلام کی نظر میں یہ زنا بالرضا ہے۔ عہد برٹش اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کار خیر کراتی تھیں آغاز پاکستان میں ہیرا منڈیوں میں اس کا رواج تھا۔ مگر صدر ایوب مرحوم پٹھان اور گورنر مغربی پاکستان نواب امیر محمد خان اعوان آف کالا باغ (اہل سنت کے دو حاکموں) نے 1960ء میں اسے بند کرا دیا۔ تبھی تو ایک مذہبی طبقہ ان پر ناراض ہے۔ کاش کہ اکثریتی مسلمانوں کے سینئر افسروں کو یہ غیرت آئے کہ وہ خفیہ جنسی اڈے خلاف شرع سب ھنگامے اور قرآن و سنت اور ہر فقہ کے خلاف خود ساختہ مذہبی رسوم پر بدامنی و فساد کو بند کرائیں تا کہ پھر کوئی انٹی شیم جامعہ حفصہ و فریدیہ جیسے اداروں کو تباہ نہ کرا سکے۔

متعہ میں ولی اور گواہ نہیں ہوتے

عجالہ حسنہ میں ''احکام متعہ کا بیان'' کے تحت ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ زن بالغہ عاقلہ اگر چہ باکرہ (کنواری) ہو صحیح ترین اقوال کے مطابق اسے متعہ کرانے میں ولی کی اجازت کی احتیاج نہیں ہے اور اس شرط جائز کا پورا کرنا اس پر لازم ہوگا کہ جو ضمن عقد میں واقع ہو پس اگر ضمن عقد میں یہ شرط واقع ہو کہ مدت معینہ میں روز مباشرت کرے یا ہر شب ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو اس شرط کا بجالانا لازم ہے۔ (عجالہ حسنہ صفحہ 22)

شوہر عقد متعہ میں بغیر اذن زوجہ عزل (منی باہر پھینکنا) کرسکتا ہے اگر فرزند متعہ سے انکار کرے لعان کی احتیاج نہیں ہے......... نان و نفقہ لباس و مکان زوجہ اور قسمت بین الازواج زوج پر واجب نہیں ہے۔

ہوسکتا ہے کہ چار سے زیادہ عورتوں سے متعہ کرے (صفحہ 23)

اور عدت گذرنے سے پہلے بیوی کی سالی سے متعہ کرنا جائز ہے۔ (صفحہ 24)

خط کشیدہ الفاظ پر آپ خود غور کریں اس مختصر سوال و جواب میں مذہب شیعہ کی اس دیوثی اور بے حیائی پر تبصرہ ممکن نہیں سالی بمنزلہ بہن کے ہوتی ہے۔ 4 سے زائد عورتوں سے تعلق بذریعہ عقد نکاح بھی نص قطعی سے حرام ہے۔ زن متعہ ولد متعہ کو کہاں اٹھائے پھرے اس کا والد تو کوئی بنتا نہیں (کہ اسے حرامی سمجھتے ہیں) نہ عورت لعان کر کے اپنی عزت کا تحفظ کرسکتی ہے الغرض مسلم عورت کی عزت کو شیعہ نے بکاؤ مال بنا دیا۔ اور اس کی عصمت جانوروں کے برابر ہوگئی۔

متعہ کے عجیب فضائل

متعہ 70 حج کے برابر ہے اور متعہ باز جہنم سے آزاد ہیں۔ ان پر انبیاء و رسل کا گمان ہوگا۔ (معاذ اللہ)

1) حضرت سید عالم نے فرمایا ہے جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے 70 مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔

2) جناب رحمۃ للعالمین ارشاد فرماتے ہیں جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کے بدن کا ایک حصہ جہنم سے آزاد ہوا۔ جو دو مرتبہ یہ کار خیر کرے دو ثلث بدن جہنم سے آزاد ہوگا۔ اور جو تین مرتبہ یہ سنت زندہ کرے (یہی حضور ﷺ پر بہتان ہے آپ نے کبھی متعہ نہیں کیا) اس کا تمام بدن دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے آزاد ہوگا۔

3) جناب سید البشر شفیع محشر نے فرمایا اے علی مومنین اور مومنات کو رغبت دلاؤ کہ وہ مرنے سے پہلے متعہ کرلیں۔ خدائے پاک نے اپنے نفس کی قسم کھائی ہے کہ آتش دوزخ سے اس مرد اور عورت پر عذاب نہ کروں گا جس نے متعہ کیا ہو جو دو مرتبہ متعہ کرے گا اس کا حشر نیک بندوں کے ساتھ ہوگا۔ تین مرتبہ متعہ کرنے سے جنت کی سیر ہوگی......... یہ لوگ بجلی کی طرح پل

صراط سے گذر جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ 70 صفیں ملائکہ کی ہوں گی دیکھنے والے کہیں گے یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء ورسل؟ فرشتے جواب دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت پیغمبر کو زندہ کیا ہے۔ اور وہ بہشت میں بے حساب داخل ہوں گے۔ (عجالہ حسنہ صفحہ 16)

متعہ کی دلالی بھی کار ثواب ہے

بالا حدیث نبوی کے آخر میں ہے یا علی برادر مومن کے لئے جو سعی کرے گا اس کو بھی انہی کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ ان سے جدا نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ ہر بوند کی تعداد میں ایسے فرشتے پیدا کرے گا جو تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ بجا کر اس کا ثواب انہیں بخشیں گے (صفحہ 17)

عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے

حضرت سلمان، مقداد، عمار بن یاسر (ایسی حدیثیں ان کی طرف منسوب کر کے ہی شیعہ ان صحابہؓ کو مانتے ہیں) کی ایک لمبی حدیث میں ہیں

.... جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپک پڑتے ہیں جب مرد عورت کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ہر بوسہ پر انہیں ثواب حج و عمرہ بخشتا ہے۔ جس وقت وہ عیش مباشرت میں مصروف رہتے ہیں۔ پروردگار ہر ایک لذت و شہوت پر ان کے حصہ میں پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے" (عجالہ حسنہ صفحہ 15)

تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 میں شیعہ کی ایک مرفوع روایت یہ ہے

کہ جس نے ایک دفعہ متعہ کیا وہ خدائے جبار کی ناراضگی سے مامون ہو گیا جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا حساب ابرار کے ساتھ ہوگا۔ جس نے 3 دفعہ متعہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا"

متعہ باز کا درجہ حضرات حسنینؓ علیؓ و محمدؐ کے برابر ہے (معاذ اللہ)

شیعہ کی معتبر تفسیر منہج الصادقین جلد 1 صفحہ 176 پارہ 5 رکوع 1 میں ہے

"جو ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسینؓ کا درجہ پائے گا جو دو دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسنؓ کا جو تین دفعہ متعہ کرے وہ حضرت علیؓ کا اور جو چار دفعہ متعہ کرے وہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ پائے گا"۔ (معاذ اللہ) اور جو پانچ دفعہ کرے تو (شاید خدا کا درجہ پالے) اور متعائی طوائف تو تمام سادانیوں سے بڑھ جائیں گی)

شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 میں ہے۔

(ا) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا سے متعہ کئے کرائے بغیر مرا۔ وہ ناک، کان کٹا شکل میں اٹھے گا"

(۲) جو شخص متعہ کو برا جان کر میرا حکم متعہ نہ مانے پس وہ دوزخی ہے۔ خدا کی اس پر لعنت ہو جو میری مخالفت کرے وہ میری نبوت اور خدا کا منکر ہے۔

(۳) متعہ وہ کام ہے جو خدا نے دیگر پیغمبروں کے سوا صرف مجھے دیا جو ایک دفعہ متعہ کرے کرائے گا وہ بہشتی ہوگا (ورنہ دوزخی ہوگا)

(۴) متعائی جوڑا جب بیٹھتا ہے تو فرشتہ حفاظت کرتا ہے ان کی بات تسبیح خدا ہوتی ہے۔ ہاتھ ہلانے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ہر بوسہ سے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

محترم! قارئین سوچئے مذہب شیعہ نے زانیوں کے لئے بھرتی کا کیسا خوشنما دفتر قائم کر رکھا ہے۔ اب پاکستان کے عیاش لوگ ہر قسم کے غنڈے، بدمعاش، رشوت خور سود خور فلمی ستارے اور اداکار اس مذہب میں دھڑ لے سے کیوں داخل نہ ہوں اور پُر مسرت جلوس نکالیں کیونکہ بلا عمل صالح لذت زنا کے ساتھ جنت خدا بھی مل جاتی ہے۔

مقصود تو یہ ہے کہ سیم تنوں سے وصال ہو　　　مذہب بھی وہ چاہئے کہ زنا بھی حلال ہو

اگر کوئی میرا شیعہ دوست اس رسالہ متعہ کا خلاصہ پڑھ کر پریشان ہو اور اسے جھوٹ اور افتراء بر پنج تن مانے تو یہ بھی یقین کرلے کہ سارا مذہب ہی غلط اور اہل بیت پر تہمت ہے۔ جس میں خدا کے ساتھ شرک نبی کے ساتھ امامت کا شرک اس کی سب زندگی کی کمائی۔ صحابہ کرامؓ گھرانہ پاک اور تمام برادری کو تبرے اور گالیاں۔۔ جو آپ پڑھتے آ رہے ہیں۔۔ ہی ہیں یہ اسلام کبھی نہیں ہو سکتا۔ تمام کافروں کے مذاہب سے بڑھ کر کفر یہ مذہب ہے آپ چونکہ اپنا مال ایمان عزت ذاکروں مجتہدوں پر قربان کر دیتے ہیں تو ان سے کھل کر کہا کرو کہ میاں قرآن و سنت سے دین توحید اور اعمال صالحہ سکھایا کرو اہل بیت کے اخلاق حسنہ کی روشنی ہم پر ڈالا کرو یہ بے حیائی بے غیرتی کیوں سکھاتے ہو۔

حرمت متعہ اور سنی شیعہ روایات

ہم پہلے شروع میں .... قرآن پاک کی 5 آیات سے متعہ کا حرام ہونا بتا چکے ہیں جن میں خدا نے مسلم، کتابی، آزاد باندی ہر عورت کے ساتھ نکاح کی یہ شرط لگائی ہے۔ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسَافِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ (پارہ 5 رکوع 1) کہ دائمی شادی کر کے عورت کو پابند رکھنے والے ہوں صرف شہوت کا پانی نکالنے والے نہ ہوں اور وہ عورتیں بھی دائمی نیت سے خاوند کریں۔ چھپے یار بنانے والی نہ ہوں۔ اس شرط نے متعہ کی جڑ کاٹ دی کہ متعہ تو عارضی عقد اسی وقتی لذت کے لئے ہی ہوتا ہے۔ پارہ 18 اور 29 میں جب خدا نے بیوی باندی کے سوا ہر جنسی تعلق کو ظلم اور حرام بتایا ہے تو متعائی داشتہ بھی حرام ہوئی کیونکہ لغت شرع اور عرف میں وہ بیوی نہیں۔ نہ اسے طلاق، عدت وراثت، مکان، نفقہ حفاظت عزت کی نعمت ملتی ہے۔ عقل و غیرت میں بھی متعہ حرام ہے۔ کیونکہ جیسے سنی شیعہ دائمی نکاح کے رشتے لیتے دیتے ہیں شیعہ بھی متعہ کا رشتہ لیتے دیتے نہیں کوئی مانگے تو لڑ پڑتے ہیں۔ ہاں خفیہ طور پر کوئی عورت متعائی یار بنالے تو شیعہ اسے قتل کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی عزت ناک کٹ جاتی ہے تو شیعہ دوست دوسرے کی

بہن بیٹی سے بھی اسی غیرت کا لحاظ کریں متعہ نہ کریں جیسے ایک چوہدری قسم کا آدمی مسلمان ہونے آیا تو کہا حضرت! یہ کام نہ چھوڑ سکوں گا۔ صحابہ کرامؓ گرم ہوئے تو پھر آپؐ نے فرمایا چپ رہو اور اس سے پوچھا کہ تم اپنی عورتوں سے یہ کام پسند کرو گے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا دوسروں کی عورتیں بھی تمہاری بہن بیٹیاں ہیں۔ وہ صدق دل سے مسلمان ہوا اور ہمیشہ کے لئے زنا سے تائب ہو گیا۔ شیعہ دوست بھی عقل مند اور غیور ہیں۔ وہ بھی اس حرکت سے سچے دل سے تائب ہوں قرآن سے فرمان نبوی سے اسے حرام جانیں بطور قانون حضرت عمرؓ کے نافذ کر دینے کے قانون کا احترام کریں اور ہمیشہ کے لئے مسلمانوں سے مل جائیں۔

شراب اور جوا بھی وقفہ وقفہ سے حرام ہوئے

اسلام کے حلال و حرام کے احکام دفعتہً نہیں آئے رفتہ رفتہ اور وہ بھی زیادہ تر مدینہ طیبہ میں آئے۔ جوا، شراب مکی زندگی میں جائز تھا مدینہ میں اسے ناپسند کر کے کچھ قدغن لگائی گئی۔ ''آپ سے شراب اور جوئے کا پوچھتے ہیں فرمایئے ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے نفع بھی ہیں۔ ان کا گناہ نفع سے بڑھ کر ہے'' (سورۃ بقرہ رکوع 27)

تو لوگ رکنے لگے مکمل پابندی نہ تھی نشے کی حالت میں نماز پڑھی گئی اور مفہوم الٹ گیا تو بوقت نماز خاص پابندی لگ گئی'' (پارہ 5 رکوع 4)

پھر حضرت عمرؓ کے بار بار اصرار حرمت پر مکمل حرام ہونے کی یہ چوتھی آیت آئی

''اے ایمان والو! بلا شبہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے کے تیر۔ جو کم و بیش قسمت پر مال تقسیم کرنے کے لئے ڈالے جاتے تھے۔ (یہ سب) ناپاک اور شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو☆ بلا شبہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے دلوں میں عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اب بھی باز آؤ گے یا نہیں؟ ☆ اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اور گناہوں سے بچتے رہو اگر روگردانی کرو تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو کھلم کھلا احکام پہنچا دینا تھا (سورۃ المائدہ، پارہ 7 رکوع 2)

اس آیت کے آنے پر سب لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے اور گندی نالی کی طرح شراب بہتی تھی۔ تو جیسے اب ان گناہوں کا پہلا رواج و جواز منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح موقت نکاح جو ولی کی اجازت اور گواہ و نکاح خواں کی موجودگی میں عربوں میں جائز تھا۔ شیعہ اسے بھی متعہ کہتے ہیں۔ تو نکاح موقت بھی منسوخ ہو گیا۔ اب شرابی جوئے باز پہلی آیتوں کو پڑھے کہ میں کروں گا۔ پچھلی آیتوں سے اسے حرام نہیں مانتا تو وہ پاگل مسلمان نہ رہے گا۔ اسی طرح نکاح موقت اور متعہ پہلے جائز تھا۔ پھر 5 آیات سے اللہ نے اسے حرام قرار دیا حضور ﷺ نے بار بار فرمایا:

1) مسلمانوں کی اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 767 میں باب ہے نھی رسول اللہ ﷺ عن نکاح المتعۃ اخیراً

2) پھر حضرت علیؓ کی یہ روایت ہے جو آپ نے ابن عباس کو سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت

ہے خیبر کے دن ردکا ہے۔ (تو پہلے کا جواز منسوخ ہوا)

3) اگلی روایت خود ابن عباسؓ سے ہے کہ آپ سے متعہ النساء کا پوچھا گیا تو رخصت دی۔ (خاص حالات کے لئے جس سے شیداب غلط استدلال کرتے ہیں) تو آپ کے خاص شاگرد اور مولیٰ عکرمہ نے کہا کیا یہ انتہائی سخت حالات اور عورتوں کی کمی کے وقت نہ تھا تو حضرت ابن عباسؓ نے کہاہاں۔

4) سلمہ بن اکوع کی روایت میں جس جواز کا حکم ہے تو حضرت علی فرماتے ہیں انہ منسوخ (بخاری جلد 2 صفحہ 767)

5) بخاری و مسلم کی یہ متفقہ حدیث ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن متعۃ النساء سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 272)

6) سلمہ بن اکوع کی یہاں بھی ایک حدیث ہے کہ آپ نے اوطاس کے سال تین دن صرف متعہ کی (مجبوراً) اجازت دی تھی۔ ثم نھا عنھا پھر اس سے منع کر دیا۔ (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 272) اب ایک ضدی مومن متعہ باز کہے میں تو یہ لت نہیں چھوڑوں گا حرمت متعہ والی آیات و احادیث جو جواز کی ناسخ ہیں ان کو نہیں مانتا۔ تو یہ پاگل بھی جوئے شراب کو حسب سابق حلال جاننے والے کی طرح منکر قرآن و حدیث اور کافر ہوگا۔

حضرت علیؓ نے بھی متعہ حرام قرار دیا

متعہ کی حرمت اور منسوخی پر کتب اہل سنت کی طرح کتب شیعہ میں بھی حضرت علیؓ سے یہ روایات مروی ہیں۔ جن کا ذکر علامہ طوسی نے الاستبصار فیما اختلف فیہ من الاخبار میں کیا ہے۔ اور ایسی 4 روایات کو بطور تقیہ کہہ دیا ہے۔

1) حضرت زید بن علی اپنے ابا اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیہ و نکاح المتعۃ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 142) کہ حضور ﷺ نے گھریلو گدھوں اور عقد متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

صاحب کتاب علامہ طوسی المتوفی 460ھ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو ہم تقیہ والی جانتے ہیں کیونکہ یہ عام مسلمانوں کے مذہب کے مطابق ہے۔ سبحان اللہ۔ ایسی ہزاروں روایات جو کتب شیعہ میں مسلمانوں کے مذہب کے مطابق ہیں کس کس کو ڈر، جھوٹ اور تقیہ والی کہو گے؟ صفحہ 143 پر یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں ''امام صادق نے فرمایا مومنہ سے متعہ نہ کرنا اور شریف خاندان کی عورت سے متعہ نہ کرنا۔ تو اسے ذلیل کر دے گا'' اگلی حدیث نمبر 3 میں ہے کہ بدکار عورتوں سے متعہ میں کوئی حرج نہیں'' بھکاسے ہم مومن مسلمان اور شریف لوگ کہتے ہیں کہ جب امام نے مومنہ اور شریف عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا ہے تو یہ غیر مومن اور غیر شریف بدکار لوگوں کا ہی کام ہے۔ جس پر وہ فخر کرتے اور جنسی اڈے انگریزی لائسنس سے چلاتے آرہے ہیں

تفسیر ابن عباس پارہ 5 رکوع 1 مترجم اردو مطبوعہ لاہور جلد 1 صفحہ 256 پر ہے

35 "باندیاں خریدو یا اپنے اموال دے کر عورتوں سے شادی کرو مگر متعہ کا حکم منسوخ ہو گیا۔ (جو کسی بھی نوعیت کے ساتھ کسی کے لئے بھی جائز نہیں) اس طریقہ پر تم ان کو بیوی بنالو مال دے کر نکاح کے علاوہ اور کوئی مستی کی صورت مت کرو اور نکاح کے بعد تم ان سے متمتع ہو جاؤ (جماع کا فائدہ اٹھالو) تو ان کو پورا مہر دو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے تم پر پورا مہر دینا فرض کر دیا ہے"

شیعہ کی پیش کردہ روایات کا مفہوم و جواب

1) المغنی کے پیش کردہ جلد 10 صفحہ 46 پر ہے "نکاح متعہ جائز نہیں" متعہ کے تعارف کے بعد بیان مذاہب میں فرماتے ہیں متعہ ان بزرگوں کے ہاں حرام ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن زبیرؓ علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں۔ امام مالک اہل مدینہ، عراق میں امام ابوحنیفہ، شام میں امام اوزاعی، مصر میں امام لیث، امام شافعی اور سب اصحاب حدیث حرام کہتے ہیں۔ امام زفر کہتے ہیں نکاح موقت (اجازت ولی اور گواہوں کے ساتھ) صحیح ہے۔ مگر وقت کی تعین (شرط) باطل ہے۔ نکاح دائمی ہوگا۔

مسلم شریف سے حرمت متعہ والی روایات

پھر علامہ مغنی اس کے جواب یعنی منسوخ ہونے میں مسلم شریف کی یہ روایت پیش کرتے ہیں۔

1) ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا ہے۔

2) حضور ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں متعۃ النساء سے روک دیا۔

3) ابن ابی عمرۃ انصاری کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ ہم نے حضور ﷺ کے زمانہ میں متعہ کیا تھا۔ تو ابن ابی عمرہؓ نے کہا کہ شروع اسلام میں اس کی رخصت اس شخص کو تھی جو مجبور ہو جائے جیسے مردار دم مسفوح اور لحم خنزیر سے مجبوراً فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے پھر اللہ نے دین کو مضبوط کر دیا اور اس سے روک دیا۔

4) پھر آگے ربیع بن سبرۃ جہنی کے خود متعہ کرنے پھر حضور ﷺ کے حرام قرار دینے کا ذکر ہے۔

5) سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ آج کے دن سے قیامت تک حرام ہے۔ جو آدمی کسی کو کچھ دے چکا ہو تو واپس نہ لے۔

6) محمد بن علی (امام باقرؒ) اپنے باپ دادا اور حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن متعہ سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

7) حضرت علیؓ نے سنا کہ ابن عباسؓ متعہ میں نرمی کرتے ہیں۔ تو فرمایا اے ابن عباس رک جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متعہ کو اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔

8) امام باقرؒ راوی ہیں کہ حضرت علیؓ ابن عباسؓ سے فرما رہے تھے کہ حضور ﷺ نے متعہ النساء سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ مسلم شریف کا باب حلت وحرمت متعہ ختم ہوا۔ (مسلم جلد 1 صفحہ 453)

ان تفصیلی روایات سے پتہ چلا کہ شیعہ ہر مسئلہ میں خیانت اور بددیانتی سے کام چلاتے ہیں۔ کہیں سے سوال لکھ لیتے ہیں اس کا جواب بھی نہیں لکھتے۔ منسوخ روایات کو جائز بتا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ پھر ناسخ کا کبھی ذکر نہیں کرتے۔ وہ اسی مسلم کی پہلی جائز بتانے والی روایات سے کچھ کا متعہ کرنا کچھ کا نسخ وحرمت والی آیات سے بے خبر ہونا تو بتاتے ہیں۔ مگر پھر ان صحابہ کرامؓ کا اطلاع نبوی پا کر رک جانا یا اپنے موقف سے رجوع کر لینا ہرگز نہیں بتاتے۔ مسلم شریف کی پیش کردہ 8 ناسخ روایات آپ کے سامنے ہیں۔ مگر امام خمینی ہو یا مصعب جوادی یا اور کوئی شیعہ ناسخ روایات کا ذکر نہیں کرے گا۔ جس سے حضرت عمرؓ نے حرمت کا قانون نافذ کیا اور ناواقف بھی اطلاع پا کر رک گئے پھر کسی نے جواز متعہ کا نام نہیں لیا۔ گویا سب صحابہ وتابعین کا حرمت متعہ پر اتفاق ہو گیا ہے۔ اب اس کے خلاف کسی صحابی یا تابعی کی بات غلط اور شاذ ہو گی جس پر متبدعہ شیعہ کے سوا کوئی عمل نہیں کرتا۔

اختر مزید وضاحت یہ کرتا ہے کہ یہ عقد موقت تھا۔ جو باقاعدہ گواہوں اور اجازت سے ہوتا تھا۔ عہد اسلام میں تا عمرۃ القضاء یا غزوہ خیبر تک جائز تھا۔ اس کو 7ھ میں آپ نے حرام قرار دیا۔ مگر فتح مکہ اور اوطاس 8ھ کے وقت ایمرجنسی حالات کے تحت صرف تین دن کی آپ نے مدت سے گھر سے دور رہنے والے صحابہؓ کو اس کی اجازت دی تھی پھر ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا اسے ہی جائز ہونا پھر حرام ہونا، پھر جائز ہونا پھر حرام ہونا۔ یعنی یہ دو دفعہ حلال ہوا اور دو دفعہ حرام ہوا سے بعض مورخین تعبیر کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں حرمت قطعی وہی غزوہ خیبر کے موقع پر تھی۔ 8ھ میں جواز صرف 3 دن خاص مجبوری کے تحت ہوا۔ باذن خدا پیغمبر پاک کو یہ ایمرجنسی حکم دینے کا حق حاصل تھا۔ اسے جواز پھر نئی حرمت سے تعبیر نہ کیا جائے۔ جن روایات میں حجۃ الوداع میں اس کی حرمت کا ذکر ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ پھر دو سال حلال رہا۔ بلکہ بطور تاکید وتابید ہر اجتماع خاص کے موقع پر اس کی حرمت کا اعلان ہوتا رہا۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

(1) تین صحابہ کو اس حرمت کی اطلاع نہ ملی تو انہوں نے عہد نبوت میں اپنے متعہ کرنے کی خبر تو دی مگر نہ کرنے کا پتہ حضرت عمرؓ کے نو آرڈیننس سے چلا تو ہمیشہ کے لئے باز آ گئے۔ صرف ابن عباس کی طرف جواز یا نرمی کا ذکر ہے تو وہ اسے خمر وخنزیر کی طرح مجبوری بتاتے بالآخر حضرت علیؓ کے بار بار جھڑکنے پر توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔

حرمت متعہ والی تفسیر مظہری سے روایات

مسلم شریف کی طرح تفسیر مظہری سے بھی شیعہ یہی خیانت کرتے ہیں کہ جواز کی ابتدائی آیات تو شور مچا کر ذکر کرتے ہیں۔ مگر پھر حرمت والی 20 روایات ہضم کر جاتے ہیں۔ مظہری کی چند روایات حاضر خدمت ہیں۔

1) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔ عدم جواز پر اجماع منعقد ہے۔ اس میں سوائے شیعہ فرقہ کے کسی ملک و

مسلک کے علماء کا اختلاف نہیں۔

2) حرمت متعہ پر دلیل یہ آیت ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں باندیوں کے سوا اپنی فروج کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان پر ملامت نہیں۔ الخ

3) مسلم میں سمرہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی اب اسے قیامت تک اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ جس کے پاس متعہ والی عورت ہو اسے نکال دے اور دیا ہوا مال کچھ واپس نہ لے۔

4) ابن ماجہ میں بسند صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا کہ حضور ﷺ نے متعہ کی اجازت دی تھی۔ پھر حرام قرار دیا خدا کی قسم اب اگر کسی شادی شدہ نے متعہ کیا تو پتھروں سے سنگسار کر دوں گا۔ (جوادی حضرت عمرؓ کے خطبہ میں حرمت نبوی کا ذکر نہیں کرتے وہ خیانت کرتے ہیں)

5) سلمہ بن اکوع کی روایت مسلم میں یہ ہے کہ آپ نے اوطاس کے سال 3 دن رخصت دی پھر روک دیا۔

6) حازمی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ نے کچھ عورتیں دیکھیں جن سے ہم نے متعہ کیا تھا۔ تو ان کو دیکھ کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر خطبہ دے کر متعہ سے منع فرما دیا۔ پھر اس دن ہم مرد اور عورتیں الگ الگ ہو گئے۔ ایسی حرکت کبھی نہ کی۔

7) طحاوی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا اللہ نے متعہ کو حرام اور برباد کر دیا۔ طلاق نکاح عدت میراث کے ذریعے (یہ چار کام دائمی عورتوں بیویوں سے متعلق ہیں متعہ سے نہیں) بسند حسن دار قطنی کے لفظ یہ ہیں۔ کہ اللہ نے متعہ کو طلاق نکاح عدت اور میراث کے ذریعے ختم کر دیا ہے۔ (مظہری جلد 2 صفحہ 272)

8) حضرت علیؓ نے ابن عباس سے فرمایا آپ غلط راہ پر ہیں۔

9) بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابن عباس اس وقت تک نہیں مرے جب تک کہ جواز متعہ کے فتویٰ سے رجوع نہ کیا۔ (رواہ ابو عوانہ)

10) ابوداؤد نے ناسخ میں اور ابن المنذر و النحاس نے عطاء بن ابی رباح شاگرد ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ عدت وغیرہ کے ذریعے اسے خدا نے منسوخ کر دیا ہے۔

11) بیہقی وغیرہ نے ابن مسعود، ابوداؤد و سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا متعہ کو آیت میراث نے ختم کر دیا

12) ترمذی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ شروع اسلام میں ایک شخص عارضی طور پر کسی عورت سے سامان وغیرہ کی حفاظت کے لئے عقد کر لیتا جب آیت اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ نازل ہوئی تو اب بیوی باندی کے سوا سب فرج حرام ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن عباس نے ابن زبیر وغیرہ علماء سے مناظرہ کر کے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ جب حقیقت حال اور متعہ کا منسوخ ہونا معلوم ہوا یہ بھی حکایت ہے کہ وہ حالت اضطرار اور سفر میں گناہ سے بچنے کے لئے یہ فتویٰ دیتے تھے۔

13) ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس کے یہ لفظ لکھے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون خدا کی قسم میں نے حلت کا فتویٰ دیا اور نہ سوائے مضطر کے کسی کے لئے حلال بتایا۔

14) ابن جریج تابعی نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ ابن جریج سے ابوعوانہ نے یہ نقل کیا ہے۔

15) صحیح مسلم میں ہے کہ متعہ دو دفعہ حلال وحرام ہوا پھر قیامت تک ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔

16) اکثر مفسرین کہتے ہیں آیت سے متعہ مراد ہی نہیں بلکہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ کا معنیٰ یہ ہے کہ نکاح صحیح دائمی کے ذریعے جو تم نے نفع اٹھایا اور عورتوں سے جماع کیا تو ان کو مہر دے دو۔

ابن جریر منذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ استمتاع سے مراد نکاح دائمی ہے۔ جیسے اس آیت سے بھی مراد ہے اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو۔ (تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 274-275)

اس بحث کا خاتمہ محقق العصر امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ م ۲۰۰۹ء کے ان دو حوالوں پر کرتے ہیں

1) "حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سعید بن جبیر سے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ کے بعد اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی کی جو قرأت منقول ہے وہ قرآن نہیں ہے کیونکہ قرآن ہونے کے لئے متواتر ہونا شرط ہے۔ (اور یہ سبعہ قرأت متواترہ سے نہیں) اور حدیث نبوی بھی نہیں ہے کیونکہ یہ قرأت اس کا قرآن ہونا بتاتی ہے تو یہ آیت کی تفسیر ہوئی (اور تفسیر نص اور حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں" نیل الاوطار جلد 6 صفحہ 148 (بحوالہ ارشاد الشیعہ از مولانا صفدر صفحہ 137)

2) امام ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص المتوفی 370ھ فرماتے ہیں۔

> "ہمیں حضرات صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے محض اباحت متعہ کا قول کیا ہو ہاں البتہ حضرت ابن عباسؓ نے مگر بعد کو ان سے بھی رجوع ثابت ہے جب ان کو حضرات صحابہ کرامؓ سے تحریم متعہ کی متواتر خبریں پہنچیں۔ (احکام القرآن جلد 2 صفحہ 152)

دوسرا حوالہ زاد المعاد لابن قیم جلد 2 صفحہ 184 کا ہے اس میں متعہ النساء کی اباحت پھر تحریم کا ذکر ہے۔ جس کی تردید اور تنسیخ ہم کر چکے ہیں۔ اسی صفحہ کے آخر میں ہے کہ (بالفرض عمر نے متعہ حرام کیا ہو) تو حضور ﷺ نے ہم کو خلفاء راشدینؓ کے قانون کی پیروی کا حکم دیا ہے......... اور اگر عمر کا تحریم کرنا صحیح ہو تو یہ تو نہیں کہا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں جائز تھا اور اب میں روکتا ہوں۔ اور اس پر سزا دوں گا۔ بلکہ حضرت عمرؓ یہ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے اسے حرام قرار دیا اور روکا ہے۔ (زاد المعاد جلد 2 صفحہ 184 آخری سطر) پھر سمرہ بن معبد کی اس روایت کو عبدالملک بن ربیع بن سمرہ سے روایت قرار دے کر ابن قیم نے اس پر جرح کی ہے۔ کہ ابن معین نے ربیع پر کلام کیا ہے امام بخاری نے صحیح میں اس کی روایت نہیں لی باوجود یہ کہ اس کی ضرورت تھی۔ تو اس صفحہ سے بھی اباحت متعہ کا شیعہ استدلال غلط ہوا حرمت متعہ ثابت ہوئی۔

تمتع حج سے منع کرنے کا حضرت عمرؓ پر الزام

اعتراض : 17- تیسرا حوالہ متعہ حج سے حضرت عمرؓ کا منع کرنا ہے مگر یہ شیعہ کی بدفہمی ہے کیونکہ حج تین طرح ہوتا ہے۔
(۱) مفرد حج۔ (۲) قِران یعنی ایک ہی احرام میں پہلے عمرہ پھر حج۔ (۳) تمتع یعنی پہلے عمرہ کر کے احرام کھول دینا۔ پھر ایام حج آنے پر حج کا نیا احرام باندھ کر حج کرنا۔ حضرت عمرؓ ہوں یا سب اہل سنت تینوں کے جواز کے قائل ہیں۔ صرف افضل غیر افضل ہونے میں اختلاف ہے۔ ہم احناف حضرت عمرؓ کی طرح قِران افضل کہتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں آپؐ نے عمرہ و حج کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔ اور قارن تھے۔ صحابہ کرامؓ تین قسم کے تھے جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا۔ اور کچھ نے صرف حج کا باندھا تھا۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 212)
حضرت عمرؓ خود عمرہ بار بار کرتے تھے۔ اسی عکسی صفحہ 213 جلد 1 زاد المعاد پر علامہ ابن قیم روایات نقل کرتے ہیں۔
1) اگر میں درمیان سال عمرہ کروں پھر حج کروں تو بھی متمتع ہو گیا۔
2) اگر میں 50 مرتبہ حج کروں تو بھی عمرہ کروں گا۔
3) حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرؓ سے راوی ہیں اگر میں سال میں دو دفعہ عمرہ کروں پھر حج کروں تو بھی میں عمرہ کرنے والا بن گیا
4) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے (تو ان کی یہ سوچ اور پروپیگنڈہ غلط ہے) میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے اگر میں عمرہ کروں پھر حج کروں تو متمتع ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ بار بار (حضرت عمرؓ کی طرف سے) فرماتے ہیں۔ کسی آدمی کا حج پورا نہیں ہوتا جب تک تمتع (عمرہ) نہ کر لے۔ ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) نے اس الزام کا جواب ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے تمتع حج کرنے سے بالکل نہیں روکا۔ بلکہ یوں فرماتے تھے کہ تمہارا پورا حج اور پورا عمرہ یوں ہوگا کہ ان دونوں میں فاصلہ کرو یعنی الگ الگ مستقل سفر کر کے آؤ۔ تو حضرت عمرؓ نے سب سے بہتر طریقہ عمرہ اور طریقہ حج پسند فرمایا'' (زاد المعاد جلد 1 صفحہ 213) جو مقامی لوگوں کے لئے تو اچھا اور آسان ہے۔ مگر دور والوں کے لئے اسی ایک سفر میں عمرہ و حج دونوں بجالانے کی فقہاء نے اجازت دی ہے۔

قارئین کرام! آپ نے شیعہ کی بددیانتی اور بغض دیکھ لیا۔ کہ کتاب میں لکھا ہے کہ عمرؓ تمتع حج کے بار بار شاندار قائل ہیں۔ اور یہ دشمن عمر و دشمن اہل اسلام یہ عنوان باندھتا ہے ''حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا'' لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسے غلطی یا گمراہی اس وجہ سے ہوئی کہ بعد میں صحابہ کرامؓ عمرہ کرتے احرام کھولتے تو بیویوں سے وصال کے لئے خفیہ جگہیں جھاڑیاں وغیرہ ڈھونڈتے تھے۔ حضرت عمرؓ جیسے حاکم و منتظم کو یہ طریقہ اچھا نظر نہ آیا تو فرمایا تمتع کے بجائے تم قِران کا ایک احرام ہی برائے عمرہ و حج باندھ کر آؤ۔ بیویوں کو بھی پریشان نہ کرو۔

؎ اتنی سی بات تھی جس کا افسانہ کر دیا۔

چنانچہ بخاری جلد 1 صفحہ 211 میں ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہم مسئلہ پہلے کتاب اللہ سے لیں گے وہ ہمیں حج وعمرہ پورا پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰہ (پارہ 2 رکوع 8) پھر ہم سنت نبی سے مسئلہ لیں گے۔ کہ آپ نے احرام باندھا تو پھر کھولا نہیں جب تک کہ (عمرہ وحج) کی قربانی 10 ذالحجہ کو نہ کرلی۔

قاضی عیاض سے امام نوویؒ ناقل ہیں حضرت عمرؓ کا ظاہر کلام احرام حج توڑ کر عمرہ کر کے احرام کھولنے سے منع کرتا ہے۔ اس کی تائید اس سے ہوتی ہے "میں (عمر) جانتا ہوں کہ حضور ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے عمرہ الگ کر کے احرام کھولا ہے۔ لیکن اب (تمہاری کثرت کی وجہ سے) میں ناپسند کرتا ہوں کہ تم (احرام کھول کر) جھاڑیوں میں گھس کر ہنی مون منانے لگ جاؤ۔

(شرح مسلم جلد 1 صفحہ 401)

اعتراض بر عمر کا **تیسرا حوالہ** کتاب الاوائل عسکری کا دیا ہے ہم اس کو نہیں جانتے کہ یہ کیسے ثقہ یا غیر ثقہ ہیں۔ مگر یہ عنوان "سب سے پہلے متعہ حرام عمر نے کیا" غلط ہے۔ 20 احادیث کے خلاف ہے۔ جو ہم پیش کر چکے ہیں۔

چوتھا حوالہ امام رازی کی تفسیر جز تاسع کا ہے۔ یہ خود شیعوں کے خلاف ہے۔ جس میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ (شیعوں کے ان پر جھوٹے الزام کی) اپنی صفائی میں فرماتے ہیں "اللہ ان کو برباد کرے میں نے مطلقاً متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ نہیں دیا لیکن میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہ مجبور محض کے لئے ہے جیسا کہ مردار خون اور شراب (جان بچانے کے لئے) بقدر ضرورت استعمال کرنا جائز ہے۔ اب کوئی مفتی کسی مجبور مرنے والے کو اجازت دے کہ کچھ کھا پی کر جان بچا لو تو وہ شیعوں کی طرح یہ عمر بھر ڈھنڈورا پیٹے کہ حضرت ابن عباسؓ نے تو سب امت کے لئے متعہ حلال کر دیا ہے مگر یہ سعادت صرف شیعہ متعہ بازوں کو حاصل ہوئی ہے" ظاہر ہے کہ یہ گمراہی ہی ہے۔

پانچواں حوالہ صحیح بخاری کا ہے اس کا جواب ! در رد مسئلہ کے آغاز میں اور لاتعداد احادیث میں ہم دے چکے فلیراجع الیہ

اعتراض: 18- سے 36- تک حضرت عمرؓ کے اخلاق و کردار پر رافضی کے ناروا حملے ہیں۔

چند بین الاقوامی واسلامی اخلاقی اصول

ان کا الگ الگ جواب لکھنے سے پہلے چند اسلامی اور بین الاقوامی اصول بیان کرنا ضروری ہیں۔ جن کی مخالفت بار بار یہ رافضی کر رہا ہے۔

1) پوری دنیا کا اصول ہے کہ کسی کے ذاتی معاملات کردار اور اخلاق میں دخل نہ دیا جائے ورنہ ایسا شخص بد اخلاق کہلائے گا۔

2) بجز قانونی عدالتی کارروائی کے ایسے عیوب بیان کرنا اسلام میں بدترین جرائم ہیں۔ اگر یہ عیب اس میں واقعی موجود تھا تو اس کا اس کی غیر موجودگی میں بیان غیبت ہے جو حقوق العباد کا بڑا گناہ ہے۔ غیبت کرنے والے کو خدا نے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا بتایا ہے۔ اور اگر وہ اس کو لوگوں کے سامنے بے عزت کرنے کے لئے کہتا ہے تو یہ طعنہ ہے بڑا گناہ ہے۔ اور اگر جھوٹی تاریخ

سے عیب کی تلاش لوگوں سے پوچھ کچھ کھود کرید سے گناہ جوئی قرآن وحدیث سے غلط استدلال کر کے عیب گیری کا ہنر اپناتا ہے تو ان دونوں گناہوں کا منہ پر عیب بیان کرنا یا عیب کی جستجو میں رہنا اس کو خدا نے لُمَزَہ - هُمَزَہ فرما کر ویل دیا کہ جہنم میں جانے والا بتایا ہے۔ (پارہ 30 سورۃ ہمزہ)

سوچئے ایسا دوزخی کیا مسلمان ہے؟ جب کہ وہ اس گناہ عظیم کو کار ثواب جانتا ہے تمام علماء کا متفقہ اصول ہے کہ گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ عیب و گناہ اس میں ہے ہی نہیں پھر وہ اس کی شہرت کر کے اسے بدنام کرتا ہے تو یہ بہتان ہے جو سب جرائم سے بڑا جرم ہے۔ آج ہر رافضی یہ گناہ دھڑلے سے کرتا ہے

3) ''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ'' مثل مشہور ہے۔ جو ان لوگوں پر بولی جاتی ہے جو چھوٹے ہو کر بڑوں کی عزت دری اور حملے بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ سوچئے ہم مولویوں کی کیا اوقات ہے کہ ہم اکابر صحابہ کرامؓ -- جماعت رسولؐ -- اہل بیت وگھرانہ نبوی آپ کے قریب ترین رشتہ داروں میں طعن و تشنیع کرتے پھریں۔ خوب دولت کمائیں۔ اس سے بڑی کمینگی کوئی اور ہو سکتی ہے؟

4) ایاز قدر خود شناس کس کس پر سینکڑوں طعن کرتے ہو جس ابوبکر عمر و عثمان و معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے آدھی دنیا تم کو فتح کر کے دی ایران و عراق ان کے ہی کنارے سے چھڑائے ملک تم کو ملے ہیں۔ آج تیل اور سونے کی نہریں وہاں سے بہہ کر صرف شیعہ علماء و ذاکرین و مجتہدین کو دولت سے مالا مال کئے ہوئے ہیں۔ کیا نمک حرامی اور بدچلنی کی یہ انتہا نہیں کہ اپنی غریب قوم کی عصمتیں لوٹنے والے صرف ان فاتحین اسلام کی کردار کشی پر 1400 سال سے براجمان ہیں۔ اور سینکڑوں کتابیں صرف ان پر گالیوں، تبروں، سے بھرتے اور لکھتے آرہے ہیں۔ اور پاکستان اس جرم میں عراق و ایران سے بھی آگے ہے

5) مانا کہ پیغمبر ﷺ کی آپ کے دل میں ذرا بھی عزت نہیں ورنہ آپ کی بیٹیوں کے حلالی نسب پر آپ حملہ نہ کرتے کچھ بیویوں کو ایمان سے محروم کہہ کر آپ کے نکاح پر بٹہ نہ لگاتے " وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ " خدائی قانون کو نہ جھٹلاتے تمام شاگردان رسول کو فیل کہہ کر آپ کو محکمہ تعلیم اسلام سے خارج نہ جانتے مصطفیٰ کے ہسپتال میں علاج کے لئے سوا لاکھ مریضوں کو تندرست (مومن جنتی) نہ کہہ کر ان کے ذبح کی باڑیاں ہی نہ نکلواتے محکمہ صحت ایسے ڈاکٹر و حکیم کو کیا سمجھے گا؟

6) مانا کہ احترام رسول شیعہ کے دل میں نہ ہونے کی وجہ سے خسر نبی، نسبتی باپ حضرت عمرؓ کی وہ عزت بالکل نہیں کر سکتے مگر آپ کے بقول حضرت علیؓ کا احترام تو آپ کے دل میں ہے۔ کوئی شیعہ حضرت علیؓ کے کسی بیٹے، بیٹی، داماد، بہو، خسر، ساس سالے، سالی اور کسی شیعہ علی ساتھی پر تنقید کر تو دیکھے؟ لکھنؤ سے لبنان تک اس کے کفر کا فتویٰ فوراً آجائے گا۔ تو حضرت عمرؓ بھی داماد علی المرتضیٰؓ ہیں۔ مذہبی تاریخی تمام کتب شیعہ اس سے لبریز ہیں۔

دیکھئے صرف شیعہ کی سب سے بڑی مستند کتاب فروع کافی ابواب النکاح کہ ام کلثوم بنت فاطمہ حضرت عمرؓ سے بیاہی گئیں۔ کم از کم اس رشتہ کا ہی لحاظ کرتے اور یوں بکواسات سے حضرت نبیؐ و علیؓ اور سب مسلمانوں کا دل نہ دکھاتے۔ کیا کسی شیعہ

کتاب میں یہ لکھا ہے ''کہ جب تک اصحاب رسول پر تبرا کر کے نہ جاؤ گے تمہارا متعہ مقبول نہ ہوگا''

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی خوب تعریف فرمائی

7) حضرت عمرؓ کی بدگوئی از شیعہ سے یہ معلوم ہوا کہ شیعہ حضرت علیؓ کو بھی اندر سے نہیں مانتا نہ آپ کا احترام کرسکتا ہے؟ ورنہ وہ حضرت علیؓ کا یہ فرمان۔ دلیل برعمر کے ایمان۔ کو تو ضرور مانتا جو ان کی قرآن سے بھی مقدس کتاب نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ حضرت عثمانؓ سے پہلے ایک خلیفہ (حضرت عمرؓ) کے متعلق فرمایا:

1) ''خدایا فلاں شخص کو کارگذاریوں کی جزا مرحمت فرما! اس نے کجی کو سیدھا کیا۔ ۲ مرض کا علاج کیا۔ ۳ فتنہ فساد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ۴ سنت کو قائم کیا۔ ۵ پاک دامن اور کم عیب دنیا سے رخصت ہوگیا۔ ۶ دنیا میں ان اچھائیوں کو پالیا اور ۷ شر سے آگے نکل گیا۔ ۸ خدا کی اطاعت کا حق ادا کیا اور ۹ کماحقہ خدا سے ڈرتا رہا۔ اور ۱۰ لوگوں کو ایسے چھوڑا کہ وہ پراگندہ ہو گئے جس میں گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کرسکتا۔ (نہج البلاغہ صفحہ 649 خطبہ 226 طبع لاہور)

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

۲) نیز فرمایا ''حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا یہاں اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا'' (یعنی وہ خوب مستحکم و مضبوط ہوگیا کہ ایران و روم جیسی سپر طاقتیں بھی اس کے آگے سرنگوں ہوگئیں) [نہج البلاغہ آخر اقوال]

میرے شیعہ دوستو! خدا و رسول اور قرآن و سنت کو نہیں مانتے تو نہ مانو تمہاری قسمت۔ مگر جس ہستی کی مظلومی کا ڈھنڈورہ پیٹ کر خوب دولت کماتے ہو اسے ہی تو اپنے مذہب کا پہلا ہادی مان لو۔ وہ اپنی خلافت کے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر پہلی خلافتوں پر تبصرہ اور ان خلفاء کے شاندار ایمانی کمالات پر خزانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اب تو ان خلفاء ثلاثہ کو سچا مان لو۔ بدگوئی چھوڑ دو۔ اور حضرت علیؓ سمیت 4 یار خلفاء راشدین کو برحق مانو۔ اور اتباع کر کے سیدھے جنت پہنچو۔ قدیم نسخوں میں آیت استخلاف اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے نام تک ان خطبوں میں تھے۔ مگر بعد کے شیعوں نے تحریف قرآن کی طرح نہج البلاغہ میں بھی تحریف کردی۔ جیسے گلگت وغیرہ کے شیعہ آج بھی شد و مد سے کئی مسلمانوں کو قتل کرا کر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سکول و کالج کی تمام نصابی کتابوں سے خلفاء راشدینؓ اور امہات المومنینؓ و صحابہؓ کے نام تک نکال دو۔ ان آغا خانیوں نے اب ہندو لیڈروں کے نام لکھوا دیئے ہیں۔ آج کے شیعہ ان خطبات کا مصداق خلفاء ثلاثہ کو نہیں مانتے تو وہ کون ہیں نہیں بتاسکتے ہمیں بھی نہیں معلوم۔ شاید ان کے خیال میں یزدگرد شاہ ایران ہو جس نے حضور ﷺ کا نامہ مبارکہ پھاڑ دیا اور پھر آپ کی بددعا سے فاتح ایران حضرت عمرؓ نے اس کی حکومت کو پھاڑ دیا تھا۔ شیعہ اپنے اس مظلوم آقا پر بہت غمگین ہیں۔ اس لئے حضرت عمرؓ کی تو خوب مذمت کرتے ہیں مگر ہماری زبان سے اس کا نامہ مبارکہ کو پھاڑنا سننا برداشت نہیں کرسکتے۔ اسی شاہ ایران یزدگرد کی بیٹی شہر بانوں باندی بن کر دربار عمرؓ مدینہ

میں پہنچی۔ حضرت عمرؓ نے خود دلی نہ اپنے بیٹے کو دی حسینؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا ایک پسند کرلو۔ اس نے حضرت امام حسینؓ پر ہاتھ رکھا۔ زین العابدین کی ماں بنی۔

اسی طرح بقول مجلسی درجلاء العیون حالات ائمہ 7 اماموں کی مائیں اور بیویاں ایرانی باندیاں ہی تھیں۔ آج ہرتقی، نجفی، لکھنوی کو تو 7 اماموں کے ایرانی نانوں پر تو فخر ہے۔ کسی کی بیوی بیٹی داماد خسر وخوشدامن وغیرھم کو برا نہیں کہہ سکتا۔ 1972ء میں 3 ہزار سالہ جشن شہنشاہیت مناتا ہے مگر ہائے حسینؓ کے نانا محمد عربی ﷺ کے ہر رشتہ دار پر تبرے پڑھتا ہے کیا اب بھی ان کے دشمن رسول اور منکر اسلام محمدی ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ جو 58 ممالک مفتوحہ میں سے صرف اس کو یہ مذہب ملا ہے۔

حضرت عمرؓ کا سادات پر احسان

چونکہ اس کی قیدی بیٹی شہر بانوں حضرت عمرؓ نے اپنے محبوب علیؓ کے بیٹے امام حسینؓ کو دے دی اور اس سے اور اس کی نسل ایرانی قیدی باندیوں سے امام زین العابدین سے لے کر بارہویں امام العصر مہدی تک 7 امام ھدیٰ پیدا ہوئے ملا باقر علی مجلسی ایرانی نے ان 7 باندیوں کا 7 اماموں کی مائیں ہونا نام لے لے کر ان پیدائش کے ساتھ جلاء العیون میں بڑے فخر اور تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ شیعہ حضرات سے 100 سوالات میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ شاید عربی فاطمی نسل کی آزاد سادات کا حسن و جمال اور قدر رعنا ان ایرانی باندیوں سے کم ہوگا کہ ہر امام نے ان کو تو ماں اور بیویاں مان لیا۔ مگر فاطمی سیدانیوں کو اس شرف سے محروم ہی رکھا۔ آج ہر سید اور شاہ جمال کو ایرانی نسل ہونے اور شاہ ایران کو نانا ائمہ ماننے پر فخر ہے۔ اس نانا کے کسی رشتہ دار مرد وعورت کا کوئی گلہ یا لعنت وتبرا کسی شیعہ کتاب میں نہیں۔ ہر رشتہ دار پر تبروں کا یہ تحفہ صرف ہائے نانا حسنینؓ والدہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علی ابیہا وزوجہا وعلیہا کے مقدر میں شیعوں کی طرف سے آیا۔

تفو بر تو اے چرخ دوران تفو

آج آپ ہر سید سے پوچھیئے کہ میاں! حسنینؓ کے نانا جی کے تو ہر رشتہ دار ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ تک کو برا کہتے ہو۔ حالانکہ حضرت ابوبکرؓ امام باقر کی بیوی فاطمہ اور جعفر صادق کی ماں کے نانا ہیں۔ حضرت عمرؓ خسر پیغمبر داماد علی ہیں۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور امام حسنؓ کے سسر محترم ہیں۔ مگر اس اپنے قریبی ایرانی نانا کو اور اس کے کافر رشتہ داروں کو برا کیوں نہیں کہتے؟ حالانکہ تمہارا حلالی اور واقعی سید ہونا صرف اس سنی عقیدہ سے ہوگا کہ یہ خلفاء برحق تھے۔ ان کی جنگیں کفار سے جہاد تھیں۔ باندیوں کی اولادیں تبھی حلالی تھیں اور تم حلالی ہو اور اگر تم قرآن وسنت کی طرح فرمان علی کو بھی جھوٹا کہتے ہو خلفاء ثلاثہ کو بھی برحق نہیں مان سکتے تو اپنے آپ کو حلالی تو نہ کہو غیر حلالی اور ایران کے غلام بنے رہو۔ ان کے کہنے پر عربی فاتح مسلمان اور حضور ﷺ کے رشتہ داروں کو برا کہتے رہو۔ خدا نے جہنم کو بھی تو بھرنا ہے۔ اللهم لا تجعلنا منهم اتنی صراحت کے بعد مناسب تو نہیں کہ ان ہفوات کا جواب لکھا جائے۔ کیونکہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَمًا. ''جواب جاہلاں بود خاموشی'' پر ہم ہی نے عمل کرنا ہے۔

حضرت علیؓ و حسنینؓ کے گھر آنے والے مسلمان مہمان ان نام نہاد سگانِ علی وکلاب حسین کو درہ فاروقی نہ دکھائیں تو یہ بھاگتے نہیں تو کچھ کہنا کافی سمجھا ہے۔

اعتراض: 19- حضرت عمرؓ کتاب وسنت کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے کہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہ جانا۔

الجواب: دو طالب علموں کو کبھی مسئلہ معلوم نہیں ہوتا اور وہ اپنی سوچ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ تو اس پر اعتراض ایک جاہل ہی کرے گا حضرت عمارؓ و عمرؓ دونوں جنبی تھے۔ حضرت عمارؓ پوری طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے کہ بدن کے روئیں روئیں میں مٹی لگ گئی۔ اسے تیمم کا طریقہ جانا۔ حضرت عمرؓ نے بڑی ناپاکی کے لئے مٹی کو مطہر اور تیمم کو کافی نہ جانا۔ جب دونوں نے حضور ﷺ سے جا کر مسئلہ پوچھا تو آپ نے دونوں کی غلطی کا ازالہ کر دیا۔ کہ تیمم دونوں ناپاکیوں کے لئے کافی ہے۔ اور طریقہ دونوں کے لئے یکساں ہے۔ کہ صرف پاک مٹی پر تیمم کی نیت سے ہاتھ مارے جائیں پھر منہ اور کہنیوں پر خوب ملے جائیں۔ آدمی پاک ہو جائے گا۔

اعتراض: 20- حضرت عمرؓ منافقین میں سے تھے۔ (روایت مقدمہ فتح الباری)

الجواب: حضرت حذیفہ ابن الیمانؓ کو حضور ﷺ نے منافقین کے نام بتا دیئے تھے۔ کمال خدا خوفی اور تقویٰ سے حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ سے پوچھ لیا کہ میں تو ان میں سے نہیں؟ تو اس نے کہا آپ نہیں لیکن خدا کی قسم اور کسی کو یہ نہ بتاؤں گا یہ خدشہ ایسا ہی ہے کہ کہ سنی شیعہ (کافی) کی کتابوں میں ہے۔ کہ ایک صحابی حضرت حنظلہؓ نے کہا حضرت میں تو منافق ہو گیا ہوں کیسے؟ جب آپ کی محفل میں ہوتا ہوں گویا جنت میں ہوں۔ جب گھر جاتا ہوں تو حالت اور ہو جاتی ہے۔ فرمایا ان ذالک لصریح الایمان یہ فکر ہی تو عین ایمان ہے۔

قرآن کی سورت دہر میں ہے اور بقول شیعہ یہ اہل بیت کی شان ہے۔ ''ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں۔ کہ بہت اداسی والا سخت ہوگا ☆ تو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچالے گا۔ اور تازگی و مسرت عطا فرمائے گا'' اصحاب رسول کے دشمنوں کو یہ دولت ایمان اور اس کے چھن جانے کا خطرہ کہاں نصیب۔ (چور ڈاکو سے تو وہ ڈرے جس کی جیب بھری ہو) جو صحابہ رسول کو بے وقوف کہہ کر ان جیسا ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ 1 رکوع 2) ان کا چندہ بند کراتے ہیں تاکہ یہ بھاگ جائیں۔ (پارہ 28 رکوع 13 سورۃ منافقون) بس ہم ہی مومن ہیں مومن ہیں (پارہ 1 رکوع 2) ایسے سب مسلمانوں کے دشمن منافقوں کا خدا نے یہ ٹھکانہ بتایا ہے۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (منافقین دوزخ کے گہرے کنوئیں میں ہوں گے) فکر آخرت اور خدا خوفی سے ائمہ اہل بیت بھی ایسا کہہ دیتے تھے۔ مثلاً امام چہارم حضرت سجادؒ فرماتے ہیں۔ شیطان نے میری باگ بدگمانی اور ضعف ایمانی کی طرف پکڑ لی ہے اور میں اس کی بدترین مجاورت --- جو مجھ سے ہے --- اور میرا نفس جو اس کا تابعدار ہے اس کی (اے اللہ تجھ سے) شکایت کرتا ہوں۔ (صحیفہ کاملہ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 356 طبع کراچی)

اعتراض : 21- کھڑے ہوکر پیشاب کرنا۔ کبھی مجبوری سے ہوتا ہے۔ اس عکسی صفحہ پر ہے کہ کبھی آپ ایسا کرتے تھے۔ اور صحابہ بھی مگر عذر کے بغیر آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے بھی سختی سے اس کی نفی کی۔ حضرت عمرؓ نے کھڑے ہوکر پیشاب تو نہیں کیا۔ اتفاقیہ کہا۔ البول فانما احصن للدبر کھڑے پیشاب کرنا دُبر کا ستر ہے۔

اعتراض : 22- یہ حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط بتانے والے پروفیسر خورشید احمد آف دہلی حضرت عمرؓ کی تعریف کر رہے ہیں

''اہم امور میں وہ (عمرؓ) مشورہ کرنا یا مختلف نقطہائے نظر معلوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہؓ سے رجوع کر لیتے تھے۔ (معلوم ہوا حضرت عمرؓ Dictator نہ تھے جیسے رافضی کہتے ہیں) ان کا اجتہاد آزاد اور باجرأت تھا وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک استعمال کر لیتے تھے۔ چاہے ایسا کرنے میں سنت رسول اور عمل صدیق کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی۔ اگر حالات کا تقاضا ہوتا تو وہ قرآن کے ضابطوں کو بھی نظر انداز کر دیتے تھے۔ مثلاً انہوں نے مفتوحہ علاقوں کو غازیوں میں بانٹنے کے بجائے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے وقف علی المسلمین کر دیا۔ میسوپوٹامیہ کے عیسائیوں سے دوہری زکواۃ وصول کی جبکہ زکواۃ بموجب قرآن صرف مسلمانوں پر واجب تھی۔ (وہ ٹیکس وجزیہ دینا اپنی توہین جانتے تھے۔ تو عمر نے کہا اتنی رقم مسلمانوں کی زکواۃ والی رقم ڈبل جان کر دے دو وہ دینے لگے تو کیا حاکم ایسا نہیں کر سکتا؟) اور مجوس کے مظلوم غلاموں کا چوری کی سزا میں ہاتھ نہیں کاٹا حالانکہ قرآن میں چور کی سزا مطلقاً قطع ید مقرر کی گئی ہے''

ہم نے من وعن پوری قابل اعتراض عندالشیعہ عبارت نقل کر دی ہے۔ اب دنیا کے قانون دان ملکی معیشت اور حالات زمانہ کو درست رکھنے والے حکمران بتائیں کہ عمر نے کون سی بات غلط کی مجر چیف جسٹس حضرت علیؓ اور آپ کی کابینہ نے عمر کو ان غلطیوں سے کیوں نہ روکا؟ یہ جرأت رندانہ صرف اس چوڑے کے مقدر میں آئی جو رات دن مطاعن صحابہ کی دلدل میں پھنسا رہتا ہے۔ جبکہ آج بھی ہائی کورٹ، سپریم کورٹ ملکی اور قومی مفاد میں ایک دوسرے کے خلاف فیصلے کرتے رہتے ہیں۔ ملکی اور قومی مفاد میں اسی اجتہادی اختلاف کو حضور ﷺ نے امت کے لئے رحمت بتایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے حضرت حسنؓ و حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ سے اپنے اپنے زمانوں کے حالات کے مطابق ایسے اختلاف کئے ہیں۔ کسی مسلمان نے بھی ان خلفاء راشدینؓ کے فیصلوں پر طنزو اعتراض نہیں کیا صرف ہمارے افسروں کا چھیتا فرقہ ہر کسی پر برستا آ رہا ہے۔ سنت رسول یا ضابطہ قرآنی کی مخالفت پروفیسر کی اپنی تعبیر ہے۔ قرآن وسنت کی فہم اور اجتہاد میں حضرت عمرؓ پروفیسر سے زیادہ اعلم تھے۔

اعتراض : 23- حضرت عمرؓ نے بحالت روزہ جماع کیا۔ (کنز العمال)

الجواب : جب روزہ نام ہی دن میں کھانے پینے جماع سے رکنے کا ہے۔ تو کیا جماع سے روزہ افطار نہیں ہوسکتا؟ حضرت عمرؓ نے دوراندیشی سے اگر اس کا جائز ہونا عملاً بتا دیا تو کونسا جرم کیا۔ جب کہ وہ عہد نبوت میں کئی ایسے کام کرتے تو قرآن ان کی تائید

کر دیا۔ ہاں یہ واقعہ بادل کے دن کا ہے۔ حضرت عمرؓ و صحابہؓ نے شام جان کر روزہ افطار کر دیا پھر سورج نکل آیا اور نادم ہوئے۔ حضرت علیؓ موجود تھے تو فرمایا (بخت حالاا تو نے جماع حلال سے روزہ افطار کیا) و یوم مکان یوم۔ اس ایک دن کی غلطی سے افطار کے بدلے اور دن قضا کرنی ہوگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے علی آپ کا فتویٰ سب سے بہتر ہے۔

(ابن سعد) عکسی صفحہ 1327 جلد 4 کنز العمال۔

اعتراض : 24- حضرت عمرؓ نے ایک محفل میں شراب پی (کتاب الاثار محمد)

الجواب : بکواس محض ہے کہ کھجوروں کے شربت کو شراب بنا دیا ہے۔ اسے عربی میں نبیذ کہتے ہیں۔ اس شربت کی بناوٹ یوں ہوتی ہے۔ کہ کھجوریں چھچ کر ایک گھڑے مٹکے میں عرب ڈال دیتے تھے۔ وہ صبح میٹھا شربت بن جاتا تو اسے پیتے اسے کسی نے شراب نہیں کہا۔ جیسے آج بھی ہم انگور، آم، سیب، مالٹے وغیرہ کا جوس نچوڑ کر یا پانی میں ملا کر پیتے ہیں۔ ہاں یہ کھجور کا شربت کو دن پڑا رہے یا خاص مقدار میں گاڑا ہو اور اس میں نشہ کی حالت پیدا ہو جائے تو وہ نبیذ شراب کہلاتا ہے۔ اس کی نرم و گرم کیفیت کے لحاظ سے اس میں اختلاف ہے کہ وہ کب شراب اور حرام کہلاتا ہے۔ اور کب شربت اور حلال کہلاتا ہے۔

یہاں کتاب الاثار امام محمد جو مختصر مگر قدیم ترین حدیث نبوی کی کتاب ہے۔ اس میں نبیذ شربت بلا نشہ کے باب میں لکھا ہے۔ ایسی روایات ذکر کرنے کے بعد امام محمد بار بار فرماتے ہیں قال محمد هذا قول ابی حنیفه، وبه ناخذ پھر حرام ہونے والی صورت کے متعلق آخر صفحہ میں فرماتے ہیں ہم یہ مسئلہ نہیں مانتے کسی کے لئے جائز نہیں کو وہ طلاء پئے مگر اس وقت کہ وہ بہت گاڑا ہو کر پت بن جائے دو تہائی خشک ہو جائے وهو قول ابی حنیفه (کتاب الاثار صفحہ 147)

اعتراض : 25- حضرت عمرؓ بعد اسلام بھی یہ پیتے تھے۔ (المستطرب)

الجواب : یہ بھی آپ کی بددیانتی ہے۔ قطعی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے جب آیت حرمت آگئی تو اسی عکسی صفحہ پر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا انتہینا انتہینا ہم باز آگئے باز آگئے

اعتراض : 26- حضرت عمرؓ اپنے والد کی طرح بدکلام بدمزاج اور تشدد پسند تھے۔ (معاذ اللہ) سرکاری خطوط

الجواب : غیر عالم اور غیر محتاط پروفیسر ایسی تعبیر بغیر بدنیتی کے کر دیں تو رافضی کو بدنیتی سے یہ غیبت نہ کرنی چاہئے۔ بے شک والد کی اچھی بری صفات اولاد میں منتقل ہوتی ہیں۔ مگر اسلامی تعلیم اور حضور ﷺ کی مثالی تربیت ان میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے حضرت ابوبکر جیسی ہستی ان کی سختی کے جواب میں کہتی ہے۔ چونکہ میں نرم تھا اس لئے حکومت کی باڑی کے تعاون کے لئے وہ سخت تھے۔ جب حکومت کا بوجھ ان پر پڑے گا۔ خود بخود نرم ہو جائیں گے۔ سب دنیا نے یہ صداقت دیکھ لی۔ کہ ایک عورت بھرے مجمع میں نڈر ہو کہتی ہے۔ عمر مہر کم کرنے کی ترغیب کیوں دیتے ہو جبکہ خدا کہتا ہے اگر تم نے ان کو مہر میں خزانہ دیا ہو تو نہ لو۔ (الفاروق) اجتماع جمعہ میں ایک شخص حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر کہتا ہے۔ عمر اگر تم سیدھے نہ رہے تو ہم تمہیں تلوار سے سیدھا کر

دیں گے۔ حضرت عمرؓ خوش ہو کر کہتے ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے عمر کی رعایا میں اسے تلوار سے سیدھا رکھنے والے بنا دیئے۔
حضرت عمرؓ کی رعایا میں حضرت علی المرتضیٰؓ جیسی شخصیت کے مشیر وزیر و تی جانشین اور کابینہ کے ممبر تھے۔ جو سخت اور مشکل ترین مشورے جرأت سے دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ مانتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت علیؓ سے سوال ہوا کہ آپ کی خلافت میں یہ فسادات کیوں ہو گئے جو پہلی خلافتوں میں تو نہ تھے۔ تو آپ نے فرمایا ان کے وزیر مشیر ہم تھے۔ میرے مشیر و وزیر تم ہو (تو فسادات تم نے کرائے) (نہج البلاغہ)
اسی سے آپ کا اشارہ ان قاتلان حضرت عثمانؓ و حسینؓ کی پالیسیوں کی طرف تھا کہ جب حضرت علیؓ نے اہل مدینہ کی خواہش پر قاتلان حضرت عثمانؓ کو گرفتار کرنا چاہا تو ان سب نے کہا یہ مسئلہ نہ اٹھاؤ۔ ورنہ ہم تجھے عثمان کی طرح قتل کر دیں گے (جیسے صفین میں صلح کی بات رد کر کے معاویہؓ کو دھمکی دی ''ہم سب عثمان کے قاتل ہیں۔ آ ہم سے بدلہ لے لے۔ اور 20 ہزار نے علیؓ سے بھی کہا چپ رہ ورنہ ہم تجھے عثمان سے ملا دیں گے۔ (ہر تاریخ)
تبھی تو حضرت طلحہؓ و زبیرؓ سے حضرت علیؓ نے فرمایا ''میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں ہماری ملکیت میں نہیں'' (نہج البلاغہ) تو حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی اور گرفت کی نقد پالیسی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے جو فاتح روس و افریقہ بن کر رعایا کو پرامن رکھنے کے لئے اپنائی اور صرف چھ سبائیوں کو سزا دے کر گورنری کے بیس سال کی طرح خلافت بھی بیس سال امن سے کی تھی۔۔ یہ سختی ان یہودی شیطانوں کو بھگائے رکھتی تھی۔ اس لئے وہ کوئی فتنہ ابن سبا یہودی اور ان کے قائد شہزادہ ہرمزان ایرانی سے سوائے شہادت عمر کے کھڑا نہ کر سکے جو انہوں نے حضرت عثمانؓ و علیؓ کے دور میں کئے۔

اعتراض: 27- حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ماں کی فحش گالیاں دیں۔ (العقد الفرید)

الجواب: عقد الفرید کی یہ روایت بلا سند اور بالکل غلط ہے واقعہ کی صحیح روایات وہ ہیں۔ جو اگلی کتاب اعلاء السنن صفحہ 57 ج 15 طبع کراچی میں مذکور ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے امام ابو عبید بن سلام نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے ''کہ جب حضرت ابو ہریرہؓ بحرین کی گورنری سے واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے کہا اے دشمن خدا و کتاب خدا کیا تو نے اللہ کا مال چرایا۔ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں خدا اور اس کی کتاب کا دشمن نہیں لیکن میں ان دونوں کے دشمن کا دشمن ہوں اور میں نے اللہ کا مال نہیں چرایا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ دس ہزار دینار کہاں سے جمع کئے تو ابو ہریرہؓ نے کہا میرے گھوڑوں کی نسل کی قیمت ہے۔ اور کچھ عطیات احباب اور تجارتی حصہ کے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے وہ رقم لے لی۔ پھر ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی تو امیر المومنین کے لئے بخشش کی دعائیں کیں (صفحہ 269)
-- یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا کتنا تقویٰ اور امیر المومنین کا کتنا احترام ہے صحابہ ایسے ہی تھے۔ رافضی یہ خوبی کیوں نقل نہیں کرتے۔
یہی بات عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ زیادہ رقم تم کہاں سے لے آئے ہو تو حضرت ابو

ہریرہؓ نے کہا میرے گھوڑوں نے بچے دیئے۔ پھر عطیات آئے ہیں۔ اور ایک میرے دوست نے مجھے مال دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے پڑتال کی تو مالوں کو ایسے پایا جیسے ابو ہریرہؓ نے (اپنی ملکیت) بتائے تھے تو پھر حضرت عمرؓ نے ان کو (سچا جان کر) دوبارہ گورنر بنانا چاہا مگر حضرت ابو ہریرہ نے انکار کر دیا۔ (کذافی الاصابہ جلد 7 صفحہ 206) مولانا عثمانی فرماتے ہیں یہ پہلی روایت سے سند میں زیادہ صحیح ہے (صفحہ 57) ان روایات سے معلوم ہوا۔

1) کہ حضرت عمرؓ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو ماں کی فحش گالیاں دینا غلط اور رافضی کا جھوٹا بہتان ہے۔ مگر وہ اس پر خوش رہتا ہے۔

2) حضرت ابو ہریرہؓ کوئی قصوروار نہ تھے۔ مال ان کا اپنا جائز کمائی کا تھا۔ امیر المومنینؓ نے تحقیق کر کے واپس کر دیا۔

3) حضرت عمرؓ سخت مزاج تھے۔ حاکمانہ حیثیت سے سخت الفاظ بولے مگر یہ عہدہ حکومت سختی سکھاتا ہے۔ تبھی تو نچلے ٹھیک رہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کو کہا ''ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ ہدایا وہاں ملتے۔ (الحدیث)

حضرت علیؓ نے اپنے چچازاد اور محسن بھائی حضرت ابن عباسؓ کو اسی مالی شکایت کی وجہ سے بصرہ کی گورنری سے معزول کر دیا۔ (تاریخ) جیسے آپ کا بڑا بھائی حضرت عقیل بن ابی طالبؓ اپنے بھوکے بچوں کا خرچہ بیت المال کوفہ اور حیدری گھرانہ سے نہ پا کر حضرت معاویہؓ سے جا ملا اور پرآسودہ زندگی گذاری۔

اس احقر کی تحقیق میں اسلام کے ان محسنوں اور حضرت علیؓ کی بھائیوں پر خیانت اور دنیا طلبی کی تہمت -- سب کچھ کے مالک -- سبائیوں کی چغلخوری ہے۔ ورنہ مسئلہ سیاسی ہے۔ ''آگ لینے آئی گھر کی مالکہ بن بیٹھی'' کا مصداق یہ سبائی ان بھائیوں کی کوئی اصلاح و مشورہ کی بات حضرت علیؓ کی شوریٰ میں نہ چلنے دیتے تھے۔ لامحالہ وہ حضرت معاویہؓ کی جماعت میں چلے گئے۔

(لواسفا) یہ بی سبائی شیعہ آج بھی ان محسن بھائیوں کو یوں برا کہتے ہیں۔

آپ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب اور علی و نبی (علیہما السلام) کے محترم چچا حضرت عباسؓ کی گالی یوں لکھی ہے۔ کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت دو ضعیف الایمان ذلیل النفس خوار ہاشمی تھے۔ حضرت علیؓ کو خلیفہ منوانے میں امداد نہ کی۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)

پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ دو باپ بیٹے پر یہ آیت پڑھتے ہیں۔ ''جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے'' (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618 اور رجال کشی صفحہ 35 وغیرہ)

پاکستان کے نگہبان اور صرف شیعوں پر مہربان افسروں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ گھڑی پر صرف 14 منٹ ان کو حضرت عقیل و عباسؓ کے کسی کارنامہ پر بلوا کر تجربہ کر لیں۔ ہماری صداقت واضح ہو جائے گی۔

اعتراض: 28۔ حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو دشمن خدا کہا کہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے۔ (اسد الغابہ)

الجواب: کسی بھی فن اور ہنر کے مالک سے زندگی میں اسی فن میں ایک دو غلطیاں ہو بھی جاتی ہیں اس مالک بن نویرہ کے قتل

کو بھی شیعہ بہت اچھالتے ہیں۔ مگر اس اللہ کی تلوار نے لاتعداد جہادی جنگوں میں جو ہزاروں کفار ایران عراق روم وشام وغیرہ میں پچھڑ کائے۔ کوئی رافضی خالد کے یہ کارنامے بیان نہیں کرے گا۔ اگر کرے گا تو دشمنی کے زہر سے بجھا تیر مار کر کرے گا۔ ہاں جمل وصفین میں ہزاروں مسلمانوں کے قاتل، مالک بن ابراہیم اُشتر نخعی قائد قاتلان عثمان کا ذکر بڑی خوشی سے کرے گا۔ یہ ہے ان کی مسلمانوں سے بے مثال دشمنی اور کفار سے دوستی، مالک بن نویرہ کے متعلق گواہیاں متضاد ہیں۔ اس نے جھوٹی متنبہ سجاح تمیمیہ کے ساتھ مل کر خالد کے لشکر پر حملہ کیا تھا۔ جب پکڑا گیا تو کہتا تھا ''تمہارے صاحب (پیغمبرؐ) نے یوں یوں کہا ہے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ وہ صاحب تیرے کچھ نہیں لگتے تو حضرت خالدؓ نے مرتد جان کر قتل کر دیا۔ جب کہ حضرت ابو قتادہؓ نے اس کے مسلمان ہونے کی دلیل لشکر کے آذان ونماز پڑھنے کی گواہی سے دی تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کی دیت ادا کردی۔ حضرت عمرؓ کو ڈانٹ دیا کہ خالد کے متعلق برے لفظ مت بولو وہ خاموش ہو گئے۔

شیعہ تو ان تینوں کا دشمن ہے وہ خالدؓ کو مظلوم جان کر کیوں عمرؓ پر برس رہا ہے۔ ''لڑاؤ اور ان پر اعتراضات کرتے رہو'' شیعہ کی حکومت کا نام ہے۔ وہ اسی سے جی رہے ہیں۔ اگر اعتراضات کی زبان بند کر دی جائے تو وہ بلبلہ آپ کی طرح دم گھٹ کر مر جائیں۔ دراصل حضرت عمرؓ کو خالد سے دشمنی نہ تھی۔ قتل کفار میں ان کی بے مثال کامیابی سے لوگوں کے عقیدہ بگڑنے کا اندیشہ تھا ''سب طاقت حضرت خالد بن ولیدؓ کی ہے۔ خدا کی امداد پیچھے ہے'' تو حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کا ایمان درست رکھنے کے لئے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اپنی خلافت میں خالد کو کمانڈر انچیف کے عہدہ سے معزول کر کے ابو عبیدہؓ کو بنا دیا پھر بھی خدا فتوحات دیتا رہا۔ یہ حضرت عمرؓ کی کمال جرأت ایمانی اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی کمال خدا خوفی اور اسلام سے محبت تھی۔ کہ اختلاف نہ کیا عام سپاہی بن کر بھی جہادی خدمات بجالاتے رہے۔ اس کا موازنہ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں آپ کی اطاعت سے منحرف سبائیوں کے کرتوتوں سے کر دیکھیں تو بڑا فرق نظر آئے گا۔ اسی بنا پر حضرت عمرؓ کی بار بار تعریف کی اور اپنے زمانہ پر تبصرہ فرمایا ''کہ وہ ہم لوگوں کو پراگندہ چھوڑ گیا جس سے گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کر سکتا'' یہ خطبہ 226 از نہج البلاغہ گذر چکا ہے۔

اعتراض : 29- حضرت عمرؓ ڈرپوک اور بزدل تھے۔ (حیات الصحابہ)

الجواب : جھوٹوں پر اور ان سبائیوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے حضرت علیؓ کو امیر المومنین کہہ کر شہید کیا۔ حضرت امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ اس لئے کیا کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہ سے صلح و بیعت کر کے ہماری ناک کیوں کاٹی اور روسیاہ ذلیل کر دیا۔ اور ان شیر بہادروں پر بھی جنہوں نے امام حسینؓ کو دھوکہ دے کر بلایا واپسی کی درخواستیں مسترد کر دیں خود ہی ذبح کر کے بددعائیں لے کر آج ماتم کے نام سے فخریہ جلوس نکالتے اور صرف بدامنی اور فسق فجور کی ہی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی بہادری کے واقعات

حضرت عمرؓ پر ڈرپوکی اور بزدلی کا الزام غلط ہے۔ اسی عکسی صفحہ کا ترجمہ "حضرت عمرؓ کی سختیاں برداشت کرنا" حاضر ہے۔

1) ابن اسحاق نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے

کہ جب عمرؓ مسلمان ہوئے تو پوچھا کون قریشی میرے اسلام کی بات دوسروں تک پہنچائے گا۔ جمیل بن معمر جمحی کا نام بتایا گیا تو اس کے پاس چلے گئے۔ اور کہا تجھے پتہ نہیں میں مسلمان ہو چکا ہوں اور دین محمد میں داخل ہو گیا ہوں۔ وہ اٹھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر آ گیا اور اعلان کیا اے قریشیو! -- جو کعبہ کے گرد اپنی مجلسیں جمائے بیٹھے تھے -- سنو عمر بے دین ہو گیا۔ حضرت عمرؓ پیچھے سے کہتے تھے اس نے جھوٹ بولا۔ لیکن میں تو مسلمان ہو گیا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ تو لوگ حضرت عمر پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ان سے لڑتے رہے اور وہ عمر پر حملہ کرتے رہے۔ کہ سورج سر پر آ گیا۔ حضرت عمرؓ لڑ لڑ کر بیٹھ رہے۔ کافر سر پر کھڑے رہے تو فرمایا تم جو چاہو سو کرو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم 300 آدمی ہو گئے تو ہم تم کو چھوڑ دیں گے (بھگا دیں گے) یا تم ہمیں اس دین پر رہنا چھوڑو گے (جنگ نہ کرو گے) اسی دوران ایک قریشی بزرگ سرخ چادر اور پھولدار قمیص پہنے آ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا عمر بدمذہب ہو گیا۔ وہ کہنے لگا تو کیا ہوا اس نے اپنے لئے (محمد کا) دین پسند کر لیا۔ تم کیا چاہتے ہو کہ بنو عدی اپنا ساتھی تمہیں (قتل کرنے کے لئے) دے دیں؟ اسے چھوڑ دو تو وہ لوگ ایسے سمٹ کر چلے گئے جیسے کپڑا لپیٹا جاتا ہے۔ یہ شخص عاص بن وائل سہمی تھا۔ یہ اسناد جید قوی ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 82)

2) بخاری جلد 1 صفحہ 545 میں ہے

کہ حضرت عمرؓ اس فکر میں گھر بیٹھے تھے (کہ کفار پھر لڑنے آئیں گے) تو سارا شہر آپ کے گھر پر آ حملہ آور ہوا (حضور ﷺ کی دعا سے عمر مسلمان ہوئے تو آپ نے ان کو خفیہ بتا دیا تھا کہ ان سے لڑ کر اپنی جان نہ دے دینا ہم نے غلبہ اسلام کے لئے آپ کو خدا سے مانگا ہے اور وہ غلبہ اسلام رفتہ رفتہ آپ کے ذریعے ملتا ہے گا گھر بیٹھے رہیں) اسی دوران عاص بن وائل آ گیا۔ اور مکان کا محاصرہ کرنے والے سب قریشیوں کو بھگا دیا۔ (بخاری ملخصا)

قارئین! سوچئے کون سی بزدلی کی بات ہوئی۔ یہ بار بار کفار سے لڑنا زخمی ہونا تھک ہار کر گھر آنا پھر سب اہل مکہ کا عمرؓ کو قتل کرنے کی نیت سے گھر پر چڑھ آنا۔ حضور ﷺ کے اشارہ سے گھر بیٹھے رہنا (جسے کافروں سے ڈر اور بزدلی بتایا جا رہا ہے) بزدلی نہیں ہے اتباع رسول اور کمال جرأت ہے۔ 10 ہزار کفار کے شہر مکہ میں مسلمان اور پھر مہاجر تو 100 سے زائد ہوئے مگر پہلا قتل کا منصوبہ اور اہل شہر کا گھر پر حملہ صرف حضرت عمرؓ کے لئے بنا۔ یا پھر شب ہجرت میں حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے قتل کا منصوبہ بنا۔ اور کسی کے لئے کیوں نہ بنا؟ امام حسینؓ کے قاتل شیعہ بہادر ہی بتا دیں ہاں حضرت ابوذر غفاریؓ نے اسلام

لاتے ہی حضرت عمرؓ کی طرح کلمہ بلند آواز سے چوکوں میں پڑھنا شروع کیا تو لوگ پل پڑے جیسے حضرت ابوبکرؓ پر پل پڑے تھے تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ چپکے سے گھر چلے جاؤ اور تب آؤ جب ہمارا غالب ہونا تم کو معلوم ہو جائے تو جیسے حضرت ابوذرؓ کا گھر چلے جانا کفار سے ڈرنا نہیں حکم رسول ہے اسی طرح حضرت عمرؓ کا حکم رسول سے گھر بیٹھ رہنا بزدلی نہیں عین خدمت اسلام ہے۔

3) ایک بڑے کافر ضرار بن خطاب بن مرداس۔۔ جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے۔۔ کے ترجمہ اسد الغابہ جلد 3 میں ہے کہ وہ ان 4 بہادروں سے ہے جو خندق پھاند کر مسلمانوں میں گھس آئے تھے۔ تو حضرت عمرؓ مقابلہ میں آئے وہ خندق پھلانگ کر بھاگ کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں برچھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی خندق پھاند کر اس کا خوب تعاقب کیا اور کافروں میں جا پہنچا یا یہ کافر لشکر کفار میں پہنچے کسی نے حضرت عمرؓ پر حملہ کی جرأت نہ کی۔ مجلسی نے حیات القلوب میں یہ واقعہ لکھا ہے اور مذاق اڑایا ہے کہ حضرت عمرؓ سے ایک آدمی بھی بھاگ گیا ''مگر حضرت عمرؓ تو نہیں بھاگے لشکر تک تعاقب کیا یہی کیا کم بہادری ہے؟ کہ جہاں سے جنا وہیں جا پہنچایا۔

اعتراض: 30- حضرت عمرؓ کی منی کے قطرات تسبیح کرتے ہیں۔ (ازالۃ الخفاء)

الجواب: پوری روایت اس عکسی صفحہ سے یہ ہے ''کہ میں جماع کرنا پسند نہیں کرتا اس لئے کہ جماع کرنے سے میرے جسم سے وہ قطرات نہ نکل جائیں جو تسبیح کرتے ہیں''

سوچئے اس پر آپ کو کیوں اعتراض ہے ابھی تک تو وہ بدن میں ہیں ان پر ناپاک ہونے اور ناپاک کرنے کا حکم نہیں لگ سکتا۔ یہ حکم جماع کے ذریعے نکلنے کے بعد لگے گا۔ میں اس لئے جماع نہیں کرتا۔ قرآن میں ہے

''وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ'' (پارہ 15 رکوع 5)

(ترجمہ) ہر چیز خدا کی پاکی بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی پاکی اور تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔

تو انسانی بدن کے اعضا اور خون وغیرہ کے ہر قسم کے قطرات ''ہر چیز'' میں داخل ہیں وہ اگر خدا کی پاکی بیان کریں تو یا علی مدد کا شرکیہ نعرہ لگانے والوں اور پھر حضرت علیؓ کے ہاتھوں زندہ جلنے والوں کو کیوں اعتراض ہے۔ جب شیعہ عقیدہ میں مرد و زن کے آلائے تناسل علی ولی اللہ کا کلمہ پڑھ کر مالکوں کو امامت علی کا درس دیتے ہیں۔

(دیکھئے آثار حیدری صفحہ 556 ترجمہ تفسیر حسن عسکری)

تو حضرت عمرؓ جیسے ولی کامل کے قطرات تسبیح کریں تو کیوں اعتراض ہے۔ پہلے بحث متعہ میں مجلسی کے رسالہ فضائل متعہ کے ترجمہ عجالہ حسنہ صفحہ 17 سے یہ حوالہ گذر چکا ہے کہ (معاذ اللہ) ''حضور ﷺ نے فرمایا اے علی برادر مومن کے (متعہ کرانے کرنے کے) لئے جو سعی کرے گا (دلالی یا شکار ڈھونڈ کر لائے گا) اس کو بھی ان کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ (منی یا غسل کے پلید پانی کا) ان سے جدا نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ ہر قطرے کی تعداد میں ان سے فرشتے

پیدا کرے گا جو خدا کی تسبیح و تقدیس کر کے اس کا ثواب متعہ کرنے والوں کو بخشیں گے۔

اعتراض: 31- حضرت عمرؓ کا نماز پڑھانا خدا اور مسلمانوں کو ناپسند تھا۔ (الریاض النضرہ از محب طبری)

الجواب: جھوٹ ہے یہ لفظ عکسی صفحہ 205 پر تو نہیں ہے۔ وہاں یہ لفظ ہیں "کہ آپ نے کہا حضرت ابوبکرؓ کہاں ہیں خدا اور مسلمان اس بات سے انکاری ہیں (کہ کوئی اور نماز پڑھائے) حضرت عمرؓ کے نماز پڑھا چکنے کے بعد آپ نے ابوبکر کی طرف آدمی بھیجا تو حضرت ابوبکرؓ نے آ کر نماز دوبارہ پڑھائی۔

محترم! ذرا غور سے سوچیں یہی حدیث تو مذہب شیعہ کا خاتمہ کرتی اور امامت کا اہل اب حضرت عمرؓ کو بھی نہیں صرف حضرت ابوبکرؓ کا اہل ہونا بتاتی ہے۔ یہ نص جلی قولی و عملی سے بڑھ کر ہے۔ اگر خطبہ غدیر میں محبت کے بجائے خلافت علی کا فیصلہ ہوتا تو یہاں علیؓ کے ہوتے ہوئے نہ حضرت عمرؓ امامت کراتے نہ حضرت ابوبکر ڈھونڈ کر لائے جاتے اور دوبارہ امام نماز بنتے۔ علیؓ ہی پڑھاتے

اعتراض: 32- حضرت عمرؓ کا پیشاب کے بعد پانی سے استنجا نہ کرنا۔ (ازالۃ الخفاء)

الجواب: پہلے بھی گذر چکا ہے کہ پیشاب کے بعد ڈھیلوں سے قطرات خشک کرنا بھی استنجاء کہلاتا ہے۔ اور پانی سے دھونا بھی تو اور عمدہ ہے کہ مدینہ کے انصار خصوصاً مسجد قبا والوں کی خدا نے خوب تعریف کی ہے۔ (سورۃ توبہ۔ پارہ 11 رکوع 2)
معلوم ہوا یہ مکہ میں مسلمانوں کی جو مہاجر یہ مدینہ ہوئے کی عادت نہیں تھی مگر خدا نے ان کی برائی بھی کبھی نہ بتائی۔ اب بھی گندگی اپنے مخرج سے درہم بھر نہ پھیلے تو استنجاء بالماء سنت ہے۔ زیادہ پھیلے تو واجب یا فرض ہے۔

یہاں ازالۃ الخفاء صفحہ 87 مقصد دوم آداب الخلاء کے تحت ہی یہ حدیث ہے۔
"کہ حضرت عمرؓ جب پیشاب کرتے تو پتھر یا دیوار کی مٹی لے کر استنجاء کرتے اور اس وقت پانی نہ لیتے (پھر نماز کے وقت لیتے ہوں گے) اسی پر علماء اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں حدیث مرفوع نہیں ہے صرف حضرت عمرؓ کا مذہب ہے۔ کہ پاخانہ سے فارغ ہو کر پہلے مٹی سے استنجاء پر اکتفاء کیا ہے۔ (پھر پانی سے استنجاء بوقت ضرورت و نماز کیا ہے) علماء نے آپ کی تقلید پر اتفاق کیا ہے۔" اسی ایک یا عام حالات میں دو استنجوں پر پوری امت کا اجماع آ رہا ہے۔ نہ معلوم معترض کو اعتراض کی کیوں سوجھی۔

جنگ احد میں قدم ڈگمگانے پر صحابہ سے دشمنی رکھنا اور پروپیگنڈہ کرنا حرام ہے

اعتراض: 33- حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ (الدر المنثور جلد 2 صفحہ 88)

الجواب: یہ روایت جھوٹی ہے جو چوتھے درجے کی کتاب سے لی گئی ہے۔ طبقات ابن سعد میں ہے
"فقاتل عمر ابن الخطاب و رهط معه من المهاجرين حتى اهبطوهم من الجبل"
(سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 91، طبری جلد 2 صفحہ 521)

(ترجمہ) کہ حضرت عمر اور مہاجروں کی ایک جماعت نے اس دستہ کفار سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کو پہاڑ سے اتار دیا

یہ قدم ڈگمانے اور صفوں کے منتشر ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ معلوم ہوا حضرت عمرؓ میدان جنگ میں رہے حکمت عملی سے پہاڑ پر چڑھے اونچی جگہ مورچہ بنایا اور کفار کو بھگا دیا۔ احد میں اگرچہ کچھ مجاہدین آگے پیچھے ہوئے مگر سب نے تو ایسا نہ کیا۔
حضرت ابن سعد کہتے ہیں کہ اس ہلچل اور اضطراب میں 14 اصحاب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ سات مہاجرین اور سات انصار ان میں سے سب سے اول حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام گرامی ہے۔
(سیرت المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 557)

اصحاب رسول کے دشمن بھاگ گئے، بھاگ گئے، کی جھوٹی رٹ لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں قرآن میں تو صَرَفَکُم۔ تَوَلَّوْ کے لفظ ہیں جو ان کے پیچھے ہٹ کر میدان جنگ میں ہونے کا ہی بتاتے ہیں۔
پھر یہ بھی سوچیں کہ اس جنگ میں 70 صحابہ کرامؓ اس ہلچل کے بعد شہید ہوئے تو کیا وہ بھاگ گئے تھے اور کافروں نے ان کو مدینہ جا کر یا اُحد پہاڑ کے پار جا کر شہید کیا تھا۔ پھر کسی لشکر کے آگے پیچھے ہونے کی غلطی یا کمزوری تو امر واقعہ ہے۔ مگر اسلامی اور قومی غیرت کے لحاظ سے اس کا بار بار ڈھنڈورا پیٹنا جائز نہیں کیونکہ یہ غیبت طعنہ بہتان کے مد میں آجائے گا۔ اسلامی لشکر کا کوئی ثابت قدم سپاہی کمزور بزدل کو طعنہ دے اپنی بڑائی اور اس کی حقارت بتائے تو اس سے اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی کافروں کو اسلامی لشکر کے بھاگنے کی خبر دے تو یہ فوجی اور قومی جرم ہے۔ کافر مخالف تو یہ طعنہ بازی کر سکتا ہے۔ مگر مسلمان یہ گناہ نہیں کر سکتا تو 37 غزوات دسرایا ہیں صرف دو احد وحنین میں پسپا ہونے کو جس کی وجہ "خود پسپا کرنے کی اور پھر بخش دینے کی" اللہ نے خود بتادی ہے۔ شیعہ لوگوں کا بار بار مزے لے لے کر بیان کرنا اور خدا کے معاف کرنے کا بالکل ذکر نہ کرنا ہی شیعہ کے دشمن اسلام اور کافر ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ فافہم
ورنہ سوچئے کمانڈر انچیف خود پیغمبر اسلام کو ان کے کمزور لشکر کے خلاف ایک غیر قوم کا پروپیگنڈہ پسند آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے تو یہ فطرت وغیرت کے خلاف ہے۔ کیونکہ کوئی والد اپنی خاطی اولاد کا گلہ طعنہ بار بار نہیں سن سکتا۔ جب وہ یہ پروپیگنڈہ نہیں سن سکتا اور شیعہ دھڑلے سے یہ گناہ حلال جان کر کرتے ہیں۔ حضور کی نفسانیت غیرت اور ناراضی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے تو کیا ان کے دشمنِ رسول دشمنِ اسلام ہونے میں کوئی شک رہا؟

حضرت عمرؓ کی ثابت قدمی اور بہادری کے واقعات

1) جنگ بدر میں مشہور بہادر موذی رسول اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا (سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 289)
2) بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے فدیہ نہ لینے کا مشورہ آپ نے دیا۔ جسے نہ مانا گیا تو خدا نے اس کی تائید وتصدیق فرمائی۔
(پارہ 10 رکوع 4)
3) پکی تاریخ میں ہے کہ تنہا آپ حضور ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے آئے مگر دعا نبوی سے اپنے کفر کو قتل کرادیا۔ (سیرت)

4) حضور علیہ السلام نے دعا مانگی تھی اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے غلبہ عطا فرما۔ جو منظور ہوگئی۔ اور آپ طاقتور مسلمان ثابت ہوئے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 65)

5) گو حضرت حمزہؓ 3 دن پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر کعبہ میں آزادانہ نماز پڑھنے کی تحریک حضرت عمرؓ نے اٹھائی حضرت حمزہؓ نے تائید کی۔ اور ان 40 صحابہ کرامؓ نے علانیہ خانہ کعبہ میں آپ کے پیچھے با جماعت نماز پڑھی تو کعبہ میں حق نماز حضرت عمرؓ بہادر نے دلایا۔ (سیرت)

6) حضرت سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں کہ 40 مردوں اور 10 عورتوں کے بعد حضرت عمرؓ اسلام لائے آپ کے اسلام لانے سے اسلام مکہ میں ظاہر ہوا۔

7) حضرت صہیب بن سنانؓ سے مروی ہے جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور علانیہ اس کی دعوت دی جانے لگی۔

8) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم لوگ برابر غالب ہوتے گئے۔

9) حضرت محبت بن عبیدؓ نے کہا کہ ہمیں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے تک کعبہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہ تھی۔ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو اس نے لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ کفار نے ہمیں نماز کے لئے چھوڑ دیا۔ (اجازت دے دی)

10) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا حضرت عمر کا اسلام مسلمانوں کی فتح تھی۔ ان کی ہجرت خدا کی مدد تھی اور ان کی خلافت خدا کی رحمت تھی پھر کعبہ میں نماز پڑھوانے کا واقعہ بتلایا۔ (یہ سب واقعات طبقات بن سعد جلد 3 صفحہ 68 میں موجود ہیں)

11) حضرت عمرؓ صرف کفار سے چوک میں توحید و رسالت کا کلمہ پڑھ کر لڑتے اور تکلیفات ہی نہ اٹھاتے تھے بلکہ ان کے دار الندوہ و اسمبلی حال میں پہنچ کر دعوت اسلام بھی دیتے تھے۔ جو جماعت وہاں مسلمان ہوئی اس کا ذکر علامہ حاکم نے اپنی اصول حدیث کی کتاب معرفت علوم الحدیث میں کیا ہے۔ اور 11 میں سے ان کو چوتھی جماعت صحابہ کہا ہے (بحوالہ عدالت صحابہ کرامؓ)

12) نعیم بن مسعود کے پروپیگنڈہ سے مسلمان غزوہ سویق میں جانے سے گھبراتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جنگ پر ابھارا۔ اور حضور علیہ السلام سے عرض کیا آپ خدا کے سچے رسول ہیں پھر مسلمان کیوں خبریں سن سن کر گھبراتے ہیں۔ (تو آپ نے مسلمانوں کی کمان کی اور غزوہ جیت کر آئے) (تاریخ اسلام جلد 1 از نجیب آبادی)

13) ہر کسی نے چھپ کر ہجرت کی حضرت عمرؓ نے اعلان کر کے کی۔ کئی کمزور صحابہ آپ کے ساتھ ہو گئے۔ اور امن سے مدینہ پہنچے (کتب سیرت)

14) غزوہ بنو المصطلق میں ابو بکر علمبردار تھے۔ مقدمۃ الجیش حضرت عمرؓ تھے۔ قتال کے بعد خوب فتح ہوئی۔ حضرت جویریہؓ قیدی ہو کر آئی تھیں جن کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ اسلام اکبر شاہ صفحہ 155)

15) ایک غنڈہ کافر عیسر بن وہب کو صفوان بن امیہ سردار قریش نے حضور ﷺ کو قتل کرنے کے لئے مدینہ بھیجا حضرت عمرؓ نے نگاہوں اور تیور سے بھانپ لیا تو اسے پکڑ کر دبوچ لیا اور حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا اس نے ارادہ قتل کا اظہار کر کے اسلام قبول کر لیا یہ 3 ہجری کا واقعہ ہے۔ (سیرت النبی از شبلیؒ جلد 2 صفحہ 287)

16) زید بن سعنہ یہودی تاجر تھا۔ حضور ﷺ سے قرض واپس لینے آیا اور آپ کے گلے میں چادر ڈال کر کھینچا کہ تم مطلبی ٹال مٹول کرتے ہو حضرت عمرؓ نے پکڑ کر اسے سزا دینا چاہی آپ نے مسکرا کر فرمایا عمر ایسا نہ کرو میرا قرض ادا کرو 20 صاع زیادہ دو (سیرت النبی از شبلیؒ جلد 2 صفحہ 330)

17) فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان کو قتل کرنا چاہا مگر آپ نے منع فرما دیا اس کا اسلام قبول کر کے اس کے گھر کو امن و امان کا حرم بنا دیا۔ ایسے واقعات میں حضور ﷺ کے عفو و درگزر کے علاوہ حضرت عمرؓ کا اشداء علی الکفار واضح ہو جاتا ہے۔

18) اس مشہور منافق کو آپ نے قتل کر دیا جو حضور ﷺ کے فیصلہ کے خلاف آپ کی عدالت میں اپیل کرنے آیا تھا۔ (تفسیر پارہ 5 رکوع 6، تاریخ وغیرہ) ہر تاریخ میں ایسے دسیوں واقعات عمرؓ کی بہادری بتاتے ہیں کیا کسی شیعہ کو بھی نظر آئے؟

احد میں حضرت عمرؓ کی خدمات

حضرت عمرؓ کا بھاگنا رافضی پروپیگنڈہ اور غلط حوالوں کی کانٹ چھانٹ ہے۔ ثابت قدمی اور خدمات ملاحظہ فرمائیں۔

1) جب حضور ﷺ کے گرد زور شور سے ہنگامہ کارزار گرم تھا ایک شقی کے پتھر پھینکنے سے آپ کا ہونٹ زخمی اور نچلا دانت شہید ہوا اسی حالت میں آپ ایک گڑھے میں گر گئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوبکرؓ و طلحہؓ نے آپ کو اٹھا کر باہر نکال لیا۔ آپ کے گرد جب صحابہ کرامؓ کی جماعت جمع ہو گئی اور لڑائی شدت سے جاری ہوئی تو صحابہ نے کفار کو مار مار کر ہٹایا اس حالت میں حضور ﷺ نے پہاڑ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیا اور صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ساتھ آپ پہاڑی پر چڑھ گئے تاکہ کفار کے نرغہ سے نکل کر پہاڑ کو پشت پر لیں۔ اور لڑائی کا محاذ قائم ہو جائے یہ تدبیر لڑائی کے لئے بہترین مقام ثابت ہوئی۔ مسلمانوں کے بلند مقام پر چڑھ جانے کے بعد ابوسفیان نے بھی پہاڑ پر چڑھنا چاہا اور وہ کفار کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر دوسرے راستے سے زیادہ بلند مقام تک چڑھنا چاہتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو حکم دیا کہ ان کو اوپر چڑھنے سے باز رکھو حضرت عمر فاروقؓ چند ہمراہیوں کے ساتھ اس طرف روانہ ہو گئے۔ اور ابوسفیان کی جماعت کو نیچے دھکیل دیا۔

(تاریخ اسلام جلد 1 صفحہ 145 از اکبر شاہ)

قارئین! نرغہ میں گھرنے کا پورا قصہ سامنے ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی ثابت قدمی اور خدمات بھی واضح ہیں یہیں حضرت طلحہؓ نے تلوار سے ہاتھ کٹوایا اور حضور ﷺ کو حملہ و شہادت سے بچا لیا۔ انتہائی زخمی ہونے کے باوجود حضور ﷺ کو اٹھا کر پہاڑی پر چڑھایا جو ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ جنگی حکمت عملی کے لئے پیچھے ہٹ کر پہاڑ پر چڑھنے کو رافضی مورخوں نے فرار

بتا ڈالا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے بھی تو کفار کے نرغے سے نکل کر پہاڑ کو پشت پناہ بنایا تھا۔

2) ابن اسحاق نے کہا جب مسلمانوں نے رسول اللہ کو پہچانا تو آپ کو اٹھا لے چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ اور حارث بن صمہ اور انصار مسلمانوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ (ابن ہشام جلد 3 صفحہ 89)

3) مشرکین کی فوج میں بھی حضور ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی ابوسفیان نے تصدیق کے لئے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی محمد یہاں ہیں؟ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر ابوسفیان بولا کیا ابوبکر وعمر تم میں ہیں؟ جب جواب نہ ملا تو خوشی سے بولا کہ سب مارے گئے۔ اسلام کا خاتمہ ہوگیا۔ حضرت عمرؓ بحکم پیغمبر بولے او دشمن خدا ہم تینوں زندہ ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے اعلی ھبل اعلی ھبل کا نعرہ لگایا صحابہؓ نے جواب دیا اللہ اعلیٰ و اجلّ ابوسفیان نے کہا لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم صحابہ نے جواب دیا اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم. (تاریخ اسلام ندوی صفحہ 37)

دشمن اپنے دشمن اور نقصان دہ کو خوب پہچانتا ہے۔ یہاں حضور ﷺ کے بعد ابوسفیان نے ابوبکرؓ وعمرؓ کا نام اس لئے لیا کہ وہ ان تینوں کو ہی اسلام کے بڑے لیڈر، اپنے بڑے دشمن، اسلام کے پالیسی ساز مانتا ہے۔ ان کی شہادت سے گویا اسلام ختم ہوگیا۔

اعتراض: 34- حضرت عمرؓ زمانہ جاہلیت میں ظالم اور بعد اسلام ذلیل تھے۔ (معاذ اللہ) ازالۃ الخفاء

الجواب: میں کئی گھنٹے ازالۃ الخفاء صفحہ 28 عربی، فارسی دیکھتا رہا کہ یہ 2 گالیاں کس لفظ کا ترجمہ ہیں۔ آخر نیند آگئی اٹھ کر پھر کتاب دیکھی تو یہ الفاظ حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے ملے۔ کہ جب حضرت عمرؓ منکرین زکوٰۃ سے نرمی برتنے کا کہتے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں جبار اور سخت گیر تھے۔ اور اسلام میں خوار نرم پڑ گئے ہو۔ تو شیعہ خائن پر یہ آیت بھی یاد آگئی واللہ لا یحب کل خوان کفور اللہ بڑے خائن اور ناشکرے سے محبت نہیں کرتے۔ (سورۃ الحج پارہ 17 رکوع 14)

اس جبار لفظ کا ترجمہ لغت المنجد صفحہ 75 وغیرہ میں قاہر، تسلط، طاقت میں پوری گرفت کرنے والا لکھا ہے۔ ظالم ترجمہ وہی کرتے ہیں جو خود ظالم ہیں۔ کہ قرآن، حدیث اجماع امت تینوں دلائل کے علانیہ منکر ہیں۔ اور تمام صحابہ کرامؓ کو برا کہہ کر ظلم کرتے ہیں یہ شیعہ بڑے ہی ناشکرے ہیں۔ کہ خاندان اہل بیت پر حضرت عمرؓ جیسے مہربان کو بھی ظالم کہتے ہیں۔ جس نے حضرات حسنینؓ کا وظیفہ 500/500 اہل بدر اور ان کے باپ کے برابر رکھ دیا تھا۔ کہ رسول اللہ کو یہ پیارے تھے تو میں بھی پیار کرتا ہوں۔ (تاریخ وسیرت)

خوار کا ترجمہ عربی لغت المنجد صفحہ 196 وغیرہ میں آسان، تابعدار، گھوڑا نرم دل و کمزور لکھا ہے۔ رافضی ذلیل نے اپنے جیسا ترجمہ کر دیا۔

اعتراض: 35- جنگ خیبر میں حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی فرار ہوگئے تھے۔ (ازالۃ الخفاء)

الجواب : وہی خیانت اور بے ایمانی ہے جو ہر شیعہ کی نشانی ہے کہ ترجمہ بھاگنے سے کیا یہاں خیبر کے دسویں قلعہ قموص کی فتح میں حضرت عمرؓ اور اس کا لشکر کامیاب نہ ہوئے انھـزموا کا لفظ ہے۔ اس کا ترجمہ شکست کھا گئے ہے۔ کہ جیت نہ سکے۔ جبکہ تمام تاریخوں میں ہے فقاتل قتالاً شديداً (طبری جلد 3 صفحہ 12) جنگ خوب لڑی مگر خیبر کا قلعہ نہ کھلنے پر فتح نہ ہوئی۔

مقابلہ تو دلِ ناتواں سے خوب کیا
فتح و شکست تو مقدر سے ہے غالب

خیبر کے 9 قلعے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؓ کے آئے بغیر جو فتح کئے۔ کوئی خائن و غدار شیعہ اپنی تقریر و تحریر میں ان کا ہرگز ذکر نہیں کرتا۔ ان قلعوں کے دروازے آسانی سے کھل جاتے یہودی مارے جاتے یا یہاں سے بھاگ کر اس بڑے قلعہ آ پناہ لیتے تو اس کا دروازہ نہ کھلنے اور جلدی فتح نہ ہونے پر دشواری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس دسویں کی فتح میں حضرت علیؓ بہادر کو بھی شریک کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ صلح حدیبیہ کے وقت ہی صرف ان 1400 اصحاب حدیبیہ کو اللہ نے فتح خیبر اور مال غنیمت کی خوشخبری دے دی تھی تو حضرت علیؓ کا بھی حق تھا کہ وہ بیماری کی وجہ سے محروم نہ رہیں تو حضور ﷺ نے آپ کو بلایا آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا۔ آپ تندرست ہو گئے پھر دعائیں دے کر فضائل بیان کر کے علم دیا۔ آپ نے دروازہ دعائے نبوی اور قوت ایمانی سے کھولدیا۔ یہودی باہر آئے۔ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ دو بھائی مرحب اور یاسر ان کے بڑے پہلوان ڈٹے رہے۔ تمام تاریخوں کا اتفاق ہے کہ یاسر کو حضرت ابو بکرؓ کے داماد حضرت نبیؐ و علیؓ کے پھوپھی زاد حضرت زبیر بن العوامؓ نے قتل کیا۔ مگر کوئی خائن رافضی ان کا نام نہیں بتائے گا۔ بڑے گرو مرحب کے بارے میں دو قول ہیں۔

(۱) بخاری میں ہے کہ اسے حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ہے۔ (۲) اور سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 193 میں ہے محمد بن مسلمہؓ نے اسے تلوار مار کر قتل کر دیا۔ عام روایات و تاریخ میں ہے کہ حضرت علیؓ علمبردار نے اسے جہنم رسید کیا۔ اور مسلمانوں کو 10 قلعے فتح کر لینے کی سعادت حاصل ہوگئی۔ حضرت علیؓ کی فضیلت بھی نمایاں اور جرأت خداداد قابل تعریف ہے۔ مگر باقی سب مجاہدین کو کوستے رہنا شکست خوردہ کہنا صرف روافض کا شعار ہے۔ اللھم لا تجعلنا منهم ۔ غزوہ خیبر کی مزید تفصیل درج ذیل کتب میں پڑھئے۔

تاریخ اسلام مولانا معین الدین ندوی۔ تاریخ اسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی۔
سیرت المصطفیٰ از مولانا کاندھلوی۔ سیرت ابن ہشام جلد 3 قصہ خیبر میں قلعوں کے نام یہ ملتے ہیں

(۱) حصن ناعم جس میں محمود بن مسلمہ یہودی قتل ہوا۔ (۲) قموص بنی العقیق کا قلعہ قیدیوں میں حضرت صفیہ آئیں۔ جو پھر ام المومنین بنیں۔ (۳) وطیح (۴) سلالم ان کا دس دن حضور ﷺ نے محاصرہ کیا۔ سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 194 پر خیبر کے ایک قلعہ کے حالات میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سفید جھنڈا دے کر بھیجا۔ آپ نے جنگ لڑی خوب کوشش کی مگر فتح کئے بغیر واپس آئے پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا۔ انہوں نے بھی خوب جنگ کی مگر فتح نہ ہوئی واپس آئے۔ پھر حضور

ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلا کر جھنڈا دیا دعا دی تو اللہ نے فتح دیدی'' فتوحات خیبر کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو حضور ﷺ نے ان جنگوں کا امیر لشکر بنایا تھا۔ اور وہ کامیاب ہو کر آئے تھے۔

1) نجد کے قبیلہ فزارہ کی طرف حضرت ابوبکر صدیقؓ سلمہ بن اکوع اور دوسرے صحابہ کے ہمراہ روانہ کئے۔

2) قوم ہوازن کی طرف حضرت عمر فاروقؓ کو 30 سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔

3) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو 30 شتر سواروں کے ہمراہ بشیر بن دارام یہودی کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔

یہ تمام فوجی دستے کامیاب و فتح مند واپس ہوئے۔ اور ہر جگہ مسلمانوں کو فتح و کامیابی نصیب ہوئی۔

4) تاریخ اسلام ندوی جلد 1 صفحہ 65 میں ہے اس کے علاوہ 6 ہجری میں سریہ عکاشہ بن محصن، 7 ہجری میں سریہ علی بن ابی طالب 8 ہجری میں سریہ عمر بن الخطاب۔ سریہ کعب بن عمرو چھوٹے چھوٹے سرایا مختلف سمتوں میں بھیجے گئے۔ جو کامیاب واپس آئے۔

5) تاریخ اسلام نجیب آبادی میں ہے۔ ادھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو ایک دستہ فوج دے کر طلایہ گردی پر مامور فرمایا کہ دشمن شب خون نہ مار سکے۔

6) غزوہ بنوالمصطلق کا واقعہ گذر چکا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ سپہ سالار تھے۔ حضرت عمرؓ مقدمۃ الجیش تھے۔ خوب فتح ہوئی۔

صلح حدیبیہ کے صحابہؓ کا ذکر خیر قرآن میں

اعتراض: 36- حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت میں شک کیا۔ (گفتگوئے صلح حدیبیہ)

الجواب: شیعہ علماء کا وہی پرانا ہیضہ ہے۔ جس سے کبھی پاک نہیں ہو سکتے۔ ہر وقت اپنے منبر و مصلّٰی کو مسجد و امام بارگاہ کو اس ہیضہ سے پلید کرتے اور مسلمانوں کا دل دکھاتے رہتے ہیں۔ چند باتوں پر غور فرمائیں۔

1) صلح حدیبیہ ہر کتاب میں مذکور ہے۔ خواب نبوی سن کر 1500 / 1800 صحابہ کرام کا عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر چل پڑنا، وہاں روکا جانا، عمرہ نہ کر سکنا، حضرت عثمانؓ کو اجازت مانگنے کے لئے بھیجنا، ان کی خبر شہادت کا مشہور ہو جانا، آپ کا قصاص عثمان پر جان قربان کرنے کی بیعت تمام صحابہ کرامؓ سے لینا۔۔ دو منافقوں نے بیعت ہی نہ کی تھی۔۔ پھر ان سب کو رضاء و جنت کی سند ملنا، سہیل بن عمرو کا مرعوب ہو کر صلح کے لئے آنا بظاہر شرائط کا ناقابل قبول اور کمزور ہونا، مگر خدا و رسول کا یہ منشاء کہ کس طرح ان کی دم ہمارے ہاتھ لگے اور ہم چھوڑے نہیں اور یہ صلح فتح میں بدل جائے۔ اسی اثنا میں اس سہیل کے بیٹے حضرت ابو جندلؓ مسلمان کا بیڑھیاں پہنے آجانا کہ ''مسلمانوں مجھے ان کے ظلم سے بچاؤ'' مسلمانوں کا چیخ پڑنا اور صلح توڑنے پر آمادہ ہونا، یہیں حضرت عمرؓ کا بے باک گفتگو کرنا ''کہ ہم سچے اور یہ جھوٹے ہیں جان دینے کی بیعت بھی کر چکے ہیں تو پھر یہ ذلت اور دین میں کی کیوں برداشت کریں'' یہیں حضرت علیؓ کا بار بار حکم رسول کی نافرمانی کرنا کہ رسول اللہ کا لفظ نہیں مٹاتا پھر حضور ﷺ کا خود لفظ رسول اللہ مٹا دینا در پیش آئے۔

2) یہ ایسے جانگداز اور خطرہ ایمان واقعات ہیں کہ علام الغیوب خدا اور حضرت نبیؐ وصدیق اکبرؓ کے سوا کوئی مطمئن نہ تھا۔ تب اللہ نے ان کے ایمان کی حالت اضطراب بمع شکوک وشبہات کی گواہی دی اور پھر اس پر نئے ایمان کی ترقی کا یوں ذکر فرمایا

"بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح دیدی۔ تا کہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں اللہ معاف فرمائے اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے اور آپ کو سیدھی راہ سمجھا دے اور اللہ آپ کی زبردست امداد کرے ☆ اس اللہ نے مومنین کے دلوں میں تسلی اور رحمت اتاری تا کہ ان کا ایمان پہلے ایمان کے ساتھ بڑھ جائے۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر تو اللہ کے لئے ہیں اور وہی خوب جاننے والے اور حکمت والے ہیں تا کہ اللہ مومنین و مومنات کو جنت میں داخل کرے جس میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ وہ ان جنات میں رہیں گے۔ اور تا کہ اللہ ان کی برائیوں کو مٹا دے اور یہ اللہ کے ہاں بڑی کامیابی ہوئی تا کہ اللہ ان منافق مردوں اور عورتوں کو عذاب دے (جو یہ کہتے تھے کہ 1500 اصحاب حدیبیہ عمرہ تو کجا زندہ بچ کر واپس نہ آئیں گے) اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو بھی سزا دے جو اللہ کے متعلق بہت بدگمانیاں کرتے تھے۔ برا چکر ان پر پڑے اللہ کا ان پر غضب ہوا اس نے ان پر پھٹکار کی اور جہنم ان کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

(سورۃ الفتح رکوع 1 پارہ 26 آیات 6)

3) پھر تا آخر اس سورت کی 29 آیات میں 100 سے بڑھ کر الفاظ میں صحابہ کرامؓ کے مومن ہونے، جنتی ہونے گناہوں سے بخشے ہوئے ہونے، کلمہ تقویٰ و ایمان ان کے دل میں پیوست ہونے، عمرہ کر کے کامیاب واپس آنے ان کا محمد رسول اللہ کے جانثار ساتھی اور صحابی ہونے، کافروں پر سخت ہونے باہم ایک دوسرے پر مہربان ہونے رکوع و سجدوں میں پڑے رہنے صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہنے تورات وانجیل میں ان کا ذکر خیر ہونے اس ایمانی فصل بہار پر خدا و رسول کے خوش ہونے، صرف کافروں کے ان کے ساتھ دشمنی رکھنے جلنے کڑھنے، اور ان ایمان و اعمال صالحہ والوں کے بخشے ہونے اور بڑے ثواب کے مالک رہنے کا ذکر فرمایا ہے۔ (خلاصہ سورت ختم ہوا)

4) قارئین! غور سے سوچیں کہ ان آیات میں خدا نے تمام اصحاب حدیبیہ کے ایمان و کردار اور قطعی جنتی و مغفور ہونے کی کیا بار بار گواہی نہ دی؟ یا بقول شیعہ ان معرف بالام جمع مذکر کے صیغوں سے مراد صرف حضرت علی اور آپ کے 3 دوست ہیں؟ محمد رسول اللہ والذین معہ میں سے ایک بھی نہیں ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی کفر، قرآن کے انکار محمد رسول اللہ سے دشمنی اور اصحاب محمد سے عداوت کی کوئی مثال مل سکتی ہے؟ حدیبیہ کا واقعہ تمام مسلم وغیر مسلم پڑھتے آ رہے ہیں۔ سبھی حضور کو اور آپ کے صحابہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ صرف یہود و مجوس کے بطن سے پیدا شدہ روافض و خوارج کا بدترین کافر ایک فرقہ ہے جو حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ پر اور تمام صحابہ کرامؓ کے ایمان و کردار پر بکتا آ رہا ہے؟ کوئی اور فرقہ ہو تو اس کا نام لیں؟

شیعہ خود شک فی النبوت میں مبتلا ہیں

حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کو شہید کر کے فخریہ جلوس نکالنے والا فرقہ شیعہ 1400 سال سے مسلسل یہ کہتا آرہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شک فی النبوت کیا۔ (کیا اور بھی کسی نے کیا؟ نہیں تو پھر ان سب کو تو مومن اور قطعی جنتی مان لو) مگر برتن میں سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں بھرا ہوتا ہے۔ آئینہ میں اپنی ہی تصویر نظر آتی ہے۔ شیعہ چونکہ خود نبوت کی صداقت، کامیابی، ایمانی انقلاب، عربوں کی مسلمانی اور اسلام کی حقانیت پر شک کرتے ہیں۔ اسلئے وہ حضرت عمرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ پر یہ جھوٹا بہتان لگاتے رہتے ہیں۔ یہ عکسی صفحات ہی اس کی نفی کرتے ہیں۔ کسی جگہ بھی شک فی النبوت کا لفظ نہیں۔ واقعہ کی حولنا کی کا یوں ذکر ہے۔

1) سہیل نے اپنے بیڑ جیوں میں جکڑے مسلمان بیٹے کو منہ پر خوب مارا۔ تو مسلمانوں کا دل پسیج گیا۔ اور وہ رونے لگے۔
(تاریخ خمیس صفحہ 22)

2) جب مسلمانوں نے اس صلح سے بغیر فتح کے واپسی اور رسول اللہ کی ذات میں تکلیفیں دیکھیں تو سب لوگوں کو بڑا ایمانی دھچکا لگا۔ قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتے۔ (ایضا)

3) حضور ﷺ نے معاہدہ تحریر ہو چکنے کے بعد صحابہ سے فرمایا اٹھو سر منڈواؤ، قربانی کر کے احرام کھولو مدینہ واپس چلو۔ 3 دفعہ کہنے کے باوجود خدا کی قسم ایک شخص بھی نہ اٹھا۔ تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا آپ خود قربانی کریں تو سب کریں گے"
(درمنثور جلد 6 صفحہ 77)

4) حضرت عمرؓ نے جو بے باک گفتگو کی تھی پھر نادم ہوئے۔ فرماتے ہیں۔ "پھر میں ہمیشہ صدقے کرتا روزے رکھتا نماز تو بہ پڑھتا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس کلام کے ڈر کی وجہ سے جو میں نے کی تھی حتیٰ کہ مجھے امید لگ گئی کہ اب کام ٹھیک ہوگا۔ اکتفاء "کتاب کے علاوہ میں ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے بطور کفارہ بہت سے نیک اعمال، روزے، نمازیں، صدقات اور غلام آزاد کئے تھے۔ (ایضا)

5) تفسیر معالم التنزیل میں بھی سیدنا حضرت عمرؓ کی تقریر میں ہے۔ کہ پھر پچھتا کر "میں بہت سے اعمال صالحہ بجالایا پھر جب تین بار حکم کے باوجود کسی صحابی نے سر منڈوا کر اور قربانی کر کے احرام نہ کھولا۔ تب آپ نے خود قربانی کی حجام کو بلایا اور احرام کھول دیا۔ اب صحابہ اٹھے قربانی کی ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے غم اور دکھ کی وجہ سے قریب تھا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں"

ایسے انتہائی خطرناک حالات ہر قوم پر آتے رہتے ہیں۔ ایوبی دور میں صلح تاشقند پر بیرونی طاقتوں کے دباؤ سے یہی حادثہ پیش آیا کہ مفتوحہ کشمیر واپس دینا پڑا تو فوج کی بغاوت کا خطرہ ہوا تو ایسے حالات میں فوج کو ملک و قوم کا باغی نہیں کہا جا سکتا جیسے یہ رافضی صحابہ پر ایسا حکم لگاتے ہیں۔ حضرت حسنؓ کی صلح با معاویہ سے شیعہ فوجیوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور وہ دو سال تک اس شک میں مبتلا رہے (جلاء العیون صلح حسن) شیعہ چونکہ امامت کو مانتے ہیں۔ تو ان شیعان حسن پر کوئی اعتراض و حملہ نہیں کرتے۔

شیعہ عقیدہ ختم نبوت نہیں مانتے

چونکہ نبوت کو اپنے لئے ہادی ہرگز نہیں مانتے اس لئے شیعہ اصحاب رسول پر ہروقت برستے رہتے ہیں۔تبھا درود پیغمبر بھی نہیں پڑھتے۔اب خود شیعہ کے شک فی المعبوت، ختم نبوت پر حملے، نبوت سے افضل عقیدہ امامت کی ایجاد ملاحظہ فرمائیں۔

1) انبیاء ائمہ سے درجہ میں کم ہیں۔ (الشافی ترجمہ اصول کافی جلد 1 صفحہ 291)

2) امام جعفرؒ نے فرمایا۔ائمہ رسول اللہ کا درجہ رکھتے ہیں۔مگر وہ انبیا نہیں ہیں۔(اصول کافی جلد 1 صفحہ 269)

3) خمینی کہتا ہے معاشرتی عدل وانصاف وہ فریضہ ہے جس میں پیغمبر اسلام محمد بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے۔ (تہران ٹائمز 29 جون 1980ء)

4) ''میں تو وہ شریعت لیتا ہوں جو علی علیہ السلام لائے ہیں۔اور جس سے وہ روکیں تو رکتا ہوں۔ان کو وہی فضیلت ملی ہے ماجریٰ لمحمد جو محمد ﷺ کو ملی ہے اور محمدؐ کی فضیلت (بارہ ائمہ کے سوا) تمام مخلوق پر ہے۔ (فرمان جعفر صادق اصول کافی جلد 1 صفحہ 196-197 طبع ایران باب ائمہ زمین کے ستون ہیں)

5) نبیوں میں اصول کفر ہوتے ہیں۔اصول کفر تین ہیں۔حرص، تکبر، حسد۔حرص آدم نے کیا، تکبر شیطان نے اور حسد آدم کے دو بیٹوں نے کیا۔(اصول کافی جلد 2 باب اصول الکفر وارکانہ)

6) حضرت علیؓ مچھر ہیں اور حضور ﷺ اس سے بھی زیادہ حقیر ہیں۔(معاذاللہ) شیعہ تفسیر البرحان پارہ 1 صفحہ 70؛ حوالہ گذر چکا ہے

7) انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں۔(معاذاللہ) مجلسی کی حیات القلوب قصہ یوسف میں ہے۔کہ حضرت یعقوبؑ آئے تو حضرت یوسف نے دبدبہ شاہی سے پیدل چل کر استقبال نہ کیا۔تو خدا نے غصہ سے وحی بھیجی کہ نور نبوت تیری انگلیوں سے خارج کر دیا ہے۔اب تیری اولاد میں نبوت نہ ہوگی۔(معاذاللہ)

8) رسول اللہ کی نیک نیتی پر یہ حملہ کیا ہے ''حضور ﷺ جہاد اور لشکر اسامہ میں شرکت کے لئے تمام مسلمانوں کو خوب ترغیب دے رہے تھے۔مگر اسامہ کے بھیجنے سے حضرت کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ ان لوگوں سے خالی ہو جائے اور منافقوں میں سے مدینہ میں کوئی نہ رہے'' (منتہی الامال جلد 1 صفحہ 102) (تاکہ تنہا علی خلیفہ بن جائیں)

9) ہر شیعہ محمد رسول اللہ کے کلمہ کو ناقص، غیر ایمانی، منافقوں اور علی کی دشمنی والا جانتا ہے۔کلمہ ایمان وجنت صرف علی ولی اللہ الخ کو مانتا ہے۔

10) امامت کے نام سے نبوت جاری ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ امامت میں وحی بالواسطہ آتی ہے۔ (احقاق الحق شوستری جلد 2 صفحہ 202) شیعہ کے منکر نبوت ہونے میں کیا ابھی بھی کوئی شک ہے؟

مطاعن عثمانی

اعتراض 1:- دوخسران پیغمبر، نسبتی باپ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر کیچڑ اچھالنے کے بعد اب یہ دشمن رسول حضور ﷺ کے دوہرے داماد ذوالنورین حضرت عثمانؓ پر بمباری شروع کرنے لگا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ پر دشمنی کا ایک وار اور یوں کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوقتادہؓ حنین میں دونوں بھاگ گئے۔ اِنهزَمَ کا معنیٰ منجد، قاموس الوحید اور دیگر کتب لغات میں شکست کھانا پسپا ہونا تو لکھا ہے۔ مگر بھاگ جانا نہیں لکھا۔ جو فَرَّ کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن نے کسی صحابی کے لئے یہ لفظ نہیں بولا ہے مگر لشکر اسلام کا یہ دشمن پکا یہودی مجوسی کافر ہے۔ جو "بھاگ گئے" ہر جگہ لکھتا آرہا ہے۔ اور اسلامی کمانڈر انچیف حضور ﷺ سے ذرا نہیں شرماتا بالفرض احد کی طرح حنین میں بھی وقتی شکست اور پسپائی ہوئی مگر اللہ نے معاف فرمادیا (یہی واقعہ احد) "پھر اللہ نے پیغمبر پر اور ایمان والوں پر اپنی رحمت نازل فرمائی اور فرشتوں کا وہ لشکر اتارا جو تم نے نہ دیکھا اور کافروں کو خوب سزا دی۔ یہی کافروں کا بدلہ ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے اللہ اپنی توبہ و رحمت اتارتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں"

(سورۃ توبہ پارہ 10 رکوع 10)

اب ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ یہ منکر قرآن وخدا رافضی۔۔ یہ گناہ خدا نے تو معاف کر دیا اور یہ ہرگز معاف نہیں کرتا۔ طعن پر طعن کرتا آرہا ہے۔ اتنا بڑا کفر خدا و رسول، اصحاب رسول اور سب مسلمانوں کو اتنا دکھ کیوں پہنچا رہا ہے؟

بخاری شریف کے حوالہ سے جو غزوہ حنین کا واقعہ لکھ رہا ہے۔ اس میں بھی بے ایمانی اور خیانت یہ ہے کہ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ نے ایک کافر کو قتل کیا اسی دوران مسلمانوں کو شکست ہوئی تو حضرت عمرؓ بھی غمزدہ تھے۔ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا یہ مسلمانوں پر کیا ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ کا فیصلہ یوں ہی تھا۔ پھر ہم حضور ﷺ کے قریب ہی تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ ہو تو اس کا مال و ہتھیار وغیرہ اسے ملے گا۔ ایک آدمی نے میرے مقتول کا سامان جہاد اور وردی لینے کا دعویٰ کردیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے گواہ مانگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے میرے حق میں گواہی دی تو حضور ﷺ نے وہ مال مجھے دے دیا تو میں نے اس سے ایک باغ خریدا یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 618-619 مختصراً) سیرت ابن ہشام جلد 4 صفحہ 91 میں یہ ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ نے بھی 20 کفار کو قتل کیا اور ہتھیار لئے۔ (بحوالہ سیف اسلام صفحہ 365)

بطور خلاصہ ہم نے پورا واقعہ نقل کر دیا اس میں حضرت ابوقتادہ انصاریؓ، حضرت عمرؓ یا حضرت ابوبکرؓ کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ بھاگنا نہیں جو رافضی جھوٹ بولتا ہے۔ البتہ فانهزم المسلمون لوگ پسپا ہو گئے۔ کے بعد حضرت ابوقتادہؓ اپنا اور حضرت عمر بن الخطابؓ کا بھی غمزدہ ہونا بیان کرتے ہیں۔ بھاگنا نہیں بتاتے۔

جنگ حنین کا بدلہ اور اللہ کی مدد

حنین کی اچانک پسپائی کی وجہ قرآن نے یہ بتائی ہے۔
''اللہ نے بہت سے جنگی معرکوں کے بعد حنین میں بھی تمہاری مدد فرمائی جب کہ تم کو اپنی کثرت پر ناز آ گیا تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور کشادہ زمین تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دکھا کر پلٹے پھر اللہ نے اپنی سکینت و تسلی اپنے پیغمبر پر اور ایمان والوں پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارا جو تم نے نہ دیکھا''.........الخ
(پارہ 10 سورۃ توبہ رکوع 4)

کتب تاریخ میں اس حادثہ کی صورت حال یہ لکھی ہے ''مکہ سے آنے والے مسلمان وادی کی شاخ در شاخ اور پیچیدہ گزرگاہوں میں سے ہو کر نشیب کی طرف اترنے لگے تھے۔ اور صبح کاذب کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔ اور مسلمانوں نے ابھی باقاعدہ صف بندی اور مورچہ نشینی قائم نہ کی تھی۔۔ کہ اچانک دشمنوں ۔۔ جو تیر اندازی میں مشہور تھے۔۔ کی فوجوں نے کمین گاہوں سے نکل نکل کر تیر اندازی اور شدید حملے شروع کر دیئے تھے۔ اس اچانک آ پڑنے والی مصیبت اور غیر متوقع حملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان سراسیمہ ہو گئے۔ اور اہل مکہ کے دو ہزار نو مسلم سب سے پہلے حواس باختہ ہو کر دوڑنے لگے۔ ان کو دیکھ کر اور مسلمان بھی جدھر کو موقع ملا منتشر ہونے لگے۔ آنحضرت ﷺ وادی کے داہنی جانب تھے آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت فضل بن حبانؓ، ابو سفیان بن الحارثؓ (بن عبد المطلب) اور ایک مختصر سی جماعت رہ گئی۔
(تاریخ اسلام نجیب آبادی جلد 1 صفحہ 187، سیرت ابن ہشام جلد 4 صفحہ 85 وغیرہ)

یہیں حضور ﷺ نے ان ساتھیوں کے ساتھ ثابت قدم رہ کر یہ آواز لگائی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ''میں اللہ کا نبی ہوں جھوٹ نہیں (عرب کے مشہور سردار) عبد المطلب کا بیٹا ہوں'' یہ آواز بجلی کی طرح اللہ نے ہر مسلمان کے دل میں پہنچا دی۔ منتشر 12 ہزار افراد فوراً جمع ہو گئے۔ صفیں بندھ گئیں۔ مورچے قائم ہو گئے۔ جوابی حملہ اتنا موثر تھا کہ چند گھنٹوں میں حنینی 6 ہزار قتل ہوئے۔ اتنی عورتیں اور مرد قید ہوئے۔ ہزاروں اونٹ بکریاں اور سامان مال غنیمت ملا۔ جو زاہد ترین پیغمبر نے نو مسلم اہل مکہ میں بانٹا۔ اور خالی ہاتھ مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ واپس ہوئے۔ (تاریخ)

حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کا قاتل رافضی شکست کے بعد یہ فتح کیوں نہیں بتاتا۔ صرف اپنے 4 ممدوح مسلمانوں کا احد و حنین میں ثابت قدم ہونا کیوں نہیں دکھاتا؟

اعتراض : 2- حضرت عثمانؓ احد سے بھاگ گئے۔ (طبری)

اعتراض : 3- حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ میدان جنگ سے بھاگ گئے۔ (تفسیر رازی)

الجواب : صحابہ کرامؓ پر عیب لگانے والی ہر تاریخی بات سچی نہیں ہوتی۔ عباسی دور میں ابو مسلم خراسانی ایرانی کے توسط و تسلط

ے جو تاریخ مرتب ہوئی اس میں فاتحین اسلام، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ وغیرھم کے خلاف پروپیگنڈے کر کے ایسا مواد بے دھڑک تاریخوں میں بھرا گیا۔ اس لئے ہم قرآن وحدیث کو مانیں گے۔ اس کے برخلاف تاریخ کو نہ مانیں گے۔ جب قرآن نے یہ غلطی معاف کر دی اب ایک مجوسی معاف نہیں کرتا بار بار طعنہ دیتا ہے ہم اس منکر قرآن دشمن اسلام بدگو صحابہ کرام اور موذی رسول ﷺ کو کائنات کا بدترین کافر نہ کہیں تو کیا کہیں۔ آپ ہی فتویٰ دے دیں۔ تفسیر کبیر رازی کے اس عکسی صفحہ 42 میں بھی تاریخی روایات سے یوں لکھا ہے۔

اُحد میں دو تہائی صحابہ ثابت قدم رہے

مورخین کا ان لوگوں میں اختلاف ہے۔

"کہ (احد میں) کتنے ثابت قدم رہے۔ کتنوں نے پیٹھ دکھائی۔ تو محمد بن اسحاق نے کہا کہ تیسرا حصہ لوگ (ثابت قدم رہ کر) زخمی ہوئے اور تیسرا حصہ شکست خوردہ بنے۔ اور تیسرا حصہ ثابت قدم رہے"

اس گروپ بندی سے اتنا تو پتہ چلا کہ سب نہیں بھاگے۔ ابن ابی منافق جب اپنے تین سو ساتھیوں کو واپس لے کر گیا تھا کہ ہمارا مشورہ کیوں نہ مانا گیا۔ تو پیچھے جو سات سو تھے ان کا صرف تہائی شیطان کے بہکانے پر پیچھے ہٹا تھا۔ ان میں اصل خاطی وہ 39 بھی ہوں گے جو اپنے امیر جبیر بن مطعمؓ کا حکم نہ مان کر درہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ اور اس جنگ کے پانسہ بدلنے کا سبب بنے تھے۔ جب خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور رسول اللہ نے حکم خدا فَاعْفُ عَنْهُمْ سے ان کو معاف کر دیا تو ہم اگر خدا و رسول کو سچا ماننے والے مسلمان ہیں فراڈی، امامی دشمن اصحاب رسول نہیں تو ہم کو معاف کرنا اور ان کو دعا دینی چاہئے۔ "کہ اللہ ان کو معاف کرے بڑا اجر و جنت دے"۔ ورنہ ہمارا اپنا ایمان واسلام شیعوں کی طرح برباد ہو جائے گا۔

اب جب تقریباً پونے پانچ صد صحابہ کے ثابت قدم ہونے کی یہ محمد اسحاق صاحب مغازی کی روایت شہادت دے رہی ہے "تو علی کے سوا سب بھاگ گئے" کی شیعی رٹ جھوٹی ماننی ہوگی۔ جب کوئی شیعہ 14 یا زائد بنام ثابت قدموں میں حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت عمارؓ جیسے بزرگ صحابہؓ کا نام نہیں دکھا سکتا اور ہم اہل سنت حسن ظن سے اکابر مہاجرین وانصار اور عشرہ مبشرہ بالجنۃ سمیت ان کو بھی ثابت قدم مانتے ہیں۔ تو کسی رافضی دشمن الٰہی کو کیا حق ہے کہ وہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کا نام لے کر بھاگنا مشہور کرے۔ کیا قرآن میں یا صحاح ستہ کی احادیث نبویہ میں ان کے نام آئے ہیں۔ اگر نہیں تو تاریخ کا جھوٹ ہم نہیں مانتے۔

اسی تفسیری صفحہ پر 14 ثابت قدموں کے یہ نام لکھے ہیں: جن کے ذکر سے رافضی کا کلیجہ پھٹتا اور وہ منافقت کی موت مرجاتا ہے،

"رہے رسول اللہ ﷺ کے پاس رہنے والے ثابت قدم تو وہ 14 ہیں۔ 7 مہاجرین ہیں اور 7 انصار

ہیں۔ مہاجرین میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت زبیر بن العوامؓ ہیں۔ اور انصار میں سے حضرت خباب بن منذرؓ، حضرت ابودجانہؓ، حضرت عاصم بن ثابتؓ، حضرت حارث بن صمہؓ، حضرت سہل بن حنیفؓ، حضرت اسید بن حضیرؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ ہیں۔

(تفسیر مفاتیح الغیب رازی جلد 5 صفحہ 42)

اسی ابن اسحاق کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت حارث بن صمہؓ انصاری اور ایک جماعت کا ذکر خیر ابن ہشام جلد 3 صفحہ 89 سے مطاعن فاروقی میں گذر چکا ہے۔ وہاں ان آٹھ کا ذکر نہیں تو کیا ان کو بھگوڑا کہو گے؟ یہاں صرف حضور ﷺ کے پاس ہونے والوں کا (رازی کی یادداشت کے مطابق) ذکر ہے۔ اور جو میدان جنگ مربع کلومیٹر میں پھیلے ہوئے ساڑھے چار صد سے زائد صحابہؓ تھے۔ جن میں 70 لڑکر شہید بھی ہوئے کیا ان سب کو بھاگنے والا بتاؤ گے؟ دراصل یہ حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کا قاتل اور بددعا لے کر سڑکوں پر پیٹنے والا رافضی مؤلف و مقرر یہ ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ کہ ایسے مواقع میں صحابہ کا عیب ڈھونڈے۔ تو جہاں کسی روایت میں اس صحابی کا نام نہ ہو۔ جو دیگر کتب و روایات میں یقینا ہو۔ تو یہ اسے بدنام کرے گا۔ اس کی یہی روش بدگوئی حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ہوں یا حضرت معاویہؓ و حضرت عائشہؓ ہوں یا دیگر صحابہ کرامؓ ہوں۔ جاری رہے گی۔

اعتراض : 4- حضرت عثمانؓ کو کافر سمجھ کر قتل کیا گیا۔ (حضرت عثمان شہید از محمد بن یحییٰ مالکی)

الجواب : تو کیا حضرت علیؓ کو خارجیوں نے مومن جان کر شہید کیا۔ جب دونوں دامادان رسول اور امامان مسلمین کا قاتل ایک ہی عبداللہ بن سبا یہودی کا پروردہ گروہ ہے تو پہلے امام کے قاتل کا نام سن کر خوشی منانے کا کیا فائدہ؟ فائدہ تو اس میں ہے کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو بحکم نبوی منافق بر باطل اور بحکم علی ملعون کہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے قاتل کو بڑا بدبخت جھوٹا جدا از علی دین سے مارق اور جماعت علی سے خارج دوزخی کہیں۔

شیعہ کتابیں حضرت عثمانؓ کی اتنی دشمن ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ و حضرت طلحہؓ کو جھوٹی تہمت سے حضرت عثمانؓ کا قاتل ہونا ہی نہیں بتاتیں بلکہ وہ اپنے عقیدہ میں حضرت عمارؓ کو اور خود حضرت علیؓ کو بھی جن کو اپنا محبوب کہتے ہیں۔ اس تہمت اور گناہ سے ملوث کرتے ہیں۔ پاکدامنی کبھی بیان نہیں کر سکتے۔ بالفاظ دیگر طالب دم عثمان حضرت امیر معاویہؓ کے اقدام کو برمحل اور درست کہتے ہیں۔

اسی عکسی صفحہ پر روافض کا عقیدہ یوں مذکور ہے۔

''حضرت معاویہؓ اور ان کے اصحاب اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہ بھی انہی میں تھے۔ جو

حضرت عثمان مظلوم کا قصاص چاہتے تھے ان لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتل (قاتلوں کو گرفتار کر کے ہمارے سپرد کیجئے اور چونکہ قاتلوں کی معاونت ایک پوری جماعت کر رہی تھی۔ تو وہ ان کو کس طرح پکڑ لیتے۔ چنانچہ وہ ایسا نہیں کر سکے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ (علیؓ) کا یہ اعتقاد ہو کہ ایک شخص کے قتل کے جرم میں ایک جماعت کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس سلسلے میں یہ روایت پیش کی جائے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن حنیفؓ کے قتل کی سزا میں اہل نہروان کو قتل کیا تھا تو یہ مسئلہ علماء کے نزدیک اختلافی ہے۔ یہاں ہم نے حضرت عمارؓ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ سے منحرف ہو کر ان کے مخالفین سے مل گئے تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جاحظ کا بیان ہے کہ حضرت عمارؓ نے مسجد نبوی کے وسط میں کھڑے ہو کر کہا ''ہم نے حضرت عثمانؓ کو کافر کی حیثیت سے قتل کیا ہے اور وہ حضرت عمارؓ ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو اس سے روکا تھا کہ وہ حضرت عثمانؓ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں یا ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے'' (عثمان شہید صفحہ 221)

شہادت عثمان کے متعلق شیعہ عقیدہ

اب شیعہ عقیدہ کی بلی تھیلے سے باہر آتی آپ نے دیکھ لی۔ کہ وہ جاحظ معتزلی بلکہ خارجی سے حضرت عمارؓ کا قاتل عثمان اور دشمن ہونا کس فخر سے بیان کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم مسلمان اہل سنت ایسی روایتوں کو جھوٹا اور حضرت عمارؓ کو بالفعل قاتل عثمان ہرگز نہیں مانتے۔ اگر یہ روایت شیعہ ٹھیک ہو تو حضرت امیر معاویہؓ کو باغی کیوں کہتے ہو۔ ہر جج قتل کے گواہ واقرار قتل سن کر قتل کا فیصلہ سناتا ہے۔ تو کیا جج کو باغی و قاتل کہا جاتا ہے؟ نہیں باغی وہ گواہ ہی ہوں گے جو قاتل جتلا کر مرواتے ہیں۔ تو فرمان نبوی سچا ثابت ہوا۔

ویحک یا عمار لا یقتلک اصحابی و انما تقتلک الفئة الباغیة

(سیرت ابن ہشام باب تعمیر مسجد نبوی)

(ترجمہ) عمار! تجھ پر افسوس تجھے (دو/دو بھاری پتھر اٹھوانے والے) میرے صحابی قتل نہ کریں گے (سبب قتل نہ بنیں گے) بلکہ بلاشبہ تجھے قتل کرانے والا (عثمان کا قاتل) باغی گروہ ہوگا (جو تجھے قاتل عثمان مشہور کر کے طالبان قصاص سے مروائے گا)

گلگت کا ایک رافضی حضرت عمارؓ کو اسی طرح قاتل عثمان بتاتا ہے کہ حضرت عمارؓ اہل شام کے متعلق کہتے ہیں ''ہم سے کہتے ہیں کہ تم نے اس عثمان کو قتل کیوں کیا؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ اس کی بدعتوں کی وجہ سے ہم نے اسے قتل کیا ہے۔

(عبداللہ بن سبا ایک افسانوی کردار صفحہ 65 از رضوی خطیب گلگت)

یہی حضرت علیؓ پر بھی دشمن عثمان ہونے کی تہمت لگاتا ہے۔کہ

"حضرت معاویہؓ کے آدمی نے حضرت علیؓ سے آکر پوچھا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ عثمان مظلومیت کے عالم میں مارا گیا۔حضرت علیؓ نے فرمایا نہیں عثمان کو مظلوم نہیں سمجھتا۔حضرت معاویہؓ کے آدمیوں نے کہا جو حضرت عثمانؓ کو مقتول مظلوم نہ سمجھے ہماری اس سے برأت ہے۔(ایضاً صفحہ 61)

یہ قاتلان عثمان کی مشہور کردہ جھوٹی باتیں ہیں۔ہر مصنف جو حضرت عثمانؓ کی شانِ برأت اور شہادت پر کتابیں لکھتا ہے۔وہ ایسی تاریخی ہفوات ذکر کرکے پھر جواب لکھتا ہے اس کی تردید میں بہت کچھ مواد لاتا ہے۔اس کتاب میں بھی تردیدی مواد بہت ہے۔ مگر یہ دشمن عثمان رافضی تو وہ کبھی نقل نہیں کرسکتا۔اصل کتاب ہمیں نہ مل سکی تو دوسری کتابوں اور اکابر صحابہ بزرگوں سے حضرت عثمانؓ کی شہادت پر روایات ملاحظہ فرمائیں۔

11 عدد مرفوع احادیث سیف اسلام میں ملاحظہ فرمائیں۔وہ ہم ذکر نہیں کرتے صرف آثار صحابہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ہاں قاتلوں کے منافق اور جہنمی ہونے پر دو نبوی گواہیاں کافی ہیں۔

۱) حضور ﷺ نے ایک دفعہ حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ اللہ تجھے ایک قمیص (خلافت) پہنائے گا۔منافقین اتروانا چاہیں گے تو ہرگز نہ اتارنا۔(مشکوٰۃ)

۲) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا اس میں حضرت عثمانؓ (حق پر ہوں گے) مظلوم ہوکر شہید کیا جائے گا۔(ترمذی)

حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت پر آثار صحابہؓ

12) امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ مکان میں محصور تھے۔انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا تو منافقین حضرت علیؓ سے لپٹ گئے۔اور انہیں اندر آنے سے روکا۔حضرت علیؓ نے اپنے سر کے عمامہ کے پیچ کھول ڈالے اور کہا اے اللہ میں ان کے قتل سے خوش نہیں ہوں اور نہ میں اس کا حکم دیتا ہوں۔(طبقات بن سعد جلد 3 صفحہ 190 اردو)

مگر آج کا شیعہ علی قتل عثمان پر خوش بھی ہے۔اور قاتلوں کا طرفدار بھی (ان سب پر اللہ وہی کرے جس کے وہ حق دار ہیں)

13) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر ساری مخلوق اس قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح ان پر پتھر برستے۔

14) حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا لوگو! اگر تمہاری بداعمالی کی سزا میں تم پر کوہ احد پھٹ پڑے تو بھی بجا ہے۔

15) حضرت حذیفہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کی شہادت سے وہ رخنہ پیدا ہوگیا جسے پہاڑ بھی بند نہیں کرسکتا۔

16) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا آج عرب کی قوت کا خاتمہ ہوگیا۔

17) ثمامہ بن عدی نے فرمایا آج رسول اللہ ﷺ کی جانشینی کا خاتمہ ہوگیا اب بادشاہت کا دور شروع ہوگیا۔

مندرجہ ذیل مرفوع احادیث اس کی مؤید ہیں۔

۱) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

میری امت کے سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ خدا کے قانون پر عمل میں سب سے سخت حضرت عمرؓ ہیں۔ سب سے سخت حیادار حضرت عثمان ہیں (اعلیٰ فیصلے والے حضرت علیؓ ہیں) حلال وحرام کو خوب جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعبؓ ہیں علم فرائض کو زیادہ جاننے والے حضرت زید بن ثابت ہیں ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امنی جملہ در بخاری)

(البدایہ جلد 4 صفحہ 219)

۲) حضور ﷺ نے فرمایا

ایک نیک آدمی کو خواب آئی۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کو جوڑا گیا۔ پھر حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے جوڑا گیا۔ پھر حضرت عثمانؓ کو حضرت عمرؓ سے جوڑا گیا۔ جب آپ سے ہم اٹھ گئے تو یہ تعبیر سمجھی کہ نیک آدمی تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور یہ ساتھ جڑنے والے 3 وہ آپ کے خلیفے ہیں جو اس مشن کو پھیلائیں گے۔ جو اللہ نے اپنے نبی کو دے کر بھیجا ہے۔ (احمد ابوداؤد از جابر) البدایہ جلد 4 صفحہ 219

18) حضرت ابوہریرہؓ حادثہ کا ذکر کر کے بار بار روتے تھے۔

19) کاتب القرآن زید بن ثابت کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

20) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت عثمانؓ دھلے ہوئے کپڑے کی مانند صاف گئے۔

21) حضرت عمار بن یاسر حضرت عثمان کے مخالفین سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عفان کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی اور ان سے راضی تھے۔ تم لوگوں نے ان کو شہید کیوں کیا۔ (تاریخ اسلام ندوی صفحہ 233)

22) حضرت نائلہ زوجہ عثمانؓ نے کہا رب کعبہ کی قسم چور دشمنو! تم نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر کے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ دیکھو تم نے اسے قتل کیا جو بڑے روزہ دار اور بڑے نمازی تھے۔ ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔

(طبقات بن سعد جلد 3 صفحہ 196)

23) عبدالرحمٰن مہدی محدث نے کہا اللہ کی قسم عثمان مظلوم شہید کیے گئے۔

24) حضرت عثمان نے فرمایا تھا اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو اللہ کی قسم پھر تا قیامت نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے۔ (کلھا من طبقات بن سعد جلد 3 صفحہ 47)

25) حضرت زبیر نے خبر شہادت سن کر استرجاع کیا اور حضرت عثمان کے لئے رحمت کی دعا کی اور جب یہ پتہ چلا کہ قاتل شرمندہ ہیں تو فرمایا ان کی بربادی ہو پھر یہ آیت پڑھی "وہ ایک چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو پکڑے اور وہ جھگڑ رہے ہوں تو نہ وصیت کر سکیں اور نہ گھر میں لوٹ سکیں (سورۃ یٰس رکوع 3 پارہ 23)

26) حضرت علیؓ نے جب خبر شہادت سنی تو دعائے رحمت کی اور بظاہر نادم قاتلوں پر یہ آیت پڑھی۔

ان لوگوں کی مثال شیطان جیسی ہے۔ کہ وہ آدمی سے کہتا ہے تو کفر کر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے میں تمہارے (کفر سے) بیزار ہوں۔ میں تو تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں (پارہ 28 رکوع 2)

27) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (آپؐ کے ماموں) نے خبر قتل سنی تو حضرت عثمانؓ کے لئے استغفار کی دعائے رحمت پڑھی پھر قاتلوں کے حق میں یہ آیت پڑھ دی

"کیا میں تم کو بتاؤں کہ سب سے زیادہ گھاٹے والے کون لوگ ہیں؟ وہ ہیں جن کی کمائی دنیا میں برباد ہوگئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اچھا کام (قتل عثمان) کیا۔ کیا پھر حضرت سعد نے ان کو بددعا دی اے اللہ ان کو رسوا کر اور پکڑ لے" بعض بزرگوں نے قسم کھا کر کہا کہ قاتلوں کا ہر آدمی مقتول ہوا رواہ ابن جریر

(البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 202)

اعتراض: 5 - 6- حضرت عثمانؓ عورتوں کے بڑے شائق تھے۔ رقیہ بنت رسول پر عاشق ہو گئے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد 1 صفحہ 31)

الجواب: بنت رسول پر عاشق ہو گئے یہ آپ کی اپنی بکواس ہے لقد خلتنی الحسرۃ مجھے افسوس ہوا کا یہ ترجمہ نہیں ہے۔ جو شخص گھرانہ نبوی اور آپ کی بنات طیبہ کا یوں ذکر بد کرے کیا وہ مسلمان ہے؟ حضرت علیؓ بھی فاطمۃ الزہرا سے شادی کرنا پسند کرتے تھے۔ جلاء العیون میں ایسی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ جن کا ذکر ہم پسند نہیں کرتے شیعہ خود پڑھ کر شرم سے سر جھکا لیں۔ اور پھر انصاف سے بتائیں کیا اس طرح گستاخانہ تعبیر کرو گے؟ بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ آپ کے چچازاد بھائی اور گھر کے پروردہ تھے۔ وہ اگر پھول جیسی فاطمہ کو پسند کریں۔ حضور ﷺ خوشی سے رشتہ دیں تو کسی رافضی خارجی کو کیوں دکھ ہے؟ حضرت عثمان حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن اروی بنت بیضاء بنت عبدالمطلب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کو ماموں کے گھر کا رشتہ پسند ہو اور آپ خوشی سے دیں تو ایک کافر کو عاشق رقیہ بنت نبی کہنے گھرانہ نبوی کی توہین کرنے اور اپنا حسد بغض و عناد ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے ہر گھر کے رشتے حسین و جمیل ہوتے ہیں۔ چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی اپنے پیارے رشتے بھانجوں بھتیجوں کو دیتے رہتے ہیں۔ کسی باہر کے دشمن کو یہ کہنے کا کیا حق حاصل ہے "فلاں فلانہ پر عاشق تھا۔ تو اس نے رشتہ دے دیا۔ (کہ اغوا کر کے نہ لے جائے) رافضی کی یہ سوچ ہی دشمن رسول ہونے کی پکی دلیل ہے۔ دروغگو بھی سچ کہہ ہی دیتا ہے۔ آگے پیچھے تو حضور

ﷺ کی باقی 3 صاحبزادیاں نہیں مانتے لفظ قرآن و بناتک کے کھلے منکر ہیں۔اب حضرت عثمانؓ کو بدنام کرنے کے لئے ناشی رقیہ بنت رسول کہہ رہے ہیں۔معلوم ہوا کہ آپ ابولہب اور اس کی اس وقت کا فر اولاد کے مذہب پر ہیں۔اس نے دشمنی سے رقیہ وام کلثوم لینے کا انکار کر دیا۔پھر آپ نے بحکم خدا یکے بعد دیگرے یہ کنواریاں حضرت عثمانؓ کو ہی بیاہ دیں۔اب آپ ان کے اوران کے خاوند حضرت عثمانؓ کے خلاف بکتے رہتے ہیں ہم آپ کو دشمن گھرانہ رسول اور کافر نہ کہیں تو کیا کہیں؟

اعتراض: 7- حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کو گالیاں دیں۔(الحسن والحسین از محمد رضا مصری)

الجواب: آپ کو شرم آنی چاہئے۔کہ مصر کا یہ عالم دین نہیں آزاد صحافی جو ایک جعلی تاریخی روایت سے حضرت علیؓ جیسی آپ کے عقیدہ میں معصوم ہستی کی طرف گالی جیسے گناہ کرنے کی نسبت کر رہا ہے۔اور وہ بھی معمولی آدمی کو نہیں بلکہ حضور ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب سب سے پہلے مسلمان ومحسن صاحب الغار والمزار خلیفہ اول اور آپ کے معزز نسبتی باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو معاذ اللہ حضرت علیؓ گالی دیتے ہیں۔چلو آپ دشمن صدیق ہیں آپ کا شوق پورا ہو گیا فخر کر رہے ہیں۔مگر آپ کا لے کی مثال اس ریچھ کی سی ہے۔جو اپنے پیارے مالک یا دوست پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔پنجا دکھا کر ہٹاتا تھا۔ایک دفعہ غصہ سے منہ پر بیٹھی مکھی کو پنجہ دے مارا مکھی تو اڑ کر بچ گئی۔مگر مالک کا سر پھٹ گیا۔اپنے دشمن اور شیعہ کے دشمن حضرت عمرو بن العاصؓ کی طرف جو گفتگو کی یہ نسبت اس صحافی نے کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ اپنی جگہ قابل تحقیق ہے مگر آپ کا اپنا عقیدہ تو یہی ہے کہ حضرت علیؓ ایسے تھے۔اور حضرت عمرو بن العاصؓ کی یہ باتیں شیعہ عقائد کا ہی بیان ہیں انہوں نے کہا (معاذ اللہ)

1) حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر کو گالیاں دیں۔
2) ان کی خلافت کو ناپسند کیا۔
3) اور ان کی بیعت پہلے تو کی ہی نہیں۔
4) پھر جب کی تو بامر مجبوری اور دل میں برا مانتے ہوئے۔
5) اور پھر وہ حضرت عمرؓ کے قتل میں شریک رہے۔
6) حضرت عثمانؓ کو ظلم سے شہید کیا۔

ہم اہل سنت مسلمان تو ان باتوں کو غلط کہتے ہیں۔قاتلین عثمان نے بار بار یہ غلط باتیں اپنے مذہب کی تبلیغ میں ایسے مشہور کیں کہ شام جا پہنچیں۔اور یہ اتنے بڑے لیڈر حضرت علی المرتضیٰؓ جیسی شخصیت کو بطور شکایت کہتے اور یہ الزامات ثابت کر رہے ہیں۔

شیعہ دوستو! خود ہی دل سے سوچو اور بلا تقیہ کہہ دو کیا یہ 6 باتیں آج ہر شیعہ کا عقیدہ نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو پیش کرنے والے کو برا کیوں کہتے ہو اور اگر آپ کا عقیدہ نہیں ہے تو کھل کر کہہ دو کہ یہ باتیں ہم پر جھوٹا الزام ہیں۔الزام مشہور کرنے والے پر اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر خدا کی پھٹکار ہو۔ہم شیعہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے نہ رکھنے والوں کو شیعہ مومن مانتے ہیں۔ہم تو ان سے

بیزار ہیں۔(دیدہ باید)

اعتراض : 8- حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید جلانے کا حکم دے دیا۔(بخاری)

الجواب : جھوٹوں پر اور خدا کے اتارے ہوئے دنیا بھر میں گھر گھر پھیلے ہوئے قرآن مجید کو نہ ماننے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید جلایا نہیں۔ بلکہ حضرت علیؓ سمیت تمام حفاظ صحابہ کرامؓ کاتبین وحی عظام کی تصدیق اور اتفاق سے لغت قریش پر لکھے ہوئے قرآن کی تاج کمپنی کی طرح اشاعت کی اور صدیقی جمع شدہ قرآن کو حضرت حفصہؓ سے منگوا کر مزید کاپیاں لکھوائیں اور تمام صوبوں میں بھجوائیں۔ اور تمام گورنروں کو یہ ہدایت دی کہ اسی کے نسخے مزید لکھوا کو ہر شہر میں پہنچائیں اب اس سے اختلاف والی یا غیر لغت قریش پر لکھی ہوئی قرآنی کاپیاں جس صحابی کے پاس تھیں جمع کر کے تلف کر دیں۔ اس پر حضرت علیؓ و بنو ہاشم سمیت کسی صحابی نے اعتراض نہ کیا۔ سب نے اتفاق کیا۔

اب یہ قرآن سب مسلمانوں کا متفقہ لغت قریش اور سات متواتر قراتوں سے 58 ممالک اسلامیہ میں عہد عثمانی سے تاحنوز اور پھر تاقیامت پڑھا جاتا رہے گا۔ حوالہ جات سب گذر چکے۔

چونکہ کلمہ توحید و رسالت کی طرح شیعہ کا اس قرآن پر ایمان ہے ہی نہیں نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ دم گھٹ کر قرآن پر پہلے جامع قرآن حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر پھر ناشر قرآن حضرت عثمان بن عفانؓ پر اعتراضات کرتے آرہے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن غلط جمع کیا اور لکھوا کر پھیلایا۔ جو نسخے اور کاپیاں جلائے وہی ٹھیک قرآن تھے۔ مسلمانوں کے اتحاد سے اختلاف اور تفریق بین المسلمین کی اس سے بڑی مثال کوئی اور بھی ہو سکتی ہے؟

بخاری میں تو یہ ہے۔ وامر ماسواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او صحف ان یحرق کہ اس مجموعہ مرتبہ متفقہ قرآن کے علاوہ جو کاپیاں اور بیاضات جن میں آیات تھیں۔ ان کے جلانے کا حکم دیا۔ تا کہ بعد میں کوئی ان کے ذریعے امت میں اختلاف نہ ڈالے۔ وحدت قرآن، وحدت امت، وحدت اسلام اور وحدت کعبہ و نبوت کو بحال رکھنے کے لئے یہ اقدام ضروری تھا۔ اور اس پر حضرت علیؓ کے ارشادات گذر چکے ہیں۔ خود حضرت علیؓ نے سبائیوں کو اس اعتراض کا جواب دیا تھا "کہ ان کاپیوں کو جلایا جن میں اختلاف تھا۔ وابقٰی لھم المتفق علیہ. اور وہی قرآن مسلمانوں کے لئے چھوڑا جس پر سب کا اتفاق ہے۔ (البدایہ جلد 4 صفحہ 183)

اب تو زمانہ بدل چکا ہے امام خمینی سمیت ایرانی، عراقی جید علماء اس قرآن کو ماننے اور اس کے منکر و مخالف کو کافر کہنے کا فتویٰ صراحت سے لگاتے ہیں۔(اصل و اصول شیعہ)

شیعہ اگر مسلمان ہیں تو یہ الحمد تا والناس پورا۔۔ کمی بیشی سے پاک۔۔ قرآن مان لیں۔ اور منکر کو کافر کہہ دیں۔ (دیدہ باید)

اعتراض: 9- حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کے قتل کا حکم دیا۔ (العقد الفرید)

الجواب: یہ وہی بڑا جھوٹ ہے جو سبائیوں نے خود بنایا اور شیعہ کو گمراہ کر دیا کہ اب نہ وہ حضرت علیؓ کی مانتے ہیں نہ خدا و رسول کی۔ ورنہ تاریخ طبری وغیرہ میں یہ ہے کہ جب مصری حضرت علیؓ کے پاس، بصری حضرت طلحہؓ کے پاس اور کوفی حضرت زبیرؓ کے پاس آئے تھے۔ کہ ہم کو حضرت عثمانؓ خلیفہ پسند نہیں تم اسے معزول کر دو۔ ورنہ ہم قتل کا اقدام تک کر ڈالیں گے۔ تو ان اکابر صحابہؓ نے اپنے ان جھوٹے معتقدین کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیا۔ اور وہ اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے گئے۔

چند دن کے بعد تینوں شہروں کا ایک بڑا جلوس حضرت علیؓ کے گھر آ پہنچا۔ کہ حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کے قتل کا حکم ایک غلام عبداللہ بن ابی سرح گورنر مصر کی طرف بھیج کر دیا ہے اور یہ خط ہم نے پکڑا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم تو تین دن سے اپنے اپنے شہروں کو الگ الگ سمتوں کی طرف چلے گئے تھے۔ خط مصر والوں نے پکڑا تو وہی واپس آتے۔ کوفی بصری کیسے ان سے آملے۔ یہ خود تمہاری سازش ہے۔ جھوٹا خط بنا کر آدمی بھیجا ہے مشکوک حرکتیں اس سے کرا کر گرفتار کرایا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ جیسا ہی سمجھیں ہم حضرت عثمانؓ کو قتل کئے بغیر چھوڑیں گے نہیں۔

تعجب ہے کہ رافضیوں کا یہ جھوٹا اعتراض مودودی صاحب نے خلافت ملوکیت میں لکھا ہے تو اس مودودی اعتراض کا جواب مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے رسالہ براءۃ عثمان میں یہ دیا تھا۔

''اور یہ جو بعض روایات میں ہے کہ مروان نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے حاکم مصر کو یہ لکھ دیا تھا کہ یہ لوگ محمد بن ابی بکر اور اس کے ساتھی مصر پہنچیں تو انہیں قتل کر دینا۔ حافظ ابن کثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے۔

" کتبوا من جهة علی و طلحه والزبیر الی خوارج کتبا مزورة انکروها وهکذا زوروا هذا الکتاب علی عثمان" (البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 175 بحوالہ خلفاء راشدین صفحہ 536 مرتبہ علامہ خالد محمود مدظلہ (دار المعارف لاہور)

لوگوں (ان سازشی سبائیوں) نے حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، زبیرؓ کی طرف سے خوارج کے نام ایسے جعلی خطوط لکھے کہ ان سب حضرات نے ان خطوط کا انکار کیا۔ ایسے ہی حضرت عثمانؓ کے نام سے انہوں نے یہ جعلی خط لکھا

اس خط کا جھوٹا ہونا اور بناوٹی کارروائی ہونا اس عکسی صفحہ 80 (شیعی تحقیقی دستاویز صفحہ 732) سے واضح ہے۔

''جب مصری تین دن کا سفر کر چکے تو اچانک ایک اونٹ پر سوار کالا غلام آ گیا جو اپنی زمین پر چال میں آگے پیچھے ہوتا تھا گویا وہ کسی کو ڈھونڈتا ہے۔ یا اسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ تو محمد بن ابی بکر کے ساتھیوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے تیرا کیا قصہ ہے۔ گویا تو بھاگا آرہا ہے۔ یا کسی کو طلب کرنے والا ہے۔ تو اس نے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں۔ مجھے مصر کے گورنر کی طرف آپ نے بھیجا ہے۔ لوگوں نے کہا مصر کا گورنر تو ہمارے ساتھ ہے۔ انہوں نے محمد بن ابی بکر کو اطلاع دی

اس نے بلایا اور پوچھا تو وہ کبھی کہتا میں امیر المومنین کا غلام ہوں کبھی کہتا مروان کا غلام ہوں۔ایک آدمی نے پہچان لیا کہ حضرت عثانؓ کا غلام ہے۔(تو پھر تفتیش کر کے اس کی خشک دوات سے خط نکال لیا) الخ

اب آپ دیانۃً سوچئے کہ اگر واقعی یہ حضرت عثانؓ کا بھیجا ہوا۔قتل کا خط لانے والا غلام تھا۔تو اسے تین دن سے سفر کرنے والے مصری قافلہ میں گھسنے کی کیا ضرورت تھی۔الگ تھلگ سیدھا ان سے آگے نکل جاتا۔پھر ڈانواں ڈول ہونے ان کے آگے پیچھے مشکوک حالت میں پھرنے اور پکڑوانے کی کیا ضرورت تھی۔پھر یہ تین دن کا مصری قافلہ 100 میل تو مغربی سمت سفر کر چکا ہوگا اتنا ہی سفر کوئی بصری مشرق وشمال کی طرف کر چکے ہوں گے۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ پھر یہ بیک وقت حضرت علیؓ کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔کہ ہم نے یہ خط پکڑا ہے۔حضرت عثانؓ کو قتل کر کے چھوڑیں گے۔تو حضرت علیؓ کا فرمانا سچ ہے ''کہ تم قتل کا منصوبہ بنا کر آئے ہو''

اسی قصہ میں آگے ہر کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عثانؓ نے کہا دو باتیں ہیں۔یا گواہ پیش کرو جو میرے لکھنے پر گواہی دیں یا پھر میری قسم پر اعتبار کرو۔خدا کی قسم نہ میں نے لکھا نہ میں نے کسی سے لکھوایا اور نہ میں نے یہ غلام اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔تب بھی سبائیوں نے آپ کی قسم نہیں مانی اور کہا۔جو کچھ بھی ہو۔ہمارا خط جعل سازی سہی۔لیکن ہم تجھے خلافت سے معزول کریں گے یا قتل کر دیں گے۔حضرت عثانؓ کا جواب گذر چکا ہے۔کہ جان لے لو مگر میں بحکم نبوی قمیص خلافت نہیں اتارتا۔

(پھر سب اہل مدینہ کو اپنے دفاع سے روک دیا)

اعتراض : 10- حضرت عثانؓ نے کتاب اللہ اور سنت رسول کو بدل دیا (الامامۃ والسیاسۃ)

الجواب : پہلے بتایا جا چکا ہے کہ الامامۃ والسیاسۃ والا پکا رافضی ہے کوئی بات مسلمانوں کی خوشی کے مطابق نہیں لکھتا صرف سبائی رافضیوں کو خوش کرتا ہے۔یہاں بھی حضرت عثان کے خلاف اُشتر نخعی کی سب سازشوں کا ذکر ہے۔اور اُشتر تاریخ اسلام کا بدترین فسادی ہے۔جس نے حضرت عثانؓ کو ہی شہید نہ کرایا بلکہ سبائیوں کے گروہ سے 90 ہزار مسلمان مروائے بقول تاریخ طبری جمل میں خود حضرت علیؓ کو شہید کرنے کا مشورہ دیا تھا۔مگر اس کا قائد ابن سبا یہودی نہ مانا کہ پھر تو ہم ننگے ہو جاتا ہے۔لہذا حضرت علیؓ کے ساتھ مصالحت رکھو۔مل جل کر رہو اور مسلمانوں کا خون حیدار علی بن کر چہار سو بہاتے رہو۔

اعتراض : 11 - 12- حضرت عثانؓ نے سنت رسول کے خلاف قصر نماز کے بجائے پوری پڑھی۔

(حضرت عثان تاریخ وسیاست کی روشنی میں از طٰہٰ حسین مصری)

الجواب : ڈاکٹر طٰہٰ حسین عالم دین نہیں نہ مذہب اہل سنت سے واقف ہے ایک صحافی اور ادیب ہے۔مولانا مودودی مرحوم کی طرح مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اہلسنت اور اجماع امت کے متفقہ مسائل کو بھی رافضیوں جھوٹے مورخوں کے ساتھ مل کر مشکوک بنا دیتا ہے۔یارو کیا غضب ہے کہ یہ نکے نکے کے آدمی حضرت عثانؓ کی نماز قصر وحضر تک پر اعتراض کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ہر شخص

جب مقیم ہو تو پوری پڑھتا ہے۔ جب مسافر ہو تو قصر کرتا ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں سوجھتا۔ حضرت عثمانؓ نے مکہ میں شادی کر لی تھی۔ اسے اپنا گھر سمجھ کر یا 15 دن سسرال میں نیت اقامت کر کے منیٰ ایام حج میں پوری چار رکعت پڑھ لی۔ تو جیسے قاتلین حضرت عثمانؓ نے یہ اعتراض اٹھایا اور مشہور کیا تھا۔ آج سنی نہیں ان کے زلہ خور حضرت عثمانؓ پر یہ اعتراض کرتے آرہے ہیں۔ اور بددیانتی سے اس تاریخ میں حضرت عثمانؓ کا یہ جواب ہرگز نہیں لکھتے اور مانتے کہ میں نے سسرال میں نیت اقامت کی تھی"۔

العواصم من القواصم صفحہ 79 میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے اس سوال کے جواب میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اہل یمن کے کچھ حاجی اور کچھ جاہل گذشتہ سال سے کہہ رہے ہیں کہ مقیم پر بھی دو رکعتیں نماز ہے۔ اور یہ حضرت عثمانؓ امام بھی دو رکعتیں پڑھاتا ہے۔ تو میں نے اس شہر مکہ میں شادی اسی نیت سے کی ہے کہ مقیم بن کر 4 رکعتیں پڑھایا کروں تاکہ ان کا خدشہ دور ہو۔ عقیدہ درست ہو جائے۔

صفحہ 176 کا اعتراض بھی بے دینی ہے کیوں کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمارؓ کو کسی غلطی پر سزا دی تو ان کو ایسا حق حاصل تھا۔ یارو معمولی جج تو کسی کو سزا سنائے کوئی اعتراض نہ کرے ورنہ اس پر توہین عدالت کا کیس بن جائے گا۔ خلیفہ وقت حضرت عثمان امن عامہ کی خاطر کسی کو سزا دیں تو دنیا بھر کے صحابہؓ کے بدگو آپ کی برائی پر جمع ہو جائیں اس بدترین ظلم کی مثال کہیں ملے گی؟ کیا خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ از عشرہ مبشرہ حضرت عمارؓ سے کم رتبہ تھے۔ کہ ان کو سزا نہ دے سکتے تھے۔ یہ سب قاتلین عثمان سبائیوں کی بھونک ہے۔ جسے ہمارے بھولے بھالے صحافی سنی سمجھتے نہیں اور منافقین کی بولی بولنے لگ جاتے ہیں۔

اعتراض: 13- حضرت عثمانؓ کے دفاع میں شہید دو غلاموں کی ٹانگیں کتے گھسیٹ کر لے گئے۔ (تاریخ الامم والملوک)

الجواب: ہائے دنیا کے بدترین کتے آج حضرت عثمانؓ کی عزت کو نوچتے رہتے ہیں۔ تو غلاموں کی ٹانگوں کی کیا حقیقت ہے کہ کتے گھسیٹیں تو ہم ان پر لاٹھیاں برسانے لگ جائیں کتے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ نیک مسلمان اپنی راہ چلتے ہیں۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اگر ہم شیعوں کی طرح بے حیا بن کر شہداء کربلا کی عصمت دار لاشوں کی بے حرمتی گھوڑوں سے لتاڑا جانا، کوفی سگان علیؓ و حسینؓ کا مخدرات کی چادریں اتارنا بالیاں اور زیورات چھیننا وغیرہ بتانے لگ جائیں تو بات لمبی ہو جائے گی یہی آج بڑے بڑے تاجرانِ خون حسین ذاکروں و مجتہدوں کا موضوع ہے۔ اسی سے ان کا پیٹ پلتا اور موٹا ہوتا ہے۔ ہم ان کا یہ حق چھین کر ان کی آمدنی میں خلل نہیں چاہتے نہ فیسوں میں شریک ان کی محو عہ حسیناؤں کی بددعا لینا چاہتے ہیں۔

جس کا کام اسی کو ساجھے

اسی طبری میں ہے کہ جو غلام حضرت عثمانؓ کے دفاع میں آپ کی حویلی میں شہید ہوئے ان کا نام نجیح (کامیاب ہونے والا) اور صبیح (خوبصورت چہرے والا) تھا۔ تو ان کے نام ان کی غلامی پر غالب آئے کیونکہ ان کو اس آزمائش میں بڑی فضیلت

حاصل ہوئی تھی۔ (جو کوفہ کے مومن حبداروں اور اصحاب رسول پر تبرا بازوں کو کربلا میں امام حسینؓ کے دفاع میں جانیں دینے کی حاصل نہ ہوئی تھی) تیسرے شہید غلام کا نام لوگوں نے محفوظ نہ رکھا۔ حضرت عثمانؓ کو غسل نہ دیا گیا انہی کپڑوں اور خون میں کفن پہنایا گیا اور ان کے دو غلاموں کو بھی غسل نہ دیا گیا (کیونکہ شرع میں شہیدوں کا غسل نہیں ہوتا)

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ رات کو دفن کیے گئے جنازہ (اپنے داماد) مروان بن حکم نے پڑھایا۔ (گھر میں موجود) ایک بیٹی اور اس کی ماں نائلہ بنت الفرافصہ (گھر سے قبرستان تک) روتے نکلی۔ رحمہم اللہ (تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 441 طبع قاہرہ)

اسد الغابہ جزری جلد 6 صفحہ 228 میں ہے

> ''ہم نے اعتراضات کے جوابات تاریخ کامل میں دیدیئے ہیں۔ شہادت کے بعد رات کو دفن ہوئے نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعمؓ، حکیم بن حزام اور مسور بن مخرمہ وغیرہ نے پڑھی۔ جنت البقیع کے حش کوکب۔۔ جو حضرت عثمانؓ نے خود خرید کر قبرستان میں ملایا تھا۔ میں دفن ہوئے۔ عبداللہ بن زبیر آپ کی دو بیویاں نائلہ اور ام البنین اور بیٹی عائشہ قبر پر تھیں۔ آپ نہایت گندمی رنگ خوبصورت میانہ قد تھے۔ داڑھی کو خضاب لگاتے تھے۔ عمر 82 سال تھی۔ حضرت حسانؓ نے آپ کا مرثیہ پڑھا تھا''

حضرت ابو بکرؓ کے خلافت کی طرف متوجہ ہونے اور شریک دفن نہ ہونے کے جھوٹے طعن کی مذمت بار بار ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اعتراض : 14- حضرت عثمانؓ نے اپنی مردہ بیوی سے ناجائز حرکت کی۔ (فتح الباری)

الجواب : لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ فتح الباری جلد 3 صفحہ 123 کی عبارت یہ ہے ''احتمال یہ ہے کہ بیوی کی بیماری لمبی ہوگئی تھی۔ حضرت عثمانؓ کو ملاپ کی ضرورت پڑھی۔ حضرت عثمانؓ کو گمان ہی نہ تھا کہ اسی رات بیوی فوت ہو جائیں گی۔ خبر میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ کا ملاپ مرنے کے بعد یا موت کے وقت ہوا تھا۔ والعلم عند اللہ

اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ میت پر رونا (بغیر بین کے) جائز ہے اور عورت کو قبر میں اپنے مرد اتر کر دفنائیں کیونکہ وہ عورتوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔

اعتراض : 15- تا 29- حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا۔ (طبری)

پھر یہی کتاب ابو ہریرہؓ سے تاریخ کامل سے، عمر رضا کحالہ کی اعلام النساء سے، الامامۃ والسیاسیہ سے لسان العرب، لابن منظور سے الریاض النضرہ روضۃ الاحباب التمہید والبیان فی قتل الشہید عثمان از محمد بن یحیٰ بن ابی بکر اشعری اندلسی سے اسد الغابہ سے انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون سے العقد الفرید سے بتایا ہے۔

الجواب : تاریخ کی جھوٹی روایت ہے۔ سب کا ماخذ اور نقل طبری سے ہے۔ طبری کے راوی اور ان کا ضعیف و مجروح ہونا ملاحظہ فرمائیں۔

اسی طبری جلد 3 صفحہ 399 35ھ طبع بیروت میں ہے کہ نعثل کالفظ جبلہ بن عمرو ساعدی نے حضرت عثمانؓ پر بول کر کہا کہ تجھے میں ضرور قتل کروں گا۔ (پھر یہی قاتل بنا)

پھر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اس کا خود رد یوں فرماتی ہیں۔

''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے میرے بیٹو! تم کو ایک لاٹھی لگے تو میں غصہ کرتی ہوں اور حضرت عثمانؓ کے لئے کیسے غضبناک نہ ہو جاؤں جب کہ اس پر تلوار چلا دی گئی تم نے اس سے معافیاں منگوائیں پھر ان کو ایسے صاف کر دیا جسے شہد کی صاف لکڑی اور صاف تکلا ہوتا ہے۔ تم نے اس کے برتن کو صاف چوس لیا۔ اور میل سے پاک کپڑے کی طرح صاف کر دیا۔ پھر تم نے اسے قتل بھی کر ڈالا۔ مسروق تابعی نے (پروپیگنڈہ کی بنا پر) سوال کیا یہ آپ کا ہی عمل ہے کہ لوگوں کی طرف آپ نے خط لکھے اور ان کو حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کا حکم دیتی تھیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس پر مسلمان ایمان لائے ہیں اور کافروں نے اس کا انکار کیا ہے۔ میں نے ان کی طرف ایک کالا لفظ بھی سفیدی پر نہیں لکھا۔ اعمش کہتے ہیں کہ عقلمند لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ سارے جھوٹے خط حضرت عائشہؓ کی زبان سے لکھے گئے۔ (جیسے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور اکابر صحابہؓ کے نام سے سبائیوں نے لکھے تھے)

(العواصم من القواصم صفحہ 136 از قاضی ابو بکر بن العربی التوفی 543ھ)

تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 417 طبع بیروت 35ھ کے واقعات میں ہے کہ جب حضرت ام حبیبہؓ کی بلوائیوں نے بے عزتی کی تو جھوٹی ہے اور لوگ آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کا کجاوہ ایک طرف جھک گیا قریب تھا کہ آپ شہید کر دی جاتیں تو مخلص لوگ آپ کو گھر اٹھا لائے (یہ حالت دیکھ کر) حضرت عائشہؓ نے حج کو جانے کی تیاری کی کہ یہاں سے چلی جائیں تو اپنے بھائی (محمد) کو ساتھ لے جانا چاہا تو اس نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ سنو! اللہ کی قسم اگر میرے بس میں ہوتا کہ اللہ ان کو ارادہ قتل میں ناکام کر دے تو میں ضرور (رک کر) ایسا کرتی۔ حضرت حنظلہؓ کاتب آگئے اور محمد سے کہا، تجھے ام المومنین ساتھ لے جانا چاہتی ہیں۔ تو ان کے ساتھ نہیں جاتا اور یہ عرب کے بھیڑیے تجھے حرام کام (قتل حضرت عثمان) کی طرف بلاتے ہیں تو ان کی مانتا ہے۔ پھر حضرت حنظلہؓ نے یہ شعر پڑھے۔

''تعجب ہے لوگ کس بات میں جا گھسے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے۔ اگر خلافت گئی تو بھلائی بھی ان سے چلی گئی اس کے بعد تو یہ ذلیل در ذلیل ہوں گے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح راہ بھٹک جائیں گے''

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کے خلاف لوگوں کو نہیں ابھارا نہ قتل کا حکم دیا نہ راضی تھیں۔ بھائی کو بھی روکا مگر وہ نہ مانا۔ روکنے کی طاقت نہ ہونے پر قسم اٹھائی۔ تو حضرت عائشہؓ کو قتل عثمان میں ملوث بتانا سبائی جھوٹ ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ یہ دشمن کا کمال ماننا پڑے گا کہ وہ جرم خود کر کے دوسروں پر ایسے پھینکتا ہے کہ خود سچا بن جاتا ہے۔

چور مچائے شور یہ بھی لوگ ہیں چور

حضرت علیؓ کو خود حیدار بن کر شہید کیا۔ قاتل کو خارجی مشہور کر دیا۔ امام حسنؓ پر صلح کے جرم میں خود قاتلانہ حملہ کیا۔ مگر زے خارجیوں کے لگایا۔ اگر غیر شیعہ خارجی ہی قاتل حسن ہیں تو ان کی مذمت کیوں نہیں کرتے مظلومی امام حسنؓ میں مجالس عزا کیوں نہیں مناتے۔ احتجاج میں جلوس کیوں نہیں نکالتے۔ آپ کی نیک سیرت کے بیان سے گونگے کیوں ہو گئے ہو؟ امام حسینؓ کو ایک لاکھ تلوار دکھا کر تنہا خود بلایا۔ پھر واپسی کی 3 شرطیں مسترد کر دیں۔ اور خود ہی شہید کر کے بنو امیہ کو بدنام کر دیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ پر 24 سے 34 ہجری 10 سال تک تو کوئی اعتراض نہ تھا۔ نہ آپ کے خلاف تحریک تھی۔ بس جعلی خفیہ خطوط امی عائشہؓ سمیت بڑے صحابہ کرامؓ کے نام سے لکھے۔ قتل کا خفیہ پلان بنا کر ایام حج میں حج کی نیت سے گھروں سے آئے اور بعد حج 18 ذالحجہ 40 دن آپ کو بھوکا پیاسا رکھ کر بے دردی سے شہید کر دیا۔ اور مشہور یہ کرتے ہیں کہ اکابر صحابہؓ نے مخالف ہو کر آپ کو شہید کرا دیا۔ ان کے بقول حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ قتل میں شریک تھے۔ اس لئے ان کو قابل بدلہ نہ سمجھا اور جو اموی رشتہ دار یا اکابر مسلمان بدلہ مانگنے کے لئے اٹھے۔ قاتلوں نے خود ان کے خون ہی کے دریا بہا دیئے۔ (معاذ اللہ)

اعتراض: 30- تا 34- حضرت عثمانؓ کنبہ پرور تھے۔ از عادلانہ دفاع طبع میانوالی۔ نااہل رشتہ داروں کو عہدے دیئے از خلافت وملوکیت ابوالاعلیٰ مودودی واز خلافت وملوکیت اور علماء اہل سنت، الریاض النضرہ ایک عربی اور 4 حوالے مولانا مودودی مرحوم اور ان کے گروہ کے اردو میں ہیں۔

حضرت عثمانؓ کنبہ پرور نہ تھے

الجواب: کنبہ پروری کا طعن سبائی قاتلوں کا پرانا طعن ہے۔ جسے حضرت عثمانؓ کا ہر کہ ومہ دشمن اچھالتا آرہا ہے۔ مولانا معین الدین ندوی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں۔

"کہ حضرت عثمانؓ نے خود یہ جواب بلوائیوں کو دیا تھا" لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے خاندان والوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کو دیتا لیتا ہوں لیکن میری محبت نے مجھے ظلم کی طرف مائل نہیں کیا بلکہ ان کے واجبی حقوق ادا کرتا ہوں۔ جو کچھ میں ان کو دیتا ہوں اپنے ذاتی مال سے دیتا ہوں مسلمانوں کا مال نہ میں اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں نہ کسی دوسرے کے لئے میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی اپنے ذاتی مال سے ان کو بڑی بڑی رقمیں دیتا تھا حالانکہ اس زمانہ میں میں بخیل وحریص تھا۔ اور اب جب کہ خاندانی عمر کو پہنچ چکا ہوں زندگی ختم کے قریب ہے اور اپنا تمام سرمایہ اہل وعیال کے سپرد کر دیا ہے تو ملحدین ایسی باتیں مشہور کرتے ہیں"

(تاریخ طبری صفحہ 2952، ندوی صفحہ 222)

عثمانی دور میں گورنروں کی فہرست

کنبہ پروری کا دوسرا پہلو یہ مشہور کیا جاتا ہے۔ اور ذرہ بھی انصاف سے کام نہیں لیا جاتا کہ حضرت عثمانؓ نے امویوں کو بڑے عہدے دیئے تو عرض حال یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکتا حضرت عثمانؓ بڑی ذمہ داریاں صحابہ کرامؓ کو سپرد کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں جب آپ نہ ہوتے تو وہاں فصل خصومات ۱ حضرت زید بن ثابتؓ انصاری سرانجام دیتے۔ ناظم بیت المال ۲ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ تھے۔ مکہ مکرمہ میں والی صحابی رسول ۳ حضرت خالد بن العاصؓ بن ھشام الخزرمی تھے ان کے بعد اس عہدے پر ۴ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ آئے وہ بھی صحابی رسول تھے۔ یمن کے علاقہ الجند پر والی ۵ حضرت عبداللہ بن ربیعہؓ تھے۔ جو صحابی تھے۔ آذربائیجان میں ۶ حضرت اشعث بن قیس کندیؓ صحابی تھے۔ اصفہان کی ولایت ۷ حضرت سائب بن الاقرعؓ صحابی کے سپرد تھی۔ قرقیاء میں ۸ حضرت جریر بن عبداللہؓ والی تھے وہ بھی صحابی تھے۔ شام میں ۹ حضرت امیر معاویہؓ صحابی تھے۔ شام کے علاقہ الصنعاء کے والی ۱۰ حضرت ثمامہ بن عدیؓ صحابی رسول تھے۔ کوفہ میں ۱۱ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بعد ۱۲ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ گورنر تھے۔ مصر کے گورنر ۱۳ حضرت عمرو بن العاصؓ تھے۔ ان تمام ولاۃ الامور میں حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے سوا کوئی اموی نہ تھا اور یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے نہیں بلکہ پہلے سے ان ولایات کے گورنر چلے آرہے تھے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت علی بن عدی بن ربیعہؓ کے بعد ۱۴ حضرت عبداللہ بن عمرو الحضرمیؓ ان کے بعد ۱۵ حضرت عبداللہ بن حارث ہاشمیؓ کی تقرری عمل میں آئی اور یہ دونوں بھی اموی نہ تھے۔ طائف میں ۱۶ حضرت قاسم بن ربیعہ ثقفیؓ اور صنعاء یمن میں ۱۷ حضرت یعلی بن امیہ تمیمیؓ والی تھے۔ یہ بھی اموی نہ تھے۔ فوج کے سربراہ ۱۸ حضرت قعقاع بن عمروؓ اور پولیس کے ۱۹ حضرت عبداللہ بن قنفذ تمیمیؓ تھے۔ یہ دونوں اموی نہ تھے۔ اس صورت حال سے یہ بات باآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ خلافت عثمانی میں اموی عہدیداروں کا کیا تناسب تھا اور پھر آپ کے مقرر کردہ کتنے تھے۔ آپ کا امارت حج حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دینا اور مکہ میں حضرت عبداللہ بن حارثؓ بن عبدالمطلب کی تقرری بتاتی ہے کہ آپ کو ہاشمیوں سے ہرگز کوئی تکدر نہ تھا۔ جبکہ آپ کی نانی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب تھیں۔ جو آپؐ کے والد عبداللہ سے جڑواں پیدا ہوئی تھیں۔

(از افادات علامہ خالد محمود مدظلہ در خلفاء راشدین صفحہ 542-543)

حضرت عثمانؓ کے ماں جائے بھائی حضرت سعد بن ابی سرحؓ اسی کے نواسے تھے۔ اس نسبت سے ان کی تقرری کی اور اس نے براعظم افریقہ فتح کر کے دیا تھا۔ سبائیوں نے اسے بھی قابل طعن بنالیا۔

نئے والیوں کی خدمات

اپنے خالہ زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عامر بن کریز کو صرف آپ نے گورنر بنایا تھا۔ کہ وہ ہاشمی خاندان کے شریف پھوپھیوں اور

خالاؤں والے تھے۔ حضرت ولید بن عقبہ پر (جھوٹی) تہمت لگی سزا بھی پائی۔ مگر فتوحات میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ معترض صرف ایک غلطی دیکھتا ہے۔ پھر تمام خوبیوں سے اندھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی حضور علیہ السلام کی پھوپھی بیضاء حضرت عثمانؓ کی نانی کے بیٹے اور آپ کے خالو تھے جس نے مشرق اردن کو فتح کیا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 29) بنی تغلب اور جزیرہ کے عربوں پر غلبہ پایا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 155) شمالی شام میں مجاہدین کی مدد کرتے تھے۔ نصاریٰ عرب پر غالب تھے ان کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتے تھے۔ اور حکمت و موعظت کا ہر حربہ استعمال کرتے تھے۔ تاکہ وہ باقی عربوں کی طرح مسلمان ہو جائیں۔ تغلب قوم نے اس دعوت اسلامی کے مقابل ولید کے خلاف اپنی اکڑ بھی دکھائی۔ مگر حضرت ولیدؓ نے اسے قیصر قسطنطنیہ کے حاکم کے سپرد کر دیا۔ (حاشیہ العواصم صفحہ 86)

تاریخ کا ایک ایک ورق شاہد ہے کہ عہد صدیقی، فاروقی اور عثمانی میں جتنی فتوحات ہوئیں اور بین الاقوامی جابر کسریٰ و قیصر جیسی حکومتیں ختم ہوئیں۔ ان میں فوج کا پیشرو طبقہ بنو امیہ ہی کا تھا۔ جو قدیم سے 10 قبائل قریش کی فوجی قیادت کرتے لڑنے مرنے میں آگے ہوتے۔ بدر میں ابوجہل کی تیزی اور پھر شکست کھانے کے بعد مسلمانوں سے جنگ میں ابوسفیان کی قیادت اسی قومی اصول اور فوجی قیادت پر تھی۔ ورنہ بنو امیہ اسلام کے سب سے زیادہ دشمن نہ تھے۔ تو یہ کہنا کہ ''ابوسفیان پوری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا۔ اب اس کا اسلام کیوں معتبر جانا جائے'' یہ خدا کے قانون کے خلاف ایک جذباتی اور اموی ہاشمی قدیم دشمنی والی بات ہے

مسلمانان فتح مکہ جنتی ہیں

جب اہل مکہ کے مسلمان اور دیندار ہونے کی خدا نے شہادت دے دی '' وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللہِ اَفْوَاجاً .... الخ ''۔ اللہ کی امداد آنے اور مکہ فتح ہو چکنے کے بعد آپ نے دیکھ لیا کہ سب لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ (سورۃ النصر پارہ 30)

اور خدا نے ان کے مخلص اور جنتی ہونے کی بھی بشارت دے دی۔ وَکُلًّا وَّعَدَ اللہُ الْحُسْنٰی پہلے مہاجرین وانصار اور پچھلے مسلمانان فتح مکہ ہر ایک سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (سورۃ الحدید، پارہ 27 رکوع 17) تو ہم کو یہ طعنہ دے کر وہ تو طلقاء (گرفت سے آزاد) تھے اپنے ایمان پر بٹہ نہ لگانا چاہئے۔ کیونکہ پچھلا مرتبے میں نہیں تو خاص وصف میں پہلے سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (سورۃ الفرقان پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) ہاں جس نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور مسلمان ہو گیا اور نیک عمل بجالایا تو اس کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

بنوامیہ اور دیگر مسلمانان فتح مکہ جنگ حنین، طائف، تبوک وغیرہ میں شریک رہے۔ عہد صدیقی میں یہی مرتدوں اور مسیلمہ کذاب سے لڑنے میں آگے آگے رہے مسیلمہ کو قتل حضرت عکرمہ بن ابی جہل، حضرت وحشی بن حرب اور حضرت امیر معاویہؓ نے کیا تھا۔ قیصر روم کے ساتھ لڑائی، جنگ یرموک میں حضرت معاویہؓ اس کے باپ حضرت ابوسفیانؓ، بھائی حضرت یزیدؓ، بہن حضرت جویریہؓ اور ماں ھندہؓ -- گھر کے پانچ افراد شریک تھے۔ اور کیا بالا آیت ان پر صادق نہ آئی کہ ان کی سب برائیوں کی جگہ نیکیاں لکھ دی گئیں پھر بھی اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

ارشاد نبوی ہے

" خیار کم فی الجاھلیه خیار کم فی الاسلام اذا فقہوا" (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام میں بھی اچھے جانے جائیں گے۔ جب وہ سمجھ دار ہوں

چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت ابوسفیانؓ کو مسلمان ہوتے ہی ایک علاقے پر والی بنایا اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے دور میں بھی متعدد ذمہ داریاں ان کے سپرد رہیں۔ خانہ کعبہ کے موذن، امام خطیب والی امویوں کو ہی بنا کر آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت ابوسفیانؓ کے بڑے بیٹے یزید کو فوج میں اور حضرت امیر معاویہؓ کو کتابت وحی میں اور پرائیویٹ سیکرٹری بنانے کا آپ نے اہم عہدہ دیا اور شیخینؓ نے ان دونوں بھائیوں کو اہم فوجی اور انتظامی امور میں آگے آگے رکھا۔ حضرت عثمانؓ نے اگر 2/3 امویوں سے فائدہ اٹھایا اور اہم عہدے دیئے۔ اور باتفاق تاریخ فتوحات کا سر تاج خدا نے ان کو پہنایا۔ اور پورے عرب و عجم پر قریش کی دھاک بیٹھ گئی اس عثمانی فوج میں دو نوعمر جوان بھی ہیں جو فتح مکہ کے موقع پر 4/5 سال کے بچے تھے۔ مگر ہزاروں قتل مسلمان ماؤں نے ان ہزاروں بچوں کی قطاریں حضور ﷺ کے سامنے کھڑی کر دیں اور درخواست کی کہ حضرت ان کو اپنا کلمہ پڑھاؤ۔ سر منہ پر ہاتھ پھیرو دعائیں دو خدا ان سے اسلام کی خدمت لے لے دعائے نبی منظور ہوئی۔ یہ فوج میں شامل ہوئے فتوحات سے دنیا بدل کر رکھ دی۔ تو سب مسلمانو! سوچئے۔ کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے ہمارا یہی کام رہ گیا ہے کہ فارس کے مجوسی اور یمن کے یہودی پروپیگنڈہ کی بنا پر ان کی کردار کشی ہی کریں سینکڑوں خوبیوں کو نظر انداز اور روپوش ہی نہیں تاریخی سنہری صفحات سے ان کو محو کرنے کی سازشیں چلائیں۔ بس صفین میں جوابی مقابلہ پر آجانے اور فتوحات سے لبریز 20 سالہ امن -- سبائی مشن کے خلاف -- کامیاب حکومت اسلامیہ کو برا کہنے پر ہی تلے رہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر نظر

کہ یہ تو بادشاہت تھی۔ خلافت نہ تھی۔ کہ اپنے تحفظ کے لئے مسجد میں نماز کا مقصورہ (خاص مقام) کیوں بنالیا؟ حامیان علی پر سختی کیوں کی؟ بھائیو! یہ قانونی مجبوری تھی آخر حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کو یہ ایرانی مجوسی سبائی شہید کر چکے تھے۔ ان سے تحفظ کے لئے یہ اقدام کرنا پڑا۔ کئی مواقع میں حضور ﷺ بھی اپنے ساتھ باڈی گارڈ رکھتے تھے۔ حامیان علی اپنے مذہب

پرعمل کرنے میں خلیفہ وقت پر طعن وتشنیع کرنے میں بلکہ دربار معاویہ میں جلی کٹی سنا کر بغض کی بھڑاس نکالنے میں آزاد تھے۔اور حضرت امیر معاویہؓ اسی وجہ سے دنیا میں تحمل وبردباری اور بروقت غصہ نہ کرنے میں مشہور ہیں۔ہاں صرف ایک دفعہ زیاد گورنر کوفہ کے کہنے پر سختی کی۔جس کا فائدہ یہ ہوا کہ پھر کسی کو فساد کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ہزاروں مسلمان خانہ جنگی سے بچ گئے۔فرقہ وارانہ تصادم نہ ہوا۔20 سال فاتح عرب وعجم حکومت پُرامن رہی۔جب حجر بن عدی کندیؒ نے 500 مسلح سبائیوں کے ذریعے جامع مسجد پر دھاوا بول دیا۔لوگ زخمی ہو کر بھاگ گئے۔گورنر نے گھر جا کر پناہ لی۔حملہ کی وجہ اس پر یہ الزام تھا کہ زیاد نے حضرت عثمانؓ کو مظلوم کہہ کر قاتلوں کی مذمت کیوں کی۔اور وہ اسی کو سب علی جانتے اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ''کہ حضرت امیر معاویہؓ اور اس کے گورنر منبر جمعہ پر حضرت علیؓ کو سب کرتے ہیں'' اور آج تاریخ سے بالکل ناواقف صحافی، ادیب اور تعلیم یافتہ لوگ اس تاریخ کے جھوٹ کو سچ سمجھ بیٹھے ہیں۔ورنہ ساری تاریخ چھان کر ہمیں بتائیں کہ وہ گالی کا کونسا لفظ ہے جو،، معاذ اللہ علی کو دی جاتی تھی۔کیا حضرت علیؓ کو ابوتراب کہنا گالی ہے یا آپ کا دیا ہوا لقب ہے؟

ابن کثیر لکھتے ہیں

''وہ عمال علی کا نام نہ لیتے وہ آپ کا نام ابوتراب بتاتے حالانکہ یہ کنیت حضرت علیؓ کو بہت پیاری تھی۔
کیونکہ حضور ﷺ نے دی تھی۔(اخبار البشر صفحہ 100)

حضرت عثمانؓ کو مظلوم کہنا قاتلوں کو ظالم اور برا کہنا کیا حضرت علیؓ کو گالی ہے؟ جب کہ حضور ﷺ نے قاتلان عثمانؓ کو گمراہ منافق اور دوزخی بتایا ہے (مشکوٰۃ) حضرت علیؓ نے (اپنی مجبوری کی بنا پر) ان سے بدلہ نہ لیا اور پناہ وتحفظ دیا بڑے عہدے دیئے یہ امر واقعہ ہے گالی تو نہیں ہے۔حضرت عثمانؓ کے خلاف بعد کی خلافت میں سبائی بہت کچھ کہتے تھے اور آج بھی وہ انہی مطاعن سے پہچانے جاتے ہیں وہ ایک اچھا لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکتے۔ہم مسلمان اس تنقید کو سب عثمان کہہ کر حضرت علیؓ پر تنقید نہیں کرتے تو اگر بعد کی حکومت نے قاتلان عثمان پر تنقید کر دی تو اسے سب علیؓ کہہ کر کیوں تاریخ کا بدترین جھوٹ مشہور کیا جاتا ہے

اسلامی تاریخ اور مسلمانوں سے اپیل

مسلمان بھائیو! روافض اور سبائیہ کے یکطرفہ پروپیگنڈہ پر ہی نہ چلو۔کہ فصل نبوت کا پورا کھلیان صرف 5 - 7 مسلمان تھے وہ بھی مظلوم در مظلوم رہے۔بلکہ عہد نبوت، عہد خلافت راشدہ اور پہلی صدی کے مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں غازی، مجاہد، طاقتور سیاستدان، امن عامہ کے علمبردار نیک مسلمان بھی تاریخ سے اٹھا کر عصر حاضر میں لوگوں کو دکھاؤ۔ان کے فتوحانہ کردار کو بھی نصاب کا موضوع بناؤ۔اور خدا کا یہ فرمان اپنے پر نہیں تو اسلاف صحابہ وتابعین پر ہی سچا کر دکھاؤ۔

''وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ '' (ترجمہ) تم ہی سب دنیا پر غالب رہو گے۔اگر ایمان دار ہو گے۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین صحابہؓ کے ساتھ جنگ احد میں آپ ﷺ کے حکم سے پہاڑی پر چڑھنے

والے خالد و ابوسفیان کو پتھروں سے نیچے بھگا دیا۔ اور خاما اقبال کو انہی پر ناز تھا۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

کیا یہ اسی جرنیل اسلام طارق بن زیاد اموی کا قصہ نہیں۔ جسے خلافت راشدہ کے دشمن ابومسلم خراسانی ایرانی نے بنوعباس سے لاکھوں عرب اموی مجاہدین مروا کر یورپ کی طرف دھکیل دیا تھا اور اس نے پھر شاندار فتوحات سے یورپ کے قلب سپین میں آٹھ سو سال پر امن حکومت قائم کرادی۔ اور وہ سائنسی علوم ایجاد کئے جو آج بھی سائنس کی ٹھیکیدار انگریز قوم کا سب سے بڑا ماخذ و سرمایہ ہیں۔ یہ سب خلفاء راشدین اور بنوامیہ فاتحین کو ماننے والے تھے۔

ادھر ایشیا میں روافض نے تاتاریوں سے بغداد کی تباہی تو کرادی۔ مگر پھر ان کو خدا نے مسلمان کر دیا۔ اور وہ بنوعثمان کہلا کر ترکی، قسطنطنیہ پر اسلامی جھنڈا لہرا کر پھر سے فاتحانہ یورپ پر دستک دینے لگے۔ تو 50 لاکھ ایرانی مسلمانوں کا قاتل مغوی رافضی مذہبی انقلابی اٹھا۔ اس کی حکومت نے اپنے ہم عقیدہ شاہ تیمور لنگ کو اپنے ساتھ ملا کر ترکی پر حملہ کرادیا۔ اور اپنے آقاء یورپ کو مسلمانوں کا مفتوح بننے سے بچالیا۔ ادھر خلفاء راشدینؓ کو ماننے والے افغانستان نے پورے برصغیر کو فتح کر کے 8 سو سالہ مسلم حکومت قائم کرائی تھی۔ آخری مغلیہ حکومت کو ہندوؤں کے شر سے بچانے کے لئے احمد شاہ ابدالی نے قندھار سے آ کر پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کا صفایا کیا۔ تو اسی اسلامی آخری حکومت کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے نادر شاہ درانی ایران سے آیا۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ کروڑوں کے ہیرے جواہرات اور کرنسی لوٹ کر ایران واپس چلا گیا۔ (تاریخ ہند)

ادھر بیسویں صدی میں اصحاب رسول فاتحین اسلام کے پیروکار افغانی مجاہدین طالبان نے روس کو شکست دے کر اپنی حکومت قائم کی ہی تھی اور ہمیں کشمیر فتح کر کے دینے کے لئے مشرق برصغیر کو چلے ہی تھے کہ خلافت راشدہ کا دشمن حامد کرزئی فارسی بان مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا اور انڈیا کے امریکہ کے آگے رونے پر اس نے ہمارے صدر سے ہوائی اڈے لئے۔ طالبان کی اسلامی حکومت ختم کرادی سب کنار کی مشترکہ نیٹو افواج سے افغانوں کو اور ہمارے قبائل علاقوں کے نیک دیندار مسلمانوں کو مارتا اور ہم سے مرواتا آرہا ہے۔ 10 سال سے 20 لاکھ مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ مگر سب دنیا 58 ممالک کی فاتح ۔ خلفاء راشدین و بنوامیہ کو فاتحین اسلام ماننے والی۔۔ آج 95% سنی مگر اب سیاست سے نابلد قوم اپنا ماضی، حال، مستقبل بالکل نہیں سوچ رہی۔ کہ یہ کافر ہمیں کیوں مار رہے ہیں۔ کس کے اشارے پر مار رہے ہیں؟ کسی بھی ملک کے پابند شرع اور خلفاء راشدین و بنوامیہ کو فاتحین ماننے والے مسلمان سیاستدان انھیں تمام اہل سنت کو ساتھ ملائیں۔ دیگر قوموں کو اپنے ماتحت اور تابع رکھیں۔ نیٹو افواج کو افغانستان سے اور امریکی بھیڑیوں کو عراق سے باہر نکلوائیں۔ قرآن و سنت اور اکثریتی فقہ اسلام کے مطابق حکومت بنائیں، چلائیں تو دوبارہ سب دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ میں نے درد دل سے دنیا کی فاتح مگر اب مظلوم اکثریتی

مسلم قوم کی تاریخ سامنے رکھ دی ہے۔ وہ اب بھی ماضی سے عبرت حاصل کرے حال میں اپنی روش بدلے۔ مستقبل میں عزت سے جینے کا لائحہ عمل تیار کر لے۔ خلفاء راشدین کو مانے اور ان کی ہی پالیسی اپنائے۔ بنو امیہ کے فاتحانہ کردار اور امن عامہ کے شاہکار کو ہرگز نہ بھولے۔ ان کے دشمنوں کو اپنے وزیر، مشیر اور کلیدی آسامیوں پر فائز نہ کرے تو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ لٹا ہوا مقام اسے پھر مل سکتا ہے۔ بقول اقبال

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا　　　لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

مروان بن حکم

سبائی مطاعن میں سے حضرت عثمانؓ پر ایک طعن یہ بھی ہے کہ اپنے چچازاد بھائی مروان بن الحکم کو اپنا کاتب اور پرائیویٹ سیکرٹری کیوں بنایا۔ تو خلیفہ جب عادل اور منتخب شدہ ہے تو وہ جسے چاہے دفتری ملازم رکھے کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے قریبی رشتہ دار زیادہ با اعتماد ہوتا ہے آخر حضرت علیؓ نے بھی چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ کی گورنری دی اور اس کے بھائیوں کو مزید عہدے دیئے تھے۔ چونکہ بعد میں مروان کو اور اس کے بیٹوں کو خدا نے خلافت دی تو امیر معاویہ کی طرح بنا بر حسد ان پر اعتراضات کئے جاتے ہیں ورنہ فی نفسہ وہ ثقہ عالم دین، سیاستدان تابعی اور اس معاشرہ کے معتبر آدمیوں میں سے تھا قاضی ابوبکر العربی المتوفی 543ھ العواصم عن القواصم صفحہ 89 میں لکھتے ہیں۔

مروان عادل آدمی ہے۔ صحابہ اور تابعین کے ہاں امت کے کبار اور مسلمانوں کے فقہاء میں سے ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی صحابی نے ان سے روایت لی ہے۔ اور خود اس کا صحابی ہونا گو مختلف فیہ ہے۔ (کیونکہ وہ عہد نبوت 3-5ھ میں پیدا ہوا مگر جلاوطن باپ کے ساتھ دور رہا۔ حضور ﷺ سے روایت ثابت نہیں) ہاں سب فقہاء اسے معظم معتبر خلیفہ مانتے ہیں۔ اس کے فتویٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ روایت حدیث میں تابعدار ہیں۔ رہے بے وقوف مورخین اور ادیب وصحافی تو وہ اسے اپنے جیسا کہتے ہیں"

علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ مسلم کے سوا باقی صحاح ستہ میں اس کی احادیث ہیں۔ اس نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت بسرہ بنت صفوانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن یغوثؓ سے روایات کی ہیں اور اس سے اس کے بیٹے حضرت عبدالملک سہل بن سعد ساعدی۔۔ جو اس سے عمر میں بڑے صحابی تھے۔۔ حضرت سعید بن المسیبؒ، حضرت علی بن الحسینؒ، حضرت عروہ بن زبیرؒ، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن حارثؒ، حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہؒ حضرت مجاہد ابو سفیانؒ، حضرت مولا بن ابی احمد نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمانؓ کے کاتب تھے۔ ایام معاویہ میں امیر مدینہ رہے الخ۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ مروان حدیث میں متہم نہیں ہے (معتبر ہے) میں ابن حجر کہتا ہوں۔ پانچویں طبقہ میں معتدل ہے (تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 404-405)

رہا افریقہ کے خمس دینے کا مسئلہ تو یہ بھی غلط ہے گو امام مالک اور ایک فقہاء کی جماعت اس کی قائل ہے کہ امام فاتح کو سارا دے سکتا ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ نے فاتح افریقہ عبیداللہ بن سعد ابی سرح کو خمس کا پانچواں (کل آمدنی کا پچیسواں حصہ) دیا تھا اور اتنا کسی کو امام دے سکتا ہے۔ مروان کو بالکل نہیں دیا تھا۔ بلکہ اس نے 5 لاکھ درہم میں وہ خود خریدا تھا۔ (دیکھئے العواصم وغیرہ)

حضرت عثمانؓ کی حضرت عائشہؓ نے یہ فضیلت بیان کی ہے

ایک بیٹے نے حضرت امی عائشہؓ سے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھا کہ لوگ آپ کو بُرا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں پر اللہ لعنت کرے جو حضرت عثمانؓ کو شتم ولعن کرتے ہیں۔ خدا کی قسم آپ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ اپنی پشت مجھ پر ٹیکے ہوئے تھے حضرت جبریل آپ کی طرف قرآن کی وحی لاتے تھے۔ تو حضور ﷺ حضرت عثمانؓ سے کہتے اے پیارے عثمان لکھ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں یہ مرتبہ اللہ صرف اسی کو دیتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو خوب پیارا ہو۔

(رواہ احمد، البدایہ جلد 4 صفحہ 224)

سبائیوں کے حضرت عثمانؓ پر اعتراضات اور حضرت علیؓ کے جوابات

البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 183 35 ہجری کے حالات میں ہے۔

حضرت علیؓ نے سبائیوں سے مناظرہ میں پوچھا تمہیں حضرت عثمانؓ پر کیا اعتراضات ہیں۔ انہوں نے یہ چند چیزیں بتائیں۔ (۱) چراگاہ خاص کر لی۔ (۲) قرآن جلائے۔ (۳) منیٰ میں نماز پوری پڑھی۔ (۴) نوجوان صحابہ کو۔ اکابر کو چھوڑ کر گورنر بنایا اور عہدے دیئے۔ (۵) بنو امیہ کو زیادہ مال دیا۔

تو حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا

(۱) چراگاہ تو بیت المال کے اونٹوں کے لئے خاص کی تا کہ وہ خوب پلیں۔ اپنے اونٹوں یا جانوروں کے لئے خاص نہ کی۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی اس سے پہلے بیت المال کی چراگاہ بنائی تھی۔

(۲) وہ قرآنی کاپیاں جلائیں جن میں اختلاف تھا۔ اور ان کے لئے وہی ایک قرآن چھوڑا جس پر سب کا اتفاق ہے اور حضور ﷺ نے آخر رمضان کا دور حضرت جبریل سے اسی پر کیا تھا۔

(۳) مکہ میں نماز اس لئے پوری پڑھی کہ وہاں شادی کر لی اور 15 دن اقامت کی نیت کی

(۴) جو نوجوان صحابہ گورنر بنائے وہ بہادر عمدہ کار اور عادل ونیک تھے۔ حضور ﷺ نے بھی 20 سال کے عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم بنایا تھا اور اسامہ بن زید کو فوج کا امیر بنایا۔ لوگوں نے کم عمری کا اعتراض کیا تو فرمایا یہ امارت کے لائق ہے۔

(۵) بنو امیہ کو ذاتی مال اس لئے زیادہ دیا کہ حضور ﷺ بھی قریش کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور خدا کی قسم اگر جنت کی کنجی

میرے ہاتھ میں ہوتو بنوامیہ کواس میں داخل کردوں ۔کہا جاتا ہے کہ محمد بن ابی بکر اور حضرت عمارؓ کو مارا تو اس کا جواب عذر خود حضرت عثمانؓ نے دے دیا تھا۔ان پر دیت ہی کیا جو ان پر واجب تھا۔حکم بن ابی العاص کو بلانے کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ہی جلاوطنی کے بعد اسے بلالیا تھا۔ان سب کا جواب صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں حضرت عثمانؓ نے دیا اور وہ مطمئن ہو گئے۔
(البدایہ جلد 4 صفحہ 184)

جماعت اسلامی سے خاص گذارش

چونکہ اس چھٹے باب کے آخر میں حضرت عثمانؓ پر تنقید نقل کرنے والے رافضی نے 4 حوالے مولانا مودودی مرحوم اور اس کے حامیوں کے دیئے ہیں۔اس لئے ان کی خدمت میں وحدت امت کا داعی یہ مسلم بھائی مؤدبانہ عرض کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔تمام صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں۔تو عقیدہ اہل سنت میں کسی مسلمان کا گلہ لکھنا کرنا خصوصاً اپنے بڑوں پر تنقید و چوٹ کرنا حرام ہے تو اس لئے بانی جماعت مرحوم کی ایسی تحریرات سے بچیں۔اور دوسروں کو بچائیں۔جو عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہیں۔روافض ان سے استدلال کر کے ہم مسلمانوں کا دل دکھاتے اور پریشان کرتے ہیں۔گو وہ تاریخ میں موجود سہی مگر اس کے خلاف روایات بھی بکثرت ہیں۔پھر ایسی عیب دار روایات کی قرآن وسنت کے مقابل کیا حقیقت ہے جس کی ہزار بھر آیات و احادیث میں ان کو مومن صالح قطعی جنتی اور مغفور لہم کہا گیا ہے۔رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سند ملی ہے مومن تو بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحمت اتاردی جائے۔(پارہ 26 رکوع 13)
نہج البلاغہ خطبہ 120 صفحہ 352 میں ہے۔اخوانا قد بغوا علینا ہمارے بھائی (شامی) ہمارے خلاف ہو گئے ہیں۔نیز فرمایا ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کجی اور شبہ کی بنا پر لڑ رہے ہیں۔
یہ صلح مومنین خدا کا حکم ہے تو ہم اگر روافض کی طرح ایک کے حامی بن کر دوسروں کی برائی کریں گے تو غلط ہوگا۔خطبہ جمعہ میں بھی خطیب یہ ارشاد نبوی سناتا ہے
"لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے بعد ان پر نشانے نہ لگانا۔کیونکہ ان سے محبت میری محبت ہے۔ اور ان سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے۔جس نے ان کو دکھایا اس نے مجھے دکھایا۔اور جس نے میرا دل دکھایا اس سے خدا نمٹے گا۔ (ترمذی) خدا نے جماعت اسلامی کو جدید تعلیم یافتہ اور اہم آسامیوں پر پہنچایا ہے۔تو وہ اس کا شکریہ یوں ادا کریں کہ سب پابند شرع مسلمان جماعتوں کو اپنا قائد بنائیں۔حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خداداد اور حضور ﷺ کی پسند کردہ سیاسی پالیسوں کو اپنا Motto بنائیں۔اور ایران کے بالمقابل اپنا سنی اسلامی دستور۔۔اکثریت کے حقوق دلانے والا اقلیت کو اپنی اپنی عبادتگاہ میں پورے حقوق دلانے والا اور عمل کرانے والا۔۔نافذ کرائیں۔اور یہاں قرآن وسنت اور خلافت راشدہ والا اسلامی انقلاب لائیں۔خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

تحقیقی دستاویز کا

ساتواں باب

خلفاءِ ثلاثہؓ کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ پر مطاعن

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نسبتی باپ آپ کے دوسروں اور دوہرے داماد حضرت عثمانؓ (حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھانجے عثمان بن اروی بنت ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب) ذوالنورین رضی اللہ عنھم پر برسنے کے بعد دیگر صحابہ کرامؓ پر اب یہ رافضی برستا ہے۔ خدا سے بھی نہیں شرماتا۔ ہم یہاں قرآن اور کتب تاریخ سے صرف تین ضوابط وکلیات پیش کرتے ہیں۔ قارئین کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسے مطاعن تراشنے والے بے اصول بغض صحابہ سے بھرپور اور دین محمدی سے قطعی دور ہیں۔ ان کا اسلام وایمان سے ذرا بھی تعلق نہیں صرف دشمن اسلام دوزخی ہیں۔

1) صحابہ کا ایمان وکردار

ا:- ارشاد الٰہی ہے۔

"لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے۔ اور کفر و نافرمانی اور گناہ کو تمہارے لئے (تمہارے ہاں) ناپسند قرار دے دیا ہے" ایسے ہی لوگ ہوشیار (نیکوکار) ہیں یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے (ترجمہ مقبول شیعہ دہلوی، پارہ 26 رکوع 13)

اب جن لوگوں کے ایمان محبوب ہونے کی اور کفریات سے نفرت کی خدا گواہی دیدے۔ ایک نام نہاد مومن گروہ ان کے ایمان و کردار پر حملے کرے۔ سوچیں کیا وہ مسلمان ہے؟

۲ :- اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو تا آنکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے۔ تو انصاف سے ان دونوں کے مابین اصلاح کرادو۔ اور عدالت برتو۔ بے شک اللہ عدالت برتنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرادو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(ترجمہ مقبول شیعہ دہلوی، صفحہ 618 طبع لاہور، سورۃ الحجرات، رکوع 1 پارہ 26)

آیات بغاوت کی تشریح

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیات جنگ جمل وصفین کے متعلق ہیں۔ جب اس ارشاد سے دونوں محارب گروہ مومنین ہیں دونوں اللہ کے قانون کے نفاذ اور رجوع الی امر اللہ (بدلہ عثمان لینا پھر متفق ہونا) کے لئے لڑے ہیں تو دونوں کو حسن نیت کا ثواب ملا۔ دونوں کے مجاہد غازی ہیں۔ اور مقتول شہید ہیں یہی اہل سنت مسلمانوں کا عقیدہ وایمان اور اصلاح بین المومنین کا فارمولا ہے یہی مولائے مومنین حضرت علی محبوب المسلمین کا مذہب ہے۔ کہ آپ نے حادثہ صفین کے بعد ملک بھر میں یہ گشتی مراسلہ نشر فرمایا۔

> ''ہمارا اور اہل شام کا ٹکراؤ ہو گیا۔ حالانکہ کھلی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دین ایک ہے، اسلام کی دعوت ایک ہے۔ ہم ان سے کسی چیز کا اضافہ نہیں چاہتے۔ نہ وہ ہم سے کوئی زائد چیز مانگتے ہیں۔ الامر واحد اسلام وایمان کی ہر بات متفقہ اور مسلم ہے سوائے اس کے کہ ہمارا بدلہ عثمان میں اختلاف ہوا ہم ان کے الزام سے پاک ہیں'' (خطبہ علی در نہج البلاغہ) تاریخ طبری وغیرہ۔

اب جو شخص یا گروہ خدا کے فیصلے (کہ دونوں گروہ مومنین ہیں) اور حضرت علیؓ کے فیصلے (کہ شامی بھی ہماری طرح پورے مومنین ہیں) نہیں مانتا اور ہرگز نہیں مان سکتا۔ کہ وہ تو ہر وقت ان کے ایمان کی نفی اور لایعنی مطاعن سے کردار کشی کرتا رہتا ہے وہ خدا کے قرآن اور حضرت علیؓ کے مذہب میں ہرگز مسلمان نہیں۔ گو خونِ حسین کی تجارت سے لاکھوں کمائیں۔

2) باغی کون ہیں

کتب شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان طالبین قصاص عثمان کو حضرت علیؓ نے باغی بھی نہیں کہا۔ صرف اپنے لشکر سے بگڑے نکلے خارجیوں کو اس تمغہ بغاوت سے نوازا۔ شیعہ کے اصول اربعہ میں سے معتبر کتاب تہذیب الاحکام للطوسی المتوفی 460ھ (اہل قبلہ ونماز باغیوں سے جنگ کا باب) سے 6 احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱ :۔ اہل قبلہ کی جنگ میں ایک گروہ باغیہ ہو۔ دوسرا عادلہ۔ تو فرمایا اہل عدل کے لئے جائز نہیں کہ وہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں قیدی کو قتل کریں زخمیوں پر حملہ کریں۔ جب سب بھاگ گئے ہوں اور قابل رجوع ان کی جماعت نہ رہی ہو۔ (اگر وہ دوبارہ حملہ آور ہوں تو پھر ان پر حملہ وغیرہ جائز ہے) (تہذیب الاحکام جلد 6 صفحہ 144 طبع تہران سوق سلطانی)

۲ :۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے اہل زیغ (گمراہوں) کی جنگ سے اہل حق نہ بھاگیں یا تو وہ حکم خدا کی طرف لوٹ آئیں یا مارے جائیں۔ (ایضاً)

۳ :۔ جب اہل نہروان (خارجیوں سے جنگ) سے حضرت علیؓ فارغ ہو گئے تو فرمایا لا یقاتلھم بعدی الا من ھم اولیٰ

بالحق منہ (تہذیب جلد 6 صفحہ 144) میرے بعد ان خارجیوں سے وہی جنگ کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔
اس فرمان مرتضوی نے اپنے بعد ان خارجیوں سے جنگ لڑنے والوں کو حق کے قریب بتایا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ پھر حضرت امیر معاویہؓ نے ان خارجیوں سے بار بار جنگیں لڑیں اور ان کا استیصال کیا۔ تو وہ بفیصلہ حضرت علیؓ برحق خلیفہ تھے۔
۴:۔ امام جعفر نے فرمایا کہ اہل قبلہ سے حضرت علیؓ کی جنگ میں یہ برکت تھی (احکام شرع معلوم ہوئے) ورنہ پتہ نہ چلتا کہ ان لوگوں سے کیا سلوک کیا جائے۔ [یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا (عقائد کتب حنفیہ)]
۵:۔ ایک آدمی نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ کیا خارجی شک میں پڑے ہیں تو فرمایا ہاں (جیسے آج امامیہ بھی خارجی نعرہ ان الحکم الا للہ کی طرح "امام منصوص اللہ" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ مگر یہ نص تو کچی ثابت نہ ہوئی تو پچھتا کر روتے پیٹتے ہیں)
۶:۔ آخری حدیث باب یہ ہے "کہ حضرت علیؓ کے پاس حروریہ (خوارج) کا ذکر ہوا تو فرمایا "اگر وہ امام عادل پر چڑھائی کریں یا جماعت مسلمین پر تو ان سے جنگ لڑو۔ اگر وہ امام حق پر چڑھائی نہ کریں تو ان سے جنگ نہ لڑو۔ کیونکہ اس میں ان کو دلیل بنانے کا حق ہے۔ (تہذیب الاحکام جلد 6 صفحہ 145) [طالبان قصاص بھی یہ دلیل بنانے کا حق رکھتے تھے]
قارئین کرام! باب کی ساری 6 احادیث آپ کے سامنے ہیں۔ سب میں صرف خارجیوں کو اپنا باغی اہل قبلہ بتایا ہے۔ کسی میں حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو اپنا باغی نہیں بتایا۔ اور جنگ کا حکم نہ دیا۔ تاریخ کا اتفاق ہے کہ جمل والے حضرت علیؓ کے حامی بن کر قاتلان عثمان سے آپ کو چھڑانے اور صرف ان سے جنگ لڑنے آئے تھے۔ پھر بھی صلح ہو گئی تو قاتلین عثمان نے اپنی موت دیکھ کر رات کو دھوکہ سے فریقین پر حملہ کر کے جنگ بھڑکا دی۔ اور حضرت معاویہؓ بھی حضرت علیؓ سے جنگ لڑنے نہ آئے۔ نہ اپنے صوبہ سے نکل کر کسی پر چڑھائی کی۔ اہل عراق کے لاکھ بھر لشکر نے صفین جا کر پہل کر کے تباہی کی کرائی۔ اس لئے آج خارجیوں کو تو کچھ نہ کہنا اور صرف جمل وصفین والے طالبان قصاص پر روافض کا لعن طعن کرتے رہنا، فتوے لگا نا لگوانا، خود نا قابل انکار اپنے مسلم کشی کے جرائم پر پردہ ڈالنا ہے۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

3) فرقہ واریت کے 7 بڑے گناہ

مسلمان سے ٹھٹھا، عیب گیری، بُرا لقب، بدظنی، جاسوسی، غیبت، صرف اپنے کو بڑا جاننا دوسرے کو حقیر ماننا۔ سات جرائم بڑے گناہ ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے۔

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ تو مرد مردوں کی ہنسی اڑائیں کہ شاید وہ (انجام میں) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی (ہنسی اڑائیں) کہ شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ تم آپس میں (ایک دوسرے پر) عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کے نام رکھنا بہت ہی بُری چیز ہے۔ اور جو اس سے توبہ نہ کرے گا پس ایسے ہی لوگ نافرمان سمجھے جائیں گے ☆ اے

ایمان والو! بہت سے گمان کرنے سے پرہیز کرو بے شک بعض گمان گناہ ہے۔ اور حالات کی تفتیش نہ کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اسے پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اس کو تو برا سمجھو گے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے☆ اے آدمیو! بے شک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو شاخیں اور قبیلے بنا دیئے۔ تا کہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر لیا کرو۔ یقیناً خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ صاحب علم اور صاحب خبر ہے☆

(پارہ 26 سورۃ حجرات رکوع 2 مترجم مقبول دہلوی شیعی صفحہ 619)

ان آیات میں مسلمانوں کو باہم لڑانے والے فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے اپنے کو بڑا، ملک، چوہدری، شاہ صاحب جان کر دوسروں کو حقیر اپنے کی اور ذلیل امتی جاننے والے، رات دن ہر ایک مسلمان کی عیب جوئی مطاعن گیری، بدظنی، بدظنی، عیب تلاشی اور غیبت و بدگوئی میں مگن رہنے والے حضرات سوچیں کہ کیا وہ مسلمان ہیں؟ اور ان کی حرکات کیا ان کے ایمان کی پہچان ہیں؟ کیا وہی صرف مومن ہیں کہ صرف 4 اہل بیت کو اپنا محبوب جانتے اور صرف 4 صحابہ کرامؓ کو ہی ان کے حبدار مومن مان کر باقی سوا لاکھ تمام صحابہ مومنین کو اور ان کو ماننے والے ہر دور میں کروڑوں اربوں نیک مسلمانوں کو سب سے برا منافق دشمن علی دوزخی جانتے اور مانتے ہیں۔ اور "تحقیقی دستاویز" کی طرح ہزاروں جعلی عیوب کے پلندے چھاپتے آ رہے ہیں۔ اس لئے کو کلمہ، نماز، حج، زکوۃ سے آزاد ہیں مگر وہی سکہ بند مومن جنتی طیب اور پاک شیعہ ہیں۔ (معاذ اللہ)

صحابہ پر الزامات کی نمبر وار صفائی

اب ہم ہر صحابی سے ان کے عیب کی صفائی پیش کرتے ہیں۔

اعتراض : 1- حضرت ابو ہریرہؓ غیر معروف الفقہ والعدالۃ تھے۔ (ندائے حق نیلوی)

الجواب : محض دھوکہ اور ایک بزرگ صحابی کی غیبت ہے۔ فقہ اور عدالت، مستقل خوبی ہے۔ جو ہر صحابی کو حاصل ہے مگر اشخاص کی بہ نسبت کم و بیش سمجھی جاتی ہے۔ جیسے ہر آدمی اپنے سے بڑی دولت والے کی بہ نسبت غریب اور کم آمدنی والا ہے اور یہی شخص اپنے سے کم مالدار کی بہ نسبت امیر اور بڑی آمدنی والا ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ خلفاء راشدینؓ اور اکابر فقہاء اور قضاۃ صحابہ کی نسبت کم فقہ اور عدالت والے ہیں۔ مگر فی نفسہ صحابہ میں محدث صحابہ مشہور ہیں فقیہ صحابہ میں شہرت یافتہ نہیں۔ شاید نیلوی صاحب کا یہی مطلب ہو۔ اللہ ان کو معاف فرمائے۔ جیل میں مشقت اٹھا کر اپنے خدا سے جا ملے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا تعارف اکمال فی اسماء الرجال میں یوں ہے۔

"ابو ہریرہ کے نام و نسب میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ جاہلیت میں عبد شمس یا عبد عمرو تھا۔ اسلام

میں عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھا گیا (یمن کے) دوسی قبیلہ سے تھے حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں آپ کا سب سے صحیح نام عبدالرحمٰن ہے ان کی کنیت ابو ہریرہ اس نام پر غالب آگئی۔ پس نام کے بجائے آپ کی کنیت چلتی ہے۔ (۷ ہجری) خیبر کے سال مسلمان ہوئے اور حضور ﷺ سے آ کے ایسے ملے کہ آپ سے چمٹ گئے۔ آپ نے بھی ایک Regular ہمہ وقت طالب علم کو پابندی سے پڑھایا۔ اور وہ باوجود بھوکا رہنے کے حضور ﷺ کی صحبت پر خوش تھے۔ جہاں حضور ﷺ جاتے یہ بھی ساتھ رہتے ان صحابہ سے ہیں جو سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ حضور ﷺ کے ہمدم ہونے کی وجہ سے وہاں پہنچتے جہاں کوئی نہ جاتا تھا۔ خود فرماتے ہیں یا رسول اللہ میں آپ سے کچھ ارشادات سنتا ہوں مگر یاد نہیں رہتے آپ نے فرمایا چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے بہت سے ارشادات فرمائے پھر میں وہ حدیث کبھی نہ بھولا جو آپ نے بیان فرمائی امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کے علاوہ آٹھ سو سے زیادہ صحابہ و تابعین سے حدیثیں بیان کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت انسؓ بھی ہیں۔

مدینہ میں 57ھ یا 58ھ میں وفات پائی۔ عمر 78 برس ہوئی۔ (اکمال آخر مشکوٰۃ صفحہ 622)

چونکہ شیعہ لوگ سنت نبوی اور حدیث کو تا قیامت حجت مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ساڑھے 5 ہزار احادیث نبوی امت کو پڑھانے والے حضرت ابو ہریرہؓ پر طعن کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن و سنت کے حجت ہونے والی احادیث کا انکار کر کے یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد صرف قرآن اور اہل بیت حجت ہیں۔ پھر اہل بیت کا قرآن صرف وہ مانتے ہیں۔ جو حضرت علیؓ کو حضور ﷺ سے پڑھے بغیر پیدائشی یاد تھا۔ وہ جب بعد وفات رسول لکھ کر صحابہؓ کو پیش کیا۔ تو انہوں نے قبول نہ کیا کہ ہمارے پاس تو حضور ﷺ کا پڑھایا ہوا قرآن ہے۔ ہم نے وہ جمع کر لیا ہے۔ تو حضرت علیؓ نے غصہ میں فرمایا اب تم میرا یہ قرآن قیامت تک نہ دیکھو گے۔ پھر وہ بھی کسی امتی کو پڑھائے بغیر ہر امام کے پاس راز سربستہ رہا۔ اب خیر سے بارہواں امام مہدی العصر 1200 سال سے چھپا کر غار سر من رائی یا نامعلوم جگہ غائب ہیں۔ اور سب دنیا بغیر قرآن و امام ہدایت سے محروم کفر پر مرتی آ رہی ہے۔ آج ہر شیعہ کو اسی عقیدہ پر ناز ہے۔ حوالہ جات ہم پہلے بتا چکے ہیں۔

اعتراض : 2- حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوھریرہؓ اور حضرت سمرہ بن جندبؓ کے قول کو نا قابل اعتبار سمجھتے تھے۔ (میزان شعرانی)

الجواب : دروغ محض ہے جو صرف شیعہ کی زبان سے نکلتا ہے۔ ورنہ حدیث شریف میں ''مسند امام ابوحنیفہ'' کی کتاب اور آپ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب حدیث ''موطا امام محمد'' ان 3 صحابہ کی روایات سے بھی لبریز ہیں۔

حضرت انسؓ کا سب سے پہلا ترجمہ آخر مشکوٰۃ اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ میں یوں ہے۔ ''حضرت انس بن مالک بن نضر ابو حمزہ خزرجی حضور ﷺ کے خادم مشہور ہیں۔ ماں کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ حضور ﷺ جب مدینہ منورہ

تشریف لائے توماں نے یہ 10 سالہ بچہ آپ کے حوالے کر دیا۔۔ خوب علم اور فیض پایا۔۔ خلافت عمرؓ میں بصرہ چلے گئے تاکہ لوگوں کو علم فقہ پڑھائیں۔ 91ھ میں بصرہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔ عمر 99 یا 103 سال پائی۔ اولاد در اولاد (خدمت نبوی اور دعا کی وجہ سے) بکثرت ہوئی۔ 100 یا 80 عدد ہوئے۔ 78 مذکر تھے۔ اور 22 خواتین تھیں۔ آپ سے بڑی مخلوق نے دین روایت کیا ہے"

امام بخاریؒ ان سے راوی ہیں کہ میں نے 10 سال حضور ﷺ کی خوب خدمت کی وفات کے وقت میری عمر 20 سال تھی۔ آپ سے دو ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ 585)

امام ابوحنیفہؒ نے تو آپ کی زیارت سے شرف تابعیت پایا۔ اور اہل بصرہ سے آپ کی سکھائی ہوئی فقہ محمدی حاصل کی تو کیسے امام ابوحنیفہؒ حضرت انس بن مالکؓ کے قول کو نا اعتبار سمجھ سکتے ہیں۔

(ب) حضرت سمرہ بن جندبؓ انسانوں کا قاتل اور جہنمی ہے۔ (البدایہ)

اکمال میں حضرت سمرۃ بن جندبؓ کا تعارف یوں کرایا ہے۔

"یہ حضرت سمرۃ بن جندبؓ فزاری انصار کے حلیف ہیں ان حفاظ حدیث میں سے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے بصرہ میں 59ھ میں وفات پائی"

ان سے امام ابوحنیفہ کیسے منحرف ہو سکتے ہیں۔ بہتان محض ہے۔ امام ابوھریرہؓ کا ترجمہ مبارک پہلے ہو چکا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ ہر صحابی کے شیدائی تھے۔ بھلا ان کے اقوال کو کیسے غیر معتبر کہہ سکتے ہیں۔

تہذیب التہذیب جلد 2 صفحہ 432 میں حضرت سمرۃ بن جندبؓ کے ترجمہ میں ہے

"بصرہ میں ٹھہرے زیاد جب کوفہ جاتا تو ان کو نائب بنا کر جاتا یہ حروریہ خارجیوں کے بڑے خلاف تھے تو وہ اور ان کے رشتہ دار اس پر طعن کرتے تھے۔ حسن بصری، ابن سیرین اور دیگر فضلاء بصرہ اس کی خوب تعریفیں کرتے تھے۔ بیٹوں کو بڑا علم لکھ کر دیا۔ بڑے امانت دار، سچے محدث اسلام اور مسلمانوں سے محبت کرتے تھے۔ بصرہ 58ھ میں اتفاقاً کھولتے پانی کی دیگ میں گر کر شہید ہو گئے۔ اور حضور ﷺ کا فرمان سچا ہوا کہ اے ابوھریرہ ابومحذورہ اور سمرہ تم میں سے جو آخر میں مرے گا۔ وہ آگ سے مرے گا۔"

البدایہ جلد 6 صفحہ 257 کے اسی عکسی صفحہ پر ہے "کہ سمرہ کی وفات جلنے سے ہوئی"

قارئین! آپ کو شیعہ اور خوارج کی بے ایمانی کا پتہ چل گیا کہ پانی میں جلنے والے کو جہنمی بنا دیا۔ اور خارجیوں کے قاتل کو انسانوں کا مجرم قاتل بنا دیا۔ (معاذ اللہ)

اعتراض 3- حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل وصفین میں لڑنے والے فاسق تھے (شرح مواقف) بحوالہ ڈاکٹر طہ حسین مصری

الجواب : شرح مواقف کی یہ عبارت بظاہر لفظ کے ساتھ ایک سوال ہے۔ "کہ مسلمان سے لڑنا ایک گناہ ہے" مگر یہ تو فریقین سے ہوا۔ اور اپنے اپنے اجتہاد میں ایک دوسرے کو غلط سمجھ کر ہوا۔ تو اجر یا گناہ نیت کی بنا پر ہوتا ہے۔ اور حضرت علیؓ سمیت امت کا فیصلہ یہ ہے کہ مجتہد مصیب ہو تو دوہرا اجر اور اگر غلطی پر ہو تو اکہرا ثواب پاتا ہے۔ گناہ کسی نے نہیں لکھا۔ کشتی مراسلہ حضرت علیؓ کی زبان سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اہل سنت کے اقوال یہ ہیں۔

(۱) بڑے عالم وزاہد سھل بن عبداللہ تستری کہتے ہیں جو شخص صحابہ کرامؓ کی تعظیم نہ کرے تو وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہی نہیں لایا (رسالہ تائید مذہب اہل سنت صفحہ 52 از مجدد الف ثانی")

(۲) امام نووی شرح مسلم جلد 2 صفحہ 272 میں فرماتے ہیں اہل حق اور تمام معتبر لوگوں کا اس پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام کی شہادتیں اور روایتیں مقبول ہیں اور وہ سب پورے عادل تھے۔

(۳) علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں تمام اہل سنت والجماعت مسلمان صحابہ کرامؓ کو متفقہ طور پر عدول (سچے عادل) کہتے ہیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مقدمہ)

طٰہٰ حسین مصری بدمذہب تھا

طٰہٰ حسین مصری یہ اہل سنت کے عالم دین نہیں صرف ادیب مورخ افسانہ نگار ہیں پھر اپنی ان کتابوں میں قرآن وسنت سے استدلال مسلمانان اہل سنت کے عقائد کا لحاظ اور تاریخی رطب ویابس سے صحابہ کرام کا تحفظ ودفاع بالکل نہیں کرتے۔ بلکہ روانش کی تائید میں جھوٹ بنا کر سچ کو بگاڑ کر مواد بھرتے جاتے ہیں۔ اس لئے تحقیقی دستاویز میں بار بار اس کی کتابوں سے مقام صحابہ کے خلاف مواد لیا گیا ہے۔ تاریخ کے اسکالر اور دفاع صحابہ میں ماہر مولانا محمد نافع مدظلہ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

پھر حضرت معاویہؓ اور آپ کے ساتھیوں کے متعلق عنادی تاریخ سازی کا ذکر یوں کیا ہے "ابو العباس السفاح (امام خمینی کی طرح) کی افواج کا امیر عبداللہ بن علی دمشق شہر میں تیغ برھنہ کے ساتھ داخل ہوا اس نے شہر میں قتل وغارت تین ساعات کے لئے مباح قرار دے دیا۔ شہر دمشق کی جامع مسجد کو اپنے پاؤں گھوڑوں اور اونٹوں کے لئے اصطبل کے طور 70 دن تک استعمال میں رکھا۔ (تاریخ ابن کثیر، ابن عساکر وغیرہ)

نا، شیعہ بھی معاویہ دشمنی میں لکھتے ہیں "212ھ میں مامون (شیعہ) نے منادی کرائی کہ جو شخص بھی معاویہ کا خیر کے ساتھ ذکر کرے گا یا اس کو کسی صحابی پر مقدم جانے گا حکومت اس شخص کی حفاظت نہ کرے گی۔ (مروج الذہب للمسعودی الشیعی جلد 4 صفحہ 40)

اعتراض : 4- حضرت مدعم اور کرکرہ خدام رسول جہنم کی آگ میں ہیں۔ (مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم)

الجواب : یہاں کلی اصول بیان ہوا ہے۔ کہ غنائم کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے پھر کمانڈر انچیف غانمین میں تقسیم کردے۔ تو استعمال درست ہے۔ اور جو شخص مال غنیمت میں چوری کرے تو وہ آگ کا حق دار ہے۔ اب ان دو شخصوں کی خیانت کا علم حضور

علیہ السلام کو تھا۔ اگرچہ وہ شہید بھی ہو گئے تھے۔ مگر حقوق العباد شہید سے بھی معاف نہیں ہوتے تو آپ کو ان کی سزا کی حالت دکھائی گئی۔ یہ باضابطہ تربیت یافتہ خادم رسول نہ تھے۔ مدعم ایک غلام تھا جو کسی نے آپ کو ہدیہ دیا تھا۔ کرکرہ نے آپ کے اونٹ پہ سامان لادا تھا اور اتفاقاً قابو کیا تھا۔ اللہ ان کو اور سب مسلمانوں کو معاف کرے۔ نیز حقوق المسلمین۔۔ جن میں مسلمانوں کو گالیاں دینا اصحاب رسول کی غیبت کرنا تو فرقہ شیعہ کا خاص شعار بن چکا ہے۔۔ ادا کرنے کی توفیق دے۔ یہ اصول اسی طرح ہوا

''کہ بالفرض میری بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹوں گا'' (الحدیث)

روایت میں یہ صراحت تو نہیں کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے جو کافر مشرک کی سزا ہے باب تقسیم غنائم کا مقصد ہم کو یہ تعلیم دینا ہے کہ ہم اس مسئلہ سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ نہیں کہ یہودی، مجوسی بن کر مسلمانوں کو طعنہ دیں کہ تمہارے نبی کے خادم بھی جب دوزخی ہیں تو تم کس طرح جنت جاؤ گے۔ کلمہ اسلام چھوڑ دو یہودی مجوسی اور شیعہ بن جاؤ (معاذ اللہ)

اعتراض : 5- حضرت ابو ہریرہؓ حرام طریقے سے مال کماتے تھے۔ (کتاب ابوذر غفاری)

الجواب : پہلے مطاعن فاروقی میں گذر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو غلط فہمی سے ڈانٹا تھا۔ پھر جب آپ نے اپنے مال کی صفائی پیش کر دی اور حضرت عمرؓ مطمئن ہو گئے۔ پھر گورنر بنانا چاہا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کمال تقویٰ، استغناء اور غیرت سے اسے قبول نہ کیا۔ اب حضرت ابو ہریرہؓ سے دنیا کے سب سے سچے بزرگ۔۔ جن پر ہمارا جان و مال سب کچھ قربان ہو۔۔ حضرت ابوذر غفاریؓ یہی مال دیکھ کر مناقشہ کر رہے ہیں۔ اور رافضی فرقہ اسے از خود حرام کہہ رہا ہے۔ جب کہ یہ طبقہ دنیا کا سب سے بڑا سود خور۔۔ ہر ملک اور شہر میں بنک چلانے والا۔۔ مشن غفاری کا بدترین قاتل ہے۔

اور اب انگریز کے ناجائز جوا اور سود سے لبریز ایجاد کردہ انعامی بانڈ، اخباری معمے، نمائشی بند ڈبوں میں کم و بیش مال لاٹری وغیرہ سے ناجائز دولت کمانے میں سب سے اول رہتا ہے۔ اور امامیہ مفتی ان کو اس حرام کمائی سے بالکل نہیں روکتے۔ مگر حضرت ابوذرؓ کو حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ وغیرہ کاروباری یا مالدار صحابہ کرامؓ سے ٹکرانے میں بڑا پارٹ ادا کرتا ہے

حضرت ابوذر غفاریؓ کا زاہدانہ نظریہ

یہاں زاہد ترین حضرت ابوذرؓ کا نظریہ باقی صحابہ سے اختلاف اور مزاج کی شدت پھر انتظام میں خلل بیان کرنا مناسب ہے مگر پہلے ان کی فضیلت میں دو حدیثیں پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں۔

(ا) حضرت عمرو ابن العاص کے صاحبزادے عبداللہؓ۔۔ یہ باپ بیٹا مومن محب ابوذر تھے ان کے دشمن سے خدا سمجھے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔

سبز آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور نہ غبار والی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا ہے۔ جو حضرت ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)

(یہ جزوی فضیلت ہے کہ خلفاء راشدینؓ بھی پیچھے رہ گئے اگر جزوی فضیلت ہر صحابی کا خاصہ سمجھی جائے تو تمام صحابہ کرامؓ کو افضل

برافضل اکثر احادیث سے اور پھر امت کے اتفاق سے جاننا فرقہ پرستی کی جڑ کاٹ دیتا ہے)

(۲) خود حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں -- تو کسی صحابی کا اپنی فضیلت میں قرآن وحدیث سنانا عیب اور خود پرستی نہیں ہے -- کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

کہ سبز آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور غبار آلود زمین نے کسی کو نہیں اٹھایا ہے جو ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والا زیادہ وفادار ہو وہ تو زہد میں عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہے۔ (ترمذی)

اسی وصف کے ساتھ پوری زندگی گذار دی۔ تھوڑا کمایا تو دن بھر کھا لیا۔ بنا بر توکل کل کے لئے بچا کر نہ چھوڑا ہمارے علم میں نہیں کہ بقدر نصاب زکوٰۃ کمایا ہو۔ پھر وہ سال بھر جمع رکھ کر زکوٰۃ دی ہو۔ جیسے مسلم غیر مسلم سب دنیا کا آج دستور ہے کہ وہ کماتے ہیں راہ خدا میں بھی دیتے ہیں وراثت میں بھی چھوڑتے ہیں اور کسی امیر غریب سے الجھتے نہیں یہ توکل اور زہد از دنیا کی وہ اعلیٰ مثال ہے کہ کروڑوں میں سے کوئی ایسا فقیر اور زاہد ہو۔ غنیمت ملتی تین خلفاء راشدینؓ وظیفے دیتے حسب ضرورت لے کر زائد غریبوں میں بانٹ دیتے ذکر خدا تبلیغ دین اتباع سنت میں مصروف رہتے۔

مال کمانے اور خرچ میں اسلام معتدل اور غریب نواز ہے

اب آپ سوچئے کہ یہ اچھا وصف ضرور ہے مگر قانون نہیں ہے۔ قانون ہر کمزور اور ضرورت مند کی سرپرستی کرتا ہے۔ گو دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے اسی لئے کمانے والا مالدار مومن بھی تو خدا کو پیارا ہے کہ جہاد، ترقیات اسلام، مسلم معاشرہ میں تقسیم دولت کی مساوات بھی تو مال کمانے، خدا کے قانون سے اور اپنی خوشی سے خرچ کرنے میں آئے گی۔ اشتراکیت نے حضرت ابوذرؓ کے اس تقویٰ وزہد اور عزیمت کے اعلیٰ تصور سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ کہ مال کما کر حقوق الٰہی کا قانون اسلام ختم کر دیا۔ سب لوگوں کو حکومت کا بھکاری اور محتاج بنا دیا اور حکومت کے کچھ افراد ہی قارون بن گئے۔ عام مسلمانوں کے لئے بھی یہ عزیمت -- سب خرچ کر دو کل کے لئے کما کر نہ رکھو -- واجب اور قانون نہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق کئی مرتبہ سارا مال راہ خدا میں دے دیں حضرت عمرؓ آدھا دے دیں۔ حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ وغیرہ بہت ہی مال کئی مواقع پر حضور علیہ السلام کی نذر کر دیں۔ حضرت علیؓ وحضرت بلالؓ رات بھر کی مزدوری دے دیں۔ تو یہ ان کے اعلیٰ شخصی حاتم طائی سے بھی زیادہ سخاوت کے تاریخی واقعات تو بن جائیں گے۔ مگر قانون نہیں بنیں گے۔ کہ ہر مالدار اتنا دے تب صالح کہلائے۔ اس سے آپ کو قانون اسلام کا اعتدال اور میانہ روی تو معلوم ہو چکی ہوگی۔ صحابہ کا یہ فطری اور مالی اکتساب واختلاف بھی ذہن نشین ہو جائے گا کہ ہر صحابی نے اپنی نیک نیتی اور دور اندیشی سے جو کیا ٹھیک کیا۔ ہمیں الجھنا اور بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑانے کا منافقانہ کردار ادا نہ کرنا چاہیے۔

حضرت ابوذرؓ کا منفرد تیز مزاج

چونکہ حضرت ابوذر غفاریؓ کے مزاج میں تیزی، غصہ کم برداشت کی صفت تھی ایک دفعہ آپ نے اپنے غلام کو بہت سخت کہہ دیا بات حضور ﷺ تک جا پہنچی تو آپ نے فرمایا انک امرء فیک جاھلیة (الحدیث)
اسی لئے آپ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا دو عادتیں بتاتا ہوں جو پشت پر ہلکی ہیں میزان میں بہت بھاری ہیں۔ بلا ضرورت چپ رہنا اور خوش اخلاق ہونا۔(مشکوٰۃ صفحہ 415)
آفتاب ہدایت کی نورانی کرنوں کے آگے جہالت کی تاریکیاں ختم ہو گئیں اور آپ کی تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ مگر فطری عادت کا کچھ رہ جانا بھی انسانی فطرت کا تقاضہ ہے پھر بڑھاپا اس پر مستزاد ہے۔ زمانہ نبوت اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے بعد حضرت عثمانؓ کا ترقیاتی دور ہے۔ تو وہ ہے کہ ہر آدمی مالدار ہے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا۔ ہر خوبرو خوش پوش اور عمدہ مکان والا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری جیسا درویش زاہد و فقیر مزاج یہ ترقی یافتہ دور پسند نہیں کرتا۔ ہر امیر اور ملازم سے الجھ پڑتا ہے شاید حضرت ابوھریرہؓ کے مالدار پشتر ہو کر آنے سے یہی گفتگو ہوئی ہو جسے رافضی نے حرام مال کمانا ان کی پاک زبان سے کہلا دیا ہے۔ نوجوان آپ سے دل لگی اور مزاح کرتے تو آپ غصہ سے ڈنڈا دے مارتے۔ قیام امن کے لئے حضرت عثمان نے آپ کو شام بھیج دیا۔ وہ تو اور انتہائی پرامن اور اعلیٰ ترقی یافتہ ملک بن چکا تھا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کی کسی نے نہ لگتی۔ بالآخر حضرت معاویہؓ نے واپس مدینہ بھیج دیا۔ اب حضرت عثمانؓ نے ان کو خادم اور ضروری سامان دیکر ایک ربذہ نامی گاؤں میں بھیج دیا جہاں وہ واللہ اللہ کی صداؤں سے راہ جنت طے کرنے لگے وفات کا وقت آیا تو بیوی سے کہہ دیا۔ سڑک پر جا بیٹھو ''میں نے حضور ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ابوذر! تنہا رہو گے تنہا وفات پاؤ گے۔ ایک اللہ والا گروہ آپ کے کفن دفن کا انتظام کرے گا'' اتفاقاً گورنر کوفہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے ہزار شاگردوں ملازموں کے ساتھ مدینہ آرہے تھے۔ ابوذر کا جنازہ پڑھنے اور تنہا دفنانے کی سعادت پائی۔ راقم اپنے شعر میں خراج عقیدت یہ پیش کرتا ہے۔

ہزاروں رحمتیں ہوں اس درویش اور اس کے جنازہ خوانوں پر
لاکھوں امراء قربان ہوں ابوذرؓ کے اس کاشانہ رحمت پر

شیعہ کا حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عمارؓ وغیرہ کے مزاج سے ناجائز استدلال

قارئین! ہم نے انتہائی ادب سے حضرت ابوذر غفاریؓ کا مالدار عوام سے اختلاف، پھر حضرت عثمانؓ و حضرت

ـــ مال کا نقصان دہ ہونا اپنی جگہ حقیقت ہے۔ گو زاہد اکابر صحابہ پریشان تھے کہ ہم بدل تو نہیں گئے۔ تو ایران کے نو مسلموں نے نمک حرام بن کر اس پرامن خلافت راشدہ عثمانی کا تختہ الٹ دیا۔ اور آج بھی رافضی اسی ذکر پر چل رہا ہے۔ ۱۲

امیر معاویہؓ کا ان سے عمدہ سلوک ذکر کر دیا ہے۔ جسے رافضی حضرت ابوذر غفاریؓ پر ظلم کا شور مچاتا ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ بھی اسی مزاج کے تھے۔ رافضی ان کو بھی حضرت عثمانؓ سے لڑاتا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ بھی '' حاکم بر سلطنت ہو کر زاہد ترین درانجمن'' تھے۔ داماد و سالہ ان دو بھائیوں کو بھی سازش سے لڑا دیتا ہے۔ اور یہی منافرانہ حرکت ہر دور میں مسلمانوں سے کراتا آ رہا ہے۔ خدا سے ذرا نہیں شرماتا۔ کہ وہ ان کو'' باہم مہربان بھائیوں کی زندگی والا'' بتا کر تاریخ سے فرمان خدا سچ کر دکھائے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سمیت صرف ان 4 صحابہؓ سے شیعہ کی محبت صرف اغراض فاسدہ کے تحت ہے۔ ورنہ جہاں وہ ان میں منافرت کی آندھیاں اپنی جھوٹی تاریخ سے چلاتے ہیں۔ وہ ان 4 بزرگوں کی زبان سے خلفاء راشدینؓ کی تعریفیں، کمالات، فتوحات، پرامن ترقیات، جن سے احادیث وسیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ہرگز ہرگز نہیں بتاتے۔ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ ان 4 بھائیوں کو چاروں بزرگ خلفاء سے اپنی کتب سے تو نہیں مسلمانوں کی کتابوں سے ہی باہم محبت سے بغل گیر ہونا، ایک دوسرے کو خراج تحسین پیش کرنا، مفید مشورے لینا دینا بتانے لگیں تو سب مسلمان بھائی بھائی ہو جائیں۔

اعتراض : 6- حکم بن ابی العاص منافق تھے۔ اس کی تمام اولاد ملعون ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)

الجواب : بالکل جھوٹا طعن ہے۔ جو صرف رافضی کو ہی زیب دیتا ہے۔ کبار علماء نے تصریح کر دی ہے۔ کہ حکم کی جلاوطنی کا قصہ احادیث صحابہ کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی اس کے ثبوت کے لئے کوئی صحیح اسناد کے ساتھ معروف اور مشہور روایت ملتی ہے۔ جس پر اعتماد کیا جا سکے۔ دیکھئے

(۱) منہاج السنۃ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 196 بحث طرد الحکم۔

(۲) المنتقیٰ للذہبی جلد 3 صفحہ 395 تحت بحث نفی الحکم بن ابی العاص

اگر جلاوطنی کا یہ واقعہ درست تسلیم کیا جائے تو اس کے متعلق علماء نے یہ صراحت کر دی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے واپسی کی اجازت دے دی تھی۔ جو حضرت عثمانؓ نے حاصل کی تھی۔ تو حضرت عثمان کا یہ واپس بلانے کا کام از خود نہیں تھا۔ دیکھئے

(۱) تاریخ طبری جلد 5 صفحہ 102-103 تحت آمد وفود مصری وعراقی بر مدینہ 35ھ۔

(۲) تاریخ طبری جلد 5 صفحہ 135 ذکر بعض سیر عثمان۔

(۳) البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 71 درابتداء 35ھ

(۴) کتاب التمہید والبیان فی مقتل شہید عثمان صفحہ 83-84 طبع بیروت، بحوالہ فوائد نافع جلد 1 صفحہ 488-602 و کذا فی اقربا نوازی صفحہ 272-279 از مولانا محمد نافع

(۵) بوڑھے فرتوت حکم کو اب مدینہ بلانے میں حضرت علیؓ بھی راضی تھے۔ (از عبقات خالد محمود)

رہی اولاد ملعون ہونے کی بات تو یہ شیعہ متعہ بازوں کی گالی ہے۔ شان رحمۃ للعالمینی سے یہ بعید ہے کہ وہ ایسی جماعت

پر گالیاں اور لعنتیں پڑھنے لگیں۔ جن کی خدا نے یہ ایمانی شہادت دی ''تم نے دیکھا کہ سب لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے تھے۔ (سورۃ النصر، پارہ 30) اور مہاجرین و انصار کی طرح ان مسلمانان فتح مکہ سے بھی جنت کا وعدہ فرمایا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پارہ 27 رکوع 17) اصحاب رسول کو بدلقب دینے والوں فاسق جاننے والوں (روافض) کے متعلق خدا کا فیصلہ یہ ہے

''اپنے لوگوں پر عیب نہ لگاؤ اور برے القاب سے ان کو متہم نہ کرو۔ دعویٰ ایمان کے بعد ایسے فاسقانہ کام کرنا بہت ہی برا ہے۔ جو توبہ نہ کریں تو یہی ظالم ہیں۔ (سورۃ حجرات، رکوع 2 پارہ 26)

اعتراض : 7- حضرت امیر معاویہؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عمروؓ تینوں لعنتی ہیں۔ معاذاللہ

(تنویر الایمان ترجمہ تطہیر الجنان)

الجواب: لعنت انہی لوگوں پر پڑے جو اس کے اہل ہیں اور امام حسین کو ذبح کر کے آج فخریہ جلوس نکالتے ہیں یہ الفاظ شیعہ کے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع میں لکھی گئی کتاب ''الصواعق المحرقہ'' مترجم میں روافض کے اس طعن کی مذمت و تردید کی ہے۔ اور ہمایوں شاہ مغلیہ نے یہ کتاب لکھوائی ہی حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع کے لئے تھی۔ مگر خائن دشمن اپنا اعتراض اصل بنا کر پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کا جواب ہرگز نہیں مانتا۔

اعتراض : 8- اسلام میں رشوت کی بنیاد مغیرہ بن شعبہؓ نے ڈالی۔ (المعارف لابن قتیبہ) اور ابن عمر کو رشوت پیش کی۔ (ایضاً)

الجواب : محض جھوٹ ہے۔ ابن قتیبہ خود غیر معتبر ہے۔ شیعہ کو خوش کرنے کے لئے صحابہ کے مثالب جمع کرتا ہے۔ تقریب اور میزان میں ہمیں نہیں ملا۔ علامہ ابن حجر نے حضرت مغیرہؓ کا تعارف یوں کرایا ہے

''مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر ثقفی، ابو عبداللہ یا ابو عیسیٰ کنیت ہے صلح حدیبیہ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حدیبیہ اس کے بعد کے تمام غزوات اور معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے''

(تہذیب التہذیب جلد 10 صفحہ 263)

آپ کو اور ابو سفیان بن حرب کو حضور ﷺ نے جنگ طائف میں بھیجا تھا۔ تو انہوں نے طائف والوں کو شکست دی۔ (ایضاً) حضرت عمر بن الخطابؓ نے آپ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تو تہمت لگائے جانے تک آپ گورنر رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے آپ کو معزول کر دیا اور ثبوت جرم نہ ہونے کی بنا پر کوفہ کا گورنر بنا دیا تا وفات حضرت عمرؓ کوفہ کے گورنر رہے۔ پھر کچھ مدت تک حضرت عثمانؓ نے بھی آپ کو گورنر بحال رکھا پھر معزول کر دیا۔ جنگ طائف میں ایک اور جنگ یرموک میں دوسری آنکھ شہید ہو گئی تھی۔ قادسیہ اور فتح نہاوند میں بھی شریک رہے۔ ہمدان وغیرہ کی فتوحات میں بھی شرکت کی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جمل و صفین کے فتنوں سے الگ رہے۔ پھر فیصلہ تحکیم میں شریک رہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں آپ کو کوفہ کا

حاکم بنایا تا وفات 43ھ آپ گورنر رہے۔ (بحوالہ عدالت صحابہ صفحہ 326) از اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 407
آپ مغیرۃ الرائے (صاحب تدبیر مغیرہ) سے مشہور تھے۔ شعبی کا قول ہے کہ سیاست و تدبیر میں سب اہل عرب سے 4 آدمی بڑھے ہوئے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور زیاد بن ابی سفیانؓ۔
حضرت امیر معاویہؓ حلم اور بردباری میں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ مشکل ترین مسائل حل کرنے میں، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فی الفور عمدہ تدبیر پیش کرنے میں اور زیاد بن ابی سفیانؓ ہر چھوٹے بڑے معاملے کو حل کرنے میں (تہذیب جلد 8 صفحہ 57) اتنے بڑے بزرگ حدیبیہ والے صحابی (جو بارشاد نبوی و خدا جنتی ہیں دوزخ میں نہ جائیں گے) پر رشوت لینے یا خود غرض و بدنیت ہونے کا الزام سبائی قاتل علیؓ ہی لگا سکتا ہے مسلمانوں کی شان نہیں ہے۔

اعتراض : 9- حضرت مغیرہؓ نے ام جمیل نامی عورت سے زنا کیا۔ (کتاب المختصر از ابن فداء المستدرک)

الجواب : شیعہ دوست اسے بہت اچھالتے ہیں اتنا ان کو بھی یقین ہے کہ بصرہ میں حضرت مغیرہؓ کی گورنری کے دوران ان پر یہ الزام ان کے مخالفوں نے لگایا تھا۔ تین گواہ گذرے چوتھا رک گیا۔ حضرت عمرؓ نے حکم قرآنی کے تحت تینوں کو 80/80 درے حد قذف لگادی۔ گو حضرت مغیرہؓ کو بصرہ سے معزول کر دیا مگر جرم ثابت نہ ہو سکنے پر رجم کی سزا نہ دی۔ اب ایک تیر سے دو شکار شیعہ یوں کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہؓ پر زنا کی علانیہ تہمت اچھالتے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ کو تارک حد زنا کہتے ہیں ہم از روئے اللہ کے قانون ان دشمنان خدا و رسول اور اصحاب رسول سے کیا پوچھ سکتے ہیں؟ کہ

(ا) ارشاد خداوندی ہے "وہ اس جرم کے ثبوت پر 4 گواہ کیوں نہ لائے جب نہ لائے تو اللہ کے ہاں جھوٹے ہیں"

(۲) "جو تہمت لگانے والے اگر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو 80 درے مارو اور شہادت کبھی قبول نہ کرو یہ فاسق ہیں"

(۳) "جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی کی باتیں مسلمانوں میں پھیلیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ (سورۃ نور آیت 13-4-19)

یہ تینوں آیتیں سورت نور افک بر عائشہؓ کی سزا سے متعلق ہیں۔ یہ بڑے بڑے لکھ پتی ذاکر، مجتہد، مؤلف اور صحافی ان کو پڑھ کر اپنا انجام سوچیں کہ وہ اس غیر ثابت تاریخی واقعہ کو جو تقریر و تحریر میں اچھالتے ہیں کیا وہ مسلمان ہیں؟ منکر قرآن اور خدا کے مجرم نہیں؟ وہ جو اس بے حیائی کا پرچار اپنا عقیدہ بنا کر کرتے ہیں کیا کوئی مسلمان جج ان پر 80/80 درے کی حد تہمت لگا کر ٹی وی سے اہل پاکستان کو نظارہ نہیں دکھا سکتا؟ خدا جانتا ہے کہ واقعہ سچا تھا یا جھوٹا مگر تین شخصوں کو خدا نے سزا کیوں دلادی آج جو یہ فحاشی پھیلائے قابل سزا کیوں نہیں؟ فی نفسہ واقعہ پر چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(ا) اس کی اسانید پر محدثانہ طریق پر کلام کرنے کے بہت مواقع ہیں۔ صحیح سند و روایت سے کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔

(۲) مورخین کہتے ہیں بعض لوگ ان کے خلاف تھے۔ ان میں ایک صاحب ابو بکرہؓ بھی پیش پیش تھے۔ تو طبری بلاذری کے

بیان کے مطابق ان پر مخالفین نے الزام لگا دیا۔

(۳) کہا گیا ہے کہ ام جمیل سے حضرت مغیرہؓ نے خفیہ نکاح گواہوں کی موجودگی میں کیا تھا۔ جسے مشہور اس لئے نہ کیا تھا کہ حضرت عمرؓ خفیہ نکاح پر سزا دیتے تھے (جیسے آج بھی عموماً اغوا کے کیس میں عدالت سے چند لوگوں کی موجودگی میں خفیہ نکاح کر دیا جاتا ہے) دیکھئے تلخیص الخبیر از ابن حجر۔ فیض الباری جلد 3 صفحہ 386 بحوالہ فوائد نافعہ جلد 1 صفحہ 424

مولانا محمد نافع فرماتے ہیں ''درایت کے لحاظ سے بھی یہ قصہ غلط ہے۔ کیونکہ آپ بزرگ صحابی ہیں 5 ہجری میں مسلمان ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں اپنے چچا عروہ بن مسعود کو تلوار کے دستہ سے مارا کہ حضور ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ کیوں لگاتا ہے۔ ان مقدس لوگوں میں شامل ہے "پس اللہ نے رسولؐ پر اور ایمان والوں پر اپنی رحمت و سکینت نازل فرمائی۔ کلمہ تقویٰ ان پر لازم کر دیا۔ وہ اس کے اہل تھے۔ (پارہ 26) پھر خلفاء راشدین نے ان کو گورنر بنائے رکھا۔ تو زنا کا الزام ان کی شان کے خلاف ہے''۔

اعتراض : 10- حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ پر لعنت کی۔ (تاریخ ابن الوردی)

الجواب : معاویہ سے مراد حضرت ابو سفیانؓ کا بیٹا شہرہ آفاق 20 سال گورنر اور 20 سال پرامن خلیفہ نہیں۔ بلکہ معاویہ بن خدیج ہیں۔ چونکہ محمد بن ابی بکر آپ کا بھائی تھا۔ وہ قاتلان عثمان کا حامی یا اُشتر کی طرح آمر تھا۔ اور وہ معاویہ بن خدیجؓ سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوا۔ تو بہن نے دکھی ہو کر رحمت سے دوری کی قاتلوں کے لئے دعا کر دی اللہ ہر ایک کو معاف کر دے اور شیعوں کے محبوب اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کے لئے ام المومنین نے دعا رحمت کر دی اور خود غرض شیعہ اس پر خوش ہیں مگر اپنی قساوت قلبی کا یہ عالم ہے کہ حضور ﷺ کی حبیبہ اور تمام مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ کے لئے اور ابو بکرؓ کی باقی اولاد کے لئے تو ذرہ دعائے رحمت نہیں کرتے نہ ادب سے ذکر خیر کرتے اور ان سے ہزاروں احادیث نبویہ کا خزانہ اسلام لیتے ہیں۔ شیعو اتم سے خدا سمجھے۔ پھر گدھے کی کھال میں جلانے والی یہ روایت بھی ابو مخنف لوط بن یحییٰ دشمن اصحاب رسول اور دشمن ازواج رسول کی ہے جو ہم پر حجت نہیں۔ (سیرت امیر معاویہ صفحہ 161 از مولانا محمد نافع)

اعتراض : 11- حضرت عمرو بن العاصؓ کی گواہی معتبر نہیں ہے۔ وہ تو احمق تھا۔ (الطاعون تا اولیت دین)

الجواب : جی شیعہ سبائیوں کے ہاں معتبر نہ ہو مگر ایمان کی دنیا کی سب سے بڑی عدالت پیغمبر ﷺ کے ہاں معتبر ہے۔

(۱) آپؐ فرماتے ہیں کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور حضرت عمرو بن العاصؓ ایمان لائے ہیں (مشکوۃ صفحہ 579 جامع المناقب)

(۲) بروایت ابو ہریرہؓ آپؐ کا ارشاد ہے ''کہ عاص کے دو بیٹے ہشام اور عمرو مومن ہیں۔ (مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 453)

(۳) بروایت حضرت جابرؓ آپؐ نے دعا دی اے اللہ عمرو کو بخش دے میں صدقہ کے لئے اس کو بلاتا تھا تو وہ لے آتا تھا۔ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 77) اس کی سند صحیح ہے مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 445 میں بھی یہ دعائے نبوی والی حدیث ہے۔

(۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت عمرو بن العاصؓ کے گھر آئے تو فرمایا ابو عبداللہ (عمرو) اور ام

عبداللہ (ان کی بیوی) کیا ہی بہترین گھرانے کے لوگ ہیں۔ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 77)
(۵) بروایت حضرت طلحہؓ حضور ﷺ نے فرمایا "عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ (ایضاً)
جب آدمی بے حیاء ہو تو سب کچھ کر گزرتا ہے۔ کہاں ایسے یہ ارشادات نبوت؟ اور کہاں کسی پنڈی کے نامعلوم طاحون کا جھوٹ کہ عمرو تو احمق تھا اس کی گواہی معتبر نہیں۔

اعتراض : 12- عمرو مکار اور حیلہ باز تھا۔ (تحفہ اثنا عشریہ)

الجواب : شاہ صاحب نے اسے شیعہ کا اعتراض بنا کر جواب دیا خائن رافضی نے اسے آپ کا عقیدہ بتا دیا۔ صحیح بات کو غلط لفظ سے تعبیر کرنا خود جرم ہے خدا اسے تَنَابَزُ بِالْاَلْقَاب برے نام ولقب سے یاد کرنے کا گناہ بتاتا ہے۔ جب یہ سب محدثین اور مورخین جیسے پہلے گذرا۔۔ عمرو بن العاص کو حسن تدبیر سے مشکل ترین مسائل حل کرنے والا۔۔ بتاتے ہیں۔ تو مسلمانوں کا دشمن رافضی اسے مکار اور حیلہ باز کیوں کہتا ہے۔ ان سبائیوں کی سازش سے صفین میں 70 ہزار مسلمان ذبح ہو چکے تھے۔ عمرو بن العاصؓ کی تدبیر سے جنگ رک گئی مسلمانوں کی خونریزی بند ہو گئی۔ پھر ان فسادی خارجیوں کو خود حضرت علیؓ نے نہروان میں تہ تیغ کیا۔ ہائے یہ دشمن اسلام و مسلمین وعلیؓ اس حسن تدبیر کو مکر وحیلہ بتاتا ہے۔ کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی مکار وحیلہ باز مسلمانوں کا دشمن ہو سکتا ہے؟ اللھم ھزمھم واخذھم اخذ عزیز مقتدر۔
اسی نکس صفحہ 268 میں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے عمرو بن العاص کو اس لئے امیر بنایا اور شیخین کو اس کے تابع کر دیا کیونکہ یہ بڑا صاحب تدبیر اور خفیہ چال چل سکتا تھا۔ حضور ﷺ کو یہی منظور تھا کہ یہ اپنی تدابیر اور ہوشیاری سے دشمنوں کے مکر وحیلہ کو برباد کر دے۔" مگر رافضی نے تو حضور ﷺ کے عمل پر بھی اعتراض کر دیا۔

اعتراض : 13- عمرو اور مغیرہ دونوں مفسد اور فتنہ پرداز ہیں۔ (قول حسن بصری مذکور در فیض الباری، تاریخ الخلفاء وغیرہ)

الجواب : حضرت حسن بصریؒ کی طرف یہ جھوٹی نسبت شیعوں کی مشہور کردہ ہے ورنہ مشاجرات صحابہ کی نازک بحث میں وہ بہت محتاط ہیں فقیہ شام امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ وحضرت عثمانؓ کے باہمی اختلاف کے بارے میں حسن بصریؒ المتوفی 110ھ سے پوچھا گیا تو فرمایا اُس کی بھی اسلام اور اعمال صالحہ میں سبقت ہے۔ اور اس کی بھی۔ وہ بھی حضور ﷺ کے رشتہ دار ہیں اور یہ بھی۔ دونوں کو آزمائش سے واسطہ پڑا (ہم کسی صحابی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے) (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 130)
امام حسن بصری کا یہ مقولہ پہلے گذر چکا ہے "کہ ان باہمی واقعات میں صحابہ موجود تھے۔ ہم غائب تھے وہ اپنے حالات سے واقف تھے ہم بے خبر ہیں۔ اس میں ہم کسی کے خلاف رائے نہیں دے سکتے۔
بالفرض یہ تاریخی غلط بات ہو بھی تو قصور حسن بصری تابعی کا ہو گا اسے فاتحین اور منتظمین صحابہ پر طعن وتبصرہ کا حق نہ تھا۔
فیض الباری کے اسی صفحہ پر ہے کہ بے شک حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہؓ کو عراق کا گورنر بنایا تھا (عمرو بن العاص کو بھی بنا دیتے

تھے) کیونکہ گورنری کے انتظامی امور درست نہیں ہو سکتے مگر ایسے شخص سے جو انتہائی دوراندیش اور ذہین ہو اور سب مشکل باتوں کو پھینک دے'' اب اس چالاکی دوراندیشی اور عمدہ ذھانت کو شیعہ فساد اور فتنہ پردازی کہے۔ تو یہ کافروں کی حمایت ہے کہ وہ شکست کھا کر یہی یہ کہتے تھے۔

اعتراض : 14- حضرت عمرو بن العاص کے نسب پر طعن (جاحظ بصری کی کتاب المحاسن والاضرار تاریخ اسلام از ذھبی، ربیع الابرار ونصوص الاخبار زمخشری، ملت عظمیٰ از رشید رضا مصری)

الجواب : زمخشری معتزلی اور رشید رضا مصری جیسے ادیبوں صحافیوں کو صحابہ پر طعن کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی مسلمان کے نسب پر طعن بدترین گالی ہے۔ جو کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ بالفرض اگر غلط بھی ہو تو اس میں مولود کا تو گناہ نہیں جرم والدین کا ہے۔ جو غیر مسلم تھے۔ شیعہ کی اصول کافی جلد دوم سے جعفری احادیث نقل کی جا چکی ہیں کہ ایسے شخص کے ایمان واعمال صالحہ میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ وہ مومن صالح جنت میں جائے گا۔ اسے طعنہ دینا خود بڑا گناہ ہے۔

اصول کافی مومن کے کافر کی پشت میں ہونے کا بیان: امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں مومن مشرک کی پشت میں ہوتا ہے تو اسے کوئی برائی نہیں پہنچتی حتیٰ کہ مشرکہ ماں کے پیٹ میں آجاتا ہے تو اسے کوئی برائی نہیں لگتی وہ جن دیتی ہے۔ تو بھی اسے برائی نہیں پہنچتی پھر اس پر تقدیر کا قلم چلتا ہے۔ (اپنی اچھائی برائی کا خود ذمہ دار ہوتا ہے) بالفرض مشرکہ کی طرح زانیہ جنے تو بھی شرعاً اس پر کوئی گناہ نہیں والدین سزا پائیں گے۔ پھر یہ رافضی امام حسنؓ پر شاہی بھرے دربار میں گالی دینے کی تہمت لگاتا ہے۔ کیا ان کے نانا جی بھی جب لوگوں کو مسلمان بناتے تو کلمہ پڑھاتے وقت یہ بھی کہتے کہ تمہارے تو اتنے باپ ہیں۔ شرم شرم!

جاحظ بصری خارجی عقیدہ کا ادیب ہے۔ وہ ایسے جھوٹے چٹکلوں سے اپنے قارئین کو ہنساتا ہے۔ جائز کام اور گناہ کی اسے تمیز نہیں زمخشری خود معتزلی شیعہ اور صحابہ سے نفرت دلانے میں مشہور ہے۔ ہم پر حجت نہیں البتہ علامہ ذھبی ثقہ ہیں مگر وہ تو اس کی تردید کرتے اور عمرو بن العاص کی پاک نسبی بتاتے ہیں۔

تذکرۃ الحافظ اور سیر اعلام النبلاء میں ان کا تذکرہ خیر ہی ہے کوئی بدنسبی نہیں ہے۔ ان کے ترجمہ میں علامہ ابن اثیر جزری کے اسد الغابہ سے چند جملے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اپنی والدہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا قبیلہ بنی عترہ سے تھیں۔ عرب کی کسی لڑائی میں قید ہو گئیں اور عکاظ میں بیچی گئیں۔ عاص بن وائل کے پاس آئیں بعد نکاح ان سے عاص کی اولاد ہوئی۔ پہلے اسلام کے زبردست مخالف تھے۔ 7 ہجری میں خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ حجدری کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے اسلام قبول کیا۔ آپ نے ان کو غزوہ سلاسل میں امیر بنایا۔ کامیاب آئے پھر آپ نے ان کو عمان کا تاحیات عامل بنائے رکھا اور فضیلت میں فرمایا سب لوگ اسلام لائے عمرو ایمان لائے نیز فرمایا عمرو قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ یہ بھی فرمایا۔ عاص کے دو بیٹے مومن ہیں۔

عہد صدیقی میں شام کی فتوحات کیں دور عمر میں مصر کو فتح کیا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے مصر اور عراق کے گورنر رہے۔ 43ھ میں انتہائی خدا خوفی کے ساتھ مصر میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 157 اردو)

اعتراض : 15- حکمین نے قصہ تحکیم میں ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔

(عقد الفرید، اخبار الطوال دینوری، حضرت علی تاریخ و سیاست میں از طٰہٰ حسین مصری وغیرہ)

الجواب : چاروں کتابیں بدعقیدہ رافضیوں اور اصحاب رسول کے دشمنوں کی ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں شیعوں کو اتنی بددیانتی تو نہ کرنی چاہیے پھر ان گالیوں کا آخری مرجع طبری ہے جو رطب و یابس سے پر ہے۔ پھر ایسی روایات کا موجد وہی لوط بن یحییٰ ابو مخنف ہوتا ہے۔ ہماری دانست میں واقعہ صرف اتنا ہے جو طبری سے پہلے مورخ خلیفہ بن خیاط التوفی 240ھ نے بیان کیا ہے۔ (جنگ صفین کے بعد صفر 37ھ) میں یہ طے ہوا۔ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص دو حکم (برائے صلح و انتخاب خلیفہ نو) دومۃ الجندل (مقام از رح شام کی سرحد پر) ماہ رمضان میں جمع ہوئے۔ تو حضرت علیؓ خود تو نہ آئے حضرت ابن عباسؓ کو بھیجا۔ مگر حکمین کسی خاص فیصلہ پر جمع نہ ہو سکے۔

(تاریخ خلیفہ بن خیاط بحوالہ فوائد نافعہ جلد 1 صفحہ 453)

جو کچھ البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 301 تا 303 دومۃ الجندل میں حکمین کے متعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بیٹے عمرو نے کہا کہ آپ بھی جائیں شاید خلیفہ چنے جائیں فرمایا دنیا طلبی میں نہیں جاؤں گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ غنی پرہیزگار چھپے رہنے والے سے محبت کرتے ہیں"

(۲) حضرت ابو موسیٰؓ نے دونوں کی معزولی کا اعلان کیا۔ اب شوریٰ نیا خلیفہ چن لے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا میں حضرت معاویہؓ کو معزول نہیں کرتا کہ حضرت عثمانؓ کے وارث اور طالب قصاص ہیں اس مرتبہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو حضرت عمرو نے لوگوں کو بلا امام چھوڑنا ایک طویل فتنہ سمجھا جو لوگوں کے مزید اختلافات بڑھا دے گا۔ اجتہاد میں غلطی اور درستی ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمروؓ سے سخت باتیں کیں اور عمرو نے بھی اسی جیسا جواب دیا۔

(۳) ابو مخنف نے حباب کلبی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمرو کی اس بات کا پتہ چلا تو وہ اپنی نماز قنوت میں پانچ آدمیوں پر لعنتیں پڑھنے لگے۔ جب حضرت معاویہؓ کو اس لعنت بازی کا علم ہوا تو وہ ان کے 5 آدمیوں پر لعنتیں پڑھنے لگے اس پر علامہ ابن کثیر کہتے ہیں "ولا یصح ھذا و اللہ اعلم" (جلد 4 صفحہ 303) پھر آگے حضرت علیؓ سے ایک روایت مرفوع ذکر کی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو حکمین نے ایسا فیصلہ کیا تھا تو ابن کثیر کہتے ہیں "فانہ حدیث منکر ورفعہ موضوع واللہ اعلم" اگر ایسا ہوتا تو حضرت عمروؓ کو حضرت علیؓ حکمین مقرر نہ ہونے دیتے۔ (صفحہ 303)

احقر عرض کرتا ہے کہ یہ گالیوں اور لعنتوں کی روایتیں درست نہیں یہ صحیح ہے کہ وہ کسی فیصلہ پر متفق نہ ہوئے۔ اور حضرت علی بن ابی

طالب خلیفہ برقرار رہے۔ اور اگر فیصلہ دونوں کو برقرار رکھنے کا کہو تو کسی صحابی پر اعتراض نہیں آتا خدا کا منشا بھی یہی تھا (اللہ اعلم)

دوسرا حوالہ : خلفاء راشدین از معین الدین ندوی بھی اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ مورخ غلط بات عیب لگانے والی نقل کرتے رہتے ہیں مگران سبائی قاتلوں مشیروں وزیروں کا گلہ تو نہیں کرتے جنہوں نے حضرتؓ کی رائے نہ مان کر ابن عباسؓ کو حکم نہ بننے دیا اب صرف حضرت عمروؓ اور حضرت معاویہؓ پر کیوں برستے ہیں؟ اس کا آخر یہ بھی ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا حضرت علیؓ کو معزول کرنے پر تو ہم متفق ہو گئے۔ مگر حضرت معاویہؓ کو میں رکھتا ہوں۔ اسے حضرت ابو موسیٰؓ نے نہ مانا تو حضرت علیؓ نے بھی نہ مانا دونوں اپنے اپنے علاقوں پر حکومت کرنے لگے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ نے اب مستقل حکمران بن کر حضرت علیؓ کے علاقوں پر قبضہ شروع کر دیا۔ بالآخر دونوں نے 38ھ میں صلح کر لی اور امن وامان قائم ہو گیا۔ مگر پھر خوارج زور پکڑ گئے۔ آپ نے نہروان میں ان سے کامیاب جنگ لڑی پھر ایک بدبخت ابن ملجم نے تین دن پہلے حضرت علیؓ کے محب اور مومن ہونے کی قسمیں کھائیں۔ اور بیعت کی تھی۔ اور چوتھے دن آپ کو شہید کر دیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جلاء العیون سے اس نام کے مومن حیدار کا حال سنئے۔

(۱) تیسرے دن حضرت علیؓ نے اس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی مصری سے بیعت لی۔ (جلاء العیون صفحہ 259-260)

(۲) قطامہ نہایت حسین وجمیل تھی۔ ابن ملجم نے اسے پیغام نکاح دیا۔ اس ملعونہ نے کہا میرا مہر 3 ہزار درہم ایک غلام اور قتل علیؓ ہے۔ ابن ملجم نے کہا سب منظور ہے۔ مگر حضرت علیؓ کے قتل پر قادر نہیں ہوں۔ اس نے کہا تلی کو غافل کر کے قتل کر اگر بچ گیا تو میرے ساتھ عیش کرے گا۔ ورنہ ثواب آخرت کافی ہے.......... حتیٰ کہ اس بدبخت نے حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔ جسے کوئی بڑا کافر شہید نہ کر سکا تھا۔ قطامہ مسجد میں معتکف تھی۔ (صفحہ 264) اس کے دو ساتھی اسی تاریخ کو حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو بھی قتل کرنے گئے تھے۔ حضرت معاویہؓ زخمی ہو کر بچ گئے۔ حضرت عمروؓ کی جگہ خارجہ شہید ہو گئے۔ ہم مسلمان ان کو خارجی۔۔ حضرت علیؓ کی جماعت سے نکلنے والے۔۔ بدترین دشمن اسلام جانتے ہیں۔ مگر شیعہ آج بھی دشمن اصحاب رسول میں ان کو اپنا بھائی جان کر ہرگز مذمت نہیں کرتے نہ لعنتوں کا ورد کرتے ہیں۔ کوئی افسر ان سے پوچھے کہ نمازوں کے بعد اور چلتے پھرتے 8 رشتہ داران پیغمبر پر جو.......... پڑھتے ہو ان میں خارجی اور ابن ملجم کیوں نہیں؟ حضرت معاویہؓ اور عمروؓ کی جگہ ان کے قاتلوں کو برا کیوں نہیں کہتے؟

اعتراض : 16- حضرت سمرۃ بن جندب انسانوں کا قاتل اور جہنمی ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

الجواب : شروع میں جواب گذر چکا ہے کہ حضرت سمرہ بڑے کثیر الحدیث بزرگ منتظم صحابی تھے۔ خوارج کی خوب پٹائی کی۔ اگر اس رافضی میں ذرا بھی علیؓ کی محبت ہوتی تو حضرت علیؓ کے دشمنوں کے قاتل پر تو قتل عام کا طعن نہ کرتا۔ پھر وہ ارشاد نبوی کے مطابق گرم پانی میں گرے اور جل کر مرے تو اس نے ان کو دوزخی کہہ دیا۔ (معاذ اللہ) اسی عکسی صفحہ پر ہے کہ انسانوں کے قتل کثیر

کی روایت بیہقی نے ضعیف بتائی ہے۔اس لئے کہ ایسی عام روایات منقطع اور مرسل ہیں۔

اعتراض: 17- حضرت سمرۃ بن جندبؓ فتنہ پرداز اور دشمن علی تھا۔(المشرف الوردی من الفقہ المحمدی)

الجواب: اوپر والا جواب کافی ہے طعن جھوٹا ہے۔پھر یہ وحید الزمان حیدر آبادی غیر مقلد ہے۔جو عرف میں چھوٹے شیعہ مشہور ہیں۔کہ کچھ صحابہؓ سے بدظن اور ان پر طعن کرتے رہتے ہیں۔اس کی ایسی عبارات جو تحقیقی دستاویز میں پیش کی جاتی ہیں ہم اہل سنت پر حجت نہیں اہل سنت تو صحابہ پر گلہ اور ان کی بدگوئی نہیں کرتے جیسے حضرت ولید بن عقبہؓ کے ترجمہ میں شارح بخاری ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔"ولہ ذنوب امرھا الی اللہ والصواب السکوت "اس کے گناہ اللہ کے سپرد ہیں۔ اہل سنت کا صحیح مذہب خاموشی ہے۔(تقریب التہذیب)

اعتراض: 18- محمد بن ابی بکر گستاخ،عبدالرحمن بن عدلیس اور عمرو بن الحمق بدمعاش تھے۔(سیف اسلام)

الجواب: ان لوگوں پر حضرت عثمانؓ کے قتل کے جرم میں یہ لفظ بولا گیا ہے۔جو فی نفسہ گناہ کبیرہ تھا۔شریف ایسا نہیں کرتے۔ جیسے خارجیوں جیسے عابد وزاہد حضرت علیؓ سے لڑائی کی وجہ سے آپ کے ہاں بھی برے تھے۔حضور ﷺ کے دو دامادوں کے قاتل گروہ کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔یہی قاتلان عثمان جمل میں صلح کے بعد غداری سے 10 ہزار مسلمان شہید کرتے اور صفین کے بعد خارج از جماعت علی ہو کر آپ سے جنگ لڑتے ہیں تو بدمعاش بن جاتے ہیں۔لیکن تعجب آپ کے اس ایمان پر ہے جو درخت کے پتوں کی طرح اپنا رخ اور سمت بدلتا رہتا ہے۔جب یہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ پر حملے کرتے ہیں تو آپ کے مومن بھائی کہلاتے ہیں۔اور آپ ان کو صحابی مشہور کرنے کے لئے آسمان سے قلابے ملاتے ہیں۔وہی جب حضرت علیؓ سے لڑتے ہیں تو دین سے خارج ہو جاتے ہیں۔

اگر چہ ان دو کو لہ صحبۃ حضور ﷺ کی معیت ملی تھی۔کچھ علماء نے لکھا ہے۔مگر ہمارا جواب یہ ہے کہ ہر صحابی معصوم یا گناہ سے بالکل محفوظ ہو یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔تاکہ سوا لاکھ میں سے 15/20 کو جو حدود و سزا کے لائق آپ دیکھتے ہیں۔پھر ان کی غیبت و برائی میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور ہم ایسے نہیں کہ ان چند کی وجہ سے ہم سب صحابہ کی عدالت کے منکر ہو جائیں۔ہم ان کی سزا پر خاموش ہیں۔خدا سے مغفرت کی دعا بھی کریں گے۔مگر ان اغلاط کو شیعہ کی طرح اپنا ایمان اور مذہب نہ بنائیں گے کیونکہ صحابہ کی اتباع گناہ کے کام میں نہیں ہوتی۔نیکی میں اتباع سے ہوتی ہے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (پارہ 11 رکوع 2) اگر ان کو قصاص کی سزا مل جاتی تو پاک ہو جاتے جیسے قذف عائشہ والے تین حضرات پاک اور مغفور ہو گئے تھے۔

اعتراض: 19- ابن تیمیہ حنبلی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تکفیر کی ہے۔(کشف الظنون)

الجواب: علامہ حاجی خلیفہ نے یہ نقل کر دی ہے مگر حشی نے ان پر جو تکفیر کا الزام لگایا ہے غلط ہے۔ابن تیمیہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یوں احترام کرتے ہیں اور ان کی روایات و تفسیر سے استدلال کرتے ہیں۔جیسے رد رفض میں شہرہ آفاق کتاب منہاج

السنۃ النبویۃ میں آپ کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ اسی طرح فتاویٰ بن تیمیہ درجن سے زائد جلدوں میں حضرت ابن عباسؓ سے احادیث نبویہ روایت کی ہیں۔

خود شیعہ حضرت عبداللہؓ اور ان کے باپ حضرت عباسؓ کے دشمن ہیں

باپ بیٹے دونوں کی توہین اور ایمان سے اخراج شیعہ مذہب کا خاصہ ہے مجلسی لکھتا ہے کہ حضرت عباسؓ عم رسول ﷺ ضعیف الایمان ذلیل النفس اور خوار آدمی تھے۔ اس لئے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانے کے لئے کوئی امداد اور کوشش نہ کی اور یہی گالی حضرت علیؓ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کو بھی دی ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)

اور اسی صفحہ پر حضرت عبداللہؓ اور حضرت عباسؓ پر یہ آیت لکھ دی ہے" جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے" شیعہ کی رجال کشی صفحہ 35 میں ہے کہ حضرت (جرامت ترجمان القرآن) عبداللہ بن عباسؓ غیر امین اور بددیانت تھے۔ (سبائیوں نے یہی تہمت لگا کر بصرہ کی گورنری سے ہٹایا)

اعتراض: 20- مقام حوأب پر حضرت زبیر نے جھوٹی گواہی دلائی۔ (انسان العیون یعنی سیرت حلبیہ)

الجواب: مقام حوأب کا یہ جھوٹا قصہ اور اس کی مکمل تردید پہلے کی جا چکی ہے۔ حضرت زبیر بن العوامؓ جیسے قطعی جنتی از عشرہ مبشرہ پر روافض کا یہ جھوٹا اتہام ہے۔ خدا خوفی تو اس طبقہ کے کسی فرد میں نہیں ہے۔

اعتراض: 21- ولید بن عقبہ صحابی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

الجواب: شراب پی تو سزا بھی پالی۔ حضرت عثمانؓ نے حد جاری کرنے کے بعد کوفہ کی گورنری سے معزول کر دیا۔ (الاصابہ صفحہ 638) گناہ مٹ گیا۔ آپ صحابی کا لفظ لکھ کر خوش ہوتے اور صحابیت کو بدنام کرتے ہیں۔ تو آپ کیسے مسلمان ہیں جو صحابی کی غیبت کو حلال جانتے ہیں۔ اور گناہ کو حلال جان کر کرنے والا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلمان نہیں رہتا۔ پھر اسے حضرت عثمانؓ کا بھائی جان کر بدگوئی پر ناز نہ کریں۔ یہ آپ کا والد کی طرف سے بھائی نہ تھا۔ ماں کی طرف سے مطلبی تھا۔ کہ اروی بنت بیضاء بنت عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ حضور ﷺ کے پھوپھی کے نواسے بھانجے کو یوں خوشی سے بدنام مشہور کرنا مجوسی کا پسندیدہ عمل تو ہو سکتا ہے۔ عرب ہاشمی مسلمان تو شرم سے چپ رہے گا۔ پھر یہ ہمارے ناسمجھ مترجم --- جو رافضیوں کو بدگوئی کا موقع دیتے ہیں اور ان کی چالوں کو سمجھتے نہیں --- بھی عجیب ہیں۔ عربی عبارت تو یہ ہے وحکی ان الولید صلی بهم الصبح اربعا وهو سكران " حکایت کی گئی ہے کہ ولید نے ان کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی۔ جب کہ وہ نشے میں تھے"

اس مترجم حکیم شبیر احمد انصاری نے " کہتے ہیں کہ یہ ولید شرابی آدمی تھے " کس لفظ کا ترجمہ ہے؟

یہ تو ایجاد بندہ ہے کہ صیغہ مجہول --- جو کمزور روایت کی نشانی ہوتی ہے --- اسے معروف بنا دیا۔ پھر وہ شرابی آدمی تھے کہہ کر دائمی شرابی بنا دیا۔ حالانکہ سکران حال واقع ہوا ہے۔ جو صرف اس نماز کی حالت بتاتا ہے جیسے قرآن میں ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پارہ 5 رکوع 4)

(ترجمہ) ایمان والو نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھاؤ۔ جب تک یہ جان نہ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

چونکہ اس رافضی کو اصحاب رسول کے بغض کا نشہ ہے تو اس نے بدمست ہو کر آگے آٹھ مزید کتابوں سے اس نشہ کے ساتھ نماز پڑھانے کے ایک واقعہ کو بار بار لکھا ہے۔ ان میں اصابہ ابن حجر نووی کی تہذیب الاسماء واللغات شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مدارج النبوت فارسی میں تو اس کے نیک کردار اور تعارف میں یہ صفات لکھی ہیں۔ کہ ولید بہادر شاعر، سخی تھے۔ مصعب بن زبیری کہتے ہیں کہ وہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ (الاصابہ) امام نووی کے الفاظ یہ ہیں "کہ حضرت ولید کو حضرت عثمانؓ نے (حضرت سعد بن ابی وقاص کے بعد کہ کوفیوں نے لایعنی اعتراضات کر کے ان کو معزول کرایا تھا) کوفہ کا امیر بنایا اور وہ قریش کے لوگوں میں بڑا وسیع الظرف، بردبار، بہادر، سخی، ادیب اور شاعر تھا۔ (عکسی صفحہ تہذیب الاسماء صفحہ 146 جزو ثانی از قسم اول ترجمہ ولید)
جب کہ یہ صفات فاضلہ رافضی پڑھ دیکھ کر نقل نہیں کر سکتا کہ اس کا مشن عیب جوئی و بدگوئی صحابہ برباد ہوتا ہے۔ اس طرح ان پر مہربان اور شیعہ کے ممدوح مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم بھی یہاں پیش کردہ خلافت وملوکیت کے صفحہ پر یہ صفات ہرگز نقل نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ ان کو معاف کرے۔ شیخین اور حضرت علیؓ کے سوا ہر صحابی کی غیبت میں بڑے رطب اللسان ہیں۔
رہے ہمارے فقہاء تو کسی صحابی کی ایسی صفات فاضلہ بیان کرنا ان کا موضوع نہیں ہے۔ ان کا موضوع ومقصود تو صرف حلال وحرام کے مسائل بتانا ہے۔ یہاں وہ صرف صلوا خلف کل برو فاجر (الحدیث) کہ ہر نیک وبد انسر یا امام کے پیچھے نماز پڑھو کے تحت ولید کا شراب پی کر نماز پڑھانا اور حضرت عبداللہ بن مسعود جیسے اعلیٰ صحابہ کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا بتانا مقصود ہے اور بس۔ پھر یہ درایت اور عقل کے لحاظ سے بالکل جھوٹا الزام ہے۔ گورنری کی جامع مسجد میں سینکڑوں صحابہ بھی اس نماز میں شریک ہیں کیا وہ جب تیسری رکعت کے لئے اٹھا تو کسی نے لقمہ نہ دیا حتیٰ کہ 4 پڑھا دیں۔ اس غلطی کا تو ہمارے دور میں بھی تصور نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ وہ تو خیر القرون تھا۔ بس سبائیوں کا مشہور کردہ جھوٹا اتہام ہے۔ جو نقل ہوتا آ رہا ہے۔ افسوس

اعتراض: 22- حضرت قدامہ بن مظعونؓ نے شراب نوشی کی اور حضرت عمرؓ نے کوڑے مارے۔
(التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان)

الجواب: واقعہ تو سچا ہے مگر رافضی کو اس اعلیٰ مستند کتاب دفاع از عثمان میں اس عیب گیری کے علاوہ حضرت عثمانؓ کے فضائل وکمالات اور دفاع از اعتراضات میں کوئی واقعہ نظر نہ آیا۔ کہ وہ حضرت عثمانؓ پر مطاعن نہ برساتا۔ حضرت قدامہ بن مظعونؓ قدیم الاسلام مہاجر اور بدری مسلمان حضرت عمرؓ کے برادر نسبتی ہیں۔ اس آیت کا غلط مطلب سمجھ کر ایک دفعہ پی بیٹھے۔ ان ایمان والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں پر کوئی گناہ اس بات میں نہیں جو انہوں نے شراب پی۔ جب وہ متقی ہوں اور ایمان واعمال صالحہ بجالائیں۔ پھر متقی ہوں اور ایمان لائیں۔ پھر متقی ہوں اور نیکی کریں اور اللہ تو نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (سورۃ مائدہ، آیت 93 پارہ 7 رکوع 2)

خلفاء راشدینؓ کی اپنے لوگوں اور عاملوں پر سختی

حضرت قدامہؓ کو غلطی یہ لگی کہ انہوں نے متقی اور پرہیزگار کے لئے کبھی پینا درست جانا۔ جب کہ حضرت عمرؓ اور تمام نیک مسلمان اسے ہر حالت میں ناجائز کہتے ہیں۔ کیونکہ شراب نوشی جیسا گناہ تقویٰ اور نیک اعمال کی ضد ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی پر بھی حد جاری کر دی۔ اور عدالت میں مساوات کا اعلیٰ ریکارڈ پیش کر دیا۔ رافضی حضرت عمرؓ کو تو خراج تحسین پیش نہیں کرتا۔ اس نکسی صفحہ سے حضرت عثمانؓ کی منیٰ میں 4 رکعتیں پڑھنے کی وجہ بتاتا ہے۔ 14 صحابہ کی ایک جماعت سے سفر میں پوری نماز پڑھنا مروی ہے جن میں حضرت عائشہؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوری نماز اس لئے پڑھی کہ آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ کچھ بدو آپ کے پیچھے منیٰ میں دو رکعت پڑھ کر گئے تو اپنی قوم میں یہ مشہور کر دیا کہ نماز فرض ہیں ہی دو رکعتیں ہم حضرت عثمانؓ کے پیچھے پڑھ کر آئے ہیں۔ تو اسی لئے ان کو چار پڑھا دیں تا کہ ان کا اختلاف و شبہ جاتا رہے۔ اور اسی طرح حضرت عمرؓ نے امر حج میں کہا کہ لوگ حج و عمرہ اشہر حج میں جمع کریں۔ الخ (التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان صفحہ 186)

اس صفحہ سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کبھی خلیفہ راشد اپنی لاعلمی کی وجہ سے ایسے شخص کو گورنر بنا دیتا ہے جو بد عقیدہ یا فاسق ثابت ہوتا ہے۔ پھر اسے معزول کر دیتا ہے۔ اور اس وجہ سے خلیفہ پر طعن نہیں کیا سکتا۔ مثلاً حضرت علیؓ نے مختار بن ابی عبید ثقفی --- جو بعد میں متنبی کذاب اور قصاص حسین کے بہانے 70/80 ہزار مسلمانوں کا قاتل بنا --- کو مدائن کا گورنر بنایا وہ ایک تھیلی لایا۔ جس میں موسات (بدکار عورتوں) کی اجرتیں تھیں۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ اسے برباد کرے اگر اس کے دل کو چیرا جائے تو لات وعزیٰ (عرب مشرکوں کے خاص بت) کی محبت سے بھرا ہوا نکلے گا۔ یہ ولید سے زیادہ فاسق تھا۔ (تو حضرت علیؓ نے اسے معزول کر دیا) اور وہ پھر مال کو اپنی ملکیت جتلا کر حضرت معاویہؓ سے جاملا۔ اور حضرت علیؓ اپنے حاکموں پر سخت گیر تھے۔ فرماتے تھے میں فلاں کو حاکم بناتا ہوں تو وہ مال لے آتا ہے۔ اور فلاں کو گورنر بناتا ہوں تو وہ میری خیانت کرتا ہے۔ وغیرہ ابو نعیم نے کتاب الامہ میں (علیؓ کے یہ فضائل اور سبائی عاملوں کے یہ قبائح ذکر کیے ہیں (جنہوں نے خلافت راشدہ کو ختم کرادیا تھا) اس تفصیل سے آپ کو پتہ چل چکا ہوگا کہ حضرت عثمانؓ و علیؓ خلیفہ راشد ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ خلیفہ عادل ہوں ان کے گورنر اپنی غلطیوں کے خود ذمہ دار تھے۔ کسی خارجی یا رافضی کو ان خلفاء اسلام پر طعن یا ان کو برائیوں کا ذمہ دار نہ بتانا چاہیے۔ (مؤلف)

پھر اس طاعن نے یہ شراب نوشی کا ایک ہی واقعہ ازالۃ الخفاء سے نقل کیا ہے۔ جس کا جواب ہو چکا۔

اعتراض : 23- حضرت ضرار بن الازور نے شراب نوشی کی۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 24- شریک بن سحماء نے زنا کیا۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 25- عمرو بن حمزہ اسلمی نے زنا کیا۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 26- حضرت خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ کی بیوی سے زنا کیا۔ (کتاب المختصر والاصابہ)

الجواب : یہ تین واقعات بدنیت رافضی نے اس لئے نقل کئے کہ صحابہ کی کردار کشی ظاہر کی جائے اور حضور ﷺ کے شاگرد وں مریدوں، جانثار صحابیوں کی برائیاں بیان کر کے کافروں کو خوش کیا جائے۔ کیونکہ ان کے بیان سے صرف رافضی اور دنیا بھر کے کافر ہی خوش ہوں گے۔ مسلمان اور ان کے نبیؐ تو ناخوش ہی ہوں گے۔ یہاں سے آپ کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ یہ رافضی کیا مذہب رکھتا ہے اور کن کن کافروں کو ان بدگوئیوں سے خوش کرتا ہے۔ ورنہ اس کی تعبیریں بھی ہو سکتی تھی جیسے سب مسلمان بیان کرتے ہیں۔ ''کہ یہ گناہ کے واقعات ان چند صحابہ کرامؓ سے تقدیر وتکوین کے ازلی فیصلہ سے کرائے گئے۔ تاکہ اسلام کا عدالتی نظام عمدہ ثابت ہو۔ حضور ﷺ اور آپ کے جانشین خلفاء راشدین ان پر حدیں جاری کریں اور آئندہ کے سب مسلمان ان گناہوں سے بچ کر رہیں''۔ اس لئے تمام محدثین نے ان کو کتاب القضاء اور ابواب الحدود میں ذکر کیا ہے۔ اور اسماء الرجال والوں نے ان کے گناہ وسزا کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ ہر دور میں مسلم معاشرہ اس تطہیری جھاڑو سے پاک صاف ہوتا رہے۔ اس لئے سوائے عدالت کے تقاضا کے اور اصلاح معاشرہ کے جذبہ کے کسی کے گناہوں کا پرچار، غیبت، طعنہ اور بے حیائی کے اعلان کے مترادف ہوگا۔ جو اسلام میں حرام ہی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (پارہ 6 آیت 1 سورۃ نساء)

(ترجمہ) مظلوم کے سوا (تھانہ میں رپورٹ اور عدالت کی طرف رجوع کے علاوہ) کسی کی برائی کا اظہار کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔

اس لئے شیعہ سنی روایات میں مسلمان کے عیوب کے چھپانے کی بار بار تلقین آئی ہے۔ اور ہتک عزت اور ناموس دری سے منع فرمایا ہے۔ دیکھئے۔ مسلم شریف اور اصول کافی جلد 2 کتاب الایمان والکفر۔

مجلسی کی عین الحیوۃ صفحہ 560 سے اس گناہ کی مذمت میں چند ارشادات جعفری ملاحظہ فرمائیں۔

''(۱) حضرت علیؓ فرماتے ہیں وہ شخص بڑا خوشحال ہے جسے اس کے عیب لوگوں کے عیب سے بچائے رکھیں۔

(۲) بسند معتبر حضرت باقر و جعفر (رحمہما اللہ) سے مروی ہے کہ کفر کے قریب بندے کے احوال یہ ہیں کہ وہ دین میں کسی کا بھائی بنے۔ پھر اس کے عیبوں، غلطیوں اور گناہوں کو تلاش کر کے یاد کر لے اور ایک دن اس کو طعنہ دے اور ملامت کرے۔

(۳) حضرت رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن مسلمان کا گناہ فاش کرے۔ گویا اس نے خود وہ گناہ کیا ہے۔

(۴) جو کوئی کسی مسلمان کو گناہ پر ڈانٹ ڈپٹ کرے وہ تب مرے گا کہ یہ گناہ کر لے گا.........الخ''

حضرت خالدؓ پر اعتراضات کا جواب

یہاں حضرت خالد بن ولیدؓ پر زنا کے طعن کو قدرے تفصیل سے بیان کرنا مناسب ہے۔ اگرچہ ہر دور میں شیعہ کے اس پُرفریب طعن کا جواب علماء دیتے آرہے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ کے علاوہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ میں تفصیل

سے دیا ہے۔ مولانا محمد نافع، مولانا اللہ یار خان اور مولانا مہر محمد نے بھی مرات صحابیت اور سیف الاسلام میں اس کا جواب دیا ہے
شیعہ اس کے دو شق بتاتے ہیں
(۱) خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کی قوم کو قتل کیا
(۲) اور پھر اس کی بیوی سے مباشرت کی
یہاں مختصر جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ مالک بن نویرہ اگرچہ پہلے مسلمان تھے قوم کی زکوۃ حضور ﷺ تک پہنچاتے تھے مگر صدیقی دور میں فتنہ ارتداد اور انکار زکوۃ کی آندھی سے یہ بھی متاثر ہوئے۔ اور ان کی حرکات ہوئیں کہ حضرت خالد بن ولید اور اس کے لشکر نے ان کو مرتد جان کر قتل کر دیا۔ موجب شک و ارتداد امور یہ تھے۔
(۱) حضور ﷺ کی خبر وفات آنے سے ان کے گھر میں خوشی ہوئی۔ عورتوں نے مہندی لگائی۔ دف بجائی اور دوسرے فرحت و خوشی اور انبساط کے لوازم ادا کئے گئے۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مطاعن صدیقی)
(۲) خود مالک جب حضرت خالدؓ کے ہاں پیش ہوئے تو حضور ﷺ کے ذکر میں رسول اللہ کا لفظ یا ادب کا کلمہ نہ کہتے تھے۔ بلکہ قال رجلکم و صاحبکم کذا کذا وغیرہ جو مرتدوں کا شیوہ بن چکا تھا کہتے۔ تو حضرت خالدؓ نے کہا کہ حضور ﷺ تمہارے کچھ نہیں لگتے کہ دوسرے پیغمبر نہیں کہتے۔
(۳) زکوۃ کی وہ رقم جو قوم سے جمع کر رکھی تھی وہ قوم کو واپس کر دیں۔ کہ اچھا ہوا تمہاری اس شخص کی موت سے جان چھوٹ گئی۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مطاعن صدیقی)
(۴) پھر قوم بھی اسلمنا اسلمنا (ہم مسلمان ہیں، ہم مسلمان ہیں) نہ کہتی۔ صبانا، صبانا (ہم بے دین ہیں، بے دین ہیں) کہتی تو حضرت خالدؓ کے لشکر نے ان کو مرتد جان کر قتل کر دیا۔ اور مالک بھی مارے گئے۔
لشکر کے بزرگ صحابی حضرت ابوقتادہ انصاریؓ نے چونکہ ان کی قوم سے صبح کی اذان سنی تھی۔ دوسرے نے نہ سنی تھی اس لئے انہوں نے حضرت خالدؓ سے اختلاف کیا۔ وہ اور مالک کے بھائی متمم بن نویرہ دربار صدیقی میں پہنچے اور بتایا کہ مالک کو غلطی سے قتل کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مدینہ میں بلایا اور وجوہات دریافت کیں۔ تو حضرت خالدؓ کو معذور جانا ان کی صفائی سے مطمئن ہوئے کوئی کارروائی نہ کی دوبارہ اپنے عہدے پر برقرار رکھا۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مطاعن صدیقی)
(یہاں سے معلوم ہوا کہ کبھی خلیفہ کا فیصلہ امر واقعہ کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ تو فریقین اپنے اپنے دلائل کی بناء پر معذور ہوتے ہیں کسی پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ عہد مرتضوی میں مشاجرات صحابہ میں یہی اصول اور وجہ کار فرما ہے اس لئے کسی کو بھی مخالف شرع یا باغی نہ کہا جائے گا۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات الخ۔ م)
قدیم تاریخ خلیفہ بن خیاط المتوفی 240ھ میں ہے کہ حضرت خالدؓ کے بیان سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ حضرت

خالدؓ نے تاویل کی ہے اور ان سے غلطی ہوئی ہے۔ مالک بن نویرہ کی دیت ادا کردی۔ اور حضرت خالدؓ نے جو وجہ اور عذر بیان کیا اسے قبول کرلیا۔ (تاریخ ابن خیاط صفحہ 70 طبع نجف اشرف عراق، سیر اعلام النبلاء للذھبی جلد 1 صفحہ 271)

تو حضرت ابو بکرؓ نے سنت نبوی پر عمل کیا۔ کہ قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف حضور ﷺ نے دعوت اسلام کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا تھا۔ تو وہ کلمہ پڑھتے بغیر صبانا (ہم نے دین چھوڑا) وہ پرانا دین چھوڑنا بتاتے تھے۔ حضرت خالدؓ نے ان کو اسلام کا انکار جان کر ان سے لڑائی کی بعض قتل ہوئے اور بعض قیدی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس لشکر میں تھے۔ وہ حضرت خالدؓ کی غلطی جان کر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے صورت حال بتائی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت خالدؓ کی کارروائی سے دو مرتبہ اظہار برأت کیا (بخاری) مگر حضرت خالدؓ کو برغلط معذور جانا۔ نہ قصاص میں قتل کیا۔ نہ عہدہ فوجی قیادت سے معزول کیا۔ بلکہ مقتولوں کی دیت بیت المال سے ادا کردی۔" اسی طرح حضرت ابو بکرؓ نے نہ حضرت خالدؓ کو سزا دی نہ معزول کیا دیت بیت المال سے ادا کردی"

(تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مطاعن صدیقی)

مولانا محمد نافع دامت برکاتہم نے حضرت خالدؓ کی برأت اس مثال سے بھی بتائی ہے کہ دور نبوت میں بھی فریقین میں سمجھ اور اجتہاد میں غلطی صادر ہوئی تھی۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے غلطی سے کچھ لوگوں کو قتل کردیا (کہ یہ ڈر کر جان بچاتے اور کلمہ پڑھتے ہیں) چنانچہ اس قوم کے نومسلم صحابی رفاعہ بن زید جذامی نے حضور ﷺ کا خط دعوت اسلام جلدی لے جا کر قوم کو مسلمان کردیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ پہلے سے اس قوم کی طرف گئے ہوئے تھے۔ اور اپنی صوابدید سے ان پر غارت ڈال دی۔ بعض کو قتل کیا بعض کو قیدی بنالیا۔ تو رفاعہ بن زید اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ واپس آیا اور صورت حال بتلائی تو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیجا آپ نے قیدی آزاد کردیئے قوم نے مقتولوں کا بدلہ یا دیت لینا معاف کردیا۔ اب حضرت زیدؓ کو حضور ﷺ نے معاف کردیا۔ غلطی سے قتل کی برأت ظاہر فرمائی یہی حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ سے کیا۔ اور سیف اللہ کو کافروں پر سونتے رکھا رہا دوسرا حصہ کہ خالد نے اس کی خوبرو بیوی سے اسی رات مجامعت کی بالکل جھوٹ ہے۔ اور اسی جھوٹ کی حسین آواز سے ان کی تقریریں بنتی اور جیبیں گرم ہوتی ہیں۔ ورنہ وہ پوری دیانت سے بات نقل کردیں تو نہ اعتراض بنے نہ جیب گرم ہو۔ حضرت خالدؓ کے جامع کا اکابر مورخین خلیفہ ابن خیاط تاریخ ابن خلدون وغیرہ نے تو ذکر ہی نہ کیا۔ البتہ ابن جریر طبری وغیرہ نے لکھا تو شرعی قانون کے مطابق یہ لکھا ہے۔

وتزوج خالد ام تميم بنت المنهال وتركها تنقضي طهرها (طبری ابن جریر جلد 3 صفحہ 278 تحت ذکر البطاح)

حضرت خالدؓ نے مالک کی بیوی ام تمیم سے شادی ایک ماہ بعد کی جب کہ اس کا طہر پورا ہو گیا تھا (بحوالہ فوائد نافع جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)

اسلام میں متوفی عنہا زوجہا کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے۔ مطلقہ جوان کی 3 حیض ہے اور آئسہ کی 3 ماہ ہے۔ اسی طرح عام باندی کی دو ماہ اور نئی باندی کی ایک طہر و حیض پورا ہو جاتا ہے۔ تو حضرت خالدؓ نے یہی کیا۔ رضی اللہ عنہ

تفسیر ابن عباس مترجم اردو جلد 1 صفحہ 255 میں ہے۔

شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں۔ مگر اس حکم میں وہ مستثنیٰ ہیں۔ جو شرعی طور پر تمہاری مملوک ہو جائیں۔ اور ان کے حربی شوہر دارالحرب میں موجود ہوں وہ ایک حیض آجانے (یا وضع حمل کے بعد) مشروط طور پر حلال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں جن کو حرام قرار دیا ہے وہ تم پر حرام ہیں۔

شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 480 پارہ 5 اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کی تفسیر میں ہے

"کہ حضور ﷺ نے فرمایا (جنگ حنین سے حاصل شدہ منکوحہ بیویوں) اب باندیوں سے جو حاملہ ہیں وطی نہ کرو۔ وضع حمل تک اور غیر حاملہ سے ایک حیض گذر جانے تک"

اور شیعہ تفسیر قمی جلد 1 صفحہ 135 میں ہے

اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی آدمی کی باندی جب اس کا نکاح اپنے غلام سے کرنا چاہے تو اس کے رحم کو ایک حیض سے یا دو حیض سے پاک ہونے دے۔ پھر جب وہ رحم سے پاک ہو جائے تو اس سے جماع یا غیر سے نکاح درست ہے"

اعتراض :27- حضرت خوات بن جبیر انصاری نامحرم عورتوں سے نازیبا حرکات کرتے تھے۔ (از مقامات حریری مقالہ 47)

الجواب: ماشاء اللہ جیب تراشی کی طرح آپ کی گناہ تلاشی کو داد دینی پڑتی ہے۔ کہ ہم تو بمشکل 10/15 مقامے بچوں کو پڑھاتے ہیں آپ نے مقامہ 47 میں ایک صحابی کا غیر عورت کو گلے لگانا دیکھ لیا۔ اس غیبت یا بہتان پر پھولے نہیں سماتے۔ تو صاحب عرض یہ ہے کہ ایسے ادبی ناولوں اور قصہ کہانی کی کتابوں میں واقعات فرضی ہوتے ہیں واقعی اور سچے بہت کم ہوتے ہیں۔ مقامات حریری کا افسانہ گو اور ناول نگار ابوزید سروجی آپ کو بھی معلوم ہے کیسے کیسے جنگ ہنسائی کے افسانے لاتا ہے۔ جب یہ قصہ ہی بادلیل اور بغیر سند ہے تو ہم ابوزید سروجی کے کہنے پر ایک صحابی اور صحابیہ پر یہ کیسے تہمت لگا دیں کہ لا ھنیالک تجھے نا مبارک بیوی ملے۔ کی ضرب المثل اس واقعہ سے بنی ہے۔ بالفرض ہو بھی تو یہ گناہ اللہ نے معاف کر دیا ہوگا۔ کیونکہ واللہ غفور رحیم کی سینکڑوں آیات سب سے پہلے ان کے حق میں ہیں اور سب سے قیمتی سامان کو سب سے پہلے داغ سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ آؤ سب سنی شیعہ مل کر یہ دعا پڑھ لیں۔ اور مطاعن صحابہ کی بدگوئی سے ہم بھی اپنے قلب کو زبان و قلم کو پاک اور آزاد کر دیں۔ اور ایک ناجی مسلم قوم بن جائیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِ خْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّالِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. (پارہ 28 سورۃ حشر رکوع 1 آیت 10)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے۔ اے اللہ ہمارے دلوں میں ان ایمان والوں کے متعلق کوئی کینہ کھوٹ نہ آنے دے۔ اے ہمارے رب آپ

بہت ترس کھانے والے مہربان ہیں۔

اعتراض: 28- حضرت عمار بن یاسرؓ کا قاتل ابوالغادیہ سابقین صحابہ سے تھا۔ (منہاج السنۃ النبویہ از ابن تیمیہ)

الجواب: یہ اس نے ابن حزم ظاہری سے نقل کیا ہے جو کئی باتوں میں منفرد ہے۔ ہم اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پھر اس پر مفصل تحقیق ہم نے اسی کتاب میں کر لی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کا یہ بیان اس مسئلہ میں چل رہا ہے کہ تمہاری غدیر خم والی روایت تم شیعوں کے عقیدہ میں بھی صحیح اور سچی ثابت نہ ہوئی۔ کیونکہ آخری لفظ" وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ " اے اللہ تو اس کی مدد کر جو علیؓ کی مدد کرے اور اس کو بے مدد چھوڑ دے جو علیؓ کی مدد نہ کرے۔ تمام اہل حدیث اور علم و معرفت والوں کے ہاں جھوٹی بات ہے۔ اس کے جھوٹ ہونے کی **چھٹی دلیل** ہی یہ ہے کہ حضور ﷺ کی دعائیں خدا نے منظور کی ہیں۔ اور یہ منظور نہیں ہے تو پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے ایسی دعا مانگی ہی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ جب حضرت علیؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو صحابہ اور تمام مسلمانوں کی تین قسمیں ہو گئیں۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ ہو کر (طالبین قصاص) سے لڑے ایک گروہ خود آپ سے لڑے اور ایک گروہ دونوں سے الگ تھلگ ہو کر رہے۔ اور اکثر سابقون اولون ان لوگوں میں سے تھے۔ جو الگ بیٹھے رہے۔ کسی کے ساتھ نہ ملے۔ یہ بھی قول ہے کہ کچھ سابقون اولون نے آپ سے جنگ کی۔

ابن حزم ظاہری نے یہ قول کیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو ابو العادیہ نے قتل کیا ہے۔ اور ابو العادیہ ان سابقون میں سے ہیں جنہوں نے تحت الشجرۃ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور ان سب کے متعلق حضور ﷺ کی حدیث صحیحین میں ہے کہ ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

اور صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے درخت کے نیچے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا............ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیر جیسے عشرہ مبشرہ کے لوگ حضرت علیؓ سے (بدلہ حضرت عثمانؓ چاہنے میں۔ ذاتی دشمنی سے نہیں) لڑے ہیں۔ حضرت عمارؓ کا قاتل بھی ان میں سے ہو تو ان سے دور نہیں یہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے 1400 تھے۔ جن پر اللہ نے حسب وعدہ در سورت فتح خیبر فتح فرمایا تھا۔ اور حضور ﷺ نے مال غنیمت کے 18 حصے بنا کر ان میں تقسیم کئے ان میں دو سو گھوڑے سوار تھے۔ تو آپ نے سوار کو ایک حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے دیئے۔ تو 200 کو 600 حصے ملے۔ اور دوسروں (1200) کو 1200 ہی ملے۔ احادیث صحیحہ میں یہی آیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم و اصحاب حدیث ہیں"

ایک شبہ کا ازالہ

ارشاد نبوی ہے کہ عمار کو میرے صحابی قتل نہ کریں گے۔ باغی گروہ قتل کرے گا۔ (صحیحین) تو ابن حزم کا یہ قول کیسے صحیح

ہے۔ کہ سابقون اولون میں سے ابو الغادیہ نے قتل کیا۔

جواب: (1) تو یہ ہے کہ ابن حزم کا قول فرد واحد ہے۔ حدیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہے۔ اسے ہی غلط کہا جائے گا۔

جواب: (2) یہ ہے کہ حدیثیں دونوں صحیح ہیں قاتل فئہ باغیہ ہیں۔ اصحاب حدیبیہ قطعی جنتی ہیں۔ تو تعارض یوں رفع ہوگا کہ باغیہ لغوی معنوں میں بمعنیٰ (عثمان کا بدلہ) چاہنے والا گروہ مراد ہو تو طالب ومطلوب اور قاتل ومقتول۔ نیک نیتی کی وجہ سے۔ اختلاف کے باوجود۔ جنتی ہیں۔ طالبان قصاص عثمان کا گروہ خدا کے قانون کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی کہ مقتولوں کا قصاص لینا تم پر فرض ہے۔ (سورۃ بقرہ پارہ 2 رکوع 6) کا نفاذ حکومت سے چاہتا ہے۔ جیسے مظلوم تھانہ عدالت اور قانون کی طرف رجوع کرتا ہے۔ حکومت پہلے بیعت لینے پھر متفق ہو کر یہ قصاص لینا چاہتی ہے۔ نیت دونوں کی صحیح ہے ایک کی خطاء اجتہادی ہے۔ مگر اقدام کسی کا از روئے شرع غلط نہیں ہے۔ تو دونوں کے مقتول جنتی ہیں نیک نیت قاتل قابل ثواب ہیں۔ یہی جمہور اہلسنت کا مذہب ہے۔ جیسے جنگ احد میں حضرت حذیفہؓ کے والد یمان کو ایک مسلمان نے غلطی سے کافر سمجھ کر شہید کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے قاتل ومقتول دونوں کو جنتی بتایا۔ (الحدیث)

حضرت عمارؓ کی شہادت سے متعلق امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے ریمارکس

جواب: (3) یہ گہرا ہے مگر سمجھ آجائے تو سب سے عمدہ ہے۔ پیچیدگیاں دور ہو جاتی ہیں اور کسی گروہ صحابہؓ پر حرف نہیں آتا۔ پاکستان کے مشہور محقق عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ (المتوفی ۵/۵/۲۰۰۹ء) تقریر بخاری صفحہ 7-8 میں فرماتے ہیں کہ جیسے حضرت عثمانؓ کے قاتل یعنی مجوسی سبائی گروہ ہیں۔ اور از روئے حدیث صحیح منافق اور باغی ہیں تو حضرت عمارؓ کا قاتل بھی یہی گروہ ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے دونوں گروہوں کا کوئی صحابی نہیں ہے کیونکہ نحوی اصول میں الباغیۃ الفئۃ کی صفت ہے یہ صفت موصوف تقتلک کا فاعل ہے فاعل کا وجود فعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ جس کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ گروہ پہلے سے ہی باغی ہے حضرت عمارؓ کو قتل کرنے کی وجہ سے باغی نہیں ٹھہرا اور اس گروہ کی پہلی بغاوت امام برحق حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے خلاف ہوئی۔ مصباح اللغات صفحہ 67 بغی کے تحت ہے فئۃ باغیۃ امام عادل کی اطاعت سے نکلنے والی جماعت۔ پھر اسی گروہ نے امام برحق حضرت علیؓ کی اطاعت نہ کی آپ نے جب تفتیش کرنے اور اپنی فوج سے قاتل نکالنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ کو قتل کرنے اور حکومت ختم کرنے کی دھمکی دے دی تب آپ کو اپنے جگری یاروں حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ طالبان قصاص سے مجبوراً کہنا پڑا کیف اقتص منهم هم يملكوننا ولا نملكهم. (تاریخ طبری حادثہ جمل، نہج البلاغہ وغیرہ)

میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ہماری ملکیت اور اطاعت میں بالکل نہیں ہیں۔

جب آپ کی حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ سے بصرہ میں براہ راست ملاقات ہوگئی اور سبائی پروپیگنڈہ کا غبار چھٹ گیا تو آپ نے صلح کر لی۔ اور اعلان فرما دیا۔ ''کل مدینہ واپس جا رہا ہوں۔ قاتلان عثمان اور ان کے حامیوں سے کوئی میرے ساتھ نہ لوٹے'' تو

انہوں نے خفیہ میٹنگ میں کہا۔۔۔ جس میں سب قاتل اور ان کے امیر لشکر مالک بن ابراہیم اُشتر نخعی اور امام اصلی ابن سبا یہودی شامل تھے۔۔۔ کہ اس میں تو ہماری موت ہے رات کو خفیہ فریقین پر حملہ کر کے صلح کو سبوتاژ کر دو۔ (طبری وغیرہ) یہی کچھ ان اصل باغیوں نے آپ کے حامی کہلا کر کیا۔ جنگ جمل کی یہی حقیقت طبری، ابن اثیر، ابن خلدون سب مورخوں نے لکھی ہے۔ پھر یہی گروہ 10 ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ ہو جاتا ہے۔ شام کے مقام صفین میں قیصر روم کے فاتح حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے لشکر کو للکارتا ہے۔ کہ ہم سب قاتل عثمان ہیں تم نے عثمان کے بیٹوں کو ساتھ ملا کر بدلہ عثمان کا مطالبہ کیا کیوں؟ پھر تم نے ہماری اطاعت و بیعت نہیں کی صوبہ شام سے جلا وطن بھی نہیں ہوتے تو ہم تم کو فنا کرنے آگئے ہیں۔ یہ امیر شام کچھار میں شیر کی طرح چھ ماہ رجب تا صفر 37ھ چھپا رہتا ہے۔ جب عراقی لشکر حملہ میں پہل کرتا ہے تو 70 ہزار مسلمان شہید ہو جاتے ہیں۔ (معاذ اللہ) حضرت عمارؓ کو خود ان کے حضرت عمارؓ کو نہ پہچاننے والے لوگوں سے آپ کو شہید کرا کر شور مچاتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قاتل شامی باغی گروہ ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنی صفائی میں کہتے ہیں انحن قتلناه وانما قتله الذين جاء وبه . (طبری وغیرہ) کیا ہم نے قتل کیا ہے؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قاتل آپ کو لانے والے ہیں اور ہمارے نیزوں سے مقتولوں میں پھینک دیا ہے" اگر امیر معاویہ کی یہ صفائی اور انکار درست نہیں تو ایسا کیوں ممکن نہیں کہ جمل کی طرح یہ قاتل سبائی گروہ حضرت امیر معاویہؓ کے فوجیوں میں گھس آیا ہو اور یدعون الی النار کا عامل یہ سبائی آپ کو شہید کر کے فتح جنگ کا اعلان چاہتا ہو کیونکہ حضرت عمارؓ کے قاتلوں میں کوئی بھی داعی الی الجنۃ کا مصداق صحابی شامل نہ تھا۔ اور نہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کے حکم اور رضا سے قتل ہوئے کیونکہ بروایت عثمانؓ اور حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ نے حضرت عمارؓ کے قاتل کو دوزخی بتایا ہے (کنز العمال جلد 11 صفحہ 725) حضرت عمرو بن العاصؓ سے بھی مشہور روایت یہی ہے قاتل عمار و سالبه فی النار (حضرت عمارؓ کا قاتل اور سامان لینے والا دوزخی ہے) (مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 378) تو اس حدیث کے راوی خود حضرت عمروؓ ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ بمع دیگر اصحاب رسول کیسے قاتل اور دوزخی بن سکتے ہیں۔

(ملخص بتغیر یسیر و اضافہ از رسالہ بخاری شریف کی چند ضروری مباحث صفحہ 7-8)

حضرت عمارؓ کی شہادت اور سبائیوں کے کرتوت

حضرت طلحہؓ کا قاتل سبائی ہے مگر یہ جھوٹی روایت بنا کر کہ "ان کے فوجی مروان سے پاؤں میں تیر مروا کر شہید کراتے اور مروان کو قاتل طلحہ مشہور کرتے ہیں"۔ یہاں حضرت عمارؓ کی پارٹی کا آدمی اپنی سیاست و شہرت چمکانے اور دوسروں کو الزام دینے کے لئے حضرت عمارؓ کا قاتل کیوں نہیں ہو سکتا۔ آخر وجہ فرق کیا ہے؟ جعلی تاریخ کے عاشق اور قرآن کے منکر اصحاب رسول کے دشمن غور سے سوچ کر بتائیں۔

(ا) کہ جنگ جمل میں اُشتر نخعی نے خفیہ میٹنگ میں حضرت علیؓ و حضرت طلحہؓ کو حضرت عثمانؓ کی طرح قتل کرنے کا مشورہ دیا

(۲) صلح کے بعد دھوکہ سے جنگ بھڑکا دی اور 10/12 ہزار امن سے سوئے ہوئے مسلمان شہید کرا دیئے۔

(۳) حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کو ایک حدیث سنا کر واپس لے آئے جنگ بند کرا دی۔ مگر پھر سبائیوں نے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ کو شہید کر ہی دیا۔

(۴) جنگ بندی کے بعد بھی اُشتر نخعی پوری فوج لے کر ام المومنین حضرت عائشہؓ کے کجاوہ پر حملہ آور ہوا اور 5 ہزار سے زائد بنو ضبہ اونٹ کی مہار پکڑنے والے شہید کر دیئے۔ جنہوں نے آپ کی ذات کجاوہ اور اونٹ تک کو آنچ نہ آنے دی۔ ہاتھ میں مہار پکڑتے اور گردن کٹوا دیتے ان جان نثاران حرم نبوی کو اس درویش کے لاکھوں سلام جن کو آج لاعلم صحافی اور تاریخ سے جاہل مولوی بھی خراج عقیدت پیش نہیں کرتا ۔

(۵) امیر شام کے مطالبہ قصاص پر سبائیوں کا بار بار یہ اعلان کرنا کہ ہم سب قاتلان عثمان ہیں۔ معاویہ ہم سے بدلہ لے لے

(۶) حضرت علیؓ کے فرمان کے برخلاف ان کا از خود جنگ بند کرنا اور حضرت علیؓ کو بھی دھمکی دینا کہ جنگ بند کردے ورنہ تجھے عثمان سے ملا دیں گے۔ (شیعہ کی معتبر کتاب مناقب شہر بن آشوب جلد 3 صفحہ 282 و شرح نہج البلاغہ از مفتی جعفر حسین قائد ملت جعفریہ واقعہ صفین)

(۷) پھر خارجی بن کر حضرت علیؓ سے لڑنا اور بدبخت ابن ملجم کا مذہب تقیہ چھوڑ کر حضرت علیؓ کو شہید کر دینا۔ جب یہ حقائق تاریخ درست ہیں تو خود ان سبائیوں کا حضرت عمارؓ کو شہید کر کے شامیوں پر الزام لگانا کیوں درست نہیں؟ کیا بڑے سے بڑا زبان دراز خطیب اور قلمکار صحافی اس کا جواب دے سکتا ہے؟ بنو (ز نو جر دل

حنفی امام جصاص رازی اور علامہ عینی بھی سبائیوں کو قاتل بتاتے ہیں

(۸) احکام القرآن جصاص میں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے کہا کیا ہم نے اسے قتل کیا؟ اسے تو ان (سبائیوں نے) قتل کیا جو ان کو اٹھا لائے اور ہمارے نیزوں کے (مقتولوں کے) درمیان پھینک دیا۔ (احکام القرآن جلد 3)

(۹) علماء متقدمین کی ایک جماعت یہی کہتی ہے کہ حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ کے قاتل باغی خارجیوں نے حضرت عمارؓ کو شہید کیا

(علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری جلد 4 صفحہ 209)

محدث ابن بطال، مہلب وغیرہ جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قاتل خارجیوں کو کہنا صحیح ہے جن کی طرف حضرت عمارؓ کو حضرت علیؓ نے بھیجا تھا وہ ان کو جماعت کی دعوت دیتا تھا" اگر یہ کہا جائے کہ خارجی بعد میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمارؓ تو صفین میں شہید ہوئے۔ تو عرض یہ ہے کہ یہی تو حضرت عثمانؓ کے قاتل اور باغی تھے۔ پھر بعد میں حضرت علیؓ کے بھی باغی اور قاتل بنے۔ تو حضور ﷺ کا فئہ باغیہ کو قاتل عمار کہنا سچ ہے۔ بعد میں لوگوں کا حضرت امیر معاویہؓ کو باغی کہنا درست نہیں۔ م)

قتل عمارؓ کی پوری احادیث سے سبائی قاتل ثابت ہوجاتے ہیں

جواب: (4) ایک عام فہم اور آسان جواب یہ بھی ہے کہ ایک قاتل ہوتا ہے۔ ایک آمر قتل ہوتا ہے۔ ایک سبب قتل بنتا اور جھوٹی گواہی سے کسی کو سولی پر لٹکوا دیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان میں بھی تینوں مجرم قاتل اور قابل سزا ہوتے ہیں۔ قتل عمارؓ کی مشہور حدیث راویوں نے پوری نہ بتائی مورخین و محدثین نے اتنی ہی لکھ دی جس سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ حدیث کا مصداق غلط سمجھا گیا۔ آمر قتل اور سبب بننے والے تو سب پاک صاف مومن بن گئے۔ اور قاتل صرف پھندہ ڈالنے والے کو بتا دیا پوری حدیث نبوی سیرت ابن ہشام وغیرہ میں یوں ہے۔

> مسجد نبوی تعمیر ہو رہی تھی بڑے بڑے بھاری پتھر بلاک صحابہ کرامؓ لا رہے تھے۔ دل لگی سے کچھ صحابہ حضرت عمارؓ جیسے درویش کو دو دو اٹھوا دیتے تھے۔ حضرت عمارؓ نے تھک ہار کر حضور ﷺ سے عرض کیا قد قتلنی اصحابک یا رسول اللہ اے اللہ کے رسول آپ کے صحابہ نے تو مجھے مار ڈالا۔ آپ نے فوراً وحی سے اطلاع پاکر فرمایا ویحک یا عمار لا یقتلک اصحابی وانما تقتلک الفئة الباغية (ترجمہ) عمار تم پر افسوس! میرے صحابی تجھے قتل نہ کریں گے تجھے تو باغی امام پر چڑھائی کرنے والا گروہ قتل کرے گا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 497 واللفظ لہ العقد الفرید لابن عبد ربہ المتوفی 328ھ وفاء الوفا للسمہودی جلد 1 صفحہ 235 التوفی 911ھ)

اس ارشاد نبوی کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی صحابی نہ حضرت عمارؓ کو قتل کرے نہ قتل کا حکم دے اور نہ اس پر خوش ہو۔ تو قاتل غیر صحابی ہی ہوگا۔ حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ صحابہ کرامؓ اس جرم سے بری ہو گئے۔

(۲) اس حدیث کا تقاضا یہ بھی ہے کہ قتل بالسبب ہو بالفعل نہ ہو۔ غور کیجئے حضرت عمارؓ اگر بھاری پتھر لگ جانے اور گرنے سے شہید ہو جاتے تو بالفعل قاتل تو پتھر بنتے مگر قتل کی نسبت پتھر لادنے والوں کی طرف ہوتی یہی نسبت حضرت عمارؓ نے صحابہؓ کی طرف کی اسی کی نفی حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے کر دی۔ یعنی میرے صحابہ تیرے قتل کا سبب نہ بنیں گے۔ نہ وہ ارادہ سے قتل کروائیں گے۔ بلکہ باغی گروہ تیرے قتل کا سبب بنے گا۔ وہ تجھے قاتل عثمان مشہور کر کے طالبان قصاص کے سامنے لے آئے گا۔ وہ تجھے قتل کا حق دار سمجھ کر مار دیں گے۔ جیسے جج اور قاضی کے سامنے دو گواہ۔۔ جھوٹے ہی سہی۔۔ گواہی دے دیں۔ تو وہ دفعہ 302 کا فیصلہ سنا دے گا۔ اور جیل کا عملہ اسے سولی پر لٹکا دے گا۔ اب تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 2-3 میں حضرت عثمانؓ کے 4 قاتلوں کا حضرت علیؓ کے سفیر بن کر آنا اور دھمکی سے حضرت معاویہؓ کو ڈرا کر گفتگو کرنا۔ مگر حضرت معاویہؓ کا ٹھنڈے مزاج سے جواب دینا اور ان کو قتل نہ کرنا کہ دنیا کے کسی اصول میں سفیر کا قتل جائز نہیں۔ کاش کہ یہ بھڑ کانے والے قاتل سفیر بن کر بار بار نہ آتے ایک ہی دفعہ حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ جیسے معتدل حضرت علیؓ کے بھی خیر خواہ آپ کے حکم سے آجاتے تو صلح ہو

جاتی۔ 80 ہزار مسلمان ذبح ہونے سے بچ جاتے مگر حضرت علیؓ کی مجبوری یہی تھی "کہ وہ ہمارے مالک بن گئے ہیں ہماری بات نہیں چلنے دیتے۔ ہم سے اپنی منواتے ہیں" (نہج البلاغہ) ان قاتلان عثمان نے حضرت امیر معاویہؓ کو دھمکا کر کہا "تجھے وہ عذاب نہ پہنچے جو جمل والوں کو ملا تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا "تم تو گویا دھمکی دینے آئے ہو صلح کرانے نہیں آئے" (ایضاً) ان کے لیڈر شبث بن ربعی سے حضرت امیر معاویہؓ نے کہا "ہم حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کا قاتل نہیں کہتے۔ مگر یہ تو بتاؤ قاتلان عثمان تم جیسے لوگ ہیں تم ان کو جانتے ہو۔ وہی تمہارے ساتھی کے فوجی ہیں وہ قاتل ہمارے حوالے کر دے کہ ان کو ہم بدلہ میں قتل کریں پھر ہم تمہاری اطاعت کر کے جماعت میں مل جائیں۔ تو شبث بن ربعی بولا اے معاویہ کیا تجھے پسند ہے تو موقع پائے تو عمار کو بھی بدلہ میں قتل کر دے۔ (طبری جلد 4 صفحہ 2-3)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ یہ صحابہ اور مسلمانوں کے دشمن حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھی قاتل عثمان اور مجرم بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں کہ یہ ان کو قاتل عثمان جان کر قتل کر دیں تو ہم اس کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کریں۔ جیسے حضرت امام حسینؓ کو خود اسی نیت سے لائے اور شہید کر کے دل سے خوش ہوتے اب تک پروپیگنڈہ کرتے آرہے ہیں۔ ورنہ حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ ہوں یا حضرت عمارؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ ہوں کوئی بھی حضرت عثمانؓ کا قاتل یا آمر بالقتل، یا سبب بالقتل نہیں ہے۔ یہ سبائیوں کی صرف اپنے جرائم چھپانے کی اور دوسروں کو الزام دینے کی سیاسی چال ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کو قاتل عثمان اور قتل کا حقدار بنا کر ان کو آگے کرنے والے، متلون مزاج شبث بن ربعی کا حال تاریخ سے سنئے۔

"شبث بن ربعی تمیمی کوفی مخضرم ہے (یعنی عہد جاہلیت میں پیدا ہوا مگر اسلام آپؐ کی وفات کے بعد لایا) سجاح (جھوٹی نبوت کی دعویدار عورت کا موذن تھا پھر مسلمان ہوا۔ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے آئے تھے۔ پھر حضرت علیؓ کے ساتھ ہو گیا۔ (جواب سفیر علیؓ بن کر حضرت عمارؓ کو بھی قاتل عثمان بتانے آیا ہے) پھر خارجی بن گیا۔ پھر تائب ہوا۔ تو امام حسینؓ کو بلایا پھر امام حسینؓ کے قتل میں شریک ہو گیا۔ پھر مختار ثقفی کے ساتھ مل کر قصاص حسین کی جنگ لڑی۔ پھر یہ کوفہ میں پولیس افسر تھا اور مختار کے قتل میں شریک ہوا۔ 80ھ میں کوفہ ہی میں مرا" (تقریب التہذیب صفحہ 143)

افسوس کہ حضرت علیؓ اور اہل بیت کرامؓ کو ایسے زبان دراز بہادر مگر مفسد و منافق ملتے رہے جو اہل بیت سمیت ہزاروں افراد کی مسلم کشی کراتے رہے۔ (معاذ اللہ)

اگر آج بھی کوئی دیانتدار سب مسلمانوں کا خیر خواہ صحافی، مورخ، فاضل، جج اور عالم ایسے تاریخ کے خونخوار بھیڑیوں کو تحقیق سے الگ کر دکھائے۔ اور تمام فرقہ وارانہ فسادات کا موجد و موجب ان کو ہی ثابت کر دکھائے تو سنی شیعہ فساد بالکل بند ہو جائے اور سب پابند شرع مسلمان امن و امان کی زندگی سے مالا مال ہو جائیں۔

اعتراض: 29-بارہ عدد صحابہ منافق ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے۔(مسلم-مسند احمد-مشکوۃ-اشعۃ اللمعات-ترجمان السنۃ-کنز العمال از تحقیقی دستاویز صفحہ 904 تا 916)

الجواب: منافق کو خدا نے خبیث کہا اور اس کا ٹھکانا جہنم کا سب سے گہرا کنواں بنایا ہے۔(پارہ 5 رکوع 18) اس کے مقابل مومن طیب مسلمان ہے جو جنات الفردوس کا مالک ہے۔خدا دونوں میں امتیاز رکھنا چاہتا ہے۔ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (پارہ 4 رکوع 9)"تا کہ اللہ گندے کو پاک سے جدا کر دے"

محترم! یہی 12 کا لفظ آپ کا پیارا موضوع ہے۔آپ کا سارا مذہب اسی کے گرد گھومتا ہے۔اس لیے آپ صرف اپنے 4 محبوب اہل بیت اور ان کے 4 ہی دوست اصحاب رسول کے سوا تقریباً 2 لاکھ صحابہ کرامؓ کو اسی منافق لفظ سے موسوم کرتے اور رات دن ان سے بیزاری کا وظیفہ پڑھتے ہیں اور النادر کالمعدوم کے تحت تمام صحابہ رسول پر نفاق کا بم چلانے کے باوجود مومن بنے ہوئے ہیں۔

اس حدیث نے تو آپ کے مذہب کا صفایا کر دیا۔جب 12 اصحاب منافق اور دوزخی ہیں تو ان کے نام متعین کر کے باقیوں کو تو 1000 بھر آیات قرآنی سے مومن جنتی اور خدا و رسول کا پسندیدہ گروہ مانیں تا کہ سنی شیعہ نزاع ختم ہو جائے۔

میں اور نیازی سے کہتا ہوں کہ آپ مستند 5 علماء اسلام اور 5 شیعہ صاحبان ان دونوں کی کتب تفسیر کے حوالہ سے اس جیسی آیات و احادیث منافقین کے شان نزول سے اہل نفاق کے ناموں کی تعیین کرتے جائیں حتیٰ کہ ان کی تعداد 12 سے 120 یا زائد ہی کیوں نہ ہو جائے گیارھواں دستخط یہ خادم صحابہ واہل بیت کر دے گا۔یہ 30 سال سے میں کہہ رہا ہوں اور آپ کے ذمے قرض ہے۔اور یہ تعیین اور تمیز ہمیں مقصود بھی ہے۔تا کہ کوئی دشمن اسلام یہودی، مجوسی عام صحابہ اور ان کے قائدین خلفاء راشدینؓ اور اقارب سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر یہ خبیث لفظ "منافق" ہرگز نہ بول سکے۔ فهل من مبارز؟

حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر ایمان تا وفات لانے والوں کو اصحاب رسول کہا جاتا ہے اور نبوت کے بعد یہ سب سے بڑا عہدہ اور کمال ہے۔اور بطور مجاز اور ظاہری میل ملاپ کے یہاں منافقوں پر بھی بولا گیا ہے مگر خاص اصطلاحی لفظ صحابہ، صحابی جو ایمانداروں کیلئے مختص ہے۔شیعوں کو منافقوں پر بولنے کی اجازت نہیں ہے جیسے یہاں حدیث میں لفظ اصحاب ہے۔اور اس نے صحابہ کا خاص لفظ بول کر ہمارا دل دکھایا ہے۔یہاں بارہ منافقوں سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جو غزوہ تبوک سے واپس عقبہ کے مقام پر رات میں گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور آپ پر حملہ یا آپ کو سواری سمیت کھائی میں گرانا چاہتے تھے۔حضورؐ کے قائد حضرت حذیفہؓ تھے۔سائق حضرت عمارؓ تھے۔آپ نے ان کو زور سے آواز دے کر ڈرایا اور حضرت حذیفہؓ نے ان کو ڈنڈے مار کر بھگا دیا وہ منہ لپیٹے ہوئے تھے پہچانے نہ گئے مگر ان کی سواریاں پہچانی گئیں پھر حضور علیہ السلام نے وحی سے اطلاع پا کر ان کے نام حضرت حذیفہؓ کو بتلا دیے اور کئی مرتبہ اور بھی آپ کو منافقوں کے نام بتلائے تھے اس لئے حضرت

حذیفہؓ کو "رازدانِ رسول" بھی کہا جاتا ہے
یہ بارہ خالص منافق تھے۔کوئی ان کو مومن مسلمان صحابی نہیں مانتا۔وہ جنت میں ہرگز نہ جائیں گے جیسے آپ ﷺ نے واضح فرمایا پھران کے مرنے کی نشانی بتادی کہ کینسر قسم کے سخت پھوڑے سے ان کی ہلاکت ہوگی جو گویا آگ کی طرح ہوگا۔پشت سے نکل کر پورے اندر کو گرمادے گا اور وہ مرجائیں گے۔
یہ آٹھ جلدی ہی فرمانِ نبویؐ کے مطابق ذلیل ہو کر مرگئے۔کون کون تھے۔اس کی نشاندہی حضرت حذیفہؓ نے بھی نہ کی۔ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ نے یہاں مرقاۃ جلد 11 صفحہ 206 میں لکھا ہے کہ
"میں نے حفاظ حدیث کی کتابوں سے ان کے نام حضرت حذیفہؓ کے بیان سے پائے ہیں بعض میں اختلاف بھی دیکھا (غیر مشہور تھے) مجھے ان کے بیان کی ضرورت نہیں" اس صفحہ پر یہ روایت بھی ہے کہ وہ منافق 14 تھے۔2 تائب ہو گئے تھے اور 12 خبر صادق علیہ السلام کے مطابق نفاق پر اڑے اور مرے تھے۔
یہ 12 اور 14 شیعہ بھائیوں کے مقدس ندہیں۔ان منافقوں کی تعیین اور خاص مشاہیر پر فٹ کرنے کی تحقیق نہ کیا کریں ورنہ آپ کا خارجی مخالف الٹی تعیین بھی کرسکتا ہے۔ہم مسلمانوں کا تو منافقوں کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ خدا نے ان کو ذلیل کیا مذہبی یا سیاسی قیادت کسی کو نہ ملی۔ارشادالٰہی ہے

> "اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں (جماعت رسول کے خلاف بغض کی) بیماری ہے اور وہ جو بے پر کی اڑاتے اور پروپیگنڈہ کرتے ہیں (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ہم آپ کو (اور آپ کے جانشین کو) ان پر مسلط کردیں گے پھر وہ آپ کے پڑوس میں نہ رہیں گے۔مگر تھوڑے وقت میں پھٹکارے ہونگے۔جہاں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور بُری طرح قتل کئے جائیں گے۔اللہ کا یہی طریقہ پہلوں میں چلا آیا ہے آپ اللہ کے اس (انتقامی) طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے"۔ (پارہ 22 رکوع 5 سورۃ احزاب)

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جانشین اول نے زکوٰۃ کے انکار اور ارتداد کی وجہ سے ان پر سنت رسول اللہ جاری کردی اور سب کا صفایا کردیا۔جس کا شکوہ مجالس المؤمنین میں قاضی نوراللہ شوستری نے کیا ہے کہ ابوبکر نے (ہمارے محبوب اور اپنے دشمنوں) زکوٰۃ کے منکروں اور مرتدوں کو کیوں قتل کیا تھا؟

تو گزارش یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر آپ کو زکوٰۃ نہ دینے والے یہ منافق آپ کو اتنے محبوب ہیں کہ ان کا رونا اور ماتم آپ کرتے ہیں۔تو بتایئے کہ حضرت علیؓ اور بنو ہاشم نے ان کا ساتھ دیا تھا یا ان سے جہاد کرنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ساتھ دیا تھا؟ کیا دنیا کی کسی تاریخ میں حضرت علیؓ کا ان کا حامی بن کر ابوبکرؓ سے لڑنا لکھا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو شیعہ کو اتنا بڑا کفر تو نہ کرنا چاہئے کہ حضرت ابوبکرؓ دشمنی میں ان کے ہم مذہب بن جائیں اور یہ جھوٹا الزام تراش لیں کہ

وہ ابو بکرؓ کی نہیں حضرت علیؓ کی حکومت چاہتے تھے اور ہمارے ہم مذہب تھے۔ واقعی آپ تو ان کے مذہب پر ہیں۔ مگر محبوب المسلمین حضرت علیؓ تو ان کے مذہب پر نہ تھے۔ مخلص مومن مسلمان اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حامی تھے۔ رضی اللہ عنہما

منافقوں کے متعلق اس آیت کی تفسیر کتب شیعہ سے یہ ہے۔

(۱) لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ یعنی ہم آپ کو یقیناً ان کے قتل کرنے اور یا جلاوطن کرنے کا حکم دیں گے اللہ کا یہ طریقہ پہلی امتوں میں بھی رہا ہے۔ کہ جو لوگ انبیاء سے منافقت کرتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ منافقین بری خبریں پھیلا کر انبیاء اور مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ (شیعہ کی مستند تفسیر صافی پارہ 22 سورۃ احزاب)

(۲) تفسیر منہج الصادقین از فتح اللہ کاشانی مقام ہذا میں ہے

"اگر یہ منافق (اور صحابہ دشمنی کی) بیماری والے اور پروپیگنڈہ کرنے والے ان ممنوعہ باتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کے قتل پر ابھاریں گے۔ پھر وہ تھوڑے وقت کے سوا آپ کے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے۔ مگر وہ برباد ہو جائیں گے۔ جہاں پائے گئے قتل کئے جائیں گے۔ خدا نے یہی سنت پہلے منافقوں کے قتل کی بھی انبیاء میں رکھی اور اس میں کوئی تبدیلی اب بھی نہ ہوگی" (بحوالہ الدین الخالص صفحہ 58)

آیت بالا اور اس کے ترجمہ و تفسیر سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) منافق یا تو تائب ہو کر ان حرکتوں سے باز آجائیں گے۔ چنانچہ بہت سے تائب ہو گئے ان کی تعداد کم ہو گئی۔

(۲) جو تائب نہ ہوئے پھر کھلے مرتد ہو گئے تو اللہ نے آپ کے جانشین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ مومنینؓ کو ان پر مسلط کر دیا وہ بری طرح انکار زکوۃ کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ خدا کا انتقام و وعدہ پورا ہوا۔

پتہ چلا کہ یہ منافق تو شیعہ کی اپنی تاریخ و اقرار کے مطابق بری طرح قتل ہوئے ان کو اقتدار اور اپنے مذہب کے پھیلاؤ کا موقعہ ملا ہی نہیں۔ اور جو لوگ خلفاء راشدین بن کر دنیا کے فاتح آج 58 ممالک میں اسلام پھیلانے والے ہوئے وہ منافق نہ تھے۔ اعلیٰ مومنین صادقین تھے۔ ان کو نہ ماننے والے آج خود کافر ہیں۔

اعتراض : 30- صحابہ کی نگاہ میں دنیا کی ہوس بس گئی۔ جھوٹا الزام ہے۔ تردید اور **جواب** آگے آرہا ہے۔

اعتراض : 31- جنگ احد میں صحابہ پہاڑی پر بھاگ گئے۔ (تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 169)

الجواب : وہی پرانی تے کو بار بار چاٹنا ہے۔ جب احد میں پسپا ہونا اور خدا و رسول کا 3 بار اسی جگہ ان کو معاف کرنا لکھا ہے تو ایک دشمن اصحاب رسول بار باران کو یہ طعنہ دے اور قرآن کا انکار کر دے۔ کمانڈر انچیف حضور ﷺ کا دل دکھائے کہ تیرے لشکری صحابی تو بھاگ گئے تھے۔ کیا حضور ﷺ کو ایذاء نہ ہوگی؟ اور آپ اپنے نواسے کے قاتل گروہ پر پھٹکار نہ کریں گے؟ شیعہ کو اپنا انجام سوچنا چاہئے۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ آل عمران، پارہ 4 رکوع 7)

(ترجمہ) ایمان والو! اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اور اللہ ایمان والوں پر بہت فضل فرماتے ہیں۔

اصحاب رسول اور لشکر محمدی سے کچھ عقیدت ہوتو اس کو یوں کیوں تعبیر نہیں کرتے کہ یہ پیچھے ہٹنے والے عالم بے بسی اور فطری کمزوری سے گویا پہاڑ پر نیا مورچہ اور پناہ گاہ بنانے کیلئے چڑھے مخالف سمت شہر کی طرف تو نہ چلے گئے تھے۔ اب حضور ﷺ نے پہاڑ پر چڑھنے کا منصوبہ بنایا اور حضرت طلحہؓ زخمی پر سوار ہو کر پہاڑ پر پناہ لی۔ جب کافروں نے اپنے لیڈروں ابوسفیان اور خالد بن ولید کے ساتھ وہاں پر چڑھنا چاہا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ ان کو مار بھگاؤ نہ چڑھنے دو۔ تو حضرت عمرؓ نے چند مہاجر صحابہ کرامؓ کے ہمراہ ان کو پتھر مار مار کر بھگا دیا۔ پہاڑ پر چڑھنے ہی نہ دیا۔ حوالہ جات سیرت ابن ہشام، سیرت مصطفیٰ از مولانا ادریس کاندھلویؒ اور اسی طبری وغیرہ سے گذر چکے ہیں۔

عقلی طور پر اس پیچھے ہٹنے اور پہاڑ پر نیا محاذ جنگ بنانے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا آج بھی ناجائز جلوسوں پر پولیس دونوں طرف سے حملہ کر کے ان کو محصور کرتی مارتی یا قتل پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ آگے پیچھے ہو کر پھر پولیس کو گھیر لیتے ہیں ان کو بھگاتے یا ان کا منصوبہ گرفتاری ناکام کر دیتے ہیں۔ تنگ جگہ میں اتنے افراد سما ہی نہیں سکتے۔ حضور ﷺ کے ساتھ 14 یا کم وبیش شیخین سمیت جو نام پہلے مذکور ہو چکے ان سے زیادہ جمع رہ ہی نہ سکتے تھے۔ یا کھلے لتاڑے جاتے اور پھر شہید کر دیئے جاتے۔ تو یہ اسلامی جنگی اصول کے خلاف ہوتا بدر والوں کے متعلق ارشاد ہے۔

"جو اس دن پیٹھ دکھائے ہاں جنگ کے لئے نئی جگہ بنائے یا کسی جماعت کی پناہ گاہ میں جائے تو وہ خدا کے غضب اور جہنم کے ٹھکانے سے بچ گیا۔ جو بری بازگشت ہے" (پارہ 9 سورۃ انفال رکوع 2)

تو اب یہ پسپائی کچھ افراد کی نیتوں پر گناہ لائے گی۔ جب اللہ نے معاف کر دیا تو ہم اگر مسلمان ہیں تو ہم کو معاف کرنا ہوگا۔ کیونکہ طعنہ دینے والا مجرم ہے۔ اور ثابت قدم اگر پیچھے ہٹنے والوں کو عار دلائے اپنی بڑائی ظاہر کرے تو ثواب کو ضائع کر دے گا۔ جیسے ریاکار کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ جب حضرت علیؓ اور ثابت قدموں نے ایسا کبھی نہ کیا اور ہم ان کے حبدار اور نام لیوا بن کر یہ طعنہ بار بار دیں تو کیا ہمارے عمل برباد نہ ہو جائیں گے؟

پھر یہ بھی سوچئے کہ کفار کے دوطرفہ حملے اور بھگدڑ سے پہلے کیا سات سو اُحد والے صحابہ حضور ﷺ کے گرد ہی جمع تھے یا مربع کلومیٹر میدان جنگ میں مختلف مورچوں سے باضابطہ لڑ رہے تھے؟ اب انتشار کے بعد جن کے نام حضور ﷺ کے پاس ہونے والوں میں نہ ملیں کیا ان سب کو بھگوڑا کہا جائے گا؟ نہیں یہ تو بدلیۃً غلط بات ہے۔ پھر جو 70 صحابہ شہید ہوئے کیا وہ حضور ﷺ کے پاس شہید ہوئے یا میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے شہید ہوئے؟ جب دونوں باتیں عقلاً ہی غلط ہیں تو یہ روافض کا پروپیگنڈہ کہ حضرت علیؓ کے سوا سب بھاگ گئے۔ کتنا بڑا جھوٹ اور دجل ہے۔ امام رازی کی تفسیر گذر چکی ہے کہ صرف تہائی لشکر پسپا ہوا تھا

جنگ اُحد میں کفار ہی شکست کھا کر ناکام واپس ہوئے

پہاڑ پر چڑھ کر نیا محاذِ جنگ بنا لینے کا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمان اونچے ہو گئے کفار نیچے رہ گئے۔ اب ان کا پتھر بھی تیر بن کر ان کو بھگا دیتا تھا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے ان کے قائد اور سپہ سالار کو بھی مار بھگایا کفار فتح کے قریب ہو کر بھی ناکام ہو گئے۔ نہ کسی صحابی کو قیدی بنا سکے۔ نہ اس کا مال و ہتھیار ہی سلب کر سکے۔ تین ہزار خائب و خاسر لوٹے واپس جاتے ہوئے جب مدینہ آنے والے ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی کو یہ متکبرانہ پیغام دیا کہ ہم نے لطیمہ نامی بازار میں ایک لشکر تمہارے لئے جمع کر رکھا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا ابھی تعاقب کرو تو حضرات شیخین 70 مجاہدین کو لے کر ان کے پیچھے گئے۔ وہ مرعوب ہو کر بھاگے مقابلہ پر نہ آئے ان فاتحین کو ان کے تجارتی مال پر قبضہ کر کے اس علاقہ میں خرید و فروخت سے کافی خیر و نفع پہنچا۔

جنگ اُحد کے زخم خوردہ صحابہ کی شیخین ؓ سمیت تعریف

جس کا ذکر قرآن نے یوں فرمایا ہے۔ اور ہر مفسر نے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کا نام ان مجاہدین میں لکھا ہے۔

"جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا و رسول کے حکم کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔ جب ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لیے لشکر کثیر جمع کیا ہے تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے۔ اور وہ بہت اچھا کارساز ہے پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش و خرم) واپس آئے۔ ان کو کسی طرح گزند نہ پہنچا۔ اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے۔ اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے"

(پارہ 4 رکوع 9 سورۃ آل عمران آیت 172 تا 174)

تفسیر ابن عباس مترجم اردو جلد 1 صفحہ 231 میں ہے

"ابن جریر نے عوفی کے ذریعے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے.......... رسول اکرم ﷺ نے لوگوں میں اعلان کیا کہ آپ کے ساتھ چلیں شیطان نے آکر اپنے دوستوں کو ڈرایا کہ کفار نے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے.......... اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ (9 عشرہ مبشرہ بالجنۃ میں سے) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ غرض کہ 70 صحابہ کرامؓ نے آپ کے ساتھ چلنے پر لبیک کہی چنانچہ یہ حضرات حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ابو سفیان کی تلاش میں نکلے تا آنکہ (حمراء الاسد کے) مقام صغریٰ پر پہنچے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی"

شیعہ تفسیر قمی جلد 1 پارہ 4 غزوہ احد صفحہ 125 میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اے مہاجرین و انصار صرف وہی تعاقب میں جائیں جو زخمی ہیں"

شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 390 الذین استجابو ا للہ کی تفسیر میں ہے

"ان کی نیکی اور تقویٰ کے ذکر سے ان کی تعریف اور اجر عظیم جنت عدن کی وجہ بتائی۔ یہ شرط نہیں ہے کیونکہ وہ سبھی اہل احسان، محسن اور متقی ہیں۔ جیسے اگلی آیت میں خدا ان کی شان بتاتا ہے کہ جمع کفار کی خبر سن کر ان کے ایمان بڑھ گئے ......" الخ قمی تفسیر سے پتہ چلا کہ یہ 70 عشرہ مبشرہ سمیت زخمی بھی تھے۔

اب اگر شیعہ میں ذرہ بھر بھی ایمان و انصاف ہے تو وہ یہ بھاگ گئے، بھاگ گئے کی رٹ ہی نہ لگایا کریں۔ کفار کی ناکامی بھی بتائیں۔ پھر ان 70 حضرات کا ان کا تعاقب کرنا اور خدا کی نعمت سے فائز و مرام ہو کر واپس لوٹنا بھی بتائیں۔ چونکہ ان 70 میں شیخین اور عشرہ مبشرہ بالجنۃ ہیں۔ تو شیعہ ان کے نام سے ہی شیطان کی طرح بدک جاتے ہیں۔ اور تعاقب کا واقعہ نہیں بتاتے۔

اعتراض : 32- بعض صحابہ کی نگاہوں میں ہوس بس گئی ہے اور ان کو ذاتی مفاد عزیز ہے۔ (کتاب الخراج)

الجواب: پوری کتاب الخراج ہمیں ملی اور پتہ چلا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ کو وصیت کر رہے ہیں۔ اور ایک کمزور طبقہ کی نشاندہی کیے بغیر ان سے بچے رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ جیسے بڑے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹوں پر بغرض اصلاح تنقید کریں۔ کمزوری بتائیں۔ اور نصیحت کیے ہوئے آدمی کو ان جیسا نہ ہونے کی تلقین کریں۔ اس میں کسی طبقہ کی برائی مقصود نہیں ہوتی۔ جو شیعوں کا مقصد بالذات ہوتا ہے اور اس نصیحت سے بھی طعن تراش لیا ہے۔ بلکہ دوسروں کو نیکیوں میں ان سے بڑھ جانے کی ترغیب ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْمَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا.

(ترجمہ) خدا تم کو دیے ہوئے مال میں آزمانا چاہتا ہے تو تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرو تم سب کو اللہ کے پاس اکٹھے ہونا ہے.......... الخ (پارہ 6 رکوع 11)

اب اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ایک اصحاب رسول کا دشمن کم چندہ دینے والوں کی مجلس عزا میں گت بنانے لگے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

"تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں ہم نے سنا پھر وہ سنتے نہیں" (عمل نہیں کرتے) (پارہ 9 رکوع 17)

ایسی نصیحت ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی والد اپنی اولاد کو، استاد اپنے شاگردوں کو، پیر اپنے مریدوں کو، فوجی افسر اپنے جوانوں کو، خود حضور ﷺ اپنے صحابہ کو کرتے رہتے ہیں اسی میں ان کی اصلاح و ترقی ہوتی ہے۔ ان نصیحت پانے والے لوگوں کے سوا کسی تیسرے کو ان کے کمزوروں کے خلاف بدگوئی پروپیگنڈہ کی اجازت نہیں ہوتی ورنہ متعلقہ بڑا آدمی خود ایسے

نمبر ے شخص کو برا جانے گا حسب موقع سزا دے گا ورنہ غیبت کا گناہ تو ہے ہی۔
اپنی بیعت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں
''تم نے دیکھا ہے کہ میں اپنے پیشرو حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلتا رہا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے خواب و خیال میں بھی کبھی راہ راست سے قدم نہیں ہٹائے .... پھر آخر میں ہے اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو گے یہ لوگ تم سے ڈرتے رہیں گے۔ جب تمہاری روش درست رہے گی۔ یہ لوگ بھی تمہارے لئے سیدھے رہیں گے۔ یہ ہے میری وصیت اور میں تم پر سلام بھیجتا ہوں''
(عکسی صفحہ 26 از کتاب الخراج صفحہ 13)
اگر یہ رافضی دشمن صحابہ نہ ہوتا تو اس صفحہ سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی تعریف بھی کر سکتا تھا۔

اعتراض: 33- جنگ اُحد میں صحابہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے تھے۔ (تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 169)

الجواب: اس کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے۔ کہ جن کو خدا معاف کر دے اور نجوی معاف نہ کرے وہ منکر قرآن مسلمان نہیں۔ برائے اعتراض اس کو آخری سطر تو نظر آ گئی مگر پورا صفحہ اسے نظر نہ آیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''حضرت عبداللہ ابن عباسؓ از حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب بدر کے دن مسلمانوں کا کافروں سے ٹکراؤ ہوا خدا نے مشرکوں کو شکست دی اور ان کے 70 آدمی مارے گئے۔ اور (باقی بھاگ گئے تھے) 70 قیدی بنے تو اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورہ پوچھا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ قیدی آپ کے چچوں خاندان اور بھائیوں کی اولاد ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان سے آپ فدیہ لے لیں۔ ہمیں فوجی مالی قوت ہو جائے گی۔ امید ہے اللہ ان کو ہدایت دیدے تو ہمارے دست بازو بن جائیں گے۔ (یہی ہوا) آپ نے پوچھا عمر تیرا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں ابوبکر کی رائے نہیں دیتا میری رائے یہ ہے کہ میرا فلاں رشتہ دار میرے حوالے کریں کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ حمزہ کو اس کا بھائی (عباس) دیں وہ گردن مارے۔ علی کو عقیل دے دو وہ اسے مار دے تا کہ اللہ جان لے کہ ان مشرکوں کے حق میں ہمارے دل میں نرمی نہیں ہے۔ یہی تو قریش کے بڑے بت سردار اور ان کے پیشوا ہیں۔ حضور ﷺ کی رائے حضرت ابوبکرؓ کی طرف جھک گئی۔ میری طرف نہیں اور آپ نے ان سے فدیہ لے لیا''
دوسرے دن میں آیا آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ خیر تو ہے آپ اور آپ کا ساتھی کیوں رو رہے ہیں۔ وجہ معلوم ہو گئی تو میں بھی رووں گا۔ ورنہ رونے کی شکل تو بناؤں گا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ فدیے جو آپ کے ساتھیوں نے لئے اس کے بدلے مجھ پر عذاب پیش کیا گیا جو اس نزدیکی درخت کے قریب تھا۔ اور آیت اتری۔

"نبی کے لئے یہ جائز نہ تھا کہ وہ (فدیہ لے کر) قیدیوں کو آزاد کر دے جب تک کہ ان کو قتل نہ کر دے تم دنیا کا سامان چاہتے ہو خدا آخرت چاہتا ہے۔ اللہ زبردست حکمت والے ہیں۔ اگر یہ بات نوشتہ تقدیر نہ ہوتی تو تمہیں بڑا عذاب ہوتا" (پارہ 10 رکوع 5)

پھر اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت وفدیہ تو حلال کر دیا مگر اگلے سال جنگ احد میں اس کارروائی کی سزا ملی کہ 70 صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 169)

اے اللہ یہ صحابہ کے دشمن ان کی کوئی خوبی نہیں بتاتے صرف برائیوں پر زور دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ (رحمہ عزیز متقرر)

اعتراض: 34- میدان جنگ سے حضور ﷺ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 201)

الجواب: وہی ہیضہ ہے جسے یہ چارٹ رہا ہے۔ جب خدا کی 3 دفعہ معافی کو یہ نہیں مانتا تو ہم کیسے اسے مسلمان مانیں۔ اس صفحہ کے آخر میں حضرت انس بن نضرؓ کی یہ جرأت مندانہ تقریر پھر جنگ اور شہادت بھی لکھی ہے۔ جو رافضی نے نقل نہ کی "حضور ﷺ کی خبر شہادت سن کر کچھ صحابہ غمگین ہو کر جنگ چھوڑ بیٹھے تھے۔ تو حضرت انسؓ نے کہا اے میری قوم اگر محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ تو رب محمد تو شہید نہیں ہوا تو اسی جذبہ سے جنگ لڑو جس پر محمد ﷺ نے جنگ کی ہے۔ اے اللہ ان لوگوں کی بات کی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں ان کے اس عمل سے برأت کرتا ہوں پھر تلوار اٹھائی خوب لڑے اور شہید ہو گئے۔ حضور ﷺ تو زندہ تھے سب لوگوں کو آواز دی تو وہ جمع ہو گئے پھر آپ ان کو پہاڑی پر لے گئے۔ (جہاں پہلے صحابی جمع تھے) دوبارہ مورچہ بنایا" (اور کفار کو بھگا دیا) تفصیل گذر چکی۔

اعتراض: 35- صحابہ ایک دوسرے کو منافق جانتے تھے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 459 11ھ قصہ بنو ساعدہ)

الجواب: جھوٹ ہے۔ واقعہ نہ بار بار کا ہے نہ سب صحابہ کا ایک دوسرے کو کہنے کا ہے۔ جب صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کر لی تھی۔ صرف حضرت سعد بن عبادہؓ نے ابھی نہ کی تھی تو حضرت عمرؓ نے غصہ سے کہا تھا۔ اللہ اسے مارے کیا یہ منافق ہے؟ طبری کے الفاظ یہ ہیں۔

وتتابع القوم على البيعة وبايع سعد و كانت فلتة كفلتات الجاهلية قام ابو بكر دونها

(ترجمہ) حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے کے لئے قوم ٹوٹ پڑی اور حضرت سعدؓ نے بھی (حضرت ابوبکرؓ کی) بیعت کر لی۔ یہ ایک اچانک کام ہو گیا جیسے زمانہ جاہلیت میں ہو جاتے تھے تو حضرت ابوبکرؓ اس اچانک کار بیعت میں کامیاب ہو گئے۔

شروع صفحہ میں ہے

"کہ لوگ ہر طرف سے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے تیزی اور رش میں آ رہے تھے قریب تھا کہ حضرت

سعدؓ کو مار ڈالیں۔ تو حضرت سعدؓ کے رشتہ دار بولے۔۔ سعد کو بچاؤ مت مار ڈالو"

اس پورے صفحہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقبول ہونا، تمام صحابہ کرامؓ کا خوشی سے بیعت کر لینا نہ شیعہ کو نظر آتا ہے نہ بتاتا ہے۔ صرف حضرت سعدؓ کے بیعت نہ کرنے کی رٹ لگاتا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کے بددعا دینے کو منافقانہ عمل تو بتاتا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ کی بروقت گرفت کو اور سب کے اتفاق کو حضرت سعدؓ کے بیعت کر دینے کو یہ اتحاد المسلمین کا دشمن شیعہ کبھی خراج تحسین پیش نہیں کر سکتا۔

اعتراض : 36- بدری صحابہ گانا بجانا سنتے تھے۔ (معاذاللہ) نسائی۔

الجواب : شیعہ کی بددیانتی بھی قابل نفرین ہے کہ بات کا بتنگڑ کیسے بناتا ہے۔ پہلے گذر چکا ہے کہ انصار کی دو بچیاں حضور ﷺ کے پاس بغیر ساز اور آلات کے گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے آ کر روکا کہ شان نبوت اور ادب کے خلاف ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا پڑھنے دو۔ عید کے دن ہیں ایسا کھیل گیت خوشی کا باعث ہے۔ جیسے عید کے سوا، بغیر ڈھول باجے اور آلات کے سُر سے اشعار پڑھنا۔۔۔ جیسے ہم آج کل نعتوں کے عادی ہیں۔۔۔ درست ہیں۔ کمال تقویٰ کے باوجود حضور ﷺ نے اجازت و رخصت دی تھی۔

اسی طرح نسائی جلد 2 صفحہ 92 پر شادی کے موقعہ پر بغیر آلات و مزامیر کے کم سن بچیوں کو اجازت دی ہے۔ باب ہے۔ اللھو الغناء عند العرس شادی کے وقت کھیل گیت کے جواز کا بیان۔

کچھ الفاظ اپنے معنیٰ میں آغاز اور اختتام کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ ابتداء جائز انتہاء میں ناجائز ہو جاتے ہیں اچھی آواز سے سُر لگانا، اشعار پڑھنا۔۔۔ خلاف شرع شرکیہ اور مزامیر سے نہ ہوں۔۔۔ درست ہے۔ مگر فن موسیقی کے لحاظ سے یا طبلہ سارنگی ڈھول باجے وغیرہ کے ساتھ ممنوع ہو جائیں گے عام حالات میں اگر ناجائز ہوں تو خاص شادی، خوشی، عید اور تقریب میں حضور ﷺ اجازت دیں تو متقی بھی خاموش ہو جائے گا۔ ان دو بدری صحابہ نے اس عامر بن سعد پرہیز گار صحابی کو یہی مسئلہ بتایا کہ بیٹھو سنو یا نہ سنو۔ تمہاری مرضی شادی کے موقع پر ہمیں حضور ﷺ نے اس کھیل کی اجازت دی ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہ جائز ہے۔ کتب شیعہ سے بحار الانوار جلد 79 صفحہ 109 و 255 طبع تہران وغیرہ میں ہے۔

قال سالت عن الغناء هل يصلح في الفطر و الضحىٰ والعرس قال لا بأس به مالم يعص به (قرب الاسناد)

(ترجمہ) میں نے امام سے گانے کے متعلق پوچھا کیا عید فطر، قربانی اور شادی کے موقع پر جائز ہے تو امام نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب تک کہ نافرمانی نہ کرے پھر میں نے نوحہ ماتم، چیخ کر رونے کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا"

مگراب شیعہ کا اسے گانے بجانے (آلات کے ساتھ) تعبیر کرنا اور استمرار و دوام کا صیغہ بتاتا کہ وہ ہر وقت گانا بجانا سنتے تھے۔
بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ حالانکہ یہ کسب و معیشت تو ان کا اپنا ہے۔ مراثن اور مغنیات گلوکار اور گلوکاریں اسی طبقہ و مذہب سے
تعلق رکھتی ہیں۔ ٹی وی اخبارات میں ان کے جلوسوں کی ہی فخریہ نمائش ہوتی ہے۔

ان کی معتبر کتاب فروع کافی جلد 5 صفحہ 119 طبع تہران میں ہے۔

''ابو بصیر نے امام باقر سے پوچھا کہ مغنیات کی کمائی کیسی ہے۔ تو آپ نے فرمایا جن پر مرد آتے جاتے
ہوں تو کمائی حرام ہے۔ اور جن کو شادیوں میں بلایا جاتا ہے تو گانے کی کمائی میں کوئی حرج نہیں۔
(مرد بھی تو ان کو دیکھتے سنتے ہیں) (باب کسب المغنیۃ)

کیسی تفسیر قرآن حجت ہے

اعتراض : 37- صحابہ کرام کی بیان کردہ تفسیر و تشریح قابل قبول نہیں ہے۔ (بدور الاھلہ از نواب صدیق حسن خان)

"حاصل آنکه حجت بتفسیر صحابه غیر قائم است لاسیما نزد اختلاف"

الجواب : میرے پاس اصل کتاب بدور الاھلہ نہیں کہ سیاق و سباق سے شیعہ استدلال کی خیانت ظاہر ہو جاتی ہم کسی کی نیت پر تو حملہ کرتے نہیں۔ ان کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر حضور ﷺ سے کسی آیت کی تفسیر ثابت ہے اور صحابہ کو وہ معلوم نہ ہوگی اور اس کے خلاف تفسیر کر دی تو بعد والے یہ غیر مقلدین صحابہ کی تفسیر نہیں مانتے۔ حضور ﷺ سے منقول ہی مانتے ہیں۔
یہ ایک عام اصول تو ہوا کہ بڑے کے آگے چھوٹا حجت نہیں ہوتا۔ اسی لئے قرآن کے غیر معین مقام کی تفسیر پہلے قطعی الدلالۃ قرآنی آیات سے پھر احادیث صحیحہ سے، پھر اقوال صحابہ سے، پھر تابعین و تبع تابعین وغیرہم بعد کے مستند مفسرین ائمہ دین سے حجت مانی جاتی ہے۔ مگر کسی چھوٹے شیعہ یا بڑے شیعہ رافضی کو یہ حق ہم نہیں دیتے کہ وہ کسی آیت کا معنیٰ و مطلب اپنی رائے اور سوچ سے متعین کر لے۔ پھر خود ہی اس کی تائید میں -- بغیر احادیث و آثار -- و عقائد امت -- آیت سے مطلب کشید کرے۔ جب کہ اس کی واضح قطعی الدلالت تفسیر، آیات قرآنی احادیث صحیحہ اور عقائد امت سے اس کے خلاف ملتی ہے تو ایسی تفسیر بالرائے حرام ہوگی امت سے منقول ہی واجب التسلیم ہوگی۔ مثلاً کوئی آیت
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (پارہ 7 رکوع 19) (خدا کو نگاہیں نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے) اور اس جہان میں حضرت موسیٰ کے نہ دیکھ سکنے سے یہ استدلال کرے۔ ''کہ قیامت کے دن بھی خدا کو دیکھنا ناممکن ہے'' تو یہ غلط ہے۔
کیونکہ قیامت کے دن خدا سے ملاقات مومنین کو ضرور ہوگی
''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے '' (سورۃ قیامۃ، پارہ 29 رکوع 17) نص قطعی ہے۔
اور لاتعداد آیات میں کفار کی مذمت ہے کہ ''وہ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے'' اور صحاح ستہ میں خدا کی زیارت والی احادیث بکثرت ہیں

اعتراض: 38- بعض صحابہ کرام پر زنا، چوری وغیرہ کی حدیں جاری ہوئیں۔ (تحفہ اثنا عشری اردو صفحہ 613)

الجواب: یہ سوال فضول ہے کیونکہ اہل سنت صرف انبیاء کرام کو معصوم مانتے ہیں صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام کے متعلق ہمارا عقیدہ نہیں کہ شرک فی النبوت والرسالت ہو جائے گا۔ جیسے شیعہ تمام صحابہ کرام کو تو بہت بڑا گنہگار جانتے ہیں۔ اور صرف 4 اہل بیت کو حضور ﷺ کی طرح معصوم قطعی جانتے ہیں______ ہمارا موقف یہ ہے کہ عہد نبوت کا تیار کردہ دو لاکھ کا مسلم معاشرہ انتہائی پاک صاف احکام شرع کا پابند اور یطیعون اللہ ورسولہ کا مصداق تھا۔ 1/10000 گناہوں اور عیوب سے بچا ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہم ورضو عنہ کی سندیں ان کو ملی ہوئی تھیں۔ مگر اسلام کا اپنا ایک عدالتی، انتظامی، جزا و سزا کا نظام بھی تو ہے۔ اسی معاشرہ سے اس کی چند مثالیں خدا کے قضاء قدر کے فیصلوں سے برآمد ہونا تھیں۔ ورنہ قانون اسلام تشنہ تکمیل رہ جاتا۔ اس لئے چند بڑے قابل حدود وسزا گناہ بھی تقدیراً کرائے گئے۔ اور حدود جاری کی گئیں۔ تاکہ عملی نمونہ سامنے آئے۔ پھر ان کا پاک صاف مغفور لھم ہونا، انتہائی تائب اور رونے دھونے والا ہونا بھی ظاہر ہو جائے۔

حضرت ماعز اسلمی اور غامدیہ خاتون کے متعلق حضور نے فرمایا" کہ اگر سب اہل مدینہ (معاذ اللہ) یہ جرم کرتے تو ان کی توبہ سے بخشے جاتے" قرآن نے جہاں بھی صحابہ کرامؓ کی کسی غلطی کا ذکر کیا تو ساتھ ہی عفا عنھم، رضی اللہ عنھم، واللہ غفور رحیم کی مرہم ان کے زخم پر لگا دی اور وہ تندرست ہو کر جنت پہنچ گئے اب ایک سبائی مجوسی ان چند قانونی اغلاط کی آڑ میں پورے معاشرہ اسلام کو داغدار بناتا اور ان کو عدالت وصداقت سے محروم جانتا ہے۔ کیا اب بھی یہ دشمن اسلام، دشمن رسول اور دشمن جماعت نبی ثابت نہیں ہوتا؟

سوچئے پڑوسی ملک میں 25 لاکھ افراد کی قربانی سے ایک مذہبی انقلاب آیا۔ اور روزانہ وہاں سے اخبارات میں جرائم اور پھر ان کی سزاؤں کا اجرا شیعہ بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ تو کیا عہد نبوت کی یہ چند مثالیں محدثین نے کتاب القضاء والحدود میں ذکر کر دیں تو یہ شیعہ ان کو منافق، فاسق، انتہائی برا ہونا مشہور کرتے ہیں۔ کیا نبوی انقلاب اور خمینی انقلاب میں اتنی تفریق ان کو زیب دیتی ہے؟ ایرانیوں کی طرح کھل کر یہ کیوں نہیں کہتے ہم محمد رسول اللہ کا کلمہ اور قانون نہیں مانتے ہم تو صرف آپ کے داماد کو مانتے اور ان کے کلمہ وقانون پر ایمان رکھتے ہیں۔ شیعہ عقیدہ میں جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے 80 ہزار مسلمانوں کو تہ تیغ کیا تھا اس لئے کہ انہوں نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیوں ان کی حکومت سے کیا تھا؟ (معاذ اللہ)

اب تحفہ اثنا عشریہ کی اصل عبارت پڑھئے جو وہ حضرت عثمانؓ کی بعض تعزیرات جاری کرنے کے دفاع میں فرماتے ہیں۔

"اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ انبیاءؑ ہے۔ یہ حضرات بھی صحابہؓ کو معصوم نہیں جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد سے قطع نظر عہد صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما حتیٰ کہ جناب امیر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بعض صحابہ کرامؓ پر حدود جاری ہوئیں۔ بلکہ خود رسالت مآب ﷺ نے حضرت مسطح بدریؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ کو حد قذف میں پکڑا۔ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارہ بن ربیعؓ اور حضرت ہلال بن امیہؓ جن میں سے دو حضرات شریک بدر بھی تھے غزوہ تبوک

میں شریک نہ ہو سکنے کے سبب بارگاہ نبوت سے اور سارے مسلمانوں کے مقاطعہ کا سبب بنے۔ حضرت ماعز اسلمیؓ کو رجم کیا گیا کئی حضرات پر شراب نوشی کی حد جاری ہوئی ان کے علاوہ بھی سزائیں ہوئیں۔ حضرت عثمانؓ نے بھی حسب موقعہ وحال بعض حضرات کو تنبیہ فرمائی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ منافقین اور اوباش لوگوں کا ساتھ دے کر اپنا حشر ان کے ساتھ نہ کرائیں۔ اور جو دنیا و آخرت میں ان کے لئے عذاب و روسیاہی مقدر ہو چکی ہے اس سے بچ جائیں۔ اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا کہ قتل عثمان میں کسی صحابی نے حصہ نہ لیا۔ (حضرت عمارؓ وحضرت علیؓ پر شیعہ اور ان سے سن کر شامی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں) منافقوں اوباشوں کا دامن ہی خون عثمان سے تر ہوا'' (تحفہ اثناعشریہ صفحہ 613)

اعتراض: 39- تا 43- بعض صحابہ حوض کوثر سے دھکیلے جائیں گے۔ بحوالہ بخاری، مسلم، ترمذی، بدور السافر فی امور الآخرۃ، کتاب البدع والنهی عنها کے 5 حوالے دیئے ہیں۔

الجواب : یہ شیعوں کا معرکۃ الآرا طعن ہے۔ ہر تقریر و رسالہ میں کسی اور بات کا ذکر کریں یا نہ کریں مگر متعہ کو حضرت عمرؓ کا بند کرنا اور حوض سے مرتدوں کا دھکیلا جانا ضرور ذکر کریں گے۔

تو عرض یہ ہے کہ یہ شیعہ کی کئی وجوہ سے بددیانتی ہے

(۱) ان دھکیلے جانے والوں کو کیا کسی نے صحابی کہا ہے؟ کیا کسی نے ان کے صراحۃً نام بھی کسی کتاب میں لکھے دیکھے ہیں؟ کیا یہ نام پڑھ کر کسی نے افسوس بھی کیا ہے۔ کہ میرے یہ بزرگ اس عذاب میں کیسے آ گئے؟ جب کوئی بھی مسلمان ان کو اصطلاح مسلمین میں صحابی نہیں مانتا نہ محبوب جان کر اظہار افسوس کرتا ہے تو ایک دشمن اسلام وصحابہ مجوسی کا بار بار حدیث حوض سنانا اور مسلمانوں کو عار دلانا اور پھر خود خوش ہو کر اس پر ناز کرنا کیا دنیا کی سب سے بڑی بددیانتی نہیں؟ کہ مسلمان کو ایسی بات پر بار بار عار دلاتا ہے جس سے وہ مبرا ہیں۔

(۲) مسلمانوں کی ہر کتاب میں صحابی رسول کی تعریف ان تین شرطوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ . .

(ا) اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عہد نبوت میں پڑھا ہو۔ جو اس کلمہ کے منکر و کافر ہوں یا اسے ناقص کہیں اور کلمہ ایمان نہ مانیں اسے منافقوں کی پہچان مانیں۔ تو ایسے کافر و منافق ہرگز مسلمان اور صحابی نہیں ہیں۔ اور جو مسلمان آپ کی وفات کے بعد کلمہ توحید و رسالت اخلاص سے پڑھے اسی پر مرے تو وہ بھی صحابی نہیں تابعی ہوگا۔

ب) جس نے یہ کلمہ تو اخلاص سے پڑھا ہو مگر حضور ﷺ کے پاس آ کر آپ کو دیکھ نہ سکا ہو تو وہ صحابی نہ کہلائے گا۔ جیسے حضرت نجاشی خادم المسلمین، مومن مخلص تھے مگر آپ کی صحبت میں نہ آ سکے۔ حضرت عبداللہ بن مکتوم جیسے نابینا صحابی اگرچہ حضور ﷺ کو دیکھ نہ سکے مگر صحبت و رفاقت تو پائی۔ اور قرآن نے ان کی تعریف بھی کر دی۔ صحابی ہیں۔

ج) جو اسلام پر ثابت قدم نہ رہ سکا ہو بعد وفات نبوی زکوٰۃ کا انکار کرے۔ دین سے پھر جائے۔ نبوت کا دعویٰ کرے۔ اور جو

لوگ ایسوں کو سچا جانیں وہ مسلمان اور صحابی نہ تھے۔ ایسے بدبختوں کا کوئی حامی نہیں۔
ان تین شرطوں کے ساتھ صحابی کی یہ تعریف ہماری ہر کتاب نخبۃ الفکر، مقدمہ ابن صلاح، تدریب الراوی، الاصابہ، الاستیعاب، اسد الغابہ وغیرہ میں موجود ہے۔ صحابہ کے عیب گیر اور گناہ چین تمام شیعہ علماء یہ تعریف جانتے ہیں۔ پھر مرتدوں پر اسے فٹ کر کے ہم مسلمانوں کا اور حضور ﷺ کا دل دکھاتے ہیں۔ کیا یہ مسلمان ہیں؟

(۲) چونکہ حضور ﷺ نے اپنی مجلس میں منافقوں یا بعد میں مرتد ہونے والوں کو دیکھا تھا "علم غیب خاصہ خداوندی ہے" آپ کو ان کے ارتداد اور اندر کے کفر کا علم نہ ہوسکا تھا۔ تو آپ بظاہر ان کو زمانہ ماضی کی خبر سے اپنے اصحاب اور اٹھنے بیٹھنے والے کہہ دیں گے۔ علام الغیوب خدا حوض کوثر پر آن ڈیوٹی فرشتوں کو ان کی حالت بتلا دے گا۔ وہ ان کو دھکیلیں گے۔ حضور ﷺ بھی اب ان کی بدلی حالت جان کر سحقاً سحقاً لمن غیر من بعدی فرمائیں گے۔ کہ ایسوں کو حوض کوثر سے دور کردو۔ جنہوں نے میرے بعد دین بدل دیا تھا۔ اور بدعتیں نکالی تھیں۔

شیعہ فرقہ کا احداث فی الدین اور بدعات

بعض روایات حوض کوثر میں من امتی کے لفظ آئے ہیں تو حدیث تا قیامت آنے والے بدعتی لوگوں کو بھی شامل ہوجائے گی۔ اور شیعہ فرقہ سب سے پہلے اس کی زد میں آئے گا۔ کیونکہ احداث فی الدین میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔

(۱) انہوں نے اسلام و ایمان میں تفریق کردی۔ کلمہ نبوت بدل دیا تو حید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو اور آج تک اربوں مسلمانوں کو ہرگز مومن مسلمان نہ جانا ان کو دوزخی کہتے اور جانتے ہیں۔

(۲) اپنے لئے کلمہ ایمان آپ ﷺ کے داماد حضرت علیؓ کے نام سے بنایا۔ یہی پڑھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ صرف خود کو مومن پاک جنتی مانتے ہیں۔ سوچئے ختم نبوت کے منکر نبوت سے افضل نئی امامت کے قائل کیا حوض کوثر سے نہیں دھتکارے جائیں گے؟ شیعہ ذاکر و مولوی نہیں۔ ہر فاضل، جج، افسر، تعلیم یافتہ اور کاروباری حضرات اپنا انجام سوچیں اور اس مجوسی جعلی مذہب سے تائب ہوکر وہی کلمہ پڑھیں جو خدا نے اتارا نبی پاک نے 2 لاکھ مومنوں کو پڑھایا اور اہل بیت کا کلمہ بھی یہی تھا۔

(۳) کلمہ کے بعد دوسرا نمبر نماز کا ہے۔ خدا نے پانچ نمازیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اپنے اپنے وقتوں میں مومنین پر فرض کی ہیں (پارہ 5 رکوع 12) آج شیعہ اکثر تو پڑھتے نہیں اگر پڑھیں تو تین وقتوں میں ٹرخاتے ہیں۔ کیا یہ دین میں بدترین بدعت نہیں؟

(۴) قرآن میں سینکڑوں آیات میں نماز کے بعد زکوٰۃ -- وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ -- کا حکم آیا ہے۔ شیعہ نے اس کے برعکس خمس اور مجالس عزا پر کروڑوں روپے خرچ کرنا تو اپنا مذہب بنا لیا۔ مگر چند غلہ جات کے علاوہ نقدی پر درہم و دنانیر۔ چاندی سونے کے قدیم سکوں پر لفظاً تو زکوٰۃ کے قائل ہیں۔ مگر عملاً بالکل تارک ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ یہ کاغذی نوٹ اس اصل کرنسی کی جگہ آگئے ہیں۔ ان کاغذوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

کیااس سے بھی بڑا افترا سے فرائض دین میں تبدیلی بدعت کی ایجاد واحداث ہو سکتا ہے کہ 50-100 کے نوٹ کی اتنی قیمت تو ہو کر جھگڑا ہونے پر آدمی قتل ہو جائے۔ مگر بنک میں جمع کروڑوں اربوں کے اثاثہ پر شیعہ زکوۃ اس لئے اپنے اوپر فرض نہ جانیں کہ یہ تو کاغذ ہیں۔ ان پر زکوۃ لازم نہیں۔

(۵) روزہ اسلام کا چوتھا بڑا رکن ہے۔ خدا فرماتا ہے ''(صبح سحری سے) رات آنے تک روزہ پورا کرو (پارہ 2 رکوع 7) شیعہ عزادار روزہ بہت کم رکھتے ہیں۔ کچھ رکھیں بھی تو یہودیوں کی طرح اپنے الگ اوقات اخبارات میں چھپواتے ہیں۔ کہ 15 منٹ پہلے بند کریں گے۔ اور 15 منٹ بعد اندھیرے میں ستارے چمکنے پر افطار کریں گے۔ کیا یہ احداث فی الدین اور بدعت نہیں؟ حالانکہ حضرت امام جعفر صادق اور حضور ﷺ تو یہ فرماتے ہیں۔

(۱) اذا غاب القرص افطر الصائم و دخل وقت الصلوٰۃ

(ترجمہ) جب سورج ڈوب جائے تو روزہ روزہ دار کھول دے نماز کا وقت بھی ہو گیا۔

(۲) روزہ دار پر کھانا کب حرام ہے اور صلاۃ فجر پڑھنا جائز ہے؟ تو امام نے فرمایا: جب فجر سفید کپڑے کی طرح ہو جائے تو روزے دار پر کھانا حرام ہے۔ اور نماز فجر جائز ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 2 صفحہ 81 باب وقت افطار و نماز) قبطی کپڑے جیسی سفیدی سے مراد فجر ہونے کا یقین ہے۔ کہ اس سے پہلے روزہ بند کر دے۔ ورنہ روزہ نہ ہوگا۔

(٦) پانچواں بڑا رکن اسلام میں حج ہے۔ مگر شیعہ کم جاتے ہیں۔ اس سے بڑا ثواب عزاداری، ماتم، زواری اور متعہ کو مانتے ہیں۔ حج پر بدنی مشقت کے علاوہ آج (2008ء میں) دو لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان یہ پُر مشقت حج کر کے بارشاد نبوی جنتی بن کر آتا ہے۔ مگر شیعہ عقیدہ میں متعائی جوڑا ہزاروں حاجیوں سے افضل ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ خدا نے فرمایا ''اے محمد ایک درہم جو متعہ میں لگے وہ (اس) ہزار درہم سے افضل ہے۔ جو بغیر متعہ کے کام (حج و زکوۃ) میں لگے''
(شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 496 طبع ایران)

کیا اس سے بڑی بدعت اور دین میں نئی ایجاد ہوگی کہ امامی بن کر پورے 5 ارکان اسلام ہی بدل ڈالے اور ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' سنت نبوی کے پابند سنی مسلمانوں کو اور ان کے اکابر کو رات دن بُرا کہتے ہیں۔ اور اپنے اماموں کی تبلیغ سے نہ 10/10 مومن مسلمان بنا سکتے ہیں نہ ان کے کسی اسلامی رکن کی پوری اتباع کر سکتے ہیں۔ دیدہ باید

اعتراض: 44- تا 47- بعض صحابہ رسول پاک کے بعد دین اسلام سے پھر گئے۔ پھر کتاب البدع والنھی عنھا تالیف امام محمد بن وضاح القرطبی اندلسی المتوفی 286ھ مطبوعہ انجمن تعلیم القرآن پنج پیر صوابی مردان، مرویات الصحابہ رضی اللہ عنھم فی الحوض والکوثر جامع ترمذی البیان الاظہر طبع واہ کینٹ کے حوالے دیئے ہیں۔

الجواب: یہ روایت وہی حوض والی ہے۔ اس میں ان کا گناہ مرتد ہونا بتایا اُس میں ان کی سزا بتائی ہے۔ جواب وہی ہے کہ صحابہ

دشمنی کے جذبہ سے شیعہ کا مسلمانوں کو طعنہ دینا اور بار بار لتاڑنا درست نہیں۔ کیونکہ جب یہ مرتد صحابی کی تعریف میں نہیں آتے نہ ان کو کوئی قابل تعظیم مانتا ہے نہ ان کے نام صراحت سے ملتے ہیں نہ ان کے لئے شیعہ بھی مجلس عزا قائم کرتے اور اپنا غم جگر بلکہ خوش ہیں کہ اچھا ہوا محمد کے سب صحابی مرتد ہو گئے۔ جیسے ان کی 3 کے سوا ارتداد صحابہ والی روایات بار بار بتائی جا رہی ہیں۔ اور جیسے سب سے بڑی ان کی معتبر کتاب اصول کافی جلد 2 باب قلة عدد المومنین میں ہے کہ تین کے سوا تمام صحابہ کرام (حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر کے) مرتد ہو گئے۔ (معاذ اللہ) جیسے کچھ لوگوں کے ارتداد سے اس وقت کے مجوس و یہود خوش ہوئے تھے۔ اور جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اول نے بحکم خدا و رسول ان کو قتل کی سزا دی تھی۔ تو وہ یہودی مجوسی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور اس کے لشکر اسلام سے ناراض ہو گئے تھے۔ اسی طرح شیعہ چند لوگوں کے ارتداد سے نہیں بلکہ 3 افراد کے سوا سب کے مرتد ہونے کا عقیدہ خود بنا کر آج بھی یہود و مجوس کی طرح خوش ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ پر اس لئے ناراض ہیں کہ اس نے ان مرتدوں کو قتل کر کے اسلام کو بچا کیوں لیا۔ ان کو کچھ نہ کہتا۔ تو یہ محمد کے دین اور تمام عرب مسلمانوں کا صفایا کر دیتے اور شیعہ تقیہ و امامت ایجاد کئے بغیر ہی یہ مقصد پورا ہو جاتا۔ اور وہ خوشی سے بغلیں بجاتے۔ اور فخریہ جلوس نکالتے جیسے پھر عراقی ایرانی غداروں نے محمد پاک کی آل و اولاد کو خود بلا کر اور اپنی سیاسی ضرورت جان کر کربلا میں ذبح کر دیا تو اہل بیت کرام علی نبیھم وعلیھم السلام کی بد دعائیں لے کر فخریہ جلوس نکالتے ہیں۔ کہ ہم اور ہمارا تبرا، ماتم اور مسلم دشمنی والا پر تقیہ اسلام زندہ ہو گیا مگر حضور ﷺ کے امام و خلیفہ اول بالفضل حضرت ابو بکر صدیقؓ کو تو یہ کام کرنا ہی تھا۔ خدا اس کی پہلے بشارت دے چکا تھا۔

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ☆ (پارہ 6 رکوع 12)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم میں سے کچھ لوگ اگر دین سے پھر گئے۔ تو جلدی خدا ایک قوم ان سے جہاد کرنے بھیج دے گا وہ خدا کے پیارے ہوں گے اور خود بھی خدا سے محبت کرتے ہوں گے۔ مومنوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہوں گے۔ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے گا اور اللہ تعالیٰ تو بہت بڑے وسیع علم والے ہیں۔

مفسرین اہلسنت حضرت ابو بکر صدیقؓ اور اس کے لشکر اسلام کو اس کا مصداق بتاتے ہیں۔ تفسیر خازن، تفسیر قرطبی، فتح القدیر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر جلالین وغیرھا میں یہی ہے۔

تفسیر غرائب القرآن از علامہ محمد بن حسین قمی نیشا پوری برحاشیہ تفسیر طبری جلد 4 پارہ 6 صفحہ 163 میں ہے۔

تفسیر کشاف میں ہے کہ 11 قبیلے مرتد ہو گئے تھے۔ تو ان سب سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسلمانوں کا لشکر لے کر جنگ کی۔

اور خود تفسیر طبری میں اسی جگہ پارہ 6 آیت مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کا مصداق 7 بزرگوں کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور آپ کے لشکر کو بتایا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ مجاہدین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور آپ کے ساتھی ہیں۔ (صفحہ 182)

تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد 12 صفحہ 19 پارہ 6 طبع مصر میں ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت حسن، حضرت قتادہ، حضرت ضحاک اور ابن جریج فرماتے ہیں۔ ھم ابو بکر الصدیق واصحابه لانھم الذین قاتلوا اھل الردة کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور آپ کے ساتھی ہیں۔ وہی مرتدوں سے لڑے ہیں۔

یہ شیعہ مفسرین بھی یہی کہتے ہیں۔

(۱) تاریخ میں ذکر ہے کہ 13 قبیلے مرتد ہوئے تین تو حضور ﷺ کے آخر عہد میں اور اسود (مدعی نبوت) کا قتل اسی رات ہوا جس کی صبح آپ نے وصال فرمایا۔ (تفسیر منہج الصادقین جلد 3 صفحہ 248)

(۲) علامہ کاشانی لکھتے ہیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد مسیلمہ نے طاقت پکڑ لی۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلافت پر بیٹھے تو حضرت خالد بن ولیدؓ کو اس کی طرف بھیجا اور اس کو لشکر اسلام نے ختم کر دیا۔

(۳) حضرت عمرؓ کے زمانے میں جبلہ بن ایہم اور اس کی غسانی قوم عیسائی ہوگئی تو حضرت عمرؓ نے ان مرتدوں سے جہاد کیا۔

(۴) مفسرین نے نقل کیا ہے کہ مرتدوں کے ساتھ جہاد والی آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مرتدین سے جنگ کی۔ (تفسیر کاشانی جلد 3 صفحہ 248)

جو شیعہ مفسرین حضرت علیؓ کے دور خلافت میں قصاص کی خانہ جنگیوں پر یہ آیت فٹ کرتے ہیں وہ بدلیۃً غلط ہے۔

کیونکہ (۱) حضرت علیؓ نے ان کو مرتد نہیں کہا۔ نہج البلاغہ کے گشتی مراسلہ میں اپنے جیسے مومن بھائی کہا۔

(۲) ان کو اپنے وہ بھائی بتایا جن میں کچھ کجی آگئی تو ہم درست کر رہے ہیں۔

(۳) پھر ان سے کافروں مرتدوں والا سلوک نہیں کیا۔ ان کو غلام اور باندیاں نہیں بنایا۔

(۴) کسی بھی مسلمان مفسر نے اس آیت ارتداد کا مصداق جمل وصفین کے حادثات کو نہیں بتایا۔

(۵) ارتداد تو حضور کے رخصت ہوتے ہی پیش آئے۔ اور خدا سزا دینے والی قوم 36ھ / 37ھ میں لائے یہ تضاد کیوں؟

لہذا آیت ارتداد سے شیعہ کا خوش ہونا اور حدیثیں مزے لے لے کر بیان کرنا درست نہیں یہ حرکت تو خود ان شیعہ کے کافر و مرتد اور دین اسلام کے دشمن اور انقلاب محمدی کے خلاف ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ فافہم

ہاں کچھ لوگ 3/2% مثلاً منافق کھلے مرتد ہو گئے۔ یا دور دراز کے کلمہ گو مسلمان جو حجۃ الوداع کے بعد یا ایک / دو سال پہلے فتح مکہ کے انقلاب کے بعد حضور ﷺ کو دیکھے بغیر مسلمان ہوئے تھے۔ تربیت نہ ہو سکی تھی۔ حادثہ وفات سے سنبھل نہ سکے۔

جھوٹی نبوت کے دعویداروں نے ان کو اپنے ساتھ ملالیا۔ اور مرتدوں کے زمرہ میں آگئے۔ تو ان لوگوں کو ہرگز صحابی نہیں کہا جائے گا۔ نہ ان پر صحابہ کی تعریف صادق آتی ہے۔ یہ دشمنان صحابہ کا بڑا پروپیگنڈہ ہے کہ صحابہ مرتد ہو گئے۔ آخر حوض کوثر سے دھتکار کے وقت یا فرشتوں کے ان کے مرتد ہونے کی خبر دیتے وقت ان کے نام کے مسلم قوم ہونے کے سوا کسی اچھے کام اور عمدہ فعل کی تو خبر نہ دی گئی۔ نہ حضور ﷺ نے تعریف و مدح فرمائی۔ ان کا ظاہری دین سے پھر جانا ہی ان کی مذمت اور قابل سزا ہونے کے لئے کافی تھا۔ تو حضور ﷺ کا فرشتوں سے اتفاق کر لینا ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ وہ کوئی بڑے دیندار اور مشہور صحابی نہ تھے۔ کہ حضور ﷺ نے ان کے ارتداد پر غم کھایا ہو۔ یا سفارش کی ہو۔ تو یہ شیعہ اور خارجیوں کی اپنی دشمنی کا ابال ہے کہ وہ اس آیت و حدیث کو خلفاء راشدینؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر فٹ کرنے کی سوچتے ہیں۔ (معاذاللہ)

عکسی صفحہ البیان الازہر صفحہ 320 میں ہے۔

(۱) "یہ لوگ رسول کے زمانے میں مومن تھے۔ لیکن اصطلاحاً صحابی نہ تھے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا۔

(۲) یہ مسلمہ حقیقت ہے.......... کچھ قومیں مرتد ہو گئی تھیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی۔ چنانچہ آیت قتل المرتدین کے اولین مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ اور باقی صحابہ ان کے تابع تھے۔ رضی اللہ عنہم"

اعتراض: 48- بعض صحابہ جادہ حق سے ہٹ کر ظلم و فسق کی حد تک پہنچ گئے۔ (شرح مقاصد جلد 2 از تفتازانی)

الجواب: اس طعن کا جواب پورا عکسی صفحہ 306 پڑھ لینے سے مل جاتا ہے۔

طعن کی عبارت یہ ہے "کہ جو کچھ ثقہ لوگوں کی زبانوں سے منقول ہے وہ بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ کچھ لوگ حق کے راستے سے ہٹ گئے اور ظلم - گناہ کی حد تک پہنچ گئے تھے".......... الخ

جب بظاہر کا لفظ عبارت میں موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شکل و صورت میں تو یہ راستہ علیحدگی اور ظلم و گناہ کی تصویر نظر آتی تھی۔ مگر حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ ہر ایک اجتہادی اختلاف میں اپنا کام درست سمجھ کر کر رہا تھا۔ دوسرا گروہ مد مقابل کو غلط جان کر اپنا کام جائز سمجھ کر کر رہا تھا۔ اب ایک ہے اللہ کے ہاں فیصلہ تو اس کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ قرآن شریف میں

(۱) اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ "اللہ کی رضا چاہنے کے لئے" (سورۃ حدید)

(۲) يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا "وہ ہر کام میں اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں" (سورۃ فتح رکوع 4)

(۳) وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ "اور تم مال خرچ نہیں کرتے مگر اللہ کی ذات کی رضا کے لئے" (سورۃ بقرہ، پارہ 3 رکوع 5)

(۴) مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ "کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان بیچ دیتے ہیں (پارہ 2، رکوع 9)

ایسے مجاہدوں کے متعلق فرمایا

(۵) يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ

''وہ اللہ کی راہ میں جنگ لڑتے ہیں۔ پھر قتل بھی کرتے ہیں اور شہید بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے (جنت دینے کا) سچا وعدہ تورات انجیل اور قرآن مجید میں بھی ہے'' (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 3)

صحابہ کرامؓ کی نیک نیتی کے متعلق جب یہ آیات عام ہیں خاص گروہ سے وابستہ نہیں ہیں۔ تو جیسے شیعہ ان آیات کو حضرت علیؓ اور غیر جانبدار حضرت عمارؓ اور دیگر لشکری صحابہ کرامؓ کو اس کا مصداق مانتے ہیں تو ہم بھی دونوں طرف کے صحابہ کرامؓ کو نیک نیتی کا کریڈٹ دیتے اور حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جیسوں کو جنت کا خدائی ٹکٹ فراہم کرتے ہیں۔ تفریق کی وجہ کیا ہے؟ کیا جنت کا ٹکٹ صرف اس گروہ کو ملے گا جس میں قاتلان عثمان شامل اور وہی حملہ آور ہیں ان کو تو حضور ﷺ نے منافق فرمایا ہے۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ یہ تو ظالمانہ تقسیم ہوئی۔

ذرا اس طرح بھی سوچئے کہ قرآن میں ہے حضرت موسیٰؑ سے غلطی سے قبطی قتل ہو گیا تو آپ نے اسے شیطانی کام کہا۔ پھر خدا سے معافی مانگی۔ ''اے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اسے بخش دیا۔ بے شک اللہ بہت غفور رحیم ہیں'' (پارہ 20 رکوع 5) پھر خدا کا شکر یہ یوں ادا کیا ''اے رب تو نے مجھے بخش دینے کا انعام فرمایا تو پھر بھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا'' مجرم سے مراد وہ آپ کا قومی شیعہ ہے جو ہر کسی سے لڑتا مار کھاتا۔ حضرت موسیٰؑ سے اپنے کو چھڑواتا تھا۔ حتیٰ کہ مخالف قوم کا آدمی مروا دیا تھا۔ پھر دوسرے دن اس موسوی شیعہ نے آپ کا قاتل ہونا بتایا تھا۔ تو آپ کو ڈر کر مدین کی طرف جانا پڑا تھا۔ (القرآن ایضاً)

تو کیا اب شیعہ سُنّی بظاہر حضرت موسیٰ کے قاتل ہونے پر کوئی فتویٰ لگا دیں گے؟ اگر نہیں تو ہم بھی بظاہر کے لفظ سے ان صحابہ کرام کو منحرف عن الحق فاسق اور ظالم نہیں کہہ سکتے۔ حضرت موسیٰؑ کو قاتل بتانے والے شیعہ کو اپنا مذہب مبارک ہو۔

اسی عکسی صفحہ پر علامہ تفتازانی لکھتے ہیں۔

> ''خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دین میں اصلاح اور اپنی ذات درست کرنے کے لئے ارادہ کے سوا کچھ گناہ نہیں کیا۔ تو آج اپنی زبانیں ان پر (مطاعن میں) کھول دینا صرف دین نقل کرنے والوں اور اس کے لئے اپنی جانیں دینے والوں اور دین کی نصرت میں مال خرچ کرنے والوں اور خیر البشر حضور ﷺ کی صحابیت اور محبت رکھنے والوں کی توہین اور دشمنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (شرح مقاصد صفحہ 306)

خصوصاً جب خدا نے ارادۃً یہ گناہ کرنے کی ان سے نفی کر دی۔ سورت حجرات میں اللہ فرماتے ہیں۔

(۱) اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر، گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی۔ یہی لوگ تو ہدایت پر ہیں۔ یہ اللہ کا ان پر فضل اور نعمت ہے۔ وہ ہر ایک کو خوب جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔ (پارہ 26 رکوع 13)

(۲) اگر مومنین کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو چڑھائی کرنے والے

سے لڑو۔حتی کہ وہ اللہ کے قانون کی طرف واپس آجائے۔اگر واپس آجائے تو دونوں میں صلح کرادو۔اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔(پارہ 26 رکوع 13)

ہم اہل سنت مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔کہ عہد مرتضوی کی خانہ جنگیوں میں صلح کے قائل ہیں۔فریقین کو نیت کے لحاظ سے برحق، دونوں کے مقتولین کو شہداء اور دونوں کے قاتلین کو ایک یا دو گنا ثواب کا حقدار جانتے ہیں۔دونوں کی لڑائی ایک دوسرے کو باغی جان کر ہوئی۔حکومت نے سمجھا کہ یہ مسئلہ قصاص خود اپنے ہاتھوں میں لے کر ہمارا نظم ونسق خراب کرتے ہیں تو ان کو طاقت سے روکا جائے۔تو اپنے اجتہاد پر عمل کر کے لڑائی کی۔مظلوم حضرت عثمانؓ کے طرفدار طالبین قصاص نے سمجھا کہ قاتل بلوائی حکومت پر قابض ہو چکے ہیں۔حضرت علیؓ مجبور ہو کر یہ کہہ رہے ہیں" کہ میں ان سے کیسے بدلہ لوں "ھم یملکوننا ولانملکھم" (طبری وغیرہ) یہ ہمارے مالک ہو گئے ہیں ہمارے قبضہ ملکیت میں نہیں رہے۔لہذا وہ حضرت علیؓ کے حامی ہو کر حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے صرف قاتلین عثمان سے جنگ لڑتے ہیں۔جو دونوں جنگوں میں طالبین پر ہی چڑھائی کر کے حملہ میں پہل کرتے ہیں۔تو ایسے ڈبل باغیوں سے جنگ لڑنا حکم قرآنی ہے۔پس ہوا جو کچھ ہوا دونوں نے حکم قرآن پر عمل کیا اپنے عمل میں مجبور ومعذور تھے۔مذہب اہل سنت میں کسی کو برا کہنا جائز نہیں۔اچھی تعبیر سے ہر ایک کی تعبیر کی جائے۔

ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر بجز بھلائی صحابہ کا ذکر نہ کریں۔یہ اصول اہلسنت ہے۔

اعتراض: 49- بیعت رضوان میں منافقین صحابہ بھی شریک تھے۔(نعوذ باللہ) قاسم العلوم صفحہ 21

الجواب: یہ مجمل بیان ہے۔رافضی دشمن اصحاب رسول اسے غلط جامہ پہنا رہا ہے۔یہاں تمام تفسیروں اور سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ سب قطعی جنتی اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہیں۔صرف دو منافقوں کا نام لے کر استثناء کیا گیا ہے۔ایک جد بن قیس جولال ٹوپی پہنے درخت کے نیچے۔۔صحابہ میں نہیں۔۔دھوپ میں الگ بیٹھا تھا۔بیعت نہ کی تھی۔دوسرا معتب بن قشیر مشہور منافق تھا اس لئے اس نے بھی بیعت نہ کی تھی۔حضرت نانوتویؒ کی مراد یہی دو شخص ہیں کہ قافلہ حدیبیہ میں شریک ہونے کے باوجود نفاق کی وجہ سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا جیسے آج بھی صحابہ کرامؓ کے دشمن منافق اور جہنمی بنے ہوئے ہیں۔مسلمان کہلانے اور پھر نیا کلمہ ایمان بنالینے کے باوجود ان کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شیعہ تفسیروں سے مجمع البیان طبرسی جلد 5 صفحہ 128 میں ہے۔(اصحاب حدیبیہ کی تعریف وغلبہ میں خدا فرماتا ہے۔مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تا اَجْرًا عَظِیْمًا)

"یہ مثال اللہ نے حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کی شان میں دی ہے۔کہ کھیت تو محمدؐ ہیں۔اور پودے آپ کے صحابہ اور مومنین ہیں وہ پہلے کمزور اور تھوڑے تھے۔جیسے فصل پہلے چھوٹی ہوتی ہے۔پھر وہ مضبوط قوی ہو کر ایک دوسرے سے مل جاتی ہے۔تو اسی طرح مومنین نے ایک دوسرے کو قوی کیا کہ وہ مضبوط ہو گئے۔اور

اپنی طاقت پر کھڑے ہو گئے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ خدا ان کی کثرت اور طاقت سے کافروں کو جلائے

کہ وہ خدا اور رسول کی اطاعت، کثرت اور باہمی امداد سے کافروں کو غصہ دلاتے ہیں۔ پھر خدا نے ان ایمان و

اعمال صالحہ والوں سے مغفرت۔۔ پہلے گناہ چھپا دینے۔۔ اور ہمیشہ کے لئے بڑے ثواب کا وعدہ کر رکھا ہے"

اہل سنت کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

"بخشش کے ایمان پر مرتب ہونے کا بیان ہے کیونکہ ہر مومن بخشا جاتا ہے۔ (پارہ 26 صفحہ 109)

تفسیر طبری جلد 9 صفحہ 73 طبع مصر میں ہے

"کہ اپنے کھیت فصل کا حسن کسان کو بہت پسند آتا ہے۔ (اسی طرح حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کو پسند کرتے ہیں) تاکہ ان مومنین کے ذریعے خدا کافروں کو جلائے کہ یہ بہت ہو گئے ہیں ان کی یہ مثال انجیل میں ہے"

س۔۔ ش کی ان متفقہ تفسیروں سے معلوم ہوا کہ حدیبیہ والے 1400 / 1500 تمام صحابہ کرامؓ مومنین کاملین اور بخشے ہوئے ہیں۔ ان کی بُرائی بتانا حرام ہے۔

اعتراض: 50- حضرت براء بن عازب نے کہا ہم نے بعد از رسول بہت سی برائیاں کیں۔ (بخاری)

الجواب: یہ ترجمہ جھوٹا بہتان ہے "ما احدثنا بعدہ" کا خط کشیدہ جملہ ترجمہ نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"کہ تجھے معلوم نہیں ہم نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں کیں۔" یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے۔ اب بھی ایک شخص آپ کو مبارک دیتا ہے کہ آپ خوش قسمت ہیں درخت کے نیچے (بیعت علی الموت) پیغمبر کے ہاتھ پر کی تھی" تو یہ بطور کسر نفسی فرما رہے ہیں کہ موت و شہادت آپ کے بعد ہم نے پائی نہیں۔ (کیونکہ بدلہ عثمان پر شہادتیں تو قاتلان عثمان سے لڑ کر جمل و صفین میں آئی تھیں) البتہ کثرت فتوحات کی وجہ سے نئے وظائف اور دولت کے انعام اکرام نئی چیزیں پائی ہیں۔ ڈرتے ہیں کہ ہمارا کیا ہوگا۔ ایسا خوف عین ایمان اور کمال تقویٰ ہوتا ہے۔ جو ہر کسی کو نہیں ملتا۔ صرف اللہ والے اس خوف خدا سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

حکایات صحابہ سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضور ﷺ ابر آندھی دیکھتے تو خوف سے گھبراتے چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا پھر خیر کا سوال اور شر سے پناہ مانگتے۔ (صفحہ 24)

(۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں: جب اندھیری آتی تو ہم حضورؐ کے زمانہ میں قیامت آنے کے خوف کی وجہ سے مسجد میں پناہ مانگتے۔

(۳) حضرت ابو بکرؓ خوف خدا سے فرماتے کاش گھاس کا تنکا ہوتا کہ جانور کھا جاتا یا مومن کے بدن کا بال ہوتا۔ (صفحہ 27)

(۴) حضرت عمرؓ فرماتے کاش میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش ماں نے جنا نہ ہوتا۔ (صفحہ 27)

(۵) حضرت ابن عباسؓ خوف خدا سے اس قدر روتے کہ آنسو بہنے سے چہرہ پر دو نالیاں بن گئیں تھیں۔ (صفحہ 30)

(۶) حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ کے ایسے خدا خوفی کے واقعات ان کی سوانح میں مذکور ہیں۔

تحقیقی دستاویز کا

آٹھواں باب

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مواد (صفحہ 951 تا 1172)

امیر المومنین خال المسلمین کاتب وحی رب العالمین برادر نسبتی ختم المرسلین فاتح عرب و عجم بانی بحریہ دینوی 20 سال ممدوح قوم و مقبول عام گورنر اور 20 سال محبوب اہل ایمان قائد امن وامان فاتح زمین وزمان 64 لاکھ مربع میل مملکت ایمانیہ کے متفقہ خلیفہ اسلام حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے متعلق مثبت و منفی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ جیسے آپ سے بہت افضل آپ کے پیش رو خلیفۃ المسلمین داماد سید المرسلین محبوب رب العالمین امام المتقین امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق مثبت و منفی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ دونوں تاریخ اسلام کی شہرہ آفاق شخصیت ہیں دونوں کے دوست و دشمن دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔ ہر دوست ان کے اسلامی کارناموں پر فخر کرتا کامیابی کے گن گاتا، عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کرتا اور اپنے نور ایمان کو جلا بخشتا ہے۔ دونوں کا دشمن خارجی و رافضی ان کے ذکر خیر سے جلتا فرامین نبویہ سے منہ موڑتا فتوحات کو دباتا کارناموں کو چھپاتا دشمنی ظاہر کرتا اور بدگوئی سے اپنا منہ کالا کرتا رہتا ہے۔

لیکن ہر دور میں 95% مومن مسلمان قرآن و سنت کے ترجمان خدا و رسول کے تابع فرمان نیک اہل اسلام و ایمان حضور ﷺ کے محبوب دونوں رشتہ داروں قومی بھائیوں، تعلیمات نبوت کے وارثوں پیغام رسالت کے مبلغوں اور خزانہ اسلام کے مالکوں، دولت ایمان کو دنیا بھر میں بانٹنے والے ان دونوں سپوتوں ستونوں اور آپ کے جانشینوں کو اپنے محبوب دلوں کی دھڑکن، ایمان کے مینار روشن اور اسلام کے دو طاقتور بازو ہی جانتے ہیں۔ اسلامی غیر اسلامی دنیا کا دستور چلا آرہا ہے کہ جو قوم اپنے قائد و پیشوا کو مانتی ہے۔ تقریر کے علاوہ تحریر تالیف میں بھی اسے خراج تحسین پیش کرتی مطاعن کا ازالہ کرتی نیکی کے کاموں کو پھیلاتی، مشن کو زندہ رکھتی اور فکر کو جلا بخشتی آرہی ہے۔ وہی وفادار کامیاب قوم کہلاتی ہے۔

مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اسلام کے فاتحین چار یار خلفاء راشدین مہدیین رضی اللہ عنہم کو انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے اعلیٰ رتبہ دیا۔ اور ان کی منقبت و فضائل میں سینکڑوں شاندار تالیفات کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اور ان پر غیر مسلموں کے بے ہودہ اعتراضات کا ہمیشہ قلع قمع کیا ہے۔

بارہ خلفاء اسلام

ان اپنے 4 محبوبوں کے بعد خلیفہ اسلام بادشاہ خاص و عام حضرت امیر معاویہ علیہ الرضوان کو بھی مسلمانوں نے بھلایا نہیں ان کو اور بعد کے بنوامیہ کے نیک و فاتح خلفاء اسلام جو ان بارہ خلفاء اسلام کی لسٹ میں آجاتے ہیں۔ جن کے عہد میں غلبہ اسلام کی بشارت آپ نے یوں سنائی ہے

"لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفة .... کلھم من قریش"
(مسلم جلد 2 صفحہ 119 کتاب الامارۃ بخاری، ابوداؤد جلد 2)

(ترجمہ) اسلام ہمیشہ غالب اور (دشمنوں سے) محفوظ 12 خلفاء اسلام کے زمانہ تک رہے گا۔ وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

بعض احادیث میں آیا ہے امر خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگا۔ یہاں تک کہ 12 خلفاء گذریں گے۔
صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ دین قیامت آنے تک (دلائل کے لحاظ سے) قائم رہے گا۔ یا جب تک 12 خلفاء تم پر حاکم رہیں گے۔ جو سب قریش سے ہوں گے۔ (تو سیاسی طور پر طاقتور غلبہ ہوگا)
شارح مسلم علامہ نووی (مسلم مع شرح نووی جلد 2 صفحہ 119) اس کی شرح میں فرماتے ہیں

"ویحتمل ان المراد من یعزالاسلام فی زمنه و یجتمع المسلمون علیه کما جاء فی سنن ابی داؤد کلهم تجتمع علیه الامة وھذا قد وجد قبل اضطراب امر بنی امیة او اختلافهم فی زمن یزید بن الولید وخرج علیهم بنو العباس و یحتمل اوجها اخر و الله اعلم بمراد نبیه ﷺ"

(ترجمہ) احتمال یہ ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسلام اس خلیفہ کے زمانہ میں غالب رہے گا اور مسلمان اس پر متفق ہوں گے۔ جیسے کہ سنن ابی داؤد کی حدیث میں ہے کہ سب پر امت مجتمع رہے گی۔ یہ بات بنی امیہ کے زوال سے پہلے تک رہی۔ جب یزید بن ولید کے عہد میں بنو عباس نے (ابومسلم خراسانی ایرانی منافق کی سازش سے) اختلاف اور بدامنی پھیلا دی تھی احتمال اور بھی ہیں اللہ ہی اپنے نبی ﷺ کی مراد خوب جانتے ہیں۔

شیعہ عقیدہ میں 12 اماموں پر تو یہ حدیث منطبق نہیں ہو سکتی کیونکہ سوائے حضرت علیؓ کے اور حضرت حسنؓ کے کسی کو خلافت و حکومت ملی ہی نہیں اور حدیث میں امارت خلافت اور اقتدار و حکومت شرط ہے۔ ہاں حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ کے بعد چھٹے خلیفہ حضرت امیر معاویہؓ پر یہ حدیث اپنی صفت غلبہ و اتفاق امت کے لحاظ سے سب سے زیادہ صادق ہے۔ کہ 64 لاکھ مربع میل موجودہ دور کے 50 مسلم ممالک پر ان کی متفقہ حکومت بلاشرکت غیرے رہی۔ پھر یزید کو بھی وقت کے عوام و خواص نے اور ملا علی

قرشی وغیرہ نے ساتواں خلیفہ کہا ہے۔ مگر ہم حادثہ کربلا وحرہ کی وجہ سے جمہور امت کے ساتھ ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ خلیفہ عادل کو 10 سال امیر المومنین مانتے ہیں۔ اور صرف شام میں مروان کی جزوی حکومت حضرت عبداللہ کے ماتحت مانتے ہیں لہٰذا آپ کی بیت اللہ میں مظلومانہ شہادت کے بعد جب عبدالملک بن مروان تمام عالم اسلام پر چھا گئے اور امت مسلمہ ان پر ان کے بیٹوں ولید۔ سلیمان۔ بھانجے حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ پھر پوتے یزید بن ولید پر متفق رہی تو ان چار کو بھی بارہ مذکور غالب خلفاء اسلام میں شمار کرتے ہیں۔ کہ فی الجملہ کردار پر بحث کے باوجود مجموعہ غلبہ اسلام اور غیر مسلموں سے مسلمانوں کی حفاظت کی صادق خبر نبوی ثابت رہی۔ آج اس موعودہ اموی اقتدار اور خلفاء اسلام کی پالیسی ہم نے چھوڑ دی اعداء صحابہ فارس کے مجوسی لوگوں کے کہنے پر ان کی کردار کشی اپنا عقیدہ بنالیا۔ تو بنو عباس اپنی تمام تر شان وشوکت اور اقتدار وحکومت کے باوجود کوئی ملک یا علاقہ فتح نہ کر سکے اور اب چودھویں پندرھویں صدی میں تو ہم کفار سے مار کھا رہے ہیں۔ اپنے ملک وعلاقے نیٹو افواج اور امریکی انگریزوں کے حوالے کر چکے ہیں۔ ان کے پونڈز اور ڈالرز ہم کو بہت پیارے ہیں۔ جہاد حرام بتاتے ہیں۔

کاش کہ سب دنیا کی فاتح صرف یہ سنی قوم اتنی بھولی بھالی نہ بنتی اور جدی پشتی برٹش لاء کے غلام ہمارے حکمران یہ غلامی چھوڑ کر خلفاء راشدین کا نظام قرآن وسنت اور اموی سیاست کے ماتحت چلاتے تو انگریزوں کو اپنے ممالک سے نکال سکتے تھے۔ مگر یہ تو امریکی غلامی اعداء صحابہ سے دوستی اور ان کی پالیسی ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ اپنی فوج کو اپنے مسلمانوں سے لڑا مروا رہے ہیں۔ کہ یہ حکومت اسلام کا نام لیتے کیوں ہیں یہ دہشت گردی ہے۔ ڈیڑھ صدی پہلے موجودہ دور کی طرح انگریزی اقتدار وانقلاب آنے پر اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا تھا

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی جا جا کر یہ تھانے میں　　کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ہماری بدبختی اور ذہنی تیرگی کا عالم یہ ہے کہ برائے نام سیاسی مسلمان، اخباری صحافی، تاریخ سے ناواقف تعلیم یافتہ نوجوان قوانین اسلام سے جاہل مولوی، رفض کے پروپیگنڈہ سے عوام کالانعام کو خوش رکھنے کے لئے فاتح اسلام محسن مسلمانان حضرت امیر المومنین معاویہؓ کو خراج تحسین کیا پیش کریں ذکر خیر سے ہی شرماتے ہیں۔ رفض کے جھوٹے افکار رسوم وخیالات پھیلاتے ان کے جھوٹے کردار کش پرچار کے آگے گم سم اور دم بخود ہیں۔

سبائیوں کی تاریخ

حالانکہ ہر کسی کو پتہ ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی اور آمر بقتل عثمان مالک بن ابراہیم اشتر نخعی کی یہ ہی سبائی پارٹی اتنی چیرہ دست ہو گئی تھی کہ حضرت علیؓ کو اپنے سے بدلہ عثمان تو نہ لینے دیا۔ الٹا آپ کے دربار میں پھر صلح ہو چکنے پر جمل میں حضرت علی کو بھی شہید کرنے کا پروگرام بنالیا تھا جبھی تو اپنے دو جگری جنتی یار حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو حضرت علیؓ نے مجبوراً کہا

کیف اقتص منہم ھم یملکوننا ولا نملکھم (نہج البلاغہ و تاریخ طبری) (قرآن سے بھی معتبر شیعہ کے ہاں یہ دو کتابیں ہیں)

میں ان قاتلوں سے کیسے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن گئے ہیں۔ (قتل کر دینا چاہتے ہیں) ہماری ملکیت اور اختیار میں نہیں ہیں۔ (کہ ان کو ہم پکڑیں بدلہ لیں اپنی منواتے ہیں۔ ہماری ہرگز نہیں مانتے ہیں)
پھران ظالموں کے جمل وصفین میں پہل کر کے حملے سے 80 ہزار مسلمانوں کا قتل عام تاریخ کا ہر طالب پڑھتا ہے پھر ان کا ہی حضرت علیؓ سے اختلاف اور دشمنی سے آپ پر اس جرم میں چڑھائی اور خروج کہ ہمارے عقیدہ امام منصوص من اللہ ان الحکم الا للہ (حکومت و امامت صرف اللہ دیتا ہے عوام نہیں) کو کیوں نہ مانا۔ پنچایت کیوں تسلیم کر لی کہ وہ جسے چاہے رکھے جسے چاہے حکومت سے معزول کر دے تو اپنے ہی شیعہ نام لیوا حبداروں۔۔۔ حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت امیر معاویہؓ کے بدترین دشمنوں نے بھی۔۔۔ خارجی بن کر آپ سے خود تیسری جنگ نہروان لڑی۔ 10 ہزار مسلمان مارے مروائے۔ مگر اللہ نے اس حق و باطل کی جنگ میں فرمان نبوی کے مطابق آپؓ کو فتح عطا فرمائی۔ پھر ایک بد بخت ابن ملجم (جس کا بھائی خالد بن ملجم باتفاق تاریخ حضرت عثمانؓ کے 10 قاتلوں میں سے تھا۔ اور بلوائیوں کا سرغنہ یہ قاتل علی بھی تھا) آخر تک پکا مومن حبدار بنا رہا۔ قطامہ نامی خارجی عورت پر عاشق ہو گیا۔ اس نے مہر میں حضرت علیؓ کا سر مانگا بد بخت نے مان لیا تو شیعہ نے اسے خارجی بنا دیا۔ اس نے صرف حضرت علیؓ کو ہی۔۔۔ تین دن پہلے حبدار ہونے کی قسمیں کھا کھا کر (جلاء العیون) شہید نہیں کر دیا۔۔۔ بلکہ اس دشمن اسلام کے دو مذہبی بھائیوں۔۔۔ برک بن عبداللہ نے حضرت معاویہؓ پر حملہ کیا نماز میں ران کاٹی مگر وہ بچ گئے۔۔۔ اور عمرو بن بکر نے غلطی سے حضرت عمرو بن العاصؓ کے بجائے حضرت خارجہ کو نماز پڑھاتے ہوئے شہید کر دیا تھا۔
(طبری جلد 4 صفحہ 115)

سنی شیعہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ ان خارجیوں کے خوف سے۔۔۔ کہ حضرت علیؓ کی نعش مبارک نکال کر بے حرمتی نہ کریں۔۔۔ حضرت علیؓ کی کتنی ہی قبریں فرضی بنائی گئیں۔ اور ایک دور کی بے نام قبر میں دفنایا گیا۔ اور کئی لوگ نجف اشرف میں بھی حضرت علیؓ کی قبر نہیں مانتے۔ ان حالات میں نواسہ رسول۔ لخت جگر بتول۔ دلبند مرتضٰی۔ برادر سید الشہداء حضرت امام حسنؓ نے اپنے لشکر کے بھی خلاف اپنے چچا حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ شرائط خاصہ کے تحت صلح کر لی (دیکھئے تاریخ یعقوبی، طبری، ناسخ التواریخ، ابن اثیر جزری، تاریخ ابن خلدون وغیرہ واقعہ صلح و بیعت حسنؓ) سب مسلمان متحد ہو گئے۔ یہ ربیع الاول 41ھ کا سال عام الاجتماع کہلایا۔ گو حضرت معاویہؓ کے دشمنوں اور اتحاد المسلمین سے بیر رکھنے والے شیعوں نے حضرت امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جیسے باپ کو شہید کیا تھا۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا ''عراقیو! تمہارے 3 کام (تاریخ میں) یادگار ہیں میرے باپ کو شہید کیا، مجھے برچھا مارا، میرا سامان لوٹ لیا'' (تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 126) مگر حضرت امیر معاویہؓ کے فوجیوں نے بروقت اطلاع پا کر آپ کو شہید ہونے سے بچا لیا۔ اور آپ مدینہ واپس آ گئے۔ اسی دشمنی حسن کی وجہ سے آج بھی شیعہ عزادار ذاکر و مجتہد گلوکار نہ ان قاتلوں کی مذمت میں کوئی مجلس عزا مناتے ہیں نہ حضرت امام حسنؓ کو اس صلح و اتحاد اور بیعت عامہ پر کوئی خراج

تحسین پیش کرتے ہیں۔ بلکہ وجہ دشمنی یہ بتاتے ہیں کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہ سے صلح کی کیوں۔ ہمارے ناک کیوں کٹوائے ہمارے منہ کیطلھ کالے کئے۔ ہم مومنوں کو ذلیل و خوار کیوں کیا۔ (جلاء العیون)

اب صرف ہم مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے پنجا بجاد کھادیتے ہیں کہ اس میں ایک انگلی حسن کی بھی ہے۔ یہ شیعہ امام حسنؓ کو شہید کرنے میں ناکام اور فساد پھیلانے میں فیل ہو گئے تو اپنے دشمن معاویہ سے جنگ لڑنے اور فساد پھیلانے کی طرح ڈالی چنانچہ تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 126، 41ھ کے حالات ہے

لقالوا یا مذل العرب و فیھا خرجت الخوارج التی عزلت ایام علی علیہ السلام بشھرزور علی معاویۃ

(ترجمہ) کچھ لوگوں نے (امام حسنؓ سے) کہا اے عربوں کو ذلیل کرنے والے پھر وہ خارجی جو حضرت علیؓ کے دور میں شیعوں سے الگ ہو گئے تھے۔ انہوں نے شہرزور میں حضرت معاویہؓ پر چڑھائی کر دی۔

پھر اس کی تفصیل طبری کے اس صفحہ پر یہ لکھی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ان 500 خارجیوں کے مقابلہ کے لئے کچھ شامی بھیجے وہ شکست کھا گئے۔ تو امیر معاویہؓ نے اہل کوفہ سے کہا تم خود مقابلہ کرو ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ تب اہل کوفہ نے ان سب سے لڑ کر فتح پائی اور خارجی مارے گئے۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے ان کی اصلاح امن و امان اور حفاظت کے لئے عبداللہ بن عمرو ابن العاص -- جو بڑے نیک بیٹے تھے -- کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ (طبری صفحہ 127)

امن عامہ کے لئے حکومت معاویہ کی ضرورت

محترم ان سبائیوں کے پہلے شیعہ بن کر مسلمانوں کو باہم لڑانے پھر خارجی بن کر اہل بیت پر مظالم ڈھانے تمام سیاسی حکمرانوں کو شہید کرنے پبلک میں قتل و غارت اور بدامنی پھیلانے کے لاتعداد واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ جگر تھام کر اپنے انصاف سے ہی کہیے۔ کہ اب اگر حضرت معاویہؓ کی سپر طاقت -- شیعہ جسے بزور باز و بادشاہ کہتے ہیں -- عالم اسلام میں نہ ہوتی اور وہ عہد مرتضوی ہی سے ان سبائیوں کے خاتمہ کا پروگرام نہ بناتے۔ تو کسی کی جان و عزت بچ سکتی تھی؟ حضرت علیؓ نے بھی خود ان کے فسادات کے خطرات کو بھانپ کر ان سے جنگ لڑنے کے لئے اپنی رعایا کو یوں ابھارا تھا۔

"لوگو! تم کہتے ہو کہ معاویہ سے لڑوں (میں نے تو 38ھ سے ان سے صلح کر لی ہے) تم اللہ واسطے اٹھو! اور ان خارجیوں سے لڑو جو تم پر قبضہ کر چکے ہیں۔ تمہارے بچوں کو مارتے ہیں عورتوں کی ہتک عزت کرتے ہیں نوجوانوں کو قتل کرتے ہیں۔ لوگوں کا مال لوٹتے ہیں آج کسی کی بھی جان مال اور عزت ان سے محفوظ نہیں رہی ہے خدا کے لئے اٹھو اپنے عوام مال ملک عزت کو ان سے بچاؤ" (خطبہ نہج البلاغہ ملخصا)

ان خطرناک حالات کو کنٹرول کرنے والے حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق یہ نقاط ذہن میں رکھنے ضروری ہیں۔

(۱) کوفہ جو آپ کا عراقی دارالحکومت تھا پہلا اور اسے حضرت علیؓ سے مقابلہ شروع کیا گیا مگر شیعہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ ہیں۔
(۲) عراقیوں نے صلح کے بعد ملک میں جو غداری سے بھی کام لیا۔ صفین میں خود خدا نے ان سے بدلہ لیا۔
(۳) فتح البلاد کے کتنی مراسلات میں حضرت علیؓ نے تمام شامیوں کو اپنے جیسا کامل الایمان مسلمان قرار دیا ہے۔
(۴) پھر 38ھ میں خود صلح کر کے حضرت علیؓ نے امن نامہ تحریر کرا دیا۔ مگر سبائی گروہ نے دشمنی میں پھر بھی حق کی مخالفت شروع کر دی
(۵) جب امام حسنؓ نے بھی صلح کر لی اور خلافت حوالہ کر دی تو حضرت امیر معاویہؓ کا اب بلا شرکت غیرے خلیفہ برحق ہو گیا۔
(۶) خدا نے بڑی قربانی کے بعد یہ اقتدار دلایا اور سبائیوں خارجیوں کا صفایا کرایا۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کو کر دکھایا
(۷) شیعہ دوستوں کو چاہیے کہ وہ اس محسن اسلام و محافظ مسلمین کو عادل بادشاہ تو مانیں یہ کوئی کر کے امامیہ مذہب ترک نہ کریں۔ ان کی معتبر کتاب عین الحیوٰۃ از مجلسی میں باب ہے "بادشاہوں کے حقوق" "حکمرانوں کی اطاعت کرنے، عزت و احترام کرنے، مخالفت نہ کرنے کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) حضرت رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی بادشاہ کی اطاعت نہ کرے اس نے خدا کی بھی اطاعت نہ کی حق تعالیٰ فرماتے ہیں تم اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔
(۲) بسند معتبر حضرت صادقؑ نے فرمایا جو بادشاہ سے ٹکرائے اور تکلیف اٹھائے خدا اسے ثواب نہ دے گا۔
(۳) رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے بادشاہوں کو نیک لوگوں پر مہربان کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کریں تو بادشاہوں کو ان پر غصہ دلاتا ہوں۔ پس تم ان پر لعنت اور گالی نہ کرو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو تا کہ وہ ان کے دل تمہاری طرف پھیرے اور مہربان کر دے (عین الحیوٰۃ صفحہ 501)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت ایک نظر میں

یہ جلیل القدر صحابی معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ آپ کا اموی خاندان زمانہ جاہلیت میں تمام قریش کی فوج سمجھا جاتا تھا۔ اور جنگوں کا ذمہ دار اور قائد کہلاتا تھا۔ فتح مکہ تک مسلمانوں سے جنگیں اسی عہدہ کی وجہ سے تھیں ورنہ ابو سفیان اور قریشیوں سے زیادہ اسلام کے مخالف نہ تھے۔ امیر معاویہ عمرۃ القضاء 7 ہجری میں مسلمان ہوئے۔ اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا آپ کی یہ خصوصیت ہے کہ کسی جنگ میں والد کے ساتھ نہ آئے تھے۔ حضور ﷺ نے اموی خاندان کی یہ سیادت باقی رکھی۔ ابو سفیان اور اس کی اہلیہ ہندہ بنت عتبہ بن امیہ کا اسلام قبول کیا جرائم معاف کیے۔ اس کے گھر کو حرم کعبہ کی

طرح دارالامن قرار دیا۔ بڑے بیٹے یزید کو فوج کا بڑا عہدہ دیا۔ اوران کو علاقہ تیماء کا والی بنایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کاتب وحی اور پرائیویٹ سیکرٹری بنایا۔ ابوسفیان کو نجران کا سردار اور عامل بنایا۔ خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ کو برقرار رکھا۔ عتاب بن اسید کو مکہ کا والی بنایا۔ امام موذن ابومحذورہ جمحی وغیرہ ان کے ہی افراد چنے اور آپ مدینہ واپس آ گئے۔

سورۃ نصر ایسے ہی انقلابی لوگوں کی حالت اوران کے ایمان کی گواہی دینے کے لئے اتری۔

"جب اللہ کی امداد آ گئی اور مکہ فتح ہو گیا۔ تو آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ اس کی پاکی بیان کریں اور (ان کے لئے) استغفار کریں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں"

اور سورۃ حدید میں ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى مہاجرین وانصار اور فتح مکہ کے بعد کے سب مسلمانوں سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (سورۃ حدید، رکوع 1 پارہ 27)

تو ان کو منافق کہنا ڈر سے مسلمان ہونے والا بتانا قرآن کی تکذیب ہے۔ اور طلقاء کہہ کر کسی قسم کا طعنہ دینا اپنے نفاق کا اعلان ہے جب کہ حضرت عباسؓ حضرت ابوسفیان بن حارث مولود کعبہ حکیم بن حزامؓ، حضرت علیؓ کی بڑی بہن ام ہانیؓ بھائی عقیل، حضرت عکرمہ بن ابی جہل اسی موقعہ پر مسلمان اور طلقاء (آزاد شدہ) تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ مسیلمہ کذاب کی خاص حفاظت گاہ میں جا کر اسے قتل کرنے میں وحشی اور عکرمہ کے ساتھ تھے۔

عہد صدیقی میں عراق و شام کی فتوحات میں نمایاں خدمات ہیں۔

عہد فاروقی میں یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کو امیر شام بنا دیا۔ اور شام و قیصر کی جنگ میں آپ اپنے والدین بہن بھائی کے ساتھ ہو کر روم کے ساتھ جنگ قیساریہ اجنادین وغیرھا میں آگے آگے تھے۔

دور عثمانی میں بحری بیڑا بنایا۔ نیوی کا محکمہ اور سمندری جنگ کا فوجی شعبہ قائم کر کے 500 جنگی جہازوں کے ساتھ رومیوں کو شکست فاش دی۔ اپنی شام پر گورنری کے دوران بہت سی فتوحات کیں۔ پھر امیر المومنین بن کر ہی کابل وافغانستان اور ترکستان کو فتح کیا قسطنطنیہ ترکی پر حملہ کیا۔ مغفرت و جنت کی بشارت پائی۔ قبرص، اردن، تیونس، الجزائر، مراکش، قیصر روم سے چھین لئے۔ اور اسلام کی دھاک پورے عجم پر بٹھا دی۔ روڈس (سسلی) کا سرسبز وشاداب جزیرہ فتح کرنے کے بعد دوسرا جزیرہ ارواذ بھی فتح کر لیا۔ (فتوح البلدان)

حضرت امیر معاویہؓ کے عزم جہاد کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بحر روم کو اسلامی بیڑے کی جولان گاہ بنا رکھا تھا۔ صرف امیر البحر ابن قیس حارثیؓ نے کم وبیش پچاس بحری جنگیں لڑیں (طبری)

فتوحات کے لحاظ سے حضرت امیر معاویہؓ کا عہد نہایت شاندار اور پر شوکت رہا۔ ایشیاء کے وسط میں بیٹھ کر حضرت امیر معاویہؓ نے ایک طرف بحر اوقیانوس اور دوسری طرف سندھ اور افغانستان تک اپنی فتح کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

(ماخوذ از سیدنا معاویہ فاروقی صفحہ 70)

اس سے پہلے تحقیقی دستاویز کے چوتھے باب میں حضرت علی المرتضیٰ کے ساتھ حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل از احادیث نبویہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ جو الصواعق المحرقہ البدایہ والنہایہ وغیرہ سے لی گئیں۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ کی عادلانہ حکومت ایک نظر میں 10 اکابر اہل بیت کے سچے ارشادات آپ کی مدح میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ''پیچھے سے آ کر آگے بڑھ جانے والے'' یہ اموی مجاہد اسلام یقیناً اس آیت کا مصداق ہیں۔

''ہاں جو کافر مسلمان ہو کر توبہ کرلے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان کے گناہوں کی جگہ نیکیاں بھر دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تو (ان کو) بہت بخشنے والے مہربان ہیں'' (سورۃ فرقان، رکوع 6 پارہ 19)

قریش کے بارہ خلفاء کی بحث جن میں چھ اموی ہیں ان کے کمالات، فتوحات کے ساتھ بیان ہو چکے۔ اس کتاب کے باب چہارم کے آخر میں حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف میں 21 ارشادات اکابرامت سے مسلمانوں کا ایمان تازہ کیا گیا ہے۔ یہ صرف اموی فتوحات ہیں۔ جن پر حسد کر کے یہودی مجوسی سبائیوں نے حضرت عثمانؓ پر اقرباء نوازی اور کنبہ پروری کا جھوٹا الزام لگا کر آپ کو بے دردی سے مظلومانہ شہید کیا تھا۔ مگر خود ان کے مقدر میں ایک لاکھ مسلمانوں کا خون بہانے کے بعد اپنے پہلے 3 اماموں کو ذبح کرنا اور پھر بد دعائیں لے کر اپنے کو لہولہان کرنا سڑکوں پر چیختا چلاتا ہی آیا ہے۔ جہاد میں نہ کسی کافر کو قتل کیا اور نہ کسی کافر کا موجودہ انقلاب امام خمینی سمیت ایک کلومیٹر علاقہ ہی فتح کیا ہے۔ ''مرگ امریکہ پرنہیں''۔ مرگ فریقین کے سینکڑوں ہزاروں افراد پر ہی پڑتی رہتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

شیعہ کی بے اصولی

اس آٹھویں باب --- جس میں گالیوں کی شکل میں حضرت امیر معاویہؓ پر تقریباً 112 اعتراضات تراشے گئے ہیں --- اور اس سے پہلے پانچویں باب میں بھی 60 بے ہودہ مطاعن کے جوابات ہم دے چکے ہیں۔ تو تمہیداً حضرت امیر معاویہؓ کے یہ فضائل، کمالات، شخصی حالات اس لئے پیش کئے ہیں کہ آپ کو ایمانی دھچکا نہ لگے۔ اور زور ایمانی سے آپ خود کہہ دیں۔ کہ یہ جھوٹے دشمنان اسلام کے ہفوات ہی ہیں۔ شیعہ معاندین چونکہ قرآن وحدیث اتفاق امت تعلیمات مرتضوی ارشادات جعفری اور دنیا کے بین الاقوامی مسلمہ قواعد وضوابط میں سے کسی چیز کے بھی پابند نہیں۔ بس کفر وشرک پھیلانا، مسلمانوں سے دشمنی جتلانا، سب نیک پابند شرع مسلمانوں کو اہل بیت کرام کا دشمن جاننا اور ان کو بھی مسلمانوں کا دشمن سمجھنا اور صرف متعہ بازلوگوں اور اہل بیت کرامؓ میں محبت کی پینگیں چڑھانا ہی مانتے ہیں۔ ورنہ ان سے کوئی پوچھے کہ میاں! اسلام اور غیر مسلموں کا مسلمہ قانون ہے

کہ جو شخص کسی کو اپنا محبوب پیشوا مانتا ہے اسے ماننے اور اس کی اتباع کرے یہ اس کا حق ہے۔ مگر اسے یہ حق نہیں کہ جسے وہ نہیں مانتا اور وہ دوسری قوموں کے پیشوا ہیں تو یہ تقریر و تحریر میں ان کی بدگوئی کرتا پھرے۔ مذمت میں نام لے کر مستقل کتابیں لکھے۔ کیا کسی مسلمان نے بھی ہندو، سکھ، پارسی، بدھ مت، یہودی، عیسائی کسی قوم کے بھی بزرگ پیشواؤں کے خلاف کتاب لکھی ہے؟ جب کہ خدا بھی ان کے پیشواؤں معبودوں کو برا کہنے گالی دینے ہر وقت مذمت کو ہی موضوع سخن بنانے سے روکتا ہے۔ ''اور تم ان لوگوں کو برا نہ بتاؤ جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ ورنہ وہ بھی اللہ کو بغیر جانے گالیاں دینے لگ جائیں گے۔ ہم نے اسی طرح ہر امت کے اعمال کو ان کے دلوں میں سجا دیا ہے۔ پھر اللہ ان کو بتلائے گا کہ وہ کیا کیا غلط اعمال و (عقائد) رکھتے تھے۔
(پارہ 7 رکوع 19 سورۃ انعام)

بے اصول چلنے والوں کے خلاف قانون حرکت میں آئے

تو پھر شیعہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور قرآن کریم کے خلاف بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کی مذمت میں مستقل کتابیں کیوں لکھتے چھاپتے ہیں۔ 100/100 اعتراضات خود بنا کر کیوں اچھالتے اور نشر کرتے ہیں۔ کیا ان کا منکر قرآن و اسلام ہونا اور مسلمہ اسلامی و بین الاقوامی قوانین کے خلاف ورزی کا مرتکب ہونا کسی کو نظر نہیں آتا۔ وزارت قانون، عدل و انصاف کے ادارے، ملک کے امن و امان کے ذمہ دار اعلیٰ افسران کیا یہ قانون بنا کر قومی اسمبلی سے منظور کرا کر نافذ نہیں کرا سکتے۔

''کہ جو شخص کسی شخصیت کو نہیں مانتا نہ مانے اس کی تعریف نہ کرے۔ کوئی جرم نہیں لیکن جسے یہ نہیں مانتا اور دوسرے مانتے ہیں تو ان کی برائی بتلانا جرم ہے۔ جو بھی چھوٹی بڑی مستقل کتاب اس شخصیت کے خلاف لکھے گا اسے مثلاً 5 / 10 سال سزا ہوگی۔ قرآن و حدیث کے خلاف بات کی تو اسے پھانسی بھی دی جائے گی ''

اگر یہ قانون جاری ہو جائے خدا کی توحید، حضور ﷺ کی ختم نبوت، قرآن کی صحت و سالمیت خلفاء راشدین کی عظمت تمام صحابہ کرامؓ کی عدالت، امہات المومنین سمیت تمام اہل بیت اور رشتہ داران رسالت سے محبت اور تمام سنت نبوی کے مطابق اولیاء عظامؒ کے احترام کی قانون سازی عام کر دی جائے ہر گروہ کو ان مسلمہ قوانین کا پابند کیا جائے سڑکوں پر مذہبی ناچنا، کودنا، گیت گانا، لعنتوں، تبروں کے نوحے مرثیے پڑھنا جرم قرار دیا جائے۔ تو امن و امان قائم ہو جائے گا۔ کہیں مسلم کشی نہ ہوگی۔ فتنہ باز شیطان تقیہ کی بلوں میں گھس [illegible] گے۔

اے اللہ افسروں کو ہدایت [illegible]۔ ہندووانہ کافرانہ رسوم پر لڑنے مرنے سے ان کو بچا اور پاکستان کو امن دے۔

12

دفاع صحابہ کرام میں چند گذارشات

1) انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بڑا درجہ صحابہ کرامؓ کا ہے۔ خدا عام گنہگار مسلمان کے گلہ اور غیبت کو حرام بتاتا ہے۔ تو صحابہ کرامؓ کی غیبت بہت بڑا جرم ہے۔

2) خدا نے سینکڑوں آیات میں صحابہ کرام کا ذکر تعریف کے ساتھ فرمایا اپنی رضا کا تمغہ دیا ان کو جنتی بتایا ان کے ایمان اعمال صالح اور نیک نیت ہونے کی گواہی دی ان سے بدظنی گناہ بتائی ان پر تہمت اور الزام تراشی تو اور بڑا جرم ہوگا۔ ہم مسلمانوں کو ان کا ذکر خیر کرنا ہی واجب ہے

3) ہر قسم کے گناہوں سے معصوم صرف انبیاء کرام ہیں۔ عصمت نبوت کا خاصہ ہے کسی اور کو معصوم ماننا غلط عقیدہ ہے۔ مگر بے دھڑک صحابہ کرام و اہل بیت عظام پر جھوٹی روایتوں اور جعلی تاریخوں سے گناہوں کی تہمت لگاتے جانا۔ کردار پر حملے کرنا، نیت میں برا کہنا، خود بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان اس سے بچے۔

4) چند صحابہ کرامؓ سے تضاء قدر کے فیصلوں کے تحت گناہوں کا صدور ہوا تاکہ ان کو سزا دے کر پاک کیا جائے اور اسلامی قانون کا عملاً ثبوت حضور ﷺ کی عدالت عالیہ سے ظاہر ہو جائے تو کسی صحابی کے گناہ اور غلطی کو ان سے بغض اور توہین کے لحاظ سے بار بار جتلانا بھی خود گنہگار ہونا ہے

5) خدا نے ان کی جس غلطی، کمزوری کا ذکر کیا ساتھ ہی غفور رحیم کا بار بار اعلان کیا اگر ہم بعد کے خاطی و گنہگار امتی رب کی مغفرت اور نجات کے امیدوار ہیں تو سب سے افضل صحابہ کو بھی خدا نے معاف کر دیا ہے۔

6) سیاسی، مذہبی، فقہی مسائل میں صحابہ کرامؓ کے مابین اختلاف ہوئے ہیں۔ جن کو اجتہاد کہا جاتا ہے۔ ہر جامع الشرائط مجتہد کو اپنے اجتہاد پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔ دوسرے کی تقلید نہیں۔ لہٰذا ان امور میں ہم کسی ایک کی اتباع کریں گے۔ تو دوسرے کی تغلیط یا ان پر گناہ کا، قرآن و سنت سے انحراف کا فتویٰ کوئی نہ لگائے گا۔

7) حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ میں قصاص عثمان جلدی یا دیر کا اختلاف اسی قسم کا تھا۔ غیروں کی سازش سے حادثات بھی در پیش آئے۔ مگر ہم مسلمان کسی کا گلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ دونوں کے پاس دلائل تھے۔ یقیناً کسی کو غلط نہ کہا جائے گا۔ گو راجح حضرت علیؓ ہیں۔

8) جب دو بزرگوں میں اختلاف رائے اور الگ الگ اجتہاد ہو تو اکثر دلائل کے ساتھ اتفاق ہو جاتا تو بہت اچھی بات ہے۔ ورنہ یوں اختلاف دو قسم کا ہو جاتا ہے۔ ایک شخصیت کا لحاظ ہو دلائل اس کے تابع ہوں۔ دوم یہ کہ دلائل کو ترجیح دی جائے۔ شخصیات قانون کے تابع رہ کر اپنا فیصلہ سنائیں۔

" چھوٹا منہ بڑی بات "

اگر آپ محسوس نہ کریں تو یہ عاجز خادم صحابہ کرام عرض کرتا ہے کہ قصاص عثمان میں فریقین کا یہ اختلاف اسی نوعیت کا تھا دلائل دونوں کے وزنی تھے۔ نچلا مشیروں وزیروں کا طبقہ دونوں کا تیز تھا۔ جو اختلاف کو اتفاق کے ساتھ پاٹنے نہ دیتا تھا۔ دونوں کے الگ الگ دلائل کا ماحصل یہ ہے

(1) کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کو جب قاتلین عثمان کے علاوہ اکثر مہاجرین وانصار نے خلیفہ منتخب کرلیا تو آپ نے اپنی حکومت کو پورے عالم اسلام پر لازم کرلیا جیسے پہلے سب مہاجرین وانصار کی بیعت نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ کو تمام عالم اسلام کا بالاتفاق خلیفہ بنایا تھا۔ اور کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا۔ یہ دلیل حضرت علی ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو لکھ بھیجی۔ یہ حضرت علی ؓ کی عظمت وشخصیت کا تقاضا تھا۔ اسے حضرت طلحہ ؓ، حضرت زبیر ؓ اور حضرت امی عائشہ ؓ نے بھی مان لیا۔ حضرت طلحہ ؓ و حضرت زبیر ؓ نے تو بیعت ہی کرلی۔ حضرت عائشہ ؓ مکہ میں تھیں مجمع عام میں ایک سردار نے پوچھا حضرت عثمان ؓ کے بعد کس کی بیعت کریں تو فرمایا اِلزم علیا تم (سب) حضرت علی ؓ سے وابستہ ہوجاؤ۔

حضرت امیر معاویہ ؓ بھی حضرت علی ؓ کی بیعت کرتا آپ کے ماتحت امیر شام حسب سابق خلفاء بنے رہنا چاہتے تھے۔

اس پر تاریخوں کا اتفاق ہے۔ یہی حضرت علی ؓ کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

کاش کہ قاتلان عثمان اسے نہ توڑتے۔ نہ خود حضرت علی ؓ کے نافرمان بنتے۔ نہ بدلہ حضرت عثمان ؓ چاہنے والوں کو حضرت علی ؓ کا دشمن باور کراتے۔

(2) حضرت امیر معاویہ ؓ کی دلیل اختلاف یہ تھی کہ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى مقتولوں کا بدلہ لینا آپ پر فرض ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (پارہ 2 رکوع 6) تمہاری زندگی (اور خلافت کا استحکام) بدلہ لینے میں ہے۔

حضرت علی ؓ بھی اس قانون کو مانتے تھے۔ آخر خارجیوں نے جب آپ کے ایک سپاہی عبداللہ کو مارا تھا تو حضرت علی ؓ نے بدلہ لے کر چھوڑا مگر یہاں حضرت علی ؓ کی مجبوری یہ تھی کہ آپ نے قاتلین عثمان کو بڑی طاقتور، فتنہ باز، دہشت گرد قوم جان کر ہاتھ اس لئے نہ ڈالا کہ مدینہ طیبہ مقتل گاہ نہ بن جائے۔ خصوصاً جب آپ نے ہاتھ ڈالنا چاہا تو انہوں نے خود آپ کو خارجیوں کی طرح قتل کی دھمکی دے دی۔ اور آپ نے یہی عذر اور تاخیر کی دلیل حضرت طلحہ ؓ و حضرت زبیر ؓ کو سنادی کہ میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو مجھے قتل کردیں گے۔ (تاریخ) یہ خطرہ حضرت امام حسن ؓ، حضرت ابن عباس ؓ اور بڑے سیاستدان حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے حضرت علی ؓ کو پہلے دن ہی بتادیا تھا۔

''کہ ان قاتلوں سے بیعت نہ لیں نام پتے لکھ کر گھروں کو جانے دیں یا گرفتار کرلیں۔ باقی سب لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کو بھی باقی عثمانی گورنروں کی طرح معزول نہ کریں۔ سب کو بلا کر بیعت لے لیں ساتھ

ملائیں پھر جو چاہیں کریں'' (تاریخ)

مگر افسوس کہ ان قاتلان عثمان نے بظاہر حضرت علیؓ کے خیر خواہ مشیر وزیر اور اعلیٰ عہدیدار بن کر آپ کو اصل دوستوں کی ایک بات بھی نہ ماننے دی اہل مدینہ سمیت ہر کسی کو حضرت علیؓ کا مخالف بنا کر اختلاف کی خلیج وسیع کر دی چچازاد برادر حضرت عثمانؓ حضرت امیر معاویہؓ کے قرآنی ۱ آیات حضرت عثمانؓ کے بیٹوں وارثوں کا آپ کو مطالبہ قصاص کے لئے ۲ وکیل بنانا، فوج وعوام سمیت سب اہل شام کا ۳ آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہونا بھی دلائل تھے۔ مگر بیعت علیؓ کے لئے قصاص لینے کی شرط پر حضرت امیر معاویہؓ کو اسبات نے بھی ابھارا کہ شہادت عثمان سے 3 ماہ پہلے جب صوبہ شام سے بلوائی ناکام واپس آرہے تھے تو گھور کر حضرت امیر معاویہؓ سے کہا ''ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے نمٹیں گے'' (طبری)

اب جب حضرت علیؓ نے ان کے مشورہ سے تمام عثمانی گورنروں کو معزول کر دیا اور حضرت امیر معاویہؓ کو بھی معزولی کا حکم بھیجا تو وہ دوراندیشی سے سمجھ گئے کہ یہ آرڈر علی کا نہیں ہے۔ اس نے تو میرے 20 سالہ دور امارت میں کوئی نقص یا الزام یا عوامی شکایت میری نہیں دیکھی تو یہ یکدم معزولی قاتلان عثمان کی سازش ہے۔ میں نہیں مانتا۔ بلکہ حضرت علیؓ سے کہتا ہوں کہ ان کو دربار سے نکالو بدلہ لو۔ جو خدائی حکم ہے قاتل وگواہ خود آپ کے پاس ہیں۔ پھر ہم سب سے بیعت لے لو۔

قارئین! اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ حضرت علیؓ کی شخصیت حاکم تھی۔ نفاذ قوانین آپ کی مرضی کے تابع تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں خدا کا قانون حاکم تھا۔ حضرت علیؓ اور کوئی بھی حاکم اس کے تابع ہوتا ہے۔ ہم مسلمان دونوں کا احترام کرتے ہیں واقعات میں مجبور مانتے ہیں۔ کسی کی غلطی اور بدگوئی کو اپنا مذہب نہیں بناتے۔ اس وجہ سے حضرت امیر معاویہؓ پر مطاعن کی بمبارٹمنٹ کرنے والے شیعہ بھائی--- کہ اس نے حکومت علیؓ سے مجرم کیوں مانگے تھے۔ اپنے اصول پر غور کریں۔ اور ناراضگی ختم کر دیں۔

خمینی کے آخری پیغام اور سیاسی وصیت نامہ صفحہ 119 طبع ایران میں ہے

''عملی طور پر قصاص اس شخص کا حق ہے جس پر ظلم ہوا ہو۔ (اور قتل ہو جانے کی شکل میں) وارثین کا حق ہے۔
کہ مجرم کے ساتھ ویسا ہی عمل کریں''

تو حضرت عثمانؓ کی اولاد چچازاد بھائی حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کی اموی قوم مطالبہ قصاص عثمان کا حق رکھتی تھی۔ تو ان کا قاتلوں سے لڑنا حق تھا۔

باب ہشتم کے مطاعن کا بالترتیب جواب

اعتراض : 1- چار آدمیوں نے امیر معاویہ کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا۔ (ربیع الابرار زمخشری)

الجواب : ﴿1﴾ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یہ ہے حضرت علیؓ اور جعفر صادقؒ کا نام لینے والوں کی تہذیب کہ جنگ وجدل اور سیاست میں جب شکست کھائی۔ جیسے ان کی تاریخ بار بار بتائی جا چکی ہے۔ تو بازاری گالیوں پر اتر آئے اور کسی کے 4 باپ بتانے شروع کر دیئے۔ حالانکہ آپ لوگ متعہ کے قائل ہیں آپ کے عقیدہ میں اولاد متعہ اولاد نکاح سے افضل ہوتی ہے۔
(فرمان جعفر در تفسیر منہج الصادقین پارہ 5)

تو یہ ہمارا حق ہے کہ آپ سے پوچھیں کہ تمہارے باپ 4-5-12-14 کتنے ہیں؟ بتاؤ مگر ہم شریف لوگ ہیں۔ یہ بے حیا مذہب نہ رکھتے ہیں نہ آپ سے یہ بے ہودہ سوال پوچھتے ہیں۔ "الناجور کو توال کو ڈانٹے " آپ مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں۔ خواہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

﴿2﴾ اس کا جھوٹ ہونا اسی عکسی صفحہ پر لکھا ہے

"حضرت معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اموی ہیں۔ اور بالکل واضح بات ہے کہ یہ خبر اور اس سے اگلی خبر دونوں موضوع ہیں۔ ان کو ان (مجوسیوں نے) گھڑا ہے جو بنو امیہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب کہ (حضرت امیر معاویہؓ کی ماں) ھندہ اسلام سے پہلے بھی معزز شان والی خواتین سے تھی۔ اسلام لانے اور حضور ﷺ کی بیعت کر لینے کے بعد بھی معزز (پاکدامن) رہی" (ربیع الابرار صفحہ 551)

﴿3﴾ حضرت علی المرتضیٰؓ نے جو حضرت امیر معاویہؓ کو بار بار خط لکھے ان میں معاویہ بن ابی سفیانؓ لکھتے تھے (نہج البلاغہ) بتایئے حضرت علیؓ جیسے سچے نے یہ جھوٹ کیوں بولا۔ وہ معاویہ بن ابیہ بھی تو لکھ سکتے تھے۔ جب آپ کے کسی امام نے یہ جھوٹ نہیں بولا تو آپ نے کن جھوٹوں سے یہ سن کر اپنا مذہب بنا لیا۔

﴿4﴾ آپ کا جھوٹ اس سے واضح ہے کہ عبارت میں صیغہ مجہول ہے "معاویہ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔" یہ نسبت کرنے والا کون جھوٹا ہے آپ بھی نہیں بتا سکتے۔ ویسے معلوم صیغہ بنا کر 4 جھوٹے نام لکھ دیئے۔

﴿5﴾ سورت ممتحنہ کی آخری بیعت کی چھ شرطوں والی آیت آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں قریشی عورتوں کو پڑھا رہے تھے تو وَلَا يَزْنِيْنَ (وہ زنا نہ کریں گی) کا لفظ سن کر حضرت ھندہ نے خواتین کے مجمع میں کہا کیا شریف عورت یہ حرکت بھی کر سکتی ہے؟
(کتب تفسیر در آیت ہذا، پارہ 28)

﴿6﴾ پہلے خاوند فاکہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو ھندہ سے گفتگو کرتے دیکھا اس نے شبہ کیا۔ ھندہ اپنے باپ کو ساتھ

لے کر پاکدامنی ثابت کرنے کے لئے یمن کے ایک کاہن کے پاس چلی گئی۔۔۔ کہانت اور اس پر اعتماد اسلام میں اب ممنوع ہے۔مگر زمانہ جاہلیت میں قانوناً درست تھا جیسے جاہلیت کا نکاح درست تھا۔اس کی اولاد حلال تھی۔اسلام نے تجدید نکاح کی نئی شرط نہیں لگائی۔۔۔ کاہن نے کافی دیر اپنا عمل وحساب کرنے کے بعد یہ فیصلہ سنایا کہ تم پاکدامن ہو الزام غلط ہے۔تم ایک سردار بادشاہ بچہ جنوگی اتفاقاً اس سفر میں آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان بھی ساتھ گئے تھے۔حندہ فیصلہ سن کر اٹھیں اور ابوسفیان پر ہاتھ رکھ کر کہا میں سردار بچہ اس سے جنوں گی۔اور پہلے خاوند سے کہا دور ہوجا۔مجھے طلاق دے دو تمہارے ساتھ نہ رہوں گی۔البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 117 اس قصہ کے آخر میں ہے کہ پھر ابوسفیان بن حرب نے شادی کی۔اور اس سے امیر معاویہ پیدا ہوئے۔

﴿7﴾ یہ کتاب بھی ہمارے ہاں معتبر نہیں۔زمخشری ادب ومعانی کا بڑا عالم ہو کر معتزلی ہے سنی نہیں۔معتزلی اصول عقائد نظریات میں شیعہ ہیں۔طالبین قصاص سے شیعوں کی طرح دشمنی رکھتے اور عیوب کی تہمتیں تراشتے ہیں۔دشمن کی گواہی اور کوئی بات حجت نہیں ہوتی بس یہ ادیبانہ چٹکلہ ہے۔

﴿8﴾ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دشمن تو بہت ہوئے۔کئی زبان دراز منہ پر بھی جلی کٹی سناتے تھے۔مگر پیکر حلم حضرت امیر معاویہؓ نے کسی کو گرفتار کر کے سزا نہ دی۔مگر آپ کے نسب پر اور ماں کی پاکدامنی پر الزام بھی اس پنڈی نیم رافضی کے سوا کسی نے ہمارے علم میں نہیں لگایا۔خدا ہر کسی کو ایسے جھوٹ سے بچائے۔

اعتراض : 2-, 3- امیر معاویہ نامعلوم باپ کا بیٹا تھا۔(انسانیت موت کے دروازے پر، و شہادت حسینؓ آزاد) پھر حضرت علی اکبر کا یہ شعر لکھا

انا علی بن حسین بن علی نحن و رب البیت اولیٰ بالنبی

میں حسین بن علیؓ کا بیٹا علی ہوں۔بیت اللہ کے رب کی قسم ہم نبی ﷺ کے زیادہ قریبی ہیں۔

تاللہ لا یحکم فینا ابن الدعی

خدا کی قسم نہ معلوم باپ کے بیٹے کا بیٹا ہم پر حکومت نہ کر سکے گا۔

حضرت امام حسینؓ کے نور نظر علی اکبر پر ہم قربان جائیں۔اور ہماری رو رو سلام کرے۔کہ کوئی غداروں کے ہاتھوں اپنے باپ اور خاندان کے ساتھ دادا کی طرح شہید ہوئے۔اور جنت کے وارث بن گئے۔مگر یہ شعر کیا واقعی ان کا ہے؟ ایک تاریخی بات ہے اس کتاب میں تو اس کا ماخذ اور کوئی سند و حوالہ مذکور نہیں ہے۔بالفرض مان لیں تو ایک نوجوان کی۔۔سبائی کذابوں سے سن کر۔۔جذباتی گالی تو ہوسکتی ہے۔۔خدا ان کو معاف کرے۔مگر سچائی کے معیار پر یہ رجزیہ کلام نہیں اترتا۔

(1) یہ تو سیاسی جنگ بتاتا ہے کہ ہم یزید کی حکومت اپنے اوپر نہیں مانتے خود حقدار ہیں۔رافضی اور ناصبی تو یہ جنگ اعلاء کلمۃ اللہ اور نفاذ حق کے لئے قربانی کی نہیں مانتے صرف سیاسی اور باپ کا تخت لینے کے لئے مانتے ہیں۔ہم مسلمانوں کی سوچ ان سے جدا

ہے کہ وہ نیک نیتی سے خدا کے قانون کا نفاذ چاہتے تھے۔کوفیوں نے فاسق مشہور کر کے بلایا تو فاسق کی حکومت نہ چاہتے تھے۔ بالفرض وہ فسق سے تائب ہو جاتے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجالا کر حضرت امام حسینؓ کو مطمئن کر دیتے۔اور ایسی ملاقات کا یہ کوئی لشکر اور منتظمین موقع دے دیتے تو یہ حادثہ نہ ہوتا۔مگر ملاقات کا موقع دینے پر ان غدار کوفیوں کی اپنی خیر نہ تھی خود باغی ثابت ہو جاتے۔آخر ان دو جنت کے سرداروں نے حضرت امیر معاویہؓ کو تو تازیست قانون اسلام پر پابند رکھا تھا تو یہ سیاسی شعر آج فریقین کے نظریات کے خلاف ہے۔

(2) راوی بھی غیر معتبر ہے۔وہ للچائی نگاہوں سے مخدرات اہل بیت کو دیکھ کر سورج جیسا حسین بتاتا ہے۔حالانکہ ان سے تو سورج چاند بھی شرماتے تھے۔بس شیعہ ہی ہیں جو ایسے بروں کی روایات اس لئے لے لیتے ہیں کہ وہ معاویہ کی ماں کو اہل بیت سے گالی تو دلا رہا ہے۔اور جھوٹی نوٹوں سے بھر رہی ہے۔

(3) امر واقعہ کے بھی خلاف ہے جسے جھوٹ کہتے ہیں۔کہ وہ ہم پر حکومت نہ کرے گا۔ہم اس پر (کامیاب ہو کر) حکومت کریں گے۔مگر واقعہ تو ایسے نہ ہوا یہ حضرات تو جنت پہنچ گئے۔فاسق یزید حاکم بنا رہا۔جیسے آج اسے صرف زبان سے برا کہنے والے علما اس سے بڑے فاسق قیام پاکستان سے آج تک انگریزوں سے حکم پا کر پاکستان پر حکومت کرتے آرہے ہیں۔اللہ ہر دور کے فاسق حاکموں سے بچائے۔

(4) یہ شعر سچا مانا جائے تو خود علی اکبر حلالی ماں کا بیٹا ثابت نہیں ہوتے کیونکہ ان کی والدہ کا نام ام لیلیٰ تھا۔جو میمونہ بنت ابی سفیان کی بیٹی تھیں۔اس راہ سے آپ یزید کے بھانجے تھے۔یعنی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے۔

(شیعہ کتاب ذبح عظیم صفحہ 216 مصنفہ سید اولاد حیدر فوق بلگرامی)

جب معاویہ دعی بن باپ ہوا تو اس کی بہن میمونہ بھی ایسی ہوئی تو علی اکبر کی والدہ زوجہ حسین ام لیلیٰ پر بھی بدنسبی کا داغ لگا۔توبہ توبہ آپ اگر پوچھیں کہ یہ کس نے بنایا تو ہم وہی کہیں گے جو ہر مورخ کہتا ہے۔کہ لوط بن یحییٰ رافضی اس کا موجد ہے۔اور حادثہ کربلا کی تخلیق بھی اسی نے کی ہے۔وہ دوسری صدی کا ہو کر بلا سند ثبوت ایسی پر کشش باتیں بنا کر لاتا ہے کہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں خاص مذہبی کروڑ پتی گویوں کا تو مشغلہ ہی اسی کی جعلی روایتیں ہیں۔شیعہ کتاب تنقیح المقال جلد 2 صفحہ 43 ابواب لام میں ہے لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف ازدی غامدی ابو مخنف کوفہ میں اخباریوں کا سردار تھا۔جعفر بن محمد سے روایت کرتا ہے۔بہت کی کتابیں لکھی ہیں۔کر [illegible] کتاب مقتل الحسین وغیرہ واہل سنت کے البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 185 پر حضرت علی اکبر کی شہادت کے صفحہ پر اثر [illegible] صفحہ 419 طبع مصر حرف لام میں ہے۔ "لوط بن یحییٰ ابو مخنف ضائع شدہ [illegible] ہے۔ابن معین ثقہ نہیں کہتے دار قطنی ضعیف کہتے ہیں۔مرد کہتے ہیں۔۔ [illegible] بنانے والا"

اگر آپ کہیں کہ پھر برصغیر کے اتنے بڑے اسکالر مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی دو کتابوں میں اسے کیوں نقل کر دیا تو عرض یہ ہے کہ گو مولانا آزاد ہماری محبوب شخصیت ہیں۔ انگریزوں کے جانی دشمن ان سے برصغیر کو آزاد کرانے میں قومی محسن ہیں۔ جن کی خدمات کو آج انگریز پرست لیگ نے بھلا دیا ہے۔ اور نصاب تاریخ ہند سے بھی اس کو کھرچنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی نظر رافضیوں کی اس فنکاری کی طرف نہ گئی۔ کہ اس میں تو برادر نسبتی رسول امیر معاویہؓ کو گالی دی گئی ہے۔ خود گھرانہ رسول پر بھی حرف آتا ہے کہ آپ کی بیوی ام المومنین ام حبیبہؓ پھر کیا صحیح النسب ہوں گی؟

یہ دنیا کے بدترین کذاب یہودی مجوسی رافضی حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کو دھوکہ دے کر شہید کر سکتے ہیں۔ اور آج یہ ہنجوقتہ بے نماز ایک دنیا میں ہنگامہ اور تہلکہ مچا سکتے ہیں۔ مقروض ملک کے کھربوں روپے ان کی حفاظت پر خرچ ہو سکتے ہیں۔ تو مولانا آزاد ان کے پروپیگنڈہ سے کیوں دھوکہ نہیں کھا سکتے۔ آپ کی شہادت حسین صفحہ 28 سے اس شعر پر اعتراض کا جواب یہی ہے۔

اعتراض: 4۔ امیر معاویہؓ نے بت فروشی کر کے کفار کے لئے بت پرستی میں مدد کی ہے۔ (کتاب المبسوط للسرخسی)

الجواب: سبحان اللہ! تعزیہ کا بت بنا کر پوجنے والے حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کے نام پر لاتعداد یادگاریں خود بنا کر ان پر پیشانی رکھ کر اپنی مرادیں پوری کرنے والے۔ جیسے مشرکین اپنے محبوبوں کی یادگار بتوں وغیرہ سے یہی حرکات کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ پر بت پرستی کی امداد کا طعن کر رہے ہیں۔ اس کا جواب خود مبسوط سرخسی کے اس صفحہ 46 - 47 پر موجود ہے کہ مسئلہ فقہی اختلافی ہے۔ گو حضرت مسروق بن الاجدع نے جو ایک مشہور حق گو تابعی تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ سخت تنقید کی مگر حضرت امیر معاویہؓ نے اسے نہ پکڑا نہ کوئی سزا دی۔ کیونکہ حق گوئی کی دربار معاویہ میں اجازت تھی۔ بلکہ کئی مرتبہ ان کی بات قبول کر لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ ابوامامہ باہلی۔ ایک حمیری آدمی۔۔ ایک اور حق گو کی بات طبرانی، مجمع الزوائد، کتاب الانساب الاشراف للبلاذری سیر اعلام النبلاء وغیرہ میں لکھی ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کا سننا شکریہ ادا کرنا مانا مولانا محمد نافع صاحب نے 12 صفحات میں لکھا ہے۔ (سیرت معاویہؓ صفحہ 277 تا 289)

علامہ سرخسی اس واقعہ کی حقیقت یوں لکھتے ہیں۔ کہ یہ پیتل کی بنی ہوئی مورتیاں ایک جنگ میں بطور غنیمت ملی تھیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ان کو ہندوستان میں بیچنے کا حکم دیا۔ تاکہ اس سے اسلحہ اور جنگی سامان خریدا جائے۔ اور مجاہدوں کے کام آئے۔ امام ابوحنیفہؒ صنم اور صلیب کو جن کو لوگ پوجتے ہیں۔ ان کو بیچنا جائز کہتے ہیں۔ قیاس بھی یہی چاہتا ہے تو عمل حضرت معاویہ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے۔ جب کہ مسروق تابعیؒ اسے برا ناپسند کرتے ہیں۔ استحسان بھی یہی چاہتا ہے تو امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ اسے مکروہ کہتے ہیں (ان کی دلیل مسروق کا فتویٰ ہے) امام مسروق تابعین علماء میں سے وہ بزرگ ہیں جن کا فتویٰ کبھی صحابہ کے بھی خلاف ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے بھی نذر میں بچہ ذبح نہ کرنے کے مسئلہ میں مسروق کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ (مسروق کی) اس بزرگی کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ کا فتویٰ مقدم ہے کہ یہ سب مجتہد تھے۔ ایک دوسرے کو وعید بھی سنا

دیتے تھے۔ جیسے حضرت علیؓ نے مسئلہ حدود میں حضرت زید بن ثابت (کاتب وحی مشہور انصاری صحابی) کے متعلق کہہ دیا کہ جو جہنم کے جراثیم منہ میں ڈالے وہ ان کی بات مان لے" (مبسوط سرخسی جلد 24 صفحہ 46)

تو کسی غیر کو یہ فتوے ان پر لگانا جائز نہیں۔ دفاع صحابہ کرامؓ میں محقق اہل سنت مولانا محمد نافع فرماتے ہیں۔

کہ صاحب مبسوط نے حضرت امیر معاویہؓ کا قول راجح اور مسروق کا قول مرجوح قرار دینے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں ان کے قول کی معذرت یوں کی ہے "کہ مسروق کے یہ نظریات بطور اعتقاد نہیں تھے (بلکہ فرط جوش میں یہ لفظ کہہ دیئے تھے)" ہم نے یہ معذرت اس لئے کی تا کہ مسروق کے متعلق یہ گمان نہ کیا جائے کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بطور عقیدہ یہ سخت بات کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ (ان کے ہاں بھی) حضرت امیر معاویہؓ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ کاتب وحی امیر المومنین ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کے بادشاہ ہو جانے کی خبر دی تھی "کہ جب آپ حکمران بنیں میری امت پر تو ان سے نیکی کریں"

(مبسوط صفحہ 47، بحوالہ سیرت معاویہ جلد 2 صفحہ 331)

پھر مولانا محمد نافع صاحب ان تنقیدی الفاظ کو الحاقی کہتے ہیں۔

کہ دوسروں نے مسروق کے قول میں جوڑ دیئے اس پر قرینہ یہ ہے۔ بعض مسائل میں حضرت امیر معاویہؓ نے مسلمانوں کو کافر کا وارث قرار دیا۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا۔ تو اس پر مسروق بن الاجدع نے کہا

(ا) وما حدث فی الاسلام قضاء احب الی منه اسلام میں اس سے اچھا فیصلہ میرے ہاں نہیں آیا۔

(۲) ما احدث فی الا سلام قضا ء اعجب منه اس سے زیادہ عمدہ فیصلہ اسلام میں نہیں آیا۔

مبسوط سرخسی صفحہ 47 تحت کتاب الاکراہ مسند دارمی صفحہ 397 باب میراث اہل الشرک واہل الاسلام

پھر مولانا محمد نافع صاحب صفحہ 332 پر یہ واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک تابعی محمد بن فضل حضرت امیر معاویہؓ کی بدگوئی کرتے تھے۔ خواب میں دیکھا کہ بال منہ سے نکلے اپنے پاؤں سے لتاڑ رہا ہوں۔ اور منہ سے خون بہہ رہا ہے۔ اور بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ تو ایک بزرگ سے تعبیر پوچھی تو اس نے بتایا تم کسی بڑے صحابی کو برا کہتے ہو اس گناہ سے بہت بچو (مبسوط سرخسی جلد 24 صفحہ 47)

اعتراض: 5- تا 8- معاویہ کے معنیٰ کتیا کے ہیں۔ جو کتوں کے ساتھ مل کر بھونکتی ہے۔

(تہذیب الکمال للمزی جلد 4 ربیع الابرار زمخشری، تاریخ الخلفاء للسیوطی مترجم تحقیقی دستاویز 967)

الجواب: متعائی اولاد کی طرح اب بھی رافضی بازاری گالیوں پر اتر آیا ہے۔ ورنہ اسے معلوم ہے کہ اعلام اپنی شہرت اور رواج کے تحت چلتے ہیں۔ ان میں لغوی معنیٰ خصوصاً برائی کا مفہوم تلاش نہیں کیا جاتا۔ کسی کو گالی دینے کے لئے لغت سے معنیٰ تلاش کرنا اور پھر گالی دینا کمینی حرکت ہے۔ میرے سامنے رجال کی دو کتابیں کھلی ہیں۔

(ا) مسلمانوں کی صحاح ستہ کی رواۃ میں معاویہ نامی 30 حضرات کے نام تقریب التہذیب میں لکھے ہیں کیا سب کو گالی دو گے؟

(۲) امامیہ کی تنقیح المقال جلد 1 نتائج التنقیح صفحہ 151 پر 43 معاویہ کے نام لکھے ہیں جن میں کچھ کو صحابی کہا گیا۔ اکثر کو کسا بقہ کہا گیا۔ اور سات کو شیعہ کے معتبر راوی جان کر ثقہ ایک کو حسن اور یزید بن معاویہ کے بیٹے معاویہ بن یزید کو حسن العاقبہ لکھا ہے" تو کیا شیعہ ان سب کو 70 مسلمانوں کو مکان میں بند کر کے جلانے والے جاریہ بن قدامہ کی طرح کتیا کی بھونک کہیں گے؟ یا اصحاب رسول کو گالیوں کی یہ بھونک خود ان پر لوٹے گی۔ اور وہ بھونکنے والی کتیا کے قائد بن جائیں گے۔ لغت کی سب سے بڑی کتاب المنجد عربی میرے سامنے کھلی ہے۔ اس میں فطم فاطم فاطمہ کے معنے بھی اچھے نہیں لکھے ہیں۔ کاٹنا، چھوڑنا، قطع تعلق کرنا بچے کو دودھ پلانے سے چھڑا دینا لکھے ہیں۔ حدیث میں نعمت المرضعة وبئست الفاطمة آیا ہے۔ تو کیا فاطمہ نام پر بھی معاذ اللہ گالیاں شروع کر دو گے۔ عَبَسَ عَبّاس کے معنیٰ تو بالکل اچھے نہیں لکھے۔ "ماتھے پر تیوری چڑھائی" خود قرآن میں آیا ہے۔ بہت زیادہ غصیل، تندخو، بدمزاج، بہت کھردرا، کڑوا لغت میں اس کے معانی لکھے ہیں۔

تو کیا حضرت نبی وعلیؓ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت حسینؓ کے صاحبزادے علمبردار عباس کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دو گے کہ لغت میں برے معانی لکھے ہیں اگر صرف غصہ پن، سخت مزاج کو اہل عرب نے بہادری کی نشانی جان کر عباس نام رکھے ہیں تو جانور کی اونچی سخت آواز کو خطابت میں اچھائی جان کر عربوں نے معاویہ نام رکھے ہیں تو مجوسیوں کو اس سے کیوں چڑ ہے؟ بقول علامہ خالد محمود صاحب نے عبقات صفحہ 400 پر لکھا ہے "عاواھم کے معانی ہیں اس نے لوگوں کو آواز دی۔ تو معاویہ کے معنی ہیں لوگوں کو آواز دینے والا اس لفظ کے آخر میں تا تانیث کے لئے نہیں ہے جیسے عکرمہ، طلحہ، ساریہ، حمزہ وغیرہ جانوروں کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو مادہ سگ کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ استعمال انسانوں پر منطبق نہیں ہوتا جیسے جعفر کا لفظ جب جانوروں کے لئے آئے تو اس کے معنیٰ شتر اونٹ کے ہیں۔ لیکن امام جعفر صادق کا معنیٰ اونٹ نہ لیا جائے گا"

جاریہ بن قدامہ کی یہ گالی 3 کتابوں میں تو ہے مگر چوتھی نمبر اس شرح شرح عقائد کا حوالہ غلط ہے۔ اس میں تو صرف معاویہؓ کی تعریفیں ہیں۔ جاریہ نے یہ گالی حضرت امیر معاویہؓ کو دربار میں سنائی تو کیا آپ نے اسے پکڑا سزا دی نہیں وہ متحمل مزاج تھے "تو معاویہ کے دربار میں کھری سخت اور حق بات کہنا جرم تھا" یہ بھی سبائی جھوٹ اور گالی ہے جو وہ دیتے آرہے ہیں۔ یہ جاریہ بن قدامہ کون ہیں۔ ابن حجر نے تقریب میں صحیح قول میں صحابی کہا ہے۔ عام لوگ اصحاب علیؓ میں شمار کرتے ہیں۔ ان نسبتوں سے وہ ہم سے ہزاروں گنا افضل اور معزز ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے بصرہ میں ابن الحضرمی کو حضرت عثمانؓ کے حامیوں کے پاس بھیجا ان پر لشکر علی نے حملہ کر دیا۔ یہ غالب آئے پھر حضرت علیؓ نے جاریہ بن قدامہ کو بھیجا اس نے ان کو شکست دی۔ یہ ایک مکان میں چھپ گئے۔ اب جاریہ تالا لگا دیتے یہ گرفتار قیدی تھے۔ مگر اس نے لکڑی کے مکان کو آگ لگا دی۔ یہ جل دب کر ختم ہو گئے۔ جاریہ کا لقب ہی حراق جلانے والا مشہور ہو گیا۔ اس نے حضرت عثمانؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے حامی اور زیادہ بصرہ میں پیدا ہو گئے۔ حضرت علیؓ کی سیاست و حکومت کو سخت نقصان پہنچا۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ نے ان کو ایسا کرنے کا ہرگز حکم نہ دیا تھا۔

نہیں سے ہم اہل سنت کہتے ہیں۔کہ حضرت علیؓ وحضرت امیر معاویہؓ کے گورنر فوجی اور حامی اپنی غلطیوں کے خود ذمہ دار ہیں۔ہم بڑوں پر طعن نہیں کرتے۔عہد مرتضوی کا یہ ہنگامہ اور خانہ جنگی ایک دوسرے پر زیادتی کا دور ایسا ہے کہ ہم کو چپ رہنے کی خدا و رسول کی طرف سے تعلیم ملی ہے۔اس پر شیعہ حضرات ہم پر تالہ بندی کا طعنہ کستے ہیں۔مگر وہ غور سے سوچیں کہ یہ تالہ کن زبانوں پر لگا اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ فائدہ کس کو پہنچا۔یقیناً حضرت علیؓ کو پہنچا۔کیونکہ سبائیوں کی سازش سے 80/90 ہزار مسلمان آپ کی حکومت میں کٹ گئے۔کوئی گھر نہ ہوگا جس کا کوئی آدمی نہ مرا ہو۔اس کا سیاسی فائدہ حضرت امیر معاویہؓ کو پہنچا اپنی صفائی اور مسلمانوں کی وحدت برقرار رکھنے کے لئے حضرت علیؓ نے گشتی مراسلہ بھی مملکت میں پھیلایا۔کہ عراقی اور شامی ایمان واسلام کی ہر بات میں متحد اور بھائی بھائی ہیں۔پھر سبائیوں نے خارجی بن کر حضرت علی سے لڑ کر عوامؓ۔فسادات کر کے حضرت امیر معاویہؓ کی سیاست کو مزید چمکا دیا۔امن پسند رائے عامہ بھی آپ کے ہم نوا ہوگئی۔پھر جب اموی حکومت قائم ہوگئی لوگوں میں تنقید بر علیؓ عام ہوگئی تو اہل سنت کے اسی عقیدہ۔۔صحابہ کی بدگوئی نہ کرو۔۔نے ان کے آگے بند باندھا اور مرتضوی خلافت کو آپ کی صداقت اور عدالت کو بچالیا۔اور آج بھی "چوتھے برحق خلیفہ راشد حضرت علیؓ" ہیں۔ہم ہر مخالف سے منواتے آرہے ہیں۔یارو! سوچو کیا ہی ظلم اور غضب کی بات ہے کہ جس نام نہاد مومن حبدار طبقہ نے حضرت علیؓ کو یہ نقصان پہنچایا۔نہ آپ کو کفار سے جہاد اور فتوحات کرنے دیں۔نہ آپ کے ہاتھ مبارک پر اپنے عقیدہ میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے برابر کسی کو مسلمان اور مومن ہونے دیا۔دیکھئے اصول کافی باب قلۃ عدد المومنین۔بس 90 ہزار مسلمانوں کے قتل عام کو ہی بڑا جہاد جانتے اور بڑے فخر سے جلوس نکالتے اور یا علی مدد کے نعرے لگاتے ہیں۔صرف یہ نہیں بلکہ حضرت علیؓ پر نمازوں میں درود پڑھنے والے ہر نیک کام میں علی و نبی کے تابعدار امتی مسلمانوں کو کافر منافق کہتے اور حضور علیہ السلام کی پاک بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خسروں تمام رشتہ داروں پر تبرا کرتے آرہے ہیں۔(معاذاللہ) جس کی دلیل گالیوں سے لبریز یہ "تحقیقی دستاویز" جیسی سینکڑوں کتابیں اور گاؤں گاؤں میں ہزاروں مجالس عزا ہیں۔کاش کہ حضرت علیؓ کے نام لیوا ان مسلم کش گناہوں سے توبہ کرتے اور خدا و رسول وعلی کو سچا مان کر مسلمان ہوجاتے۔

تبرا اس سے حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف

سوال: 30 سال بعد بادشاہت ہوگی۔اس میں معاویہؓ کی قدح ہے۔

جواب حضرت میں فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے درجات بھی ایک دوسرے سے بڑھتے ہیں۔ہر نچلا درجہ اونچے کی بہ نسبت کم اور عیب والا سمجھا جاتا ہے۔امام غزالیؒ جب علم تصوف میں کامل صوفی بن گئے جو عمر تصنیف کتب اور علم فقہ کی خدمت میں گذری تھی اس پر بھی افسوس کھاتے تھے۔اس لئے مقولہ ہے کہ نیکوں کی نیکیاں، مقربین کی برائیاں گنی جاتی ہیں۔بعض بزرگوں نے حضور علیہ السلام کے استغفار کی یہ تفسیر کی ہے۔کہ میں روزانہ 70 مرتبہ سے زیادہ مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔یعنی ہمیشہ ترقی ہوتی

رہتی ہے۔ تو اس سے نچلے درجے میں کم ثواب ہونے پر معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہم کہتے ہیں کہ خلفاء راشدینؓ نے جائز باتوں میں بھی دنیا سے فائدہ پورا نہ اٹھایا۔ حضور ﷺ کی طرح معاش کی تنگی، محنت میں مشقت اور طبائع بشریہ کے مخالف تقویٰ کی زندگی گذاری۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی امارت وخلافت میں کسی گناہ کا تو ارتکاب نہیں کیا۔ لیکن جائز باتوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔ تو آپ خلافت کے حقوق کی ادائیگی میں خلفاء راشدینؓ سے کم تھے۔ لیکن ان سے کم ہونا آپ کے لئے عیب نہ تھا۔ (نبراس صفحہ 511)

اعتراض: 9- امیر معاویہؓ نے اپنی والدہ کی توھین کی۔ (کتاب روض الاخبار)

الجواب: کوئی شخص اپنی ماں کی توھین نہیں کرتا۔ البتہ بہت بردبار ہو تو غیر کی یاوہ گوئی سن کر غصہ سے انتقام نہیں لیتا۔ یہ صرف شیعہ کا خاصہ ہے کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کی ماں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ جیسے گذرا۔ اور اخلاقی جرائم میں یہ بہت کمینی حرکت ہے۔ مگر جب یہ ٹولہ نبی ﷺ سے دعویٰ محبت کے باوجود آپ کی بیوی بیٹی اور دیگر سب رشتہ داروں کو گالی دینے برا بھلا کہنے سے نہیں شرماتا "بے حیا باش وہر چہ خواہی کو" کا علمبردار ہے۔ تو حضرت امیر معاویہ جیسے فاتح کسریٰ وقیصر کو اپنا ازلی دشمن جان کر ماں کی گالی کیوں نہ دے۔

اس کتاب روض الاخبار میں یہ باب بڑے بڑے لوگوں کے تحمل اور بردباری کے واقعات کا ہے۔ اس نے پہلے دنیا کے مشہور بادشاہ سکندر رومی کا قصہ لکھا ہے۔ کہ اس سے کسی نے کہا فلاں آدمی آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہے۔ اسے قتل کیا جائے؟ تو سکندر نے کہا کہ اگر ہم اپنے محبوں اور دشمنوں سب کو قتل کرنے لگ جائیں تو دنیا میں ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔ پھر آگے یہ لکھا ہے

> "کہ حضرت امیر معاویہؓ بردباری میں مشہور تھے۔ کوئی ان کو غصہ نہ دلا سکتا تھا۔ ایک آدمی نے ان کو غصہ دلانے کا دعویٰ کیا تو آپ کے پاس آکر کہا والدہ مجھے بیاہ دو کہ آپ کی ماں کے چوتڑ بڑے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے برداشت کر کے کہا "اسی لئے تو میرے والد ان سے محبت کرتے تھے" پھر خازن سے کہا اسے ہزار دینار دو باندی خرید کر شادی کر لے۔ تو وہ آدمی شرما کر چپ ہو گیا۔ (روض الاخبار صفحہ 221)

لیکن "تحقیقی دستاویز" لکھنے والا مؤلف تو اس یاوہ گوئی کے بیان سے نہیں شرماتا۔ بردباری والی صفت کو الٹا کر "امیر معاویہؓ نے اپنی ماں کی توھین کی" بتاتا ہے۔ اگر حضرت امیر معاویہؓ قتل کرا دیتے تو تم دربار علیؓ میں شور مچا دیتے کہ ہمارے محبوب شیعہ علی کو قتل کر دیا۔ جیسے حجر بن عدی کندیؒ کے قصہ میں گذرا کہ اس کی قیادت میں 500 یا 800 سبائی کوفیوں نے جمعہ کے وقت تقریر میں گورنر پر دھاوا بول دیا۔ خون خرابہ ہوا۔ مگر گورنر نے صرف 40 آدمیوں کو معتبر گواہوں کی وجہ سے گرفتار کرا کر دمشق بھیجا۔ کہ امن کی ضرورت ہو تو یہ واپس نہ آئیں۔ حضرت امیر معاویہؓ ان کو معاف کرتے گئے۔ صرف چھ کو سزا دی۔ سنی شیعہ ان کے قائد صرف ایک حجر بن عدیؒ کو اچھا کہتے ہیں۔ تو یہ آج تک آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ظلم سے

حجر کو قتل کر دیا۔ مگر اپنی حکومت میں جو 90 ہزار۔۔ بدامنی سے نہیں قصاص عثمان اور تھانہ میں مظلوم کی رپورٹ درج کرانے کو ہی جرم بنا کر۔۔ مارے مروائے وہ سب امام معصوم کے کھاتے میں ڈال دیئے۔ (معاذ اللہ) اور خود پاک صاف بن کر سڑکوں پر فخریہ جلوس ہی نکالتے ہیں۔ فوا اسفا

اعتراض: 10- امیر معاویہ کی والدہ ایک فاحشہ عورت تھی۔ (نعوذ باللہ) پھر حضرت حسان بن ثابتؓ کے دیوان سے ابوسفیان بن حرب اور ہندہ بنت عتبہ کی ہجو و مذمت میں کچھ اشعار نقل کر دیئے۔ (صفحہ 44)

الجواب: زمانہ کفر میں شاعر ایک دوسرے کی ہجو و مذمت میں بہت کچھ لکھا بتایا کرتے تھے۔ ہر واقعہ کا سچا ہونا بھی یقینی نہ تھا جب اسلام نے سابقہ سب گناہوں کو مٹا دیا اور وہ سب خدا کے پسندیدہ اور جنتی ہو گئے تو ان کے زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے پر سچے جھوٹے الزامات کی بحثیں کافور ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے بھی ہجو بند کرا دی۔ حضرت عمرؓ نے پابندی لگا کر سزائیں دیں۔ تو اب جو سابقہ زمانہ کفر کی باتیں اور وہ بھی جھوٹی لوگوں کو سنائے اور بدظن کرے تو ہم اسے کیسے مسلمان کہیں؟

تقریب التہذیب صفحہ 68 حضرت حسان بن ثابتؓ بن منذر ابوالولید کے ترجمہ میں ہے "رسول اللہ ﷺ کے مشہور شاعر تھے" اگر حضرت امیر معاویہؓ کے والدین کے ہجو میں یہ اشعار حضرت حسانؓ نے حضور ﷺ کے دربار میں پڑھے ہوتے تو کچھ بات بنتی۔ مگر جب آپ نے وہاں نہ پڑھے اور کوئی شیعہ ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ حضور ﷺ نے تو فاحش بذی اور بدگو لوگوں کی خوب مذمت فرمائی (کتب فریقین) تو آپ کیسے یاوہ گوئی اور کسی خاتون اپنی خوشدامن کے متعلق فحش کلام سن سکتے تھے جب کہ خدا بھی فرماتا ہے "جو لوگ یہ پسند کریں کہ فحش باتیں مسلمانوں میں پھیلیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ نور رکوع 2 پارہ 18)

اور جاہلی شاعروں کی مذمت میں خدا فرماتے ہیں (ہمارے پیغمبر سچے ہیں شاعر نہیں کیوں کہ ان کے تابعدار تو ہدایت یافتہ ہیں)

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ....الخ

شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ (بیان برائی کی) ہر وادی میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ ہاں مسلمان نیک اللہ کا ذکر کرنے والے ایسے نہ رہے.......... الخ (پارہ 19 رکوع 15)

تو حضرت حسانؓ کے یہ اشعار حالت کفر کی مذمت میں سچے بھی ہوں تو اب مسلمان کی بدگوئی کرنا گناہ ہی ہے۔ اللہ بچائے۔ یہ اشعار ایسے ہی غلط سمجھے جائیں گے۔ جیسے حضور ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے اشعار جو برادری اور اکثر بنوامیہ کی طرح فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ اور شاعر تھے وکان یھجو النبی ﷺ حضور ﷺ کی بہت بدگوئی کرتے تھے۔ (تاریخ وسیرت ومنہاج السنۃ النبویہ جلد 2 صفحہ 207)

ان سے مذمت رسول درست نہیں تو حسان سے والدین معاویہ کی مذمت درست نہیں۔

اعتراض: 11- تا 22- امیر معاویہؓ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ پھر بارہ کتب کے حوالے دیئے ہیں۔(تحقیقی دستاویز صفحہ 973 تا 996)

الجواب : تمام اصحاب رسول کی شان میں بدگو اور خصوصاً حضرت امیر معاویہؓ کی ماں کو بازاری گالی دینے والی یہ شیعہ ٹیم اب علمی انداز میں ایک سوال کر رہی ہے۔ اور میں شکر گزار ہوں کہ ایام حج وغیرہ میں خریدی گئی 35 سال پہلے کی کتابیں فتح الباری منھاج السنۃ وغیرہ کے حوالہ دادہ مقامات پہلی دفعہ دیکھنے کی توفیق ہوئی اور ہمارے علم میں اضافہ ہوا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع اور فضائل میں عند العلماء اچھی اور مقبول احادیث پیش کرنے سے پہلے نمبروار ان حوالہ جات کا ذکر خیر مناسب ہے۔

(1) فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ میں "باب ذکر معاویہؓ جلد 7 صفحہ 104" پر ہے۔

"فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور ان کے ماں باپ فتح کے بعد مسلمان ہوئے۔ حضور ﷺ کے صحابی بنے آپ ﷺ کے کاتب ہوئے۔ ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کی 19 ہجری میں وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کو دمشق کا گورنر بنا دیا۔ خلافت عثمان تک گورنر برقرار رہے۔ پھر حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ سے اختلاف کے بعد بھی گورنر رہے حتیٰ کہ 41ھ میں تمام مسلمانوں نے آپ کی خلافت پر اتفاق کر لیا۔ 60ھ میں وفات پائی۔ گورنری پھر خلافت 40 سال مسلسل رہی"

پھر فضیلت میں حضرت نبیؐ و حضرت علیؓ کے چچازاد بھائی جرامت ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے۔ آپ کا بیٹا علی بن عبداللہ کہتا ہے میں نے اپنے باپ کے ساتھ رات حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں گذاری اس نے (دو رکعت بعد) ایک رکعت وتر (الگ نیت سے) پڑھے میں نے یہ دیکھ کر باپ کو بتایا "فقال یا بنی ھو اعلم" تو ابن عباس نے کہا بیٹے! وہ مسئلہ خوب جانتے ہیں۔ قولہ (فقال دعہ) یعنی اعتراض کرنے کی بات چھوڑ دو وہ صحابی ہیں" یعنی جو کچھ کیا دلیل جانتے ہوئے کیا دوسری روایت میں ہے اصاب انہ فقیہ۔ اس نے درست کیا وہ سمجھدار عالم ہیں۔

پھر ابن حجر کہتے ہیں یہ باب بخاری نے "ذکر معاویہ" کہہ کر کیا ہے۔ لفظ فضیلت اور منقبت نہیں کہا۔ کیونکہ فضیلت (بارشاد نبوی) باب سے ثابت نہ ہو سکی۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی شہادت آپ کے فقیہ اور صحابی ہونے پر بڑی شہادت ہے۔ ابن ابی عاصم نے آپ کے مناقب میں رسالہ لکھا ہے۔ اسی طرح ابو عمر غلام ثعلب نے اور ابو بکر نقاش نے بھی فضائل میں لکھا ہے (فتح الباری جلد 7 صفحہ 104) پھر ابن حجر فرماتے ہیں۔ ابن جوزی نے موضوعات میں کچھ احادیث ذکر کی ہیں۔ پھر اسحاق بن راھویہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ فضائل معاویہ میں کوئی شے (حدیث نبوی) نہیں ہے۔ امام بخاری نے منقبت کا لفظ اسی لئے نہیں بولا۔ اپنے شیخ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے۔ ورنہ گہری نظر سے فضیلت پر استنباط (ابن عباس کی حدیث و تعریف سے) ایسے کیا کہ روافض کے سر کٹ جاتے ہیں" اسحاق بن راھویہ کا یہی قول ہے جس سے روافض کا استدلال ہے حالانکہ وہ ابن جوزی کی

پیش کردہ موضوع مرفوع احادیث پر ہے۔آگے موضوع احادیث پر لکھی ہوئی کتابیں بھی اسحاق ۔ کے قول کو بار بار نقل کر رہے ہیں۔جن کے نام شیعہ نے لکھے ہیں مگر اس قول سے ترمذی کی مرفوع صحیح حدیث (جو ہم پیش کرنے والے ہیں) کی نفی نہیں ہوتی نہ حضرت ابن عباسؓ وحضرت علیؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ وغیرہ کی موقوف احادیث کی نفی ہوتی ہے۔جو انہوں نے خود فرمائی ہیں۔یہ بھی واضح رہے

کہ لفظ ذکر سے-- فضل ومنقبت کے بغیر-- بھی اس کی نفی نہیں ہوتی۔امام بخاری نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ اور حضرت حذیفہ بن یمان عبسیؓ کی فضیلت بھی لفظ ذکر سے بیان کی ہے۔(بخاری باب فضائل صحابہؓ)

(2) امام سیوطی کی اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں بھی یہ قول اپنی احادیث کو فضل معاویہ میں غیر صحیح کہہ رہا ہے جو سیوطی نے اپنی کتاب میں پیش کی ہیں۔جیسے ایک یہ حدیث مذمت کی ہے۔

''جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ دیتے دیکھو تو اسے قتل کر دو یہ موضوع ہے''(اللآلی المصنوعہ صفحہ 424)

موضوع ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ فرمان رسول جھوٹا نہیں ہوتا۔نہ حضرت علیؓ اور آپ کے مخلص ساتھی حدیث نبوی کے نافرمان ہو سکتے ہیں۔شیعوں کو ناز ہے کہ ہم نے صفین میں 40/50 ہزار آدمی مارے (تاریخ شیعہ) خود علیؓ نے بقول ان کے صفین میں 500 مسلمان روزانہ قتل کئے۔مگر حضرت امیر معاویہؓ کو کیوں قتل نہیں کیا۔شہادت عثمانؓ سے پہلے کیوں منبر رسول پر قتل نہ کیا۔گو بقول طبری حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا مجھ سے مقابلہ کرو وہ نہ آئے۔کیونکہ وہ تو حضرت علیؓ کا نہیں صرف سبائی قاتلوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔تو حضرت علیؓ فرمان نبوی پر عمل کر کے خود حضرت امیر معاویہؓ کو قتل کر دیتے۔

بقیہ چھ کتب میں موضوع احادیث میں پیش کردہ اس قول کا یہی جواب ہے۔غور سے پڑھ کر اطمینان کر لیں۔

(3) ابن تیمیہ کی منہاج جلد 2 صفحہ 207 سے یہ اعتراض اور استدلال نقل کیا ہے

''مروانی ٹولہ نے حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں حضور ﷺ سے حدیثیں بنائی ہیں۔جو سب جھوٹی ہیں اور ان کی دلیلیں بڑی طویل ہیں۔جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں۔لیکن یہ لوگ اہل سنت کے ہاں خطا کار ہیں۔ اگر چہ رافضی ان سے زیادہ خطا کار ہیں کیونکہ روافض کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ مذہب امامیہ پر رہتے ہوئے ان کے دلائل کا رد کریں۔کیونکہ روافض کی دلیلیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ایک جگہ ان سے استدلال کرتے ہیں۔پھر دوسری جگہ ان کو ہی توڑ دیتے ہیں۔وہ عقلی اور نقلی دلائل سے استدلال کرتے ہیں تو ان سے بڑے عقلی نقلی دلائل ان کے مذہب کو ختم کر دیتے ہیں۔بخلاف اہل سنت کے کہ ان کے دلائل ٹھیک اپنے موقع پر

۔ حضرت اسحاق بن راھویہ حدیث وفقہ کے مشہور امام ہیں وہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے جمل وصفین کے دن ایک آدمی سے سنا کہ وہ شامیوں کو برا کہہ رہا ہے تو آپ نے سب سے فرمایا لوگو ان میں سوائی اچھائی کے کچھ نہ کہو انہوں نے سمجھا ہم نے ان پر چڑھائی کی ہے۔اور ہم نے ان کو اپنے خلاف باغی جانا ہے۔تو ہم ان سے لڑے ہیں۔(منہاج السنہ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 61، مکتوب نمبر 96 صفحہ 110 از امام ربانی (حضرت معاویہ صفحہ 214)

چالو ہوتے ہیں۔ جیسے مسلمان عیسائیوں اور اہل کتاب سے مناظرہ کریں تو غالب رہتے ہیں۔ پس اہل سنت کی طرف سے حضرت علیؓ کے حق میں نصرت کرنا ممکن ہے۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو حضرت علیؓ کی مذمت کرتے اور بُرا کہتے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں۔ کہ علی سے جنگ لڑنے والے حق کے زیادہ قریب تھے"

تو قارئین! آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ حضرت علیؓ کے حبدار تابعدار اور مروانیوں کے بالمقابل آپ کی امداد کرنے والے اہل سنت ہی ہیں۔ تو ابن تیمیہ مروانیوں کی بناوٹی روایات کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ نہ ان روایات کو جو سچی مرفوع ترمذی وغیرہ میں ہیں۔

آگے علامہ ابن تیمیہ" حضرت علیؓ کے دفاع میں فرماتے ہیں۔

"کہ حضرت علیؓ کی شان میں کمی کرنے والے بدعتی تین گروہ ہیں۔

(1) وہ جو آپ کو کافر کہتے ہیں۔ جیسے خوارج اور یہ لوگ تو آپ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کو بھی اور سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں --- جیسے آج شیعہ حضرت عثمانؓ کو کافر جانتے ہیں --- اور جمہور مسلمانوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ تو اہل سنت حضرت علیؓ کا ایمان اور آپ سے محبت کا وجوب اسی طرح ثابت کرتے ہیں جیسے حضرت عثمانؓ کا ایمان و محبت بتاتے ہیں۔

(2) حضرت علیؓ کو حضرت امیر معاویہؓ سے افضل ہیں۔ لیکن حضرت امیر معاویہؓ جنگ میں مصیب تھے۔

(3) گو حضرت علیؓ آپ سے افضل اور حق کے قریب تھے۔ مگر اس فتنہ کے زمانہ میں وہ امام جماعۃ نہ تھے۔ ایسے سب اقوال کی ابن تیمیہ نے تردید کر کے حضرت علیؓ کو خلیفہ راشد بتایا ہے۔

(4) فوائد المجموعہ شوکانی صفحہ 147 سے بہت سی موضوع روایات نقل کرتے ہیں۔ پھر حاکم کی روایت و سند (جو تفضیلی شیعہ اور مخالف معاویہ تھا) سے اسحاق کا مذکورہ قول نقل کیا ہے۔ "کہ فضل معاویہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں" اس سے تو یہی پیش کردہ روایت کی تردید ہے۔

(5) شرح سفر السعادت کا یہ حوالہ ہے

کہ حضرت علیؓ کی فضیلت میں (شیعوں نے) بہت سی احادیث بنائی ہیں اور واضح تر وہ احادیث ہیں جو علماء نے موضوع کتابوں میں جمع کی ہیں۔ اور ان کا نام وصایا نبوی رکھا ہے۔ اور ہر حدیث کے شروع میں یا علی کا لفظ آیا ہے۔ اور ان سب سے بلاشبہ یہ حدیث ثابت ہے۔ "اے علی آپ کا مجھ سے وہ رشتہ ہے جو ہارون کا موسیٰ" کے تھا۔ (مگر میرے بعد نبی نہ ہوگا) ویسے حضرت علیؓ کی نضیلت میں بے شمار حدیثیں ہیں۔ اور تمام صحابہ کرامؓ کی شان میں احادیث (کی طرح) شان علی میں اور بے شمار ہیں"

اس سے واضح ہوا کہ جیسے حضرت علیؓ کی شان میں احادیث بناوٹی ہیں۔ مگر صحیح بھی بہت ہیں اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ کے لئے بناوٹی احادیث ہیں۔ تو صحیح بھی ہیں۔

(6) اشعۃ اللمعات کا حوالہ ہے۔ عبدالرحمٰن ابی عمیر کو امام ترمذی نے صحابی کہا ہے۔ تو صاحب اشعہ کا اسے غیر صحابی یا مضطرب

الدیث کہنا۔اور اس وجہ سے حدیث کو غیر ثابت کہنا درست نہیں ہے صحت پر بحث آ رہی ہے۔

(7) تنزیہہ الشریعہ المرفوعہ عن الاحادیث الشنیعہ الموضوعہ صفحہ 7 کا ہے۔12 احادیث موضوعہ لکھنے کے بعد آخری لائن میں اسحاق بن راہویہ کا عدم صحت والا قول پیش کیا ہے۔جسے ان ہی احادیث کے متعلق سمجھا جائے۔

(8) ابن جوزی کی موضوعات صفحہ 24 کا حوالہ ہے۔اس میں بھی مدح وذم معاویہ کی احادیث کے بعد یہ قول ہے۔

(9) کشف الخفاء ومزیل الالباس از احادیث مشہورہ برزبان عوام، عجلونی جراحی التونی 1162ھ کا ہے۔اس کی پہلی تین سطریں یہ ہیں۔فضائل علی المرتضیٰؓ میں موضوع حدیثوں کا باب۔لوگوں نے آپ کی شان میں بہت احادیث بنائی ہیں۔سب سے زیادہ مشہور وہ احادیث ہیں جو ''وصایا نبویہ'' کتاب میں جمع ہیں۔ہر حدیث کے شروع میں یا علی کا لفظ آیا ہے۔ان سب سے صرف ایک حدیث (صحیح) ثابت ہے۔

اے علی مجھ سے تیری منزلت وقرب ایسا ہے جیسے حضرت ہارونؑ کی منزلت وقرب حضرت موسیٰؑ سے تھا۔اور فضائل معاویہ کے باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔(صفحہ 420)

یہ حدیث تو شیعہ کو مہنگی پڑی کہ صرف ایک حدیث کو ثابت کیا۔باقی سب کو غیر ثابت اور غیر صحیح مانا ہے۔تو اگر حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں ایسی اعلیٰ شان کی حدیث صحیح نہ ہو تو سنی شیعہ برابر ہو گئے۔

(10) منہاج السنہ لابن تیمیہ جلد رابع کا ہے۔حضرت صفحہ 11 پر ان کتابوں اور ان کے مصنفین کا ذکر کر رہے ہیں۔جو فضائل میں کمزور موضوع اور غیر صحیح روایات بھر دیتے ہیں۔اور مخالف ان سے اپنا مقصد نکالتا ہے۔

''پس حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل میں بھی وہ ایسی روایات نقل کر دیتے ہیں۔جو علم حدیث جاننے والوں کے ہاں جھوٹی ہوتی ہیں۔لیکن حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کے فضائل تو صحیحین وغیرہ میں ثابت ہیں۔مگر حضرت امیر معاویہؓ کی خصوصیت کے ساتھ (مرفوع احادیث) صحیحین میں نہیں ہیں۔ہاں ان کے عملی فضائل (حضور ﷺ کے سامنے صحیح اور ثابت ہیں) کہ غزوہ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے۔حجۃ الوداع میں حج آپ کے ساتھ کیا۔اور وحی لکھا کرتے تھے۔پس ان لوگوں میں سے ہیں جن پر حضور علیہ السلام نے وحی کی کتابت پر اعتماد کیا۔جیسے دیگر صحابہ کرامؓ پر کیا تھا۔پس اگر مخالف (شیعہ) ان مؤلفین اور ان کی کتب کی ہر روایت قبول کرتا ہے تو انہوں نے بہت سی ایسی احادیث روایت کی ہیں جو شیعہ مذہب کو توڑتی ہیں۔اور اگر سب روایات کو رد کر دیتا ہے۔تو چند خاص مطلوبہ روایات سے استدلال باطل ہو گیا اور اگر مخالف مذہب روایات رد کرتا ہے صرف اپنے مذہب کے موافق نقل کرتا ہے۔تو اس سے منازعہ ممکن ہے۔کہ تم خود غرضی سے کمزور موضوع روایات اور اسناد سے کیوں روایت کرتے ہو یہ تو تمہارے مذہب کا صفایا کر دیتی ہیں۔(المنہاج جلد 4 صفحہ 11 آخری 7 لائنیں)

(11) مولانا محمد طاہر پنج پیری آف صوابی کی ضیاء النور کا ہے جس میں رسومات بدعیہ کے رد کے لئے شرعی منہاج بتایا ہے۔اس کا عکسی صفحہ بالکل اندھا ہے۔اصل کتاب ہمارے پاس نہیں اس لئے کچھ کہنے سننے سے قاصر ہیں۔

(12) آخری حوالہ ہمارے محترم بزرگ قاضی مظہر حسینؒ بانی تحریک خدام اہلسنت کی موعودہ خلافت راشدہ صفحہ 41 کا ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے رسالہ ''سیدنا معاویہ بن ابی سفیان '' کی کمزور روایات پر تنقید کی ہے ولکل وجھۃ ھو مولیھا۔

حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں کچھ احادیث پیش کرنے سے پہلے علم اصول حدیث کے لحاظ سے مقبول غیر مقبول احادیث کی تقسیم۔ مقدمہ مشکوٰۃ شریف از علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی التوفی 1050ھ سے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) صحیح وہ حدیث ہے جو عادل پوری طرح ضبط کرنے والے راوی سے مروی ہو۔اس میں حدیث کو ناقص کرنے والی کوئی وجہ نہ ہو۔اور نہ ثقہ رواۃ کے خلاف ہو یہ صفات پوری ہوں تو اسے صحیح لذاتہ کہتے ہیں۔اگر کچھ کمی ہو تو جو متعدد سندوں سے پوری ہو سکے تو اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

(2) حَسَن اگر عدل وثقاہت اور ضبط میں کچھ کمی ہو تو اس حدیث کا نام حسن ہے۔

(3) ضعیف صحیح کی شرائط معتبرہ سب یا کچھ جس میں نہ ہوں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(4) حسن لغیرہ جن کمزور احادیث کی سندیں کئی ہوں اور کمی پوری ہو جائے تو ان کو حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

(5) موضوع جس کے راوی کی طرف حدیث میں جھوٹ بولنے کی نسبت ہو تو اس کی حدیث موضوع کہلائے گی۔

موضوع حدیث کسی فن میں منظور نہیں رد کر دی جاتی ہے۔

''صحیح سب سے اعلیٰ قسم ہے اس سے عقائد اور اسلامی نظریات ثابت کئے جاتے ہیں۔حلال وحرام کا یقینی حکم لگایا جاتا ہے۔ حسن اور ضعیف سے اعمال کے فضائل اور شخصیات کی تعریف وثقاہت ثابت ہوتی ہے ''

اب جس حدیث کے متعلق غیر صحیح ،لایصح ،لم یثبت کے الفاظ ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالکل کنڈم ہے۔ردی کی ٹوکری میں پھینک دو۔بلکہ وہ نچلے درجات حسن، حسن لغیرہ حسن لذاتہ میں تو شمار ہوگی بشرطیکہ نری موضوع نہ ہو۔تو خلفاء راشدینؓ یا دیگر خلفاء اسلام صحابہ کی عدالت یا تمام صحابہ کرامؓ کی ثقاہت تو تمام احادیث صحیحہ سے امت کے ہاں مجمع علیہ اور متفقہ ہے ہی۔ان کی عدالت میں اختلاف یا تنقید کرنے والا، گمراہ ہے۔مگر کسی کی فضیلت میں بالکل عادل تام الضبط کی صحیح حدیث نہ ہو تو حسن لذاتہ لغیرہ یا ضعیف تعدد طرق والی سے ان کی فضیلت ثابت ہوگی تو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ وغیرہما کی شان میں غیر صحیح احادیث سے ہم سنی شیعہ استدلال کرتے رہتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی مدح ودعا میں 4 مرفوع صحیح احادیث

حدیث : 1- جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 547 پر ہے مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

حدثنا محمد بن یحییٰ نا ابو مسهر عن سعید بن عبدالعزیز عن ربیعة بن عبدالعزیز عن عبدالرحمن بن ابی عمیرة و کان من اصحاب رسول الله ﷺ عن النبی ﷺ انه قال معاویة اللهم اجعله هادیا مهدیا واهد به هذا حدیث حسن غریب .

(ترجمہ) آپ نے حضرت امیر معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی اے اللہ اسے ہادی، ہدایت دینے والا، اور ہدایت یافتہ بنا۔ اور اس کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔

اس کے پانچ راویوں کی توثیق یہ ہے۔

تقریب التہذیب لابن حجر میں محمد بن یحییٰ کے نام سے 5 راوی ت کے نشان کے ساتھ ہیں۔ جن سے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے روایت کی ہے جو بھی راوی ہو پانچوں ثقہ ہیں۔

(ا) محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم ازدی بصری نزیل بغداد گیارھویں طبقہ کے بڑے ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ 252ھ میں وفات پائی

(۲) محمد بن یحییٰ بن ایوب دسویں طبقہ کے ثقہ اور حافظ ہیں۔ ثقفی مروزی معلم ہیں۔

(۳) محمد بن یحییٰ بن ابی حازم قطعی بصری صدوق (بہت سچ بولنے والے) ہیں۔ دسویں طبقہ کے ہیں۔ المتوفی 253ھ۔

(۴) محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد ذحلی نیشاپوری ثقہ حافظ جلیل گیارھویں طبقہ کے ہیں۔ وفات 258ھ ہے۔

(۵) محمد بن یحییٰ بن سعید القطان بصری مشہور امام جرح وتعدیل کے بیٹے۔ خود بھی ثقہ ہیں۔ دسویں طبقہ کے ہیں۔ 233ھ میں صحیح قول میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 322-323)

یہ پانچوں امام ترمذی کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ثقاہت میں کوئی شک نہیں۔

(۲) ابومسہر، عبدالاعلیٰ بن مسہر الغسانی الدمشقی ثقہ فاضل من کبار العاشرۃ مات ۲۱۸ھ

(۳) سعید بن عبدالعزیز التنوخی الدمشقی ثقہ، فاضل، امام، امام احمد بن حنبل نے امام اوزاعیؒ کے برابر کا کہا ہے اور ابومسہر سے بھی افضل جانا ہے۔ آخر عمر میں مزاج مختلط ہو گیا طبقہ سابعہ میں ہیں۔ المتوفی ۱۶۷ھ۔

(۴) ربیعہ بن یزید الدمشقی ثقہ عابد ہیں۔ طبقہ رابعہ میں ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

(۵) عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی ازدی صحبت میں اختلاف ہے۔ حمص میں ساکن تھے۔ (تقریب صفحہ 207)

ان کو امام بخاری اور امام ترمذی نے صحابی مانا ہے۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں صحابی مان کر بہت اچھا تعارف کرایا ہے۔ ابن عبدالبر پر تنقید کی ہے۔ جنہوں نے ان کو مختلف فیہ صحابی یا ان کی حدیث کو مرسل اور مضطرب کہا ہے۔ اور اس

کی اتباع میں ابن اثیر جزری اور صاحب اشعۃ اللمعات نے بھی حضرت امیر معاویہؓ کے لئے دعاء نبوی کو مضطرب کہہ دیا ہے۔اور رافضی دشمنان معاویہؓ تو ایسی باتوں پر لپکتے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

''عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ مزنی۔ بلا کنیت صرف عمیرہ، ابن عمیر بھی کہا گیا ہے۔قریشی ہیں۔امام ابوحاتم اور امام بخاری نے ان کو صحابی کہا ہے۔اسی طرح ابن سعد، ابن البرقی، ابن حبان اور عبدالصمد بن سعید نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ابوالحسن بن سمیع نے ان صحابہ کے پہلے طبقہ میں شمار کیا ہے۔جو فتوحات کے لئے حمص میں جا ٹھہرے تھے۔یہ پھر شام ہی رہ گئے۔ان کی حدیثیں شامیوں کے پاس ہیں''

حدیث : 2- ترمذی طبرانی وغیرھما نے سعید بن عبدالعزیز از ربیعہ بن یزید از عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ مزنی سے روایت کی ہے۔جو حضور ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔کہ حضور ﷺ نے معاویہ بن ابی سفیان کو یوں دعا دی

اللھم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب هذالفظ الطبرانی (الاصابہ جلد 2 صفحہ 414)

(ترجمہ) اے اللہ معاویہ کو قرآن کا علم یہ لکھنا اور حساب کرنا سکھا دے اور عذاب سے بچا۔

امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں۔ اللھم اجعله هادیا مهدیا واهدبه.

اے اللہ اس کو ہدایت دینے والا خود ہدایت یافتہ بنا اور اس سے لوگوں کو ہدایت پانے والا بنا۔

حدیث : 3- ''ابن قانع نے ولید بن مسلم از سعید بن عبدالعزیز از یونس بن میسرہ از عبدالرحمٰن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے حضور ﷺ سے یہی الفاظ نقل کئے کہ اے اللہ معاویہ کو ہادی ہدایت یافتہ بنا۔لوگوں کو اس سے ہدایت دے''

اس حدیث صحیح کی دوسری سند میں ولید بن مسلم اور یونس بن میسرہ کا تعارف یہ ہے:۔

(ا) ولید بن مسلم بن شباب عنبری ابو بشر بصری ثقہ پانچویں طبقہ کے ہیں۔

(۲) ولید بن مسلم قریشی دمشقی صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔لیکن کثیر التدلیس والتسویہ ہیں۔المتوفی ۹۵ھ۔

(۳) یونس بن میسرہ بن حلبس عابد معمر تیسری طبقہ کے ہیں۔۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

قارئین کرام! یہاں تک ہم نے حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں تین مرفوع صحیح حدیثیں متصل سند کے ساتھ تصدیق و توثیق شدہ رجال میں نقل کر دی ہیں۔

(ا) امام ترمذی کی پہلی حدیث اے اللہ اسے ہادی ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔الاصابہ سے بھی ذکر کر دی۔

(۲) طبرانی کی حدیث جس کے راوی وہی ترمذی والے ثقہ ہیں۔کہ اسے کتاب کی تعلیم دے حساب سکھا اور دوزخ سے بچا۔

(۳) ابن قانع کی ترمذی والی دعا کی حدیث جس کے دو نئے راوی، ولید بن مسلم اور یونس بن میسرہ ہم نے ثقہ بتا دیئے۔

اب انصاف سے کہئے کہ یہ تین صحیح مرفوع توثیق شدہ احادیث اسحاق ابن راھویہ کے قول کو غلط نہیں بتا رہی ہیں؟

حدیث: 4۔ صحیح حدیث جو امام ترمذی نے بیان کی وہ یہ ہے

حد ثنا محمد بن یحییٰ نا عبداللہ بن محمد النفیلی نا عمرو بن واقد ، نا یونس بن حلبس وھو ابن میسرۃ عن ابی ادریس الخولانی کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی گورنری سے ہٹا دیا۔ اور امیر معاویہؓ کو گورنر بنا دیا تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کہ عمیر بن سعد معزول اور امیر معاویہ نئے گورنر بن گئے تو حضرت عمیر (معزول صحابی) کہنے لگے۔

لا تذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اللھم اھدبہ

میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے (لوگو! معاویہ کا ذکر خیر ہی سے کرو) آپ نے فرمایا اے اللہ اس سے لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔ (ترمذی صفحہ 547)

حال رواۃ : (1) محمد بن یحییٰ وہی ثقہ راوی شیخ ترمذی ہیں۔

(2) عبداللہ بن محمد بن علی النفیلی ابو جعفر النفیلی الحرانی ثقہ حافظ دسویں طبقہ کے ہیں۔ ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

(3) عمرو بن واقد تقریب میں ترمذی کے حوالہ سے ذکر نہیں ملا۔ میزان الاعتدال ذہبی میں ملا ہے۔ متکلم فیہ ہیں کم از کم یہ ہیں ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی حدیث کمزوری کے باوجود لکھی جائے آخر میں ذہبی کہتے ہیں اس ہالک سے ہی یہ احادیث معروف ہیں

[(۱) اللہ اس آدمی کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں اضافہ نہ کرے۔

(۲) حضور ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بڑا جانا۔ پوچھا گیا نجات کیسے ہوگی تو فرمایا اللہ کی کتاب جس میں پہلوں کی خبریں ہیں

(۳) حضرت معاذ اللہ بن جبلؓ نے حضور ﷺ سے نقل فرمایا۔ صراط مستقیم اللہ کی کتاب ہے۔

(۴) آپ نے دعا فرمائی اے اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو شریعت میں لایا اس کی گواہی دے تو اس کا مال زیادہ کر۔ اولاد زیادہ دے۔ عمر لمبی عطا فرما۔

(۵) میں نے خواب دیکھا کہ میں امت کے ساتھ میزان میں تولا گیا تو میں زیادہ تھا۔ پھر ابو بکر کو تولا گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر عمر کو تولا گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر عثمان کو تولا گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر وہ ترازو اٹھالی گئی۔ (ایسی ایک صحیح حدیث ابوداؤد باب الخلفاء میں ہے۔ جس میں پُر امن خلافت راشدہ کی پیشگوئی کی گئی ہے)

یہ احادیث اس متروک راوی سے مروی ہو کر سنداً کمزور ہیں۔ مگر معناً تو صحیح ہیں۔ منہ]

(4) یونس بن حلبس وہی ابن میسرہ کہلاتا ہے۔ عابد معمر اور تیسرے طبقہ کے ہیں۔ پہلے مذکور ہو چکے۔

(5) ابو ادریس الخولانی مشہور ثقہ تابعی ہیں۔ عائذ اللہ بن عبداللہ نام ہے۔ حضور ﷺ کی زندگی میں حنین کے دن پیدا ہوئے۔

کبار صحابہ سے سنا۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء صحابی کے بعد شام میں بڑے عالم سمجھے جاتے تھے۔

نوٹ: شیعہ نے جو بارہ کتابوں کے حوالے دیئے تھے اور ان میں حضرت امیر معاویہؓ کی مدح و مذمت میں موضوع احادیث کے بعد امام اسحاق بن راھویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ کی مدح میں کوئی مرفوع صحیح حدیث نہیں ہے۔ تو اس سے مراد وہی موضوع پیش کردہ احادیث تھیں۔ بالفرض ان کی مراد عام بھی ہو تو ان کی نظر امام ترمذی طبرانی محدث ابن قانع کی صحیح احادیث اور ان کے ثقہ راویوں کی طرف نہیں گئی۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ "آخر میں حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف میں صحیح مرفوع توثیق شدہ رجال والی احادیث پیش کریں گے"۔ وللہ الحمد

یہ نکتہ بھی واضح رہے کہ امام ترمذی جس حدیث کو حسن کہتے ہیں وہ صحیح کے مغایر نہیں ہوتی اور جس کو غریب کہتے ہیں وہ کوئی کمزور اور ثقات کے مخالف نہیں ہوتی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مقدمہ مشکوۃ صفحہ 6 پر فرماتے ہیں۔

"امام ترمذی کی عادت ہے کہ وہ اپنی جامع میں فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح، حدیث غریب حسن، حدیث حسن غریب صحیح، حسن اور صحیح بلاشبہ جمع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ حسن لذاتہ ہو اور صحیح لغیرہ ہو۔ اسی طرح غریب اور صحیح بھی جمع ہوتی ہیں۔ (کیونکہ غریب وہ حدیث کہلاتی ہے جس کا عادل کامل الحفظ والضبط ایک راوی ہو اور اکثر صحیح احادیث آحاد ایسی ہی ہیں) غریب اور حسن کے اجتماع میں تعدد طرق، مطلق حسن حدیث میں مراد نہیں بلکہ ایک قسم میں ہے۔ یعنی ایک راوی کے ساتھ سندیں کئی ہوں۔

کسی محدث نے ان احادیث کو غیر صحیح یا موضوع نہیں کہا

احقر نے شیعہ کی پیش کردہ بارہ کتابوں کے اصل یا عکسی صفحات غور سے دیکھے۔ ان میں مدح و ذم میں موضوع روایات کا ذکر ہے۔ مگر ہماری یہ پیش کردہ 4 روایات صحیحہ اور مجمع الزوائد تطہیر الجنان سے آئندہ کچھ پیش کی جانے والی روایات ان کتابوں میں ہرگز نہیں ہیں۔ ملا علی قاری التوفی ۱۰۱۴ھ کی موضوعات کبیر اور اس کے نچلے صفحہ پر علامہ محمد بن طاہر مقدسی التوفی ۵۰۷ھ کی تذکرۃ الموضوعات دیکھی کسی میں بھی ان پیش کردہ روایات کو موضوع متروک ضعیف ہزاروں احادیث میں سرسری نظر سے نہیں پایا۔ اس سے پتہ چلا کہ 3 سال حضور ﷺ کی خدمت میں کاتب الوحی اور پرائیویٹ سیکرٹری بن کر حضرت امیر معاویہؓ نے جو خدمت اسلام ادا کی ہے کیا عقلاً ممکن ہے کہ آپ نے ان کی مدح یا حوصلہ افزائی نہ کی ہو حالانکہ آپ کی صحیح حدیث ہے کہ ابوبکر کے سوا اپنے نیکی کرنے والوں کو میں نے دنیا میں بدلہ (دعائیں دے کر ہی سہی) دے دیا ہے ابوبکر کو خدا آخرت میں پورا دے گا۔ (صحیحین)

مدح حضرت امیر معاویہؓ میں مزید حسن احادیث

حافظ ابن کثیر نے ان روایات کو بالا رو و قدح حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف مفصل میں پیش کیا ہے۔

حدیث: 1 صحیح مسلم میں عکرمہ بن عمار از ابی زمیل سماک بن ولید نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایات کی ہے کہ ابو

سفیان نے (مسلمان ہوکر) حضور ﷺ سے کہا میری تین درخواستیں منظور فرمائیں۔آپ نے فرمایا
ہاں (ا) مجھے امیر لشکر بنائیں۔تا کہ کفار سے ایسے لڑوں جیسے میں مسلمانوں سے لڑا کرتا تھا۔آپ نے فرمایا منظور ہے۔
ب) معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجئے۔فرمایا منظور ہے۔
ج) میں دوسری بیٹی عزہ بھی آپ کے نکاح میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔(دو بہنوں کا ایک سے نکاح اللہ نے منع فرمایا (پارہ 4 رکوع 14)

حدیث : 2 طبرانی نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ اپنی بہن ام حبیبہ کی باری کے دن حضرت امیر معاویہؓ حضور ﷺ کو ملنے گئے کان پر قلم تھی۔آپ نے پوچھا یہ کیوں ہے تو معاویہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی امداد کے لئے رکھی ہے۔تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ آپ کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے اللہ کی قسم میں نے تجھے اللہ سے وحی پا کر ہی کاتب وحی بنایا ہے میں چھوٹا بڑا کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا پھر آپ نے پوچھا تیرا کیا حال ہوگا جب اللہ تجھے قمیص خلافت پہنائیگا۔ام حبیبہ اٹھ کر پاس آبیٹھیں کہ اللہ اسے قمیص خلافت پہنائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں کچھ کمزوریاں ہوں گی۔کہنے لگیں آپ اس کے لئے دعا کریں تو آپ نے دعا میں فرمایا

اللهم اهده بالهدیٰ و جنبه الردی واغفرله فی الآخرة والا ولیٰ

(ترجمہ) اے اللہ اسے صحیح راہ دکھا اور گرنے (گمراہی) سے بچا اور اسے دنیا و آخرت میں بخش دے۔

طبرانی کہتے ہیں کہ سری منفرد ہے۔عاصم از عبداللہ بن یحیٰی ابن کثیر سے وہ ہشام سے (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 120)
ابن کثیر کہتے ہیں کہ ابن عساکر اس کے بعد بہت موضوع حدیثیں بھی لائے ہیں۔ان کے حفظ اور وسیع اطلاع پر تعجب ہے کہ وہ ان کی نکارت اور کمزور رجال پر کیسے آگاہ نہ ہو سکے "(معلوم ہوا کہ یہ روایت نہ موضوع ہے نہ کمزور راویوں والی ہے منہ)

حدیث : 3 امام احمد نے عبدالرحمٰن بن مہدی از معاویہ بن صالح از یونس بن سیف از حارث بن زیاد از ابی درہم از عرباض بن ساریہ سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب .

(ترجمہ) اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم دے حساب سکھا اور عذاب سے بچا۔

یہ امام احمد بن حنبل کی روایت ہے۔اسے جریر نے ابن مہدی کی حدیث سے اور اسی طرح اسے اسد بن موسیٰ بشر بن شری عبداللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے اسی جیسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث : 4 عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ نے فرمایا میں نے خود حضور ﷺ سے سنا ہے تو فرمایا

اللهم اجعله هاديا مهديا و اهده

(ترجمہ) اے اللہ اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا۔ اور اس سے لوگوں کو ہدایت دے۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ جماعت کی بات (جو یہ روایت کر رہے ہیں) درست ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ابن عساکر نے یہ حدیث بڑی توجہ سے بیان کی۔ خوب لمبی پاکیزہ، مزیدار، مفید، عمدہ اور اچھی پرکھ کے ساتھ بیان کی ہے۔ اللہ اس پر رحم کرے کہ وہ کتنے مقامات میں بڑے حافظوں اور ناقدوں پر غالب آگئے ہیں۔

حدیث : 5 امام احمد کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار تھے تو حضرت امیر معاویہؓ نے برتن لے کر آپ کو وضو کرایا تو فرمایا

یا معاویہ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال معاویة فمازلت اظن انی مبتلی بصدق قول النبی ﷺ حتی ابتلیت (تفرد بہ احمد)

(ترجمہ) اے معاویہ اگر تو حاکم بنے تو خدا سے ڈرنا اور انصاف کرنا معاویہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ پرامید رہا کہ خلافت مجھے ملے گی۔ حضور ﷺ کے فرمان کی وجہ سے تا آنکہ میں حکمران بن گیا۔

حدیث : 6 بیہقی نے حاکم سے اس سند اسماعیل بن ابراہیم ابن مہاجر از عبدالملک بن عمیر سے روایت کی ہے قال

قال معاویة واللہ ما حملنی علی الخلافة الا قول رسول اللہ ان ملکت فاحسن

(ترجمہ) تو معاویہ نے کہا مجھے خلافت (حاصل کرنے) پر رسول اللہ کی اسبات نے ابھارا کہ اگر تو حاکم بنے تو لوگوں سے احسان کرنا

بیہقی کہتے ہیں یہ اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔ مگر اس حدیث کے اور شواہد بھی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 123)

حدیث : 7 روی ابو بکر بن ابی شیبة بسنده الی معاویة رضی اللہ عنہ انه قال ما زلت اطمع فی الخلافة منذ قال رسول اللہ ﷺ اذا ملکت فاحسن (تطہیر الجنان صفحہ 14)

(ترجمہ) ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی سند سے حضرت امیر معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے معاویہ جب تو خلیفہ بنے تو لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا۔

حدیث : 8 ابوداؤد اور ترمذی نے ثوری از ثور بن یزید از راشد بن سعید المقری حمص نے خود حضرت امیر معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے (مجھے نصائح میں) ارشاد فرمایا

الک ان تتبعت عورات الناس افسدتهم او کدت ان تفسدهم (تفرد بہ احمد)

(ترجمہ) اگر تو نے لوگوں کی عیب جوئی کی تو تو نے ان کو خراب کر دیا۔ یا قریب ہے کہ ان کو خراب کر دے۔

یہ وہ کلمہ ہے جسے حضرت امیر معاویہؓ نے سن کر خوب نفع اللہ کی طرف سے پایا کہ بہت بردبار اور متحمل مزاج بن گئے۔ سی آئی ڈی سے عوام کی گناہ تلاشی نہ کی۔ ظالم کی تلاش جدا مسئلہ ہے۔ اسی لئے امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ بہت عمدہ سیرت

کے مالک تھے۔لوگوں سے درگزر کرتے خوب معاف کرتے اور بہت ستر پوش تھے۔ رحمہ اللہ
حدیث :9 مالک بن یخامر حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا
ان اهل الشام هم الطائفة المنصورة علی من خالفها (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126)
(ترجمہ) کہ اہل شام اللہ کی طرف سے امداد دیا ہوا لشکر ہے اس لشکر پر جو ان کا مخالف ہوگا (خدا ان کو اس پر فتح دے گا)
حضرت امیر معاویہؓ اپنے اوپر چڑھائی کرنے والے اہل عراق لشکر کے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے تھے۔
حدیث : 10 بخاری و مسلم کی اس مشہور حدیث سے آپ جنتی ہیں۔ ''میری امت کا جو لشکر سب سے پہلے سمندری جنگ لڑے گا ان کے لئے جنت واجب ہے۔(ایضاً مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357) عدالت صحابہ کرام صفحہ 299
قارئین کرام! ہم صرف ان 10 زائد احادیث مدح پر اکتفا کرتے ہیں اللہ ہمیں ہر صحابی سے محبت دے۔ان کی غیبت اور عیب جوئی سے بچائے۔

دعائے ہدایت کی منظوری واقعات کی روشنی میں

ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی ہر بات سچی ہوتی ہے۔اور یہ دعا بھی مقبول ہے۔سیرت امیر معاویہؓ پر نظر ڈالیں کہ آپ فرمان نبوی کی سچائی میں ہدایت یافتہ بھی تھے۔ ہدایت دیتے تھے۔اور اپنی مملکت اور مفتوحہ ممالک میں ہدایت ہی پھیلائی لوگ مسلمان ہوتے گئے۔مرکز کے تابع بنے اور اپنے اموال بیت المال میں بھیجتے رہے۔64 لاکھ مربع میل پر از افریقہ تا چین اور از سرحد ہند تا ترکی آپ کی قیادت میں صرف مسلمانوں کی ہی حکومت تھی۔رہے سہے کفار سہمے ہوئے تھے۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین کا آفتاب ایمان وہدایت اپنے عروج پر نیمروز بنا ہوا تھا۔اس پر امن حکومت میں کسی کو کسی سے کوئی دکھ نہ تھا۔حضرت صدیق اکبرؓ نے حملہ شام کے وقت انہیں فوج کا سپہ سالار بنایا۔عرقہ کی فتح میں حضرت امیر معاویہؓ ہی کا ہاتھ تھا۔قیساریہ---اس وقت امریکی دنیا کا بڑا شہر جس کے 300 بازار تھے۔ایک لاکھ سپاہی محافظ تھے--- کی فتح آپ نے کی کہ 80 ہزار رومی کھیت رہے۔آپ نے عثمانی دور میں سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کر کے رومیوں سے سمندری جنگ کی اور حدیث نبوی کے مصداق میں جنتی ہوئے۔اور وہ عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ اسلام اور جزیرۃ العرب میں ابدالآباد تک منقش رہیں گے۔آپ کی عدل گستری رعایا پروری تحمل و بردباری، سخاوت وفیاضی شجاعت و جانبازی نظم ونسق میں بحالی سیاست و تدبیر میں جولانی علم و فضل اور خوف خداوندی کی داستانیں اوراق تاریخ پر نقش ہیں۔
آپ نے حضور ﷺ سے شیخینؓ سے اپنی بہن حضرت ام حبیبہؓ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ان صحابہ و تابعین نے کی ہیں۔حضرت جریر بن عبداللہ بجلی، حضرت سائب بن یزید کندی، حضرت ابن عباس، حضرت معاویہ بن خدیج، حضرت

یزید بن جاریہ، حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم۔اور تابعین میں حضرت ابوادریس الخولانی، حضرت سعید بن المسیب، حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابومجلو، حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت محمد بن جبیر اور بہت سے حضرات نے روایات کی ہیں۔آپ 20 سال گورنر رہے۔اور 20 سال خلیفہ رہے۔

(تہذیب التہذیب جلد 10 ترجمہ امیر معاویہ از ابن حجر)

بھائیو! تاریخ میں اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں کہ اتنے بڑے جلیل القدر فاتح اسلام صحابی کی صرف ایک غلطی --- کہ سبائی قاتلین عثمان کے صوبہ شام پر حملہ میں اپنے دفاع کے لئے چھ ماہ تک صبر کرنے کے بعد بھی یہ کیوں اٹھ کھڑا ہوا--- کے عوض ہزاروں نیکیوں پر کردار کشی کا بم چلا دیا گیا۔شام میں ابدال وصالحین کا وجود ہی حضرت امیر معاویہؓ کے ہادی مہدی ہونے پر پکی دلیل ہے۔
حق اور سچ کی زبان حضرت عمر حضور ﷺ کی صادق لسان سے شام کی فضیلت میں روایت کرتے ہیں۔

”میں نے حضور ﷺ سے سنا فرماتے تھے۔حمص کی دیوار اور زیتون کی سرخ مٹی سے (دو شامی شہر) ستر ہزار لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ان پر کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔اگر مجھے اللہ تعالیٰ اس شام کے سفر سے واپس لائے تو میں اپنے بال بچوں اور مال کو حمص اٹھالے جاؤں گا۔آپ سفر سے لوٹے ہی تھے کہ شہید کردیے گئے“ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے شیخین نے ذکر نہیں کی حاکم صحیح کہتے ہیں۔مگر ذہبی اسے منکر کہتے ہیں کہ اسحاق بن زبریق ثقہ نہیں ہے۔(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 89)

اسحاق بن زبریق کو ہم نے ذہبی کی میزان الاعتدال میں نہ پایا۔البتہ تقریب التہذیب میں یوں ہے۔اسحاق بن ابراہیم بن العلاء الحمصی بن زبریق۔کبھی دادا کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔صدوق اور بہت وہمی ہیں۔دسویں طبقہ کے ہیں۔۲۳۸ھ میں وفات پائی۔باقی سب چھ راویوں کی توثیق ہم نے تقریب التہذیب میں دیکھ لی ہے۔

(۱) جو محمد بن اسماعیل سلمی ثقہ طبقہ 11
(۲) عمرو بن حارث زبیدی حمصی مقبول۔
(۳) عبداللہ بن سالم اشعری ثقہ۔
(۴) محمد بن ولید زبیدی حمصی قاضی ثقہ وثبت۔
(۵) راشد بن سعد مقری ثقہ حمصی تیسرے طبقہ کے ہیں۔
(٦) ابوراشد حرانی شامی ثقہ دوسرے طبقہ کے ہیں۔

جو غالباً حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص صحابی سے یہ روایت کرتے ہیں۔
شام میں ابدال وصالحین کا ذکر مستقل اولیاء کرامؒ کے حالات والی کتابوں میں ہے۔ابوداؤد میں شام دمشق کی فضیلت یہ ہے۔
(۱) رومی شام پر تباہ کن حملے کریں گے مگر دمشق اور عمان بچ جائیں گے۔
(۲) عجم کا ایک بادشاہ دمشق کے سوا سب شہروں پر غالب آجائے گا۔
(۳) ارشاد نبوی ہے کہ میدان جنگ میں مسلمانوں کا خیمہ جنگی ہیڈ کوارٹر (دمشق کے قریب) وہ جگہ ہوگی جسے غوطہ کہتے ہیں۔

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 289 طبع ملتان)
(۴) جامع مسجد دمشق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال و یہود سے جنگ بڑی فضیلت ہے۔ (علامات قیامت)۔

4 کلی اصول سے مطاعن کا اجمالی جواب

یہ مطاعن کا باب کافی لمبا ہے۔ شیطان کی آنت روافض کے پیٹ میں ہے۔ جو گندگی نکالے ہی جا رہی ہے ختم نہیں ہو پاتی۔ کتاب "ایمانی دستاویز" بھی ضخیم ہو چکی چاہتا ہوں کہ جوابات مختصر کروں تو یہ سوچا کہ بقیہ 85 حوالہ جات کے پچاس بھر مطاعن کے گروپ بناؤں۔ اصولی طور پہ پہلے ایک جامع جواب بنالوں۔ پھر فرداً فرداً جواب مختصر اشارہ سے دے کر یہ کہہ دوں کہ فلاں نمبر اصول دیکھ لو۔
تمام مطاعن بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

(1) اکثر مشاجرات صحابہ سے متعلق ہیں۔ ان میں بحث و کرید اور ایک دوسرے صحابی کو ضرور ہی بر غلط اور گنہگار بتانا مسلمان خصوصاً اہل سنت کے مذہب میں حرام ہے۔

(2) کئی ذاتی کردار پر حملے ہیں۔ کسی کی ذات پر کردار کش حملہ سوائے عدالتی کیس کے دنیا کے کسی مذہب میں جائز نہیں۔

(3) ایک صحابی دوسرے سے اجتہاد اور دینی سوچ میں اختلاف کر سکتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کو غلطی پر بتا سکتا ہے۔ ان کا اختلاف تو حضرت موسیٰ و حضرت ہارونؑ، حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ حضرات حسنین کریمینؓ اور حضرت علیؓ و حضرت ابن عباسؓ و حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کی طرح دو بھائیوں میں مسلم ہے۔ وہ ایک دوسرے کے متعلق جو رائے قائم کریں ان کو حق ہے۔ مگر ہم جیسوں کو تیسرا اسوار اور طبہر متخلل بن کر ایک کو بُرا کہنے، طعنہ دینے، غیبت کرنے، تہمت لگانے، بدظنی رکھنے اور کردارکشی میں لگے رہنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

قرآن مجید میں پارہ 26 رکوع 14 میں یہ چھ گناہ حرام ہیں۔ حرام کو حلال جاننے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ہمارا حق اسلامی تعلیم میں صرف یہ ہے کہ جس صحابی یا امام فقہ کو مصیب اور درست جانیں اس کی تقلید و اتباع کریں۔ جسے غلط جانیں اس پر تبصرہ اس کے گلے ہرگز نہ کریں۔ بلکہ اس کو دعائے خیر دیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
(ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں بھی اور ہمارے پہلے بھائیوں کی (غلطیاں بھی) بخش دے۔ اور کسی کا کینہ دشمنی ہمارے دل میں نہ آنے دے۔ (پارہ 28 رکوع 4)

جب مولائے مسلمین امیر المومنین حضرت علیؓ اس حکم خدا پر عامل تھے ہم ان کے نام لیوا اپنے سوا ہر مسلمان سے دشمنی بنالیں تو ہم کیسے مسلمان رہیں گے؟

(4) بہت سے مطاعن نرے جھوٹے اور بہتان ہیں۔ بہتان تراشی اسلام میں بڑا جرم ہے۔ اب نمبر وار مطاعن پر نگاہ ڈالیں۔

جوابات توجہ سے پڑھیں۔ کفر سے توبہ کریں۔ ایمان بچا کر جنت پہنچیں۔

اعتراض: 23۔ جنگ صفین میں معاویہ کی گمراہی ظاہر ہوگئی۔ (اسد الغابہ) ترجمہ حضرت عمار بن یاسرؓ

الجواب: مشاجرات صحابہ کی بحث ہے۔ قاتلین عثمان کی سازش سے فریقین کے ہزاروں افراد شہید ہوئے ہیں۔ تو مسلمان اپنے عقیدہ کے مطابق ایک کو غلط تو کہہ دیں گے۔ مگر گمراہ یا عمداً گناہ کا مرتکب نہیں کہیں گے۔ یہاں حضرت حذیمہؓ نے حضرت عمارؓ کی شہادت دیکھ کر کہا کہ مجھ پر بے علمی اور اپنی بھول واضح ہوگئی۔ کہ عمار سچے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہو کر جنگ کرتا ہوں۔ تو لڑے اور شہید ہو گئے۔ پہلے حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر بھی تلوار نہ چلاتے تھے۔ یہ لفظ بایں معنیٰ قرآن میں بھی آیا ہے۔

وَوَجَدَکَ ضَالاًّ فَهَدٰی وَوَجَدَکَ عَائِلاً فَاَغْنٰی (سورۃ الضحیٰ پارہ 30)

(ترجمہ) اللہ نے آپ کو راہ سے بے خبر یا بھٹکا پایا تو راہ ہدایت سمجھا دی۔ آپ کو تنگدست پایا تو (مالدار خدیجہ سے شادی کرا کر) غنی کر دیا۔

جیسے ہم یہاں ضال کا سخت معنیٰ گمراہ بطور طنز و گالی نہیں کر سکتے۔ صحابہ کرام کی اغلاط پر بھی نہیں کریں گے۔ کیونکہ قرآن کی سینکڑوں آیات میں ان کا ہادی، مہدی، مبشر بالجنۃ والرضوان ہونا مذکور ہے۔ تو شیعہ عقیدہ بنا کر قرآن کی تکذیب نہیں کرتے۔

علامہ تفتازانی المتوفی ۷۹۱ھ شرح عقائد صفحہ 135 میں فرماتے ہیں۔

ویکف عن ذکر الصحابة الا بخیر لما ورد من الاحادیث الصحیحة فی مناقبهم ووجوب الکف عن الطعن فیهم

(ترجمہ) اچھائی کے سوا سب صحابہ کے ذکر سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے فضائل اور طعن و تشنیع سے رکنے کے وجوب پر احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔

پھر احادیث فضائل نقل کر کے فرماتے ہیں

''اور جو کچھ ان کے درمیان جنگیں اور اختلافات ہوئے ان کے لئے مناسب محمل (وجہیں) اور تاویلیں ہیں پس ان کی بدگوئی کرنا اور ان میں عیب نکالنا اگر ادلہ قطعیہ کے مخالف ہو تو کفر ہے۔ جیسے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت۔ ورنہ بدعت اور گناہ کبیرہ تو ہر حالت میں ہے ہی''

صحابہ سے یہی علامہ تفتازانی کا دفاع شرح مقاصد میں بھی ہے۔ جس سے غلط استدلال دشمن اصحاب رسول رافضی نے کیا ہے۔

صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کی مجبوری

صفین میں حضرت علیؓ کے طرف دار ہونے کے باوجود ہم حضرت امیر معاویہؓ اور قصاص عثمان میں ان کے حامیوں کے دلائل کا تجزیہ یوں کرتے ہیں۔

(1) وہ حضرت عثمانؓ کے چچازاد بھائی اور ولی الدم تھے۔ حضرت عثمانؓ کے بیٹوں نے ان کو اپنا وکیل بھی بنا دیا قرآن میں ہے

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً

(ترجمہ) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور اس کے وارث کو غلبہ دیں گے۔ پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے بے شک وہ مدد کیا گیا ہے۔ (ترجمہ مقبول صفحہ 341، پارہ 15 رکوع 4)

جرات ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ حضرت علیؓ کے حامی ہونے کے باوجود یہ آیت پڑھ کر تفسیر بتاتے تھے کہ حضرت امیر معاویہؓ جیت جائیں گے۔ قرآن میں ان کی مدد کا خاص وعدہ ہے۔ خود حضرت علیؓ کا اپنا تاثر بھی یہی ہے کہ جنگ صفین کے خاتمہ پر اپنے فوجیوں سے فرمایا۔

"لوگو! حضرت امیر معاویہؓ کی امارت کو (میرے بعد) برا نہ جاننا خدا کی قسم اگر تم نے ان کو بھی گم کر دیا تو دیکھو گے کہ سر اپنے کندھوں سے اس طرح گریں گے جیسے حنظل (تمبے) کا پھل اپنی بیل سے کٹتا ہے۔

(البدایہ جلد 8 صفحہ 131 بحوالہ حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق صفحہ 235)

خدا کا وعدہ سچا ہوا کہ سنی شیعہ تاریخ بتاتی ہے عراقی لشکر ایک لاکھ تھا۔ شامی 50 ہزار تھا۔ شامی اپنے اوپر چڑھائی کے باوجود چھ ماہ ۔ رجب تا صفر ۳۷ھ ۔۔ دبے بیٹھے رہے۔ یہی کہتے تھے کہ قاتل اور گواہ سب آپ کے لشکری ہیں۔ خود بدلہ لے لو ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ نہیں لے سکتے تو وہ اصل 10/12 قاتل ہمارے حوالے کرو ہم کو خدا نے بدلہ لینے کا حق دیا ہے۔ جب حضرت علیؓ اپنے لشکر کو یہ بات بتاتے تو حضرت علیؓ کا نافرمان لشکر 10/20 ہزار کا جلوس نکال کر کہتا کہ ہم سب عثمان کے قاتل ہیں معاویہ آئے ہم سے بدلہ لے لے۔ (طبری، البدایہ جلد 6 صفحہ 299 وغیرہ)

(2) قاتل اپنے نام نہ بتائیں جتھا بنا کر کہیں ہم سب قاتل ہیں۔ تو دنیا کے ہر قانون میں یہ بلوائی مجرم ہیں۔ ان سے نمٹنا انتظامیہ کا فرض ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ایک ایسے قتل میں 10 مجرموں کو حضرت عمرؓ نے سزا دی۔ کسی نے کہا ایک کے بدلے دس؟ دنیا کے بڑے عادل حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر اہل مدینہ اس قتل میں شریک ہوتے تو خدا کی قسم سب کو سزا دیتا (سیرت عمرؓ) حضرت علیؓ کو اس قانون اسلام پر بلوائیوں نے عمل نہ کرنے دیا۔ ھم یملکوننا ولا نملکھم (ان کی حکومت ہم پر ہے۔ ہماری ان پر نہیں ہے (نہج البلاغہ) تو حضرت امیر معاویہؓ کو تو اپنی جھولی پھیلانے کا قانونی حق تھا۔ کہ آؤ میں خدا کا قانون سنبھالتا ہوں پھر بھی عراقی لشکر نے حملہ میں پہل کر دی۔ جنگ یرموک وغیرہ میں شام و ترکی تک قیصر کو فتح کرنے والے 40/50 ہزار اسلامی لشکر نے مجبوراً دفاع کیا۔ ہائے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے ہی فیصلہ بر قرآن کی صلح اپیل سے فریقین کا آدھا آدھا لشکر بچا اور فریقین کے آدھے/آدھے 70 ہزار شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہی خدائی امداد تھی۔ پھر لشکر علی تو خارجی بن کر آپس میں ٹکرانے لگا۔ مگر رعایا حضرت امیر معاویہؓ کی حامی بنتی گئی۔ کسی

بھی صوبہ و ملک میں اپنے قبضہ کے لئے اتنے سپاہی بھی نہ بھیجے جتنے آج پرامن ترقی یافتہ دور میں کسی ڈی سی یا کمشنر اور وزیراعلیٰ کو نئی جگہ تعینات کے لئے ان کے تحفظ میں بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ عثمانی گورنروں کی معزولی کے بعد نئے سبائی گورنروں سے دنیا تنگ آ چکی تھی۔ مثلاً حضرت عثمانؓ کو قتل کرانے والے اور سب قاتلوں کے محافظ مالک بن ابراہیم اُشتر نخعی پر ایک عثمانی نے تنقید کی تو اس نے مار مار کراسے وہیں ڈھیر کرا دیا (طبری وغیرہ) یہی وہ انٹرنیشنل دہشت گرد ہے۔ جس نے جمل میں صلح ہو چکنے کے بعد رات کو جنگ بھڑکائی تھی۔ جب حضرت علیؓ نے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر جنگ بند کرا دی تو اس کے فوجیوں نے نماز کی حالت میں حضرت علیؓ کے ان پیارے محسنوں کو ہی نہ شہید کیا بلکہ حضرت علیؓ کے حکم کے بغیر اُشتر نخعی نے حضرت ام المومنین کے اونٹ پر حملہ کر دیا۔ بنو ضبہ کے ہزاروں جوان اونٹ کی مہار پکڑتے اور شہید ہو جاتے تھے (طبری)

دورِ مرتضوی میں سبائیوں کے مظالم اور بعد کی تاریخ

تاریخ ان کے مظالم سے پٹی پڑی ہے۔ اگر وہ ہم سب نکالنا چاہیں تو ہم پر غیر سنی ہونے کا الزام لگ جائے۔ جبکہ خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی حکومت کے وقار کو بچانا ہمارا ہی فرض ہے۔ شیعوں کو تو 80 ہزار مسلمانوں کی خونی ندیاں بہانے پر ناز ہے۔ پھر جب ان لوگوں کی غلط کاریوں اور حضرت امیر معاویہؓ کے سیاسی حملوں کی وجہ سے عراق و حجاز کے سوا سب مسلمان حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت میں بلا جنگ و جدل امن و خوشی سے شامل ہو گئے تو حضرت علیؓ نے اپنے نافرمان اور غدار لشکر سے تنگ آ کر حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ فریقین اپنے علاقوں میں خدمت اسلام بجالاتے رہے۔ مگر ہم اہل سنت اب بھی علیؓ کی حکومت مانتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کو قانونی حاکم نہیں مانتے ہاں جب نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسنؓ نے حالات کا جائزہ لے کر پھر مسلمانوں کی حربی طاقت کافروں پر چڑھانے امت کو کشت و خون سے بچانے کے لئے چچا معاویہؓ کے ہاتھ پر صلح و بیعت کر لی تو تمام مسلمانوں کے فیصلہ پر ہم حضرت امیر معاویہؓ کو ان 20 سال میں قانونی جائز خلیفہ اور حکمران مانتے ہیں۔ اگرچہ کوفیوں نے حضرت امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جیسے والد کو شہید کیا تھا۔ پھر اگلی حکومت میں حضرت امام حسینؓ کو بلایا۔ آپ نے ان کی روایتی بے وفائی غداری دیکھ کر واپسی، صلح اور سرحدوں پر کنارے سے جنگ لڑنے کی تین شرطیں پیش کر دیں کوفی مومنوں نے شکار ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر جمل و صفین کی طرح پہلے حملہ کر دیا۔ 72 مظلوم شہداء کربلا کا خون پی کر خوب موٹے ہو گئے ہیں۔ خود تو توابین (بہت توبہ کرنے والے) کہلائے مگر مظلوموں کی بددعا لے کر رونا پیٹنا اپنے آپ کو لہولہان کرنا مذہب بھی بنا لیا۔ ہر جگہ خلاف شرع و فقہ جعفریہ بھی جارحانہ تبروں سے لبریز جلوس نکالتے۔ ہر سال سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو مارتے مرواتے اور خود مرتے آ رہے ہیں۔ نہ خود باز آتے ہیں نہ کوئی حکومت یہ غیر شرعی اور حرام کام ان سے چھڑوا کر ایک مسجد بھی ان سے آباد کرا سکتی ہے۔ جس میں سنت نبوی والی پانچ وقت آذان ہو۔ اور یہ اپنے اپنے وقت میں پانچ نمازیں باجماعت پڑھیں۔ اور سب مسلمان ایک ہو جائیں۔ اللہ! یہ اتحاد نصیب فرما۔

ہے کوئی ایسا بہادر متبع سنت حکمران یا افسران جو مسلمانوں کو قرآن وسنت پر چلا کر بدعات ورسوم چھڑا کر ایک قوم بنا دکھائیں۔
قارئین کرام! شہادت عثمان سے مظلومیت کربلا تک مختصر تاریخ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ جگر تھام کر انصاف سے کہئے کیا یہ سب حادثات ان عراقیوں اور شیعیان کوفہ کی سازش کی وجہ سے پیش نہیں آئے جن کا اصل ذمہ دار تاریخ کا یہ طالب علم فتوح البلدان بلاذری وغیرہ کے بیان کے مطابق ان چار ہزار ایرانی اونچے قسم کے افسران کو ٹھہراتا ہے۔ جو جنگ قادسیہ میں قید ہوئے جان بچا کر مسلمان بن گئے۔ آزادانہ رہنے کی حضرت عمرؓ سے اجازت لے لی۔ مگر ان کو یمن کا عبداللہ بن یہودی ایسا شاطر استاد بھی مل گیا جس نے حب اہل بیت کا نیا مذہب وگروہ بنا کر نہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو چھوڑا نہ حضرت علیؓ وحسنینؓ کو چھوڑا۔ حادثہ کربلا کرا چکنے کے بعد انتقام کے بہانے مختار بن عبید ثقفی سے 80 ہزار مسلمان پھر مروائے۔ پھر آج تک یہی مسلم کشی کراتے آرہے ہیں۔ آج کے تاریخ نگار اور صحافی اتنے بھولے کیوں بن گئے ہیں۔ کہ ان سبائی قاتلوں کو اہلبیت کرامؓ پر مظالم ڈھانے والے، ان غداروں کو اور تمام صحابہ کرامؓ کے علانیہ دشمنوں کو تو کچھ نہیں کہتے ہیں۔ مگر طالبان قصاص اور امن وامان چاہنے والے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ، حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم پر برستے چلے آرہے ہیں۔ جب کہ تمام اکابر علماء اہل سنت، محدثین، مفسرین، متکلمین، فقہاء ومجتہدین، اولیاء کرام اور دور اندیش غوطہ زن مورخین ان صحابہ کرامؓ کی صفائی اور دفاع ہی کرتے آرہے ہیں۔ اور اصل ذمہ دار اہل بیت کے قاتلوں کو ہی بتاتے ہیں۔ دیکھئے لاجواب کتاب عدالت صحابہ کرامؓ مولفہ مہر محمد، تاریخ ابن کثیر، تاریخ ابن عساکر وغیرہ

مشاجرات صحابہ میں اہل سنت مسلمانوں کا موقف

یہاں صرف 5 اکابر کے مستند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔
(1) امام حسن بصریؒ المتوفی ١١٠ھ فرماتے ہیں۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 130
امام اوزاعیؒ (پہلی صدی کے محدث وفقیہ شام) سے حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا دونوں کی اسلام میں سبقت ہے۔ دونوں حضور ﷺ کے رشتہ دار و داماد ہیں۔ دونوں پر آزمائش آئی۔ (ہم کسی کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے)
(2) امام احمد بن حنبل المتوفی ٢٤١ھ حضرت عثمانؓ کے صحیح انتخاب پر فرماتے ہیں
کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں طعن کرنا تمام مہاجرین وانصارؓ پر طعن کرنا ہے۔ اور حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق فرمایا تلک امة قد خلت لها ما كسبت الخ (پارہ 1 رکوع 16 آخری آیت)
وہ نیک امت تھی گذر گئی ان کو وہی ملا جو انہوں نے کمایا تم کو اپنی کمائی ملے گی تم سے انکے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا
(3) امام غزالیؒ المتوفی ٥٠٥ھ احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 82 پر فرماتے ہیں۔
"تمام صحابہ کرامؓ سے ایک مسلمان حسن ظن رکھے اور ان کی تعریف کرے۔ جیسے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ نے

کی ہے جو کچھ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ میں ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت علیؓ کی امامت میں اختلاف نہ تھا"۔

(4) پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی" التوفی ۵۶۱ھ غنیۃ الطالبین صفحہ 118 میں فرماتے ہیں۔
حضرت علیؓ کے وفات پا جانے اور حضرت حسنؓ کے خلافت ترک کر دینے کے بعد حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ پر خلافت کا مقرر ہونا صحیح ہے.......... اہلسنت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان جو اختلاف واقع ہوا ہے اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا واجب ہے اور ان کے حق میں برے کلمات کہنے سے پرہیز کیا جائے اور واجب ہے کہ ان کی نیکیاں اور فضائل بیان کئے جائیں

(5) فضل بن زیاد" کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام بخاری التوفی ۲۵۶ھ سے پوچھا کہ کوئی شخص حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کی شان میں کمی کرے کیا اسے رافضی کہا جائے گا تو آپ نے فرمایا (ہاں)

الله لم یجترء علیها الا وله خبیئة سؤ ما انتقص احد احدا من الصحابة الاوله داخلة سؤ.

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 139)

اس پر جرأت وہی کرے گا جس کی بری خصلت ہو۔ کوئی بھی کسی صحابہ کی بدگوئی اس لئے کرتا ہے کہ وہ اندر کا برا مریض ہوتا ہے۔
مشاجرات صحابہ میں چپ رہنے کا یہ فیصلہ آپ یاد رکھیں ہم اس کا حوالہ بار بار دیں گے۔

پُر امن حکومت معاویہ ایک نظر میں

اب حضرت امیر معاویہؓ کی امت سے محبت اور پُر امن حکومت شیعہ کے اس قول سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ وہ بطور طنز و طعنہ کہتے ہیں۔ " کہ معاویہؓ نے قصاص عثمان کے لئے حضرت علیؓ سے جنگ کی مگر اپنی حکومت میں قصاص لینا بھول گئے۔ کر خلل نہ آنے دیا" ہم جواب میں والفضل ما شهدت به الاعداء ہی کہیں گے۔ کہ دشمن کی نیک گواہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے محمد بن ابی بکر اور عمرو بن الحمق، عبدالرحمٰن بن عدیس تک کو معاف نہیں کیا جن کا قاتل ہونا تاریخ میں مرقوم ہے۔ مگر جن پر شہادت نہ ملی گو وہ علانیہ آپ کے مخالف تھے۔ حضرت عثمانؓ کی بدگوئی کرنے والے جانے پہچانے سبائی تھے۔ ان کو نہ گرفتار کیا نہ سزا دی۔ حضرت علیؓ کا مذہب اپنایا۔ اور امن برقرار رکھا۔ ان کو بھی با عزت رعایا مانا۔ صرف چند کوفی غنڈوں کو گورنر کی سخت شہادتوں کے بعد مجبوراً سزا دی۔ پھر حجرؒ کے قتل پر حضرت اماں عائشہؓ کی شکایت پر معافی مانگی۔ آپ پہلے آتیں تو ان کو بھی معاف کر دیتا۔۔۔۔ بادشاہ بادشاہ کا طعنہ آج ہر ایرا غیرا نتھو خیرا تو دیتا ہے مگر اسے 80ہزار پہلی حکومت کے قتل عام کے مقابل صرف 5 / 6 مجرموں کو سزا نظر آتی ہے۔ 20 سالہ حکومت پُر امن ہے فتوحات پر فتوحات دور عمری کی یاد دلا رہی ہیں۔ خارجی رافضی ابن سبا کی یہودی پارٹی بالکل ناکام اور تقیہ کے نہاں خانہ میں گرفتار ہے۔ اسلامی

حکومت پوری دنیا پر غالب اور پر امن ہے اگر حضرت معاویہؓ خلیفہ نہیں عام بادشاہ اور وہ بھی دشمنوں کے بقول ظالم ہوتے تو خدا کی یہ آیت ان پر تاریخ سچ کر دکھاتی۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً (پارہ 19 رکوع 18)

(ترجمہ) ملکہ بلقیس نے کہا جب بادشاہ کسی بستی پر قابض ہوں تو رعایا کو برباد اور قتل کرتے ہیں۔ عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ (سلیمان بھی ایسا ہی کریں گے)

مگر حضرت امیر معاویہؓ نے بادشاہ ہو کر بھی شاہ سلیمان علیہ السلام کی روش اپنائی رعایا کو خوش رکھا۔ امن و ترقی کا تحفہ دیا۔ غیر مسلم مستشرقین اور یعقوبی جیسے متعصبین شیعہ حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت و بادشاہت کو بہترین خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

(سیدنا معاویہ صفحہ 129 تا 136)

حضرت امام حسن و امام حسینؓ کو خوش رکھا طے شدہ لاکھوں دراہم و دیناران کو ملتے وہ شاہی دورہ کرنے دمشق تشریف لاتے اور عزت و اکرام سے نوازے جاتے۔ ان کے حامی اور شیعہ معتقدین بالکل آزاد رہے۔ سرکاری وظائف پاتے رہے۔ آج صرف تقیہ ماتم و تبرا میں مگن رہنے والا فرقہ اس جیسے عادل اور پر امن بادشاہ کی تاریخ اسلام میں ایک مثال تو پیش کرے الیس منکم رجل رشید؟

عشرہ مبشرہ بالجنۃ کے حضرت سعد بن ابی وقاص جیسے مشہور صحابی ارشاد فرماتے ہیں۔

مارءیت احدا بعد عثمان اقضیٰ بحق من صاحب هذا الباب یعنی معاویة

(ترجمہ) میں نے حضرت عثمانؓ کے بعد کوئی صحابی اس صاحب مکان یعنی حضرت معاویہؓ سے زیادہ حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔ (منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 185 طبع بولاق مصر)

حضرت عمار بن یاسرؓ کے قاتل کون ہیں؟

اعتراض : 24- (الف) "شہادت عمار کے بعد معاویہ باغی ثابت ہوئے" اس پر ہم اپنی کچھ معروضات پیش کر چکے مزید کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) باغی بمعنی طالب قصاص عثمان ہے۔ حکومت وقت پر لشکر کشی سے چڑھائی کرنے والا نہیں ہے جو شرعی باغی کی تعریف ہے یہ تو صرف اپنے مفتوحہ صوبہ شام میں دبک کر بیٹھا رہا اور طلب قصاص کے لئے مدینہ یا کوفہ میں امیر المومنین کے پاس قاصد بھیجتا رہا ہے۔ آپ کی حکومت کو ماننا بیعت پر خود اور اہل شام کو آمادہ رکھتا ہے۔ صرف اس شرط کے ساتھ کہ حکم خدا کے تحت بدلہ خود لے لو۔ یا ہمیں مطمئن کر دو۔ یا ان کو اپنے دربار اور فوج سے نکال دو۔ ہم خود بدلہ لے لیں گے۔ مگر افسوس کہ وہی قاتل لشکر جمل میں تباہی مچانے کے بعد صفین شام میں چڑھ آیا۔ بدلہ دینے دلانے کے بجائے خونریز حملہ کر دیا۔ اور 70 ہزار مسلمان کام آئے۔

(2) ایک ہے خود قتل کرنا۔ ایک ہے قتل کا سبب بننا۔ سبب بننے والے کی نیت قتل و فساد ہو تو قرآن و سنت اور تعزیرات پاکستان

اسے بھی مجرم بتاتے ہیں۔اب خود غور فرمائیے۔ مسجد نبوی تعمیر ہو رہی ہے۔صحابہ بڑے بڑے بھاری پتھر بلاک اٹھا کر لا رہے ہیں۔کچھ صحابہ حضرت عمارؓ کو دو دو اٹھوا دیتے تھے۔وہ تھک ہار کر فرماتے ہیں۔ قد قتلنی اصحابک یارسول اللہ! اے اللہ کے رسول آپ کے صحابہ نے مجھے مار ڈالا آپ وحی سے آئندہ کی خبر پا کر فوراً فرماتے ہیں۔ ویحک یا عمار لا یقتلک اصحابی۔ اے عمار افسوس تجھے میرے صحابہ تو قتل نہ کریں گے وانما تقتلک الفئة الباغیة ۔تجھے تو باغی ٹولہ قتل کرے گا۔(تاریخ سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 497)
ابن عبدربہ العقد الفرید، وفاء الوفا للسمہودی جلد 1 صفحہ 235
صحیحین میں اس صحیح حدیث کا صرف آخری حصہ آیا ہے۔ لا یقتلک اصحابی کا جملہ نہیں ہے۔تو اس کا مفہوم غلط سمجھ کر حضرت معاویہؓ پر فٹ کیا گیا ہے۔پھر اگلا جملہ بھی جوڑا گیا کہ وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے۔اور تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا'' گرامر میں الباغیہ الفئہ کی صفت ہے۔یہ صفت موصوف تقتللک کا فاعل ہے۔فاعل کا وجود فعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔جس کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ گروہ پہلے سے باغی ہے۔جیسے اب بھی کسی کو کہا جائے ''فلاں ظالم تجھے قتل کر دے گا'' تو اس کا معنیٰ یہ نہیں کہ وہ تجھے قتل کر کے ظالم مشہور ہوگا۔نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ فلاں ظالم اس صفت سے موصوف تو پہلے سے ہے وہ تجھے بھی ظلم سے قتل کر دے گا۔تو قاتلان عثمان گروہ پہلے سے باغی بر عثمان مشہور ہے۔حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو برحق اور ان باغیوں کو قاتل عثمان، منافق دوزخی بتایا ہے۔(کتب حدیث مناقب عثمان، مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 100)
دوسری بغاوت حضرت علیؓ پر ہے کہ اپنے سے بدلہ نہ لینے دیا۔حکومت ختم کرنے اور حضرت علیؓ کو قتل کرنے کی دھمکی دے دی۔(تاریخ طبری) تب حضرت علیؓ کو کہنا پڑا ''میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو مجھ پر سوار ہیں مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں (نہج البلاغہ) اب ان کو شامیوں سے مار پڑی تو حضرت عمارؓ کو قاتل عثمان جتلا کر آگے کرتے اور حدیث مشہور کی بنا پر قتل کراتے یا کرتے ہیں۔اور شامیوں کو باغی مشہور کر رہے ہیں۔حضرت عمارؓ ہرگز قاتل عثمان اور مجرم نہیں۔مگر اس گروہ کا شبث بن ربعی حضرت عمارؓ کو قاتل عثمان مشہور کرتا۔اور آگے کر دیتا ہے۔

آج بھی یہ فرقہ حضرت عثمانؓ کا دشمن ہے۔خود صحابہ کو مانے نہ مانے ان کو قاتل عثمان بتلا کر ان کی تعریف کر دیتا ہے۔گلگت مسجد کا خطیب لکھتا ہے ''عثمان کے قاتلوں مخالفوں میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمارؓ اور وہ جلیل القدر صحابہ بھی تھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم ہے۔یعنی حضرت علیؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذرؓ جن کی جنت مشتاق ہے (معاذ اللہ) (رسالہ عبداللہ بن سبا صفحہ 77) حالانکہ حضرت مقدادؓ اور حضرت ابوذرؓ ۳۳ھ میں فوت ہو گئے تھے۔حضرت علیؓ قاتل عثمان نہ تھے مگر شیعہ آپ کو قاتل مشہور کر کے حضرت معاویہؓ سے بھی یہی کہلواتے ہیں۔

خبث پھر حضرت معاویہؓ سے کہتا ہے کیا تو عمار کو بھی قتل کرے گا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا جو قاتل بھی سامنے آئے گا (طبری جلد 4 صفحہ 2 واقعات ۳۶ھ)

ان شیعوں نے حضرت عمارؓ کو قاتل عثمان بنا کر آگے کیا اور مارا مروایا ہے تو یہ قتل کرانے کا سبب بنے۔ جیسے جھوٹے گواہ جج سے کسی کو پھانسی دلائیں تو قصوروار جج نہیں، پھانسی دینے والا سرکاری ملازم نہیں۔ بلکہ وہ جھوٹے گواہ ہی ہیں۔ حضور ﷺ نے جب صحابہ سے قتل عمار کی نفی کر دی تو ان کا غیر صحابی ہونا ضروری ہے۔ اور یہ سبائی ہی فئہ باغیہ ہیں۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اپنے خلاف فضاء کی تحقیق کے لئے ہر صوبے میں جو اکابر صحابہ بھیجے وہ سب ثبت رپورٹ لائے۔ مگر مصر میں عبداللہ بن سبا یہودی کے گڑھ نے حضرت عمارؓ کو روک لیا نہ آنے دیا۔ انہوں نے ان کو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک بنانا چاہا آپ نے انکار کیا۔ ان کو جہنم کی راہ سے زور کا جنت کی طرف دعوت دی۔ حدیث کا مفہوم واضح ہو گیا۔ پھر مدینہ آ گئے۔ گو پسند کرتے تھے کہ آپ معزول ہوں اور شہید ہونے سے بچ جائیں۔ مگر حضرت عثمانؓ تو صابر اور حضور ﷺ سے عہد پر پکے رہے قمیص نہ اتاری شہید ہو گئے۔ مگر مسلمانوں کے عقیدہ میں حضرت عمارؓ بری رہے۔ سبائیوں کا الزام جھوٹا تھا۔ اور سبائیوں نے ان کو شہید کرانے کی سازش کی تھی۔ تو فرمان رسول سچا ہوا کہ ان باغیوں نے شہید کروایا۔

غور کیجئے اگر پتھر سے، گر دب کر حضرت عمارؓ شہید ہوتے تو پتھروں کی طرف نسبت قتل مجازی تھی۔ حقیقی نسبت قتل پتھر دلانے والوں کی طرف ہوتی کہ انہوں نے پتھروں سے مروادیا۔ یہی نسبت حضرت عمارؓ نے ان کی طرف کی۔ قد قتلنی اصحابک یا رسول اللہ آپ نے یہی نسبت صحابہ سے نفی کر کے سبائی باغی گروہ کی طرف کر دی۔ کہ وہ تجھے قتل کرائیں گے۔ (یعنی سبب قتل بنیں گے) بہرحال حضرت عمارؓ حضرت عثمانؓ کے قتل سے بری تھے۔۔ تو حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت امیر معاویہؓ و دیگر شامی صحابہ شہادت عمارؓ سے بحکم نبوی بری ہیں۔ اب جو بھی جاہل قاتل ہوں شامیوں سے ہوں یا عراقی سبائیوں سے خدا کے ہاں مجرم ہیں۔ ان کے نام اسی اسد الغابہ لابن اثیر جزریؒ کے عکسی صفحہ پر قیل قیل کہہ کر پانچ بتائے ہیں۔

اصل قاتل کا تعارف

میں ان کی تلاش میں کافی متفکر رہا۔ اور البدایہ، میزان الاعتدال، تقریب التہذیب، اسد الغابہ اور الاصابہ الاستیعاب دیکھیں۔ ان میں (۱) عمرو بن حارث خولانی (۲) شریک بن سلمہ مساوی تو غلط ہیں۔ کتب رجال میں ان کا ذکر نہیں ہے (۳) الجوی السکسکی۔ (البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 268) میں لکھا ہے کہ جوی نے حضرت عمارؓ کا سر کاٹا تھا۔ اس کا تذکرہ بھی مجھے کسی کتاب میں نہیں ملا۔ (۴) عقبہ بن عامر جہنی کا نام تقریب صفحہ 241 میں ملا ہے۔ کہ مشہور صحابی ہیں مصر کے 3 سال حاکم رہے۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے ۶۰ھ میں وفات پائی۔ ان کا مفصل تذکرہ اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 277 اردو میں یہ ہے۔ کہ یہ عقبہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان سے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ایوبؓ اور حضرت ابو امامہؓ

وغیرہ نے روایت کی ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی ہے۔ کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ''جس بندہ نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی ہو کہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو اور خون حرام سے آلودنہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ معبر جنگ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے۔ اور مفتوحہ شام میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے قرآن پڑھنے میں ان کا لہجہ بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے ''مگر کسی نے ان کو حضرت عمارؓ کا قاتل نہیں بتایا۔ تو ابن اثیر نے اپنی قیل والی بات خود غلط کردی۔

(۵) ابوالغادیہ مزنی یا جہنی۔ ان کا تذکرہ الاصابہ اور الاستیعاب میں ملا ہے۔ اور قاتل عمارؓ بتایا ہے

امانت دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ میں مفید و معتبر ساری باتیں نقل کردوں۔ میں حضرت عمارؓ کو قاتل یا قتل کا حکم دینے والا نہیں مانتا۔ موید شیعہ روایت مجبوراً حاضر ہے۔

یہاں تین روایتیں ہیں۔

(1) الاصابہ جلد 4 صفحہ 150 طبع بیروت میں ہے ابوالغادیہ الجہنی۔ نام یسار ہے۔ حضور ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی۔ آپ فرماتے تھے۔ (حجۃ الوداع) میں ''کہ تمہارے مال اور تمہارے بدن ایک دوسرے پر حرام ہیں'' ابن معین کہتے ہیں کہ ابو الغادیہ جہنی حضرت عمارؓ کے قاتل ہیں۔ ان کو صحبت (حجۃ الوداع کے دن) ملی ہے۔

حاکم ابواحمد بخاری مسلم یسار بن سبع کہہ کر قاتل عمار بتاتے ہیں۔

اس کا حال بیان کرتے ہوئے دارقطنی ابن ماکولا عسکری اور یعقوب بن شیبہ نے کہا ہے کہ اس نے کہا ہم حضرت عمار بن یاسرؓ کو اپنے اندر بہت زیادہ نرم دل مہربان جانتے تھے۔ اللہ کی قسم میں مسجد قبا میں بیٹھا تھا کہ وہ عمار کہہ رہے تھے یعنی عثمانؓ نے یہ یہ کام کئے۔ ابوالغادیہ نے (یہ تنقید عمارؓ بر عثمانؓ ناپسند کرکے) کہا خدا کی قسم اگر میں نے مددگار پائے تو اسے روند کر قتل کردوں گا۔ جب صفین کا دن آیا تو حضرت عمارؓ دستہ کے آگے آگے جنگ لڑتے آرہے تھے۔ تو اس آدمی نے آپ کی ٹانگ میں برچھا مارا وہ گر پڑے تو سر سے ٹوپ اتر گیا۔ اور اس نے کاٹ لیا۔ تو لوگ تعجب سے کہتے تھے کہ اس نے فرمان رسول ''کہ تمہارے خون اور اموال تم پر حرام ہیں۔ سنا ہے پھر عمار کو قتل کرتا ہے'' (احمد ابن سعد)

(2) دوسری روایت عفان سے یہ ہے کہ (ابوالغادیہ نے) سنا کہ حضرت عمارؓ حضرت عثمانؓ کے خلاف مدینہ میں لگے رہتے ہیں تو میں نے اسے قتل کی دھمکی دی تو کہا کہ اگر خدا نے مجھے تجھ پر موقع دیا تو تجھے ضرور قتل کروں گا تو صفین کے دن حضرت عمارؓ لوگوں پر حملے کرتے آرہے تھے تو کہا گیا کہ یہ عمار ہیں۔ تو میں نے گھٹنہ میں برچھا مارا وہ گرے تو قتل کردیا حضرت عمرو بن العاصؓ کو یہ خبر ملی تو فرمایا میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ ''عمار کا قاتل اور آپ کا سامان لینے والا دوزخی ہے'' (الاصابہ جلد 4 صفحہ 151)

آخر میں علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے۔ ابو معشر راوی میں کمزوری کے باوجود تشیع بھی ہے۔ تقریب صفحہ 356

میں ہے کہ یہ نجیح نام کا ابو معشر مولیٰ بنی ہاشم ضعیف ہے" پھر یہ غلام..... دشمن عثمان کریا نیم چڑھا اس روایت میں کیسے سچا مانا جائے
ان جنگوں میں صحابہ کرامؓ سے حسن ظن یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے حق میں تاویل -- دلیل جواز -- قائم کرتے تھے۔ اور مجتہد خطا کار
کو ایک اجر تو ملتا ہے۔ جب یہ اصول عام مجتہدوں کے لئے ہے تو صحابہ کرامؓ کو تو بدرجہ اولی یہ حاصل ہے" (تاویل کی حقیقت
آپ نے دیکھ لی کہ حضرت عمارؓ حامیان عثمان کو قتل کرتے آرہے ہیں۔ اور یہ ان کو دشمن عثمان جان کر قتل کرتے ہیں)
(3) ابو الغادیہ المزنی کے نام سے دوسرا ترجمہ ہمارے لیے مفید ہے۔ کہ لوگوں نے مزنی اور جہنی کو الگ الگ کہا ہے۔ مگر ابن
سعد نے ان کے خلاف اسی کو جہنی اور مزنی بتایا ہے۔ کہ یہ ابو الغادیہ مزنی بصرہ میں ساکن صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عمارؓ کے
قاتل ہیں۔ امام مسلم نے کنیٰ میں کہا ہے کہ ابو الغادیہ مزنی یسار بن سبع عمار کے قاتل ہیں نسائی بھی یہی کہتے ہیں۔ مگر صحابی نہیں
مانتے ابن حبان طبقہ ثالثہ کے ثقات میں لکھتے ہیں کہ مرسل (صحابی کا نام لئے بغیر) روایت کرتا ہے (الاصابہ جلد 4 صفحہ 151)
یہیں الاستیعاب کے حاشیہ پر ہے کہ یہ حضرت عثمانؓ کے محب اور حضرت عمارؓ کے قاتل تھے"۔
اگر اس کو بصری عراقی لشکر کا سپاہی مانا جائے تو ہمارا مطلب واضح ہے۔ کہ حضرت عمارؓ کا قاتل اور باغی یہی سبائی لشکر ہے۔

اعتراض :24-(ب) امیر معاویہؓ نے اسلامی شرع سے انحراف کیا احکام قرآن وسنت سے روگردانی کی (از ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری)

الجواب : پہلے گذر چکا ہے کہ یہ ڈاکٹر آزاد خیال صحافی اور ادیب ہے۔ نہ مستند عالم ہے نہ اہلسنت کے عقائد ومذہب کی اس
کو فکر ہے۔ ایسے لوگ جو چاہیں لکھیں۔ مسلمانانِ اہل سنت کے ہاں تو ان کا کوئی مقام نہیں۔ حسن اتفاق سے مجھے یہی بات علامہ
اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ایم اے علوم اسلامیہ کی نصابی کتاب عربی زبان وادب صفحہ 226 پر ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے
تعارف میں مل گئی "واقعات کو تاریخی سند تو حاصل ہے مگر ان کا بیان ڈاکٹر طٰہٰ حسین (نابینا) کے افسانوی اسلوب کا پرتو ہے اس
لئے اس کتاب کو تاریخی ماخذ کے طور پر نہیں لیا جا سکتا"

امام ابوزرعہ رازیؒ (المتوفی ۲۶۱ھ تیسری صدی) فرماتے ہیں۔

"کہ ایک آدمی نے کہا میں حضرت معاویہؓ سے بغض رکھتا ہوں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس لئے کہ
اس نے حضرت علیؓ سے دوامی جنگ کی ہے۔ تو امام ابوزرعہ نے کہا تو ہلاک ہو تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت
معاویہؓ کا رب مہربان ہے اور حضرت معاویہؓ کے مقابل (حضرت علیؓ) صاحب کرم ہیں۔ ان دونوں کی
درمیان تو کون ہے دخل دینے والا۔ (البدایہ جلد 8 صفحہ 130)

جابیہ کے مقام پر حضرت عمرؓ نے ایک عظیم خطبہ میں فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم فمن سره بحبوبة
الجنة فعلیه بالجماعة فان الشیطان مع الفذ (بخاری ومسلم)

(ترجمہ) لوگو! میرے صحابہ کی عزت کرو۔ کیونکہ وہ تم سے بہتر ہی ہیں۔ پھر وہ (ان کے شاگرد تابعی) جو ان سے متصل ہیں۔ پھر وہ (تبع تابعین) جو ان سے متصل ہیں۔ جن کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ جماعت کے ساتھ مل کر رہے۔ کیونکہ الگ ہونے والے کا شیطان ساتھی بن جاتا ہے۔

تو اہل سنت والجماعت کا مذہب ہم بتا چکے اب طٰہٰ حسین یا خضری بک جیسے مصری صحابہ کے گلے کریں۔ تو ہم ان سے جدا ہیں۔

اعتراض: 25- امیر معاویہ دشمنان رسول میں سے ہے۔ (محاضرات، تاریخ الامم الاسلامیہ صفحہ 67)

الجواب: دشمنان خدا و رسول وہ ہی سبائی رافضی ہیں جو خدا کے قرآن کے منکر سنت رسول کے تارک اور نبی ﷺ کے تمام رشتہ داروں بیویوں بیٹیوں، دامادوں، سسروں، خلیفوں اور تمام صحابہ کو برا کہتے، غیبت کرتے، بہتان تراشتے اور مطاعن پر "تحقیقی دستاویز" جیسی ذلیل کتابیں لکھتے ہیں۔ یہ دشمنان رسول کی تعبیر مؤلف کی اپنی ہے۔ ورنہ کتاب میں ان کی پہلی حالت کفر بیان کی ہے۔ آپ سوچیں جب خدا نے فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کو يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فرمایا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ کا وعدہ کر دیا إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا اسی کی شہادت ہے۔ حضور ﷺ کا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ فرمانا (تم کو خدا معاف کرے میں نے بھی معاف کر دیا) سب دنیا مان لے مگر اب ایک فرقہ نہ مانے ان کا چھوٹا بڑا عالم، یہ مجوسی پروپیگنڈہ مانے "کہ بنو امیہ اور بنو ہاشم باہم دشمن تھے۔ ہاشمی پیغمبر پر ان کا ایمان معتبر نہیں۔ حضور ﷺ نے ان کو دشمن جان کر ان کا اسلام قبول نہ کیا" تو کیا یہ بہتان تراش مسلمان ہوگا؟ بینوا

پھر اس صفحہ پر دونوں حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ کے دینی سیاسی مقام و مرتبہ کا تقابل کیا ہے۔ خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت علیؓ کو برتر کہا ہے۔ یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ آخری 4 سطریں ملاحظہ ہوں۔

> "امیر معاویہؓ بے شک اپنے آپ کو ایک بڑا قریشی سردار جانتے تھے۔ کیونکہ وہ سردار ابوسفیان بن حرب کے بیٹے تھے۔ جیسے حضرت علیؓ بنو ہاشم کے بڑے بیٹوں میں سے تھے۔ تو دونوں نسبی شرافت اور بزرگی میں برابر ہیں۔ پھر حضور ﷺ اور بعد کے 3 خلفاء راشدینؓ نے معاویہؓ پر پورا بڑا اعتماد کیا۔ کہ مسلمانوں کے بڑے صوبوں میں سے صوبہ شام ان کے حوالے کر دیا۔ اور ان کی بڑی ریاست قائم ہوگئی۔ اور رومی سرحدوں کی حفاظت پر ان کا غلبہ رہا اور معاویہؓ دل سے جانتے اور کہتے تھے۔ کہ حضرت علیؓ ان سے بہت بڑے ہیں اور خلافت کے اہل ہیں"...... الخ

اعتراض: 26- امیر معاویہ کی نسبت رضی اللہ عنہ کہنا سخت دلیری ہے۔ اور بے باکی ہے۔

(حیات وحید الزمان صفحہ 109 از عبدالحلیم چشتی)

الجواب: آسمان کا تھوکا منہ پر۔ یہ پورا صفحہ ہی اس کے خلاف اور طعن کی تھوک خود وحید الزمان اور رافضی پر پڑی ہے۔

﴿1﴾ پہلے بتلایا جاچکا ہے کہ علامہ وحیدالزمان اتنا بڑا اہل حدیث عالم ہونے کے باوجود مذہب اہل سنت سے منحرف ہوگیا۔ اور روافض کی طرح جگہ جگہ حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ کی عیب جوئی کی ہے۔جس پر اہل حدیث علماء نے بھی احتجاج کیا ہے۔اور مولانا محمد نافع مدظلہ نے دفاع صحابہ کی اپنی بے نظیر کتابوں میں حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی اور وحیدالزمان کی تردید کردی ہے۔
وحیدالزمان کی عبارات ملاحظہ ہوں۔
حاشیہ کی پہلی سطر یہ ہے ''یہ رائے دی کہ علی طلحہ اور زبیرؓ کو قتل کرڈالیں'' (وحیداللغات مادہ عز)
معلوم نہیں کہ وحیدالزمان نے یہ کس کا قول نقل کیا ہے۔راقم نے طبری میں جنگ جمل کی صلح کے بعد سبائی قاتلان عثمان کی 20 افراد کی خفیہ میٹنگ میں کمانڈرانچیف لشکر سبائیہ مالک بن حارث الاشترنخعی کی یہ بالا رائے پڑھی مگر عبداللہ بن سبانے اسے رد کردیا تھا۔اور رات کو خفیہ فریقین میں گھس کر حملہ کردینے کا مشورہ منوالیا تھا۔افسوس کہ جمل میں 12/10 ہزار مسلمانوں کو سوئے ہوئے بعداز صلح دھوکہ سے سبائیوں نے قتل کیا تھا۔اخبارالقوال اور طبری سے لیکر ابن خلدون تک تمام تاریخیں اس سازش دھوکہ اور خفیہ حملہ برفریقین پر متفق ہیں۔مگر آج س ش کوئی صحابی نام کا مورخ اس پر تنقید نہیں کرتا۔ فواأسفا
(2) اس صفحہ پر وحیدالزمان لکھتا ہے ''البتہ ہم اہل سنت کا طریق یہ ہے کہ صحابہ سے سکوت کرتے ہیں۔اس لئے حضرت امیر معاویہؓ سے بھی سکوت کرنا ہمارا مذہب ہے۔اور یہی اسلم اور قرین احتیاط ہے'' الخ
جب اہل سنت کا صحابہ کے اختلافی مسائل میں احتیاط اور سکوت کا عقیدہ واصول ہر کتاب میں مؤلف کو بھی معلوم ہے تو معاویہ دشمنی میں اسے کیوں توڑا؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرام کا اتفاق

''اسی صفحہ کے حاشیہ پر ہے۔حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا بھی تھا۔کہ بیعت کے واسطے ہاتھ بڑھاؤ مگر حضرت علیؓ نے آپ کی اس تجویز کو رد کردیا۔اگر اپنے تئیں زیادہ مستحق سمجھتے تو اس مشورہ کو ضرور قبول کرتے حالانکہ حضرت زبیرؓ جیسا بہادر دوست بھی آپ کے ساتھ تھا۔بنوہاشم بھی مدد کے لئے تیار تھے۔اور صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ سے متفق تھی۔حضرت ابوبکرؓ کی خلافت برحق ہونے کے لئے اجماع کافی ہے۔'' اگرچہ آپ کی خلافت کے باب میں کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی۔(یہ بات مرجوع ہے کیونکہ آپ کو مصلی پر کھڑا کرنا مسئلہ آپ سے پوچھنے کا ایک خاتون کو حکم دینا اور ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر -- فرمانا (کہ خدا اور مومنین ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے) (بخاری ومسلم وغیرہ) نص صریح ہی ہے۔--)
جیسے کہ جمہور علماء کا قول ہے مگر اجماع صحابہ نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے۔کیونکہ اجماع کی حقانیت کا مدلول قطعی ہوتا ہے۔اور نصوص کا مدلول ظنی ہوتا ہے اس کے باوجود ہمارا یہ بھی دعویٰ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر نصوص بھی وارد ہیں۔جیسا کہ محققین محدثین اور مفسرین نے لکھا ہے۔

حضرت امیر معاویہ کو رضی اللہ عنہ کہنا قرآنی حکم ہے۔ "سخت دلیری اور بے باکی کہنا" قرآن کے برخلاف ہے۔ جو اسی صفحہ پر لکھا ہے۔ آخری چار لائنیں ملاحظہ فرمائیں۔

"حضرت امیر معاویہؓ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے بھائی اور مشہور صحابی ہیں۔ صحابہ کے لئے قرآن میں ارشاد ہے۔

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ☆ (پارہ 28 رکوع 3 سورۃ مجادلہ کی آخری آیت)

(ترجمہ) (صحابہ کرام) وہی تو ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے (روح ایمان) سے ان کی تائید فرمائی ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اس سے راضی ہو گئے وہی خدا کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ خدا کا گروہ وہی تو (پوری پوری) فلاح پانے والے ہیں۔ (ترجمہ مقبول)

صحابہ کرامؓ پر تنقید جائز نہیں

اعتراض: 27- معاویہؓ کی جبری حکومت تھی۔ معاویہؓ نے زبردستی تشدد سے یزید کی بیعت لی۔

(تہذیب و تمدن اسلامی حصہ سوم از رشید اختر ندوی)

الجواب: یہ ایک غیر عالم مورخ کی اپنی تعبیر ہے ہم علماء متکلمین، محدثین اور فقہاء کی محتاط تعبیر کے مقلد ہیں۔ حکومت ہر دور میں شعبہ ہی ایسا ہے کہ جب اکثریت متفق ہو جائے تو نہ پسند کرنے والی اقلیت کو بھی نرم و گرم کچھ کہنا سننا منوانا پڑتا ہے۔ تاکہ حکومت مستحکم ہو اختلاف و انتشار اور بدامنی در نہ آنے پائے۔ صحیح مرفوع احادیث ہیں "کہ جب ایک شخص حاکم بن جائے لوگ مان لیں تو پھر جو نیا دعویٰ حکومت کرے اسے قتل کر دو۔ خواہ کوئی بھی ہو" (مسلم وغیرہ) اس لئے بغاوت جرم اور اس پر سختی جائز ہے۔ اس کا فائدہ جب حضرت علیؓ کو ہم نے دیا اگرچہ اختلاف و اجتہاد کرنے والے وہ طالبان قصاص تھے۔ مدعی خلافت نہ تھے۔ سمجھانے کا کوئی نرم طریقہ بھی آزمایا جا سکتا تھا مگر حضرت علیؓ کا اپنا اجتہاد تھا۔ ان کو باغی جان کر ہی یہ سخت اقدام کیا اور فقہاء نے اس سے احکام مستنبط کئے۔ مگر اس سے ان کا شرعی باغی اور مجرم عند اللہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہماری اس کتاب کا یہی نصب العین اور مطمح نظر ہے۔ اور محتاط مسلک اہل سنت کی ترجمانی ہے۔ اس عکسی صفحہ (1006 تحقیقی دستاویز) کی آخری لائنیں ہماری تائید کرتی ہیں۔

"انہوں (بنو عباس و کذا بنو امیہ) نے اپنی حکومت جن بنیادوں پر استوار کی تھی۔ ان کے ہوتے ہوئے اس قسم کا تشدد برتنے کی کوئی خاص ضرورت پیش نہیں آئی۔ ان کے حاشیہ نشین اور قریبی امراء و سلاطین نے اپنی ذاتی فلاح و بہبود کی خاطر ہمیشہ ان کے احکام پر سر جھکایا...... الخ"

اسی پر حضرت امیر معاویہؓ کی گورنری 20 سال اور خلافت وملوکیت 20 سال کا موازنہ کیجئے۔
جب تمام علماء دین اور مورخین کا اتفاق ہے کہ 20 سال گورنری میں حضرت امیر معاویہؓ سے کسی عام خاص، بنوہاشم وعام رعایا کسی کو کوئی شکایت نہ تھی۔ تو پھر اختلاف وحادثات کے بعد جب 20 سالہ حکومت ملی تو اس میں کیا مزاج بدل گیا تھا کہ رعایا پر جبر و تشدد کریں۔ حق تلفی کریں۔ حق گو زبانوں پر پابندی لگادیں۔۔ یا خلاف شرع امور کے مرتکب ہوں۔ حالانکہ اب تو خلافت کا زمانہ بوجہ پڑنے پر نرم مزاجی ہی فطرت بن گئی تھی۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے سوال کا یہی جواب دیا تھا "چونکہ میں نرم تھا۔ تو یہ میرا وزیر مشیر سخت تھا۔ جب بوجہ خلافت اس پر پڑے گا تو خود بخود نرم ہوجائے گا (سیرت ابوبکر صدیقؓ) تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عمرؓ کی ہی حضرت امیر معاویہؓ نے پالیسی اپنائی۔ نرم مزاج اور معتدل و مستحکم نظام کے ساتھ 20 سال حکومت کی۔ اس دور کے کسی حاشیہ نشین، قریبی امراء، افسران رعایا کے معزز افراد کی تاریخ سے کوئی تختی ناروا سلوک، جبر وتشدد کی کوئی مثال تو نقل کر کے دکھائیں۔ ہاں عراق وغیرہ علاقہ جات جب حضرت علیؓ کی وفات اور صلح امام حسنؓ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کی قلمرو اسلام میں داخل ہوگئے۔ تو انہی 10% فسادی پروپیگنڈہ باز پارٹی نے جھوٹی افواہوں سے آپ کی کردار کشی شروع کردی۔ جیسے حضرت عثمانؓ اور ان کے گورنروں کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے شر وفساد کی تخم ریزی کی تھی۔ اور وہی مسلسل ایک فرقہ کا مذہب ہے۔ جھوٹی بنوعباس کے دور کی ساختہ پرداختہ تاریخ پران کا ید طولیٰ ہے۔ اور ہمارے سادہ لوح صوفی مزاج جعلی تاریخ سے ناواقف مصنفین حادثہ صفین کے دور کے یا دوسری تیسری صدی کے تاریخی ملغوبہ سے نکال کر کچھ مطاعن لکھ دیتے ہیں۔ جو ہرگز قابل قبول اور قابل جواب نہیں۔ میرے جیسے تاریخ کے طالب کا۔ آج بھی بڑے بڑے قلمکاروں اور تاریخ کے شہسواروں سے مطالبہ ہے " کہ 20 سالہ دور امارت میں اور 20 سالہ دور خلافت و بادشاہت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کے برابر صحیح واقعات ثابت کر دکھائیں جو واقعی قرآن وسنت کے خلاف ہوں اور سیاسی اختلافی شخصیتوں کا ان میں دخل نہ ہو " جب ایسا ناممکن ہے تو یہ صرف سبائیوں کی ہر دور میں ہفوات ہیں۔ جعلی کتابیں خود انہوں نے بھر رکھی ہیں جو قابل جواب نہیں سیاسی اختلافات ہر دور میں ہوتے ہیں۔ ان پر نرم وگرم تنقید بھی ہوتی ہے۔ مگر ان کے مرجانے کے بعد وہ ھباء منثورا ہوجاتی ہے۔ حضرت علیؓ کا دور حکومت اور اس سے پہلے یا بعد اموی دور حکومت پر مثبت منفی بہت سی آراہیں جو خارجی رافضی قسم کے لوگوں نے ہر دور میں ناقدانہ کیں۔ مسلمانوں نے قرآن وسنت کی تائید وتعلیم کے مطابق اس تنقید وغیبت کو گناہ سمجھا اور صحابہ واہل بیت کا ذکر خیر اور اعمال صالحہ کے ساتھ نام لینا واجب قرار دیا۔ اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اس کا فائدہ حضور ﷺ کے دو دامادوں، چچازاد بھائی علیؓ اور پھوپھی زاد بہن اروی بنت بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عثمانؓ (حضورؐ کے بھانجے) کو پہنچایا۔ تو آپ کے برادر نسبتی حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی کو بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔ جیسے حضرت علیؓ کی سیاست پر ہم خارجی مروانی کو تنقید نہیں کرنے دیتے تو تمام خلفاء راشدینؓ اور اموی نیک خلفاء اسلام پر بھی کسی رافضی سبائی کو تنقید نہیں کرنے دیتے۔

اعتراض: 28- امیر معاویہؓ نے حکومت جبراً حاصل کی تھی۔ (مسلمانوں کا عروج وزوال)

الجواب: یہ ایک بزرگ صحیح عالم دین کی اپنی تعبیر ہے۔ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا جب حضرت امام حسنؓ اور آپ کے لشکر سمیت عراقی لوگوں نے بھی بیعت کر لی اور وہ سال باتفاق تاریخ عام الجماعۃ کہلایا تو پہلی جبری باتیں کافور ہو گئیں۔ ہمارے محبوب حضرت مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایم اے پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی و ایڈیٹر ماھنامہ برھان دہلی مرحوم کے ورثاء اور معتقدین اپنے محبوب علامہ ابن کثیر" مفسر قرآن کا یہ بیان غور سے پڑھیں۔

''امام حسنؓ کی صلح کے بعد حضرت امیر معاویہؓ پر کلمہ اسلام کا اتفاق ہو گیا۔ ربیع الاول ۴۱ھ میں تمام رعایا ان کی بیعت پر متفق ہو گئی اور تا سن وفات (رجب ۶۰ھ) آپ ہی مستقل خلیفہ اسلام رہے۔ اور 20 سال مدت خلافت میں دشمن کے شہروں میں جہاد قائم رہا اللہ کا کلمہ سربلند رہا زمین کے چاروں طرف مال غنائم آتے تھے۔ سب مسلمان آپ کے ساتھ اور عہد حکومت میں بڑے آرام، انصاف باہم درگذر اور انصاف کر دینے کے ماحول میں پرورش پاتے رہے (البدایہ جلد 8 صفحہ 119 طبع بیروت)

اعتراض: 29- ولدزنا کو بھائی بنانے اور یزید کی بیعت پر بحث آگے آرہی ہے۔

اعتراض: 30- دور حکومت ظلم واستبداد کا تھا۔ (ہدیہ مجیدیہ)

الجواب: پوری عبارت پڑھنے سے مسئلہ قابل اعتراض معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ خلافت علی منہاج النبوت اور بعد کی خلافت میں فرق بتانا مقصود ہے۔ اور امام حسنؓ اس کو سنبھال نہ سکتے تھے۔ کہ پھر منصب امامۃ کے خلاف کتنے غلط کام کرنے پڑیں گے۔

''حضرت امام نے جانا تھا کہ زمانہ خلافت کا گذر چکا اور کٹ کھنی بادشاہت اور دورہ ظلم و بیداد کا آپہنچا اگر میں اس ریاست کا کام اپنے ذمے رکھوں گا تو تقدیر الٰہی میں تو ہے نہیں منتظم نہ ہو گی۔ فتنے اور فساد، غصب اور عناد درمیان میں پیدا ہوں گے۔ اور جو مصلحتیں کہ امامت میں ملحوظ ومنظور ہوتی ہیں بالکل فوت ہو جائیں گی۔ ناچار اس وقت کی ریاست سے کنارہ کیا اور معاویہ کو حکم سپرد کر دیا۔ کہ اس وقت کی ریاست کے لائق تھے۔ اور یہ صلح وسپردگی سبب قلت وذلت کے واقع نہیں ہوئی کیونکہ (امام کے ساتھ بھی فوج کثیر تھی الخ''

(ہدیہ مجیدیہ صفحہ 361)

یہ حضرت امام حسنؓ کی تقریر بیعت وصلح کرنے اور حکومت نہ سنبھالنے کی وجہ بتا رہی ہے'' کہ تیس سال خلافت رہے گی'' کی مخدوش حدیث کے تحت اب بادشاہت ہو گی۔ بادشاہت میں نظم ونسق سنبھالنے کے لئے کچھ ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو میری شان امامت کے لائق نہ ہوں گے۔ اگر وہ نہ کئے تو فتنے فساد غصب عناد ظاہر ہوں گے۔ یعنی لوگ باغی ہو جائیں گے۔ ان کو کچلنے کے لئے پھر تصادم اور قتل وغارت کرنی پڑے گی اور امامت کی مصلحت بالکل فوت ہو جائے گی لہذا حضرت معاویہؓ کے سپرد کرتا ہوں

کہ وہ اس کا اہل بھی ہے۔ بادشاہی طاقت اور حاکمانہ رعب سے ملک کو سنبھالے گا۔ فتنہ فساد کے بجائے امن وامان کا دور ہوگا۔
اس تقریر نے تو مولا علی کا یہ فرمان سچ کر دکھایا کہ حالات کے بگاڑ کی وجہ سے آپ خلافت نہ چاہتے تھے۔ چاہنے والوں سے فرمایا
انا لکم وزیر ا خیر منی من ان اکون امیرا (نہج البلاغہ) کہ میں تمہارا وزیر بن کر رہوں گا اس سے بہتر ہے کہ امیر بنوں
اس میں قاتلین عثمان کے بگاڑ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کوئی اور حاکم بن کران کو کنٹرول کر لے۔ اور میں اس کا وزیر و مشیر بن کر
رہوں۔ جیسے پہلے خلفاء ثلاثہ کا بنا رہا۔ اور حالات ان کے مناسب اور کنٹرول میں رہے۔ کہیں فتنہ رونما نہیں ہوا۔ اور یہ آپ کے
فرمان کی صداقت دنیا نے دیکھ لی کہ پھر بہت زیادہ فسادات درپیش آئے۔ اور امت سیاسی مذہبی کئی گروپوں میں بٹ گئی۔ تو اب
امام حسنؓ بھی یہی فرما رہے ہیں کہ ان حالات کو کنٹرول کرنے کی کلمہ واحدہ پر سب کو جمع کرنے کی جس بارعب سخت اقدام کرنے
والی طاقت کی ضرورت ہے وہ بادشاہت ہے۔ جو میرے شایان شان نہیں لہذا حضرت معاویہؓ کو اپنی جگہ امن عامہ، مسلمانوں کا
خون بچانے اور وحدت امت کے لئے خود مقرر کر دوں۔ اور خود ان فتنوں، تصادم کے خطروں اور شر و فساد سے بچ جاؤں تو بہت
بہتر ہے۔ اپنے باپ والی اس رائے پر امام حسنؓ نے عمل کیا۔ اپنے لشکر کی بات نہ مانی۔ جو سبائی تھے۔ اور حضرت علیؓ سے اپنی بات
منوائی تھی۔ مسلمانوں کی خونریزی پر خوش رہتے تھے۔ خدا کا حکم اصلحوا بین اخویکم امام حسنؓ نے مانا۔ اور مسلمانوں کی
جان اور ان کا دین وایمان بچالیا۔ پھر سونپی ہوئی اس پر امن بارعب اور طاقتور حکومت نے دنیا کی تاریخ ہی بدل ڈالی۔ زور
اسلامی حکومت نے آدھی معلوم دنیا کو کنٹرول کر لیا۔ دین اسلام چار سو عالم پھیل گیا۔ آج پونے 1400 سال بعد بھی انہی 50
ممالک پر وہی مسلمانوں کی حکمرانی ہے۔ جو حضرت امیر معاویہؓ دے گئے ہیں۔

قارئین کرام! ایمان سے کہئے کہ اب شیعہ کی حضرت امام حسنؓ پر اس تہمت کو سچا کہیں "کہ ظلم واستبداد کے لئے حکومت معاویہ کو دی" یا "مسلمانوں کے امن وامان اور ترقیات اسلام" کے حسنی جذبہ کو اور اسلام کے پرامن شہزادہ و نواسہ نبوی کو سلام پیش کریں؟ آپ فیصلہ وحدت امت کے جذبہ سے کیجئے۔ تفریق بین المسلمین والی قاتلان امام حسینؓ کی بات چھوڑیئے

موجودہ دور کے حالات کے مطابق بھی سوچئے کہ ہم علماء ہیں۔ الحمد للہ اہل بیت اور خلفاء راشدین کے تابعدار ہیں۔
کسی جرائم پیشہ ضلع و صوبہ میں ہم میں سے سب سے نیک صوفی کو ایس پی یا تھانیدار بنایا جائے۔ وہ مجرموں پر بارعب آفت لائے گا۔ یا ہم سے کم نیک مگر باشرع طاقتور سرداروں کو گرفتار کرائے گا؟ خود حضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ جیسے عمدہ صالحین صحابہ کو تو عہدے نہ دیئے مگر مکہ فتح ہونے پر اموی نوجوان مسلمانوں کو دے دیئے۔ اس میں یہی حالات کو کنٹرول کر سکنے کا راز پنہاں تھا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کو بادشاہت اسی جذبہ سے مانئے کہ آپ نے دنیا کے مفسد ترین مجوسی یہودی سبائی گروہ کو کنٹرول کیا۔ جن کو پہلے دو خلیفہ راشد کنٹرول نہ کر سکے تھے۔ دنیا کا اصول ہے کہ زیادہ نفع کے لئے کچھ نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آج بھی کوئی بہادر بارعب مومن صدر وزیر اعظم یہ اموی پالیسی اپنائیں کہیں سیاسی

مذہبی تفریق ہوگی نہ ہم امریکہ کے غلام رہیں گے

اعتراض: 31- معاویہؓ نے سنت بدایجاد کی۔ اور رشوت کے ذریعے بیعت لی۔ (امامت عظمیٰ از سید رشید رضا مصری)

اعتراض: 32- یزید کو نامزد کیا۔

اعتراض: 33- زیاد بن ابیہ کو اپنا نائب بنایا۔ (کلیات شبلی مومن کے ماہ و سال)

الجواب: قرآن مجید نے بار بار فرمایا ہے ''کہ صحابہ اللہ کی رضا کے لئے اچھے عمل کرتے ہیں'' جب نیک نیتی کے الفاظ عام ہیں تو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے کسی عمل کو --- خواہ دوسرا اختلاف رکھے پسند نہ کرے --- محض ذاتی جذبہ اور مفاد پرستی پر محمول نہ کیا جائے گا یہ ہم اہل سنت کی تمام صحابہ کرامؓ کے متعلق حسن ظنی ہے کہ وہ نیک نیتی سے ہر کام کرتے تھے۔ والعلم عنداللہ

'' خلافت راشدہ میں سب سے پہلے حضرت امام حسنؓ باپ کے حکم کے بغیر خلیفہ چنے گئے۔ اور مسلمانوں کو ان کی صلح پر ناز ہے۔ پھر دوسرا اعلیٰ افسروں عہداروں کی رائے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے اپنے پوری شوق اور ترغیب سے بھی یزید بن معاویہ کو چنا گیا۔ اگر اہل کوفہ کی سازش --- کہ بنوامیہ کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ نہ ہوتی یا حضرت امام حسینؓ کا انقلابی اصلاحی جذبہ یہ کام نہ کراتا کہ اپنے کسی بزرگ محسن اور برادری کی بات نہ مانی خاص قربانی کے جذبہ سے سب خانوادہ کو تو ساتھ لیا مگر ہزار بھر ہاشمی نوجوانوں کو دعوت بھی نہ دی۔ صرف اہل مکہ نے احتیاطاً اپنے 40 نوجوان از خود ساتھ بھیج دیئے تھے۔ اور وہ بھی شہید ہوئے شیعہ ان کا نام بھی نہیں لیتے پھر اگر کوئی یہ ضد نہ کرتے اور حضرت امام حسینؓ کی 3 شرطیں

(ا) بے وفا غدار و واپس جانے دو۔ (۲) یزید سے ملنے دو۔ (۳) آزاد سرحدوں پر لڑنے دو۔ (ہر تاریخ)

مان لیتے اور آپ صحیح سلامت واپس آجاتے تو نہ اسلام کا کچھ نقصان تھا --- آخر بعد میں شیعہ کے 9 اماموں نے یہ قربانی نہ دی تو اسلام کا نقصان نہ ہوا۔ نہ حادثہ کربلا و حرہ پیش آتا۔ نہ بیسیوں فاسق و فاجر حکمرانوں میں سے صرف ایک کے فسق و فساد پر ہی یہ حملہ ہوتا۔ ہر کسی کو غلطیوں گناہوں کا خود ذمہ دار ماننے کے باوجود ہم عقیدہ تقدیر کو بھی مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کابینہ کی پسند کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ یزید کو نامزد نہ کرتے تو بہتر تھا۔ ہم تین خلفاء راشدین کے بیٹوں کو نامزد نہ ماننے والے سنی تو اسے ناپسند کر سکتے ہیں۔ مگر امامیہ کا تو عقیدہ ہی قیصر و کسریٰ والا ہے۔ ''کہ باپ کے بعد بڑا بیٹا ہی امام و خلیفہ نامزد ہوتا ہے'' تو یہ امریکی مفاد کی جنگ ہمیں خود اپنے پاکستان میں لڑنی پڑی ہے۔

ہم پہلے تاریخ اسلام کے سردار علامہ ابن خلدون کا فیصلہ سناتے ہیں۔ پھر اسلامی شرعی عدالت اسلام آباد کے سابق چیف جسٹس علامہ محمد تقی عثمانی بن مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع'' آف کراچی کی رائے پیش کریں گے۔

علامہ ابن خلدون کی رائے

حضرت امیر معاویہؓ کے دل میں دوسروں کو چھوڑ کر اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد بنانے کا جو داعیہ پیدا ہوا اس کی وجہ امت کے اتحاد و اتفاق کی مصلحت تھی۔ بنو امیہ کے اہل حل وعقد اس پر متفق ہو گئے تھے۔ کیونکہ وہ اس وقت اپنے علاوہ کسی اور پر راضی نہ ہوتے اور اس وقت قریش کی سربرآوردہ جماعت وہی تھی۔ اور اہل ملت کی اکثریت ان ہی میں سے تھی۔ اس لئے حضرت امیر معاویہؓ نے اس کو ترجیح دی اور افضل سے غیر افضل کی طرف رجوع کیا......... حضرت امیر معاویہؓ کی عدالت اور صحابیت اس کے سوا کچھ اور گمان کرنے سے مانع ہے۔ (ابن خلدون مقدمہ صفحہ 377 باب 3 فصل 30 طبع بیروت)

قاضی ابو بکر بن العربی العواصم من القواصم صفحہ 211 میں فرماتے ہیں بلاشبہ افضل یہ تھا کہ حضرت امیر معاویہؓ خلافت کے معاملے کو شوریٰ کے سپرد کر دیتے۔ اور اپنے کسی رشتہ دار اور خاص طور پر بیٹے کے لئے اس کو مخصوص نہ کرتے اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جو مشورہ دیا تھا ولی عہد بنانے یا نہ بنانے میں اسی پر عمل کرتے لیکن انہوں نے افضل کام کو چھوڑ دیا ''

مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں

'' کیا حضرت امیر معاویہؓ یزید کو خلافت کا اہل سمجھتے تھے '' واقعہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ پوری دیانتداری اور نیک نیتی کے ساتھ یہ سمجھتے تھے کہ یزید خلافت کا اہل ہے۔ متعدد تواریخ میں منقول ہے '' کہ حضرت عثمانؓ کے صاحبزادے حضرت سعید بن عثمان نے آکر حضرت امیر معاویہؓ سے شکایت کی کہ آپ نے یزید کو ولی عہد بنا دیا ہے۔ حالانکہ میرا باپ اس کے باپ سے میری ماں اس کی ماں سے اور خود میں اس سے افضل ہوں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم تمہارے والد مجھ سے افضل اور آنحضرت ﷺ کے زیادہ قریب تھے۔ تمہاری ماں بھی یزید کی ماں سے افضل ہے۔ لیکن جہاں تک یزید کا تعلق ہے اگر سارا میدان تم جیسوں سے بھر جائے تو بھی یزید تم سے بہتر اور زیادہ محبوب ہوگا'' حضرت امیر معاویہؓ کے یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ وہ ذاتی برتری کی بنا پر یزید کو افضل نہیں سمجھ رہے تھے۔ بلکہ ان کی دیانتدارانہ رائے یہی تھی''

(حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق صفحہ 92 طبع ادارۃ المعارف کراچی)

بظاہر یزید فاسق نہ تھا۔ یہ باتیں بعد میں مورخوں نے حادثہ کربلا اس کے عہد میں سن کر حضور ﷺ کے نواسہ سے محبت کی بنا پر اپنی رائے سے قائم کیں۔ مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں

''جس وقت یزید کو ولی عہد بنایا جا رہا تھا اس وقت حادثہ کربلا واقع نہیں ہوا تھا۔ اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یزید کی حکومت میں حضرت حسینؓ کے ساتھ (ابن زیاد اور کوفی مومنوں کی طرف سے) ایسا ظالمانہ سلوک کیا جائے گا۔ اس وقت یزید کی شہرت جھوٹوں میں بھی اس حیثیت سے نہ تھی۔ جس حیثیت سے آج ہے۔ اس وقت تو وہ ایک صحابی اور خلیفہ وقت کا صاحبزادہ تھا

اس کے ظاہری حالات صوم وصلاۃ کی پابندی اس کی دنیوی نجابت اور اس کی انتظامی صلاحیت کی بنا پر یہ رائے قائم کرنے کی پوری گنجائش تھی کہ وہ خلافت کا اہل ہے۔ اور یہ صرف حضرت امیر معاویہؓ کی ذاتی رائے نہ تھی بلکہ بہت سے صحابہ اور تابعین (حضرت ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہ پسر علی) جیسے لوگ یہ رائے رکھتے تھے۔

(البلاذری انساب الاشراف بحوالہ حضرت معاویہؓ و تاریخی حقائق صفحہ 96)

حضرت معاویہؓ نے کسی کو بیعت یزید پر مجبور نہ کیا۔ ابن اثیر کی بلا سند صرف ایک روایت غلط ہے۔ شیعہ مورخ یعقوبی لکھتے ہیں۔

وحج معاویة تلک السنة لتالف القوم ولم یکرھھم علی البیعة (تاریخ الیعقوبی جلد 2 صفحہ 229 طبع بیروت)

اس سال ۶۰ ھ حضرت امیر معاویہؓ نے حج کیا لوگوں کے دل موہ لئے کسی کو بیعت یزید پر مجبور نہ کیا۔

رشوت دینے کی تہمت بھی غلط ہے۔ رشوت چھوٹا اور کمزور طاقتور افسر کو اپنا کام نکالنے کے لئے دیتا ہے۔ امیر المومنین اور بڑا طاقتور لوگوں کو رشوت دے کہ میرے بیٹے کی بیعت کرو عقلاً بھی غلط ہے۔ آج کا Candidate بھی اسے ذلت جانتا ہے۔

رہا یہ کہ زیاد بن ابیہ کو اپنا نائب بنایا۔ اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

جو تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی ۔۔۔ وہ تیرگی جو میرے نامہ اعمال میں ہے

ہم نے شیعہ کی ایک معتبر کتاب میں دیکھا اور آج بھی شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ زیاد بن ابیہ صلح امام حسنؓ تک خاص شیعہ علی تھا۔ پونے پانچ سال ایران فتنہ ایمان کا گورنر تھا۔ ایسا بارعب منتظم تھا کہ ایرانیوں کو متحد ایک قوم بنائے رکھا۔ نہ ان کو خارجی رافضی ناصبی فتنوں میں بٹنے دیا۔ نہ کسی کو مسلم کشی کے لئے عراق و شام آنے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو خط لکھا کرتا تھا "کہ علی کی بیعت کیوں نہیں کرتے مہاجرین وانصار نے کرلی ہے۔ اور وہ لاکھ بھر صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ نمائندے ہیں۔ (تاریخ طبری وغیرہ)

ماشاء اللہ حضرت علیؓ کی بیعت وحکومت منوانے کے لئے تو ان لاکھ بھر صحابہ کی تعریف ہورہی ہے۔ مگر یہی لاکھ بھر صحابہ اور ان کے نمائندے حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ کی خلافتوں پر بیعت کرتے متحد ہوتے کنارے سے جنگیں لڑتے ہیں۔ تو آج ایران وعراق کا رافضی ان کو بے ایمان مرتد اور منافق کہتا ہے۔ اس خودغرضی بے اصولی اور جماعت رسول سے دشمنی کی مثال کسی قوم میں مل سکتی ہے؟

حضرت امیر معاویہؓ نے زمانہ جاہلیت میں اپنے والد کے اس کی ماں سمیہ سے نکاح پر جب شرعی گواہ اور شہادتیں معلوم کر کے اسے اپنا بھائی کہہ دیا اور اپنے ساتھ ملا کر کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ شیعہ علی تھا۔ اب شیعہ عثمان ومعاویہ بن گیا۔ (سیاست بدل لی) زیاد اپنی قوم کے مفسدوں سے آگاہ تھا۔ ان کو در طہ اطاعت میں اپنی انتظامی امور سے پابند کیا۔ تو انہوں نے اب اسے حرامی کہنا شروع کر دیا۔ اور آج تک زیاد بن ابیہ لکھتے آرہے ہیں۔ سوال یہ ہے حضرت علیؓ جیسے معصوم امام نے اس حرامی کی خدمات کیوں لیں۔ گورنر ایران کیوں بنائے رکھا۔ کیا کوئی شیعہ اس کا جواب دے سکتا ہے؟

اعتراض : 34- معاویہ اور اس کی جماعت سنت رسول کے دشمن تھے۔(اسد الغابہ ترجمہ ہاشم بن عتبہ)

الجواب : اسد الغابہ جلد 5 عربی عکسی صفحہ 277 ہمارے سامنے ہے۔اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے البتہ پورا صفحہ اور پھر اردو نسخہ جو ہمارے پاس ہے۔اس کا ایک ایک جملہ شیعہ عقیدہ و مذہب کا خاتمہ کر دیتا ہے۔جو فتوحات مسلمین پر جلتے اور ایرانی مجوسیوں اور روم کے عیسائیوں کو خوش کرتے ہیں۔چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(1) یہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کا ترجمہ ہے۔جو مشہور فاتح ایران بحکم امیر المومنین حضرت عمرؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھتیجے تھے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔فتح قادسیہ ایران کے بعد کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ان کا شمار بہادروں اور فضلاء میں ہوتا تھا۔جنگ یرموک--- جو قیصر روم کی فتح کے لئے شام میں لڑی گئی--- میں ان کی ایک آنکھ شہید ہو گئی تھی۔جلولا کی جنگ میں شریک تھے۔جس میں ایرانیوں کی شکست فاش ہوئی تھی۔اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے۔کیونکہ اس میں مال غنیمت اٹھارہ کروڑ کی مالیت سے بھی زیادہ تھا۔معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔فوج کا علم ان کے پاس تھا۔اور پیادہ فوج کے کمانڈر تھے۔اسی میں شہید ہوئے۔حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ (عمر درازی میں آخری صحابی) نے ان کے حق میں یہ شعر پڑھا ہے

یا هاشم الخير جزيت السنة　　　قاتلت فی الله عدو السنة

" اے اچھے ہاشم تجھے اللہ اس کے بدلے جنت دے تم خدا کے لئے سنت کے دشمن سے لڑے ہو۔"

معرکہ صفین ۳۷ھ میں ہوا

(2) اسی ہاشم بن ابی عتبہ نے حضور ﷺ سے سن کر یہ فرمان نبوی لوگوں کو سنایا "کہ مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کر لیں گے نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔(اسد الغابہ جلد 9 صفحہ 92 اردو) صفین میں شہادت پانے کی وجہ سے اس کو مومن بنا کر شیعہ نے پیش کر دیا۔واقعی وہ حضرت علیؓ کی حمایت کو سنت جانتے تھے۔مخالف کو دشمن۔کاش شیعہ بھی ان کی حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی اپنے اپنے دور میں حمایت کو سنت نبوی جانتے۔اور منکر خلفاء ثلاثہ کو دشمن رسول جانتے۔تو سنی شیعہ اتحاد ہو جاتا۔

اعتراض : 35- یہی شعر لعل شاہ نے مقاتلات صحابہ صفحہ 17 میں پیش کیا۔اس کا جواب ہو گیا۔

اعتراض : 36- الملل والنحل عبد الکریم شہرستانی سے امام ابوالحسن اشعری کی روایت پیش کی ہے۔"کہ آپ نے فرمایا ہم معاویہؓ اور عمرو بن العاص کے حق میں یہ نہیں کہتے کہ انہوں نے امام حق پر چڑھائی کی۔(یہ تو واقعہ کے خلاف ہے) ہاں حضرت علیؓ نے ان سے مقاتلہ اہل بغی والا کیا۔کیونکہ حضرت علیؓ تمام حالات میں حق پر تھے۔ حق ان کے ساتھ گھومتا تھا" یہ اہل سنت کا عقیدہ پیش کیا ہے۔جو ہمارے خلاف نہیں ہے۔

اعتراض : 37- معاویہ نے بغض علی سے سنت کو ترک کر دیا۔(سنن نسائی میں سعید بن جبیر کا تاثر)

الجواب: اصل روایت نسائی میں دیکھی ہے۔ یہ ایک تابعی کا اپنا تاثر ہے۔ ورنہ معاویہؓ کا حکم نہیں کہ سنت چھوڑ دو۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے ساتھ میدان عرفات میں تھا تو فرمایا کیا بات ہے میں لوگوں سے تلبیہ اونچا نہیں سن رہا۔ میں نے کہا معاویہؓ سے ڈرتے ہیں۔ تو ابن عباسؓ اپنے خیمے سے نکل آئے تو بلند آواز سے لبیک اللھم لبیک پڑھنے لگے۔ کہ لوگوں نے بغض علیؓ کی وجہ سے سنت چھوڑ دی۔ (جلد 2 صفحہ 44، التلبیہ بعرفۃ)

یہ بغض علیؓ سے سنت چھوڑنا ایک تاثر ہے۔ جو دوسرے کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ پر الزام تب درست ہو کہ اس نے یہ کہا ہو کیونکہ یہ اونچا بھی پڑھا جاتا ہے۔ کم آواز سے بھی کہ دوسرا نہ سن سکے۔ اب ایک بزرگ نے عام آواز سے نہ سنا۔ دوسرے نے تاثر دیا کہ وہ معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ اس سے بھی حضرت امیر معاویہؓ سے اختلاف رکھنے والوں کی فضا معلوم ہوتی ہے۔ کیا ان کو خدا و رسول نے حکم دیا۔ کہ ایسا کرو۔ جب ان کو خدا و رسول کا حکم نہیں کہ ایسا کرو تو عوام کو بھی تلبیہ نہ پڑھنے کا حضرت امیر معاویہؓ نے حکم نہ دیا تھا۔ بس ایک تاثر ہے۔ جو دوسرے کے خلاف حجت نہیں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "حکومت اسلامیہ کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی۔ پھر خلافت اور رحمت ہوگی۔ پھر بادشاہی اور رحمت ہوگی۔ پھر امارت اور رحمت ہوگی۔ پھر لوگ حمیر کی طرح اسے کاٹ کھانے کو دوڑیں گے۔

ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔ (تطہیر الجنان حاشیہ بر صواعق محرقہ صفحہ 31)

تو پھر یہ تیسرے نمبر پر رحمت اور بادشاہت کا ذکر حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر صادق آتا ہے۔ وہ سنت ترک نہیں کرواتے حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت واقعی مسلمانوں پر رحمت تھی اس کے لئے آپ مولانا تقی عثمانی صاحب کی کتاب حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق، مولانا محمد نافع کی سیرت حضرت معاویہؓ، مولانا عبدالعزیز فرہاروی کی الناھیہ لمن ذم معاویہ، مولانا مہر محمد کی عدالت صحابہ، پروفیسر محمود احمد ظفر کی سیرت معاویہ اور قدیم معتبر ہمایوں کے حکم سے لکھی جانے والی الصواعق المحرقہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں عشق نبوی اتباع سنت اور فرمان رسول کے سامنے سرخم ہونے کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) بصرہ کے اس شخص کے متعلق حضرت امیر معاویہؓ کو معلوم ہوا کہ اس کی شکل حضور ﷺ کے مشابہ ہے۔ اسے عزت سے بلایا استقبال کیا۔ پیشانی کو بوسہ دیا۔ انعامات اور خلعت سے نواز کر رخصت کیا۔ (الحبر صفحہ 47) تاریخی حقائق صفحہ 257

(2) حضرت ابوالدرداء بزرگ صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نماز پڑھنے میں کسی کو حضور ﷺ کے اتنا مشابہ نہیں پایا جتنا کہ حضرت امیر معاویہؓ آپ کے مشابہ تھے۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357)

(3) عیسائیوں سے جنگی معاہدہ ختم ہونے کو تھا آپ نے لشکر پہلے سے وہاں جمع کر لیا۔ تاکہ مدت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیا جائے ایسا ہی ہوا۔ اسلامی لشکر نے کفار کا علاقہ کافی فتح کر لیا۔ اتنے میں ایک صحابی عمرو بن عبسہؓ آگئے۔ حضور ﷺ کا فرمان بیان فرمایا امیر المومنین! وفاء لا غدر کہ مومن کا شیوہ وفا ہے۔ غدر نہیں۔ مدت سے۔ پہلے لشکر کو تیار کر کے لانا بھی غدر ہے۔ تو

فرمان رسول سنتے ہی حضرت امیر معاویہؓ نے فوج واپس بلا لی۔ بہت سا مفتوحہ علاقہ واپس کر دیا۔ اتباع رسول کی ایسی مثال کسی اور بادشاہ کی لائیے؟

(4) حضرت ابو مریم ازدی نے آ کر فرمان رسول سنایا کہ حاکم مسلمانوں سے چھپا نہ رہے۔ تو آپ نے فوراً حکم دیا کہ دربان پر ایک آدمی مقرر ہو جو حاجت مند کی حاجت مجھ تک پہنچا دے۔ پوری کروں گا۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126)

اس لئے کسی بزرگ کا یہ تاثر کہ حضرت امیر معاویہؓ نے تلبیہ حاجیوں سے بند کرا دیا تھا۔ خلاف واقعہ اور نا قابل تسلیم ہے۔

اعتراض: 38- معاویہ نے حد سرقہ کو ترک کیا۔ الاحکام السلطانیہ (للماوردی المتوفی ۴۵۰ھ)

الجواب: اس پر کسی کتاب سے کوئی نقد و جرح کی بات نہیں ملی۔ بس اس عکسی صفحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری چور نے بڑی لجاجت سے اشعار پڑھ کر معافی کی درخواست کی۔ مگر آپ نے منظور نہ کی اور فرمایا

کیف اصنع بک وقد قطعت اصحابک۔ تیرے ساتھ کیا کروں تیرے ساتھی چوروں کے تو ہاتھ کاٹ چکا ہوں۔ اب سارق کی ماں کھڑی ہوگئی اور کہا آپ اسے ان گناہوں میں شامل کر لیں جن سے آپ اپنے اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے اسے چھوڑ دیا" یہ پہلی حد اسلام میں چھوڑی گئی۔

اس شخص کا واقعہ اور معاف کرانے پر اصرار اس صحابی کی طرح ہے جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا۔ تو آپ نے کفارہ میں ساٹھ روزے رکھنے بتائے اس نے کہا۔ ایک نہیں پورا کر سکا تو ساٹھ کیسے رکھوں گا۔ آپ نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا وہ بولا بہت غریب ہوں اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپ نے حاضرین صحابہ سے کفارہ کی رقم جمع کرائی۔ اور ھبہ کر دی۔ کہ اسے غریبوں میں بانٹ دے تو پھر وہ بولا سب محلے والوں سے زیادہ غریب میں ہوں۔ تو آپ نے فرمایا اچھا گھر لے جا۔ مگر تیرے سوا یہ رعایت کسی اور کو نہ ملے گی" (الحدیث کتب اہل سنت) شاید شیعہ کتابوں میں بھی یہ واقعہ ہو۔

گو حضرت امیر معاویہؓ نبی نہ تھے۔ کہ سب کام من جانب اللہ اجازت سے سمجھے جائیں۔ مگر بیٹے کی بار بار لجاجت اور پھر ماں کی درخواست معافی نے آپ کو مجبور کر دیا۔ کہ اس ایک شخص کو معاف کر دیں۔ اگر یہ اضطرار ہے تو فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ کی مد میں آئے گا۔ اور اگر گنہگار پر ترس کھا کر معاف کرنا ہے جیسے آج بھی کوئی افسر یا حاکم جج معاف کرتا رہتا ہے یہی چور کی ماں کا مطالبہ تھا۔ تو ہم بھی کہہ دیں اے اللہ معاویہ کو معاف فرما دے آپ تو غفور رحیم ہیں۔

میں نے چوکیرہ لائبریری میں ضخیم کتاب شیعہ بحار الانوار جز ہشتم میں پڑھا ہے کہ اگر نائب امام کسی مجرم کو معاف کر دے تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ نائب امام کو یہ حق ہے تو صحابی رسول مجبور ہو کر مجرم کو معاف کر دے تو وہ بھی قابل موخذاہ نہیں ہے۔

امام خمینی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 460 کتاب الحدود میں لکھتے ہیں کہ اگر حد کے مجرم نے اقرار کے بعد توبہ کر لی تو امام کو معاف کرنے یا سزا دینے کا حق ہے۔ نائب امام کو بھی یہ اختیار ہے"

مسلمان کافر کا وارث بنے گا کچھ فقہاء کی رائے ہے

اعتراض : 39- 40- معاویہ نے خلاف سنت مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا۔
(البدایہ جلد 9 صفحہ 231، المغنی لابن قدامہ جلد 9 صفحہ 154)

الجواب : مسئلہ اختلافی ہے۔اجتہادی اختلاف میں کسی ایک پر حتمی غلطی گناہ اور جرم کا الزام نہیں لگ سکتا۔جیسے شیعہ اپنے ہر اختلافی مسئلے میں بلا دھڑک گمراہی، کفر یا گناہ کا فیصلہ لگاتے رہتے ہیں۔خود خواہ کتنے بڑے فاسق ہوں مغنی ابن لبیب حنبلی سے دونوں مسلک والوں کی فہرست پڑھیے۔

''جمہور صحابہ اور فقہاء کہتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا یہ مذہب ان صحابہ وتابعین اور علماء دین کا ہے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ (خلفاء راشدین) حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ تابعین میں سے یہی مذہب حضرت عمرو بن عثمان (بن عفان) حضرت عروہ زہری، حضرت عطاء طاؤس، حضرت حسن بصری، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ حضرت عمرو بن دینار ثوری، حضرت امام ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کا ہے۔امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور عام فقہاء کا ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے۔

(دوسرا مذهب) حضرت عمرؓ، حضرت معاذؓ، حضرت امیر معاویہؓ سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث بنایا ہے۔اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا۔یہی حضرت علیؓ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ، امام زین العابدین، سعید بن المسیبؒ، مسروق، عبداللہ بن معقل، امام شعبی، نخعی، یحیٰ بن یعمر اور اسحاق کا ہے۔جو علماء کے ہاں ثقہ نہیں ہے...........الخ

دونوں اہل مذاہب کی فہرست آپ نے دیکھ لی۔اگر شیعہ کے ہاں یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ کتابوں میں لکھ کر حضرت امیر معاویہؓ کو بد نام کریں تو براہ کرم حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کو اور اپنے چوتھے امام علی بن حسین زین العابدین پر بھی ....پڑھ دیا کریں۔شیعہ کی معتبر کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 243 باب میراث اہل الملل میں ہے ''مسلمان کسی جرم اور سزا میں (کافر رشتہ دار کی) میراث سے کیوں محروم رہے؟ اور کیوں اسلام مسلمان کے نقصان میں اضافہ کرے جب کہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اسلام بڑھاتا ہے گھٹاتا نہیں ہے۔نیز فرمایا اسلام میں نقصان کھانا اور نقصان دینا نہیں ہے۔پس اسلام مسلمان کی بھلائی بڑھاتا ہے۔نقصان نہیں بڑھاتا۔نیز آپ نے فرمایا اسلام اونچا ہوتا ہے۔نیچا نہیں ہوتا۔کفار تو مردہ ہیں۔نہ میراث روکیں گے۔نہ ہماری میراث پائیں گے'' (یعنی مسلمان کافر کی وراثت پائیں گے۔)

یہ فیصلہ نہ پہلے حضرت امیر معاویہؓ نے کیا زہری کا قول غلط ہے۔غیر متصل اور مرسل ہے۔نہ یہ تضیہ محدثہ فی الاسلام ہے۔یہ متعصب لوگوں کی منفرد رائے ہے۔اس میں صحابہ وتابعین اور فقہاء مجتہدین اور اہل بیت کے اقوال ہیں۔حضرت امیر معاویہؓ بھی ان میں شامل ہیں۔

مولانا محمد نافع صاحب نے مسلمان کو کافر کا ورثہ ملنے کی دلیل امیر یمن حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہ فیصلہ بتایا ہے۔کہ ایک یہودی

مرگیا۔اس کا بھائی مسلمان تھا۔حضرت معاذؓ نے اسے بھائی کا ورثہ دے دیا۔اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ اسلام اونچا ہے۔(کہ کافر کا ورثہ اٹھالے) اور اس سے اونچا اور کوئی نہیں۔کہ کافر اہل اسلام کے وارث بنیں" مسند امام احمد، مصنف بن ابی شیبہ بحوالہ سیرت امیر معاویہؓ جلد 2 صفحہ 303

امام شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ فیصلہ کیا تو عبداللہ بن معقل نے کہا اسلام میں اس سے زیادہ پیارا فیصلہ اور کوئی نہ ہوا جو اصحاب رسول کے بعد معاویہ نے کیا ہے۔کہ ہم کفار کے وارث ہوں گے۔وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے۔جیسے کہ ان کی (اہل کتاب یہود ونصاریٰ) عورتوں سے نکاح ہمیں حلال ہے۔اور ان کو ہماری مسلمان عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔

کتاب السنن لسعید بن منصور جلد 2 صفحہ 45 قسم اول باب لا یتوارث احل الملتین۔المصنف لابن ابی شیبہ جلد 11 صفحہ 374 یہی مسروق بن الاجدع تابعی نے کہا ہے۔(المسند دارمی صفحہ 397 طبع کانپور) بحوالہ سیرت حضرت معاویہؓ صفحہ 304

اعتراض : 41 - 42- معاویہ نے سود کھایا ہے۔وہ حلق تک جہنم میں ہے (شرح معانی الاثار للطحاوی ونکیرات الاعیان)

الجواب : اہل باطل اور جھوٹے اصحاب رسول کے دشمن مجمل بات گالی کی طرح بنا کر پھینکتے ہیں۔اور سننے والے کو بہت ہی بھڑکاتے ہیں۔مگر واقعہ ایسے نہیں ہوتا۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا   جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

امام طحاویؒ کی شرح معانی الاثار سے پوری روایت سن لیں۔

"حضرت امیر معاویہؓ نے چھ سو دینار سے ایک قلادہ (ہار) خریدا جس میں سونے کے ٹکرے، زبرجد، موتی اور یاقوت تھے۔پس حضرت عبادہ بن صامتؓ کھڑے ہو گئے جب کہ حضرت امیر معاویہؓ منبر پر چڑھے یا جب ظہر کی نماز پڑھی پس کہا خبردار معاویہ نے سود کا سودا کیا ہے۔اور سود کھایا۔خبردار وہ آگ میں ہیں۔
(شرح معانی الآثار بڑا سائز صفحہ 238 چھوٹا سائز جلد 4 صفحہ 75)

مسئلہ کی نوعیت اتنی ہے۔کہ سونا سونے کے بدلے لینا دینا اس وقت جائز ہے۔جب وزن میں برابر ہو۔اگر کم وبیش ہوا تو سود بن جائے گا۔جس کی وعید قرآن وحدیث میں کافی آئی ہے۔دینار سونے کا ہوتا ہے۔اور وہ ہار بھی سونے کا تھا۔تو حضرت عبادہ بن صامتؓ ---جو سرداران انصار خزرج میں سے کافی مشہور اور مدینہ میں حضور ﷺ کو دعوت الی المدنیہ دینے والے ہیں--- نے اتنے غصے سے اور ڈرا کر اس لئے کہا کہ یہ ہار اور چھ سو دینار تولے جانے چاہئیں۔برابر ہوں تو سودا درست ہے۔اور اگر ایک طرف سونا زیادہ ہو اور ان کو ہار دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہ چھ سو دینار کے وزن سے چھوٹا بڑا ہے۔اس لئے سود ہو گیا۔سودا واپس کرو۔ورنہ حلق تک آگ ہو گی۔یہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی صاف گوئی تھی۔اور حضرت امیر معاویہؓ کی خوش اخلاقی کہ کوئی غصہ نہ کیا۔مجمع عام میں بے عزتی برداشت کر لی۔اس سے بڑا تحمل کیا ہوگا۔اس مسئلے کی دوسری صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ

خالص سونے کی ڈلی یا دینار اور اس کے مقابل بنے ہوئے ہار زیور وغیرہ میں سونا وزن و مقدار میں برابر نہیں ہوتا۔ اس میں ہیرے، موتی، نگ، دانے وغیرہ بہت سی چیزیں ملی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں کام کشیدہ کاری، ڈیزائن سازی اور پھر ان پر محنت مزدوری وغیرہ کافی شامل ہوتی ہے۔ آج بھی اور اس وقت بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا کہ سونے کے برابر سونا میں ہار زیور لے لیا جائے۔ باقی سب چیزیں مفت مل جائیں۔ تو سارے فقہاء نے اس کی صورت جواز یہ رکھی ہے کہ خریدا ہوا ہار یا زیور کا اصل سونا اس سونے سے کم ہو جو بطور قیمت ڈلی یا دینار کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ تاکہ قیمت کا زائد سونا باقی چیزوں اور اجرت وغیرہ کا بدل بن جائے اور ایک طرف زیورات کا سونا کم ہونے سے شریعت میں سود نہ بن جائے۔ پس حضرت امیر معاویہؓ نے چھ سو دینار کے سونا سے ہار کا سونا کم جان کر سودا کر لیا۔ حضرت عبادہؓ نے دیکھتے ہی اسے برابر وزنی ہار سمجھ کر سود کا حکم لگا دیا۔ ہوئی یہ بات غلط فہمی یا جلد بازی سے مگر اسلام کے دشمن رافضی کو تو معاویہ کو جہنم پہنچانے کی سند مل گئی۔ اور شور مچاتے آ رہا ہے۔ مگر وہ یہ ہرگز نہیں دیکھتا کہ آج وہ بھی سناروں سے زیورات کا لین دین اسی اصول کی بیشی سے کرتے ہیں۔ جو حضرت امیر معاویہؓ نے کیا تھا۔ اور کیا حضرت عبادہؓ کا جلدی کا یہ فتویٰ سب کو جہنم پہنچا رہا ہے؟ مفتی بظاہر حال دیکھ کر بلا تحقیق غلط فہمی سے سخت سخت الفاظ میں فتویٰ تو دے سکتا ہے۔ اور ہم اسے گناہ گار نہیں کہیں گے۔ لیکن وہ مفتی یہ مسئلہ یا مفتیٰ علیہ شخص اس فتویٰ و مسئلہ کا واقعی حقدار بھی ہے یا نہیں؟ یہی بات حقیقت طلب ہوتی ہے۔ اسی پر وکالت و عدالت کا نظام چلتا ہے۔ اور مسئلہ و مقدمہ کی نوعیت محنت و جستجو سے نکھر کر سامنے آتی ہے۔ نہ ہم حضرت عبادہؓ پر کوئی حکم لگاتے ہیں۔ نہ حضرت امیر معاویہؓ کو ہار خریدنے سے سود خور یا دوزخی بناتے ہیں۔ شرح معانی الآثار کی اصل کتاب مع حاشیہ و شرح یہاں دیکھی جائے۔

اعتراض: 43- تا 46- معاویہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا باغی تھا۔ (الجواھر المضیۂ تمہید ابی الشکور السالمی)

فقہاء کے فیصلے ائمہ اربعہ کے ماتحت سمجھئے

الجواب: یہ فقہاء کے فیصلے حضرت علیؓ کو برحق مان کر حضرت امیر معاویہؓ و طالبان کے حق میں اپنی تعبیر سے ہیں۔ ہم ان سے بہتر اور اعلیٰ علماء متکلمین کے فیصلوں پر ایمان رکھتے اور ایسا حکم لگانے سے قاصر ہیں۔ جیسے کسی غلطی پر بیٹے کو ماں باپ مارتے یا ڈانٹتے ہیں۔ پھر راضی ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کی مار کو تو کجا زبان سے برا کہنے سے اس پر پل پڑتے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے فیصلے سب فقہاء کی نامناسب بات کو کاٹ دیتے ہیں۔

(1) امام مالکؒ فرماتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو برا بھلا کہا خواہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ، اور حضرت عمرو بن العاصؓ ہوں اگر یوں کہا جائے کہ وہ کافر و گمراہ تھے تو یہ واجب القتل ہے۔ اور اگر عام لوگوں جیسی گالی دے تو اسے سخت سزا دی جائے۔ (شرح شفا ملا علی قاری جلد 2 صفحہ 556)

(2) امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ المتوفی ۱۵۰ھ قرآن و سنت کے بعد بلا استثناء صحابہ کرامؓ کے اقوال کو دین میں حجت

بھتے تھے۔ کسی مسئلہ میں اگر کسی صحابی سے کچھ مروی ہوتا تو اپنا اجتہاد اور رائے چھوڑ دیتے تھے۔ (تہذیب جلد 10 صفحہ 450)

3) امام شافعیؒ التوفی ۲۰۴ھ فرماتے ہیں۔ "رسول اللہ کے صحابہ کرامؓ دین میں امین ہیں۔ ہم ان کی بات مانیں گے۔ دوسروں کی اتباع سے ان کی بات ماننا زیادہ بہتر ہے۔ (ازالۃ الخفاء و سنن الکبریٰ للبیہقی)

4) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ 4 خلفاء راشدین کے بعد اصحاب رسول اللہ سب سے افضل ہیں۔ کسی کو ان کی برائی بیان کرنی جائز نہیں۔ نہ کسی پر طعن جائز ہے۔ جس نے ایسا کیا اس کو سزا دینی واجب ہے۔

(رسالہ اصطخری و الصارم المسلول لابن تیمیہ صفحہ 573)

اعتراض : 47- 48- معاویہ ظالم اور خارجی تھا۔ (کتاب ادب القاضی للخصاف التوفی ۲۷۰ھ)

الجواب : یہ الفاظ اصطلاحی معنوں میں نہیں کہ خارجی تو حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ دونوں کے دشمن اور قاتل تھے۔ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کے دشمن تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ تو ان سب کو ماننے والے اور ان کے حامی تھے ظالم کا لفظ ادنیٰ غلطی سے لیکر مشرک تک بولا جاتا ہے۔ پیغمبروں نے اگر لغزش کھائی تو اپنے لئے خدا سے معافی مانگ لی۔ ربنا ظلمنا انفسنا الخ (پارہ 8 رکوع 9) حضرت آدم و حوا کی دعا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی توبہ پارہ 20 پہلے گذر چکی حضرت ابراہیمؑ بھی فرماتے ہیں رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (پارہ 13 رکوع 18)

حضرت نوحؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی فرماتے ہیں "نوح نے عرض کی کہ اے پروردگار ضرور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسی بات کی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو بے شک میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا (ترجمہ مقبول)۔

"بدقسمتی سے ہم مسلمانوں کو ایسے مجوسی یہودی منافق ٹولہ سے واسطہ پڑا ہے۔ جس نے پیدا ہوتے ہی ایک داماد رسول کو بے دردی سے شہید کیا۔ دوسرے داماد کو اپنے سے تو بدلہ نہ لینے دیا۔ مگر پوری امارت میں مسلمانوں کے کشت و خون میں الجھائے رکھا جب آپ نے امن و امان کے لئے پنچائت کے قیام کو مانا اور ان کا عقیدہ " امام منصوص من اللہ ھے " نہ مانا تو انہوں نے ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگا کر خود اپنے امام سے بھی جنگ شروع کر دی۔ کیونکہ یہ گروہ قرآن و سنت اور سب مسلمانوں کا منکر و دشمن تو ہے ہی۔ نبیوں رسولوں سے افضل اپنے امام کا بھی تابعدار ہرگز نہ اس وقت تھا نہ اب ہے نہ کبھی رہے گا۔

ہائے پہلے امام کو شہید کیا کہ اس نے عقیدہ امامت منصوص من اللہ نبوت سے بھی افضل کو کیوں نہ مانا۔

دوسرے امام پر قاتلانہ حملہ کیا۔ کہ ہمارے دشمن معاویہ سے صلح کی کیوں۔ ہماری ناک کیوں کاٹی۔ ہمیں روسیاہ اور ذلیل کیوں کیا تیسرے امام حسینؓ کو بلا کر اہل بیت سمیت اس لئے ذبح کیا کہ یہ واپسی اور حاکم وقت سے ملاقات کی درخواست کیوں کرتا ہے یہ قاتل خود تو توابین کہلائے۔ مگر مظلوم اہل بیت کی بددعاؤں سے رونا پیٹنا لہولہان ہونا اپنا مذہب بنا لیا کہ ایک آنسو سے ہم بخشے

جاتے ہیں۔(شیعہ عقیدہ) اپنی پہچان یہ ماتم اور صحابہ سمیت تمام مسلمانوں کو برا کہنا ہی بنا رکھی ہے''
پیش کردہ دو صفحوں کی عبارت ہمارے مذہب کے خلاف نہیں۔ یہ حضرت علیؓ کے تابع اور قوم وملک کے خیرخواہ امن پسند مسلمان فقہاء یہ کہہ رہے ہیں'' کہ تمہاری مرضی کے خلاف آدمی کو اللہ تعالیٰ حاکم وقت اور قاضی بنادے تو بھی اس کی اتباع کرو فیصلے مانو۔ امن بحال رکھو۔ عبارت کا ترجمہ اور خلاصہ یہ ہے کہ ''امام ابوبکر رازی فرماتے ہیں کہ قاضی بننے والے کو قرآن وسنت کا علم اجتہادی قوت اور غور وفکر والی رائے کا ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ عادل بادشاہ کے ماتحت ہو۔ یا بزور بازو طاقتور بادشاہ کے ماتحت ہو۔ تو اس کا حکم نافذ رہے گا۔ وہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے مطابق فیصلے کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو حضرت علیؓ کو، حضرت عمار بن یاسرؓ کو اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو مسلمانوں پر افسر اور قاضی بنایا تھا۔ اس پر اجماع امت ہے۔ سب مسلمان مانتے ہیں۔ اور اگر بادشاہ قاضی مقرر کرنے والا (منجانب اللہ) طاقت سے بنے تو بھی اس کی طرف سے قاضی بننا جائز ہے۔ جب کہ وہ فی نفسہ عادل اور نیک ہو۔ اس لئے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے حضرت امیر معاویہؓ اور ان لوگوں کی طرف سے قضاء کے عہدے قبول کئے ہیں۔ جنہوں نے (دفاعاً) حضرت علیؓ کا مقابلہ کیا۔ حق پر تو حضرت علیؓ تھے۔ روایت ہے کہ جب حکم بن عمرو الغفاری کے پاس حضرت امیر معاویہؓ کا قاصد آیا کہ امیر المومنین نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ (تو اس نے آپ کی اطاعت کی تھی ....الخ'' (صفحہ اندھا ہے) صفحہ 204)

جائر اور باغی کا لغوی اور صحیح معنیٰ

مطلب واضح ہے کہ یہ حنفی فقہاء، حضرت علیؓ وحضرت امیر معاویہؓ کے اجتہادی اختلاف میں حضرت علیؓ کے تابع ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے نہیں۔ اس لئے ان کو سلطان جائر کہتے ہیں۔ اور ان کے مقرر کردہ عمال وقضاۃ کو درست کہتے ہیں۔ لیکن جائر کا معنیٰ ظالم صرف ان رافضیوں کا مشہور کردہ ہے جو اپنے عمل وکردار سے اللہ، رسول، اہل بیت اور تمام مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ المنجد وغیرہ میں جائر کا پہلا ترجمہ یہ ہے۔ جَارَ جوراً عن الشئی مال عنه . يقال جار عن الطريق . وہ جائر ہوا اس نے جور کیا یعنی کسی چیز سے ہٹ گیا۔ اس سے دور ہوا۔ کہا جاتا ہے راستے سے ہٹ گیا۔ (المنجد صفحہ 104 تیسرا کالم)
علیٰ صلہ ہو تو بمعنیٰ ناانصافی کسی پر ظلم کرنا ہوتا ہے۔ جار عليه ظلمه فهو جائر (صفحہ 104)
میں تمام دنیا کے مجتہدوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کسی لغت وفقہ کی کتاب میں معاوية جار عليا جار علی علی ''کہ معاویہ نے علی پر ظلم کیا'' ثابت کر دکھائیں۔ جب تاقیامت نہیں دکھا سکتے تو یہ ظلم اور جھوٹ اپنی جان پر تو ہر وقت نہ کریں۔ اور دنیا کو الو نہ بنائیں۔ ''کہ معاویہ بڑا ظالم تھا علی پر ظلم کیا۔ شیعہ علی پر ظلم کرتا تھا'' وغیرہ
ہاں لغت کی رو سے شیعہ نے یہ ظلم معاویہ اور اہل شام پر کیا۔ کہ جارو الشام جاروعلى اهل الشام صوبہ شام پر ظلم کیا اہل شام پر ظلم کیا۔ ان پر صادق ہے۔ کیونکہ بعد از صلح غدر سے بارہ ہزار بصری سوئے ہوئے مسلمانوں کو ذبح کرنے کے بعد اب

90ہزار بن کر (شرح نہج البلاغہ از مفتی جعفر حسین گوجرانوالوی قائد ملت جعفریہ) فاتح شام معاویہ اور تمام بنو امیہ کو ختم کرنے اور اہل شام کو تاخت وتاراج کرنے کے لئے صفین وشام میں ان کے سر پر جا چڑھتا ہے۔ ان کے چپ رہنے صبر کرنے کے باوجود چھ ماہ بعد صفر ۳۷ھ میں حملہ میں پہل کرتا ہے۔ 20 ہزار ان کے ذبح کر کے 50 ہزار اپنے بھی شہید کرا دیتا ہے۔ اب پوری دنیا میں دہائی دیتا آرہا ہے۔ کہ ''معاویہ ظالم ہے ہم بڑے مظلوم ہیں'' کیا اس سے بڑا جھوٹ اور ظلم کسی نے سنا دیکھا۔ چڑھائی اور بغاوت ان کے گھر پر چڑھ کر خود کی مار کھائی۔ ہمیشہ کے لیے پچھتانا اور پیٹنا چیخنا مقدر میں آیا اب روتے ہیں۔ ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' ان شامیوں کو ظالم کہتے آرہے ہیں۔ اور خود مظلوم کہلاتے ہیں۔ یہ ایرانی، عراقی اماماڑے، دار الحصے اور تقیہ کے نہاں خانے بنا کر ٹھاٹھ باٹھ سے عیش وعشرت کی زندگی گذارتے آرہے ہیں۔ کیونکہ کسی کافر ملک سے جنگ تو کی نہیں امام غائب ہے تو جہاد بھی حرام ہے۔ اب باغی۔۔ بغاوت۔۔ بغی کا ترجمہ بھی لغت سے پڑھیں اور ان باغیوں کے منہ کالے کریں۔ بغی بغوا۔۔الشی نظر الیہ کیف ہو کسی چیز پر بغاوت کی یعنی اس کی طرف دیکھا کہ وہ کیسی ہے۔ بغیٰ علیہ۔ تعدی وجنا فہو بغواً۔ اس پر بغاوت کی یعنی اس پر زیادتی کی اور جرم کیا۔ (المنجد عربی صفحہ 41)

جیسے اس قاتل اہل بیت اور مکفر المسلمین فسادی گروہ نے جار جوراً کا ترجمہ غلط کیا۔ حضرت علیؓ کی رائے سے ہٹنے والا نہیں کیا۔ بلکہ ان پر ظلم کرنے والا خود مشہور کیا۔ جائر بمعنیٰ راستے سے ہٹنے والا نہیں کیا بلکہ ظلم کرنے والا ہی بتایا لکھوایا۔ اسی طرح باغی بمعنیٰ کسی چیز کا طالب اسے دیکھنے کا شوق رکھنے والا مشہور نہ کیا۔ بلکہ بمعنیٰ چڑھائی اور جرم کرنا مشہور کیا، حالانکہ مسلمانوں نے باغیان قاتلان عثمان (عثمان کے قاتلوں کے متلاشی) کا ترجمہ ہی لغت سے طالبان قصاص عثمان کر کے ان کا ترجمہ وتعارف کرایا ہے۔ باغیان برعلی۔۔ علی پر چڑھا کرنے والے اور آپ کے باغی۔۔ ہرگز نہ کیا نہ مشہور کیا۔ یہ صرف شیعوں کا غلط اور جھوٹا مشہور کردہ ترجمہ ہے۔ کہ وہ۔۔ اس پر چڑھائی۔۔ سے کرتے ہیں اس سے اعراض اور منہ موڑنے۔۔ کا نہیں کرتے از روئے صرف ونحو گرائمر عربی لغت میں عن (سے) علیٰ (پر) کے فرق سے ترجے بالکل بدل جاتے ہیں۔ مسلمان سے والا ترجمہ کرتے ہیں۔ اور رافضی پر والا ترجمہ ہر جگہ چلاتے ہیں۔

اگر ہمارے تعلیم یافتہ، ادیب، مدیر، صحافی، اخبار نگار، قلمکار اور کالم نگار یہ عربی نکتہ سمجھ لیں۔ تو ایسی غلطی سے بالکل بچ جائیں۔ جس سے مسلمانوں کے دشمن اور حضرت امام حسینؓ کے قاتل ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ

ہم اہل سنت حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ، تمام صحابہ کرامؓ کا ذکر ادب سے کرتے ہیں۔ کسی تاریخی بات سے یا حدیث سے غلط استدلال کے ساتھ ان کی بد گوئی گلہ غیبت ہرگز روا نہیں رکھتے۔

حضرت علامہ خالد محمود صاحب عبقات جلد 2 صفحہ 50 میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

''نام کے سنی کو بتانا چاہئے کہ خود اہل سنت کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف جو وسوسے دماغ میں اٹھتے ہیں اور جو تاریخی وہم پیدا ہوتا ہے وہ سب امور اہل سنت کے مسلمہ بزرگوں کے سامنے بھی تھے.........

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی'' ،حضرت مجدد الف ثانی'' اور امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لے کر حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ تک یہ سب بزرگ حضرت امیر معاویہؓ کی بزرگی کے اقرار کو سنی ہونے کی علامت اور ان کی شان میں بے ادبی کو اہل سنت سے نکلنے کا نشان قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی'' تو وہ بزرگ ہیں جنہیں حق گوئی کی پاداش میں نور جہاں (شیعی) کی سازش نے برسوں قلعہ گوالیار کی قید میں رکھا''

حضرت مجدد الف ثانی'' المتوفی ۱۰۳۴ھ رسالہ تائید مذہب اہل سنت صفحہ 59 میں فرماتے ہیں۔

جان لو کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان میں اپنے حکم لگانا کمال بے ادبی اور بہت زیادہ بدبختی ہے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ جن منازعات اور جھگڑوں سے ان کو واسطہ پڑا ان کو رب کے علم کے حوالے کریں۔ اور سب کو سوائے نیکی کے یاد نہ کریں۔ اور ان کی محبت کو حضور ﷺ کی محبت جانیں۔ کیونکہ آپ کا یہ فرمان صحیح ہے من احبھم فبحبی احبھم جس نے میرے صحابہ سے محبت کی تو اس نے میرے ساتھ اپنی محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کی۔

حضرت علیؓ کی صائب رائے

علامہ ابن خلدون طبری وغیرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا جنگ جمل اور صفین میں قتل ہونے والوں کا انجام کیا ہوگا۔ حضرت علیؓ نے دونوں فریقوں کے بارے میں فرمایا لا یموتن احدمن ھؤلاء وقلبه نقی الا دخل الجنة (ابن خلدون مقدمہ صفحہ 385 فصل 30) تو ہر وہ جنت میں جائے گا جو پاک دل ہو کر مرا۔

حدیث صحیح نہ ہونے کے 12 حوالہ جات کے شروع میں ہم اسحاق بن راھویہ کی سند سے حضرت علیؓ کا فیصلہ سنا چکے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے لشکر سے کہا ان معاویہ واہل شام کو برا نہ کہو انہوں نے ہم کو اپنے اوپر باغی جانا (تو دفاع کیا) ہم نے ان کو باغی جان کر ان سے جنگ کی۔ (منھاج السنۃ بیہقی وغیرہ)

شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 1 صفحہ 402 پارہ 2 کی قتل علیکم القصاص فی القتلیٰ کی تفسیر میں ہے'' قاتل پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو پیش کرے۔ تاکہ اسے قتل کریں جبکہ ولی دم قصاص چاہے اور دیت لینے پر راضی نہ ہو۔ فقہاء کہتے ہیں کہ حاکموں اور افسروں پر واجب ہے کہ قصاص چاہنے والوں کے ہاتھ مضبوط کریں۔ تاکہ وہ بدلہ لے لے۔'' مگر یہاں تو الٹ ہوا کہ الٹا قاتلوں نے حکومت سے طالبان قصاص پر حملہ کرا دیا۔

اعتراض: 49- تا 52- نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان، معاویہ، مروان پر لعنت کی ہے۔ معاویہ آگ کے صندوق

میں ہے۔اسلام سے نکل گیا۔ظالم اور باطن میں باغی تھا۔(طبری، کامل اللغۃ والادب، مرقات)

الجواب : طبری نے پہلی دو باتیں معتضد باللہ عباسی بادشاہ (المتوفی ۲۸۹ھ) کے ایک نوشتہ سے نقل کی ہیں۔جسے صدی پہلے شیعہ ہو جانے والے عباسی بادشاہ مامون نے تیار کیا تھا۔چونکہ معتضد باللہ بھی شیعہ خیال رکھتا تھا۔اور حضرت امیر معاویہؓ اور بنوامیہ سے بغض تو ان کی گھٹی میں تھا۔کیونکہ انہوں نے خلافت بڑے قتل عام کے بعد ان سے چھینی تھی۔تو ماموں نے حضرت امیر معاویہؓ کے جعلی معائب اور لعن طعن پر تیار کردہ یہ کتابچہ نافذ تو کیا وہ اپنے افراد کو سنا بھی نہ چکا تھا کہ حضرت امام ابو یوسف قاضی القضاۃ نے اسے سمجھایا۔کہ اہل سنت بغاوت کردیں گے۔یا شیعہ حکومت پر آجائیں گے۔تو وہ رک گیا۔اور یہ سرکاری دفاتر میں محفوظ رہا۔معتضد باللہ (رجب ۲۷۹ھ تا ربیع الاول ۲۸۹ھ) جب خلیفہ ہوا تو اس نے پہلے خلیفہ اپنے چچا معتمد باللہ کی کمزوریوں کو دور کیا۔حکومت کو مستحکم کیا۔سختی کر کے لوگوں کو مرعوب کیا۔کچھ رافضی خیالات اپنا لئے۔تو اسے وہ مامون کا نوشتہ مل گیا وہ حضرت امیر معاویہؓ کے بہت خلاف تھا۔اس کے چلانے سنانے کے لئے اہل سنت کی مجالس، ان کے اجتماع ان کے واعظوں اور آزادی پر پہلے خوب پابندیاں لگادیں۔کہ وہ احتجاج نہ کرسکیں۔ایک دفعہ جمعہ کے بعد خاص لوگوں کو سنایا تو وزیر نے کہا یہ ہرگز نہ سنائیں۔ورنہ لوگ بغاوت کردیں گے۔چنانچہ وہ اپنے منصوبہ میں ناکام رہا۔مگر افسوس کہ مورخ طبری نے یہ گناہ اپنے سر اٹھالیا اور اس سے لیکر بلا ردوقدح اور تبصرہ کے من وعن تاریخ کا حصہ بنادیا اسی لئے اسے کچھ لوگ شیعہ کہتے ہیں۔

ابوالفدا وعلامہ ابن کثیر دمشقی مورخ مفسر المتوفی ۷۷۴ھ البدایہ والنہایہ جلد 11 صفحہ 76 پر رقمطراز ہیں۔

''اس ۲۸۴ھ میں معتضد نے یہ ارادہ کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان کو منبروں پر لعنت کی جائے تو اسے اس کے وزیر عبداللہ بن وھب نے ڈرایا۔اور کہا عام اہل سنت اس کا انکار کریں گے۔کیونکہ وہ تو بازاروں اور مسجدوں میں اس پر رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں۔بادشاہ نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔اور اس کا حکم جاری کردیا۔اور خطیبوں کو اس کے نسخے لکھ بھیجے کہ وہ معاویہ پر (معاذاللہ) تبرا کریں۔یزید بن معاویہ اور بنوامیہ کی جماعت کو برا کہیں۔اس نوشتہ میں حضرت امیر معاویہؓ کی مذمت میں جھوٹی روایتیں تھیں۔جو بغداد کے دو حصوں میں پڑھی گئیں۔اور معاویہ پر ترحم اور ترضی بھیجنا اہل سنت پر ممنوع قرار پایا۔وزیر بھی روکنے کی بات پر جما رہا تو کہا اے امیر المومنین یہ کام تو آپ سے پہلے کسی بھی خلیفہ نے نہ کیا تھا۔(معلوم ہوا حضرت علیؓ پر سب وشتم کا معاویہؓ پر الزام لگانا جھوٹ تھا) اس سے عام لوگ آل ابی طالب (شیعہ) کی طرف مائل ہوں گے تو اب خلیفہ سہم گیا اور بادشاہی جانے کے ڈر سے یہ حکم اور نوشتہ واپس لے لیا۔اللہ نے یہ خدمت ناصبی وزیر کی تقدیر میں لکھی تھی''

نوشتہ مامون کی کچھ اچھی باتیں

جھوٹی روایتوں اور لعن وتبرا سے بھرپور اس نوشتہ میں بھی کچھ اچھی باتیں ہیں۔جو مسلمانوں کے مطابق ہیں شیعہ عقیدہ نہیں ہیں۔

''طبری جلد 8 صفحہ 183 کی آخری 4 سطریں یہ ہیں۔ حضرت علی کی تعریف میں ہے۔

(1) ''اس اللہ کی تعریف ہے جس نے امیر المومنین اور اس کے پیشرو (خلفاء) راشدین ہدایت یافتہ لوگوں کو خاتم النبین سید المرسلین علیہ السلام کا وارث بنایا۔ دین کو قائم کرنے والا خدا کے مومنین بندوں کو طاقتور بنانے والا، حکمت کی امانتوں کو محفوظ رکھنے والا اور دین کی وراثتوں کو سنبھالنے والا بنایا۔ امت میں حضور ﷺ کے جانشین، غلبہ، حفاظت، امداد اور عزت میں مدد کئے ہوئے بنایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کردیا اگرچہ مشرکوں نے (اور آج تک شیعوں نے بھی) ناپسند کیا ہے'' یہ سب خلافت راشدہ کی تعبیر وتصویر ہے۔ (اس غلبہ اسلام میں حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت نے اضافہ کیا کمی نہیں کی)

(2) فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہونے والوں کا تعارف یہ کرایا ہے۔

''اور ہدایت پانے کا وقت آگیا تو لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو گئے۔ (یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا سورۃ نصر پارہ 30 کی طرف اشارہ ہے) خدا کی اطاعت رسول اللہ کی تصدیق اور ان پر ایمان کی سب سے بڑی بصیرت اور سب سے اچھی ہدایت ورغبت حاصل ہوگئی'' (صفحہ 184)

جب بنو ہاشم، بنو امیہ اور اہل مکہ 8 ہجری میں مسلمان ہو گئے خدا نے رسول نے نیک بندوں نے ان کے ایمان کی گواہی دے دی تو اب جو لوگ ان کو ڈر کر مسلمان کہتے ان کے ایمان وکردار پر حملے کرتے ہیں کیا خدا و رسول کے منکر نہیں؟

تحقیقی دستاویز میں پیش کردہ رسالۂ مامون کے مطاعن پر نظر

اس جھوٹی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿1﴾ کہ حضور ﷺ نے ایک بار ابوسفیان کو دیکھا کہ گدھے پر سوار ہو کر آرہا ہے۔ معاویہ سواری کو آگے سے کھینچتا ہے۔ یزید بن ابی سفیان اسے پیچھے سے ہانک رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تینوں پر لعنت ہو۔ (تحقیقی دستاویز)

الجواب: روایت کا جعلی ہونا ہر ان پڑھ پر بھی واضح ہے۔

(۱) کیا گدھے کے سوار کو کسی نے آج تک ایسا دیکھا کہ وہ اسے نہ چلا سکے ایک بیٹا آگے سے کھینچے۔ دوسرا پیچھے سے دھکیلے۔ کیا یہ کوئٹہ جانے والی ریل گاڑی ہے کہ اسے اونچا چڑھانے کے لئے سبی ریلوے اسٹیشن سے دو طاقتور انجن لگائے جائیں۔

(۲) کیا دو بیٹوں کا باپ کو ایسے لے جانا اتنا بڑا جرم و گناہ ہو گیا۔ کہ وہ لعنت کے حقدار بن جائیں۔

(۳) کیا رحمۃ للعالمین کا شان اخلاص یہی ہے کہ وہ اپنے خسر محترم اور دو سالوں کو دیکھ کر ہی لعنت کے میزائل چلا دیں۔

(۴) کیا کسی محدث نے یہ واقعہ سند کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے؟

(۵) بالفرض خدا و رسول کے علانیہ نافرمان رافضی کسی جعلی کتاب سے نکال بھی لیں تو سند کے رجال کی توثیق بھی ہو جائے گی؟

(۶) بالفرض کسی جھوٹے راوی نے یہ بنا کر چلایا بھی ہو تو ان حضرات کے بعد از اسلام اچھے واقعات کے خلاف ہونے پر وہ مردود ہے۔

عہد نبوی میں حضرت ابوسفیانؓ اور ان کے بیٹوں کی خدمات

(۱) آپ حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہیں، رملہ بنت ابی سفیان ام حبیبہ ام المومنین ہیں ان کے ایمان اور نسب کا شیعہ بھی منکر نہیں۔

(۲) ابوسفیان اور ان کی اولاد کا ایمان حضور ﷺ نے قبول فرمایا۔ حرم کعبہ کی طرح ان کے گھر کو دارالامان فرمایا۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 104 باب فتح مکہ)

(۳) حنین کفار کے قیدیوں پر نگران آپ نے ابوسفیان کو بنایا۔ اس نے دیانت وجرأت سے یہ فریضہ بہت اچھی طرح نبھایا۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 341)

(۴) غزوہ حنین میں تینوں شریک تھے۔ خدا کی یہ بشارت ان کو بھی حاصل ہے۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پارہ 27 رکوع 17)
ہر گروہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا۔

(۵) 8 ہجری ہی میں غزوہ طائف پیش آیا۔ ابوسفیان کی ایک آنکھ تیر لگنے سے شہید ہوگئی۔ (الاصابہ جلد 2 صفحہ 172 صخر بن حرب)

(۶) نجران جب فتح ہوگیا تو اس کے صدقات پر آپ نے نگران اور عامل حضرت ابوسفیان کو بنایا۔ (سنن دار قطنی جلد 4 صفحہ 16)

(۷) بنوثقیف مسلمان ہوئے۔ ان کے بت لات کو توڑنے کے لئے آپؐ نے حضرت ابوسفیان اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 540)

(۸) اس قبیلہ کے دو شخص مقروض تھے۔ ان سے مال صدقات وصول کر کے بحکم نبویؐ حضرت ابوسفیانؓ نے ان مقروضوں کو دیئے

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 542)

(۹) نجران کے اہل کتاب سے حضور ﷺ نے جو معاہدہ تحریر کرایا۔ مسلمانوں کے دستخط کرنے والے 5 گواہوں میں ابوسفیان بھی تھے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ 55)

(۱۰) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابوسفیانؓ کو عجوہ کی عمدہ کھجور ہدیہ بھیجی تو آپ نے بدلہ میں عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ حضور ﷺ کو ایک کھال ہدیہ میں بھیجی۔ الاصابہ جلد 2 صفحہ 172 کتاب لاموال لابی قاسم بن سلام صفحہ 257

(از افادات مولانا محمد نافع مدظلہ)

(۱۱) یزید بن ابی سفیان کو فوج کا عہدہ دینا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کاتب الوحی اور پرائیویٹ سیکرٹری بنانا۔ بارہا ذکر ہو چکا ہے

(۱۲) امام بخاری اپنی تاریخ کبیر جلد 4 صفحہ 18 باب ذکر وحشی میں لکھتے ہیں۔

کہ حضرت امیر معاویہؓ حضور ﷺ کے ساتھ سواری میں پیچھے بیٹھے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرا کونسا حصہ مجھ سے ملا ہے تو آپ نے فرمایا میرا پیٹ (اور سینہ) تو آپ نے فرمایا اللھم املاہ علما و حلما
اے اللہ اسے علم اور بردباری سے بھردے۔

سب دنیا نے آپؐ کے فرمان کی صداقت دیکھ لی کہ وہ بڑے فقیہ مجتہد عالم دین اور حلیم و بردبار بار بار آزمائے گئے۔ قاتلہ اہلبیتؓ کرام پر مظالم ڈھانے والا رافضی فرقہ حضور ﷺ کے فرمان کا منکر اور حضرت امیر معاویہؓ کا دشمن ہو تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

﴿2﴾ مروان اور اس کے باپ حکم بن ابی العاص پر رسالہ ہذا میں جو لعنت لکھی ہے۔ غلط ہے۔ کیونکہ

(ا) یہ واقعہ احادیث صحیحہ کی مشہور کتب میں نہیں ہے۔ صرف تاریخی بات ہے۔ تاریخ میں رطب و یابس صحیح و سقیم ہر قسم کی روایات پائی جاتی ہیں۔ جو کسی پر شخصی حملہ کرنے میں بہتان بدظنی اور غیبت کا جرم کراتی ہیں۔

(۲) واقعہ صحیح بھی ہو تو مورخین نے صراحت کی ہے۔ کہ مروان تو چھوٹا سا بچہ تھا۔ باپ کے ساتھ جلا وطن ہوا۔ گنہگار نہ تھا۔ باپ کو حضور ﷺ نے معاف کر کے حضرت عثمان کے ذریعے واپس بلا لیا۔ رحمۃ للعالمین کی شان یہی تھی۔

(۳) حضرت امیر معاویہؓ کے دوزخ کے صندوق میں جلنے کی روایت بھی جھوٹی ہے۔

(ا) حدیث کے ذخائر صحاح ستہ وغیرہ میں اس کا نام نہیں بالفرض کہیں ملے بھی تو قرآن و سنت پر معاویہ کا عمل اسے جھوٹا بتاتا ہے

(۲) درایت کے لحاظ سے سوچیے۔ا۔ اگر حضرت امیر معاویہؓ دوزخی تھے تو اس ناری کا حضورؐ نے اسلام قبول کیوں کیا یہ تو دھوکہ تھا

(۳) غزوات اسلامی میں اس کی شرکت کیسے درست ہوئی۔ غنائم و اموال اور 100 اونٹ کے انعام آپ نے کیوں دیئے۔

(۴) کتابت وحی جیسا نازک اور اہم کام آپ نے اس کے سپرد کیوں کیا۔

(۵) حاضر باش خادم کی حیثیت سے تا وفات ان سے خدمت کیوں لی۔

(۶) اس ناری دوزخی کو اپنی بابرکت مجالس سے دور کیوں نہ کیا تا کہ اس کی محرومی اور بدبختی آشکارہ ہو جاتی۔

(۷) حضرت امیر معاویہؓ کو ناری مانو تو خود حضرت علی المرتضیٰؓ پر حرف آتا ہے۔ کہ پھر آپ نے (ہماری تحقیق میں ۳۸ھ میں) اور عام مشہور ۴۰ھ میں حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کیوں کی۔ اور امام دوم نے اس ناری کو حضور ﷺ کی امانت -- امامت و خلافت -- سپرد کیوں کی؟ کیا کوئی بڑے سے بڑا کروڑ پتی مجتہد اس آسان سے سوال کا جواب دے سکتا ہے؟

شیعہ حضرات سے اپیل

میرے شیعہ دوستو! اگر تم واقعی قرآن و سنت تعلیمات اہل بیت وحدت امت کے ماننے والے مومن مسلمان ہو تو اس پر غور کرو اپنا رویہ اور نظریہ بدلو۔ کہ حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کا یہ اجتہاد کفر و اسلام کا مسئلہ نہ تھا۔ انتظامی تھا۔ صرف امام حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے سبائی قاتلوں کی سازش تھی جو در اصل مخلص مسلمان نہ تھے۔ یہود و مجوس کے سرغنہ اور پروردہ تھے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کو اپنے سے بدلہ عثمان نہ لینے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو معزول کرنے تمام عثمانی گورنروں کو ہٹانے اور خود ان کی جگہ براجمان ہونے اور آپ کو "ہم آپ کے وفادار ہیں باقی مسلمان

نہیں ہیں'' باور کرا کر بڑے بڑے حکومت کے عہدے سنبھالنے اور پھر مسلمانوں کو باہم لڑانے کا دوراندیشی سے پروگرام تھا۔ وہ پورا کر لیا۔ حضرت علیؓ نے ان کی چالاکی پھر بے وفائی اور غداری کو بھانپ لیا۔ اور بارہا یہ غم جگر یوں ظاہر کیا۔ کاش میں نے تم کو نہ دیکھا ہوتا اور نہ بلاتا۔ جب تک کہ شمالی ہوائیں چلتی رہتیں۔ نہج البلاغہ ایسے دکھی خطبات سے بھری پڑی ہے۔ ہمارا ''خلاصہ نہج البلاغہ'' باب ہفتم ملاحظہ فرمائیں۔

کچھ ارشادات ہم مقدمہ کتاب ہذا میں پیش کر چکے۔ دوستو! اپنا ایمان ان دکھی ارشادات کو پڑھ کر اپناؤ۔ جھوٹی تاریخی باہمی تضادات کو بڑھانے والی روایات کو ہرگز سچا یقین نہ کرو۔ اہل بیت کے اخلاق عالیہ اور توحید و سنت کے احیاء و اعلاء کی خدمات اہل بیت کو مانو ان کو بٹہ لگانے والی ان گالیوں تبروں اور نیک مسلمانوں کی کردار کشی کرنے والی ہفوات کو اپنے مذہب و ایمان کی پہچان ہرگز نہ بناؤ۔ خدا کے فرمان ''مومن بھائی بھائی ہیں''، حضور ﷺ کے فرمان ''تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ'' پر عمل کرو۔ حضرت نبیؐ و حضرت علیؓ کی سیرت اپناؤ۔ اسی سے سب مسلمان ایک اور نیک ہو جائیں گے۔

کامل للمبرد کتاب کے ہفوات کا جواب یہ ہے۔ یہ صرف ادبی چٹکلے کی کتاب ہے۔ قرآن و سنت فقہ و اخلاق کی اعلیٰ تعلیم شاذ و نادر اس میں ہے۔ دو سیاست دانوں کی آپس میں یہ گالیوں کے میزائل کی جنگ صرف دشمنان اسلام یہود و مجوس کی کارروائی ہے۔ ہم تو حضرت امیر معاویہؓ اور خادم علی حضرت قیس بن سعدؓ دونوں کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ جن کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔ ہر ایک سے خدا نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ حدید رکوع 1 پارہ 27)

حضرت ملا علی قاری رحؒ کا عقیدہ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے عکسی صفحہ کا یہی جواب ہے کہ وہ محبت علیؓ میں آپ سے اختلاف رکھنے والے کے متعلق یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ عدالتی فیصلہ میں ہم ان کو برحق یا مجبور مانیں گے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ کی اس سے اگلی پچھلی زندگی کی اسلامی اعلیٰ خدمات بتانا بھی ملا علی قاری کا فرض جانیں گے۔ خدا و رسول اور تمام مسلمانوں کا دشمن رافضی ملا علی قاری کا یہ عقیدہ پڑھ لے ''جس نے بھی مسلمان ہو کر حضور ﷺ کو دیکھا (اور اسلام پر وفات پائی) وہ صحابی ہے۔ (قالہ الطیبی) تمام کے تمام صحابہ عدول ہیں۔ سیرت و کردار میں نیک تہمت سے جھوٹ سے پاک اور نقل حدیث میں ثقہ و معتبر ہیں۔ کتاب و سنت کا ظاہر اور معتبر لوگوں کا اجماع و اتفاق اس پر دلیل ہے۔ شرح السنۃ میں ابو منصور بغدادی کا قول ہے کہ ہمارے اصحاب حدیث اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ سے افضل چار یار خلفاء راشدین ہیں۔ پھر سب عشرہ مبشرہ ہیں۔ پھر بدر والے (313) پھر احد والے (700) پھر بیعت رضوان والے (1500 یا کم و بیش) پھر دو گھاٹیوں والے انصار بھی۔ 12 نبوت میں حج کے بعد 12 انصار نے پھر 13 نبوت میں 70 انصار نے حضور ﷺ کو جو دعوت ہجرت الی المدینہ دی تھی۔ ان کو عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ میں سے کون افضل ہے؟ یا حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ میں سے کون افضل ہے؟ علماء کا اختلاف

ہے۔رہے حضرت امیر معاویہؓ تو وہ عادل فضیلت والے اور تمام نیک صحابہ میں سے ہیں۔اور جو جنگیں ان میں درپیش آئیں تو ہر جماعت کا اشتباہ تھا اس کی وجہ سے ہر گروہ اپنے آپ کو درست جانتا تھا۔ان جنگوں میں ہر ایک اپنی تاویل (سچائی کی دلیل) پیش کرتا تھا۔ان میں سے کوئی بھی عدالت (ثقاہت و ہدایت) سے خارج نہیں ہوا۔ان کا اجتہاد ایسے ہی تھا جیسے بعد میں مجتہدین اختلاف کرتے آئے ہیں۔کسی پر بھی نقص کا الزام نہیں آتا" (مرقات شرح مشکوٰۃ آخری جلد باب مناقب الصحابہؓ)

اعتراض: 53- اصحاب جمل وصفین بے انصاف ہیں۔(دراسات اللبیب از محمد معین سندھی)

الجواب: جواب بارہا ہو چکا۔مشاجرات صحابہؓ میں کسی کو زبان درازی کا حق نہیں یہ تحریر 99% علماء عقائد کے پیش کردہ "عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہے" اور روایات ثبوت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔زیادہ پوچھ گوچھ مقدمہ اور تصحیح کرنے والے مولانا عبدالرشید نعمانی مرحوم سے ہوگی۔کہ انہوں نے ناصبیت کا رد تو خوب کیا۔اللہ جزائے خیر دے۔مگر دفاع صحابہ میں عقیدہ اہل سنت کو داغدار کر دیا۔ہائے دنیا کے مفسد ترین 80 ہزار مسلمانوں کو کٹوانے والے سبائیوں حضرت عثمان کے قاتلوں کے رد میں تو ایک صفحہ بھی نہ لکھا۔

یہ دراسات اللبیب شیعہ مصنف محمد معین ٹھٹھوی کی کتاب ہے جس کے عقیدے کے متعلق مولانا عبدالرشید نعمانی فرماتے ہیں کہ صاحب دراسات کا مقصد ائمہ اثنا عشر کی تقلید کا وجوب ثابت کرتا ہے۔اور انہی کی اتباع لازم ہے نہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید، اور نہ ہی صحابہؓ کی تقلید۔کیونکہ وہ معصوم نہیں ہیں۔جبکہ ائمہ اثنا عشر اور سیدہ فاطمہؓ معصوم ہیں۔لہذا انہی کی تقلید لازم ہوگی۔(مقدمہ دراسات اللبیب صفحہ 100 از عبدالرشید نعمانی) خلاصہ کلام شیعہ مصنف کی عبارت کا جواب سنی کیسے دیں؟

اعتراض: 54- غلبہ حکومت حاصل کرنے کے لئے علامہ ابوالکلام آزاد سیاسی لیڈر کی حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید ہے۔جو مصر کے وزارت اوقاف کے ڈائرکٹر عبدالمنعم نے شائع کی ہے۔

الجواب: عرض یہ ہے کہ سیاسی لوگ قانونی موشگافیاں تو ڈھونڈتے ہیں اور پھر بادشاہوں پر شخصیت پرستی کا طعن شروع کر دیتے ہیں۔مگر مغربی جمہوریت کونسا آسمانی صحیفہ ہے۔ہندو پاک میں ہر انتخاب پر پھر سیاسی دھڑوں میں کشمکش پر ہر سال ہزاروں سینکڑوں عوام زخمیا یا موت کی گھاٹ اتر جاتی ہے۔اس کے برعکس سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں شخصی حکومت اور بادشاہت ہے۔صدی بھر سے امن وامان ہے۔لوگوں میں خوشحالی، آسودگی، مالی ترقی ہے۔اگر حضرت امیر معاویہؓ نے ان کو یہ راہ دکھائی ہے تو قانونی موشگافیوں میں پہلی حکومت کا خونریز نقشہ آپ کے سامنے تھا۔حضرت امام حسنؓ کو ساتھ ملا کر اسے ایسے بدلا کہ 20 سال کی بادشاہت پر سکون، امن کثیر فتوحات سے لبریز اور دنیا بھر کے کافروں پر غالب اور بارعب تھی۔80 ہزار قتل عام کے ذمہ دار اور ہر دور میں سیاست دامن میں ناکام روافض کا پروپیگنڈہ، چیخ و پکار، جھوٹی ہفوات کی شہرت اور حضرت امیر معاویہؓ کی بار بار مذمت تو ان کو نظر آتی ہے مگر یہ نظر نہیں آتا کہ بنوامیہ کو بدنام کر کے مجوسیوں نے جب ان کو سیاست سے ہٹا دیا۔

تو فتوحات اور امن وامان سے تو آج تک بالکل محروم ہو گئے۔ ہاں گھر گھر سیاسی لڑائی جاہلی رسوم وجلوس اور جنسی کاروبار سے ہم دنیا کو ترقی پسند مسلم قوم دکھانا چاہتے ہیں۔ فوا اسفا

اعتراض: 55- تا 64- 9 فقہ کی کتابوں سے یہ الفاظ ہیں کہ معاویہ جابر سلطان اور باغی تھا۔

فقہاء کے فیصلہ کا مطلب حضرت علیؓ کی خلافت کو بچانا ہے

الجواب: بار بار ہو چکا ہے کہ یہ عدالتی طرز کا فقہاء کا فیصلہ ہے۔ کہ حضرت علیؓ حق کے قریب تھے۔ اور مخالف باغی تھے۔ تاکہ حضرت علیؓ کو کوئی برا نہ کہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس وقت کی عام فضاء کے برعکس تیسری صدی میں ایک فرقہ پیدا ہو کر طالبین قصاص کو گالیاں دینا مذہب بنا لے جسے تمام فقہاء متکلمین نے حرام قرار دیا ہے۔ (دیکھئے مقام صحابہ از مفتی محمد شفیعؒ، عادلانہ دفاع از سید نورالحسن شاہ بخاری، عدالت صحابہ کرامؓ از مولانا مہر محمد وغیرہم) جب ہم اہل سنت نے ان کے اس فیصلہ کو صفین کے بعد سے صلح امام حسنؓ تک تقریباً 3 سال تک درست جانا کہ اس وقت حضرت امیر معاویہؓ قانونی جائز حکمران نہ تھے۔ اسی دور میں فقہاء کے یہ اصول مانے گئے۔ کہ جو قاضی اور افسر حضرت امیر معاویہؓ نے مقرر کئے تھے۔ وہ عامل، متغلب حکمران کے تحت از روئے قانون درست ہیں۔ ان کے فیصلے بجا ہیں۔ حلال وحرام میں ان کے قضایا پر عمل کرنا درست ہے۔ تاکہ قانون شکنی اور آوارہ گردی نہ ہو۔ مگر حضرت علیؓ کی وفات کے بعد اور امام حسنؓ کے آپ کو باتفاق اہل سنت -- سب حوالہ جات گذر چکے۔ خلافت وحکومت کا چارج دینے کے بعد تو آپ کو فقہاء بھی جائز حکمران یا غالب بادشاہ ہی مانتے ہیں۔ اور ان کے سب مذہبی سیاسی تصرفات کو درست کہتے ہیں۔ مجھے اپنے اکابر فقہاء ہی آج یہ باحوالہ بتائیں کیا ان کا آپ کو جائز سلطان کہنا عام الجماعۃ کے بعد بھی تھا یا صرف حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت معاویہؓ کے مقبوضہ علاقہ پر تھا؟ جبکہ 38ھ صلح کے بعد حضرت علی نے بھی ان کی شامی حکومت تسلیم کر لی تھی۔

براہ کرم اپنے ایمان سے اس پر مثبت منفی حوالہ جات جمع کر کے ہمارے علم میں اضافہ کریں۔ تاکہ ہم بھی 10% فقہاء کی بات مان لیں۔ اور 90% علماء اہل سنت متکلمین، محدثین، مفسرین کو معاذ اللہ جھوٹا کہہ دیں؟ شیعہ صحابہ کے خلاف ان کا حوالہ کیوں نہیں دیتے

باغی کب تک باغی رہے گا

علماء کرام! غور سے سنئے کسی ملک میں حکومت کا مخالف اس وقت باغی جانا جائے گا جب وہ شکست کھا جائے۔ مارا جائے یا بھاگ جائے۔ اور حکومت اس پر قابض رہے۔ مگر جب معاملہ الٹ ہو جائے یہ مخالف غالب آ جائے کابینہ یا اسمبلی اسے تسلیم کر لے۔ سابق حکومت کا جانشین یا بیٹا ریزائن دے کر حکومت اس کے حوالے کر دے تو کیا اب بھی اسے باغی کہا۔ مانا۔ لکھا اور پروپیگنڈہ کیا جائے گا؟ سوچئے کیا ایوبی دور میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم صدر ایوب مرحوم کمانڈر انچیف کا باغی نہ

تھا؟ جب وہ پیپلز پارٹی بنا کر غالب آ گیا اور حکومت پالی تو کیا اب اسے لیگی پروپیگنڈہ سن سن کر باغی کہنا درست ہے۔ یہی کچھ حضرت امیر معاویہ ؓ سے ہوا کہ 95% رائے عامہ آپ کے حق میں ہو گئی۔ حضرت امام حسن ؓ نے بخوشی رضا محض اسلام کی خدمت، ملک سے وفاداری اور عامہ مسلمین کی حفاظت کے لئے خلافت آپ کے سپرد کر دی۔ ظاہر ہے کہ عراقی یا 10/5% صرف علی واہل بیت کی حکومت چاہنے والوں کا خوش نہ ہونا اسے جائز اور زبردستی حکومت کرنے والا جاننا اور کردار کشی میں پھر ایک طبقہ کا سیاسی شکست خوردہ لیڈروں کی طرح بھرپور وسائل بروئے کار لانا ان کی ایک سیاسی چال تو ہے حقیقت واقعیہ سے اسے تعلق نہیں۔ جمہوریت کو قرآن وسنت کا درجہ دینے والے حضرات ہی اس انقلاب اموی پر غور کر لیں کہ سوائے ایک دو صوبوں کے سارا عالم اسلام حضرت معاویہ ؓ کا مطیع بن جائے اور وہ 20 سالہ خلافت میں کافروں سے لڑنے کی پوری وفاداری اور اطاعت امیر کر دکھائے تو اب بھی حاکم کو باغی کہا جائے گا؟ ہماری فقہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ باب بغاۃ ہمارے معنی کی تائید کرتا ہے۔

اعتراض: 65- تا 67- محمد رضا مصری کی الحسن والحسین (رضی اللہ عنہما) سے مسلسل تین صفحے کسی نامعلوم کی گالیوں سے بھرے ہیں۔ ان باپ بیٹوں کا مؤلفۃ القلوب میں ہونا کفر چھپانا۔ ان پر اور ان کے باپ پر حضور ﷺ کا لعنتیں بھیجنا وغیرہ (صفحہ 66 تا 69)

الجواب: جواب شریف باتوں کا دیا جاتا ہے۔ گالیوں کا نہیں۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں کسی مستند حدیث کی کتاب، علم کلام وعقائد کی کتاب، مستند تاریخی کتاب میں مذکور نہیں۔ مصری ادیب یا تاریخ نگار کتنے ہی معلومات عامہ رکھتے ہوں، مگر پیش کرتے ہوئے بھی تو ادب وشرم اور اسلامی اخلاق درکار ہے۔ بے شک لکھیں نوجوانان جنت ؓ کی مدح اور کمالات پر کتابیں لیکن یہ کیا تک ہے کہ صفحے ہی صفحے بنوامیہ صحابہ کرام ؓ اور دیگر مسلمانوں کو گالیوں سے بھر دیں۔ کیا دنیا میں کسی لیڈر کی مثال مل سکتی ہے۔ کہ خود تو سیاست چھوڑ دے اور پارٹی اولاد کو گالیوں کی گردان صدیوں تک پڑھنے کی تعلیم دے جائے؟ کیا میں ابھی سب دنیا کے نام کے حبداران اہل بیت سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ابن سبا کی پروردہ تربیت یافتہ ٹولی جو نوجوانان جنت کے گرد گھیرا ڈالے رہی انہوں نے کونسا سیاسی اخلاقی مذہبی علمی کارنامہ ان سے سرزد ہونے دیا۔ کتب اہل سنت کی چوری نہ کریں اپنی بناوٹی تاریخ اور بناوٹی مذہبی روایات سے پیش کریں تاکہ ہم مسلمان کفار کو بھی ان کے کارنامے دکھا سکیں اور اسلام کی دعوت دے سکیں کیا ان روسیاہ سبائیوں کا کارنامہ تینوں باپ بیٹوں کے خون پینے اور گالیاں دینے کے سوا اور کچھ بھی ہے؟ تو واضح کریں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے — یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اعتراض: 68- 69- طبری اور البیان الاظہر لکائد المنظہر کا ہے۔ جو ملا علی قاری کا ہے۔

الجواب: ہم مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب مناقب الصحابہ سے دے چکے ہیں۔ ''کہ حضرت امیر معاویہ ؓ تو عادل صاحب فضیلت اور نیک صحابہ میں سے ہیں'' طبری کی یاوہ گوئی بار بار رد کی جا چکی ہے۔ قرآن وحدیث اور سب عقائد اہل سنت کے

مقابل بڑے مورخ کی بھی بات معتبر نہیں۔

اعتراض: 70- عون المعبود شرح سنن ابی داؤد کا ہے کہ اہل بیت کی قدر نہ پہچانی

الجواب: فریقین کے معاملات سے الگ رہنے والے کا ہر گروہ کے حق میں اپنا اچھا یا غیر اچھا تاثر و تبصرہ ہوتا ہے۔ جو دوسرے پر حجت نہیں کہلاتا۔ حضرات حسنینؓ میں حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ میں۔ حضرت علیؓ و حضرت عقیلؓ میں جو بھی اختلاف ہمیں نظر آئے تو ہم یہی کہیں گے کہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ ہم ایک کے بارے میں جج بن کر کہیں کہ اس نے دوسرے کی قدر نہ جانی "چھوٹا منہ بڑی بات ہوگی" تو صحابہ کرامؓ میں ایک دوسرے کی حق تلفی یا کم قدری میں ہمارے تبصرے غیر موزوں ہیں۔ عون المعبود کے صفحہ 115 پر "قدر نہ پہچانی" کا لفظ نہیں ہے۔ شیعہ مؤلف کا اپنا تاثر ہے۔ یہاں حضرت امیر معاویہؓ و حضرت امام حسنؓ کی تعریف ہے۔ حدیث کی پہلی سطر یہ ہے وکان معاویۃ لا یتھم فی حدیث رسول اللہ ﷺ کہ معاویہؓ حدیث رسول سچ بیان کرتے ہیں۔ ان پر کوئی تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔

حضرت امام حسنؓ کی تعریف میں یوں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ امام حسن کی صلح و بیعت نے حضور ﷺ کا معجزہ ظاہر کر دیا کیونکہ آپ نے فرمایا تھا "میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا" اس سے بڑا شرف کیا کہ حضور ﷺ نے آپ کا نام سردار فرمایا ہے۔ (سردار بڑا امن دہ عہدہ ہے) حضرت امام حسن کی وفات پر حضرت امیر معاویہؓ کو دکھ ہوا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ آپ کے چچا سے تعزیت کی۔

(دیکھئے البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138 حالات سال ۴۹ھ)

حضرت امیر معاویہؓ کی پبلک میں مقبولیت

اعتراض: 71- حضرت معاویہ جاہلیت کے بتوں میں سے ایک بت ہے۔ (قول قیس بن سعد البدایہ جلد 8 صفحہ 99)

الجواب: اصل صفحہ ہمارے سامنے ہے حضرت قیس جو حضرت امام حسنؓ کے فوجی کمانڈر انچیف تھے۔ صلح حسن کے بعد بیعت نہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرات حسنینؓ نے سمجھایا آمادہ کیا تو وہ بیعت کرنے لگے۔ تو ایسے موقع پر مخالف ایک دوسرے کو دل لگی کے طور پر نرم گرم سنا دیتے ہیں۔ جو لطیفہ تو بن جاتا ہے۔ مگر ایک دوسرے کی توہین نہیں ہوتی۔ صلح و مودت میں ایک دوسرے کی توہین کیسی؟ حضرت امیر معاویہؓ نے دل لگی سے کہا آپ تو یہود کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ (ان جیسے معزز ہیں) تو حاضر جواب قیس بن سعد جیسے مدبر اور حامی حسن و علیؓ نے کہا آپ جاہلیت کے بتوں جیسے ہیں۔ کہ ہر کوئی آپ کو مانتا ہے۔ مقبول بین الناس کو شیعہ جاہلیت کے بتوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جیسے مجلسی نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی مقبولیت عامہ اور رعایا کی ان پر فریفتگی کو شیعہ عقیدہ تعزیہ پرستی کی طرح کہا کہ ان کی قریش میں بتوں کی طرح پوجا کی جاتی تھی۔ (حیات القلوب جلد 2) یعنی ہر کوئی ان کو مانتا اور خوب تعظیم کرتا ہے۔ (مگر حضرت علیؓ کے تو 3/4 ہی حبدار اور ماننے والے ہیں)

راقم کا دیگر دانشوروں کی طرح خیال ہے کہ یہ عقل و فہم گہری تدبیر چالاکی اور زیرکی میں حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمرو بن العاصؓ کی طرز کے آدمی تھے۔ جب تک یہ مصر کے گورنر رہے معاویہؓ کو شام سے باہر یا مصر کی طرف ایک قدم بھی نہ رکھنے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ بھی دربار میں اس کی تعریف کرتا کہ ہمارے آدمیوں کو عزت سے رکھا ہے۔ بے وقوف سبائی قیسؓ کا دربار مرتضوی میں شکوہ کرنے لگے۔ کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ سے ملا ہوا ہے۔ اسے معزول کر دو۔ حضرت قیسؓ نے کہا مجھے رہنے دو۔ میں نے اپنی چال سے مصر ان سے بچایا ہوا ہے۔ دوسرا آیا تو وہ مصر دے بیٹھے گا مگر یہی ہوا کہ آپؓ نے ان کے کہنے پر حضرت قیسؓ کو ہٹا دیا۔ تو محمد بن ابی بکر نے اپنی بے تجربی سے حضرت امیر معاویہؓ کے حامی اہل خربتا پر سختی کی۔ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے فریاد کی تو حضرت امیر معاویہؓ نے فاتح مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کو صرف چار ہزار کا لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے چند گھنٹوں میں مصر فتح کر لیا۔ محمد بن ابی بکر شہید ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی پھر جرأت اتنی بڑی کہ سارے علاقوں پر حجاز و عراق کے سوا آسانی سے قبضہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حضرت علیؓ کو صلح کرنی پڑی۔ اگر حضرت قیس بن سعدؓ -- ان پر ہزار ہزار رحمتیں ہوں -- معزول نہ ہوتے تو نہ مصر جاتا نہ حضرت امیر معاویہؓ شام سے باہر قدم رکھتے۔ اس ملک گیری کو ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت علیؓ کو خلیفہ مانتے ہیں مگر یہ سب غلطیاں ان جعلی حبداروں دراصل اہل بیت سمیت تمام مسلمانوں کے دشمن، حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کی بھی تو ماننے

اعتراض : 72- لوگ معاویہؓ سے تبرا کرتے تھے۔ جیسے حضرت علیؓ کرتے تھے۔ (احکام القرآن جصاص صفحہ 71)

حضرت امیر معاویہؓ سے عطایا اور وظائف لینا حکومت کو جائز کہنا ہے

الجواب : پورا صفحہ غور سے دیکھا۔ ایسے لفظ یہاں نہیں ہیں۔ البتہ یہ مضمون چل رہا ہے کہ بنو امیہ وغیرہ کے جائز حکمرانوں کے بھی عمال، قضاۃ اور افسروں کی تقرری درست ہے۔ ان کے احکام نافذ ہوں گے عطایا تنخواہیں وغیرہ لینی جائز ہیں۔ صحابہ و نیک تابعین ان کے ماتحت کام کرتے اور وظائف لیتے تھے۔ پھر آخر صفحہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا نام لے کر یوں لکھا ہے
''اس طرح حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد جب حضرت امیر معاویہؓ حکومت پر غالب آ گئے

وقد كان الحسن والحسين يا خذان العطاء وكذالك من كان في ذالك العصر من الصحابة (احکام القرآن صفحہ 71 للجصاص الحنفی)

(ترجمہ) تو حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ عطیات لیتے تھے۔ اسی طرح جتنے صحابہ حضرت معاویہؓ کے دور میں تھے۔ انعام لیتے تھے۔

یہ عبارت تو بانگ دہل ہماری تائید کر رہی ہے کہ کچھ لوگوں کے ناخوش ہونے اور حاکم کو جائز کہنے کے باوجود ان سے اچھے تعلقات رکھتے عطایا اور مالی مفادات حاصل کرتے تھے یہی حکومت کو درست کہنے کی دلیل ہے۔ اگر وہ ظالم ہوتے تو خدا کے ان فرامین کی یہ حسنینؓ جنت کے سردار اور دوسرے صحابہ کرامؓ ان آیات کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرتے۔ اللہ نے ظالموں سے لینا منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(ترجمہ) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمہیں آگ جلائے گی (سورۃ ھود، پارہ 12 رکوع 10)

حضرت امام حسنؓ کے متعلق متعصب شیعہ عالم مقبول دہلوی لکھتے ہیں "کہ آنحضرت ﷺ نے حسن مجتبیٰ کی نسبت فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے نیز حسنین کے بارے میں فرمایا کہ میرے یہ دونوں بیٹے امام ہیں خواہ حصول خلافت کے لئے یہ جنگ برپا کریں یا گھر بیٹھے رہیں (حاشیہ برآیت ماکان محمد پارہ 22 رکوع 2 ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور) حضرت امام حسنؓ نے سید سردار ہو کر صلح و بیعت کا فیصلہ درست کیا امام حسینؓ کی برائے حصول خلافت جنگ برپا کرنے کو یہ شیعہ سیاسی کہہ رہا ہے۔ مسلمان اس پر غور کریں؟ جو لوگ اس صلح کو ناپسند کرنے کا امامین ہمامین پر الزام لگاتے ہیں کیا انہوں نے یہ خود کہا یا ان شیعوں نے ان کے دل چیر کر دیکھے؟ بالفرض دل سے خوش نہ بھی ہوں تو بسا اوقات ہوتا آرہا ہے۔ کہ ایک شخص اپنی بیٹی بہن کا رشتہ کہیں نہیں دینا چاہتا۔ یا مکان، دکان جائیداد کا کسی سے سودا نہیں کرنا چاہتا مگر پھر بوجوہ چاروناچار اسے کرنا ہی پڑتا ہے تو احکام نکاح وملکیت اس پر لاگو ہوں گے۔ نکاح حلال اور اولاد جائز ہوگی۔ سودا جائز اور ملکیت اس کے ہاتھ سے نکل کر خریدار کو حاصل ہو جائے گی۔ تو اب حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت کو درست نہ ماننا دین و دنیا کے سب اصول توڑنا ہے۔

اعتراض: 73- 74- سب سے پہلے امیر معاویہؓ نے نماز کی تکبیرات کو گھٹایا۔ (موطا امام مالک) کتاب الاوائل

الجواب: متن میں تو یہ مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ حاشیہ میں بات کا بتنگڑ بنایا گیا ہے۔ حاشیہ کی عبارت پڑھ لیں۔

"عمران سے امام احمد کی روایت ہے کہ سب سے پہلے (اٹھنے بیٹھنے کھڑے ہونے کی) تکبیر حضرت عثمانؓ نے کم کی جب بوڑھے ہو گئے تھے تو آواز کم ہو گئی تھی۔ یہ احتمال ہے کہ بلند آواز سے نہ پڑھتے دل میں تو پڑھتے تھے: اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ پہلے معاویہؓ نے (بلند آواز سے) تکبیر کہنی چھوڑی۔ ابو عبید کہتے ہیں۔ کہ پہلے زیاد نے کہنی چھوڑی۔ یہ پہلی بات کے برخلاف نہیں کیونکہ زیاد کا چھوڑنا حضرت امیر معاویہؓ کے چھوڑنے سے ہوا۔ اور حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی وجہ سے چھوڑا۔ زرقانی وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سخت حیادار ہونے کی وجہ سے بہت اونچی آواز سے تکبیر نہ کہتے تو یہ طبعی (اور بڑھاپے کی) وجہ سے تھا۔ اور بنو امیہ کا چھوڑنا تبعاً تھا" (صفحہ 61)

مسئلہ واضح ہے کہ تکبیر بالکل کسی نے چھوڑی نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے بڑھاپے میں آواز کی کمی سے پست کہی تو حضرت امیر معاویہؓ نے ان کی اتباع میں (کہ خلفاء راشدینؓ کی اتباع حکم رسول ہے۔ مشکوٰۃ) پست کہنا شروع کر دی تو مسئلہ اختلافی نہیں بوقت ضرورت پست آواز سے کہنا جائز ہے۔ کتاب الاوائل ہمارے ہاں معتبر نہیں۔ تو حجت نہیں۔ اس میں بھی بلند آواز سے چھوڑنا یا ایک مرتبہ بیٹھ کر تقریر (خطاب وخطبہ) کرنا۔ بڑھاپے میں بدن بھاری ہو جانے کی وجہ سے لکھا ہے۔ جسے معترض نے عیب بنا دیا صاحب

کتاب الاوائل اور شیعہ معترض اس حدیث نبوی کو مانیں "لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو ان کو اعتراضات کا نشانہ نہ بناؤ"

اعتراض : 75- تا 77- ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ کی بدعت معاویہ نے پیدا کی۔ (موطا محمد، شرح وقایہ، توضیح)

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ

الجواب : حضرت امیر معاویہؓ کے بغض کی دلدل میں یہ معترض ایسے ڈوبا ہوا ہے کہ امانت و دیانت کے سب راستے اپنے اوپر بند کر دیئے ہیں۔ ورنہ انہی کتابوں میں وضاحت ہے۔ کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے عمل پر حدیث مرفوع حضرت علیؓ کا فیصلہ حضرت محمد باقر زین العابدین کی قضاء وغیرہ موجود ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ منفرد نہیں کہ ان پر بدعت کا الزام لگایا جائے۔

(1) موطا امام محمد کا باب ہے۔ باب الیمین مع الشاہد صفحہ 363 اور پھر حدیث یہ ہے جو صحیح مسلم مشکوۃ المصابیح صفحہ 327، جامع ترمذی صفحہ 212 وغیرہ پر بھی ہے

مالک اخبرنا جعفر بن محمد عن ابیه ان النبی ﷺ قضیٰ بالیمین مع الشاهد .

(ترجمہ) امام مالک نے امام جعفر صادق از محمد باقر اس نے باپ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے (مدعیٰ علیہ سے) ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا۔

اسلام کے عدالتی نظام میں عام قانون یہ ہے کہ مدعی گواہ پیش کرتا ہے وہ مدعی کے حق میں گواہی دے دیں۔ تو مدعیٰ علیہ کے خلاف ڈگری ہو جاتی ہے۔ مدعی کو اس کا حق مدعیٰ علیہ سے لے کر دے دیا جاتا ہے۔ اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو قاضی مدعیٰ علیہ سے قسم اٹھواتا ہے" کہ تم قسم کھا کر کہہ دو کہ مدعی کا دعویٰ غلط ہے میں بری ہوں۔ تو فیصلہ مدعیٰ علیہ کے حق میں ہو جاتا ہے۔ مدعی کو کچھ نہیں ملتا۔ اگر مدعیٰ علیہ اپنی برأت میں قسم نہ اٹھائے یا اس کے حق دینے کا اقرار کر لے تو مدعی کو حق مل جاتا ہے۔ چونکہ اسلام میں جھوٹی گواہی بڑا جرم ہے۔ اسی طرح جھوٹی قسم بڑا گناہ ہے۔ تو مسلمان جب عدالت میں ان دونوں گناہوں سے بچتے ہیں تو عادۃً اسلامی عدالت میں فیصلے برحق اور صحیح وجود پذیر رہتے ہیں۔

اب ایک گواہ اور ایک قسم سے فیصلہ کا معنیٰ یہ ہے

"کہ کبھی دو گواہ مدعی کے پاس نہیں ہوتے تو ایک گواہ کی گواہی کے بعد مدعی کو جج یہ حق دیتا ہے کہ دوسرے گواہ کی جگہ تم خود قسم اٹھاؤ کہ واقعی میں دعوئی میں سچا ہوں مدعیٰ علیہ کے پاس میرا حق دبا ہوا ہے۔ وہ مجھے واپس دلایا جائے"

اب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا مدعی کے ایک گواہ اور پھر اسی کی قسم سے فیصلہ کرنا اور مدعیٰ علیہ سے وہ حق وصول کر کے مدعی کو دلانا جائز ہے یا نہیں۔ تین مذہب ہیں۔

پہلا مذہب ائمہ ثلاثہ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اسے جائز کہتے ہیں دلیل ان کی یہی موطا امام محمد والی۔ پھر مسلم کی پھر

ترمذی، سنن الکبریٰ للبیہقی کی صحیح حدیث ہے۔ اسی کے مطابق ایک مرتبہ ایسا کیس آیا جس میں دو گواہ نہ تھے تو حضرت امیر معاویہؓ نے فیصلہ کر دیا تو رافضی اسے پہلا فیصلہ کرنے والا حضرت امیر معاویہؓ کو بنا کر پھر بدنام کر کے بغض نکال رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی عدالت میں کیس پہلی مرتبہ آیا تھا۔ موطا امام محمد کے اسی عکسی صفحہ کی حدیث اور پھر حاشیہ کی تشریح حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی بیان کر رہی ہے۔ ''حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ کر لوں۔

ترمذی، احمد، ابن ماجہ، دار قطنی، بیہقی، مسلم، ابوداؤد، نسائی 20 صحابہ سے مروی ہے۔ (حاشیہ موطا صفحہ 363)

دوسرا مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ جائز نہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے ''دو مرد گواہ بناؤ ورنہ ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ (پارہ 3 رکوع 7) اور خبر واحد سے قرآن پر اضافہ نہیں ہو سکتا۔

کتب حنفیہ میں یہ مسئلہ اسی انداز میں آیا ہے۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کے فیصلہ کو بھی دلیل نہ مانا تو شیعہ نے وقایہ کا حوالہ دے دیا توضیح تلویح کے حوالہ سے بھی حضرت امیر معاویہؓ کی عظمت شان نمایاں ہوتی ہے۔

''حضرت امیر معاویہؓ کے فیصلہ کو کچھ حضرات نے بدعت اس لئے کہا کہ اس نے اپنی عدالت میں نئے کیس کا نیا فیصلہ کیا تھا۔ کہ پہلے ایسا کیس آیا بھی نہ تھا۔ ورنہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا اور یہ بھی آپ ہی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ بھی ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے فیصلے کرتے رہے ہیں۔ تو اس لحاظ سے حضرت امیر معاویہؓ کا فیصلہ بدعت والا نہ سمجھا جائے گا (توضیح صفحہ 130 مع حاشیہ تلویح از تفتازانی)

تیسرا مذہب شیعہ بھی حضرت امیر معاویہؓ کے تابع ہے۔ امام خمینی کی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 424 پر باب ہے ''ایک گواہ اور قسم کا بیان'' **مسئلہ نمبر 1**

''قرضوں کے فیصلہ میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے جائز ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ جیسے حقوق اللہ، حدود اور چاند کے ثبوت میں ان کے جائز نہ ہونے میں کوئی اشکال نہیں''

اعتراض : 78- حجر بن عدی کو محبت علی کی وجہ سے قتل کیا۔ (تتمۃ المختصر فی اخبار البشر لابن الوردی صفحہ 255)

الجواب : غلط الزام ہے۔ بارہا گذر چکا کہ حجر کو ان کے دہشت گردوں کے جتھہ کے ساتھ جامع مسجد میں گورنر کی تقریر پر حملہ کر نے شر و فساد سے جمعہ نہ ہو سکنے اور گواہوں کے ثبوت پر ان کو سزا دی گئی۔ دیکھئے طبری، البدایہ وغیرہ الذہبی جلد 2 صفحہ 276، الاخبار الطوال للدینوری شیعی صفحہ 221، طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 218، تاریخ ابن عساکر، تہذیب جلد 2 صفحہ 373، حضرت معاویہؓ صفحہ 195. وغیرہ۔

سانحہ کربلا کا بانی کون؟

اعتراض: 79- سانحہ کربلا کی بنیاد معاویہؓ نے رکھی۔(علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کا ترجمہ صفحہ 167)

الجواب: شیعہ کہتے ہیں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکرؓ کے متفقہ خلیفہ قرار پانے سے پڑ گئی۔(تقریریں مجالس عزا) یہ سبائی جب اپنا جرم نہ مانیں کہ ہمارا مقصود ہی اہل بیت کو اٹھا کر حکومت سے لڑانا شہید کرانا اور پھران کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں میں شر و فساد کرانا اور ایسے فرقے کو پالنا ہے جس نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ کو شہید کیا تھا۔ اب مخدوم مسلمین علامہ اقبال پر بھی یہ تہمت لگا دی۔ حالانکہ وہ مسئلہ جبر و قدر پر تقریر کر رہے ہیں۔ اور بالالفاظ ان کے نہیں ہیں۔ رافضی کی بناوٹ ہے۔ تا کہ 95% مسلمان اقبال سے بھی بدظن ہوں۔ جس نے خلیفہ اول کی شان میں فرمایا

؎ پروانے کو شمع کا فی بلبل کو پھول بس   صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

شیعہ کی معتبر ترین کتاب جلاء العیون از ملا باقر علی مجلسی ذکر حسینؓ اسباب شہادت میں ہے۔(کہ سانحہ کے بانی یہی کوفی ہیں)

"حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد یہ سبائی مومن امام حسینؓ کے پاس آئے۔ حسن نے تو ہماری بات نہ مانی تھی۔ اب تم معاویہ کے خلاف اٹھو اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ امام حسین نے ڈانٹ کر فرمایا ہرگز نہیں ہم معاہدہ امن و صلح پر چکے ہیں۔ نہ اس نے خلاف ورزی کی اور ہمیں تکلیف دی نہ ہم اسے دیتے ہیں۔ پھر وہ ناکام ہو کر آپ کے بھائی محمد بن حنفیہ کے پاس آئے اور بغاوت پر ابھارا تو محمد نے بھی ان کو دھتکار کر دربار سے نکال دیا۔ پھر وہ امام حسینؓ کے پاس آئے تو امام محمد کو امام حسین نے کہا بھائی جان!" یہ لوگ ہمیں حکومت سے لڑا کر ہمارے خون سے کھیلنا چاہتے ہیں اور انہیں خاموشی پر مجبور کیا" (جلاء العیون فارسی)

اعتراض: 80- امیر معاویہ کی بیوی کے غیر مردوں سے ناجائز تعلقات تھے۔(حیات الحیوان، الکبریٰ للدمیری)

الجواب: تہمت لگانے والے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ عکسی صفحہ 182 جلد 2 ہاتھی کے حالات میں ہے

"طرطوشی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک ہاتھی حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ کے زمانے میں دمشق آ گیا شامی اسے دیکھنے کے لئے شہر سے باہر نکل گئے۔ کہ ایسا بڑا ہاتھی انہوں نے نہ دیکھا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنے محل کی چھت پر موقع پا کر چڑھے گھر پر بھی نظر پڑتی تھی۔ تو ایک شخص کو اپنی کچھ باندیوں کے پاس دیکھا محل کے کمرے میں تو جلدی کمرہ کی طرف اتر آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا کون؟ آپ نے کہا امیر المومنین تو دروازہ کھل گیا۔ امیر المومنین معاویہ اندر داخل ہوئے تو اس آدمی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو شرم اور بہت ڈر سے سر جھکائے ہوئے تھا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا اے شخص تو میرے محل میں داخل ہو کر میرے حرم کے پاس کیسے آ بیٹھا۔ کیا تجھے میرے انتقام کا ڈر نہ تھا۔ یا میری پکڑ کا خوف نہیں۔ تیری تباہی! تو بتا تو تجھے کس چیز نے اس بات پر ابھارا؟ تو وہ کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے، آپ کی بردباری نے (شوق گناہ نہیں) اس پر ابھارا ہے تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا اگر میں تجھے معاف کر دوں تو کیا

تو اسے میرے بارے چھپائے گا اور کسی کو نہیں بتائے گا۔ تو اس نے کہا ہاں تو معاویہ نے اسے معاف کر دیا (عکسی صفحہ ختم ہوا)

مؤلف کو حد قذف لگائی جائے

قارئین! متعلقہ آدھا عربی سے مترجم من وعن صفحہ آپ کے سامنے ہے۔ اس میں کونسا لفظ ہے ''بیوی کے غیر مردوں سے ناجائز تعلقات تھے'' کیا یہ بہتان محض نہیں آج بھی کسی ذاکر مجتہد چوہدری کے گھر میں اتفاقاً کوئی بے وقوف آسکتا ہے۔ مالک مکان سختی سے باز پرس کر سکتا ہے۔ مگر وہ خود ناجائز تعلقات کے لئے آنے کا اقرار کرتا ہے۔ نہ باندیاں، نوکرانیاں ایسا الزام لگاتی ہیں۔ تو ایک گلی کا دشمن فرد یہ شور مچادے کہ اس گھر کی عورتوں کے اس سے ناجائز تعلقات ہیں۔ کیا یہ جھوٹ بولنا اور تہمت لگانا حد قذف کی سزا نہیں بتاتا۔ اور ایسے رافضیوں کو لگنی چاہئے۔ عربی لفظ حظایاہ ہے اس کا معنی بیویاں نہیں گھر کی باندیاں نوکرانیاں ہیں۔ منجد صفحہ 136 پر ہے ''الحظیۃ مونث الحظی امیر یا بادشاہ کی معزز باندی جمع خظایا ہے'' صاحب کتاب حیات الحیوان بار بار امیر المومنین اور باپ بیٹے کو رضی اللہ عنہما کا تمغہ دیتا ہے۔ بردباری کی انوکھی مثال بتاتا ہے ورنہ اس کی ہڈیاں بھی نہ ملتیں۔ پھر وہ رافضی نمک حرام یہ واقعہ لوگوں کو بتا دیتا ہے۔ جو تاریخ کا جز بن کر حیوان کے ذکر والی کتاب سے دشمن اسلام کو بھی مل جاتا ہے۔ جو آپ کی بیوی پر ناجائز تعلقات کی تہمت بھی لگا دیتا ہے۔ اور شرماتا نہیں۔

(لعنۃ اللہ علی اعداء الصحابۃ اجمعین)

اعتراض: 81- محمد بن ابی بکر کو قتل کر کے لاش گدھے کی کھال میں رکھ کر جلادی۔ (خلافت وملوکیت لابی الاعلیٰ مودودی)

الجواب: یہ وحشیانہ حرکت خود فوجیوں کی ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اسے کوئی حکم نہ دیا تھا۔ جیسے حضرت علیؓ کے فوجی افسر جاریہ بن قدامہ نے بصرہ میں 70 حامیان عثمان کو زندہ جلا دیا تھا۔ آپ نے تو ان کو یہ حکم نہ دیا تھا۔ (تاریخ)

اعتراض: 82- حضرت امیر معاویہؓ شہادت حضرت حسنؓ پر خوش ہوا اور سجدہ شکر بجالایا۔

(ربیع الابرار زمخشری صفحہ 186 اخبار الطوال دینوری)

الجواب: حضرت حسنؓ کو زہر دلانا اور خوش ہونا بناوٹی تاریخ کے دونوں سفید جھوٹ ہیں حضرت امام حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کا کونسا جرم کیا تھا؟ کیا برضا و رغبت حکم رسول کے تحت حکومت دے کر صلح کر لینا اور نو سال باہمی محبت سے گذارنا ہر سال دونوں بھائیوں کا شاہانہ دمشق کا دورہ کرنا لاکھوں دراہم کے انعام واعزاز کے ساتھ واپس آنا کیا جرم ہے؟ (منتہی الآمال از عباس قمی وغیرہ)

کسی بڑے کی وفات سن کر سجدہ میں گرنا خدا کی عظمت اور حادثہ کا تقاضہ ہے جیسے حضرت ابن عباسؓ نے ام المومنین صفیہؓ کی وفات سن کر سجدہ کیا تھا (مشکوٰۃ صفحہ 132) ------ پھر بقول شیعہ در جھوٹی تاریخ دشمن تو امام حسینؓ تھے۔ کہ فرمایا میری ناک کٹ جاتی تو اس صلح سے بہتر تھا۔ جو میرے بھائی نے صلح و بیعت کر کے کیا۔ (جلاء العیون)

اس لئے شیعہ آج بھی امام حسنؓ کے دبے دشمن اور امام حسینؓ کے کھلے دوست ہیں۔ بالفرض یہ حرکت اور خوشی اگر حضرت امیر

معاویہؓ نے کرنی ہی تھی تو امام حسینؓ سے کرتے نہ کہ اپنے محسن امام حسنؓ سے کرتے۔ سچ ہی یہ مقولہ کسی نے کہا ہے "جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے" مگر تاریخ میں سبائیوں کی چالوں سے ناواقف بھولے بھالے مسلمان یہ جھوٹ لکھ دیتے ہیں اور قاتل اہل بیت اس کا پروپیگنڈہ کرتا آرہا ہے۔

موت حسنؓ پر خوشی وہی کرے جس نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور ناکام ہو کر چاہتا تھا کہ یہ زہر سے مرے تاکہ امام حسینؓ کو اٹھا کر ہم معاویہ پر بغاوت کریں۔ یا قصہ زہر سے ان کی بدنامی تو کریں۔ پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ زمخشری معتزلی شیعہ ہے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کا جانی دشمن ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے۔ اور دینوری تو مشہور شیعہ مورخ ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے وفات حسنؓ پر غمگین ہو کر حضرت ابن عباسؓ سے تعزیت کی

اسلامی شرعی عدالت اسلام آباد کے چیف جسٹس علامہ خالد محمود صاحب اس اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں۔

جواب یہ غلط ہے جب حضرت امام حسنؓ کی وفات کی خبر حضرت امیر معاویہؓ کو ملی تو آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیٹھے تھے آپ ہاشمی ہونے کے ناطے حضرت امام حسنؓ کے اقرباء میں سے تھے (چچا لگتے تھے) حضرت امیر معاویہؓ نے یہ خبر سنتے ہی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے تعزیت کی اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی بہت اچھے کلمات جواباً کہے۔ اس روایت کے ہوتے ہوئے کسی کمزور اور بے بنیاد روایت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جو معدی بن کرب کی بقیہ جیسے کمزور بے حجت راوی سے ہے۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر جلد 1 صفحہ 478)

حافظ ابن کثیر دمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) جو اہل دمشق کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔

"جب حضرت حسن بن علیؓ کی وفات کا خط آیا تو اتفاق سے حضرت ابن عباسؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ان سے حضرت حسنؓ کی وفات پر بڑے اچھے الفاظ میں تعزیت کی اور حضرت عبداللہ بن عباس نے بھی نہایت اچھے انداز میں اس کا جواب دیا۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ بھی کہا

لا یسوک اللہ ولا یحزنک فی الحسن بن علی فقال ابن عباس لمعاویۃ لا یحزننی اللہ ولا یسوء نی ما ابقی اللہ امیر المومنین (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)

(ترجمہ) تمہیں خدا تکلیف سے بچائے اور حضرت حسن بن علیؓ کے بارے میں غمگین نہ ہونے دے اس پر حضرت ابن عباسؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا اللہ مجھے غمگین نہ ہونے دیں گے جب تک امیر المومنین معاویہ زندہ ہیں۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

الاخبار الطوال دینوری شیعہ کی روایت بھی غلط ہے۔ یہ جملہ صحیح ہے "جب وہ (ابن عباس) ملے تو معاویہؓ نے حسنؓ کی وفات پر تعزیت بھی کی۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1108)

حضرت امیر معاویہؓ کی حضرات حسنینؓ سے، باقی اولاد علیؓ اور بنو ہاشم سے کوئی دشمنی ونفرت نہ تھی۔ سب کو بیش بہا وظائف دیتے تھے۔ اور حضرت امام حسنؓ ہی نے تو یہ گاڑی برحق لائن پر چلائی تھی۔ شیعہ عالم مجلسی بھی لکھتا ہے

امام حسن نے معاویہ سے صلح کر کے اس شرط پر مسلمانوں کی حکومت و ولایت اس کے سپرد کی کہ وہ ان میں کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور سیرت خلفاء صالحین راشدین کے مطابق حکومت کریں گے۔ (بحار الانوار جلد 10 صفحہ 164) بحوالہ عبقات جلد 2 صفحہ 55)

زمانہ جاہلیت کے اشعار سے کسی پر طعن جائز نہیں

اعتراض: 83- ہندہ اور ابوسفیان کے دل میں حضرت علی اور حمزہ کی دشمنی بھری تھی۔ (شاہنامہ اسلام صفحہ 38)

الجواب: زمانہ کفر کا واقعہ ہے۔ جو اللہ نے ہر مسلمان کے ایسے پہلے گناہ معاف کر دیئے تھے۔ بار ہا یہ آیت ہم لکھ چکے ہیں۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْراً رَّحِیْماً ☆ (سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) ہاں جس کافر نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اچھے اعمال کئے تو ان کی سب برائیاں اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

اب جو شخص اموی غیر اموی فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں کو بار بار کفر کے گناہوں کا طعنہ دے حضور رحمۃ للعالمین تو ان سب کے باتفاق تاریخ تمام گناہوں کو معاف کر دیں مگر قرآن وحدیث کا منکر معاف نہ کرے تو ہم کیسے مانیں کہ یہ مسلمان یا مومن ہے۔ (معاذ اللہ)

جب محبوب رسول شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے پہلے زمانہ کفر کے ایسے اشعار ہم نے نہ ماننے یہی جواب دیا تو ایک اردو شاعر --- اپنی جگہ معزز ہی سہی مگر صحابی کے مقابلہ میں تو ایک بٹا لاکھ بھی نہیں --- کے اشعار سے صحابہ پر طعن کیسے تسلیم کریں۔ اگر کسی شیعہ کی جرأت ہے تو فتح مکہ کے بعد سے ہندہ اور ابوسفیان کی وفات تک کوئی چند سطر کا واقعہ یا قول پیش کریں کہ پھر انہوں نے حضور ﷺ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ یا کسی ہاشمی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی یا نقصان پہنچایا ہو؟ فھل من مبارز؟

ہم نے حفیظ جالندھری کا شاہنامہ اسلام پڑھا دیکھا نہیں ہے۔ کہ کچھ رائے و تبصرہ پیش کریں۔ البتہ یہ اصول ہم ہر قاری کو بتاتے ہیں کہ اسلام عہد نبوت میں صرف سعودی عرب اور یمن تک پہنچا پھر خدائی وعدہ اور حضور ﷺ کی بشارتوں کے مطابق 64 لاکھ مربع میل پر آفتاب ہدایت بن کر چمکا۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ تم مسلمان ہی سب دنیا پر غالب رہو گے۔ اگر مومن ہو گے۔ (پارہ 4 رکوع 5)

خدا کا وعدہ سچا ہوا کسریٰ و قیصری کی بین الاقوامی طاقتیں اگر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، اور ان کے جرنیل فاتحوں نے مٹا ڈالیں تو بنو امیہ کی فتوحات کے متعلق حکیم الاسلام علامہ اقبال نے بھی کہہ دیا۔

؎ دشت و دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے ‏ ‏ ‏ بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
کہ آج ہم ان ہی کی فتوحات کے کارناموں سے 58 ممالک میں دنیا کے بڑے حصہ پر باعزت جی رہے ہیں۔(الحمدللہ)
اگر حفیظ جالندھری کا شاھنامہ اسلامہ ہو یا اور کسی مسلمان شاعر کا کلام۔اگر وہ خلفاء راشدینؓ اور بنوامیہ کے فاتحین اور ان کے مثالی جرنیلوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔اور اب بھی مسلمانوں کو جہاد پر ابھارتا ہے۔تو ہم اس کو مبارک سلام کہتے ہیں۔لیکن اگر وہ انیس دبیر غالب مومن کی طرح عہد نبوت کی چند جنگوں میں صرف ایک بزرگ صحابی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔عرب سے باہر تو اس کا کام ہی رونا رلانا ہے۔اور بنوامیہ کی کردار کشی کرتا ہے۔تا کہ ایرانی مجوسی خوش ہو جائیں۔جو فتح ایران پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ سے ناراض چلے آرہے تھے۔تو میاں ایسے شاعروں کو ہم دور سے بھی سلام نہیں کہتے

اعتراض: 84- صحابی سمرۃ بن جندب نے امیر معاویہ پر لعنت کی۔(الکامل فی التاریخ ذکر وفات الربیع جلد 3 صفحہ 245)

حضرت سمرہ بن جندب کی خدمات اور شہادت

الجواب : تحقیقی دستاویز صفحہ 819 پر آپ نے سمرۃ بن جندب کو فاسق کہا۔ صفحہ 858 میں آپ نے اسے جہنمی بتایا۔اب صفحہ 1113 پر حضرت امیر معاویہؓ پر لعنت کرنے والا صحابی سمرۃ بن جندب کہہ کر اپنے ساتھ مومن جنتی بنا ڈالا۔سبحان اللہ اس لگائی بجھائی میں مسلمانوں کو باہم لڑوانے مروانے میں دنیا کی بدترین یہودی قوم بھی شیعہ سے آگے نہ بڑھ سکی۔
کامل فی التاریخ کی یہ روایت بلاسند ہے۔ایک صحابی سے دوسرے صحابی پر لعن کر رہی ہے کہ معاویہؓ نے اسے معزول کیوں کیا۔یہ روایت مقبول نہیں کیونکہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے خلاف ہے ہمارے زمانے کے نہ تھے کہ حکومت کسی افسر کو معزول کرے تو وہ گالی دینے لگے۔اس بزرگ صحابی کا ترجمہ ہم پہلے ایک کتاب سے نقل کر چکے ہیں۔اب علامہ ابن حجر کے اصابہ سے ملاحظہ فرمائیں۔
''سمرۃ بن جندب بن حلال بن جریج......الخ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حلفاء انصار میں سے تھے۔اس کے باپ شہید ہو گئے۔اس کو ماں نے حضور ﷺ کے آگے پیش کیا۔جب کہ ایک انصاری نے اس کی ماں سے شادی کر لی تھی۔حضور ﷺ انصار کے لڑکوں کا جہاد کے لئے چناؤ کر رہے تھے۔ایک لڑکے کو لے لیا اور سمرہ کو (چھوٹا سمجھ کر) رد کر دیا۔یہ بولا حضورؐ میں اسے کشتی میں گرا سکتا ہوں۔آپ نے کشتی کرادی۔سمرہ نے اسے گرادیا۔تو حضور ﷺ نے اس نوعمر لڑکے سمرہ کو مجاہدین اسلام میں شامل کر لیا۔عبداللہ بن برید سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔کہ میں حضور ﷺ کے زمانے میں لڑکا تھا۔(ریگولر طالبعلم کی طرح) آپ سے حدیثیں سن کر یاد کر لیتا۔(عہد خلافت راشدہ میں فتوحات میں حصہ لینے کے بعد) سمرہ بصرہ میں ٹھہر گئے۔زیاد جب کوفہ جاتا تو ان کو بصرہ کا گورنر بنا جاتا۔یہ خارجیوں پر سخت گیر تھے۔تو وہ اس پر اعتراضات کرتے تھے۔(وہی اعتراض اس شیعہ نے اسی کتاب میں لے کر 3 جگہ تو اس (مظلوم از خوارج) صحابی کی کردار کشی کی ہے)
حضرت حسن بصریؒ اور حضرت ابن سیرینؒ (بصرہ کے بزرگ تابعین) اس صحابی کی بڑی تعریفیں کرتے تھے۔حضرت ابن

سیرینؒ نے اُس رسالہ کے متعلق جو سمرہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا تھا۔ کہا کہ اس میں بہت علم ہے۔ ابورجاء عطاردی، امام شعبی، ابن ابی لیلیٰ، مطرف بن شخیر اور بہت سے تابعین نے ان سے روایات کی ہیں۔ آپ کے پوتے عبداللہ بن سلیمان بن سمرہ نے بھی روایت کی ہے۔ ۶۰ھ میں وفات پائی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں ایک آگ سے کھولتی دیگ میں گر پڑے اور شہید ہو گئے۔ تو حضور ﷺ کا یہ فرمان۔۔ ابوہریرہ۔۔ ابومحذورہ۔۔ اور سمرہ میں سے ایک آگ میں مرے گا۔ سچا ہوا (الاصابہ جلد 2 صفحہ 79 قسم اول)

کبھی قاتل کا معنیٰ خود مارنے والا نہیں سبب بن کر مروانے والا ہوتا ہے

یہی وہ روایت ہے جسے نقل کر کے شیعہ نے آگ سے کھولتے پانی میں شہید ہونے والے صحابی کو جہنمی بنا ڈالا۔ (معاذ اللہ)

مگر صحابہ کے دفاع میں عمر گذارنے والے اسی کو اپنی نجات کا ذریعہ جاننے والے اس فقیر کی بھی سنئے

(۱) کہ آپؐ نے اسے آگ میں مرنے والا صحابی بتایا حالانکہ یہ آگ میں تو نہیں گرے آگ کے سبب سے گرم ہونے والا پانی سبب موت بنا۔

(۲) حضرت ابراہیم نے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ (پارہ 13 رکوع 18) اے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ فرما کر بتوں کو گمراہ کرنے والا بتایا۔ حالانکہ بے جان بت کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ گمراہی کا سبب تو بنے ہیں۔

(۳) صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 513 کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ بدر والے سال عمرہ کرنے آئے تو اپنے ایک کافر امیہ بن خلف دوست کے پاس مہمان ٹھہرے۔ ابوجہل اس کافر سے جھگڑنے آیا کہ تو نے محمد کے ساتھی کو مہمان کیوں بنایا ہے۔ وہ گھبرا کر نکالنے لگا تو حضرت سعد بن معاذ نے فرمایا کہ کیا تو ابوجہل کی حمایت کرتا ہے۔ میں نے خود حضور ﷺ سے سنا کہ "ابوجہل تیرا قاتل" ہے وہ کافر دل سے حضور ﷺ کو سچا مانتا تھا۔ ابوجہل کی بات نہ مانی۔ چند ماہ بعد جب بدر کے لئے ایک ہزار کا لشکر ابوجہل نے مکہ سے نکالا امیہ مارا گیا تو حضور ﷺ کا فرمان سچا ہوا کہ ابوجہل تیرا قاتل ہے۔ یعنی تجھے قتل کرانے والا ہے۔ سمرہ آگ میں مرے گا یعنی آگ پانی گرم کر کے اسے مروائے گی۔ تو جیسے یہاں قتل کی نسبت اصل قاتلوں کی طرف نہیں بلکہ سبب بننے والوں کی طرف ہے۔ اسی طرح حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت میں قتل کی نسبت اصل قاتلوں کی طرف نہیں بلکہ سبب بننے والوں کی طرف ہے۔ کہ "باغی گروہ حضرت عمارؓ کو شہید کرے گا" یعنی حضرت عمارؓ کو حضرت عثمانؓ کا قاتل خود جان کر دشمنوں کو باور کرا کر ان سے قتل کروا دے گا۔ یہی حضرت معاویہؓ نے وجہ بتائی تھی۔ کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ قاتل عثمان جتا کر ہمارے سامنے لا کر مروانے والوں نے اسے قتل کرایا ہے۔ جیسے جھوٹے گواہوں کی گواہی سے قتل کا فیصلہ تو جج سناتا ہے۔ مگر قتل کی نسبت گواہوں کی طرف ہوتی ہے۔ انہوں نے مارا ہے یعنی مروایا ہے ہم پہلے باحوالہ طبری جلد 4 صفحہ 2 بتا چکے ہیں" کہ قاتل عثمان شبث بن ربعی نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا تھا۔ کہ تو جو عثمان کے قاتلوں کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا عمار کو بھی قتل کرے گا؟ یہی سبائی گروہ جنگ جمل وصفین کا سبب اور کروانے والا ہے۔ حضرت حسنؓ پر حملہ کروانے والا زہر دے کر مارنے والا بھی یہی ہے

حضرت امام حسینؓ کو بلا کر قتل کرنے والا اور قتل کرانے والا بھی یہی ہے۔

قتل عثمان سے شیعہ حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ کی برأت نہیں بتاتے

آج بھی سڑکوں پر ناچنے والے پانچ نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت میں نہ پڑھنے والے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت میں بلوائیوں کو ابھارنے والے اور ان کے حامی حضرت عمار بھی تھے۔ اگر میری یہ بات غلط ہے تو کوئی فاضل جج ایک ایک دو دو لاکھ روپے مقررہ فیس مجالس عزا لینے والے کسی بھی مجتہد کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے قرآن سر پر رکھوا کر بارہ اماموں کے نام سے (غلط قسم) بھی اٹھوا کر یہ 3 باتیں پوچھے

(۱) حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ کے دوست ومحافظ تھے۔ **یا** دشمن اور بلوائیوں کے حامی تھے۔

(۲) کیا اس بہیمانہ قتل پر دل سے ناخوش، اور شہادت عثمان کو فعل حرام جانتے تھے **یا** دل سے خوش تھے اور قتل کے حامی تھے۔

(۳) کیا قاتلان عثمان بلوائیوں کو مجرم قابل قصاص وسزا جانتے تھے **یا** ان کو سزا سے بری اپنے دوست اور طالبان قصاص سے بچاتے تھے۔

انشاء اللہ ہر کٹر شیعہ پہلی بات پر چپ رہے گا۔ یا کے بعد دوسری پر ہاں کرے گا۔ انکار ہرگز نہ کر سکے گا۔ تجربہ وآزمائش شرط ہے

اہل سنت اس گناہ سے دونوں کو بری مانتے ہیں

ہر مسلمان سوچ لے کہ فسادی کون ہے۔ یہ رافضی جو حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ اور بڑے اکابر صحابہ کرامؓ کی اہل سنت کی طرح برأت نہ کرنے والے، الٹا ان کو دل سے قتل کی پالیسی میں شریک ماننے والے

یا حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ جنہوں نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا پھر مجبورا دفاعی جنگ لڑی۔ میری بات پر سچا گواہ گلگت سے شیعہ کا شائع شدہ رسالہ ''ابن سبا کا افسانوی کردار صفحہ 57 تا آخر ہے۔

ہم مسلمان حضرت علیؓ کو (اور اسی طرح حضرت عمارؓ کو بھی) قتل عثمان یا اس پر خوش ہونے سے مبرا جانتے ہیں۔ مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 95 حضرت عثمان کے فضائل میں ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اے اللہ میں دم عثمان سے آپ کے سامنے بری ہوں۔ قتل عثمان کے دن تو میری عقل اڑ گئی اپنی ذات کو بھی نہ پہچانا لوگ میرے پاس بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا میں خدا سے شرماتا ہوں کہ ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس عثمان کو شہید کیا ہے۔ کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے فرمایا میں اس سے کیسے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ میں شرماتا ہوں کہ بیعت لوں جب کہ عثمان دفن بھی نہیں ہوئے۔ لوگ چلے گئے۔ دفن کے بعد پھر واپس آگئے .... اور بیعت کر کے یا امیر المومنین کہا تو گویا میرا دل پھٹ رہا تھا۔ تو میں نے کہا اے اللہ مجھ سے عثمان کے لئے لے لے تاکہ آپ راضی ہو جائیں'' حاکم اور ذہبی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔ شیخین کی شرط

ہے۔گو بخاری و مسلم نے نقل نہیں کی' مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 95 تلخیص

اعتراض : 85- 86- امیر معاویہ نے امام حسنؓ کو شہید کرایا ہے۔(مروج الذہب للمسعودی، سیر الاولیاء کرمانی)

حضرت امیر معاویہؓ شہادت حسنؓ سے بری ہیں

الجواب : پہلے بارہا ہم تردید کر چکے ہیں۔کہ حضرت معاویہؓ پر یہ بہتان ہے۔مسعودی شیعہ ہے اہل سنت پر حجت نہیں سیر الاولیاء والا غیر مشہور نقال ہے۔جس کی بات حجت نہیں۔تعجب ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ جیسا عظیم سیاستدان رعایا کے ہر فرد اور ہر گروہ کو خوش رکھنے والا بنو ہاشم اور اہل بیت پر عطیات کے دریا بہانے والا، امام حسنؓ کو شہید کرائے۔یا ان کی خبر وفات سن کو خوش ہو سب جھوٹ ہے۔سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ حضرت علیؓ ایک عراقی لشکر جرار لے کر شام آگئے۔اور پھر حملہ میں بھی پہل کر دی فریقین کا بڑا ہی نقصان ہوا اس حضرت علیؓ کی خبر وفات سن کر حضرت امیر معاویہؓ روتے ہیں۔فضائل بار بار سنتے اور اشکبار ہوتے ہیں۔

البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 139 میں ہے کہ جب حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگے۔

(۱) اہلیہ کے وجہ پوچھنے پر فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ ان کی وفات سے کیا فقہ اور کیا علم دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(۲) علامہ ابن جوزیؒ نے ابو صالح سے ایک لمبی روایت کی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ضرار صاحب علی کو بار بار کہہ کر خوشی سے طویل مناقب سنے

(۳) پھر آپ کے آنسو بہ پڑے اور فرمایا اللہ ابوالحسن پر رحم فرمائے۔بخدا وہ ایسے ہی تھے۔(الاستیعاب جلد 3 صفحہ 43-44)

(۴) کیا کسی ذی ہوش مسلمان کی عقل یہ مان سکتی ہے کہ اس حضرت علیؓ کے بیٹے امام حسنؓ نے تو حضرت امیر معاویہؓ کو بخوشی خلافت دے دی تو وہ 9 سال بعد اسے شہید کرائے اور خوش ہو؟

اعتراض : 87- اسلام میں پہلا باغی معاویہ بن ابی سفیان ہے۔(شرح مقاصد فی علم الکلام)

الجواب : یہ وہی شیعہ عقیدہ میں گالی ہے۔جو وہ بار بار دے رہے ہیں سوال نقل کرتے ہیں مگر یہ خائن و غدار اس کا جواب ہر گز نہیں پڑھتے۔اسی کی نفی اور جواب علامہ تفتازانی اسی صفحہ پر یہ دیتے ہیں۔

وبالجملة فلم یقصدوا الا الخیر و الصلاح فی الدین واما الیوم فلا معنیٰ لبسط اللسان فیهم الا التهاون بنقلة الدین الباذلین انفسهم واموالهم فی نصرته المکرمین بصحبة خیر البشر و محبتهم (شرح مقاصد صفحہ 306)

(ترجمہ) جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے (ان اختلافات اور تصادم میں) صرف بھلائی اور دین میں درستی چاہی۔تو آج ان میں زبان طعن کھولنے سے اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان دین کے نقل کرنے والوں حضور ﷺ اور اسلام کی نصرت میں اپنی جانیں اور اموال قربان کرنے والوں۔۔جو خیر البشر کی صحابیت

اور محبت کی وجہ سے بہت مکرم تھے۔۔ کی توہین کی جائے۔

اعتراض: 88- مسند ابی عوانہ کی روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ سے اختلاف رکھنے والا (ایک نامعلوم) شخص آپ کے اعمال پر تنقید کر رہا ہے اور اپنی تائید میں قرآن پڑھ رہا ہے۔

الجواب: علماء کا فقہاء کا حق کہ صحابہ کرامؓ کا اختلاف ہو تو ہر ایک اپنے حق میں قرآن وسنت کے دلائل لاتا ہے۔ دوسرے کے دلائل کا جواب دیتا ہے۔ اس روایت میں اتنی ہی بات مذکور ہے۔ ہم بعد والوں کو یہ حق نہیں کہ ایک کی طرفداری اور تائید میں دوسرے کا گلہ غیبت کرنے لگیں۔ اور قرآن وسنت والے اس کے دلائل کو برا جانیں یا نظر انداز کر دیں۔ یہ حرکت خطرۂ ایمان ہے اختلافی دو گروہ دیکھ کر ہمیں تو خدا کا یہ حکم ہے ''کہ مومن بھائی بھائی ہیں تو تم ان میں صلح کرا دو۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ حجرات، رکوع 1 پارہ 26)

ایک کی بغیر اتباع ایسی طرف داری کہ دوسرے گروہ پر دشمنی کے بم چلائے جائیں ایمان وتقویٰ کی بات نہیں ہے۔

اعتراض: 89- 90- معاویہ آذان میں شہادت رسالت کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ (مروج الذہب للمسعودی) الاخبار موفقیات

شہادت رسالت کو بے کار کس نے بتایا

الجواب: مسعودی شیعہ ہے۔ اور یہ جھوٹی روایت بھی مامون الرشید عباسی شیعہ بادشاہ نے اس وقت بنا کر لوگوں میں پھیلائی کہ اس نے حضرت امیر معاویہؓ کے ذکر خیر پر پابندی لگا دی تھی۔ اسی عکسی صفحہ 104 جلد 3 میں ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق مامون الرشید کا اعلان اور اس کا سبب 212ھ میں مامون الرشید نے اپنی مملکت میں یہ اعلان کرایا ''میں ہر اس شخص کی حفاظت سے بری ہوں جو معاویہ کا اچھائی کے ساتھ ذکر کرے یا اسے کسی صحابی پر فضیلت دے'' پھر آگے جو جھوٹی روایت لکھی ہے۔ وہ ایک سار قصہ گو کی ہے اور وہ اسے مطرف بن مغیرہ بن شعبہ ثقفی کا بیان بتاتا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کی مجلس میں بیٹھتا تھا۔ قصہ گو تو تیسری صدی کے آغاز میں مامون الرشید کے دور کا ہے۔ مگر مطرف بیان کرنے والا پونے دو سو سال پہلے معاویہ کے دور کا ہے۔ 5/6 واسطے غائب ہیں۔ تو ایسی منقطع ہی منقطع روایت ایک صحابی کے ایمان دری کے لئے ان ہی لوگوں کو زیبا ہے۔ جو رسالت کو ناقص اور گھٹیا جان کر عقیدہ امامت کے موجد ہیں۔ تب مومن بنے ہیں۔ پھر ہم نے اسد الغابہ الاصابہ الاستیعاب میں مطرف بن المغیرہ بن شعبہ کو دیکھا صحابہ میں نہ پایا۔ پھر تقریب التہذیب میزان الاعتدال للذہبی میں دیکھا کہ تابعین میں سے کوئی حدیث کا راوی ہو وہاں بھی نہ ملا۔ تو یہ پہلا راوی ہی جعلی اور مجہول ہے۔ درحقیقت رسالت کا منکر وہ مجوسی یہودی رافضی فرقہ ہے۔ جس نے محمد رسول اللہ کے سوا لاکھ شاگردوں مریدوں صحابہ کو مرتد اور ایمان سے خارج مانا کہ ان کو حضور ﷺ نے اپنا کلمہ پڑھایا اور توحید و رسالت والی آذان سکھائی۔ (علی کا کلمہ و آذان کیوں نہ سکھائی) تو انہوں نے عرصہ بعد صرف 3 صحابہ کو علیؓ کا جبدار اور شاگرد مان کر مومن تو بنا لیا۔ مگر چوتھی صدی میں کلمہ اذان خطبات وغیرہ

میں علی ولی اللہ کا اضافہ بنایا اور چلایا۔ گو صاحب من لا یحضرہ الفقیہ نے باب الاذان جلد 1 صفحہ 188 میں ان کو مفوضہ ملعون کہہ کر ان کے کلمہ اور دیگر اضافہ جات میں دیگر محدثین کی طرح ان پر خوب لعنت و پھٹکار کی ہے۔ ابن بابویہ قمی نے مفوضہ کو اسی لئے لعنتی کہا ہے۔ مگر آج لعنتیں تو مسلسل کھاتے ہیں۔ پھر یہ لعنتیں برسانے والی جعلی امامت کی آذان ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ زبیر بن بکار کی موفقیات میں بھی اسی مجہول مطرف بن مغیرہ بن شعبہ کے نام سے جھوٹی بلا سند روایت ہے۔ یہ اگر مشہور صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا بیٹا ہے تو شیعہ ان دونوں کے دشمن ہیں۔ لہذا ذاکروں کی طرح سار قصہ گو نے بات بنا کر اس کی طرف منسوب کر دی ہے

اعتراض: 91- مستدرک حاکم جلد 3 کی حدیث ہے کہ حاکموں کے انوکھے کام حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر فٹ کئے "کہ معاویہ بدعتی امراء میں سے ایک ہے" (تحقیقی دستاویز صفحہ 1127)

الجواب: پوری حدیث یہ ہے۔

"کہ تمہارے انتظامی امور میرے بعد ایسے لوگوں کے پاس بھی ہوں گے۔ کہ وہ تمہارے انوکھے کام پہچانتے ہوں گے۔ اور جن اچھی باتوں کو تم پہچانتے ہو وہ ان کو انوکھا جانیں گے۔ تو خدا کے نافرمان حاکم کی اطاعت نہ کرو۔ اور اپنے آپ کو عتاب نہ کرو"

اس حدیث میں حاکم اور رعایا میں زمانہ کے لحاظ سے تغیر کا ذکر ہے۔ جیسے ہم اپنے محاورہ میں کہتے ہیں "جیسی روح ویسے فرشتے جیسی رعایا ویسا حاکم" تو حضور ﷺ کے فرمان کا مقصد یہ ہے" کہ تم اپنے علم یقینی میں اگر حاکم کو غلطی پر دیکھو تو اتباع نہ کرو" ورنہ امر جائز و مباح میں یا بوقت ضرورت و اصلاح میں دیگر احادیث صحیحہ کی بنا پر امراء کی اطاعت لازمی ہو گی۔ گو وہ غلام کالا ناک کٹا ہی کیوں نہ ہو۔

مختلف مزاج نیک لوگوں کی دینی خدمات

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر آدمی کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔ اور وہ بہادر متقی، عالم، صالح ہونے کے باوجود جو بھی نیک نیتی سے اچھا کام کرتا ہے ثواب پاتا ہے۔ تو وہ اس کے مزاج کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ میں نرمی اور حضرت موسیٰؑ میں سختی مسلم ہے خود حضرت نبی ﷺ مزاج میں نرم بردبار اور عفو و درگذر کا شاہکار ہیں۔ اسی طرح آپ کے قریب ترین مصاحب سب امت سے بالاتفاق، ترتیب وار افضل خلفاء راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ بھی مختلف المزاج ہیں۔ علمی فقہی، سیاسی اور اشاعت دین میں مزاج کے مطابق خدمات میں شہرہ آفاق ہیں۔ اسی طرح دیگر اصحاب رسول کی خدمات بھی مزاج کے تابع ہیں۔ کوئی بڑا بہادر جرنیل اور فاتح ہے۔ کوئی بڑا سیاستدان اور منتظم ہے۔ کوئی صوفی مزاج، عابد و زاہد ہے۔ کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ کوئی اصلاح خلق اپنے حاکموں پر تنقیدی نظر اور مجاہرانہ گفتگو میں بڑا کمال رکھتا ہے۔ ہم اب یہ مزاج ہر دوسرے پر لازم کر دیں وہ اس مزاج کا نہ ہو تو اس کی تنقیص شان کرنے لگیں

ہماری غلطی ہوگی۔ کیونکہ اس نے اگر کچھ خاص اوصاف میں نیکیاں کم کمائی ہیں تو دوسرے کمالات میں بہت بڑا ہوا ہے۔ شاہ میسور ٹیپو سلطان نے بادشاہ ہوکر انگریز سے ٹکر لی۔ شہید ہوکر تاریخ جہاد آزادی میں سنہری نام لکھوایا ہے۔ تو دکن حیدر آباد کے رئیس میر عثمان علی خان نے علم دین اس کی اشاعت اعلیٰ عربی کتب کی طباعت میں معرکو مات کر دیا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور سر سید احمد خان ایک ہی استاد مولانا احمد علیؒ محدث سہارنپوری کے شاگرد تھے۔ حضرت نانوتویؒ نے مسلمانوں کا دین بچایا۔ دار العلوم دیوبند قائم کر کے برصغیر کو اسپین و غرناطہ بننے سے بچالیا۔ آج اس کی 40 ہزار سے زائد دینی مدارس کی شاخیں پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں 60 کروڑ مسلمانوں کا ایمان و اسلام سنت کے مطابق قائم کئے ہوئے ہیں۔ شدید نظریاتی اختلاف کے باوجود سر سید احمد خان نے علی گڑھ کالج یونیورسٹی قائم کر کے مسلمانوں کی دنیا بچالی۔ تاکہ وہ عصری علوم سے بیگانہ اور ہندو کے غلام بن کر نہ رہیں۔ گو اس تعلیم سے انگریز کی غلامی گلے کا ہار بن گئی۔ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (پارہ 2 رکوع 2) ہر ایک اپنی اپنی سمت پر چل رہا ہے۔ تو اے مسلمانو! تم بھی نیکی کے کاموں میں مقابلہ کرو۔ (کسی سے پیچھے نہ رہو)

چودہ سو سال سے صرف ہم مسلمانوں سے لڑنے والے کوئی تعمیری، اصلاحی، جہادی، مسلمانوں میں اتحادی کام ہرگز نہ کرنے والے شیعہ دوست اگر یہ اصول مان لیں۔ ہر صحابی رسول کے مزاج کے مطابق کارنامے فراخ دلی سے مشہور کرتے رہیں۔ اور کمی ونقص کی باتیں نظر انداز کر دیں اور ایک بہادر صحابی کی صرف حاکموں پر تنقید ہی کو اپنا مذہب بنا کر سیاسی امور میں ہمیں کافروں کا غلام نہ بنائیں تو سب مسلمان ایک ہو جائیں گے۔ پھر سے فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

اب حضرت عبادہ بن صامتؓ کی تنقیدی روایت پر بھی غور کریں۔

حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید والی روایت منقطع اور کمزور ہے

نہ خود صحیح ہے نہ اس کے راوی معتبر ہیں۔

پہلا راوی مسلم بن خالد ہے۔ جو ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال میں علامہ ذہبی اس کا تعارف یوں کراتے ہیں۔

(دق) مسلم بن خالد زنجی فقیہ مولیٰ بنی مخزوم ابن ملیکہ زہری عمر بن کثیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس سے امام شافعی، حمیدی، مسدد اور کافی لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام بن معین کہتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک دفعہ ثقہ کہتے ہیں۔ پھر دوسری مرتبہ ضعیف کہتے ہیں۔ ساجی اسے کثیر الغلط کہتے ہیں۔ کہ تقدیر کا منکر تھا بخاری منکر الحدیث کہتے ہیں۔ ابو حاتم نے کہا اس سے احتجاج نہ کیا جائے۔ ابو داؤد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن مدینی اسے "کچھ نہیں" کہتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اس پر حرج نہیں ہے۔ ازرقی اسے فقیہ عابد دائمی روزہ دار کہتے ہیں۔ میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 102 طبع حلبی مصر

دوسرا راوی محمد بن ماہان الخزاز ہے۔ جو ہمیں میزان الاعتدال تقریب التہذیب میں نہیں ملا۔ حالات صحابہ والی کتب۔ الاصابہ، الاستیعاب، اسد الغابہ وغیرہا میں تو اس کا تذکرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو روایت منقطع ہوگئی۔ مسند اور معتبر نہ رہی۔

تیسرا راوی علی بن عبدالعزیز فزاری ہے۔ جو صدوق ہو کر مدلس شیعہ ہے۔ ابن حبان نے اسے بہت ضعیف کہا ہے۔
(تقریب صفحہ 248)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کسی گناہ پر تنقید نہیں کی۔ ظاہری شاہانہ مزاج کو اپنی درویشی کے بالمقابل ناپسند کیا ہے۔ تو حدیث پڑھ دی۔ علامہ حاکم بڑی علمی شخصیت ہیں۔ مگر علماء ان کو تفضیلی شیعہ کہتے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ کی مذمت میں کسی روایت کا اعتبار نہ رہا

اعتراض : 92- تاریخ دمشق الکبیر کے حوالہ جلد 7 صفحہ 215 پر بھی یہی تنقید ہے۔ جو سونے کے ہار کے بدلے 600 دینار دینے پر کی تھی۔ اب چاندی کے برتنوں دوسرے برتنوں کے ساتھ کم وبیش ہونے والے سودا پر ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو اپنی جگہ یقین تھا کہ یہ کمی وبیشی ان کی صنعت واجرت کی وجہ سے ہے۔ جسے جیولری والے کاریگر خوب جانتے ہیں۔ تاہم حضرت عبادہؓ جو برسر عام حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید تو کر دیتے تھے۔ اور کوئی دوسرا اصحابی ان کی تائید میں نہ بولتا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے کمال بردباری سے یوں کہہ کر بات ختم کر دی اور ان کو چپ کرا دیا۔

فقال معاوية مانجد شيئا ابلغ فيما بيني و بين اصحاب محمد ﷺ من الصفح عنهم .
(تہذیب تاریخ دمشق جلد 7 صفحہ 215)

(ترجمہ) حضرت امیر معاویہؓ نے اٹھ کر حضرت عبادہؓ کو یہ جواب دیا کہ میرے اور صحابہ کے درمیان جو اختلاف ہے اس پر اس سے زیادہ کوئی چیز بلیغ اور موثر نہیں کہ درگزر اور معاف کر دیا جائے۔

گدھے سے تشبیہ والی روایت جھوٹ ہے

اعتراض : 93- 94- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے معاویہ کو گدھے سے تشبیہ دی اور اسی حوالہ سے اسے فیض الباری میں نقل کر دیا گیا۔

الجواب: یہ روایت ہی غلط ہے راوی غلط ہیں۔ شرح معانی الآثار طحاوی باب الوتر صفحہ 199 پر صحیح روایت تو یہ لکھی ہے۔ جس کا **پہلا** راوی ولید بن مسلم ہے تقریب میں ہے۔ الولید بن مسلم بن سباب العنبری ابو بشر البصری ثقہ پانچویں طبقہ کے ہیں۔
(التقریب صفحہ 371)

دوسرے امام اوزاعی تو شام کے مشہور فقیہ محدث اور امام ہیں۔ کسی کتاب سے توثیق نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔

تیسرے عطاء بن ابی رباح قریشی مکی ثقہ فقیہ کثیر الارسال تیسرے طبقہ کے ہیں۔ ۱۱۴ھ میں وفات پائی تقریب صفحہ 239

چوتھے جرامت حضرت عبداللہ بن عباسؓ اوپر کے تین ثقہ راوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور حضرت امیر معاویہؓ پر عیب لگاتے ہوئے کہا کہ اس کے بارے آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے وتر ایک رکعت پڑھی ہے۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اصاب معاوية کہ معاویہ نے درست کیا۔ (معانی الآثار طحاوی)

یہی ابن عباس کی روایت صحیح بخاری باب ذکر معاویہ میں ہے۔اصاب فانہ فقیہ۔معاویہ نے درست کیا وہ سمجھدار عالم ہیں۔
چونکہ حنفیہ اور اکثر امت وتر تین رکعت پڑھتی ہے۔اور حضرت امیر معاویہؓ کے ایک پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر فوراً الگ نیت سے اور ایک رکعت پڑھ لی وتر کی تین رکعتیں ہوگئیں۔کچھ علماء اسے جائز کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی توثیق درست ہے،حضرت معاویہؓ کے رد میں طحاوی کی روایت کمزور ہے

امام طحاویؒ نے ایک اور کمزور روایت سے حضرت ابن عباسؓ کی بات کی تردید نقل کردی۔اس کے کمزور راوی یہ ہیں۔
(۱) ابوغسان مالک بن یحیٰی حمدانی میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 429 میں ہے مالک بن یحیٰی بن عمرو بن مالک ابوغسان النکری (ہمدانی) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ابن حبان نے ان پر اعتراض کیا ہے۔امام بخاری نے کہا اس کی حدیث پر نظر (اعتراض) ہے۔
(۲) عبدالوہاب بن عطاء ہے۔تقریب صفحہ 222 پر ہے۔عبدالوہاب بن عطا الخصاف ابونصر عجل بصری نزیل بغداد صدوق ہیں کئی دفعہ غلطیاں کرتے ہیں۔حضرت عباسؓ کی فضیلت میں ان کی حدیث کا محدثین نے انکار کیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثور سے تدلیس کی ہے۔نویں طبقہ کے ہیں۔۲۰۶ھ یا ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 681 میں اس کی ثقاہت مختلف فیہ لکھی ہے۔یحیٰی نے کہا کچھ حرج نہیں۔امام احمد نے ضعیف الحدیث اور مضطرب کہا ہے۔نسائی قوی نہیں کہتے۔بلکہ متروک الحدیث کہا ہے۔رازی کہتے ہیں۔جھوٹ بولتا ہے۔یہ قدری تھا۔ابوسلیمان دارانی زاہد نے اس (بدعتی) کے پیچھے نماز نہ پڑھی (میزان جلد 2 صفحہ 682) ہمارے بزرگوں کو اور سب خطا کاروں کو اللہ معاف فرمائے۔3 وتر کے خلاف یہی طحاوی کی کمزور روایت فیض الباری میں نقل کردی۔پھر ان کو خود بھی پسند نہیں کہتے ہیں یہ سخت کلمہ ہے۔کشف الستر کی طرف رجوع کریں۔(فیض الباری جلد 4 صفحہ 70)

اعتراض : 95-معاویہ کی جنگ وجدل جذبہ نفسانی تعصب امویت کے باعث تھی۔
(انوار الباری جلد 12 شرح بخاری از سید احمد رضا بجنوری)

الجواب: یہ غیر صحابہ افراد کی بعض صحابہ پر یکطرفہ سخت رائے ہے۔دل کا حال اور نفسانی جذبہ خدا ہی جانتا ہے۔درجن بھر آیات میں خدا نے صحابہ کے اعمال نیک جذبہ اور اخلاص سے ذکر فرمائے ہیں یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا۔(پارہ 26 رکوع 12) اور باتفاق مفسرین ومحدثین آیات کا خاص جماعت میں شان نزول عام سمجھا جاتا ہے۔اور ہم پچھلے فقہاء کے فیصلے صحابہ کے اعمال پر لاگو نہیں ہوسکتے تو ہم حضرت علیؓ سے شدید محبت ایمانی کی وجہ سے طالبین قصاص کے حضرت علیؓ سے مطالبہ اور اختلاف کو جذبہ نفسانی یا تعصب قومی پر حمل کرکے بدظنی کا گناہ شیعوں کی طرح کیوں کریں۔اور کتابوں میں لکھ کر دشمن کو کیوں ہتھیار پکڑ دائیں۔

کیا ان اختلافات میں حضرت امیر معاویہؓ پر پہل کرنے والے حضرت علیؓ پر بھی یہ سوچ اور جذبہ مانا جائے گا؟ معاذ اللہ تو ایک پر یہ تہمت گناہ ہوگی ہم اہل سنت کے تینوں مکاتب فکر (دیوبندی، بریلوی حنفی اور غیر مقلد) حضرت مجدد الف ثانیؒ کی بزرگی پر متفق ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ صحابہؓ کی شان میں کیا فرماتے ہیں

وہ تو فرماتے ہیں ''دوم یہ کہ اھل سنت و الجماعة شکر اللہ سعیھم حضرت خیر البشر علیه الصلاة و السلام کے اصحاب کے لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ پر محمول کرتے ہیں۔ اور ہوا وتعصب سے دور جانتے ہیں کیونکہ ان کے نفوس خیر البشر کی صحبت سے پاک ہو چکے تھے۔ اور ان کے روشن سینے عداوت و کینے سے پاک صاف ہو گئے تھے۔ (مکتوبات جلد 3 صفحہ 29)

مکتوبات ربانی جلد 2 صفحہ 78 فارسی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ عقیدہ شیعہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ کیا محبت ہے کہ اس کے حاصل ہونے کی شرط (اتباع اہل بیت نہیں) حضور ﷺ کے جانشینوں سے دشمنی بنالی جائے --علیه و علیهم الصلاة و السلام-- اور اصحاب خیر البشر پر طعن کرنا اور ان کو گالی دینا (اپنا ایمان) بنالیا جائے۔ کیا اہل سنت کا گناہ یہی ہے کہ وہ اہل بیت کرامؓ کی تعظیم و محبت کے ساتھ تمام صحابہ رسول کی بھی توقیر و عزت کرتے ہیں-- آپ پر اور ان کے اصحاب پر درود وسلام ہوتا رہے --اور باوجود منازعات و اختلافات کے کسی کو برائی سے یاد نہیں کرتے اور پیغمبر ﷺ کی صحابیت کی تعظیم کی وجہ سے ان کو ہوا وتعصب سے دور جانتے ہیں''

حضرت علیؓ خود ان جنگوں میں متردد تھے

''گھر والا اپنے گھر کے حالات کو خوب جانتا ہے'' مولا علی اس خونریزی پر پریشان تھے۔

(1) جنگ جمل میں حضرت طلحہ کی طرح ان کے بیٹے محمد شہید ہو گئے تو حضرت علیؓ نے انا للہ پڑھی اور فرمایا اللہ کی قسم یہ تو بہت نیک نوجوان تھا۔ پر غمگین اور دکھی ہو کر بیٹھ گئے۔ تو حضرت حسنؓ نے فرمایا ابا! میں تو آپ کو اس جنگ میں آنے سے روکتا تھا مگر آپ کی رائے پر فلاں فلاں (محمد بن اسماء اور اُشتر نخعی اگر حسنؓ اس کا نام لے تو وہ اس کو قتل کر دیتے جیسے جمل میں حضرت طلحہؓ کی طرح حضرت علیؓ کو قتل کرنے کا مشورہ خفیہ سبائیوں کی میٹنگ میں اس نے دیا تھا۔ مگر بڑے پیر عبداللہ بن سبا یہودی نے رد کر دیا تھا'' طبری وغیرہ حالات جمل) غالب آ گئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے یہ تو ہو چکا۔ کاش میں اس حادثہ سے 20 سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا محمد بن حاطب کہتے ہیں اے امیر المومنین ہم مدینہ منورہ جائیں گے تو لوگ (مدینہ کے مسلمان اس جنگ میں شریک نہ ہوئے تھے) ہم سے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھیں گے تو ہم کیا کہیں؟ تو حضرت عمارؓ اور محمد بن ابی بکر پہلے بول پڑے اور کہا جو کہا۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا ''تم کہتے ہو کہ حضرت عثمانؓ نے (دوسروں کو) ہم پر ترجیح دی۔ اور

حکومت اچھی نہ کی تو تم نے اسے سزا دی۔ اللہ کی قسم! تم نے بڑی سزا دی اور تم (قیامت کے دن) بڑے عادل حاکم کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہارے درمیان فیصلے کرے گا۔ اے حاطب کے بیٹے جب تجھ سے (عثمان کے متعلق) پوچھا جائے تو کہہ دینا خدا کی قسم عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیئے اور متقی رہے۔ پھر ایمان لائے اور گناہوں سے بچ کر متقی رہے اور خوب نیکیاں کیں اور اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (پارہ 7 رکوع 2) مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 104 کتاب معرفتہ الصحابہ (امام حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح جانا ہے۔ اور کسی راوی پر تنقید نہیں کی ہے)

(2) ولید بن مسلم از امام اوزاعی اور وہ میمون بن مہران سے راوی ہیں۔ (تینوں راوی بالاتفاق ثقہ ہیں) کہ حضرت علیؓ نے (اپنی برأت از قتل عثمان خلافاً للعقیدۃ الشیعۃ) فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ دنیا اور اس کی سب نعمتوں کے بدلے میں عثمان پر تلوار اٹھاتا' نمی ہارون بن عنترہ اور اپنے باپ سے کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو میں نے خورنق کے مقام میں دیکھا آپ تخت پر بیٹھے تھے ابان بن عثمان آپ کے پاس تھے۔ تو فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور تیرا باپ ان لوگوں سے ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ ☆ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَاهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ...... الخ (سورۃ حجر پارہ 14 رکوع 4)

(ترجمہ) اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال دیں گے۔ اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔ نہ ان جنتیوں میں ان کو کوئی رنج پہنچیگا اور نہ وہ ان سے نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بہت بخشنے والا مہربان ہوں'' (مقبول ترجمہ صفحہ 316)

(3) بروایت مجالد از شعبی حضرت کعب بن مالکؓ نے حضرت علیؓ کی برأت میں عثمانؓ کا مرثیہ یوں پڑھا

(۱) فکف یدیہ ثم اغلق بابہ وایقن ان اللہ لیس بغافل

(حضرت علیؓ نے) اپنے ہاتھ روک لئے پھر دروازہ بند کر دیا۔ اور یقین کیا کہ اللہ (عثمان کا بدلہ لینے سے) غافل نہیں

(۲) حضرت علیؓ نے لوگوں سے کہا ان کو قتل نہ کرو اللہ ہر اس آدمی کو معاف کرے جو عثمان سے نہیں لڑا۔

(۳) اب تم نے کیا دیکھا کہ اللہ نے ان پر بغض اور دشمنی اتفاق کے بعد ڈال دی ہے۔

(۴) کیا دیکھتے ہو بھلائی سب لوگوں سے پیٹھ کر کے ایسے دور چلی گئی۔ جیسے پانی سے بھرے بادل پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ حاکم اور ذہبی اسے صحیح کہتے ہیں۔ جرح نہیں کرتے۔ (مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 106)

(4) حضرت علیؓ نے خطبہ جمل میں فرمایا (ام المومنین حضرت عائشہؓ کی حفاظت میں) ''قوم کے خوش خوش لڑا کے کہاں ہیں ہم نے کہا اونٹ کے ارد گرد ان کی لاشیں پڑی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ہماری امارت میں اس (جنگ) کا حضور ﷺ نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا تھا کہ ہم نے آپ کے ارشاد کی پیروی کی ہو۔ لیکن ہم نے اپنی طرف سے (قاتلان عثمان کا مشورہ مان کر)

رائے قائم کی ہے۔(پہلا دور کیا اچھا تھا)

استخلف ابو بکر فاقام و استقام ثم استخلف عمر فاقام واستقام ثم ضرب الدھر بجرانہ (مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 104)

(ترجمہ) حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو (دین پر) جمے رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا۔ پھر عمر خلیفہ ہوئے تو وہ بھی دین پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا۔ حتیٰ کہ زمانہ امن کا اونٹ آرام کے لئے سینہ اور گردن ٹیک کر بیٹھ گیا۔

(5) حسن بن فرات قزاز (ثقہ ابن معین وغیرہ میزان جلد 3 صفحہ 343) اپنے باپ سے وہ عمیر بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے صفین کی طرف چلنے کا ارادہ کیا۔ اشتر نخعی کی نخع قوم اس کے گرد جمع ہوگئی تو فرمایا ہم نے بصریوں سے جنگ ان سے بیعت لے کر بھی کی۔ ہم نے اس کی تاویل کی (کہ انہوں نے لشکر بنا کر ہم سے قصاص کیوں مانگا) اور تم اب اس قوم کی طرف جارہے ہو کہ انہوں نے ہماری بیعت بھی نہ کی (تو ان سے اپنی اطاعت کیسے کروائیں؟)

تو اب ہر آدمی غور کرے کہ وہ کس پر تلوار چلائے گا۔ ذہبی کہتے ہیں یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 107)

قارئین کرام! یہ پانچ سچے حوالہ جات اور سچے حضرت علیؓ کے نورانی ارشادات پھر غور سے پڑھ لیجئے۔ اور خدا لگتی کہیے کہ ''پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند'' پیر خود نہیں اڑتے مرید اڑا لے جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو برحق اور مظلوم و مغفور جان کر یہ جنگیں خود نہیں لڑیں اشتر نخعی جیسے خدا اور حرم رسول کے دشمنوں نے لڑائی ہیں۔ جو آج بھی فخر سے کہتے ہیں ''ذوالفقار حیدری نیام سے نکل آئی اور 90 ہزار مسلمانوں کا صفایا کر دیا'' اس لئے ہمارے بھولے بھالے سنی مؤلفین و محدثین، فقہاء و مقررین طالبین قصاص کو ہی برا کہہ کر صرف شیعہ کو ہی خوش نہ کیا کریں۔ کچھ فتوؤں کی کالی چھینٹیں حضرت عثمان مظلومؓ کے قاتلوں ظالموں منافقوں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے ان دشمنوں پر بھی چھینٹا کریں۔ واللہ الہادی

اعتراض : 96- تا 98- امیر معاویہ سود خور تھا۔(سنن ابن ماجہ، سنن الکبریٰ، شرح معانی الآثار)

سود خوری کی حقیقت

الجواب : وہی پرانا طعن ہے۔ جس کا جواب تفصیلاً ہو چکا ہے۔ کہ پورا فرمان رسول از حضرت عبادہ بن صامتؓ یہ ہے کہ سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد الیناد دینا واجب ہے۔ کمی بیشی یا ادھار حرام ہے۔ لیکن دھات کی قسم بدل جائے چاندی کا لین دین سونے سے ہو یا اس کا عکس تو کمی بیشی جائز ہے۔ ادھار یا وقت کی تاخیر جائز نہیں۔ اب اگر دو چیزیں ہیں تو ایک جنس کی مگر ایک میں کام ہوا ہے۔ زائد چیز نگ انگوٹھی میں نگینہ وغیرہ لگا ہوا ہے تو جس طرف کوئی زائد

چیز لگی ہو اس میں سونا یا چاندی کم ہونا چاہئے۔ تا کہ یہ کم سونا چاندی دوسرے کے سونا چاندی کے برابر شمار ہو اور اس میں جو سونا چاندی زائد ہو وہ کم سونے چاندی والی چیز میں لگی زائد چیزوں نگ نگینہ یا بناوٹ کی قیمت اجرت میں شمار کیا جائے۔ بہشتی زیور جز 5 صفحہ 263 کے ایک مسئلہ سے وضاحت یوں ہے

''اپنی انگوٹھی کسی کی انگوٹھی سے بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے۔ چاہئے دونوں کی چاندی برابر ہے یا کم یا زیادہ سب درست ہے۔ البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں سادی بغیر نگ کے ہوں تو برابر وزن ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوگئی تو سود ہو جائے گا۔ (اعلیٰ ڈیزائن یا قیمتی محنت کا شرع میں اعتبار نہیں) اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی ہے تو سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے۔ ورنہ حرام اور سود ہے''

اس مسئلہ کی وضاحت اور کمی بیشی کے ساتھ لین دین کی درستی شرح معانی الآثار کے عکسی صفحہ 263 سے بھی دیکھ لیں۔

''امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عبادہؓ کا حضرت امیر معاویہؓ پر انکار سونا سونے کے بدلے ادھار دینے پر ہوا اس کے سوا نہ تھا۔ رہا وہ ہار سونے کا جسے سونے کے بدلے اشرفی میں بیچا جائے یا وہ ہار چاندی کا جسے چاندی کے دراہم کے بدلے بیچا جائے تو ہماری اس روایت میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ وہ ایک طرف زیادہ سونا چاندی ہونے پر بیچا جائے تو وہ (دوسری طرف زائد چیزیں ہونے کی وجہ سے) جائز ہے۔ اس پر ہمارے دلائل یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباسؓ نے ایک تلوار دراہم (چاندی کا روپیہ) کے بدلے خریدی حالانکہ اس کا دستہ چاندی کا تھا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے اس چاندی لگی ہوئی تلوار کا سودا (زیادہ وہ چاندی دے کر جائز جانا اور کر دیا)۔

(۲) سالم بن عبداللہ (ابن عمرؓ) نے وہ کپڑا خریدا جس پر سونے کی تاروں کا کام ہوا تھا۔ تو یہ اس کے سونے کے دیناروں کے بدلے خریدنا زیادہ سونے سے جائز تھا۔ (کیا آج ترقی یافتہ دور میں یہ سنا ہے کہ کپڑے سونے کی تاروں سے بنے جائیں؟)

(۳) حضرت مجاہد تابعیؒ سونا سونے کے بدلے یا چاندی چاندی کے بدلے نقدا نقدا بیچنا جائز جانتے تھے۔ جبکہ ایک طرف کچھ اور چیز ہوتی دوسری طرف سونا چاندی زیادہ ہوتا تھا۔

(۴) حضرت حسن بصریؒ اس میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔ کہ دراہم سے مرصع تلوار زیادہ دراہم دے کر خریدی جائے۔ چاندی چاندی کے بدلے ہوگی۔ زائد اس تلوار کے لئے ہوگی۔

(۵) حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا چاندی سے کام شدہ تلوار بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب چاندی اس سے زیادہ لی جائے۔

(۶) امام شعبی بھی ایسی تلوار کا زیادہ چاندی سے بیچنا جائز کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں حائل دستہ اور لمبا بھالا شامل ہے۔

(شرح معانی الآثار طحاوی صفحہ 263 باب الربا)

مسئلہ کی وضاحت آپ کے سامنے ہے۔سونے چاندی سے بنی ہوئی چیزوں میں یہ فنی کی بیشی سنی شیعہ (کتب فقہ دیکھیں) سب لوگوں کے ہاں جائز ہے۔اسی پر دنیا کا کاروبار ہے۔شیعہ کو چونکہ اصحاب رسول سے دشمنی ہے تو حضرت امیر معاویہؓ پر برسنے کے لئے بہانہ چاہئے۔تو حضرت عبادہ بن صامتؓ کی اس حدیث کو بہانہ بنا دیا۔ورنہ ابن ماجہ کی روایت میں یہ صراحت ہے ''کہ مال غنیمت زیادہ آیا ایسے برتن بھی تھے جن پر چاندی کا کام شدہ تھا۔لوگوں نے ان پر لگی ہوئی چاندی سے زیادہ دراہم دے کر سودے شروع کر دیئے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حدیث سنا کر روک دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا

لا اری الربا فی هذا الا ما کان من نظرة ہم تو ان سودوں میں ادھار کو سود کہتے ہیں۔

حضرت عبادہؓ کو بروقت یہ جواب پسند نہ آیا اور فرمایا کہ میں تو حدیث رسول سناؤں اور تم اپنی رائے پیش کرو میں اس جگہ نہیں رہوں گا۔مدینہ واپس آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ بھیج دیا۔کہ وہ گندی زمین ہے جس میں آپ جیسے نیک لوگ نہ رہیں۔ مگر حضرت معاویہؓ کو یہ کہا کہ تمہارا حکم اس پر نہیں چلے گا۔'' (ابن ماجہ صفحہ 4)

غور کیجئے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو یہ نہیں کہا کہ تم نے مسئلہ غلط سمجھا اور سود کھایا کھلایا کیونکہ وہ سمجھ گئے کہ حضرت معاویہؓ مسئلہ صحیح سمجھے ہیں۔حضرت عبادہ بن صامتؓ عجلت میں نہ سمجھ سکے۔تو یہ تنازع ہو گیا۔(اللہ سب کو معاف فرمائے آمین)

اعتراض : 99- تا 103- امیر معاویہؓ میں چار مہلک برائیاں تھیں۔قول حسن بصریؒ،البدایہ،محاضرات اصفہانی،نجوم الزاحرہ والامام زید از ابوزحرہ، نظام الدولہ فی الاسلام از قاہرہ۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1150)

حضرت حسن بصریؒ کے قول کا جواب

الجواب: پہلے بھی یہ طعن ہو چکا ہے۔پہلی گذارش تو یہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ گو نیک بزرگ اور محدث فقیہ ہیں مگر صحابی نہیں ہیں۔تو ان کا ایک بزرگ صحابی سے اختلاف جان کر یوں سخت الفاظ میں ان کے کردار پر حملہ کرنا جائز ہی نہ تھا۔سب اہل سنت اکابر صحابہؓ، ائمہ دین، فقہاء، محدثینؒ اسے جائز نہیں کہتے وہ بھی ان باتوں کو ناپسند جان کر تاویلات و توجیہات کرتے ہیں۔کہ ہر بڑا حاکم، منتظم، قاضی، فقیہ واقعہ کی صورت حال جان کر حکم دیتا، فیصلہ سناتا، فتویٰ دیتا ہے۔تو ان کی امانت و دیانت پر حملہ نہیں کیا جاتا۔تو حضرت حسن بصریؒ کو خدا معاف کرے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک صحابی پر ایسے سخت الفاظ چسپاں کرے۔جب کہ حضور ﷺ کا ارشاد بروایت حضرت علی المرتضیٰؓ یہ ہے۔

(ا) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

میں اپنے صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے ہر اس شخص کو روکتا ہوں جو میرے رسول ہونے کی گواہی دے۔ میرے صحابہ سے اللہ راضی ہو گیا اور اپنی کتاب میں ان کی اچھی تعریف کی۔تم میرے صحابہ کی خاص تعظیم کرنا مجھے ان کی ہی فکر ہے۔کیونکہ جب لوگوں نے مجھے چھوڑا تو انہوں نے مجھے گلے لگایا۔لوگوں نے مجھے جھٹلایا

تو انہوں نے مجھے سچا کہا۔لوگ مجھ سے لڑے انہوں نے میری امداد کی پھر خاص کر انصار کا ادب کرنا۔اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ میرے اندر کی بنیان ہیں۔جس میں زخم ہوتی ہے صرف باہر کا لباس نہیں۔(کنز العمال جلد 6 صفحہ 311 بحوالہ عدالت صحابہ کرام صفحہ 154)

(۲) حضرت حسن بصریؒ ہی حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔کہ آپ نے فرمایا لوگو! حاکموں کو برا نہ کہو اگر وہ نیک کام کریں تو ان کو ثواب ہوگا۔تم پر شکریہ لازم ہے۔اور اگر وہ برا کام کریں گے ان پر گناہ ہوگا تم کو صبر کرنا ہوگا۔

(کتاب الخراج لابی یوسف صفحہ 22)

سوچئے امام حسن بصریؒ جیسے بزرگ عالم ایسے ارشادات رسول کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں؟اس کے خلاف خود حضرت حسن بصریؒ کا اپنا بیان بروایت امام اوزاعی ہم اعتراض نمبر 23 میں ذکر کر چکے ہیں۔

اقوال صحابہؓ

(۱) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہو تو تم لوگ معاویہ کی اتباع کرنا اور ان کے پاس شام چلے جانا
(تطہیر الجنان صفحہ 37)

(۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے معاویہ جیسا عادل اور حقانی فیصلے کرنے والا نہیں دیکھا
(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)

(۳) حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ بن ابی سفیان کے سوا کوئی نہیں پایا
(منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 185)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے معاویہ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا۔(استیعاب)

(۵) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے معاویہ سے بہتر حکومت کے لئے موزوں کسی کو نہ پایا۔(طبری جلد 2 صفحہ 215)

(۶) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم کو بڑے اصحاب رسول نے روکا ہے کہ ہم اپنے حاکموں کو برا کہیں۔نہ ان کے عیب ڈھونڈیں نہ ان کی نافرمانی کریں۔خدا سے ڈریں۔اور صبر کریں۔ (کتاب الخراج لابی یوسف صفحہ 11 طبع بولاق مصر)

امام حسن بصری جیسے تابعین بزرگوں کے ارشادت

(۱) حضرت قتادہؒ کہتے ہیں لوگو! تم اگر حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ہوتے تو تمہاری اکثریت یہی کہتی کہ مہدی یہی ہے۔

(۲) حضرت اعمشؒ حضرت مجاہدؒ تابعی سے نقل کرتے ہیں کہ تم حضرت معاویہؓ کو پاتے تو کہتے مہدی یہی ہے۔

(۳) حضرت اعمشؒ کی مجلس میں عمر بن عبدالعزیزؒ اور ان کے عدل کا تذکرہ ہوا تو حضرت اعمشؒ بولے اگر تم حضرت معاویہؓ کو

پاتے تو کیا کہتے لوگوں نے کہا وہ حلم میں برتر تھے۔ حضرت اعمشؒ نے کہا وہ عدل وانصاف میں بھی (عمر بن عبدالعزیز سے) برتر تھے

(۴) حضرت ابواسحاق سبیعیؒ کہتے ہیں جب حضرت امیر معاویہؓ آئے تو لوگوں کے ان کے آباء کے روزینوں کے مطابق وظیفے مقرر کئے۔ جب میری باری آئی تو مجھے بھی تین سو دیئے

نیز ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم حضرت معاویہؓ کو اوران کے زمانہ کو پالیتے تو کہتے مہدی یہی ہے۔ میں نے حضرت معاویہؓ کے بعد ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(۵) حضرت عطیہ بن قیس (بن سعد بن عبادہؓ غالباً) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو فرمایا۔ تمہیں عطیات دے چکنے کے بعد بھی بیت المال میں کچھ بچ گیا ہے۔ وہ بھی میں تم میں تقسیم کردوں گا۔ اور اگر آئندہ سال کچھ مال آگیا تو تم میں تقسیم کردیں گے۔ ورنہ مجھے ملامت نہ کرنا کیونکہ یہ میرا مال نہیں اللہ کا مال ہے۔ جو اس نے تمہیں دیا۔

(منھاج السنہ مختصراً از ابن تیمیہ)

(۶) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سیدنا حضرت معاویہؓ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو 30/30 درے لگواتے تھے۔ (البدایہ)

(۷) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں ابتداء نہ کی (المنتقی صفحہ 252)

(۸) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے پاؤں کا غبار جو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لگا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مکتوبات مجدد)

(۹) حضرت امام مالکؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ کو برا کہنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت عمرؓ کو برا کہنا۔

(۱۰) امام ابوزرعہؒ اور امام بخاریؒ نے فرمایا جو بھی حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاص یا کسی صحابی کو برا بتائے اس کا دل برا بیمار ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 139)

ہم نے حضرت حسن بصریؒ تابعی سے بڑے بڑے اجل صحابہ کرامؓ اور ان کے معاصرین تابعین ومحدثین کے اقوال نقل کردیئے۔ اب حضرت حسن بصریؒ کا قول پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

(1) غلبہ کی حکومت

یہ ایک عام سطحی اعتراض ہے۔ جو ان منافقوں کا ہی مشہور کردہ ہے۔ جنہوں نے حضرت علیؓ کی حکومت کو آپ کی اپنی صائب رائے سے نہ چلنے دیا۔ آپ کے سر پر مسلط رہے۔ خوفناک جنگیں عوام سے کرائیں۔ آپ کا بہت سیاسی نقصان ہوا۔ آپ سے دسویں حصے سے بھی کم حضرت معاویہؓ کے لئے رائے عامہ ہموار ہوتی گئی۔ وہ چند عہدیدار آپ کے صوبوں میں بھیجتے۔ بغیر جنگ لوگ آپ سے وابستہ ہوجاتے۔ یہ تاریخی حقیقت بارہا ثابت کی جاچکی ہے۔ آپ ہی انصاف سے بتائیں کہ جنگ صفین کے بعد

آپ نے کونسی جنگ حضرت علیؓ سے لڑی کہ عراق کے سوا سب عالم اسلام آپ کے زیرنگین آگیا۔ پھر حضرت علیؓ نے آپ سے صلح کی۔ مصر کی جنگ خود آپ کے گورنر نے اہل خربتا کے روساء وعوام پر مظالم ڈھا کر کرائی۔ اور پھر ذرا سے تصادم سے مصر آپ کو دے دیا۔ یہ رعب وطاقت اور سیاسی غلبہ ظلم یا قابل اعتراض نہیں ہوتا۔ خدا بھی اس کی تعریف کر کے فاتحین کی خوشخبری سناتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ منافقون پارہ 28 رکوع 13)

(ترجمہ) عزت وغلبہ اللہ، اس کے رسولؐ اور مومنین صحابہ کا ہوگا۔

لیکن منافق (دشمنان صحابہ اور آج بھی اہل بیت کو ذبح کر کے پچھتاوے کے ماتمی جلوس نکالنے والے) یہ غلبہ نہ جانتے ہیں نہ مانیں گے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کی حکومت آگئی ہم مکہ مدینہ کو ماننے والے مسلمان خوش ہو گئے اور تابعدار بن گئے حکومت کو چلانا تو آپ کا اپنا کام تھا۔ ہمارا یا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا تو کام نہیں تھا۔ ہم 95% اہل سنت مسلمان حضرت علیؓ کے ہی تابعدار اور آپ کی اولاد سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ مگر غلبہ واقتدار دینا عوام کو حاکم کے تابع بنا دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ اور کسی کے سب سے افضل ہونے کی شرط بھی حکومت کرنا نہیں ہے۔ جو نا کام ہو وہ سب رعایا کو گالیاں دیتا رہے کوئی عقلمندی نہیں جیسے جس دکاندار کا منڈی بازار میں سودا نہ بکے تو پورے شہر والوں پر تبرے پڑھتا رہے کوئی دانشور نہیں۔ جو آج شیعوں کا 90% مذہب ہے۔ بمشکل 10% فقہ جعفریہ پر چلتے ہیں۔

امانتدار عقل مند شیعوں سے گذارش

ذاکر و مجتہد (عوام کے ایمان جیب اور عزت پر ہاتھ صاف کرنے والے) اور نشہ بھنگ سے مست ملنگ میراثی طبقہ سے نہیں صرف درمیانی طبقہ کے باشعور عقلمند اہل علم و دیانت دار شیعوں سے گذارش ہے کہ جنگ جمل کے حادثہ پر حضرت علیؓ کے دکھی خطبہ سے اپنے ایمان حاصل کریں۔

"بلاشبہ اللہ عز وجل نے ہمیں ذلت وقلت اور بغض وبُعد -- جو زمانہ جاہلیت میں تھا۔ کے بعد اسلام کے ذریعے عزت ورخصت اور محبت واخوت عطا فرمائی کہ ماشاء اللہ لوگ دین اسلام اور حق پر قائم رہے۔ کتاب اللہ ان کی راہنمائی تھی یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوئے جنہیں شیطان نے اکسایا کہ اس امت میں اختلاف پیدا کریں۔ سن لو یہ امت بہر حال فرقوں میں بٹ کر رہے گی۔ دوبارہ پھر فرمایا جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔ اور بلاشبہ یہ امت تہتر فرقے ہوگی۔ اور سب میں سے بدترین (دوزخی) وہ فرقہ ہے جو میری محبت (کا دعویٰ تو) کرتا ہے۔ لیکن میری سنت پر عمل نہیں کرتا۔ دین دار بنو نبی سے ہدایت پاؤ اور اس کی سنت پر چلو.........قرآن کو فیصل اور امام مانو"

(طبری جلد 3 صفحہ 494، البدایہ جلد 7 صفحہ 235)

حضرت علیؓ کا یہ فرمان اور پریشان دل کا ارمان سچا ہے۔ نہج البلاغہ ان حبدار غداروں کی شکایت سے بھری پڑی ہے۔ مگر زمانہ کی ترقیات کے باوجود آج بھی اسی نافرمانی۔۔ صرف محبت زبانی۔۔ پر اڑے ہوئے ہیں۔ خدا و رسول تو کجا وہ حضرت علیؓ و اہل بیت کی تابعداری ہرگز نہیں کرتے شروع مقدمہ کتاب میں حضرت علیؓ اور حضرت امام جعفر صادقؒ کے فرمودات آپ پھر پڑھ لیں۔ ایمان کے پٹرول سے آپ کے اعمال صالحہ کی گاڑی پھر سے آپ کو مسلمان قافلہ تک پہنچا دے گی۔ تجربہ شرط ہے۔

امام دوم جب حضرت حسنؓ نے اپنے 40 ہزار لشکر جرار سمیت نانا جی کی پیشنگوئی پر حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت وخلافت کرلی تمام مسلمان ایک کلمہ ایک امام اور ایک امت ہونے پر متفق ہو گئے۔ اور 20 سال متفق رہے۔ تو ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ اعتراض کرنے والے فرقہ یا اشخاص کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اتفاق امت کے حوالہ جات گذر چکے۔ یہ ٹولہ ہارے ہوئے جوا باز کی طرح سڑکوں پر اپنی قسمت اور سینہ کو پیٹتا پھرتا ہے۔ حقیقت اور اسلام سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

(2) یزید کی ولیعہدی

یہ بھی انتظامی امور سے متعلق بات ہے۔ باپ کے بعد بیٹے کو خلیفہ بنانا سب سے پہلے شیعان کوفہ نے کیا۔ اور بعد کی انتظامیہ اور حکومت کو راہ دکھایا۔ اگر یہ بدعت ہے تو اس کے موجد اول شیعہ ہی ہیں۔ اپنے خیال میں ہر مجلس، حاکم، یا کابینہ اچھے با اہل افراد کا ہی انتخاب کرتی ہے۔ خواہ پہلے حاکم کا بھائی بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ لائق یا نالائق ہونا بعد میں ظاہر ہوتا ہے۔ فی نفسہ بادشاہ یا ملک ہونا عیب ہے۔ نہ گناہ ہے قرآن میں آیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں انبیاء کی اولاد میں ملوک ہوئے ایک پیغمبر نے امت کے کہنے پر طالوت کو بادشاہ بنایا جو علم اور جسم میں وسیع تھا۔ حضرت داؤد اس کے سپاہی تھے۔ کہ جالوت بادشاہ کو قتل کیا۔ تو بادشاہ نے بیٹی دے دی پھر حکومت بنی اسرائیل میں مستقل آ گئی۔

اس سوال کا سب سے بہتر جواب امام تاریخ علامہ ابن خلدون نے دے دیا ہے۔

''حضرت امیر معاویہؓ نے دوسروں کو چھوڑ کر یزید کو مصلحت کے تحت ولی عہد چنا تھا۔ کیونکہ بنی امیہ کے ارباب حل وعقد کا یزید کی ولیعہدی پر اتفاق تھا۔ کیونکہ اس وقت بنوامیہ اپنے سوا کسی اور کے لئے خلافت نہ چاہتے تھے۔ بنوامیہ قریش تھے۔ انہیں تمام مسلمانوں کی حمایت حاصل تھی اور یہی ارباب اقتدار تھے اس لئے انہی میں سے ولی عہد چنا گیا اور جو بظاہر خلافت کے اہل تھے انہیں نظر انداز کیا گیا تا کہ مسلمانوں کے اتفاق واتحاد میں جو شارع کے نزدیک اہم ہے۔ خلل نہ آئے اور ملک میں انتشار نہ پھیلے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ یہی حسن ظن رکھنا چاہئے کیونکہ آپ کی عدالت اور صحبت رسالت مآب کا یہی تقاضہ ہے۔ اور پھر بڑے بڑے صحابہ کا اجماع اور ان کی خاموشی اس کی کھلی دلیل ہے۔ کہ اس سلسلے میں حضرت امیر

معاویہؓ بدگمانی سے بری ہیں۔ کیونکہ صحابہ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ حق گوئی سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور مروت سے کسی کے ساتھ نرمی برتیں اور نہ صرف حضرت امیر معاویہؓ کی یہ شان تھی کہ وہ اقتدار شاہی کے سامنے حق ماننے سے انکار کردیں۔ تمام صحابہ کی شان اس سے بلند و ممتاز ہے۔ اور ان کی عدالت اس قسم کی بد گمانیوں سے مانع ہے" (تاریخ مقدمہ ابن خلدون فصل ولایۃ العھد صفحہ 372)

پھر ابن خلدون یزید کے کرتوتوں سے حضرت امیر معاویہؓ کی برأت یوں کرتے ہیں

یزید کے متعلق جمہور علماء امت کا عقیدہ

"یزید نے اپنی خلافت میں جو نافرمانیاں کی ہیں۔ ان کے متعلق یہ کبھی گمان نہ کرنا کہ حضرت امیر معاویہؓ کو معلوم تھیں کیونکہ آپ کی شان اس سے افضل اور برتر تھی۔ (کہ فاسق جانتے ہوئے اسے نامزد کردیں) بلکہ آپ اسے عین حیات گانا سننے پر ملامت کرتے اور روکتے تھے" (ایضاً صفحہ 375)

ہمارا حاصل جواب صرف اتنا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی مجلس مشاورت اور عوام کی منظوری کے بعد یزید کو ولی عہد بنا کر کوئی گناہ یا خلاف شرع کام نہ کیا اور اگر آپ نہ بناتے کسی اور کو مقرر کرنے کا کہہ دیتے یا صرف ان 5 اصاغر صحابہ زادگان۔۔ کہ مخالف صرف ان کو یزید کا منکر بتاتے ہیں۔۔ کی بات مان لیتے تو کوئی حرج نہ تھا جیسے شیعان کوفہ بغاوت نہ کرتے تو بھی اتفاق رہتا میرے شیعہ بھائی محسوس نہ کریں تو آخر میں عرض کرتا ہوں۔ کہ س ن ش کے عقیدہ میں حادثہ کربلا و حرہ کے بعد یزید فاسق ہو چکا کوئی بھی خلیفہ راشد نہیں مانتا نہ ہم نے ان 12 خلفاء اور امراء قریش میں گنا ہے۔ جن کے دور میں اسلام کے غالب رہنے کی حضور ﷺ نے بشارت دی تھی۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد وغیرہ) یہ بھی متفقہ مسئلہ ہے کہ منبر و محراب کی امامت حکومت کی امامت سے اعلیٰ ہے۔ تقویٰ طہارت اور عدالت یعنی فسق سے برأت دونوں کے لئے ضروری ہے اور جو یزید صفات والا ہو وہ نا اہل ہے۔ خلفاء راشدینؓ دونوں کمالات میں اعلیٰ وارفع تھے۔ ان پر کوئی رافضی خارجی حملہ نہ کرے۔

مقصد شہادت حسینؓ ہم کیسے حاصل کریں؟

پھر کیا بات ہے کہ مجالس عزا کا اسٹیج جو آج شیعہ کے ہاں سب سے بڑا کارامامت اور نیٹ ورک ہے۔ اس کے لئے یہ شرط ختم کر دی گئی ہر ریش تراش، بے نماز، موسیقار، نشہ باز اور............ 98% ذاکر اس مصلیٰ اور منبر کا وارث بن چکا ہے۔ کہ موسیقی اور زبان درازی میں اتنی لیاقت نہ رکھنے والے فاضلان قم و نجف گو نیک ہی ہوں عوام میں قبول نہیں کیے جاتے آخر کیوں؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آج اگر آپ فاسق ذاکروں غیبت شعار علانیہ گنہگار مولویوں کو عوام اہل سنت کی طرح اس منبر و مصلیٰ سے ہٹا دیں۔ صرف کامل

بارلیش متقی، گانے موسیقی سے پاک ہر گناہ سے پرہیزگار ہی کو منتخب کیا کریں جیسے علامہ ڈھکو کا فتویٰ ہے۔تو یہ فرقہ وارانہ فسادات اور فقہ جعفریہ پر عمل سے محروم طبقہ بالکل ختم ہو جائے۔سب مسلمان نیکی کی لائن میں کھڑے نظر آئیں۔اسی طرح سڑکوں پر جلوس نکالنے والے س۔ش کے دونوں گروہ اپنے عقیدہ کے مطابق یہ فیصلہ کرلیں کہ مذہب اسلام میں فاسق بے نماز گانا بجانا کرنے یا سننے والے کو امام مسجد کی طرح ایم پی اے یا ایم این اے مقرر نہ کیا جائے۔کہ پھر یہ اپنے جیسے کو ہی وزیراعظم صدر وغیرہ بنائیں گے۔اگر صرف نیک نمازی محب وطن و دین کو چنا جائے تو سنت حسین پر عمل ہوگا۔کوئی حاکم یا عہدیدار فاسق نہ بن سکے گا۔

؎ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگر سنی شیعہ علماء و عوام ایسا نیک صدر و وزیراعظم بنانے کے لئے الیکشن میں خاص اسلامی اصلاحی شرائط شامل کرنے کا کوئی پروگرام اور عزم و ارادہ نہ رکھتے ہیں نہ خود ان گناہوں سے تائب ہو کر زندگی گذارتے ہیں تو ایک دوسرے کو طعنہ دینا تم یزیدی ہو ہم تو پاک طیب ہیں۔لفاظی شعبدہ بازی اور منافرت کا مکروہ دھندہ نہیں تو اور کیا ہے؟

(3)زیاد کو بھائی بنانا

اسے بھی یار لوگوں نے خوب اچھالا ہے۔مگر حضرت علیؓ کے دور حکومت میں جب یہ پورے ایران کا انتہائی مدبر منتظم اور اعلیٰ گورنر بنا رہا تو اس وقت تو اس کی نسبی بدنامی آڑے نہ آئی۔جب یہ امیر معاویہؓ کی حکومت میں مل گیا تو ان دونوں پر شیعوں نے مطاعن کے میزائل چلا دیئے۔اس سے بڑی خود غرضی اور بے اصولی کسی قوم میں ہوگی؟ یہ تو ان یہودیوں کی مثال بن گئی کہ وہ پہلے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو بہت نیک صادق امین اور عالم مانتے تھے جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کوئی گالی دینے میں کسر نہ چھوڑی اے اللہ کے بندو! حضرت علیؓ صادق جلی نے اس کو زیاد بن ابی سفیان اور حلالی جان کر ہی گورنر بنایا تھا۔

الاصابہ زیاد بن ابیہ کے ذکر میں ہے۔

"سب لوگوں نے حضرت ابوسفیان (سے سنی ہوئی بات) پر گواہی دی کہ وہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے۔مگر ایک گواہ منذر نے کہا کہ اس نے خود حضرت علیؓ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے۔

" اشهد ان ابا سفیان قال ذالک " میں علی گواہی دیتا ہوں کہ ابوسفیان نے اقرار کیا ہے کہ زیاد میرا بیٹا ہے۔حضرت علیؓ کی اس گواہی کا ذکر الاستیعاب جلد 1 صفحہ 568 پر حاشیہ الاصابہ پر تفصیلاً یوں ہے۔

حضرت عمرؓ نے بھی خلافت میں زیاد سے کچھ خدمات لی تھیں۔پھر یہ حضرت علیؓ سے مل گیا۔آپ نے اس کو ایک جگہ کا والی بنا دیا۔ مسلسل گورنر رہا کہ حضرت علیؓ شہید ہو گئے۔جب حضرت حسنؓ خلافت سے بری ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے اس کو اپنے ساتھ ملایا اور دو عراق بصرہ و کوفہ کی گورنری دے دی۔تو گورنر ہوتے ہوئے ۵۳ھ میں ۱۲ رمضان وفات پائی۔آگے

صفحہ 569 پر یہ تفصیل ہے کہ حضرت عمرؓ نے زیاد کو یمن میں ایک فتنہ رفع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ کامیاب ہو کر واپس آئے۔ اور خطبہ دیا جو پہلے کسی نے نہ دیا تھا۔ تو حضرت عمرو بن العاص بولا خدا کی قسم اگر یہ لڑکا قریش ہوتا تو عرب اسے لاٹھی سے گھیر لے آتے۔ حضرت ابوسفیانؓ نے کہا خدا کی قسم میں اس کے باپ کو جانتا ہوں جس نے اسے ماں کے پیٹ میں رکھا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے پوچھا وہ کون ہے۔ حضرت ابوسفیانؓ نے کہا میں ہوں تو حضرت علیؓ نے فرمایا مھلا یا ابا سفیان اے ابو سفیان خوش آمدید (قریش کو خوش کر دیا) پھر حضرت ابوسفیانؓ نے اشعار پڑھے پس یہ وہ (شہادت علی کی) بات ہے جس نے زیاد کو اپنا بھائی بنانے پر آمادہ کیا تھا۔ جب حضرت علیؓ کی حکومت آ گئی تھی۔ تو آپ نے زیاد کو ایران کا گورنر بنا دیا۔ اس نے خوب شہروں کا کنٹرول کیا۔ حفاظت کی۔ وصولیاں کیں۔ فسادات درست کر دیئے -------- اسے حضرت امیر معاویہؓ نے خط لکھا حضرت علیؓ کو چھوڑنے کی ترغیب تھی۔ وہ خط زیاد نے حضرت علیؓ کو بھیج دیا۔ ابو عمر کہتے ہیں اس میں اشعار تھے۔ جو میں نے اختصاراً چھوڑ دیئے۔ تو حضرت علیؓ نے زیاد کو یہ ہدایات دیں ''کہ میں نے تجھے جو یہ گورنری دی ہے۔ تجھے لائق سمجھ کر دی ہے۔ معاویہؓ ایسے آدمی بھیجتا رہے گا۔ تو اس سے بچ کر رہنا بچے رہنا۔ تو اپنے مقاصد میں کامیاب تب رہے گا کہ صبر اور یقین کے ساتھ ان پر جمے رہنا حضرت ابوسفیان سے حضرت عمرؓ کے سامنے اچانک لغزش ہو گئی تو تیرا نسب ثابت نہ ہوا نہ تجھے اس کی میراث ملی (الملاح)'' جب زیاد نے یہ خط پڑھا تو کہا رب کعبہ کی قسم میرے صحیح نسب پر ابوالحسن نے شہادت دے دی ہے۔ پس اسی بات نے زیاد اور حضرت معاویہؓ کو اپنے بھائی ہونے کے اعلان پر ابھارا تو 44ھ میں (زیاد کے کہنے پر) اس نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا۔ کہ بشہادت علی ابوسفیان کا اسے اپنا بیٹا کہنے کا اقرار تھا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے اس کے بیٹے محمد کو اپنی بیٹی بیاہ دی۔ آگے اس کے ماں جائے بھائی حضرت ابوبکرہؓ کا اختلاف بھی مذکور ہے'' (صفحہ 570)

ابن حجر نے الحاق کے وقت گواہی دینے والوں میں زیاد بن اسماء الحرماوی مالک بن ربیعہ سلولی (یکے از شرکاء بیعت رضوان) منذر بن زبیر مدائنی کی اسانید کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ دیگر گواہوں میں جویریہ بنت ابی سفیان، مسور بن قدامہ باہلی، ابن ابی نصر ثقفی، زید بن نفیل ازدی، شعبہ بن القثم المازنی، بنو عمرو بن شیبان سے اور بنو مصطلق سے یہ گواہی نقل کی ہے۔ کہ سب نے ابوسفیان پر (اس سے سن کر) گواہی دی۔ کہ زیاد اس کا بیٹا ہے۔ منذر نے تو یہ کہا کہ میں نے علی سے یہ گواہی سنی ہے جو فرماتے تھے کہ میں نے ابوسفیان سے سنا ہے۔ کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ تو میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ تب حضرت امیر معاویہؓ نے خطبہ دیا اور زیاد کو ساتھ ملا دیا۔ پھر زیاد بولا اگر ان گواہوں نے سچی گواہی دی ہے تو الحمد للہ اور اگر جھوٹی ہے تو میں نے ان کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ بنا لیا ہے۔ (الاصابہ)

کوئی آج بھی کسی ماں کے پالے ہوئے کے متعلق کہہ دے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تو وہ نسب میں حلالی جانا جائے گا۔ (الا یہ کہ دونوں کہہ دیں کہ یہ بلا نکاح، متعہ یا ناجائز تعلق سے ہوا) زمانہ جاہلیت میں کوئی نکاح کیا ہوگا پھر گواہوں میں سے ''سو سنار کی

ایک لوہار کی ''حضرت علیؓ کی گواہی بھی ہم نے تفصیل سے ذکر کر دی۔

اب بھی شیعہ حضرات حضرت امیر معاویہؓ زیاد اور حضرت ابوسفیانؓ پر جھوٹ اور بدکاری کی تہمتیں لگاتے رہیں تو کیا ان سے کوئی پوچھ سکتا ہے۔ کہ میاں متعہ کی اولاد نکاح کی اولاد سے تمہارے عقیدہ میں افضل ہے کیا تم وہی افضل اولاد تو نہیں ہو۔ کہ صحابہ کرامؓ پر ان کی صفائیوں کے باوجود بری تہمتوں سے نہیں شرماتے اپنی انسانی شرافت تو جلا ڈالی ہے۔

(4) حجر بن عدی کا قتل

بار باراس کا جواب ہو چکا ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت پر تو قاتلوں پر طعن نہیں کرتے۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کے قاتلوں کو تو برا نہیں کہتے۔ جمل میں ان غداروں نے بعد از صلح امن سے رات کے وقت بارہ ہزار سوئے ہوئے افراد مار مروا ڈالے ان پر تو طعن نہیں کرتے پھر لاکھ بھر لشکر بنا کر شام پر چڑھائی کر دی وہ چھ ماہ چپ سادھے رہے۔ پھر صفر ۳۷ھ میں انہوں نے پہل کر کے 70 ہزار مسلمان بے گناہ مار مروا ڈالے کہ تم ہم سے بدلہ عثمان کیوں مانگتے ہو۔ اپنا مفتوحہ ملک شام چھوڑتے کیوں نہیں ہو۔ کہ ہماری حکومت میں کسی حامی عثمان کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اشتر نخعی اور اس کی سفاک پارٹی کو تو یہ برا نہیں کہتے۔ جو حضرت علیؓ کے روکنے کے باوجود جنگ بند نہیں کرتے فاتح قیصر اور بے گناہ مسلمانوں کا خون پئے جا رہے ہیں۔ پھر ان الحکم الا للہ امامتِ معصوم منصوص من اللہ کے منکر علی سے خون آشام جنگ لڑنے والے خارجیوں پر طعن نہیں کرتے۔ جبدار علی بن کر حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ حضرت عمروؓ بن العاص پر قاتلانہ حملے کرنے والے اپنے قدیم مسلم کش یاروں کو تو برا نہیں کہتے نہ ان پر تبرے کسی کتاب امام میں لکھے ہیں۔

مگر مسلمانوں کو خونریزی سے بچا کر امن کی دولت دینے والا حضرت امیر معاویہؓ صرف چھ افراد کو گواہیوں کے بعد سزا دیتا ہے تو اس وقت یہ ہزاروں مومنین تقیہ کے نہاں خانہ میں چھپ جاتے ہیں۔ ان کو نہیں بچاتے۔ مگر آج تک چلا رہے ہیں کہ ہمارا حجر بن عدی بڑا نیک آدمی تھا معاویہ نے اسے سزا دے کر بڑا ظلم کیا۔

گذارش یہ ہے کہ دس ہزار خارجی لشکر علی میں سب سے زیادہ نیک قرآن خواں عابد شب بیدار اور گریہ کناں تھے۔ وہ جب حضرت علیؓ کو۔۔ آپ کے شاگرد اور نیکی میں تربیت یافتہ ہو کر۔ برا بھلا کہنے لگے آپ سے لڑے حضرت علیؓ کی تلوار آبدار سے واصل جہنم ہوئے۔ یہ حجر بھی اسی گروہ کا تھا۔ بعد از صلح حضرت حسنؓ کو بھی حضرت معاویہؓ و حضرت عثمان سمیت گالیاں دیتا تھا۔ جمعہ کے اجتماع پر حملہ کیا تھا۔ سزا پائی۔ تمہارے ظلم کی بدترین مثال اور کسی قوم میں کیا ملے گی؟ کہ اپنی سبائی حکومت میں لاکھ بھر مارے مروائے تو سب کچھ عبادت تھا۔ اصحاب رسول کو ننگے تبرے کرنے والے چھ مرے تو بڑا ظلم ہو گیا۔ پھر جب کوفیوں نے امام حسینؓ کو بلا کر 72 پاک تن شہید کیے تو خون پی کر پاک اور توابین ہی کہلائے۔

؎ تفو بر تو اے چرخ دوراں تفو

اب حجر کے فسادات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) گورنر کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جمعہ کے وقت یہ دعا کی۔

''اے اللہ عثمان بن عفان پر رحم فرما۔ غلطیوں سے درگذر کر۔ اے اچھے اعمال کا بدلہ عطا فرما کہ اس نے آپ کی کتاب پر عمل کیا۔ آپ کے نبی ﷺ کی سنت میں پیروی کی۔ ہم مسلمانوں کو ایک کلمہ پر متحد رکھا۔ ہمارے خونوں کی حفاظت کی۔ وہ مظلوماً شہید کئے گئے۔ اے اللہ ان کے مددگاروں پر رحم فرما اس کے دوستوں حبداروں اور خون کا قصاص طلب کرنے والوں کی مدد فرما ''............ یہ سن کر حجر اپنے حامیوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا شور مچایا کہ یہ دعا کیوں کی۔ اس کے لوگ حضرت مغیرہؓ کو کوسنے لگے۔ وہ تو نماز پڑھا کر گورنر ہاؤس چلے گئے۔ بعد میں سرکاری افسران آئے کہ ان کو یوں جرأتیں نہ کرنے دو۔ مگر حضرت مغیرہؓ بہت نرم دل تھے معاف کر دیا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 188-189)

جب زیاد گورنر بن کر آیا اور یہ دعا کرتا تو حجر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس پر پل پڑتا ایک دفعہ 3 ہزار کا لشکر بنا کر لایا۔ جب زیاد نے امیر المومنین کے حقوق اتباع جتلائے تو حجر نے اس پر سنگباری شروع کر دی اور کہا تو نے جھوٹ کہا (معاویہ امیر المومنین نہیں) تجھ پر لعنت ہو۔ (البدایہ، طبری وغیرہ)

اسلام میں اطاعت امیر کا حکم اگر شیعہ نہیں مانتے تو بین الاقوامی امن عامہ کا قانون ایسا بتائیں جن میں ایسے باغیوں کی سزا نہ ہو۔ زیاد نے یہی کیا کہ 3 ہزار میں سے صرف 40 مجرم بمع گواہ بنا کر بھیجے پھر حضرت امیر معاویہؓ نے بھی درگذر کر کے صرف 6 کو سزا دی۔ اور 90 ہزار مسلمانوں کا خون بچا کر پھر 20 سال مسلمانوں پر امن عامہ سے اور کافروں پر فاتحانہ شوکت سے حکومت کی۔ کیا یہ کسی قانون میں جرم ہے؟

خلاف اہلسنت کتابوں کے حوالے معتبر نہیں

4 برائیوں پر مشتمل طعن کا مفصل جواب تو ہم نے بحمد للہ دے دیا۔ مگر جن کتابوں کے حوالہ جات ہیں وہ عصر حاضر کے آزاد خیال عقائد اسلام و اہل سنت کی پروا نہ کرنے والے مغربی ادیب و مؤلفین کی ہیں۔ ان کا بیان ہم پر حجت نہیں ہے۔ پہلا حوالہ تاریخ ابوالفداء اردو جلد دوم صفحہ 134 کا ہے۔ ہم نے امام ابوالفداء ابن کثیر کا ترجمہ سمجھا۔ اصل عربی سے ملایا تو وہ کسی نامعلوم ابوالفداء اسماعیل بادشاہ کی نکلی۔ جس میں 4 برائیوں والا حوالہ ہے۔ یہ ہم پر حجت نہیں ہے۔ ہم علامہ ابوالفداء ابن کثیر کی تاریخ البدایہ والنہایہ کے اس مقام کے یہ حوالہ جات حجت اور پسند سمجھتے ہیں۔

''(۱) ۴۵ھ میں کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ انصاری اور ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمرؓ نے وفات پائی (رضی اللہ عنہما)

(۲) ۴۴ھ میں مسلمان بلاد روم پر اپنے امیر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولیدؓ کے ساتھ چھا گئے اور حضرت امیر معاویہؓ کے

بھائی عتبہ بن ابی سفیانؓ نے لوگوں کو حج پڑھایا۔ اور اسی سال حضرت سالم بن عمیر صحابی فوت ہوئے۔ جو قرآن پڑھنے میں رونے والے مشہور تھے۔

(۳) ۴۷ھ میں بلاد روم پر مسلمان اور پھیل گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے مصر سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو ہٹا کر حضرت معاویہ بن خدیجؓ کو مقرر کیا۔

(۴) ۴۸ھ میں حضرت ابو عبدالرحمٰن قینی نے ملک انطاکیہ پر مسلمانوں کو غلبہ دلایا۔ حضرت عقبہ بن عامر نے مصریوں کو ساتھ لے کر سمندری جنگ لڑی۔

(۵) ۴۹ھ میں یزید بن معاویہ نے آگے ملک روم پر جہاد کیا حتیٰ کہ دار الحکومت قسطنطنیہ (موجودہ استنبول، ترکی) تک جا پہنچا آپ کے ساتھ سادات صحابہ میں سے حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن زبیرؓ اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ (مع حضرات حسنینؓ) بھی تھے۔ اور صحیح بخاری میں یہ حدیث ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ "پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر جہاد کرنے جائے گا۔ وہ بخشا ہوا ہے" تو یہی پہلا لشکر ہے جس نے وہاں جہاد کیا۔ فتح تو نہ پا سکے مگر کوشش خوب کی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے یہیں وفات پائی"

قارئین! آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ ہم مسلمانوں کا تاریخی مطالعہ کس نقطہ نظر سے ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے صرف کارنامے اور محاسن تلاش کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے شیعہ حضرات جس مقصد کے لئے تاریخ کی چھان بین اور کتب ضخیمہ کثیرہ کی ورق الٹائی کرتے ہیں تو وہ صرف مسلمانوں خصوصاً صحابہ نبوی کی عیب جوئی اور گناہ تلاشی کے لئے کرتے ہیں۔ 1221 صفحات کی یہ " تحقیقی دستاویز " آپ کے سامنے ہے۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے حوالوں کی حیثیت اور حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی

اعتراض : 104- معاویہ باغی اور متغلب تھا۔ اور وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ (فتاویٰ عزیزی و ہدیہ مجیدیہ)

الجواب : بارہا بتا چکے ہیں۔ کہ یہ صرف ہارے ہوئے سبائی دشمنوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ ورنہ حضرت شاہ صاحب ان کے پروپیگنڈہ کے تحت فرضی صورت بنا کر واقعی نہیں۔۔ جواب دیتے ہیں۔

کہ بالفرض ان باتوں کا انتساب یہی مانا جائے کہ وہ مرتکب صغیرہ اور باغی ہوں تو فاسق لعنت کا اہل نہیں ہوتا۔ اگر سب سے مراد یہی ہو کہ اس (جوابی مقابلہ) کو بھی برا کہا اور جانا جائے تو محققین کا یہ معنیٰ واضح ہے۔ اور اگر شیعہ کی مراد سب سے لعنت اور گالی ہے تو خدا کی پناہ کوئی سنی اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا کیونکہ ان کے ہاں فاسق و مرتکب کبیرہ کے لئے بھی دعائے استغفار کا حکم ہے تو لعن طعن حرام ہوگا خصوصاً جب کہ وہ صحابی اور حضور ﷺ کی شفاعت اور معافی کا حق دار ہے۔

48 (فتاویٰ عزیزی صفحہ 161)

پھر تحفہ اثنا عشریہ اردو صفحہ 349 میں بھی یہی بات لکھ کر یہ آیت کریمہ سناتے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورۃ محمد پارہ 26 رکوع 6)

(ترجمہ) اپنے لئے اور مومنین و مومنات کے لئے بھی استغفار کیجئے۔

یہ استغفار اور ان کے لئے دعائے بخشش خدا کا حکم ہے۔ اور حکم اس کی ضد سے روکتا ہے۔ تو بددعا یا لعنت ان کے لئے حرام ہوگی۔ (تو اب ان پر لعنت و بددعا کو جائز کہنے والا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننے والا شیعہ یا کوئی فرقہ مسلمان نہ رہا۔) یہ بالفرض تسلیم ایسی ہی ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ (پارہ 25 رکوع 13)

(ترجمہ) کہہ دیجئے "اگر رحمٰن کا بالفرض بیٹا ہو تو سب سے پہلے اسے میں پوجوں گا"

اعتراض: 105- امیر معاویہؓ شراب پیتا تھا۔ (مسند احمد و کنز العمال) تحقیقی دستاویز صفحہ 1157

الجواب: پہلے سند دیکھ لیں۔

عبداللہ حدثنی ابی حدثنا زید بن الحباب حدثنی حسین حدثنا عبداللہ بن بریدۃ

یہ جھوٹی روایت کا جھوٹا واقعہ تو ایک دفعہ کا ہے۔ مگر بار بار جھوٹ بولنے والے رافضی نے اسے بھی اپنی طرح "بہت دفعہ شراب پیتا تھا" ماضی استمراری بنا دیا۔ حدیث کا جھوٹا ہونا اس کے گمنام ضعیف، غیر قوی راویوں سے ملاحظہ فرمائیں۔

شراب نوشی کی روایت جھوٹی ہے

(2-1) عبداللہ عن ابی گو عبداللہ عن ابیہ الامام احمد بن حنبل ثقہ ہیں۔

(3) زید بن الحباب ثقہ نہیں ہے۔ مختلف فیہ ہے۔ میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 100 میں اسے گو عابد ثقہ صدوق جوال بہت پھرنے والا بتایا ہے۔ مگر یہ جرح بھی ذکر کی ہے۔

(ا) ابن معین کہتے ہیں کہ امام ثوری سے اس کی احادیث مقلوبہ الٹ پلٹ کی ہوئی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں صدوق بہت غلطیاں کرنے والا ہے۔ پھر ابن عدی نے لمبے ترجمہ میں تصدیق کے بعد بھی کہا ہے کہ اس کی احادیث تستغرب انوکھی ہیں" صفحہ 100 اس سے انوکھی روایت کیا ہوگی۔ کہ ایک بزرگ صحابی کو شراب پلا دی اور چوتھے ثقہ راوی عبداللہ بن بریدہ (ع صحاح ستہ کے راوی) من ثقات التابعین و ثقہ ابو حاتم و الناس (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 396) باپ بیٹے دونوں کو شراب نوشی میں شریک کر لیا۔ تو یہ ثقہ کہاں رہے اس لئے مسند احمد کی یہ روایت کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے پوری سند کو ختم کر دیتی ہے

(4) حسین بغیر باپ کے ہے۔ بہت تلاش کیا تو میزان جلد 1 صفحہ 550 حسین کی آخری لسٹ میں یوں تذکرہ ملا۔

راوی ۱۰۶۴ ۔ الحسین بن وردان حدث عنه زید بن الحباب (تیسرا نمبر راوی) نہیں پہچانا جاتا۔ اور اس کی حدیث زم سراویل میں منکر ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 550 للذہبی التوفی ۷۴۸ھ)
روایت کا غیر معتبر، جھوٹا ہونا صحابہ پر گناہ کی تہمت سے داغدار ہونا تو واضح ہے۔ شیعہ حضرات چونکہ عیب صحابہ والی ہر روایت کو سچا جانتے ہیں۔ تو بھنگ، چرس میں مست رہنے والے ملنگوں، عزاداروں اور مے نوش ذاکروں کے لئے اگر دعائے استغفار کرتے ہیں تو زندگی میں صرف ایک دفعہ یہ گناہ کرنے والے کے لئے بھی دعائے مغفرت کر دیں۔ اللھم اغفر للمومنین والمومنات
حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ نے اس جھوٹ کے جواب میں جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔
(۱) سند میں۔ حسین بن وردان کے بجائے حسین بن واقد کہا ہے۔ پھر اس پر جرح یہ کی ہے۔ (۱) کہ فاضل عقیل نے امام احمد سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں حسین کی احادیث کو کچھ نہیں جانتا۔ اور ہاتھ جھاڑ دیئے۔ (تو صاحب کتاب نے خود اپنی روایت رد کر دی) ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ثقہ لہ اوحام (تقریب صفحہ 114) علامہ ذہبی میزان میں فرماتے ہیں "امام احمد نے اس کی کچھ احادیث منکر جانی ہیں۔ اور انکار کا سر ہلایا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 549)
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ روایت ہے تو اس میں ماشربته منذ حرمه رسول الله کے لفظ نہیں ہیں۔ اس طرح مجمع الزوائد ہیثمی جلد 5 صفحہ 46 کتاب الاطعمہ میں یہ لفظ نہیں ہیں۔ پتہ چلا کہ راویوں کا الحاق ہے۔ اور شراب سے خمر مراد نہیں ہے۔ بلکہ کھجور کا شربت مراد ہے۔ جس میں گاڑھا پن اور نشہ نہ ہو پینا جائز ہے۔ (یہ مانا جائے تو سب اشکالات دور ہو جاتے ہیں)
(۳) درایت کے لحاظ سے شراب کی حرمت پر خود حضرت معاویہؓ نے مرفوعا یہ حدیث بیان کی ہے۔ "کل مسکر حرام علی کل مومن" ہر مسلمان پر نشہ آور چیز حرام ہے۔ پھر آپ امیر المومنین کے بڑے عہدہ پر ہیں۔ دستر خوان پر سب کے سامنے یہ گناہ کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عقیل بن ابی طالبؓ، حضرات حسنینؓ، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ وغیرہ معاویہؓ کے دربار میں آتے جاتے دوستانہ مراسم قائم رکھتے تھے۔ تو وہ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَان کہ حاکموں سے گناہ اور زیادتی میں تعاون ہرگز نہ کرو گے۔ کے خلاف کیسے کر سکتے تھے۔

(ملخص سیرت امیر معاویہ صفحہ 245 تا 250 از مولانا محمد نافع مدظلہ)

اعتراض : 106- امیر معاویہ اولاد علی سے تعصب رکھتا تھا۔ (ابوداؤد مترجم از وحید الزمان اہلحدیث)
الجواب : عکسی صفحہ پر احادیث سے ایسا کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ سوء اتفاق سے مترجم ابوداؤد پاس نہیں ہے کہ اصل احادیث دیکھ کر ہم کہتے کہ اس میں یہ مفہوم ہے یا نہیں۔ یہ مترجم غیر مقلد جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے۔ حضرت معاویہؓ سے شدید بغض اور رد و قدح رکھتا ہے۔ بظاہر حدیث سے امام حسنؓ نے بغض یا ان کی حق تلفی کی بات کچھ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ان پر انعام واکرام تو مستقل باب ہے۔ اور حسنین سمیت سارے بنو ہاشم بہت کچھ لے کر آتے تھے۔

حضرت معاویہؓ کے حضرات حسنینؓ پر انعام واکرامات

(۱) طبری جلد 6 صفحہ 92 حالات حسن میں ہے حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ انہیں وہ سارا مال دے دیں جو بیت المال میں ہے۔اس کی مقدار 50 لاکھ درہم تھی چنانچہ وہ سارا حضرت حسنؓ نے لے لیا۔تلخیص شافی میں ابو جعفر طوسی نے یہی لکھا ہے۔(صفحہ 469)

(۲) مناقب شہر بن آشوب جلد 4 صفحہ 33 میں ہے کہ حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے ہر سال 50 ہزار درہم لیا کئے اور حضرت امیر معاویہؓ دیتے رہے۔

(۳) فتح الباری جلد 13 صفحہ 50 میں ہے ''کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کو 3 لاکھ درہم ایک ہزار جوڑا کپڑے 30 غلام اور ایک سو اونٹ دیا۔حضرت امام حسنؓ یہ سب لے کر مدینہ طیبہ چلے گئے۔(یہی شیعہ کتب میں بھی ہے)

(۴) شیعہ کی ناسخ التواریخ جلد 6 صفحہ 78 پر ہے ''کہ حضرت امیر معاویہؓ ہر سال ایک ہزار دینار اور بہت قیمتی تحائف حضرت امام حسنؓ کو بھیجتے تھے'' دینار سونے کی کرنسی تھی۔

(۵) اسی کتاب میں ہے ''کہ یمن سے لدا ہوا بیت المال کا خزانہ مدینہ سے گذرا امام حسینؓ نے وہ سارا اتار کر خود رکھ لیا۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا کہ مجھے اس کی ضرورت تھی والسلام۔ حضرت امیر معاویہؓ نے جواب لکھا ادھر آتا تو بھی آپ کو بھیج دیتا۔مگر یقین جانیں آپ کو مجھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔آپ کا مرتبہ جانتا ہوں اور یہ گرفت معاف کرتا ہوں۔

(ناسخ التواریخ جلد 6 صفحہ 57)

(۶) ایک دفعہ دو شخصوں کو کافی انعام دیا تو ایک شخص مقدام نے عطیہ پاکر احباب میں بانٹ دیا۔تو حضرت امیر معاویہؓ نے اتنا اسے اور دے دیا۔اور دوسرے کو اس دن نہ دیا کہ اس نے پہلا انعام لئے رکھا کسی رشتہ دار وغیرہ میں تقسیم نہ کیا۔

وحید الزمان کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ تا زندگی امام حسنؓ سے حضرت امیر معاویہؓ کو خوف تھا۔کہ خلافت واپس نہ لے لے۔آپ اسے حضرت امیر معاویہؓ کا قانونی حق نہ جانتے تو امام حسنؓ کا ہبہ ہی جانئے تو شرفا ہبہ واپس نہیں لیتے۔حدیث میں واپس لینے کو کتے کا چاٹنا کہا ہے۔امام حسنؓ کی وفات پر خود غمی اور حضرت ابن عباسؓ سے تعزیت پہلے گذر چکی ہے۔تو حضرت امیر معاویہؓ پر یہ تہمت تعصب ہے۔

اعتراض :107- دربار معاویہ میں حضور ﷺ کی طرف غدر کی نسبت کی جاتی تھی (الصارم المسلول علی شاتم الرسول صفحہ 90)

الجواب : یہ حوالہ درست اور حذیان سے پاک ہے۔مگر یہ غلط لفظ بولنے والا ابن یامین یہودی تھا۔جس نے یہ کہا کہ کعب بن اشرف کا قتل دھوکے سے ہوا (اچانک تھا اسے پہلے اطلاع نہ تھی)۔واقعی یہ عذاب تو اس پر اچانک پڑا۔جیسے بخاری کی روایت ہے مگر حضور ﷺ کے حکم سے بوجوہ اس کی خباثتوں کے یہ کام اسی مجلس میں موجود حضرت محمد بن سلمہؓ نے کیا تھا۔وہ

نورا بول پڑے کہ تمہارے دربار میں ایسی بات کیوں ہوئی۔ پھر ابن یامین کو حضرت محمد بن سلمہ نے قتل کی دھمکی دی۔ اور ایک کھجور کی ٹہنی اس پر توڑ دی لہولہان کر دیا۔ پھر بھی قتل کی دھمکی دی۔ یہ جرأت ایمانی واقعی حضرت معاویہؓ کی جرأت سے بڑی ہوئی تھی لکل فن رجال مگر حضرت معاویہؓ نے محمد کی بات کی نہ تردید کی نہ اسے عتاب کیا۔ یہودی کو دربار سے نکال دیا۔ اس نے بولتے ہی سزا پائی۔ اس سے حضرت امیر معاویہؓ کی حضور ﷺ سے محبت میں کی مانند رافضی ذہن ہے۔ ورنہ آپؓ نے حضرت کعب بن زہیر شاعر کو چادر انعام دی تھی۔ وہ حضرت امیر معاویہؓ نے 20 ہزار میں ان کی والدہ سے خرید کر اپنے تبرکات میں رکھ لی۔
(کتب سیرت)

تمام صحابہؓ حضور ﷺ کی محبت سے سرشار تھے۔ ہم سب مسلمانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اور کسی سے بھی حضور ﷺ کے کسی کمال کا اور وصف کا گلہ، کسی رشتہ دار کی غیبت، کسی صحابی کے کردار پر حملہ یا تہمت ہرگز برداشت نہ کرنی چاہیے۔

الصارم المسلول سے کفریات شیعہ پر فتویٰ

آپ نے الصارم المسلول علی شاتم الرسول۔ ننگی تلوار حضورر ﷺ کو گالی دینے والے پر۔ ۔ از علامہ ابن تیمیہؒ کا ذکر کر کے ہمارے ایمان کو حرکت دے دی۔ مشتے نمونہ از خروار سے مختصر اچند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) توحید کا انکار اور خدا کو شرک کی گالی بھی ارتداد کی سزا دلاتی ہے۔

(۲) قرآن کی صحت اور سلامتی کا انکار، تحریف کا اقرار بعض آیات سے علانیہ اعراض مرتد کی سزا ہے۔

(۳) جو بھی حضور ﷺ کے خصائص نبوت ختم رسالت کسی اور میں مانے وہ بھی مرتد خارج از اسلام ہے۔

(۴) جو بھی کلمہ محمد رسول اللہ کا منکر ہو کر اسے کلمہ ایمان و نجات نہ مانے ایمان و نجات کا نیا کلمہ بنائے مرتد قابل سزا ہے۔

(۵) جو بھی تمام امت کو غیر مومن (کافر و منافق) اس لئے مانے کہ یہ امام کا کلمہ پڑھ کر ان سے ہدایت و ایمان کیوں نہیں لیتے وہ منکر نبوت اور کافر ہیں۔

(۶) امام مالکؒ کہتے ہیں جو بھی حضرت عائشہؓ کو گالی دے کافر ہے کیونکہ وہ اس آیت کا منکر ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ اگر تم مومن ہو تو خدا تمہیں وعظ کرتا ہے کہ ایسی بات ۔۔ (حضرت امیر معاویہؓ یا) ۔۔ عائشہ پر تہمت یا بدگوئی ۔۔ ہرگز نہ کہنا۔
(پارہ 18 سورۃ نور رکوع 2)

(۷) جس نے آپ کی کسی اور بیوی سے ایمان کی اور عدالت و طہارت کی نفی کی وہ بھی کافر ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ جو اللہ اور رسول کو دکھ دیتے ہیں وہ بھی لعنتی ہیں۔ (سورۃ احزاب پارہ 22)

(۸) جس نے بھی کسی صحابی واہل بیت کو گالی دی (برا کہا) تو اس کے قتل و کفر میں فیصلہ تو ٹھہر کر ہوگا مگر سخت سزا فوراً دیں گے۔
(قول امام احمد)

(۹) میں نے اپنے باپ امام احمد سے پوچھا کہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کو گالیاں دینے والے روافض کا کیا حکم ہے۔ تو فرمایا ماأراه علی الاسلام میں ان کو مسلمان نہیں جانتا۔

(۱۰) بروایت میمونی امام احمد فرماتے تھے لوگ معاویہؓ اور صحابہؓ کے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں۔ تو فرمایا جب تم کسی کو صحابہ رسول کی برائی بیان کرتے دیکھو تو اس کے اسلام کو نہ مانو۔ کوڑوں سے سزا دو۔ توبہ کراؤ۔ اگر باز نہ آئے تو مرنے تک قید رکھو۔ تا آنکہ تائب ہوجائے۔ (الصارم المسلول صفحہ 568)

(۱۱) اہل کوفہ کی ایک جماعت کا قطعی فیصلہ ہے۔ کہ ساب صحابہ قتل کیا جائے۔ رافضہ کافر ہیں۔ جو ابوبکر کو گالی دے کافر ہے۔ جنازہ نہ پڑھا جائے۔

(۱۲) ہمارے اصحاب کی کئی جماعتوں نے حضرت علیؓ وحضرت عثمانؓ سے برات کرنے والے خارجیوں کو اور تمام صحابہ کرام کو گالی دینے والے رافضیوں کو اور جو بھی تمام صحابہ کو کافر جانے، فاسق بتائے یا ان کو گالی دے ان سب کو کافر کہنے کی صراحت کی ہے۔
(الصارم المسلول صفحہ 570)

نماز میں بسم اللہ چھوڑنے کا اتہام

اعتراض: 108- خلاف سنت تسمیہ کو ترک کیا اور بدعات کا ارتکاب کیا (دراسات اللبیب از معین سندھی)

الجواب: دو صفحے عربی عکسی کے غور سے پڑھے اصل عربی کتاب ہمارے پاس نہیں تا کہ سیاق وسباق سے معنیٰ و مطلب واضح ہوجاتا۔ کہ مؤلف کیا چاہتے ہیں۔ بظاہر فقہی مسائل میں حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف ہیں تو نفرت سی ظاہر ہو رہی ہے۔ غرض یہ ہے کہ بارھویں صدی کے عالم کو خواہ کتنا فقیہ اور متقی ہو اسے صحابی کا نامناسب ذکر کرنا جائز نہیں۔ جب صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا مجتہد ہونا مسلم ہے اور وہ قرآن واحادیث سے مسئلہ دوسروں سے مختلف نکالتے ہیں تو دلیل سے اس کا جواب دینا اور ان کے خلاف مسئلے پر اڑے رہنا تو مجتہد کو حق ہے۔ مگر یہ حق نہیں کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ ہوں یا اور کوئی مختلف مجتہد صحابی ان پر کیچڑ اچھالے کہ وہ سنت کا تارک ہے۔ بدعت کا مرتکب ہے علیؓ کے مذہب سے دوسروں کو روکتا تھا۔ یا ان کے دور حکومت میں حضرت علیؓ کی توعین کی جاتی تھی۔ کیونکہ یہ مخالف کی معاندانہ تحریر ہے۔ غیر جانبدارانہ یا اپنے غیر متبوع امام کے متعلق انصاف والی تحریر وتقریر نہیں ہے۔ اللہ ہر کسی کو معاف فرمائے نماز میں جہراً ترک تسمیہ کو اختلافی ہے۔ مگر حنفیہ و مالکیہ کے پاس معاویہ والی ترک تسمیہ کی بڑی دلیل حضور علیہ السلام کی سنت، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ کی سنت ہے۔ کہ وہ فاتحہ سے پہلے بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھتے تھے۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ 79 "تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے" کے باب میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ (اسی طرح حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ بھی) نماز کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرتے تھے۔

رواہ مسلم (یعنی تعوذ کی طرح تسمیہ بھی برابر پڑھتے تھے۔ (مرقاۃ برحاشیہ) یہ بھی اتہام ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے فقہی مذہب سے روکتے تھے۔حاشا وکلا ہر شخص جس صحابی کی چاہتا تقلید کر لیتا تھا۔
ہم حنفیہ حضرت علیؓ کے مذہب پر ہیں۔اور یہی مذہب اہل سنت ہے۔ہمیں تو حضرت امیر معاویہؓ اور کسی نے اس سے نہیں روکا۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ ''سنت یہ ہے کہ نماز میں آدمی دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھے۔یہ ابوداؤد اور احمد کی روایت ہے۔مشکوٰۃ و بحوالہ مرقات برحاشیہ مشکوٰۃ صفحہ 75

توھین علیؓ کا اتہام

اعتراض : 109- معاویہ کے دورِ حکومت میں حضرت علیؓ کی توہین کی جاتی تھی۔
(حج الکرامہ فی آثار القیامہ از نواب صدیق حسن خان) تحقیقی دستاویز صفحہ 1165

الجواب : حضرت معاویہؓ سے بغض کی وجہ سے یہ شیعہ کی اپنی تحریر ہے۔اس کتاب فارسی کا ترجمہ بھی اس کے خلاف ہے۔ہم اہل سنت مسلمان ہیں۔ہمارے ہاں تمام صحابہ باہمی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کا احترام کرتے حق پہچانتے ایک دوسرے پر جھوٹ نہ بولتے۔اور دلائل وحقائق کو چھپاتے نہ تھے۔اگر میں غیر سنی ہو کر شیعہ سے یہ سوال کروں کہ دیانت سے بتاؤ کہ حضرت علیؓ کے دور میں حضرت عثمانؓ کی کتنی تعریف کی جاتی تھی اور کتنی توھین؟
حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ کی کتنی تعریف کی جاتی تھی۔اور کتنی توھین؟ تو شیعہ اپنا سر جھکا دیں گے۔ گو وہ تعریفیں خواہ نہج البلاغہ اور کتب تاریخ میں موجود ہی ہوں۔ہرگز فراخ دلی سے نہ بتائیں گے۔کہ یہود و مجوس سے سیکھا ہوا یا ورثہ میں ملا دشمنی صحابہ کا مذہب نیست و نابود ہو جائے گا۔سبائی اس دشمنی اور شام پر حملہ میں پہل کر کے 70 ہزار مسلمانوں کے خون بہانے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے دربار میں کس منہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت علیؓ کی تعریفیں کریں۔تنقید نہ کریں۔جو شخص اپنے برتن سے نکال کر جو چیز کسی کے سامنے پھینکے تو وہی اس کو نظر آئے گی بدل تو نہ جائے گی۔سگے بھائیوں میں بھی جنگ کے بعد ایک دوسرے کی تعریف نہیں ہوتی۔سوچنا صرف یہ چاہئے کہ ہر بات میں پہل کس کی طرف سے ہوئی۔حق علیؓ میں یہ کمی دیکھ کر مسلمانوں نے مشاجرات کے ذکر پر پابندی لگا کر حضرت علیؓ کا مرتبہ محفوظ رکھا۔مگر دنیا کی بدترین ظالم غدار، بے اصول سبائی قوم کے صوبہ شام میں خونی دریا بہانے کے بعد بھی حضرت امیر معاویہؓ اور اہل شام کا دھن جگر ہے۔کہ وہ صرف خاص معروف قاتلان عثمان کو سزا دینے کے بعد سب سبائی عراقی دشمنوں کو معاف کر دیتے ہیں۔وظائف دے رہے ہیں۔وہ مذہب علی اور حضرت عثمان پر تبرا میں شیر بنے پھرتے ہیں۔نہ حضرت امیر معاویہؓ پکڑتے ہیں۔نہ سزا دیتے ہیں۔پُر امن سلوک کی اس سے زیادہ اچھی مثال کسی بادشاہ کی بھی ہو تو بتاؤ۔ورنہ قرآن تو یہ بتاتا ہے۔ ''کہ بادشاہ کسی بستی پر قابض ہوں تو اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً (پارہ 19 رکوع 18) بادشاہ تباہی مچا دیتے ہیں۔اور عزت والوں کو

ذلیل کر دیتے ہیں۔ جیسے سبائیوں کی تاریخ شاہد ہے۔
اب اس عکسی صفحہ کی آخری سطروں کا ترجمہ دیکھئے۔

"بنوامیہ کا پہلا خلیفہ حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ ہے ان کی مدت حکومت 19 سال سے چند ماہ زائد ہے۔ حضرت معاویہؓ کی بیعت خلافت حکمین کے اجتماع کے دن ہوئی۔ یا بیت المقدس میں حضرت علیؓ کی شہادت اور امام حسنؓ کے خلع خلافت کے بعد پوری بیعت عامہ مسلمین سے ہوئی۔ زیاد کو اپنے ساتھ ملا کر گورنر بصرہ بنایا اور خراسان، بجستان، ہند، بحرین عمان وغیرہ اس نے فتح کر کے دے دیئے۔ حضرت امیر معاویہ کے گورنر خطبہ جمعہ میں حضرت عثمانؓ، کو دعا دیتے اور حضرت علیؓ کا نام لئے بغیر ابوتراب کہہ کر سب کرتے تھے (یہی بڑا ابناوٹی جھوٹ ہے۔ کوئی شیعہ جس میں ذرہ بھی امانت و دیانت ہے۔ ہمیں بتائے کہ وہ ابوتراب پر کیا سب تھی۔ حضرت عثمانؓ پر دعا تھی۔ تو کیا ابوتراب پر معاذ اللہ لعن تھی۔ کیا کسی بھی جھوٹی تاریخ میں کسی جھوٹے شیعہ راوی سے لعن کا جملہ یا گالی کے الفاظ مل سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ قاتلان عثمان کو غلط کہتے تنقید کرتے تو یہ تاریخ ساز شیعہ اسے سب علی مشہور کر کے تاریخ میں درج کرا دیتے تاریخ میں اتنا بڑا جھوٹ اور کسی جملہ میں نہیں جو سبائیوں نے "سب علی" سے مشہور کر دیا ہے۔ منہ) ۴۸ھ میں حضرت معاویہؓ نے قسطنطنیہ کو فتح کیا۔ اس لشکر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابن زبیرؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی تھے۔ ۵۵ھ میں حضرت معاویہؓ نے لوگوں سے ولی عہدی یزید کی بیعت لی۔ اہل شام اور اہل عراق اس بیعت میں آ کر متفق ہو گئے۔ حضرات اہل مدینہ میں سے صرف حضرت حسینؓ، حضرت ابن زبیرؓ حضرت ابن عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے انکار کیا۔ (حضرت امیر معاویہؓ نے بیعت پر ان کو مجبور نہ کیا) ۶۰ھ رجب میں حضرت امیر معاویہؓ نے وفات پائی۔ مدت خلافت 19 سال 3 ماہ اور 27 دن رہی۔ حضرت معاویہؓ اپنے باپ کے ساتھ ۸ ہجری فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی بنے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو 4 سال شام پر پھر حضرت عثمانؓ نے 12 سال حاکم برقرار رکھا"

حضرت امیر معاویہؓ کی خدمات

اعتراض: 110- حضرت امیر معاویہؓ نے اسلام پر ضرب کاری لگائی ہے۔ (سنت کی آئینی حیثیت از ابوالاعلیٰ مودودی)
تحقیقی دستاویز صفحہ 1167

الجواب: بارہا اس پر بحث ہو چکی ہے ضرب کاری یہی ہے کہ

۱ خونی دریا بند کر دیئے۔ ۲ مسلم کشی رکوادی۔ حضرت امام حسنؓ اور سب مسلمانوں کے اتفاق سے ۳ امت ایک ہو گئی۔ ۴ کلمہ واحدہ پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ ۵ فتوحات کے دروازے کھل گئے۔ ۶ حضرت عمرؓ کے دور عدالت کی یاد تازہ ہو گئی۔ پہلی حکومت میں پیدا شدہ 4 فرقوں کا آپس میں اور حکومت کے ساتھ کوئی ۷ ٹکراؤ نہ ہوا۔ 54 ممالک پر 64 لاکھ مربع میل سے زائد حکومت مسلمانوں کو ۸ حضرت امیر معاویہؓ نے دی ۔ دشمنان صحابہ مجوسیوں کو ساتھ ملا کر 500 سال تک جو عباسی حکومت رہی جماعت اسلامی کے دوست ہی بتائیں کہ انہوں نے کونسا ملک فتح کر کے دیا؟

صدائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

جماعت اسلامی کے ذمہ داروں سے اسلام نافذ کرانے کی اپیل

اعتراض : 111- حضرت معاویہؓ نے دین اسلام پر کاری ضرب لگائی ہے۔

(جماعت اسلامی کے 4 وکیل صاحبان کی ایک انگریزی کتاب)

جواب مفصل ہو چکا ہے۔ یہ قاضی عبدالحمید صاحب، قاضی محمد اشرف صاحب، محمد اسماعیل صاحب، قمرالدین بن عباس صاحب B.A , LLB صاحبان دنیوی علوم میں ہم سے فائق سہی۔ مگر دینی علوم تو قرآن وسنت خلفاء راشدینؓ کی تعلیمات تمام صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعینؒ -- جو حدیث نبوی کے مطابق۔ خیر القرون۔ امت کے سب سے بہترین طبقات۔ میں سے تھے۔ اور پوری امت کے معلم اول اور اساتذہ کرام کہلاتے ہیں۔ ان سے سیکھیں، استاد کا ادب واحترام ہر قوم میں کیا جاتا ہے۔ ان کا گلہ غیبت کسی غلطی کو ہر وقت اچھالنا بدنام کرنا، قومی جرم کہلاتا ہے۔

ہم نے اس دفاعی کتاب میں ایک (غیر مسلم) طبقہ کے 900 مطاعن کا رد ان اساتذہ کرامؓ کی صفائی '' کے جذبہ سے ہی کیا ہے۔ پھر بھی کہیں کوتاہی ہوئی ہو تو اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے ججوں وکیلوں تعلیم یافتہ افسروں کالجز اور جامعات کے پروفیسروں اور پرنسپلز صاحبان اور ہونہار سٹوڈنٹس کو اس ''ایمانی دستاویز '' کا مطالعہ اسی جذبہ سے کرنا چاہئے۔ خلفاء راشدین اور اسلام کے فاتحین تمام صحابہ کرامؓ سے دل صاف کر کے پاکستان میں اسلامی انقلاب لانے کی آج 65 سال بعد بھی بھر پور منظم کوشش کرنی چاہئے۔ مایوسی گناہ ہے۔ اور پڑوسی ملک کے مذہبی انقلاب سے ہم 95% مسلمانوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ کہ وہ غیر مذہب ہو کر 25 لاکھ کے کشت و خون کے بعد اپنے ملک میں امن وامان تو قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم بھولے بھالے مسلمان اور ہر سیاسی جماعت کے حکمران امریکہ کے غلام بن کر اس کے حکم سے اپنی فوج سے نیک پابند شرع مسلمانوں کو مروا رہے ہیں؟

خدارا... دینی دنیوی تمام طبقات کے پاکستانی مسلمان اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ تمام فرقوں کو جمع کر کے قرآن و سنت اور خلفاء راشدینؓ کے نظام کے مطابق نفاذ اسلام کی کوشش کریں۔ جو پاکستان کا مقصد وحید تھا۔ اور جماعت اسلامی کے

دستور کا بھی تقاضا ہے۔

ایران کا مذہبی دستور سامنے رکھ کر اکثریت کو وہ حقوق دیں جو وہاں ان کو ملے۔ اور یہاں اقلیت کو وہ حقوق دیں جو در حقیقت وہاں ان کو حاصل ہیں۔ واللہ الہادی

اعتراض: 112- حسین نامی انگریزی کتاب سے ہے جو پروفیسر فضل احمد نے لکھی ''کہ معاویہ نے خلفاء راشدین کی روش سے انکار کیا''

جواب وہی ہے۔ کہ اللہ حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے فاتح گورنروں کی غلطیوں کوتاہیوں اور گناہ کو معاف کرے۔ آپ خلفاء راشدینؓ کی روش کو ہی اپنائیں۔ علامہ شبلی کی الفاروق، مولانا پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی استاد اسلامیات علی گڑھ کی کتاب ابوبکر صدیق سامنے رکھیں، مولانا معین الدین ندوی کی تاریخ اسلام کا مطالعہ فرما کر ''اسلام کا مذہبی اخلاقی سیاسی اور بین الاقوامی باوقار خارجہ پالیسی پر آئین و دستور مرتب کریں تمام مکاتب فکر کی تصدیق سے پاکستانی کابینہ اور قومی اسمبلی سے پاس کرا کر وقت کے حاکم سے نافذ کرا دیں۔

اگر ہمارے باشعور چند علماء جمعیت علماء اسلام کالج کے طلبہ کے تعاون سے قادیانیت جیسا گھمبیر نازک اور 90 سالہ قدیم مسئلہ 1974ء میں قومی اسمبلی میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سے حل کرا سکتے ہیں۔ تو آج بھی اس کی پارٹی۔۔ بے نظیر کے قتل پر سینکڑوں افراد اور کھربوں کا نقصان کرنے والی ۔ کو مسلم کشی سے ہٹا کر باہمی اتفاق سے ان کی حکومت میں ''نفاذ اسلام'' کا قدیم مسئلہ کیوں نہیں حل کرا سکتے؟ تجربہ و اتفاق شرط ہے۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

جمعیت علماء اسلام نا اتفاقی سے کمزور ہو چکی ہے۔ تو جماعت اسلامی ان کے تعاون سے قیادت سنبھال لے۔ علماء حق مولانا عبدالعزیز مدظلہ اور ان کے بھائی عبدالرشید غازی شہیدؒ اور ان کے پورے خاندان اور دو بڑے علمی اداروں کی شہادت سے، سوات کے صوفی محمد کی مساعی سے وہاں اسلامی عدالتوں کے قیام سے سبق سیکھیں۔ قیادت سنبھالیں۔ اور مقصد پاکستان نفاذ اسلام کا احیاء کریں ہر فرقہ کو اپنی اپنی فقہ کا پابند بنائیں۔ سڑکوں پر غیر مسلموں کی سی آوارگی اور کروڑوں اربوں کی فضول خرچی بند کرائیں۔ نیٹو افواج کو باہر نکلوائیں۔ امریکی دہشت گردی، ڈرون حملے اور اپنی فوج سے مسلم کشی ختم کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

قوم کو متحد رکھنے کا زریں اصول

ہم نے اس آٹھویں باب کے مطاعن میں حضرت امیر معاویہؓ پر 112 اعتراضات کا علمی اور واقعاتی انداز میں جواب دیا ہے۔ جیسے پہلے ابواب میں بھی عام صحابہ کرامؓ کے علاوہ حضرت امیر معاویہؓ پر 65 مطاعن کا جواب لکھا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چوتھا خلیفہ راشد برحق امیر المومنین اور سب مسلمانوں کا محبوب پیشوا اور ملجاء

وماوٰی مانتے ہیں۔ آئندہ کے حالات کا علم ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ آئندہ کے حالات سمجھنے میں بڑے سیاستدان عالم دین، متقی و پرہیزگار سے بلکہ ان کے اکابر سے اور صحابہ کرامؓ سے بھی لغزش ہو سکتی ہے۔ اگر حضرت امام حسنؓ جرأت ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سیاستدان صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ کا یہ مشورہ مان لیا جاتا کہ قاتلین عثمانؓ کو قریب نہ لگنے دو۔ ان سے بیعت ہی نہ لو۔ حضرت عثمانؓ کے گورنروں کو حضرت معاویہؓ سمیت ابھی معزول نہ کرو سب کو بلا کر پہلے بیعت لو پھر جو چاہو کرو۔ (ملخص از کتب تاریخ)

تو حضرت علیؓ پر سب قوم متفق تھی کوئی بھی اختلاف نہ کر سکتا۔ وہ پہلے خلفاء ثلاثہؓ سے کسی بات میں کم نہ تھے۔ امن وامان کا قیام اور فتوحات پر فتوحات ہی جیسے حضرت امیر معاویہؓ نے بعد میں کر دکھائیں۔ آپ کو اور آپ کی خلافت راشدہ کو چار چاند لگا دیتے مگر میں ذوق وجدان سے کہہ سکتا ہوں کہ پھر فارس کے مجوسیوں کا آپ کا نام لیوا فرقہ ہرگز معرض وجود میں نہ آتا کیونکہ ان کا کام تو صرف ''اتحاد المسلمین کی ہر بات کا انکار کرنا اسے عیب دار بتانا۔ اور صرف خود ہی پیدا کردہ اختلافات اور جھگڑوں کو ہوا دے کر نیا مذہب بنانا۔ جمل وصفین و نہروان کے بعد حادثہ کربلا کر کرا کر مختاری فسادات کو ترقی دینا ہے اور بس''

اگر ہمارے اہل علم سیاستدان مفکر و مدبر، تاریخ سے آشنا اور غیر متعصب، قوم کی اصلاح چاہنے والے دور رس اور متقی علماء کرام پیش کردہ یہ ''تاریخی حقیقت'' جان لیں۔ تو ان کو اپنی عبادتگاہ ہی میں محدود رکھیں۔ کسی فنکشن میں شامل نہ کریں۔ تو یہ قوم متحد، پاکستان گہوارہ امن اور دنیا کا ترقی یافتہ ملک بن جائے۔ بلکہ خدا کا قانون اسلام بھی نافذ ہو جائے۔ مغربی بے حیائی اتی شیم اور چینی مالش کرنے والیوں کا کاروبار ختم ہو جائے۔

اسد الغابہ سے حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر خیر

چونکہ یہ 112 مطاعن بہت دلآزار تھے۔ ہماری طرح قارئین کا بھی بہت دل دکھا ہوگا۔ تو زخموں پر آخری مرہم بھی تاریخ کامل کے مورخ علامہ ابن اثیر جزری المتوفی ۶۳۰ھ کی شہرہ آفاق کتاب اسد الغابہ سے حاضر ہے۔

فاتح اسلام حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیانؓ

''سیدنا معاویہ بن صخر بن حرب بن عبد شمس بن عبد مناف (چوتھی پشت میں حضور ﷺ سے نسب مل گیا) قریشی اموی ہیں۔ کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنے بقول عمرۃ القضاء میں ایمان لائے۔ مگر عام لوگوں سے اسلام چھپائے رکھا۔ (والدہ نے مدینہ ہجرت نہ کرنے دی) غزوہ حنین میں شریک تھے۔ حضور ﷺ نے مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مؤلفۃ القلوب میں تھا۔ (وہ نومسلم جن کے دلوں میں اسلام کی محبت والفت ڈالی گئی) آپؐ نے ان کو کاتب (وحی وخطوط) بنایا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق نے شام

پر چڑھائی کے لئے لشکر بھیجا۔ تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان شریک مہم تھے۔ یزید (طاعون عمواس میں) شہید ہو گئے۔ تو حضرت عمرؓ نے شام میں آپ کو ان کا جانشین بنا دیا۔ جب خلیفہ کو خبر شہادت موصول ہوئی تو ابو سفیان سے تعزیت کی۔ اور بتایا کہ معاویہ کو جانشین بنا دیا ہے۔ تو ابو سفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔ بسند معتبر وصحیح ابن ابی عمیرہ سے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ (جس کی توثیق ہم کر چکے ہیں) ''اے اللہ تو معاویہ کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور لوگوں کو اس سے ہدایت نصیب فرما'' (ترمذی)

.........مدینہ میں آپؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا

''اے مدینہ والو! تمہارے علماء کدھر گئے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس (عورتوں کی خاص میک اَپ) سے منع فرما گئے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تھا''

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ فقیہ تھے ابن عمرؓ کی رائے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد معاویہ جیسا سردار اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفاء راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے۔ لیکن حضرت معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے خلافت وملوکیت کا فرق سمجھا دیا کہ اچھا نظم ونسق اور سرداروں جیسا کنٹرول بادشاہت ہے جو عیب نہیں۔ منہ) حضرت عمرؓ نے شام میں حضرت امیر معاویہؓ سے بات کی تو پھر فرمایا معاویہ عربوں کا کسریٰ (بارعب طاقتور بادشاہ) ہے

شبہ والی حدیث

.........حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضور ﷺ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ نے مجھے تھپکی دے کر فرمایا۔ جاؤ معاویہؓ کو بلا لاؤ۔ میں نے واپس آکر بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ پھر مجھے فرمایا اسے بلا لاؤ۔ میں نے واپس آکر بتایا کہ وہ ابھی کھانا ہی کھا رہے ہیں۔ (دراصل ابن عباسؓ بچے نے معاویہؓ کو پاس جا کر بتایا ہی نہ تھا۔ کہ حضور بلا رہے ہیں۔ ورنہ وہ کھانا چھوڑ کر آجاتے یہ دور سے دیکھ کر کھانا کھانے کی حضور ﷺ کو اطلاع دیتے تھے) تو آپ نے (شکر رنجی سے) فرمایا خدا کرے اس کا پیٹ کبھی نہ بھرے (زیادہ کھایا کرے) مسلم نے یہ حدیث بعینہ اسی طرح معاویہؓ کے متعلق بیان کی ہے۔ (دعا منظور ہوئی کہ اچھا کھانا دیر تک کھاتے رہتے) پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں ''حضور ﷺ نے فرمایا میں نے باری تعالیٰ کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے میں بھی انسان ہوں خوش بھی ہوتا ہوں اور کسی پر ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کے خلاف نامناسب الفاظ میں دعا کروں تو (اللہ اسے منظور نہ کرے) اسے پاک صاف کر دے اور اپنے قرب سے نواز دے''

معاویہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دوران شام کے حاکم رہے جب عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل

میں دے دیا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد وہ شام کے خودمختار حاکم بن گئے۔ اور حضرت علیؓ کی بیعت سے انکار کر دیا۔ (تاریخی غلط فہمی ہے وہ حضرت علیؓ کو ہی خلافت کا اہل مانتے اور بیعت کرنا چاہتے تھے۔ مگر قاتلین عثمان جب شہادت سے پہلے دیگر صوبوں کی طرح حضرت عثمانؓ کے خلاف فضاء بنانے کے لئے شام گئے تھے حضرت امیر معاویہؓ نے نہ کرنے دی تو انہوں نے آپ کو دھمکی دے کر کہا کہ ''ہماری حکومت آنے والی ہے۔ ہم تم سے نمٹیں گے'' (طبری) تو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی معزولی کا آرڈر ان کی طرف سے سمجھا اور بیعت مشروط کر دی کہ پہلے ان سے بدلہ لو) اور حضرت عثمانؓ کے خون کے مدعی بن گئے۔ صفین (اپنے گھر صوبہ شام) میں حضرت علیؓ کی افواج سے ان کا (دفاعی) مقابلہ ہوا۔ جس کی تفصیل ہم نے الکامل فی التاریخ میں کر دی ہے۔ جب حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے اور امام حسنؓ ان کے جانشین ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے عراق پر چڑھائی کی۔ اور امام حسنؓ ان کے مقابلے کو نکلے لیکن جب امام حسنؓ نے حالات کا اندازہ لگایا اور دیکھا کہ زبردست خونریزی کا خطرہ ہے تو خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ اور واپس لوٹ آئے۔ (یہ بھی تاریخی غلط فہمی ہے کہ دونوں مقابلہ کی نیت سے آمنے سامنے آئے بلکہ حضرت امیر معاویہؓ نے صاف کاغذ بھیجا تھا کہ اس پر جو شرطیں چاہو لکھ دو میں مانتا ہوں۔ اور صلح کرتا ہوں۔ تو حضرت امام حسنؓ نے حکم نبوی --- یہ ہے میرا بیٹا سردار اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا۔ بخاری، ابوداؤد --- کے مطابق اس صلح کو مانا بیعت کر لی۔ تو یہ فوجیں دکھانا ایک رسمی قانونی اپنے اپنے لوگوں کو مطمئن کرنے کی کارروائی تھی۔ کہ ہم نے دب کر صلح نہیں کی ورنہ دونوں حضرات کا ارادہ جنگ ہرگز نہ تھا۔ اسی میں چچا بھتیجا کا کمال ہے۔ رافضی غلط کہتے ہیں کہ حسن نے مغلوب ہو کر صلح کی۔ منہ) عراق پر --- جو صرف ایک صوبہ حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت سے بچا ہوا تھا --- حضرت امیر معاویہؓ نے قبضہ کر لیا اور کوفہ میں آکر لوگوں سے بیعت لی۔ چونکہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے مسلمانوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس بیعت سے اس افتراق کا خاتمہ ہو گیا اور اس کا نام ''اتفاق کا سال'' رکھا گیا

(اب یہاں حضرت معاویہؓ کی فتوحات اور امن وامان کا بھی تو ذکر کرنا چاہئے یہی مورخین کی حضرت معاویہؓ سے زیادتی ہے۔ منہ)

قمیص نبوی میں حضرت امیر معاویہؓ دفن ہوئے

حضرت امیر معاویہؓ 20 سال تک خلیفہ رہے اس سے پہلے 20 سال امیر شام رہ چکے تھے۔ رجب ۶۰ھ میں آپ نے وفات پائی۔ عمر 78 - 84 - 86 سال علی الاختلاف پائی......... حضرت امیر معاویہؓ جب مرض موت میں مبتلا ہوئے تو

یزید گھر میں نہ تھا۔ وصیت کی کہ مجھے اس قمیص میں دفن کیا جائے۔ جو حضور ﷺ نے ان کو خود مرحمت فرمائی تھی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے حضور ﷺ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ وہ پیس کر مرنے کے بعد میرے منہ اور آنکھوں میں ڈالو۔ اور مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کردو پھر کہنے لگے۔ کاش میں وادی ذی طویٰ میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا (یہی کچھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ نے بھی وفات سے پہلے کہا تھا۔ یہ ان کے گنہگار ہونے کی یا حکومت کے برغلط ہونے کی دلیل نہیں۔ جو خلافت راشدہ اور ملوکیت عادلہ کے دشمن سمجھتے ہیں بلکہ خدا خوفی اور تقویٰ کی دلیل ہے۔ منہ) جب حضرت امیر معاویہؓ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس (مشہور امیر نوعمر صحابی تقریب صفحہ 154) امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھے اور لوگوں سے مخاطب ہوئے "امیر معاویہ عرب (اور اسلام) کی تلوار کی دھار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ و فساد کا خاتمہ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر ان کو حکومت دی۔ اور ان کی افواج قاہرہ خشکی اور تری پر چھا گئیں۔ امیر معاویہ اللہ کے بندے تھے۔ جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور خدا کی طرف سے مناسب امداد بھیج دی گئی۔ یہ امیر کا کفن ہے۔ ہم اسے اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کر دیں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے چاہے تو معاف کر دے۔ اور چاہے سزا دے۔ ضحاک نے حضرت امیر معاویہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امیر معاویہؓ کا رنگ سفید تھا۔ اور حسین و جمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا۔ داڑھی کو وسمہ لگاتے تھے صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ مثلاً حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت ابو الدرداءؓ، حضرت جریرؓ، حضرت نعمان بن بشیرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابن زبیرؓ --- تابعین میں سے حضرت ابو سلمہؒ حضرت حمیدؒ، حضرت عبدالرحمٰنؓ کے بیٹے، حضرت عروہؒ، حضرت سالمؒ، حضرت علقمہ بن وقاصؒ، حضرت ابن سیرینؒ، اور حضرت قاسم بن محمدؒ وغیرہم نے روایات کی ہیں ----- حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ جب سے حضور ﷺ نے مجھے فرمایا تھا "اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (حضور ﷺ کی ہدایت اور اس پر حضرت امیر معاویہؓ کے عمل کی یہ دلیل ہے کہ 20 سال گورنری اور 20 سال حکومت میں رعایا کے کسی فرد کی شکایت یا ظلم کی بات کسی سیاسی شعبدہ باز نے بھی نقل نہ کی خود ان کی اپنی شکایت ایک فطرت ہے) اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا"

(بلفظہ از اسد الغابہ ابن اثیر جزری المتوفی ۶۳۰ھ مترجم مولانا عبدالشکور لکھنوی مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

تحقیقی دستاویز کا

نواں باب

متفرق مسائل

نوٹ: یہ فقہی اور عورتوں کی عزت سے متعلقہ مسائل ہوتے ہیں۔شیعہ ان کو بھی سیاق وسباق سے کاٹ کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔اپنے گھر کے اندرون خانہ ایمان سوز اور حیابرد مسائل کو تو بالکل بھول جاتے ہیں۔ لامحالہ ہمیں اپنی صفائی اور ان کے گھر کی ٹی وی بھی دکھانی ضروری ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ زنا اسلام میں جس قدر بدترین اور حیاسوز جرم ہے اسی طرح اس کی سزا بھی سخت ترین ہے۔ 4 گواہوں کی عینی گواہی بھی ضروری ہے۔وہ ثابت نہ ہوسکی یا ایک گواہ ہی منکر ہو گیا کیس الٹ جائے گا۔3 گواہوں کو حد قذف لگے گی۔مجرم کو حد کے بجائے تعزیری سزا ہوگی۔پھر **الحدود تندرء بالشبہات** ''کہ حدیں شبہات سے ٹل جاتی ہیں'' کے اصول پر بھی سنی شیعہ کا اتفاق ہے۔فریقین کی متفقہ حدیث نبوی ہے ''کہ تم شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالو''

(من لایحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 53) امام خمینی شیعہ کی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 461 کتاب الحدود باب ثبوت زنا میں ہے اگر 4 سے کم گواہوں نے گواہی دی تو رجم کرنے کے لئے یا کوڑے مارنے کے لئے حد ثابت نہ ہوگی۔ہاں 3 گواہوں کو جھوٹی گواہی دینے کی وجہ سے حد قذف لگائی جائے گی۔اسی طرح ثبوت زنا کے لئے 4 گواہ یوں کہیں کہ ہم نے سرمہ دانی کی طرح اس میں داخل ہوتے یا نکلتے آلہ تناسل دیکھا ہے''

تو جن صورتوں میں شبہ پڑتا ہے اور حد جاری نہیں ہوتی اور علماء احناف وہ صورتیں عدالتی قانون کے تحت بیان کرتے ہیں۔تو شیعہ عوام کو بھڑکاتے ہیں۔کہ جی اہل سنت کے ہاں ان جرائم پر حد اور سزا نہیں ہے۔اس آخری باب میں یہی مسائل انتہائی چوری سینہ زوری اور بددیانتی کے ساتھ سیاق وسباق اور پوری صورت سے کاٹ کر عیارانہ بیان کئے گئے ہیں۔مجبوراً ایسے بے حیا مسائل کا رشتہ گھر گھر متعہ پھیلانے والے بے حیاؤں سے جوڑا گیا ہے۔

اعتراض: 1- امام ابویوسفؒ کا فتویٰ کہ ماں سے نکاح جائز ہے۔(تاریخ الخلفاء صفحہ 222)

الجواب: یہ کتاب ابھی سامنے نہیں ہے کہ آگے پیچھے مسئلہ ملتا تو ہم کچھ عرض کرتے یہ عکسی صفحہ صاف سامنے ہے۔اس میں تو یہ جملہ کہیں نہیں ہے۔کہ ماں سے نکاح جائز ہے۔البتہ باپ کی باندی کا حال لکھا ہے

''کہ رشید کو باپ مہدی کی ایک باندی پسند آئی۔تو اس کو آمادہ کرنا چاہا اس نے کہا میں آپ کے لئے درست نہیں کہ آپ کے والد میرے ساتھ رہتے اور محبت کرتے تھے۔تو بادشاہ نے امام ابو یوسفؒ سے مسئلہ پوچھ بھیجا۔کہ آپ اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہیں۔تو آپ نے (ٹال مٹول کرتے ہوئے) کہا کہ جب بھی کوئی باندی بات کرے تو کیا اس کی تصدیق ضروری ہے؟ (جی نہیں چاہتا) تو اسے سچا نہ جانیں کیونکہ باندی پر اطمینان نہیں ہوتا''

عبارت باترجمہ آپ نے پڑھ لی۔کہ وہ باندی صراحۃً باپ کا جنسی تعلق نہیں بتاتی۔پاس آنا، گھومنا، بیٹھنا، پیار کرنا بتاتی ہے۔امام ابو یوسفؒ بھی صراحۃً اسے رشید کے لئے نہ حلال بتاتے ہیں۔نہ حرام کہتے ہیں۔کہ باندی کی بات کا اعتبار نہیں جہاں تک تقویٰ کی بات ہے اس کے ساتھ جنسی تعلق جائز نہیں۔شاہ اور امام دونوں اپنے عزم وقول سے الگ رہیں۔ہم ہارون الرشید کو نیک بادشاہوں سے اور قاضی القضاۃ امام ابو یوسفؒ کو نیک فقہاء سے شمار کرتے ہیں۔بلاسند وثبوت اس تاریخی بات کو جھوٹ اور ان پر بہتان مانتے ہیں۔اللہ ہر ایک کو گناہ سے بچائے۔

تاریخ سیوطی اردو صفحہ 427 پر لکھا ہے کہ ہارون عمر بھر روزانہ 100 رکعت نفل پڑھتا ایک ہزار درہم خیرات کرتا اہل علم کا قدردان تھا۔علماء کا وعظ سنتا تو بہت روتا تھا۔

ہماری قانونی کتاب الاحکام السلطانیہ للماوردی بصری بغدادی التوفی 450ھ میں ہے

''حدود کو شبہات سے ٹالو (الحدیث) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ایک اجنبی عورت کا بیوی ہونے پر شبہ کرلیا۔ (وطی کرلی) یہ شبہ حد نہیں ٹال سکتا۔جماع کرنے والے کو حد لگے گی۔اور اگر محرم خاتون سے نکاح کے بعد جماع کیا تو حد لگے گی۔عقد حرمت نکاح کے باوجود یہ شبہ حد نہیں ٹال سکتا۔

(الاحکام السلطانیہ صفحہ 225 طبع مصطفیٰ البابی مصر)

محرمات سے نکاح اور اولاد کو حلالی خود شیعہ کہتے ہیں

بطور شادی و جماع ماں سے نکاح حلال جاننے والے خود شیعہ ہیں۔ان کی سب سے مستند کتاب فروع کافی میں ہے

" نظیر الذی یتزوج ذات المحارم التی ذکر اللہ عزوجل فی کتابہ تحریمھا فی القرآن من الامھات والبنات الی آخر الآیۃ کل ذالک حلال فی جھۃ التزوج حرام من جھۃ ما نھی اللہ عزوجل و عنہ" (فروع کافی جلد 5 صفحہ 571 مطبوعہ دار الکتاب الاسلامیہ تہران) باب حلال حرام نکاح اور نکاح و زنا میں فرق

(ترجمہ) اس کی مثال یہ ہے کہ جو شخص محرم عورتوں، ماں بیٹی وغیرہ تا آخر آیت سے شادی کرتا ہے۔جن کو

اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو یہ سب شادی نکاح تعلق کے لحاظ سے تو حلال ہے مگر اس لحاظ سے حرام ہے کہ اللہ عزوجل نے ان سے منع فرمایا ہے۔

پھر مؤلف کتاب ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی ایسے 18 نکاح نام بنام ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

هل يفرق الامام بينهم ولا يكون نكاحهم زنا ولا اولاد هم من هذا الوجه اولاد زنا ومن قذف المولود من هولاء الذين ولدوا من هذا الوجه جلد الحد لانه مولود بتزويج رشدة وان كان مفسد اله من الجهات المحرمة والولد منسوب الى الاب مولود بتزويج رشدة على نكاح ملة من الملل خارج من حدالزنا لا كنه يعاقب عقوبة

(فروع کافی جلد 5 صفحہ 572)

(ترجمہ) امام (غلط نکاحوں کی وجہ سے) میاں بیوی میں تفریق تو کرادے گا۔ مگر یہ نکاح زنا نہ ہوں گے۔ اور نہ ان کی اولاد اس لحاظ سے حرام ہوگی۔ جو ان لوگوں کے جنے ہوئے بچوں پر حرامی ہونے کی تہمت لگائے گا۔ خود ان کو حد قذف کے (80 درے) لگیں گے اس لئے کہ وہ لڑکا تو نیک شادی سے پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ حرمت کے لحاظ سے نکاح فاسد تھا۔ لڑکا اپنے باپ کا بیٹا ہوگا۔ جو اچھی شادی سے اس ملت (جعفریہ) کے نکاح پر پیدا ہوا ہے جو زنا کی حد سے خارج ہے ہاں اسے تعزیر و سزا دی جائے گی۔

قارئین! یہ ہے شیعہ فقہاء کی موشگافیاں، قاضی القضاۃ امام ابو یوسف المتوفی 179ھ ان تک کہاں پہنچ سکتا ہے۔ یہ اس پر صریح بہتان ہے یہ وہی قانونی موشگافیاں ہیں جو آج لاکھوں کی فیس لے کر چالاک وکیل دن دیہاڑے لوگوں کے سامنے قاتل ظالم کو بچا کر چھڑا لیتے ہیں۔ اور پاکستانی معاشرہ میں وہ نمبر ون وکیل گنے جاتے ہیں۔ یہاں شیعہ فقہاء قانونی موشگافی سے نہ صرف ان غلط جوڑوں کو حد زنا سے بچاتے ہیں بلکہ ان کی ناجائز اولاد کو حلالی کہتے ہیں اور حرامی زانی کی اولاد کہنے والوں پر حد قذف جاری کرتے ہیں۔

ے سلام اے فقیہو! کہ اسلام ممنون احسان تمہارا

یہی موشگافی قاتلان عثمان نے کی کہ ہم تو امام معصوم کی نئی حکومت کے تابع ہو گئے ہیں۔ تو بغاوت، جرم، قتل اور اس کی سزا سے بالکل بری اور پاک بن گئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اعتراض : 2- ماں سے نکاح کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے۔ (تفسیر امام رازی جلد 3 صفحہ 269)

الجواب : مسئلہ تو شیعوں کا پیدا کردہ ہے۔ جسے ہم بتلا چکے۔ یہاں بھی بیان میں شیعہ نے خیانت کی۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر امام شافعی وغیرہ کے ہاں شرعی حد ہے۔ امام ابوحنیفہ کے ہاں حد لازم نہیں۔ (کہ مثلاً کنوارے کو 100 درے مار

کر بری کر دیا جائے بلکہ سخت تعزیری سزا ہوگی) جیسے حنفیہ کے صاحبین اور دیگر ائمہ دین حد کے بعد سخت سزا دیتے ہیں۔

ہدایہ میں یہ مسئلہ یوں لکھا ہے۔

"کہ جس عورت سے نکاح حلال نہ تھا۔ (لاعلمی سے) نکاح کر کے وطی کر لی تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں حد نہیں ہے۔ لیکن اگر اسے نکاح حلال نہ ہونے کا پتہ ہو تو پھر اسے سخت دردناک سزا دی جائے گی۔ اور امام ابویوسفؒ، امام محمدؒ، امام شافعی کہتے ہیں اگر حلال نہ ہونا جانتا تھا تو اس پر حد ہوگی کیونکہ یہ عقد اپنے جائز مقام سے ہٹ کر ناجائز عورت سے ہوا۔ تو عقد لغو ہوا۔ جیسے مرد کے نکاح کی مرد کی طرف نسبت ہو تو لغو ہو جاتی ہے۔" (ہدایہ جلد 2 صفحہ 516)

ہدایہ کی اس صورت سے پتہ چلا کہ نکاح محارم کی یہ فرضی صورت ہے۔ کہ اسے پتہ نہ تھا۔ نکاح کر بیٹھا جماع کر لیا۔ تو اس پر حد نہ ہوگی۔ اور صاحبین و امام شافعی اس پر حد اسی صورت میں مانتے ہیں۔ کہ وہ حرام ہونا جانتا ہو بھول چوک شرعاً معاف ہے۔ ورنہ جانتے بوجھتے یہ حرکت کرنے والا مسلمان ہی نہ رہا۔

ایک مزیدار لطیفہ

اس پر لطیفہ یاد آ گیا۔ کہ ضلع ہزارہ میں ایک شخص کی 4 بیویاں تھیں۔ وہ پانچویں کرنے کے لئے علماء سے اجازت لیتا تھا ہر عالم کہتا کہ حرام ہے۔ وہ مطمئن نہ ہوتا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگ مولانا غلام غوث ہزارویؒ --- جس نے مولانا مفتی محمودؒ اور دیگر علماء کرام کو ساتھ لے کر 1974ء میں بھٹو مرحوم سے قومی اسمبلی میں قادیانیت کو کافر قرار دینے کا مسئلہ حل کرایا تھا۔ کو اس صورت حال کا پتہ چلا تو اعلان کرا دیا۔ کہ میں اس چوہدری کو پانچویں بیوی حلال کر کے بتاتا ہوں۔ سب علماء اور عوام جمع ہو جائیں۔ چوہدری نے خوش ہو کر بڑا جلسہ منعقد کرا دیا۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے فرمایا حرمت والی آیت پڑھو۔ جب علماء نے پڑھی تو مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بڑی جرأت اور سنجیدگی سے فرمایا کہ یہ آیت تو مسلمانوں کے لئے ہے۔ کہ مسلمان مرد 4 بیویوں سے زیادہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یہ چوہدری جب یہ حکم خدا نہیں مانتا۔ اور پانچویں حلال کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ مسلمان رہا؟ مجمع میں تالی بج گئی۔ چوہدری صاحب شرم کے مارے دم دبا کر روپوش ہو گئے۔ مسئلہ شرعی واضح ہو گیا۔

حد نہ ہونے کی وجہ ناواقفیت سے نکاح ہے

تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں یہ صورت لاعلمی کی ہے۔ کہ کسی شخص کے محارم مثلاً قیام پاکستان کے وقت ہجرت اور بھاگ دوڑ میں گم ہو گئے ہوں وہ عرصہ بعد نہ جانتے ہوئے نکاح کر بیٹھے پھر اسے لوگ اس کا محرم ہونا، نکاح کا حرام ہونا بتلا دیں۔ تو اس پر حد نہ ہوگی۔ وہ توبہ کر کے جدا کر دے۔ "لکنہ یوجع عقوبۃ اذا کان علم بذالک" لیکن اسے اگر حرمت نکاح کا علم ہو تو اسے درد

ناک سزادی جائے گی۔ ہدایہ کی یہ عبارت پہلے نکاح و وطی کو لاعلمی سے ہوتا بتاتی ہے۔تو یہ شیعہ ہر جگہ خیانت سے کام چلاتے ہیں
بھلا جو امام ابوحنیفہ مصاہرت کے باب میں اتنا غیور اور دور اندیش ہے کہ مزنیہ کی بیٹی کا نکاح اس آدمی سے حرام قرار دیتا ہے۔
جس نے کسی سے زنا کیا تھا۔اور وہ اس نطفہ سے پیدا ہوئی۔کہ یہ تو اس کی بیٹی ہوگئی۔(دیکھئے قدوری، کنزالدقائق، ہدایہ)
فتاویٰ قاضی خان جلد 1 صفحہ 67 کتاب النکاح میں ہے۔
کذالک المخلوقة من ماء الزنا حرام عندنا۔زنا سے پیدا شدہ لڑکی (زانی پر) حرام ہے۔
وہ سگی ماں سے نکاح و جماع کو جانتے بوجھتے کیسے حلال اور نا قابل حد و سزا بتا سکتا ہے۔وہ تو اس کافر کو تعزیراً سخت سے سخت سزا
بدنام مشہور کرنے اور تکہ بوٹی کرانے کی دے گا۔

لاعلمی کی صورت میں امام خمینی بھی امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر ہیں

”اگر کسی نے اپنی محرم عورت سے شادی کرلی جیسے ماں، دودھ پلانے والی ماں اور خاوند والی عورت باپ کی
بیوی (سوتیلی ماں) بہو اور حرمت کی جہالت سے وطی کردی تو اس پر کوئی حد نہیں اور اسی طرح اس شخص پر بھی
حد نہیں جو اس نکاح و جماع کو جائز سمجھ کر کر بیٹھا۔حالانکہ یہ کام حرام تھا۔کیونکہ اسے شبہ ہوگیا جیسے جہالت
سے معاف شبہ کی یہ مثال ہے کہ اسے ایک عورت نے بتایا کہ وہ خالی ہے۔حالانکہ وہ خاوند والی تھی۔یا
گواہوں نے بتایا کہ اس کا خاوند مرگیا ہے۔یا اس نے طلاق دے دی ہے۔یا رضائی ماں ہونے میں شک
تھا۔حالانکہ یہ کام واقعی تھے تو شبہ کی وجہ سے اس پر حد جاری نہ ہوگی“

(تحریر الوسیلہ از امام خمینی جلد 2 صفحہ 456 کتاب الحدود طبع ایران)

اعتراض :3 -اجرت پر لی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر حد شرعی نہیں ہے۔(ترجمہ درالمختار جلد 2 صفحہ 474 کتاب الحدود)

الجواب: خائن وغدار شیعہ نے مرجوح قول لے لیا۔اور اسی کتاب میں راجح اور قابل حد و سزا بات نقل نہ کی۔پوری عبارت
اس کے بعد یوں ہے تو اس پر حد نہیں امام کے نزدیک اس واسطے کہ عقد کا اجارہ موجب شبہ ہے۔(جیسے نکاح میں بھی مہر مقرر کیا
جاتا ہے) طحطاوی نے حموی سے نقل کیا ہے کہ بموجب قول امام کے اگرچہ حد نہیں لیکن مرد اور عورت پر سخت تعزیر لازم ہے اور صاحبین
اور امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حد واجب ہے اس واسطے کہ عقد اجارہ سے وطی مباح نہیں ہوتی تو خالص زنا ہوا
والحق وجوب الحد کا المستاجرة للخدمة (فتح القدیر) اور واجب ہونا حد کا اجارہ زنا میں حق ہے۔جیسے مستاجرہ
خدمت سے زنا کرنے میں بالاتفاق حد واجب ہے۔جیسے فتح القدیر میں بھی ہے۔(ترجمہ درالمختار جلد 2 صفحہ 474)
مذہب شیعہ تو بالکل اس کا الٹ ہے وہ جہاں تک ممکن ہو حد کو ٹال دیتے ہیں۔من لا یحضرہ الفقیہ باب التعزیر میں ہے
”کہ مرد و عورت ایک لحاف میں زنا کرتے پکڑے گئے زنا کا امام کو یقین ہوگیا مگر انہوں نے نہ اقرار کیا نہ 4 گواہ گذرے تو

تعزیر ہوگی (حد نہ ہوگی) من لا یحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 15)

اعتراض : 4- وہی پچھلا متن کنز سے اعتراض نقل کیا ہے جواب وہی کہ تحت تعزیر یا حد صاحبین کے مذہب پر لگے گی۔

اعتراض : 5- زبردستی زنا کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے۔(کنز کتاب الحدود)

الجواب : وہی خیانت ہے کہ پوری بات نقل نہیں کرتے آدھی سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔کنز میں پوری عبارت یہ ہے "اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ زید نے ہندہ سے زبردستی سے زنا کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ ہندہ راضی تھی تو حد نہیں" گواہ بدل جائیں یا غلط گواہی دے دیں تو آج بھی دنیا میں کوئی کیس خراب ہوتا رہتا ہے۔مرد پر تو بہر صورت گواہوں کے ثبوت پر حد لگے گی۔یہاں صرف عورت کا مسئلہ ہے۔کہ وہ مجبور کی گئی راضی نہ تھی۔تو اس پر حد نہیں ہوگی۔اس کو کتب شیعہ میں معاذ اللہ حضرت علیؑ کی زبان سے یہ کہا گیا ہے۔ ھذا التزویج ورب الکعبہ (فروع کافی وغیرہ) یہ خدا کی قسم نکاح ہو گیا ہے۔جب ایک چرواہے سے پیاسی عورت نے پانی مانگا تھا۔تو اس نے پانی دے کر اس کی عزت لوٹ لی تھی۔امام خمینی بھی فرماتے ہیں فلاحد علی المکرہ والمکرھۃ. کہ زنا پر مجبور مرد و عورت پر حد نہیں ہے۔(تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 456)

بلاشبہ یہ مجبوری جیسے عورت میں ثابت ہوگی۔مرد کے لئے بھی ثابت ہوگی۔(ایضاً)

ہر اس شخص کے دعوٰی سے حد اس پر سے ساقط ہو جاتی ہے۔جس کو دیکھتے ہی یہ شبہ پڑ جائے کہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔اگر شبہ کا دعوٰی ایک کرے یا دونوں کریں مگر ایک پر شبہ ممکن نہ ہو۔تو صرف ایک سے حد ساقط ہوگی۔جھوٹ میں غیر معروف آدمی یہ دعوٰی کرے کہ میری بیوی تھی تو قسم اور گواہی کے بغیر اس کا دعوٰی سچا ہوگا۔حد سے بری ہو جائے گا۔(تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 457)

قارئین! اندازہ لگائیں کہ ثبوت حد تو اس کے 4 مرتبہ اقرار یا 4 عینی گواہوں سے ہوگا۔مگر سقوط حد کن لایعنی شبہات سے کیا جا رہا ہے؟ خود غور فرمالیں۔

اعتراض : 6- مشت زنی، مردہ اور جانور سے بدفعلی کرنے پر کوئی حد نہیں ہے۔(فتاویٰ قاضی خان)

الجواب: ان شیطانی حرکتوں پر بھی حد جاری کی جائے تو ایک مذہبی گویا اور عزادار چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔حد ایک خاص سخت سزا ہے۔جو صرف زانی پر لاگو ہوتی ہے۔ان حرکات پر کسی قانون میں زنا کی تعریف صادق نہیں آتی۔تو خدا کی بادشاہت اتنی ظالمانہ نہیں کہ ہر غلط کار کو 100/100 کوڑے مار کر ادھ موا یا سنگسار کر دیا جائے۔کتب شیعہ میں بھی ان پر حد نہیں لکھی بلکہ فقہ جعفریہ میں تو یہ مسئلہ ہے کہ غیر عورت کو بوسہ دینے، لٹانے، سینہ ملا کر چڑھے رہنے وغیرہ جتنی بھی فرج میں آلہ تناسل داخل کئے بغیر شہوت کے نفع اٹھانے کے اعمال ہیں ان پر حد نہیں ہے۔البتہ سزا ہے۔جس کی حد بندی نہیں ہے۔بلکہ حاکم بنظر غور جو چاہے تجویز کردے۔(تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 459)

اعتراض : 7- مرد مرد کے ساتھ بدفعلی کرے تو حد نہیں ہے۔(مختصر القدوری)

الجواب : خائن شیعہ پوری بات لکھتے تو احناف پر اعتراض نہ ہوتا۔ پوری عبارت یہ ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں خوب سزادی جائے گی۔ صاحبینؒ فرماتے ہیں ھو کالزنا فیحد . یہ فعل بھی زنا جیسا ہے۔ حد جاری کی جائے گی۔ (صفحہ 246)

لواطت اسلام اور مذہب اہل سنت میں حرام ہے۔ فاعل کو مثلاً 100 درے مار کر فارغ نہ کر دیا جائے گا بلکہ دیوار وغیرہ سے گرا کر قتل کی سزا ہوگی۔ امام ابن حزمؒ لکھتے ہیں۔ ''اس کی وجوبی سزا میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ کچھ دونوں کو (اگر عاقل بالغ ہوں) آگ میں جلاتے ہیں۔ (جیسے حضرت علیؓ نے اپنے حبدار 70 مشرکوں کو جلایا تھا) کچھ دونوں کو بلند پہاڑ وغیرہ سے گرا دینے اور پتھر برسانے کے قائل ہیں۔ (جیسے قوم لوط پر خدا نے پتھر برسائے تھے) کچھ مفعول پر۔۔ اگر عاقل بالغ ہو تو۔۔ رجم کرتے ہیں خواہ محصن (شادی شدہ) ہو یا نہ ہو اور فاعل کو اگر محصن ہو تو رجم کرتے ہیں ورنہ زنا کی سزا کوڑے لگواتے ہیں۔ اور کچھ تعزیر کے قائل ہیں'' (محلی ابن حزم جلد 8 صفحہ 460)

شیعہ کے ہاں عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے

اعتراض : 8- عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے۔ (ترمذی، کتاب التفسیر صفحہ 424)

الجواب : جھوٹوں پر اور یہ فعل جائز کہنے والوں پر لعنت ہو۔ اسلام میں یہ حرکت بیوی سے بھی ناجائز ہے۔ کتاب التفسیر کی حدیث سے بالکل پر خیانت استدلال ہے۔ پوری حدیث یہ ہے۔

''ابن عباس راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہلاک ہو گیا ہوں کہ آج اپنے پاؤں الٹے پھیرے ہیں کہ (جانور کی طرح) پیچھے سے فرج میں جماع کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہو گئی۔ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس سمت سے چاہو آؤ۔ (پارہ 2 رکوع 12) (تو حضور ﷺ نے تفسیر میں فرمایا) سامنے سے آؤ کہ پشت سے آؤ (درست ہے) مگر مقام دبر اور حیض کی حالت سے بچو یہ حدیث حسن غریب ہے۔
(ترمذی جلد 2 صفحہ 122)

جب حدیث میں صراحت سے مقام دبر اور حالت حیض سے خدا و رسول نے منع فرما دیا۔ تو اہل سنت پر غیر فطری فعل کے جائز ہونے کا اتہام لگانا کیا جھوٹا بہتان اور ملعون ہو جانا نہیں ہے؟

شیعوں کو تو حضرت عمرؓ کا احسان مند ہونا چاہئے کہ اب شیعہ بھی پس پشت مقام فرج و ولادت میں جماع کرتے ہیں۔ اور رمضان میں بھی کرتے ہیں۔ یہ دونوں کام حضرت عمرؓ سے ہوئے تو خدا نے تا قیامت سب امت کے لئے جائز قرار دے دیئے۔ اور یہ دو آیتیں بھی ان 22 آیات میں شمار ہوئیں جو مقام ابراہیم پر نماز ازواج مطہرات کا پردہ، قطعی حرمت شراب وغیرہ پر حضرت عمرؓ کی خواہش اور رائے کے مطابق نازل ہوئی تھیں۔

بیوی کی دبر زنی جائز ہے۔ یہ شیعہ کی اپنی احادیث سے سنیں۔

شیعہ کی سب سے بڑی مستند کتاب فروع کافی جلد 5 صفحہ 540 طبع تہران ''باب عورتوں کی دبر کا بیان'' میں ہے۔

(ا) امام ابوعبداللہ جعفر صادق'' سے ایک راوی نے پوچھا کیا میں عورتوں کی دبر سے............کروں تو آپ نے فرمایا:

''یہی تو تیرا کھلونا ہے تو اسے تکلیف نہ پہنچانا''

(۲) صفوان بن یحیٰی راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے پوچھا کہ آپ کے غلاموں سے ایک آدمی نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھوں جو وہ پوچھنے سے شرماتا ہے۔امام نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا وہ یہ ہے

الرجل یاتی امرء تہ فی دبر ھا قال ذالک لہ قال قلت لہ فانت تفعل قال انا لا نفعل ذالک ۔ (فروع کافی جلد 2 صفحہ 234 طبع لکھنو)

(ترجمہ) کہ ایک (شیعہ) آدمی اپنی بیوی سے دبر میں بدفعلی کرے؟ تو آپ نے فرمایا یہ اس کا حق ہے۔

میں نے پوچھا کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ تو امام نے فرمایا ہم یہ حرکت نہیں کرتے۔

شیعہ دوستوں کو اگر یہ مسئلہ پسند نہیں ہے تو وفد بن کر اپنے علماء سے پوچھنے جائیں وہ دکھادیں تو اس مذہب سے توبہ کرلیں۔

شیعہ کا تیرھواں امام خمینی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 241 کتاب النکاح میں لکھتا ہے

مشہور اور سب سے قوی بات بیوی کی دبر زنی جائز ہوتا ہے بہت ناپسندگی کے ساتھ محتاط چھوڑنا ہے اگر وہ راضی نہ ہو''

اعتراض : 9- درمنثور سے امام مالک کی طرف منسوب روایت بالکل جھوٹی ہے۔موطا امام مالک کتاب النکاح کی ساری روایات اس کی تردید کرتی ہیں۔

اعتراض : 10- کتا نجس العین نہیں بلکہ پاک ہے۔بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ 78

الجواب : بات کا بتنگڑ ہے۔چونکہ خنزیر نجس العین ہے خدا نے اسے اور شراب کو رجس (گندگی پلیدی) کہا ہے۔تو کتے کو ہم نجس العین نہیں کہتے۔تو اس کے بدن کے بال چمڑہ آدمی کے بدن چمڑے سے لگ جائے تو آدمی ناپاک نہ ہوگا۔یہی مسئلہ بہشتی زیور میں یوں لکھا ہے''کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا۔ کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے''

شیعہ لوگ شاید کتے کو پاک جانتے ہیں اس لئے ''بلکہ پاک ہے '' لکھ دیا۔بہشتی زیور میں یہ لفظ نہیں لکھا ہے بہتان ہے ہاں پاک شیعہ اس پاک جانور کے اپنے نام رکھ کر پاک اماموں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔آج ہزاروں شیعہ کے نام کلب علی کلب حسین، سگ حیدر و جعفر رکھے ہیں۔اور اس جانور کی ''بھونک'' سے حضور ﷺ کی پاک بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، سسروں خوشدامنوں، نسبتی بہن بھائیوں اور صحابیوں کو خوب بھونکتے اور بہادر کہلاتے ہیں۔کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے نام خنزیر علی خنزیر حسین کیوں نہیں۔تو جیسے آپ کتے اور خنزیر کا فرق نجس العین نہ ہونے۔ہونے کا جانتے اور کرتے ہیں۔یہی فرق

مسلمان ان جانوروں میں کرتے ہیں۔ کو دونوں گندے جانور ہیں۔ پاک اور حلال نہیں۔ پلید اور حرام ہیں۔

اعتراض : 11- کتے کی کھال پر نماز پڑھنا جائز ہے۔(مغیث الخلق لامام الحرمین جوینی) "تحقیقی دستاویز صفحہ 1196"

الجواب : وہی خنزیر اور کتے کا فرق بتاتا ہے۔ جو قرآن نے کہا۔ ورنہ آج تک کسی نے کتے کی کھال کا نہ مصلیٰ بنایا نہ نماز پڑھی۔ ایک مخالف کا فرضی الزام ہے۔ صرف اس حدیث رسول کو سچا ماننے پر "کہ ہر جانور کی کھال اگر شرعی طور پر رنگی اور پاک کی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ ہاں آدمی کی کھال۔۔ شرف آدمیت کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال نجس العین ہونے کی وجہ سے پاک نہیں ہوتی" حدیث متفق علیہ.........

بروایت ابن عباس حضور علیہ السلام نے فرمایا جو چمڑا بھی رنگ دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔(مسلم، مشکوۃ صفحہ 52)

شیعہ کتب دیکھیں تو کشف الغمہ ان کی کتاب جان کر یہ حوالہ ملا

حضور ﷺ فرماتے تھے "جب ناپاک چمڑہ رنگ لیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مردار کا گوشت حرام بتایا ہے۔ رہا چمڑہ (دباغت اور رنگائی صفائی کے بعد) بال اون تو ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

بحث متعہ

اعتراض : 12- تا 15- حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ حضور ﷺ کی نسبتی بہن پر ناپاک بہتان

ازعقد الفرید، مسند ابی داؤد طیالسی، مجتہ المعبود، تفسیر مظہری

الجواب : یہ بالا 4 کتابوں کا حوالہ ہے۔ شاید اور کتابوں میں بھی ہو۔

اس بہتان کی غلطی اور حضرت اسماءؓ کی صفائی کے لئے چند باتوں پر توجہ فرمائیں۔

1- حضرت اسماءؓ کا نکاح دائمی زندگی میں ایک ہی دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کی مومنہ پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت زبیر بن العوام سے کیا۔ آپ نے بنو ہاشم کا مزاج تیز جان کر یہ کہہ دیا تھا کہ اگر مزاج نہ ملے تو طلاق دے دینا۔ مگر میری بیٹی کو تنگ نہ کرنا۔ خدا کی مہربانی سے زوجین کا مزاج موافق رہا طلاق کی نوبت نہ آئی۔ 36ھ جنگ جمل میں ابن جرموز سبائی ملعون کے ہاتھوں حضرت زبیرؓ شہید ہو گئے تھے۔۔۔ جو آپ کا سر لے کر حضرت علیؓ سے انعام لینا چاہتا تھا مگر آپ نے بحکم نبوی اسے دوزخی بتایا پھر وہ خودکشی کر کے دوزخ پہنچ گیا۔ اس شخص پر آج بھی پھٹکاریں ہوں جو حضرت زبیرؓ سے تو بغض رکھے۔ اور ابن جرموز کو اپنا مومن بھائی جانے۔۔۔ تو حضرت اسماءؓ نے خانہ کعبہ میں بیٹے حضرت عبداللہؓ کے سولی لگنے تک بیوگی کی پاکدامن زندگی گذاری۔ اور خاوند نہ دیکھا۔

حضرت اسماءؓ کی پاکیزہ زندگی

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے کمر بند کو پھاڑا۔ آدھے میں ہجرت کی رات غارِ ثور میں روٹی باندھ کر بھیجتی تھیں۔ اور آدھا کمر سے باندھ لیا تھا۔ یہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ماں ہیں شروع میں ہی 17 افراد کے بعد مکہ شریف میں اسلام لائیں۔ یہ حضرت عائشہؓ کی بہن ہیں۔ اور آپ سے 10 سال بڑی ہیں۔ اپنے صاحبزادے کی شہادت کے 10 دن بعد یا 20 دن بعد 73ھ میں فوت ہوئیں۔ جب کہ حضرت عبداللہؓ کو خانہ کعبہ کی سولی سے اتارا گیا تھا۔ عمر ایک سو سال پائی آپ سے بڑی مخلوق نے احادیث نقل کی ہیں۔ (الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ)
شیعہ کی معتبر تاریخ ناسخ التواریخ جلد 2 صفحہ 718 صحابیات کے تذکرہ میں ہے۔ اسماء دختر ابی بکر بن ابی قحافہ زبیر بن العوام کی بیوی ہیں۔ عبداللہ کے حمل کی صورت میں مدینہ ہجرت کی۔ اسے ذات النطاقین کا لقب کیوں ملا ہم کتاب رسول خدا میں ذکر کر چکے۔ بیٹے عبداللہ کی شہادت کے بعد 72ھ میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی''۔

شیعہ نے جعلی متعہ کیسے بنایا

2- حضرت صدیق اکبرؓ کی اپنے داماد کو اس نصیحت کو سبائی راویوں نے شرط بنا دیا۔ پھر اسے متعہ بنا ڈالا اور حضرت اسماءؓ کی حضرت زبیرؓ سے ساری اولاد کو متعہ یقین کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون . کیا اس سے بڑھ کر کمینگی اور حضور ﷺ کی نسبتی بہن سالی حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ سے دشمنی اور گالی کی مثال اور بھی کوئی مل سکتی ہے؟ جب متعہ شیعہ کے ہاں اعلیٰ درجے کا کار ثواب ہے کہ اس کو مانے یا کئے کرائے بغیر جنت مل ہی نہیں سکتی۔ تو یہ بنو ہاشم بنو عبدالمطلب یا اولادِ علی میں سے کسی خاتون کا بطور مثال و نمونہ نام کیوں نہیں بتاتے۔ یہ گالی حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی کو ہی کیوں دیتے ہیں۔ کیا ہاشمی بنات کے لئے یہ جنت کا ٹکٹ ممنوع تھا۔ بڑے سے بڑا غیرت مند مجتہد جسے حضور ﷺ سے ذرہ بھی محبت ہے کیا اس عقدہ کو حل کر سکتا ہے؟
3- تہمت لگانے کا بہانہ صرف حضرت اسماءؓ کا یہ قول ہے۔ فعلناھا علی عھد النبی ﷺ۔ کہ ہم عورتوں نے یہ کام عہد نبوت میں کیا تھا۔ قطع نظر اس سے کہ سند غلط ہے روایت کے یہ یہ راوی ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔

روایات کمزور ہیں

نہ ان کے راوی ملتے ہیں نہ توثیق۔ حضرت ابن عباسؓ پر جھوٹی تہمت گھڑ لی ہے۔

فضلاء شیعہ سے ایک سوال

4- میں بڑے بڑے شیعہ فضلاء سے پوچھتا ہوں کہ فعلناھا ہم عورتوں نے کیا کا ترجمہ ''میں اسماء نے کیا'' یہ پُر خیانت

اور بد دیانتی کا ترجمہ آپ کو کس امام معصوم نے کرنے یا جاننے کی اجازت دی ہے؟ کسی معاشرہ کے چند افراد کوئی کام کریں تو جمع متکلم کا صیغہ یا جمع غائب کا صیغہ بولنا تو درست ہو جائے گا۔ مگر یہ لفظ بولنے والے کو باثبوت اس کا فاعل بنالینا اور بار بار طعنہ دے کر بدنام کرنا کیا بہت بڑا ظلم نہیں ہے؟ شیعہ کی یہی مسلم دشمنی اور عالمی خیانت ہے کہ وہ جمع مذکر کے حاضر، غائب اور متکلم کے صیغوں کو ''واحد خاص'' کا مصداق بنا کر برا جانتے کہتے اور گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ درج ذیل آیات واحادیث سے کیا یہی شخصی عنادی معنیٰ ہی وہ مراد لیں گے۔ سینکڑوں آیات میں خدا نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! سے خطاب فرمایا ہے شیعہ فخر سے کہتے ہیں کہ اس کا پہلا مصداق حضرت علی المرتضیٰؓ ہی ہیں۔ تو کیا ارشاد الٰہی

(۱) یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اور اپنی امانتوں کی خیانتیں نہ کرو۔ (سورۃ انفال، پارہ 9، رکوع 17) کیا حضرت علیؓ کی خاص ذات مراد لیں گے؟

(۲) ایمان والو! بہت سی بدظنیوں سے بچو کچھ گمان گناہ ہیں جاسوسی نہ کرو کوئی کسی کی غیبت نہ کرے (حجرات، رکوع 2 پارہ 26) یہ تین گناہ (بدظنی، عیب تلاشی اور غیبت و بدگوئی) جو شیعوں نے اپنا مذہب بنا رکھے ہیں۔ کیا حضرت علیؓ ہی اس کا مصداق ہیں؟

شیعہ کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جلد 4 باب زنا صفحہ 13 میں یہ حدیث ہے

''اے علی! کسی غیر محرم کو بری نگاہ سے دیکھنا گناہ ہے۔ پہلی نظر (بلانیت) تو معاف ہے۔ دوسری معاف نہیں''

تو کیا اس سے بدنظری کی تہمت خارجی یا شیعہ حضرت علیؓ پر لگائیں گے؟ اس دشمنی کی ہرگز کسی کو اجازت نہیں شخص واحد سے خطاب کر کے سب عوام کو مسئلہ سمجھایا جاتا ہے کبھی جمع کے صیغوں سے افراد خاص بھی مراد ہوتے ہیں۔ جیسے آیات واحادیث کا شان نزول و ورود ہوتا ہے۔ مگر قانون تو عام بنتا ہے۔ تو حضرت اسماءؓ فعلنا ھا سے مراد اپنی ذات ہرگز نہیں لیتیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک ہی نکاح دائمی زندگی بھر کے لئے اپنے خاوند حضرت زبیرؓ سے کیا تھا۔ متعہ کا عقد عارضی نہ کیا تھا۔ بلکہ جن چند دنوں متعہ جائز تھا اس کی عمومی حالت بیان کی ہے۔ کہ مدینہ میں چند ہماری مسلمان عورتوں نے کیا تھا۔ حضرت اسماءؓ کی شادی تو مکہ میں حضرت زبیرؓ سے ہو گئی تھی خاوند والی عورت تو شیعہ مذہب میں بھی متعہ نہیں کرا سکتی (تمام کتب شیعہ از فقہ و حدیث و تفسیر)

5- جب اسماءؓ پر یہ بہتان عقلی نقلی دلائل سے مردود ہو چکا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور ابن زبیرؓ دو معاصر بھائیوں کے درمیان تلخ کلامی جو ان کتابوں میں لکھی ہے وہ ان بزرگوں کے شایان شان ہرگز نہیں ہے۔ ان نچلے راویوں نے بات بنا بڑھا کر بنگڑ نقل کر دیا ہے۔

عکسی 4 صفحات سے متعہ کی تردید

6- ان ہی کتابوں کے پیش کردہ عکسی صفحات سے ہم متعہ کی تردید نقل کر رہے ہیں۔

(ا) عقد الفرید کے اس واہیات صفحہ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد سب امت کا متفقہ موجود ہے۔

واما المتعه فانی سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول الله ﷺ رخص فیها فالنیت بها لم سمعته ینهیٰ عنها فنهیت (عقد الفرید جلد 3 صفحہ 157)

(ترجمہ) رہا متعہ تو میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے حضور ﷺ سے اس کی (چند دن خیبر و اوطاس والے سال) اجازت سنی تھی تو فتویٰ دیا۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو منع کرتے سنا تو میں نے روک دیا۔

یہ آل زبیر کے انگیٹھی جلانے کی بات راویوں کا الحاق ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہرگز نہیں ہے وہ کیسے حرام بتانے کے بعد اس کے جواز کی بات نقل کریں؟ پھر حضرت علیؓ اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ پر یہ تہمت کیسے لگا سکتے ہیں۔ ورنہ آل زبیر کے انگیٹھی جلانے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے تردید کی انگیٹھی سے یہ مسئلہ ہی جلا ڈالا اور ابن عباس سمیت سب جواز متعہ سے تائب اور حرمت کے قائل ہو گئے۔

ب) مسند ابی داؤد طیالسی میں حضرت اسماء بنت ابی بکر کے جملہ فعلنا ھا کا مطلب ہم واضح کر چکے ہیں۔

ج) منحۃ المعبود میں بھی اس جملے کا یہی مفہوم ہے پھر یہ سارا صفحہ متعہ کو حرام بتاتا ہے۔

1) حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک منادی نے ہم میں آ کر اعلان کیا کہ حضور ﷺ نے تم کو اجازت دی ہے تم عورتوں سے متعہ کرو۔ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 51)

یہی وہ غزوہ اوطاس والی عارضی اجازت ہے کہ مدینہ سے آئے ہوئے صحابہ کرامؓ کو کئی ماہ ہو چکے تھے۔ اب مکہ کے یہ آس پاس کے قبائل مسلمان ہو چکے تھے۔ تو ان کو غیر خاوند والی عورتوں سے عارضی نکاح موقت کی آپ نے 3 دن کی اجازت دی۔ پھر حرام قرار دیا۔ جیسے اگلی روایات میں ہے۔ گویا یہ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ کے ماتحت فرمایا۔

حضرت علیؓ نے متعہ حرام بتایا

2) چنانچہ بروایت زھری حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے دولڑکے حسن اور عبداللہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے ایک آدمی سے کہا جو متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتا تھا (دیگر روایات میں اس کا نام عبداللہ بن عباس ہے۔)

انظر ماذا تفتی فاشهد ان رسول الله ﷺ نهیٰ عن نکاح المتعه و عن اکل لحوم الحمر الاهلیة (منحۃ المعبود شرح ابی داؤد، طیالسی جلد 1 صفحہ 309)

(ترجمہ) دیکھو کیا فتویٰ دے رہے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے اور گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (تو پھر ابن عباس نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا)

اگر شیعہ لوگ گدھے کا گوشت روایت علیؓ سے حرام کہتے ہیں تو متعہ کو بھی نبیؐ و علیؓ کے فرمان سے حرام جانیں۔ یہی حدیث شیعہ کی

الاستبصار جلد 3 باب المتعہ میں بھی ہے۔

3) حضرت جابرؓ نے کہا ہم نے حضور ﷺ کے عہد میں متعہ کیا تھا۔ (پھر حرمت کا پتہ نہ چلا تھا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لئے جو چاہتے حلال بتاتے قرآن اپنے اپنے مقامات میں اترا ہے تم حج اور عمرہ جدا جدا کر سکتے ہو۔ مگر تم ان عورتوں سے (عارضی عقد نکاح) سے الگ رہو۔ اب جو معین مدت کے لئے کسی عورت سے جنسی تعلق والا میرے پاس لایا گیا تو میں اسے سنگسار کراؤں گا۔ (اسی سے شیعہ کو بڑا دکھ ہے مگر جب حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ سمیت تمام صحابہ کرامؓ نے حرمت رسول کی وجہ سے حضرت عمرؓ کا یہ آرڈر مان لیا کسی نے مخالفت نہ کی۔ اگر کوئی مخالف تھا تو دور عمر میں ثبوت دے؟ کیونکہ ان کو فرمان رسول ہی یہ تھا

''لوگو! اختلاف کے وقت میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدینؓ کی سنت کو ہی اپنانا۔ اسے داڑھوں سے مضبوط تھامنا (مشکوۃ) تو شیعہ کا عمر دشمنی کی وجہ سے خدا و رسول اور حضرت علیؓ کے پیش کردہ حرمت متعہ کے فرامین کو بھی نہ ماننا بڑا ظلم ہے۔

4) حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے اوطاس والے سال تین دن متعہ کی اجازت دی تھی۔ پھر آپ نے روک دیا (مسند احمد جلد 4 صفحہ 55) (یہ سب حوالہ جات عکسی صفحہ 309 تحقیقی دستاویز کے صفحہ 1202 سے ماخوذ ہیں)

د) چوتھی کتاب تفسیر مظہری کا حوالہ ہے۔ اس کی پہلی پیش کردہ ایسی جواز کی چند روایات پھر ان کو منسوخ بتانے والی 20 روایات ہم پہلے متعہ کی بحث میں پیش کر چکے۔ اور حضرت اسماء پر اس بہتان کی تردید بھی مقدمہ وغیرہ میں پیش کر چکے ہیں۔ ان کو ہم پھر نہیں لوٹاتے۔ یہاں بھی ان چار صفحات سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ متعہ خدا و رسول کے حکم سے اور تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حرام ہے۔ شیعہ بھی اپنی روایات از حضرت علیؓ سے متعہ کو حرام بتاتے ہیں۔ مگر اس شیر خدا بہادر سے اور خوفناک جنگیں لڑنے والے حضرت علیؓ سے یہ حرمت متعہ ریڈیو آف تقیہ سے نشر کراتے ہیں۔ (دیکھئے الاستبصار احادیث متعہ) جب کہ آج خود تقیہ چھوڑ چکے اور بحار الانوار وغیرہ کی سینکڑوں احادیث تقیہ وکتمان دین کو دہشت گرد بن کر علانیہ جھٹلا چکے ہیں۔ اور مذہب کی تبلیغ قرآن وسنت اور فرامین اہل بیت سے ہرگز نہیں کرتے صرف پنجا جھنڈا شرکیہ نعرہ، تعزیہ، مٹی کی ٹکیہ، نشہ متعہ، ماتم، غیبت، جلوس موسیقی، سوزخوانی، ڈوہڑے بازی، مرثیہ گوئی اور مسلم دشمنی جیسے حرام کام اور بدعات ومنکرات سے ہی کراتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

قائلین متعہ کے لئے خطرہ

خدا و رسول کے حکم ناسخ کو نہ ماننا اور پہلی جائز باتوں پر اپنی خواہش کی وجہ سے اڑے رہنا مناظرے مباحثے کرنا اس سے ہمیں یہ خطرہ ہے کہ یہ شراب، جوا کو بھی اپنے لئے حلال نہ بنالیں۔ ایک وقت تک شراب، جوا چلتا تھا۔ قرآن نازل ہو رہا تھا نیک طبائع لوگ چاہتے تھے کہ یہ حرام ہو جائیں تو انہوں نے پوچھا تب اللہ نے یہ آیت اتاری

''آپ فرمایئے ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے فائدے ہیں۔ ہاں ان کا گناہ نفع سے بڑھ کر ہے'' (پارہ 2 رکوع 11)

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انگریزوں نے انعامی بانڈز وغیرہ ناموں سے سود اور جوا کی شکلیں اور نفع یک دم بہت زیادہ کما لینے کی صورتیں بنالی ہیں۔ اور وہ روزمرہ اخبارات میں چھپتی ہیں۔ 100/50 روپے لاکھوں آدمی جمع کراتے اور پھر محروم رہتے ہیں۔ صرف چند افراد لاکھوں کا نفع کما لیتے ہیں۔ دین دار اور علماء تو اسے سود جوا جانتے بتاتے ہیں۔ مگر انعام پانے والوں میں شیعہ افراد آگے آگے ہوتے ہیں۔ گناہ نہیں جانتے۔ نہ ان کے علماء اس حرام حرکت سے روکتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس طرح جواز شراب پر یہ مکی آیت نہ پڑھنے لگ جائیں۔

" کھجور اور انگوروں کے پھل سے تم نشہ اور اچھا رزق بناتے ہو اس میں بھی عقل مند قوم کی نشانیاں ہیں"

(پارہ 14 سورۃ نحل رکوع 9)

تو جیسے بعد کی آیت سے شراب حرام ہوا اسی طرح گواہوں کے ساتھ نکاح موقت اور بلا ولی و گواہ وقت اور فیس مقررہ کے ساتھ متعہ کو بھی خدا و رسول نے حرام قرار دیا ہے۔

" کہ جو دائی بیوی اور باندی کے سوا جنسی تعلق کسی سے قائم کریں وہ اسلامی حدیں پھاندنے والے ہیں" (مومنون پارہ 18 معارج پارہ 29)

متعارض آیات واحادیث کی تطبیق

اگر آپ کہیں کہ یہ آیات مکی ہیں۔ نکاح موقت اور متعہ تو مدینہ میں حلال پھر حرام ہوا۔

تو یہ خادم دین یہی عرض کرتا ہے کہ کسی مدنی آیت نے تو ان کو منسوخ اور حرام کو حلال نہیں بتایا۔ آیات کا نسخ خبر واحد سے تو کسی مذہب میں جائز نہیں ہو سکتا۔ تو صرف 3 دن جنگ اوطاس میں خیبر میں حضور ﷺ کا بقول اہل سنت مسلمان با قاعدہ گواہوں اور ولی کی اجازت سے عارضی نکاح اور عقد موقت کی اجازت دینا

یا بقول شیعہ بغیر ولی و گواہ کے مقررہ وقت و فیس کے معاہدہ سے جنسی تعلق کا جواز جسے وہ مایہ ناز متعہ کہتے ہیں۔ اور اسلام نے تو اسے کبھی حلال نہیں کیا۔ تو یہ ایک اضطراری ایمرجنسی بوقت ضرورت اجازت تھی جسے ہمیشہ کے لئے منسوخ کیا گیا۔ اور

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (پارہ 2 رکوع 5، پارہ 14 رکوع 19)

(ترجمہ) اور جو مجبور ہو کر (جان بچانے کے لئے) کچھ حرام کھالے نہ شوقین اور طالب ہو نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر گناہ نہیں۔ اللہ بہت بخشنے والے ہیں۔ کے ماتحت (وحی خفی سے) آ گیا تو آپ نے اجازت دے دی پھر ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا

خوف خداوندی ہر مجبوری کا علاج ہے

اگر آپ کہیں کہ حضرت ابن عباسؓ رجوع سے پہلے بھی محض مجبور کے لئے جائز کہتے تھے اور مولانا مودودی مرحوم نے سمندر کے پھنسے پر اور بیابان جنگل میں مجبور جوڑے کو اس کی اجازت دی ہے تو بوقت اضطرار اب بھی جائز ہونا چاہئے۔

تو گذارش یہ ہے کہ بذریعہ وحی خفی حضور ﷺ کو تو منجانب اللہ ایک دفعہ یا دو دفعہ اس کی اجازت دینے کی خبر دی گئی اور تو کسی کا یہ مقام نہیں ہے کہ اس پر وحی خفی آئے لہٰذا اب اضطراری حالت میں بھی اجازت نہیں پھٹے پر اس حرکت سے متعائی جوڑا ڈوب بھی سکتا ہے اور تنہا جنگل بیابان میں درندے کا لقمہ اجل بھی بن سکتا ہے تو شہوت پر خوف وخشیت غالب آنا چاہئے اسی تنہا اور مجبوری کی حالت میں ہی خدا خوفی اور تقویٰ میں بندے کا امتحان ہوتا ہے۔ اور سنت یوسفی کے تحت ہزاروں ایسی بندگان خدا کی مثالیں ملیں گی پھر حلال کھانا پینا نہ ملے تو جان جانے کا خطرہ ہے مگر حلال بیوی نہ ملے تو آدمی مرتا تو نہیں ہے تو یہ قیاس مع الفارق ہے اگر اہلسنت علماء کو اس عاجز کی یہ تقریر و تطبیق پسند ہے تو الحمدللہ دسیوں متعارض روایات متعہ کا جواب ہو جائے گا (واللہ الہادی)

یزید کے متعلق مسلمانوں کا نظریہ

اعتراض: 16- یزید چھٹا خلیفہ ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

اعتراض: 17- یزید کی خلافت شرعی نقطہ نگاہ سے بالکل درست ہے۔ (سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار)

اعتراض: 18- یزید بھی خلفاء راشدین میں سے ہے۔ (سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار)

اعتراض: 19- یزید کافر نہیں بلکہ سنی تھا۔ (شرح قصیدہ آمالی)

الجواب: یہ مسئلہ بھی ہماری دکھتی رگ کو دباتا ہے۔ عہد صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے سامنے اس کی حالت دیکھیں تو وہ نیک مسلمان تابعی باشرع اور جہاد کرنے والا نظر آتا ہے۔ اسی لئے حضرت امیر معاویہؓ نے اسے اہل سمجھ کر مفاد ملت اور اتفاق امت کے لئے دیانۃً نامزد کر دیا تھا۔ مولانا تقی عثمانی صاحب سابق جسٹس شرعی عدالت سے اس کی وجوہات آپ پڑھ چکے۔ اور علامہ رازی، امام غزالی، ابن کثیر، ابن خلدون، ابن تیمیہ، ملا علی قاری وغیرہ اس کی صفائی پیش کرتے ہیں۔ مگر جب حادثہ کربلا کو اس کے دور رس اثرات اور نقصانات کو دیکھا جائے۔ پھر اس کے ردعمل میں۔۔ کوئی مومنوں سے نہیں۔۔ مدینہ طیبہ سے جو تحریک اٹھی اور یزید کے حکم سے اسے کچلا گیا اور عوام وخواص 98% امت اس سے ناراض ہوئی۔ اور ناراض رہے گی۔ کو دیکھا جائے تو ہم اسے فاسق کہتے ہیں۔ خلیفہ راشد چھٹا یا بارھواں نہیں مانتے جیسے شیعوں نے 25 لاکھ کا قاتل تیرھواں امام خمینی کو مان لیا۔

یہی ہمارے اکابر علماء دیوبند محققین اہل سنت کا نظریہ ہے۔ مذہب شیعہ سے بگڑے ہوئے ناصبی محمود احمد عباسی کے جواب میں حضرت علامہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب نبیرۂ بانی دارالعلوم دیوبند، ومہتمم جامعہ ہذا نے شہید کربلا لکھی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اختلاف امت اور صراط مستقیم میں یہی عقیدہ اہل سنت وعلماء دیوبند پیش کیا۔

اسی پر بانی تحریک خدام اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ نے پوری زندگی اعداء صحابہ سے جہاد میں گذاری۔ ہمارا اسی پر صاد ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے الفاظ میں وہ گنہگار مسلمان تھا۔ خلیفہ راشد نہ تھا۔ نہ اس کی بابت صفائی پیش کی جائے نہ اسے کافر جان کر لعن طعن کیا جائے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ سے مروی ہے۔ اور اہل سنت کے علم الکلام میں درج ہے۔ چونکہ تاریخی حقائق سے

ہٹ کر مسئلہ جذباتی اور حب رسول اور حب اہل بیتؓ سے وابستہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تاریخ سے ناواقف ہر طبقہ کا مسلمان اس سے متنفر ہے وہ حضور ﷺ اور اہل بیت کی محبت سے کبھی پیچھے نہیں رہ سکتا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

شیعہ چونکہ حضور ﷺ کے سکھائے ہوئے اسلام سے کوسوں دور اپنی کتب میں بھی اہل بیت کے خون سے رنگین بلکہ بد دعائیں لے کر سڑکوں پر روتے پیٹتے روسیاہ ولباس اتباع اہل بیتؓ سے بالکل بیگانہ اور ایسے حادثات کا منفی پروپیگنڈہ کرنے اور اپنے جرائم چھپانے میں بڑے ماہر ہیں۔ اس لئے ہم دفع فساد اور قطع نزاع کے لئے ان سے یہی گذارش کرتے ہیں کہ

میاں! خون حسینؓ اور فسق یزید سے صرف اپنی توندیں ہی نہ بڑھاؤ مجالس عزا پڑھ کر لاکھوں روپے ہی نہ کماؤ ہر گلی محلے میں اماباڑے نہ بناؤ بلکہ خود حسین صفت عادل بنو یزید صفت فاسق تارک نماز موسیقار نہ بنو۔ ایسے یزید کو نہ مصلی پر چڑھنے دو۔ نہ منبر پر گانے بجانے دو۔ نہ جلوس کی قیادت دو۔ یہ جذبہ تقویٰ اگر آپ لوگوں میں پیدا ہو گیا تو نہ صرف برے اور بدنام یزید کو بھول جاؤ گے بلکہ اپنے ہزاروں ایسے یزیدوں کے شر سے چھوٹ جاؤ گے مسجدیں آباد کر کے قرآن خوان بن جاؤ گے۔ آمین (تجربہ شرط ہے) سنی شیعہ نزاع ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کھربوں کے مقروض ملک کے کروڑوں روپے یزید فاسقوں کے تحفظ پر خرچ ہونے سے بچ جائیں گے۔ قاتلان امام حسینؓ کے ان خون آشام جلوسوں کی بندش سے ملک گہوارہ امن بن جائے گا۔ اس لئے یزید کی صفائی میں دسیوں حوالے اور مذمت میں سینکڑوں حوالہ جات کے انبار ہم نہیں لگانا چاہتے اس پر مثبت منفی بہت کچھ کام ہو چکا ہم سب حسینی صفت بنیں۔ تو آج بھی کسی فاسق کو ووٹ دے کر ممبر نہ بنائیں جو امریکی غلاموں اور دین سے علانیہ بیزار جاگیردار لوگوں کو اسمبلی میں پہنچتے ہی صدر اور وزیراعظم چن لیتے ہیں۔ اور وہ انگریز کی فحاشی اور خود مسلم کشی کی پالیسیاں جاری کر دیتے ہیں۔ (معاذاللہ)

اعتراض: 20- آخری حوالہ رسالہ ماہنامہ امداد صفر ۱۳۳۶ھ کا ہے کہ دیوبند کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1213)

الجواب: لَعْنَةُ اللہِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یہ ایک مرید کا خواب ہے۔ کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتا ہے (عکسی صفحہ 35) پہلی سطر۔ مگر منہ سے بلا ارادہ اشرف علی کا نام نکلتا ہے۔ گھبرا کر جاگتا اور اپنے پیر کی خدمت میں روتا ہوا پہنچتا ہے۔ تو مولانا اشرف علی اسے تسلی دیتے اور جواب یہ فرماتے ہیں ''اس واقعہ (خواب) میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے'' ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

اب اس تعبیر میں تو کوئی قباحت نہیں۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب وتعبیر میں کوئی قباحت نہ تھی۔ مولانا اشرف علیؒ نے خود کو متبع سنت کہا رسول اللہ تو نہ کہا۔

(ختم شد)

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و خلفائہ المہدیین اجمعین

فہرست اسماء و شخصیات اسلام

ب

د

ذ

ر

ز

س

غ

ف

ق

ک

گ

م

مدح معاویہؓ میں 4 مرفوع احادیث کے توثیق شدہ راوی

مراجع ومصادر

نمبر شمار	نام کتاب
	کتب مسلمین
1	القرآن الکریم
	حدیث
2	صحیح بخاری
3	صحیح مسلم مع شرح نووی
4	سنن ابی داؤد
5	سنن نسائی
6	جامع ترمذی
7	مسند امام احمد
8	سنن ابن ماجہ
9	مسند ابی حنیفہ مع شرح عربی
10	کتاب الخراج لابی یوسف
11	موطا امام مالک
12	موطا امام محمد
13	مشکوٰۃ المصابیح
14	مقدمہ مشکوٰۃ
15	جمع الفوائد
16	مجمع الزوائد للھیثمی
17	مستدرک حاکم
18	ریاض الصالحین
19	مسند ابی عوانہ
20	شرح معانی الاثار للطحاوی
21	کنز العمال للمتقی
22	منحۃ المعبود
23	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ
24	مصنف عبدالرزاق
25	المصنف لابن ابی شیبہ
26	فتح الباری لابن حجرؒ
27	تذکرۃ الموضوعات از طاہر مقدسی
28	اللئالی المصنوعہ للسیوطی
29	فیض الباری لانور شاہ
30	الکوکب الدری از محمد یحیٰی کاندھلوی
	اصول حدیث
31	نخبۃ الفکر
32	مقدمہ ابن صلاح
33	تدریب الراوی
34	معرفۃ علوم الحدیث
35	خیر الاصول

نمبر شمار	نام کتاب
	تفسیر
36	تفسیر ابن جریر طبری
37	تفسیر کشاف
38	تفسیر غرائب القرآن قمی
39	تفسیر ابن کثیر
40	تفسیر کبیر للرازی
41	تفسیر مظہری
42	تفسیر الاتقان للسیوطی
43	تفسیر روح المعانی
44	احکام القرآن للجصاص
45	تفسیر جلالین
46	تفسیر معالم التنزیل
47	تفسیر بلغۃ الحیران
48	تفسیر المقباس از ابن عباس
49	تفسیر بیان القرآن تھانوی
50	تفسیر جلالین کی شرح کمالین
51	تفسیر در منثور للسیوطی
	عقائد
52	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری
53	شرح عقائد تفتازانی
54	العواصم من القواصم
55	نبراس شرح عقائد

نمبر شمار	نام کتاب
56	مسامرہ
57	شرح مسلم الثبوت
58	شرح مقاصد للتفتازانی
59	تاویل مشکل القرآن لابن قتیبہ
60	الاحکام السلطانیہ للماوردی
61	تاریخ قرآن اردو
	ردفرق باطلہ
62	الملل والنحل للشہرستانی
63	رسالہ تائید اہل سنت
64	الملل والنحل لابن حزم
65	المنتقی من المنہاج
66	العواصم من القواصم
67	کتاب الشفاء قاضی عیاض
68	شرح شفا لملا علی قاری
69	الصارم المسلول علی شاتم الرسول
70	منہاج السنۃ النبویہ لابن تیمیہ
71	قرۃ العینین لشاہ ولی اللہ
72	تحفہ اثنا عشریہ
73	تطہیر الجنان
74	سیدنا معاویہ از فاروقی
75	مکتوبات مجدد الف ثانی
76	صواعق محرقہ

نمبر شمار	نام کتاب
77	امیر معاویہ مجاہد صحابی
78	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء
79	تقویۃ الایمان مع تذکیر
80	الشہاب الثاقب از حضرت مدنی
81	کشف الحقائق از نور الحسن شاہ بخاریؒ
	فقہ
82	فتح القدیر لابن ہمام
83	مبسوط سرخسی
84	ھدایہ مرغینانی
85	فتاویٰ عزیزی
86	فتاویٰ قاضی خان
87	فتاویٰ عالمگیری
88	فتاویٰ لابن عابدین شامی
89	فتاویٰ رشیدیہ از گنگوہی
90	المغنی لابن قدامہ
91	بحر الرائق
92	بہشتی گوہر
93	بہشتی زیور
94	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ
95	محلی بن حزمؒ
96	فقہی مسائل از خالد سیف اللہ رحمانی
97	امداد الفتاویٰ
	تاریخ و رجال
98	میزان الاعتدال
99	طبقات ابن سعد
100	سیر اعلام النبلاء
101	احیاء العلوم للامام الغزالی
102	اکمال فی اسماء الرجال
103	مقدمہ تاریخ ابن خلدون
104	الامامۃ والسیاسۃ للدینوریؒ
105	تاریخ الامم والملوک طبری
106	تاریخ البدایہ والنہایہ
107	الاستیعاب لابن عبد البر
108	الاصابہ لابن حجر
109	اسد الغابہ لابن اثیر جزری
110	تہذیب التہذیب لابن حجر
111	تقریب التہذیب لابن حجر
112	تاریخ الخلفاء للسیوطی
113	ریاض النضرہ
114	جذب القلوب
115	سیرت ابن ہشام
	متفرقات
116	صراط مستقیم عکسی از شاہ اسماعیلؒ
117	تاریخی دستاویز از فاروقی شہیدؒ

نمبر شمار	نام کتاب
118	حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق
119	سیدنا معاویہؓ
120	سیرت النبی از شبلی
121	بوستان سعدی
122	مسدس حالی
123	افادات صفدر اوکاڑوی
124	اصلاح شیعہ
125	الدین الخالص از اللہ یار خان
126	معیار صحابیت از علامہ خالد محمود
127	خلفاء راشدین
128	عبقات
129	امیر معاویہ مجاہد صحابی از منیر غضبان
130	قصص الانبیاء لعبد الرشید قاسمی
131	تاریخ اسلام نجیب آبادی
132	فوائد نافعہ از محمد نافع
133	سیرت حضرت معاویہؓ
134	فوائد نافع
135	سیرت علی المرتضیٰ
136	عبارات اکابر از مولانا صفدر
137	اہل سنت پاکٹ بک از قریشیؒ
138	عدالت صحابہ کرامؓ از مہر محمد
139	شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات
140	ہم سنی کیوں ہیں

نمبر شمار	نام کتاب
141	تحفہ امامیہ
142	سیف اسلام
143	حرمت ماتم و تعلیمات اہل بیت
144	الکوثر و علم الحدیث (مخطوطہ)
145	سنی مذہب سچا ہے
146	انسانیت موت کے دروازے پر
147	شہادت حسین از آزاد
148	تحذیر الناس
149	بال جبریل از علامہ اقبال
150	المنجد
151	القاموس الجدید
152	آپ کے مسائل اور ان کا حل در اخبار جنگ
153	اسلامی عبادات از ندوی
154	القاموس الوحید

کتب روافض

نمبر شمار	نام کتاب
1	ترجمہ مقبول
2	عیون اخبار الرضا
3	اصول کافی
4	فروع کافی
5	روضہ کافی
6	تہذیب الاحکام
7	من لا یحضرہ الفقیہ

نمبر شمار	نام کتاب
8	الاستبصار
9	بحارالانوار مجلسی
10	زادالمعاد
11	تذکرۃ الائمہ
12	حیات القلوب
13	نہج البلاغہ عربی
14	شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام
15	شرح نہج البلاغہ اردو
16	شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی
17	مجالس المومنین
18	احتجاج طبرسی
19	رجال کشی
20	تنقیح المقال للمامقانی
21	منتہی الآمال
22	تحریرالوسیلہ از خمینی
23	کشف الاسرار
24	جامع الاخبار لشیخ صدوق
25	تفسیر برہان از ہاشم بحرانی
26	تفسیر طبرسی
27	مجمع البیان
28	تفسیر صافی
29	تفسیر منہج الصادقین
30	تفسیر کاشانی
31	فصل الخطاب
32	انوارالنعمانیہ
33	جلاء العیون
34	حق الیقین
35	عین الحیاۃ
36	تحفۃ العوام
37	تحفہ نماز جعفریہ للخوئی والخمینی
38	اصلاح المجالس والمحافل
39	اصل الشیعہ واصولہا للعراقی
40	منہاج البراعہ
41	احسن الفوائد فی شرح عقائد شیخ صدوق
42	اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ
43	تحقیقی دستاویز جس کا جواب یہ "ایمانی دستاویز" ہے
44	تاریخ التواریخ
45	رسالہ ابن سبا از آغا ضیاء الدین گلگتی
46	شیعہ مذہب حق ہے
47	ہزار تمہاری 10 ہماری
48	تاریخ یعقوبی
49	کشف الغمہ
50	پیغام خمینی بر جشن امام مہدی ۱۹۸۰ء
51	درہ نجفیہ شرح نہج البلاغہ
52	آخری پیغام از خمینی

آخری گذارش

ایمانی دستاویز کے معزز قارئین گرامی قدر

ہدیہ سلام مسنون کے بعد گذارش ہے کہ

مصعب جوادی صاحب نے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ کی تاریخی دستاویز میں پیش کردہ کتب شیعہ کے حوالہ جات اور کفریات کا تو جواب نہ دیا نہ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد قرآن وسنت اور ان سے ماخوذ سچی تعلیمات اہل بیتؓ کے مطابق تو نہ تھے۔ بلکہ اپنی کفر وشرک اور مسلم دشمنی سے لبریز جعلی راویوں کی جعلی روایات کے مطابق تھے تو وہ کیسے اپنے عقائد کی تردید کرتے البتہ الٹا ''نام زنگی نہند کافور'' کا مصداق اپنی '' تحقیقی دستاویز '' کو الزامی دستاویز بنا دیا۔ اور 1200 سے زائد صفحات کی اس کتاب میں خدا کی توحید، ختم نبوت، صداقتِ قرآن کریم، خلفاء راشدینؓ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ خصوصاً حضرت امیر معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرام پر 900 مطاعن اور جھوٹے تراشیدہ الزامات ہر عکسی صفحہ پر عنوانات بنا کر لکھ دیئے حالانکہ کئی کتابیں نہ اہل سنت کی ہیں۔ نہ مستند ہیں نہ وہ الفاظ ومعانی ہیں جن کے جعلی عنوان بنائے گئے۔ اور نہ ان مصنفین کے وہ عقائد ونظریات تھے۔ اکثر کا جواب ہم نے عکسی صفحات سے ہی مدلل لکھ دیا ہے۔ پھر ان کا پُر فریب اور دجل آمیز ہونا ہم نے واضح کر دیا۔ آپ کسی بھی طبقہ اور مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں یا گزیٹڈ افسر ہوں۔ انصاف اور توجہ سے غیر جانبدانہ مطالعہ فرمائیں۔ پھر سوچیں کہ قرآن وسنت اور اتفاق امت والا وہ اسلام سچا ہے جو 95% مسلمانوں کا سرمایہ ایمان وعمل اور ذریعہ نجات ہے۔ یا وہ سڑکوں پر بدامنی کی دلآزار خود ساختہ رسوم وجلوس والا --- جو قاتلان امام حسینؓ کی یادگار ہیں --- اور وہ اپنے ماننے والوں میں اسلام کے ارکان خمسہ پر ایمان وعمل اور آخرت میں حساب دینے کا فکر وخوف بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر آپ قرآن وسنت والا سچا اسلام سمجھ لیں۔ تو جھوٹے دلآزار مذہب کی نمائش تو سڑکوں اور پبلک مقامات پر بند کرا دیں۔

اللہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق دے۔

غمزدہ مؤلف

مناجات بدرگاہِ مُجیب الدعوات

از: ولی کامل مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
بانی تحریک خدام اہلِ سنت پاکستان

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر وہمت اور دین کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسول اللہ کی سنت کا ہر سُو نور پھیلائیں۔

وہ منوائیں نبی کے چار یاروںؓ کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواجؓ نبی پاک کی ہر ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاءؒ کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایران کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے کُن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دین کا غلبۂ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
مٹا دیں ہم تیری حمایت سے انگریزی نبوت کو

تو ہر مسلم کو دے توفیق اپنی عبادت کی
رسول پاک کی عظمت محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تری راہ میں ہر سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دینِ حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہرؔ ناداں،
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضوان

یاداشت

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد مدظلہ

کی صداقت اہلسنت والجماعت پر ایمان افروز اور شہرہ آفاق تصانیف

نمبر	نام کتاب	تفصیل	ہدیہ	صفحات
1	عدالت حضرات صحابہ کرامؓ	(عظمتِ صحابہ پر خاص علمی تحقیقی کتاب)	280	۳۳۶
2	قرآن وسنت اور اہلبیت کرامؓ کی نورانی تعلیمات	(۴۰۰ آیات، ۴۰۰ احادیث اور ۵۰۰ روایات اہلبیتؓ سے اتحادِ امت کا نقشہ)	200	۲۰۸
3	سیفِ اسلام	(یعنی شیعہ کے ہزار سوال کا جواب)	430	۵۶۰
4	تحفہ امامیہ	(اسلام اور تشیع میں تمام اختلافی مسائل پر لاجواب کتاب)	380	۴۸۰
5	ہم سُنی کیوں ہیں؟	(۱۱۰ شیعہ سوالوں کا مدلل جواب) کمپوزنگ ایڈیشن	300	۳۵۲
6	حرمت ماتم اور تعلیمات اہلبیتؓ	(ماتم اور سینہ کوبی کی تردید پر ۲۰۰ دلائل)		۱۷۶
7	سنی مذہب سچا ہے	(صداقت اہلسنت پر ایک کامیاب تحریری مناظرہ) (کمپوزنگ ایڈیشن)		۱۶۰
8	مسلمان کسے کہتے ہیں؟	(اسلام کے عقائد اعمال، اخلاق اور دعائیں)		۹۶
9	معراج صحابیتؓ	(رسالہ معیارِ صحابیت کا مفصل جواب)	۲۲۰	۲۴۰
10	تحفۃ الاخیار مع ۱۰۰ سوالات	شیعہ کے اعتراضات کا مدلل جواب	100	۱۱۲
11	ایمانی دستاویز بجواب تحقیقی دستاویز بتائید تاریخی دستاویز	تحقیقی دستاویز میں جو ۹۰۰ مطاعن اعداء صحابہ نے پیش کئے ان کا مکمل پوسٹ مارٹم ہے		۸۰۰
12	شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت	ختم نبوت کے موضوع پر ایک بہترین دستاویز	120	۱۲۸
13	حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت مع عقائد	جس میں مستند حوالوں سے ان کے 100 کفریات بیان کئے گئے ہیں۔	140	۱۴۴
14	کلمہ طیبہ اور خلفاءِ راشدینؓ	قرآن وسنت اور ارشادات اہلبیتؓ کی روشنی میں (پاکٹ سائز)	35	۹۶
15	شیعیت کا مقدمہ پر اجمالی نظر مصنف: مولانا عبدالستار معاویہ مدظلہ	جس میں ایک رافضی کی کتاب "شیعیت کا مقدمہ" پر تمام تلبیسات کا پردہ چاک کیا گیا ہے	220	۲۵۶
16	مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ پر یادگار خطبات	(عقیدہ حیات النبیؐ و عالم برزخ کے موضوع پر مختلف علماء کی علمی تحقیقی 11 تقاریر کا مجموعہ) (مرتب: محمد عمر فاروق صدیقی)	350	۴۳۲

ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972